

جب ایک استاد ایک سے زائد جماعتوں کو ایک ہی کمرے میں پڑھانے کے لئے ذمہ دار ہو تو اسے کثیر الجماعتی تدریس کہا جاتا ہے۔ کثیر الجماعتی تدریس کا اطلاق ایسے سکول پر بھی ہوتا ہے جہاں مختلف جماعتوں میں طلبہ کی تعداد اتنی کم ہوتی ہے کہ ایک نارمل یا اس سے کچھ بڑی کلاس بنانے کیلئے مختلف جماعتوں کے طلبہ کو اکٹھا کر دیا جاتا ہے۔ کثیر الجماعتی تدریس عام طور پر ایک استاد والے سکول، دو استاد والے سکول، کبھی کبھار تین استاد والے سکول، بڑے علاقوں میں کثیر الدرجہ جماعتوں، ابتدائی طفلی تعلیم والی جماعتوں اور ایسی ہر جگہ دیکھی جاسکتی ہے جہاں بہت سی جماعتوں کو ایک خاص انداز میں اکٹھا کیا گیا ہو۔ ایسے سکولوں میں اندراج عام طور پر 10 سے 100 کے درمیان ہو سکتا ہے۔ کثیر الجماعتی تدریس ہمارے تعلیمی نظام میں اساتذہ کی کمی کا حل نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے ہم دیہی علاقوں میں تعلیم کے معیار کو بہتر کر سکتے ہیں۔

کثیر الجماعتی تدریس کے مقاصد

- زیادہ سے زیادہ طالب علموں کو تعلیم کی دسترس دی جائے۔
- سکولوں کو آبادی کے قریب لایا جائے۔
- اساتذہ کی کمی کو پورا کیا جائے۔
- سرگرمیوں پر مبنی تعلیم کو عام کیا جائے۔

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس
پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

زیر نظر کتاب ”ڈوگرز یونیک واقفیت عامہ“ میری اسی سوچ اور انہی مقاصد کا مظہر ہے۔ جنرل ناٹج جیسے موضوع پر کتاب شائع کرنا اور پھر یہ جن موضوعات کا احاطہ کرتی ہے اور ان میں موجودہ دور میں جس تیز رفتاری سے تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں ان سے ہر ایڈیشن کو ہم آہنگ رکھنا ایک دشوار ترین عمل ہے۔ یہی سبب ہے کہ ”ڈوگرز یونیک واقفیت عامہ“ کے اس تازہ ترین ایڈیشن کا لفظ لفظ اور سطر سطر انتہائی احتیاط اور ذمہ داری سے مکمل تحقیق اور تصدیق کے بعد ہی تحریر و شائع کی گئی ہے۔ تاہم پھر بھی ممکن ہے کہ کہیں کوئی خامی رہ گئی ہو۔ اس ضمن میں میں اپنے قارئین سے گزارش کروں گا کہ اپنی بلند نگہی اور علمی بصیرت سے اس کا جائزہ لے کر آگاہ فرمائیں اور مزید اضافوں سے بھی مطلع کر سں جو موضوع کی مناسبت سے ناگزیر ہوں۔ شکریہ!

شاہد محمود ڈوگر
چیف ایگزیکٹو مینجنگ ایڈیٹر
ڈوگر پبلشرز ☆ ڈوگرز پونیک بکس

اولاد ایمنه بکر - عمر

فہرست

17

Astronomy..... فلکیات

- 17 ~~~~~ کائنات کیا ہے؟ (Origin of the Universe) ☐
- 17 ~~~~~ نظام شمسی (Solar System) ☐
- 18 ~~~~~ سورج (Sun) ☐
- 18 ~~~~~ چاند (Moon) ☐
- 18 ~~~~~ سیاروں کے بارے میں بنیادی معلومات ☐
- 19 ~~~~~ عطارد (Mercury) ☐
- 19 ~~~~~ زہرہ (Venus) ☐
- 19 ~~~~~ زمین (Earth) ☐
- 20 ~~~~~ مریخ (Mars) ☐
- 21 ~~~~~ مشتری (Jupiter) ☐
- 21 ~~~~~ زحل (Saturn) ☐
- 22 ~~~~~ یورینس (Uranus) ☐
- 22 ~~~~~ نیپچون (Neptune) ☐
- 23 ~~~~~ پلوٹو (Pluto) ☐

24

Geography..... جغرافیہ

- 24 ~~~~~ جغرافیہ (Geography) کی تعریف ☐
- 24 ~~~~~ براعظم (The Continents) ☐

- 28 ~~~~~ دنیا کا زمینی رقبہ اور بلند ترین / پست ترین مقام □
- 29 ~~~~~ اہم جغرافیائی دریافتیں / ہمیں (Explorations) □
- 31 ~~~~~ آتش فشاں پہاڑ (Volcanoes) □
- 31 ~~~~~ 20 موجودہ فعال (Active) آتش فشاں پہاڑ □
- 32 ~~~~~ آتش فشاں پہاڑوں کی نوعیت (Nature) □
- 33 ~~~~~ انڈونیشیا (Indonesia) کے آتش فشاں پہاڑ □
- 34 ~~~~~ زلزلے (Earthquakes) □
- 34 ~~~~~ دنیا میں زلزلوں کی فریکوئنسی (Frequency) □
- 35 ~~~~~ 20 ویں صدی کے 10 عظیم ترین زلزلے (Earthquakes) □
- 36 ~~~~~ دنیا کی 8000 میٹر سے بلند 15 پہاڑی چوٹیاں (Mountain Peaks) □
- 37 ~~~~~ بحر اور بحیرے (Oceans and Seas) □
- 38 ~~~~~ جھیلیں (Lakes) □
- 38 ~~~~~ دنیا کی 15 بڑی جھیلیں (Lakes) □
- 39 ~~~~~ دریا (Rivers) □
- 39 ~~~~~ دنیا کے 10 بڑے دریا (Principal Rivers) □
- 40 ~~~~~ جزائر (Islands) □
- 40 ~~~~~ براعظمی جزائر □
- 40 ~~~~~ سمندری جزائر □
- 40 ~~~~~ مونگا جزائر □
- 41 ~~~~~ دنیا کے 10 بڑے جزائر (Largest Islands) □
- 41 ~~~~~ آبشاریں (Waterfalls) □
- 42 ~~~~~ دنیا کی 15 بلند ترین آبشاریں □
- 43 ~~~~~ صحرا (Deserts) □
- 43 ~~~~~ صحرا کی تعریف (Definition of Desert) □

- 43 ~~~~~ صحرائی اقسام (Kinds of Deserts) □
- 43 ~~~~~ دنیا کے اہم صحرا (Principal Deserts of the World) □
- 45 ~~~~~ آبناہیں (Straits) □
- 45 ~~~~~ بندرگاہیں (Seaports) □
- 46 ~~~~~ سرحدی لائنیں (Boundaries) □
- 47 ~~~~~ دنیا کے شہروں کا طول بلد (Longitude) اور عرض بلد (Latitude) □
- 50 ~~~~~ دنیا کے ممالک (Countries) □
- 142 ~~~~~ دنیا میں ماتحت علاقے (Dependents Areas) □
- 142 ~~~~~ آسٹریلیئن ماتحت علاقے (Australian Dependencies) □
- 143 ~~~~~ ڈینش ماتحت علاقے (Danish Dependencies) □
- 143 ~~~~~ نیدرلینڈز کے ماتحت علاقے (Dutch Dependencies) □
- 144 ~~~~~ فرانسیسی ماتحت علاقے (French Dependencies) □
- 147 ~~~~~ ناروے کے ماتحت علاقے (Norway's Dependencies) □
- 148 ~~~~~ نیوزی لینڈ کے ماتحت علاقے (New Zealand's Dependencies) □
- 148 ~~~~~ برطانوی ماتحت علاقے (British Dependencies) □
- 151 ~~~~~ امریکن ماتحت علاقے (American Dependencies) □

153

سائنس Science

- 153 ~~~~~ ایٹمی سائنس (Atomic Science) □
- 153 ~~~~~ ایٹم اور ایٹمی توانائی (Atom And Atomic Energy) □
- 153 ~~~~~ پاکستان اور نیوکلیر پاور انرجی □
- 154 ~~~~~ ایٹم (Atom) □
- 154 ~~~~~ ایٹم کی ساخت □
- 154 ~~~~~ آکسٹوپ □

- 155 یورینیم کے ایٹم (Atom) کو پھاڑنا ☐
- 156 ایٹمی تباہی ☐
- 156 یورینیم (Uranium) ☐
- 158 تابکاری دھات ☐
- 159 یورینیم (Uranium) کے ذخائر ☐
- 160 ایٹمی ری ایکٹر ☐
- 161 ری پروسیسنگ پلانٹ ☐
- 162 پروسیس (Process) ☐
- 162 شمسی توانائی (Solar Energy) ☐
- 163 ہائیڈروجن بم (Hydrogen Bomb) ☐
- 164 نیوٹران بم (Neutron Bomb) ☐
- 165 سائنسی معلومات ☐
- 166 کیمیائی عناصر (Chemical Elements) ☐
- 166 1999ء میں دریافت شدہ عناصر ☐
- 167 سائنسی ویب سائٹس (Science Web Sites) ☐
- 167 ایجادیں اور دریافتیں (Inventions & Discoveries) ☐
- 170 پیمائش واوزان ☐
- 175 نوبل انعام (Nobel Prize) ☐
- 175 2008ء کے نوبل انعام یافتگان ☐

176

انسانی جسم اور جینیاتی ریسرچ

Human Body & Genetic Research

- 176 جینیاتی ریسرچ (Genetic Research) ☐
- 178 جینیاتی ریسرچ میں پاکستان کا کردار ☐

- 179 ~~~~~ لازا کر ☐
- 180 ~~~~~ انسانی جسم کے مختلف نظام (Systems of Human Body) ☐
- 180 ~~~~~ جسمانی ڈھانچے کا نظام ☐
- 180 ~~~~~ نظام انہضام (Digestion System) ☐
- 181 ~~~~~ حلقوم ☐
- 181 ~~~~~ معدہ (Stomach) ☐
- 181 ~~~~~ چھوٹی آنت ☐
- 182 ~~~~~ جگر، لیلے کی رطوبت، بڑی آنت ☐
- 183 ~~~~~ نظام اخراج، گردے، مثانہ، جلد ☐
- 184 ~~~~~ آنتیں، پیچھڑے ☐
- 184 ~~~~~ عضلاتی نظام، نظام دوران خون ☐
- 185 ~~~~~ خون، دل (Heart) ☐
- 186 ~~~~~ شریانیں، کیپلریز، وریڈیں، نظام تنفس ☐
- 187 ~~~~~ ناک، آلہ صوت، پیچھڑے ☐
- 188 ~~~~~ اعصابی اور دوہرا اعصابی نظام ☐
- 188 ~~~~~ دماغ (Brain) ☐
- 190 ~~~~~ چھوت کی بیماریاں ☐

197

کمپیوٹر سے متعلق بنیادی معلومات

- 197 ~~~~~ کمپیوٹر سے متعلق بنیادی معلومات ☐

203

تاریخ عالم اور متفرق عالمی معلومات

History of The World and Misc. World Information

- 203 ~~~~~ زمین کی پیدائش سے لیکر اب تک کے اہم واقعات ☐
- 203 ~~~~~ قبل مسیح (B.C.E) کے واقعات ☐

- 205 ~~~~~ سن عیسوی (1ء تا 1899ء) کے واقعات □
- 217 ~~~~~ 1900ء تا 2008ء کے اہم واقعات □
- 245 ~~~~~ مذاہب (Religions) □
- 245 ~~~~~ اسلام (Islam) □
- 246 ~~~~~ یہودیت (Judaism) □
- 247 ~~~~~ عیسائیت (Christianity) □
- 247 ~~~~~ بدھ مت (Buddhism) □
- 248 ~~~~~ بہائی (Baha'ism) □
- 248 ~~~~~ تائوسیم (Taosim) □
- 248 ~~~~~ جین مت (Jainism) □
- 249 ~~~~~ زرتشت (Zoroastrianism) □
- 249 ~~~~~ شنٹو مت (Shintoism) □
- 249 ~~~~~ سکھ مت (Sikhism) □
- 249 ~~~~~ کنفیوشس مت (Confucianism) □
- 250 ~~~~~ ہندو مت (Hinduism) □
- 251 ~~~~~ 7 عجائبات (Seven Wonders) □
- 251 ~~~~~ اہرام مصر (The Pyramids of Egypt) □
- 251 ~~~~~ بابل کے معلق باغات (Hanging Gardens of Babylon) □
- 251 ~~~~~ ڈائنا کا مندر (Temple Artemis) □
- 252 ~~~~~ زیوس کا مجسمہ (Statue of Zeus) □
- 252 ~~~~~ مسولیس کا مقبرہ (Mausoleum of Halicarnassus) □
- 252 ~~~~~ روڈز کا بت (Colossus of Rhodes) □
- 253 ~~~~~ اسکندریہ کا روشنی کا مینار (Pharos of Alexandria) □

- 253 ~~~~~ سات جدید عجائبات عالم □
- 254 ~~~~~ دنیا کی آبادی (World's Population) □
- 254 ~~~~~ 10 بڑے آبادی والے ممالک □
- 255 ~~~~~ دنیا کی مذہبی آبادی □
- 255 ~~~~~ دنیا کی 10 بلند ترین عمارات (Tallest Buildings) □
- 256 ~~~~~ دنیا کے 5 بڑے ڈیم (Largest Dams) □
- 256 ~~~~~ دنیا کی 5 بڑی زیر زمین گزرگاہیں (Largest Subway Systems) □
- 256 ~~~~~ دنیا کے بڑے بجلی گھر (Largest Hydroelectric Plants) □
- 257 ~~~~~ دنیا کے 10 مصروف ترین ایئر پورٹس (Busiest Airports) □
- 258 ~~~~~ ممالک کی قومی تعطیلات (National Holidays) □
- 260 ~~~~~ ممالک کے قومی نام (National Names of the Countries) □
- 264 ~~~~~ بڑے اخبارات (Largest Circulated Newspapers) □
- 266 ~~~~~ بین الاقوامی تنظیمیں (International Organizations) □
- 266 ~~~~~ اقوام متحدہ (UNO) □
- 270 ~~~~~ اقوام متحدہ کے 192 ممبرز □
- 272 ~~~~~ نیٹو (NATO) □
- 273 ~~~~~ کامن ویلتھ تنظیم (Common Wealth) □
- 274 ~~~~~ آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ (CIS) □
- 274 ~~~~~ امریکی ممالک کی تنظیم (OAS) □
- 276 ~~~~~ ایکو (ECO) □
- 276 ~~~~~ آسیان (ASEAN) □
- 277 ~~~~~ سارک (SAARC) □
- 277 ~~~~~ اوپیک (OPEC) □

- 278 ~~~~~ (Atomic Powers of the Asia) ایشیا کی ایٹمی طاقتیں □
- 280 ~~~~~ (First In The World) دنیا میں سب سے بڑا پہلا □
- 329 ~~~~~ (Largest Cities) دنیا کے بڑے شہر □
- 329 ~~~~~ (New York) نیویارک (Los Angeles) لاس اینجلس (Damascus) دمشق □
- 329 ~~~~~ (Rome) روم (Multan) ملتان □
- 330 ~~~~~ (Moscow) ماسکو (Dhaka) ڈھاکہ (Dehli) دہلی □
- 330 ~~~~~ (Baltimore) بالٹی مور (Islamabad) اسلام آباد □
- 331 ~~~~~ (Cairo) قاہرہ (Chicago) شکاگو (Lapaz) لا پاز (Lahore) لاہور (Paris) پیرس □
- 332 ~~~~~ (Rabat) رباط (Banaras) بنارس (Berlin) برلن □
- 332 ~~~~~ (Beirut) بیروت (Washington) واشنگٹن □
- 333 ~~~~~ (Aden) عدن (Shanghai) شنگھائی □
- 333 ~~~~~ (Pyong Yong) پیانگ یانگ (Peshawer) پشاور (Makkah) مکہ □
- 334 ~~~~~ (London) لندن (Istanbul) استنبول (Sao Paulo) ساؤ پالو □

335	تاریخ پاکستان History of Pakistan

- 335 ~~~~~ 3000 ق م سے 1947ء تک پاکستانی تاریخ کا اجمالی جائزہ □
- 338 ~~~~~ تاریخ پاکستان 1947ء سے تاحال □
- 338 ~~~~~ پاکستان کا قیام □
- 338 ~~~~~ ابتدائی مشکلات / قیادت کا فقدان □
- 340 ~~~~~ پہلی دستور ساز اسمبلی سے قائد اعظم کا خطاب □
- 342 ~~~~~ قرارداد مقاصد □
- 344 ~~~~~ لیاقت علی خان کا قتل □
- 345 ~~~~~ خواجہ ناظم الدین کا دور □

- 346 ~~~~~ محمد علی بوگرہ کی آمد ابوگرہ فارمولہ
- 347 ~~~~~ دستور ساز اسمبلی کا خاتمہ
- 348 ~~~~~ وزیر اعظم چودھری محمد علی اور ون یونٹ کا قیام
- 348 ~~~~~ 1956ء کا آئین / اہم نکات
- 352 ~~~~~ سیاسی افراتفری کا دور
- 352 ~~~~~ ایوب کا مارشل لاء
- 354 ~~~~~ 1962ء کا آئین / اہم نکات
- 355 ~~~~~ صدارتی انتخاب 1964ء
- 356 ~~~~~ 1965ء کی جنگ / معاہدہ تاشقند
- 356 ~~~~~ ایوب کے خلاف عوامی تحریک
- 357 ~~~~~ یحییٰ کا مارشل لاء
- 358 ~~~~~ 1970-71ء کا سیاسی بحران
- 359 ~~~~~ 1970ء کے انتخابات کے بعد سیاسی بحران
- 360 ~~~~~ 1971ء کی پاک بھارت جنگ
- 361 ~~~~~ سقوط ڈھاکہ 16 دسمبر 1971ء
- 362 ~~~~~ ذوالفقار علی بھٹو کا دور 1973ء کا آئین
- 365 ~~~~~ جنرل ضیاء الحق کا دور
- 366 ~~~~~ جوینجو وزارت
- 367 ~~~~~ ضیاء الحق کی ہلاکت / انتخابات 1988ء
- 367 ~~~~~ غلام اسحاق خان / بینظیر بھٹو کا پہلا دور وزارت
- 368 ~~~~~ نواز وزارت کا پہلا دور 1993ء کے عام انتخابات / بینظیر وزارت کا دوسرا دور
- 369 ~~~~~ سردار فاروق لغاری / نواز وزارت کا دوسرا دور / جنرل پرویز مشرف
- 370 ~~~~~ ظفر اللہ خان جہاںی

□ شجاعت حسین، شوکت عزیز، محمد میاں سومرو، یوسف رضا گیلانی، آصف علی زرداری

□ 1973ء کے آئین میں آئینی ترامیم

□ 377 ایمر جنسی پلس، ججوں کی بحالی

□ 378 معلومات پاکستان

□ 386 ریاست آزاد جموں و کشمیر

□ 388 پاکستان..... اہم واقعات

477

اسلامیات..... Islamiyat

□ 477 حیات طیبہ حضرت محمد ﷺ

□ 479 ازواج مطہرات

□ 481 خلافت راشدہ

□ 481 خلفائے راشدین

□ 485 عشرہ مبشرہ

□ 486 ارکان اسلام

□ 492 قرآن پاک

501

کھیلیں..... Sports

□ 501 دنیا میں کھیلوں کے اہم مقابلے

□ 502 دنیا میں کھیلوں کی مقبولیت

□ 503 مقامات کے ساتھ منسلک کھیلیں، مشہور ٹرافیوں اور ان کے کھیل

□ 504 اولمپک گیمز

□ 506 پندرہویں ایشیائی کھیلیں 2008ء

□ 508 ورلڈ کپ فٹ بال

□ 509 اٹھارویں فٹ بال ورلڈ کپ 2006ء کے اعداد و شمار

- 514 ~~~~~ میز فٹبال ورلڈ کپ ٹورنامنٹس
- 515 ~~~~~ میز جمپیز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹس
- 516 ~~~~~ میز ورلڈ ہاکی کپ ٹورنامنٹس
- 517 ~~~~~ ہاکی جونیئر ورلڈ کپ ٹورنامنٹس
- 517 ~~~~~ ایشین گیمز ہاکی جمپیز
- 518 ~~~~~ میز فیلڈ ہاکی اولمپک جمپیز
- 519 ~~~~~ ٹیسٹ کرکٹ کی ہیٹ ٹرکس
- 521 ~~~~~ ون ڈے کرکٹ کی ہیٹ ٹرکس
- 522 ~~~~~ ٹورن سرمائی اولمپک گیمز، اٹلی 2006ء
- 523 ~~~~~ اٹھارویں کامن ویلتھ گیمز 2006ء، میلبورن (آسٹریلیا)
- 525 ~~~~~ میز ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹس
- 526 ~~~~~ نواں ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ 2007ء
- 529 ~~~~~ سیف گیمز 2006ء
- 529 ~~~~~ متفرق سوالات و جوابات (سپورٹس)

532

اصطلاحات

- 532 ~~~~~ اسلامی اصطلاحات
- 533 ~~~~~ فوجی اصطلاحات

539

Abbreviations..... مخففات

- 539 ~~~~~ A سے Z تک مخففات
- 605 ~~~~~ عسکری مخففات
- 610 ~~~~~ سپورٹس مخففات

615

Current Affairs..... حالات حاضرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- 615 ~~~~~ لال مسجد آپریشن اسلام آباد □
- 618 ~~~~~ لیگل فریم ورک آرڈر 2002ء □
- 620 ~~~~~ بگمبار اور کشن گنگا ڈیم □
- 624 ~~~~~ دیامر بھاشا ڈیم پراجیکٹ □
- 625 ~~~~~ ایران کا جوہری پروگرام □
- 629 ~~~~~ مسئلہ کشمیر □
- 631 ~~~~~ کولہو میں گرینڈ آپریشن..... اکبر بگٹی کی ہلاکت □
- 633 ~~~~~ شمالی کوریا کا ایٹمی دھماکہ □
- 635 ~~~~~ تحفظ حقوق نسواں بل □
- 636 ~~~~~ میرانی ڈیم پراجیکٹ کی تکمیل □
- 637 ~~~~~ پاکستان میں ایمر جنسی کا نفاذ □
- 640 ~~~~~ آئینی معیاد پوری کرنے والی پاکستان کی پہلی اسمبلیاں □
- 641 ~~~~~ پاکستان میں نگران حکومتیں اور ان کی کارکردگی □
- 643 ~~~~~ بینظیر بھٹو کی شہادت..... پاکستان کی تاریخ کا بڑا سانحہ □
- 648 ~~~~~ پاکستان میں نویں عام انتخابات 2008ء □
- 655 ~~~~~ ڈاکٹر فہیدہ مرزا..... پہلی مسلم خاتون سپیکر □
- 655 ~~~~~ یوسف رضا گیلانی پاکستان کے نو منتخب وزیراعظم □
- 656 ~~~~~ او آئی سی کا گیارہواں سربراہی اجلاس □
- 658 ~~~~~ کوسوو کا اعلان آزادی □
- 660 ~~~~~ بحیرہ روم یونین کا قیام □
- 661 ~~~~~ صدر پرویز شرف کا استعفیٰ □
- 664 ~~~~~ آصف علی زرداری..... ملک کے گیارہویں صدر □
- 666 ~~~~~ بنگلہ دیش میں عوامی لیگ کی فتح □
- 667 ~~~~~ بارک اوباما..... امریکہ کے پہلے سیاہ فام صدر □



ڈوگرز یونیک 'واقفیت عامہ'

ۛ

فلکیات

Astronomy

کائنات کیا ہے (Origin of the Universe) :

امریکی خلائی تحقیقی ادارہ NASA کی تحقیق کے مطابق یہ کائنات 15 بلین سال قبل وجود میں آئی۔ ابتدا میں یہ محض ہائیڈروجن گیس اور ہیلیم (Helium) گیس کی کچھ مقدار پر مشتمل تھی۔ گیسوں کے اس مجموعہ کائنات میں ابتدا میں کسی قسم کے ستارے یا سیاروں کا وجود نہ تھا۔ سورج 4.6 بلین سال پہلے نمودار ہوا تاہم سورج کے نمودار ہونے سے قبل لاکھوں سیارے تشکیل پا چکے تھے۔ سورج کے نمودار ہونے کے بعد بھی سیارے تشکیل پا رہے ہیں اور یہ عمل تا حال جاری ہے۔ کائنات کے بارے میں جدید ترین نظریہ Big Bang Theory کہلاتا ہے۔ اس کے مطابق کائنات وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وسیع ہو رہی ہے۔ جوں جوں کہکشاؤں کے جھرمٹوں کے مابین خلا پھیلتا چلا جا رہا ہے وہ ایک دوسرے سے دور ہو رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت عرصہ پہلے کہکشاؤں ایک دوسرے کے قریب تھیں۔ سائنس دانوں کے مطابق 15 ہزار بلین سال پہلے کائنات کی تمام توانائیاں اور مادے ریاضی کے ایک نقطے پر مرکوز تھے۔ بعد ازاں یہ واحدانیت پھٹ رہی تھی اور یہ کائنات وجود میں آئی۔ سائنس دانوں نے اس نظریے کو عظیم دھماکہ یعنی Big Bang Theory کا نام دیا۔

نظام شمسی (Solar System) :

سورج اور سورج کے گرد گھومنے والے 9 سیاروں کے مجموعے کو سائنسی اصطلاح میں نظام شمسی کہا جاتا ہے۔ ہمارا نظام شمسی ایک سورج اور اس کے گرد گھومنے والے 9 سیاروں پر مشتمل ہے۔ سورج کی عمر ایک اندازے کے مطابق 4.6 بلین سال ہے۔ سورج کے گرد مختلف اوقات میں مختلف سیارے گھومنے والے سیاروں کے نام یہ ہیں:

عطارد (Mercury)، زہرہ (Venus)، زمین (Earth)، مریخ (Mars)، مشتری (Jupiter)،

زحل (Saturn)، یورینس (Uranus) اور نیپچون (Neptune)۔

سورج (Sun):

تمام ستارے بشمول ہمارا سورج گرم ترین گیسوں کی گیندوں کی مانند ہیں۔ ان کے وسط میں Atomic Reaction کے عمل سے حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے۔ سورج میں درجہ حرارت 20 بلین ڈگری سینٹی گریڈ ہے جبکہ اس کی سطح پر درجہ حرارت کی اوسط $6,000^{\circ}\text{C}$ یا تقریباً $11,000^{\circ}\text{F}$ ہے۔ سورج کا قطر 865,400 میل ہے جبکہ اس کی سطح کا رقبہ زمین سے 12000 گنا زائد ہے۔ سورج سے جو حرارت کا اخراج (Fuel Supply) ہائیڈروجن کی شکل میں جاری ہے ایک اندازہ کے مطابق اگلے 5 بلین سال تک یہ عمل جاری رہے گا۔

چاند (Moon):

- ☆ عطارد اور زہرہ کا کوئی چاند نہیں۔ زمین جو سورج کے نزدیک ترین ہے ایک چاند رکھتی ہے۔
- ☆ سیارہ مریخ 2 بہت چھوٹے چاند رکھتا ہے۔ مشتری کے 4 Major چاند ہیں جبکہ Minor کی تعداد 59 ہے۔
- ☆ زحل کے 56 معلوم شدہ چاند ہیں۔ ان چاندوں میں سے ایک چاند جس کا نام Titan ہے عطارد سے بھی بڑا ہے۔
- ☆ یورینس کے 27 چاند ہیں۔ ان میں 4 بہت بڑے ہیں۔ نیپچون ایک بڑا چاند اور 12 چھوٹے چاند رکھتا ہے۔
- ☆ پلوٹو کا ایک چاند ہے جو 1987ء میں دریافت ہوا۔ زمین کے چاند کا قطر 2160 میل ہے۔ یہ چاند نظام شمسی میں موجود چاندوں میں ایک بڑا چاند ہے۔

سیاروں کے بارے میں بنیادی معلومات

Basic Planetary Data

سیارہ Planet	سورج سے فاصلہ (ملین کلومیٹرز) Mean distance from Sun (Millions of Kilometers)	سورج کے گرد گردش کا دورانیہ Period of Revolution	استوائی قطر (کلومیٹرز) Equatorial diameter (Kilometers)
عطارد Mercury	57.9	88 دن	4880
زہرہ Venus	108.2	224.7 دن	12100
زمین Earth	149.6	365.2 دن	12756
مریخ Mars	227.9	687 دن	6744

142800	11.86 سال	778.3	Jupiter	مشتری
120660	29.46 سال	1427.0	Saturn	زحل
51810	84 سال	2870.0	Uranus	یورینس
49528	165 سال	4497.0	Neptune	نیپچون
2220	248 سال	5900.0	Pluto	پلوٹو

عطارد (Mercury):

یہ سورج سے قریب ترین سیارہ ہے۔ سورج سے اس کا اوسط فاصلہ 36,000,000 میل ہے اور یہ 30 میل فی سیکنڈ کے حساب سے 88 دنوں میں سورج کے گرد اپنی ایک گردش مکمل کرتا ہے گویا اس کا ایک سال 88 دنوں کے برابر ہے۔ اس کی محوری گہدش کی مدت بھی اتنی ہی ہے۔ اس کے ایک حصہ میں ہمیشہ سورج کی شعاعیں پڑتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے اس حصہ میں ہمیشہ کے لیے دن رہتا ہے جب کہ اس کا دوسرا حصہ ہمیشہ تاریکی میں ڈوبا رہتا ہے۔ اس کے روشن حصہ کا درجہ حرارت 510°C (سنی گریڈ) 950°F (فارن ہائیٹ) اور تاریک حصے کا 210°C (سنی گریڈ) 346°F (فارن ہائیٹ) ہے۔ عطارد ایک چھوٹا سا سیارہ ہے۔ اس کا قطر تین ہزار میل ہے۔

زہرہ (Venus):

زہرہ فاصلے کے اعتبار سے سورج سے دوسرا قریب ترین سیارہ ہے اور زمین کا قریب ترین ہمسایہ بھی۔ زہرہ کے بارے میں بہت کم معلومات حاصل ہیں کیونکہ یہ ہلکے بادلوں کی تہہ میں چھپا ہوا ہے۔ اس کی فضائی ساخت میں 96% کاربن ڈائی آکسائیڈ اور 4% نائٹروجن پانی، آکسیجن اور سلفر کی آمیزش ہے۔ سورج سے اس کا اوسط فاصلہ 108.2 ملین کلومیٹر ہے اور یہ 224.7 دنوں میں سورج کے گرد اپنی ایک گردش مکمل کرتا ہے۔ گویا اس کا سال 224.7 دنوں کے مساوی ہے۔

اس کا قطر 7700 میل ہے اور کیت زمین کی نسبت 83 گنا کم ہے۔ اس کی سطح کا درجہ حرارت 800 فارن ہائیٹ سے زیادہ ہے اور وہاں ہوا کا دباؤ زمین کی نسبت 94.5 فیصد زیادہ ہے۔ ایک خلائی راکٹ 14 دسمبر 1962ء کو اس سے 22 ہزار میل کے فاصلے پر سے گزرا۔

زمین (Earth):

فاصلے کے اعتبار سے یہ سورج سے تیسرا سیارہ ہے۔ سورج سے اس کا فاصلہ 93 ملین میل ہے۔ یہ پانچواں بڑا سیارہ ہے۔ زمین کا کل رقبہ 196.83 ملین مربع میل (510.072 ملین مربع کلومیٹر) ہے۔ اس میں 29.2% یا 57.50 ملین مربع میل رقبہ پر خشکی ہے اور 70.8% یا 139.43 ملین مربع میل پانی سے گھرا ہوا ہے۔

زمین اپنے محور پر فی گھنٹہ ایک ہزار میل کی رفتار سے گھومتی ہے۔ اس کا یہ چکر چوبیس گھنٹوں میں مکمل ہوتا ہے۔ اس گردش کے باعث دن اور رات وجود میں آتے ہیں۔ یہ اپنے محور کے گرد بلکہ اپنے مدار میں بھی فی سیکنڈ ساڑھے اٹھارہ میل یا دوسرے الفاظ میں فی گھنٹہ 6,6600 میل کی انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ گردش کر رہی ہے۔ سورج کے گرد اس کا ایک چکر ایک سال یعنی 365 دنوں 6 گھنٹوں 9 منٹ اور 54 سیکنڈ میں مکمل ہوتا ہے۔

زمین کا حجم 260 ملین مکعب میل اور وزن 6586 سکس ٹریلین ٹن ہے۔ زمین سے چاند کا اوسط فاصلہ 238875 میل ہے۔ زمین کے اوپر ایک ہزار چھ سو میل تک ہوا پائی جاتی ہے جسے کرہ ہوائی کہتے ہیں۔ ماہرین نے اس کی عمر کا اندازہ 4.5 سے 5 Billion B.C.E سال تک لگایا ہے۔

گزشتہ سو برسوں میں 5ء سے 6ء ڈگری کرہ ارض کے گرد کاربن ڈائی آکسائیڈ کے جمع ہونے سے درجہ حرارت بڑھ رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سطح سمندر بڑی تیزی سے اونچی ہو رہی ہے۔ ماہرین ارضیات اور سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اگر فوری طور پر کرہ ارض کے گرد اوزون کی تہہ کو بچانے کے لیے ترقی یافتہ ممالک نے کاربن ڈائی آکسائیڈ کی پیداوار میں 80 فیصد کمی نہ کی تو سطح سمندر بلند ہوتی جائے گی۔

مرخ (Mars):

Mars فاصلے کے اعتبار سے سورج سے چوتھے نمبر پر ہے۔ مرخ کے بارے میں ہماری معلومات زمین کے بعد سب سے زیادہ ہیں۔ سورج سے اس کا اوسط فاصلہ 36 ملین میل ہے۔ یہ سورج کے گرد 687 دنوں میں اپنا ایک چکر مکمل کرتا ہے۔ اس کا ایک دن 24 گھنٹے 37 منٹ کا ہوتا ہے۔ اس کی فضا بڑی مناسب ہے۔ یہاں کا درجہ حرارت دن کو 17°F اور رات کو 130°F فارن ہائیٹ ہے مگر آکسیجن بالکل ناپید ہے جس کی وجہ سے کسی جاندار کا وہاں زندہ رہنا بڑا مشکل ہے۔

اس کے قطبین برف سے ڈھکے ہوئے ہیں اس لیے وہاں پانی کی قلیل مقدار بھی میسر ہے اسی لیے اسے ”سرخ سیارہ“ بھی کہا جاتا ہے۔

مرخ کو بغیر دوربین کے دیکھا جاسکتا ہے کیونکہ اس کی سطح سورج کی شعاعوں کو بڑی حد تک منعکس کرتی ہے۔ مرخ کی بیضوی شکل ہے اور اس میں گہرے شکاف ہیں۔ نیز سطح بالکل خشک ہے۔ چوٹیاں کاربن ڈائی آکسائیڈ سے اٹی پڑی ہیں۔ زمین پر جو شہاب ثاقب گرتے ہیں وہ بھی مرخ سے آتے ہیں کیوں کہ ان میں جو گیسیں موجود ہوتی ہیں وہ مرخ میں بھی ہیں۔ مرخ کے 2 طفیلی سیارے ہیں۔

مرخ کی کشش ثقل زمین کے مقابلے میں 38 فیصد ہے۔ ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کا تناسب سب سے زیادہ ہے جب کہ نائٹروجن اور آرگن گیسیں بھی موجود ہیں۔ وسیع پہاڑ اور وادیاں بھی موجود ہیں۔ کئی آتش فشاں ہیں جن سے مسلسل لاوا بہہ رہا ہے۔

مرخ پر انسانی بستیاں آباد کرنے کی گنجائش موجود ہے لیکن اس کے لیے بے پناہ خرچ درکار

ہے۔

نوبل انعام یافتہ روسی سائنس دان نکولائی سمینیوف کے مطابق مرخ کی فضا میں آکسیجن بہت کم مقدار میں پائی جاتی ہے لیکن ایٹمی تپش روئل کی مدد سے ہم ایسی فضا اور ایسا موسم بنا سکتے ہیں جس کے باعث اس سیارے پر زندگی قائم رہ سکے۔ مرخ کی فضا اتنی ہی مقدار میں آکسیجن تیار کر سکتی ہے جتنی زمین کی فضا میں موجود ہے۔

مرخ پر پانی بھی موجود ہے لہذا پانی اور چٹانوں سے بھی آکسیجن حاصل کی جاسکتی ہے۔

مشتری (Jupiter):

یہ نظام شمسی کا پانچواں اور سب سے بڑا سیارہ ہے۔ اس کا قطر 88700 میل ہے اور یہ زمین (Earth) جیسے تیرہ سو سیارے خود میں سمو سکتا ہے۔ اس کی کیت زمین کی نسبت 318 گنا زیادہ ہے۔ اس کا زیادہ تر حصہ گیسوں سے اٹا پڑا ہے۔ اس کی فضا میں 89% مایکولر ہائیڈروجن اور 11% ہیلیم گیس شامل ہے۔ اس کی اندرونی ساخت کے بارے میں سائنس دانوں کو کچھ بھی پتہ نہیں چل سکا۔

سورج سے اس قدر فاصلے (483300,000 میل) پر ہونے کے باوجود یہ رات کو انتہائی روشن نظر آتا ہے۔ دوربین کے علاوہ دیگر آلات بھی اس میں بادلوں کی پٹیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس کی سطح پر سرخ دھبے بھی پائے گئے ہیں۔

یہ تقریباً 12 سالوں میں سورج کے گرد اپنا ایک چکر مکمل کرتا ہے مگر اس کے باوجود اس کی محوری گردش صرف 9 گھنٹے 55 منٹ کی ہے۔ اس کی سطح کا درجہ حرارت کبھی منفی 200 درجے فارن ہائیٹ سے زیادہ نہیں ہوا اور یہ ہر قسم کے جانداروں کے لیے خاصا باعث تشویش ہے۔ اس کے 63 طفیلی سیارچے (Satellites) ہیں جن میں سے چار آئیو (Io) 'یورپا (Europa) ' گینی میڈ (Ganymede) اور کیلسٹو Callisto بڑے ہیں اور انہیں کسی بھی چھوٹی دوربین سے دیکھا جاسکتا ہے۔ انہیں اٹلی کے ممتاز ہیئت دان گلیلیو نے 1609ء اور 1610ء میں دریافت کیا تھا۔ باقی طفیلی سیارچے جسامت میں چھوٹے ہیں۔ مشتری پر پرزمین کے برابر Great Red Spot ہے۔ 7 دسمبر 1995ء کے Galileo Data کے مطابق مشتری پر خشک اور تر علاقے بھی موجود ہیں بلکہ ان جیسے زمین پر Tropics اور Deserts ہیں۔

زحل (Saturn):

یہ نظام شمسی کا چھٹا اور بلحاظ قطر دوسرا بڑا سیارہ (Second Largest Planet) ہے۔ سورج سے اس کا اوسط فاصلہ 88 کروڑ 61 لاکھ میل ہے اور یہ ساڑھے آنتیس سال میں سورج کے گرد اپنا ایک چکر

فلکیات (Astronomy)

مکمل کرتا ہے۔ اس کا استوائی قطر 74,978 میل ہے اور کیت زمین کی نسبت 95 گنا زیادہ ہے۔ مشتری کی طرح یہ بھی اپنے قطبین پر چپٹا ہے۔ اس کی وجہ اس کی محوری گردش میں تیزی ہے جو قریباً 10 گھنٹے 39 منٹ اور 24 سیکنڈ ہے۔ بنیادی طور پر یہ مشتری سے مشابہت رکھتا ہے۔ یہ 80% Liquid Metallic ہائیڈروجن اور ہیلیم سے بنا ہے۔ اس کی سطح کیسی ہے اور درجہ حرارت انتہائی کم منفی 203 ڈگری فارن ہائیٹ ہے۔ اس کے دس طفیلی سیارچے ہیں۔ ان میں ایک ٹائٹن بھی ہے۔ اسے 1655ء میں ہی گکزن نے دریافت کیا تھا۔ اسے ایک چھوٹی سی دور بین سے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ اس کا قطر 3200 میل ہے۔ یہ نظام شمسی کے چاندوں میں دوسرا بڑا چاند ہے۔ اس کی سطح ٹائٹروجن سے آئی ہوئی ہے۔

اس کے 56 طفیلی سیارچے ہیں۔ 5 طفیلی سیارچے سب سے بڑے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں: Titan 'Rhea' Pione 'Tethys Japetus اور جبکہ باقی 5 چھوٹے ہیں جن کے نام Pan اور Pheole 'Hyperion' Enceladus 'Mimas ہیں۔

یورینس (Uranus):

یہ نظام شمسی کا ساتواں سیارہ ہے جسے 1781ء میں سرولیم ہرشل نے دریافت کیا۔ یہ سورج سے 2,869 بلین کلومیٹر (1783 بلین میل) کے فاصلہ پر ہے۔ اس کا قطر 52,810 کلومیٹر (32,200 میل) ہے۔ یہ 84 برسوں میں سورج کے گرد اپنا ایک چکر مکمل کرتا ہے۔ یہ بناوٹ میں مشتری اور زحل سے مشابہت رکھتا ہے۔ اس کا ایک دن دس گھنٹے اور 40 منٹ کا ہے جبکہ درجہ حرارت 209 سینٹی گریڈ (344 فارن ہائیٹ ہے)۔ اس کے 27 طفیلی سیارچے ہیں۔

نیپچون (Neptune):

اگست 1989ء سے قبل نیپچون کے متعلق بہت کم معلومات تھیں تاہم NASA (امریکی خلائی ادارہ) کے خلائی مشن نے اس کے بارے میں بہت کچھ حاصل کیا۔ یہ نظام شمسی کا آٹھواں سیارہ ہے۔ یہ سورج سے 4.5 بلین کلومیٹر (3 بلین میل) دور ہے۔ یہ 165 سال میں سورج کے گرد اپنی ایک گردش مکمل کرتا ہے۔ اس کا قطر 30,775 میل ہے اور ہر لحاظ سے یورینس سے مشابہت رکھتا ہے۔ یہ بڑی حد تک مدہم سیارہ ہے۔ اس کی سطح کا درجہ حرارت منفی 360 درجے فارن ہائیٹ ہے۔ اسے 23 ستمبر 1846ء میں دو ہیئت دانوں Johann Gottfried Galle اور Louis d' Arrest نے اس وقت دریافت کیا جب انہوں نے فرانسیسی ہیئت دان Jean Joseph Le Veroier کی بتائی ہوئی پوزیشن کا بغور مطالعہ کیا۔ اس قسم کی تحقیقات ہیئت دان جے سی ایڈم نے بھی آزادانہ طور پر کی تھی۔ اس کے 13 طفیلی سیارچے ہیں۔

اگست 1989ء میں امریکہ کے خلائی راکٹ وائیجر 2 نے نیپچون کے دو اور طفیلی سیارچے

ایک علیحدہ براعظم ہے۔ یورپ اور ایشیا کے درمیان حد بندی Caucasus اور Ural کے پہاڑ ہیں۔ اسی طرح جزیرہ قبرص (Cyprus) جو کہ بحیرہ روم (Mediterranean Sea) میں واقع ہے ایشیا کا حصہ شمار کیا جاتا ہے۔

Indonesian Archipelago براعظم ایشیا اور براعظم آسٹریلیا کے درمیان Wallace's Line میں تقسیم ہوتا ہے۔ Wallace's Line سے مراد وہ تخیلاتی حد بندی لائن (Boundary) ہے جو آسٹریلیا اور ایشیا کو تقسیم کرتی ہے۔

دنیا کے براعظموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایشیا (Asia):

براعظم ایشیا رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا براعظم ہے۔ کل رقبہ 44,579,000 مربع کلومیٹر ہے (اس میں مشرق وسطیٰ Middle East بھی شامل ہے)۔ یہ رقبہ دنیا کے کل رقبہ کا 30% ہے۔ براعظم ایشیا میں سطح سمندر سے بلند ترین مقام کوہ قراقرم کی چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ ہے جو سطح سمندر سے 29,035 فٹ (8,850m) بلند ہے۔ سطح سمندر سے بلند یہ مقام تبت اور نیپال کے درمیان واقع ہے۔ سطح سمندر سے نیچے بحر مردار (Dead Sea) کا علاقہ ہے۔ یہ پست ترین مقام (Lowest Area) ہے۔ 1,349 فٹ (411m) نیچے (سطح سمندر سے) ہے۔ اسرائیل اور اردن کے درمیان واقع ہے۔

☆ رقبہ کے لحاظ سے 10 بڑے ایشیائی ممالک

1-	روس	6,592,735	مربع میل
2-	چین	3,705,386	مربع میل
3-	بھارت	1,269,338	مربع میل
4-	قازقستان	1,049,150	مربع میل
5-	سعودی عرب	756,981	مربع میل
6-	انڈونیشیا	741,096	مربع میل
7-	ایران	636,293	مربع میل
8-	منگولیا	604,247	مربع میل
9-	پاکستان	310,401	مربع میل
10-	ترکی	301,382	مربع میل

ایک علیحدہ براعظم ہے۔ یورپ اور ایشیا کے درمیان حد بندی Caucasus اور Ural کے پہاڑ ہیں۔ اسی طرح جزیرہ قبرص (Cyprus) جو کہ بحیرہ روم (Mediterranean Sea) میں واقع ہے ایشیا کا حصہ شمار کیا جاتا ہے۔

Indonesian Archipelago براعظم ایشیا اور براعظم آسٹریلیا کے درمیان Wallace's Line میں تقسیم ہوتا ہے۔ Wallace's Line سے مراد وہ تخیلاتی حد بندی لائن (Boundary) ہے جو آسٹریلیا اور ایشیا کو تقسیم کرتی ہے۔

دنیا کے براعظموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایشیا (Asia):

براعظم ایشیا رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا براعظم ہے۔ کل رقبہ 44,579,000 مربع کلومیٹر ہے (اس میں مشرق وسطیٰ Middle East بھی شامل ہے)۔ یہ رقبہ دنیا کے کل رقبہ کا 30% ہے۔ براعظم ایشیا میں سطح سمندر سے بلند ترین مقام کوہ قراقرم کی چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ ہے جو سطح سمندر سے 29,035 فٹ (8,850m) بلند ہے۔ سطح سمندر سے بلند یہ مقام تبت اور نیپال کے درمیان واقع ہے۔ سطح سمندر سے نیچے بحر مردار (Dead Sea) کا علاقہ ہے۔ یہ پست ترین مقام (Lowest Area) ہے۔ 1,349 فٹ (411m) نیچے (سطح سمندر سے) ہے۔ اسرائیل اور اردن کے درمیان واقع ہے۔

☆ رقبہ کے لحاظ سے 10 بڑے ایشیائی ممالک

1-	روس	6,592,735	مربع میل
2-	چین	3,705,386	مربع میل
3-	بھارت	1,269,338	مربع میل
4-	قازقستان	1,049,150	مربع میل
5-	سعودی عرب	756,981	مربع میل
6-	انڈونیشیا	741,096	مربع میل
7-	ایران	636,293	مربع میل
8-	منگولیا	604,247	مربع میل
9-	پاکستان	310,401	مربع میل
10-	ترکی	301,382	مربع میل

ایک علیحدہ براعظم ہے۔ یورپ اور ایشیا کے درمیان حد بندی Caucasus اور Ural کے پہاڑ ہیں۔ اسی طرح جزیرہ قبرص (Cyprus) جو کہ بحیرہ روم (Mediterranean Sea) میں واقع ہے ایشیا کا حصہ شمار کیا جاتا ہے۔

Indonesian Archipelago براعظم ایشیا اور براعظم آسٹریلیا کے درمیان Wallace's Line میں تقسیم ہوتا ہے۔ Wallace's Line سے مراد وہ تخیلاتی حد بندی لائن (Boundary) ہے جو آسٹریلیا اور ایشیا کو تقسیم کرتی ہے۔
دنیا کے براعظموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایشیا (Asia):

براعظم ایشیا رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا براعظم ہے۔ کل رقبہ 44,579,000 مربع کلومیٹر ہے (اس میں مشرق وسطیٰ Middle East بھی شامل ہے)۔ یہ رقبہ دنیا کے کل رقبہ کا 30% ہے۔ براعظم ایشیا میں سطح سمندر سے بلند ترین مقام کوہ قراقرم کی چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ ہے جو سطح سمندر سے 29,035 فٹ (8,850m) بلند ہے۔ سطح سمندر سے بلند یہ مقام تبت اور نیپال کے درمیان واقع ہے۔ سطح سمندر سے نیچے بحر مردار (Dead Sea) کا علاقہ ہے۔ یہ پست ترین مقام (Lowest Area) ہے۔ 1,349 فٹ (411m) نیچے (سطح سمندر سے) ہے۔ اسرائیل اور اردن کے درمیان واقع ہے۔

☆ رقبہ کے لحاظ سے 10 بڑے ایشیائی ممالک

1-	روس	6,592,735	مربع میل
2-	چین	3,705,386	مربع میل
3-	بھارت	1,269,338	مربع میل
4-	قازقستان	1,049,150	مربع میل
5-	سعودی عرب	756,981	مربع میل
6-	انڈونیشیا	741,096	مربع میل
7-	ایران	636,293	مربع میل
8-	منگولیا	604,247	مربع میل
9-	پاکستان	310,401	مربع میل
10-	ترکی	301,382	مربع میل

افریقہ (Africa):

براعظم افریقہ دنیا میں رقبہ کے لحاظ سے دوسرا بڑا براعظم ہے۔ اس کا کل رقبہ 30,065,000 مربع کلومیٹر ہے جو دنیا کے کل رقبہ کا 20.2% ہے۔ براعظم افریقہ میں سطح سمندر سے بلند ترین مقام ماؤنٹ کیمنجارو ہے جس کی بلندی 19,340 فٹ ہے۔ یہ تزانیا میں واقع ہے۔ جبکہ سطح سمندر سے پست ترین مقام جھیل آسل ہے جو سطح سمندر سے 512 فٹ نیچے ہے۔ یہ جیوتی میں واقع ہے۔

☆ رقبہ کے لحاظ سے 10 بڑے افریقی ممالک

رقبہ (مربع میل میں)	ملک
967,493	1- سوڈان
919,590	2- الجزائر
905,563	3- ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو
679,358	4- لیبیا
495,752	5- چاڈ
489,189	6- نائجر
481,351	7- انگولا
478,764	8- مالی
471,008	9- جنوبی افریقہ
435,184	10- ایتھوپیا

یورپ (Europe):

براعظم یورپ کا کل رقبہ 9,938,000 مربع کلومیٹر ہے۔ اس میں سوویت یونین (سابقہ) سے آزادی حاصل کرنے والی ریاستوں کا رقبہ بھی شامل ہے۔ یورپ میں سطح سمندر سے بلند ترین مقام ”ایلمرس“ ہے جو 18,510 فٹ بلند ہے۔ یہ مقام روس اور جارجیا کے درمیان ہے۔ یورپ کا سطح سمندر سے پست ترین مقام بحیرہ کیسپین ہے جو سطح سمندر سے 92 فٹ نیچے ہے۔ یہ روس اور قازقستان کے درمیان ہے۔

شمالی امریکہ (North America):

شمالی امریکہ کا کل رقبہ 24,474,000 مربع کلومیٹر ہے جو دنیا کے کل رقبہ کا 16.5% ہے۔ شمال

امریکہ میں سطح سمندر سے بلند ترین مقام ماؤنٹ میکینلے ہے جو 20,320 فٹ بلند ہے۔ یہ ریاست الاسکا میں واقع ہے۔ سطح سمندر سے پست ترین مقام Death Valley ہے۔ کیلیفورنیا میں یہ مقام سطح سمندر سے 282 فٹ نیچے ہے۔

☆ بلحاظ رقبہ شمالی امریکہ کے 3 بڑے ملک

- 1- کینیڈا 38,51,809 مربع میل
- 2- امریکہ 37,94,083 مربع میل
- 3- میکسیکو 7,61,602 مربع میل

جنوبی امریکہ (South America):

براعظم جنوبی امریکہ کا کل رقبہ 17,819,000 مربع کلومیٹر ہے جو دنیا کے کل رقبہ کا 12% ہے۔ جنوبی امریکہ میں سطح سمندر سے بلند ترین مقام ماؤنٹ ایلکوا ہے جو 22,834 فٹ بلند ہے۔ یہ ارجنٹائن میں واقع ہے۔ سطح سمندر سے پست ترین مقام بھی ارجنٹائن میں ہے۔ یہ Valdes Peninsula کے نام سے ہے جو سطح سمندر سے 131 فٹ نیچے ہے۔

(جنوبی امریکہ کے رقبہ میں وسطی امریکہ اور کریبین ممالک اجزاء بھی شامل ہیں)

☆ رقبہ کے لحاظ سے 5 بڑے ممالک

- 1- برازیل 3,286,470 مربع میل
- 2- ارجنٹائن 1,068,296 مربع میل
- 3- پیرو 496,223 مربع میل
- 4- کولمبیا 439,733 مربع میل
- 5- وینزویلا 352,143 مربع میل

آسٹریلیا (شمال اوشیانا) (Australia (Including Oceania):

براعظم آسٹریلیا کا کل رقبہ 8,112,000 مربع کلومیٹر ہے جو دنیا کے کل رقبہ کا 5.3% ہے۔ آسٹریلیا میں سطح سمندر سے بلند ترین مقام ماؤنٹ کوسیکو ہے جو 7316 فٹ بلند ہے۔ سطح سمندر سے پست ترین مقام جھیل آئر ہے جو سطح سمندر سے 52 فٹ نیچے ہے۔

☆ رقبہ کے لحاظ سے 3 بڑے ممالک

- 1- آسٹریلیا 2,967,893 مربع میل
- 2- پاپوا نیو گنی 178,703 مربع میل

103,737 مربع میل

3- نیوزی لینڈ

☆ براعظم آسٹریلیا کے ممالک

آسٹریلیا، نئی آبی لینڈ، کربائی، مارشل آبی لینڈ، میکرونیشیا، نیوزی لینڈ، پالاؤ، پاپوا نیو گنی، سولوسن آبی لینڈ، ٹونگا، ٹوالو، وینواتو، ویسٹرن سوسوآ۔

دنیا کا زمینی رقبہ اور بلند / پست ترین مقام

علاقہ	زمین کے رقبہ کا حصہ	رقبہ (مربع میل)	رقبہ (مربع کلومیٹر)	پستی	بلندی
دنیا	100.0%	57,393,000	148,647,000	بحیرہ مردار اسرائیل اردن 1,349 فٹ 411 میٹر	ماؤنٹ ایورسٹ ¹ (چیم/نیپال) 29,035 فٹ 8,850 میٹر
ایشیا (بشمول شرق وسطی)	30.0%	17,212,000	44,579,000	بحیرہ مردار اسرائیل اردن 1,349 فٹ 411 میٹر	ماؤنٹ ایورسٹ (چیم/نیپال) 29,035 فٹ 8,850 میٹر
افریقہ	20.2%	11,608,000	30,065,000	صحیل آسل (جیوتی) 512 فٹ 156 میٹر	ماؤنٹ کیمنجارو (تنزانیہ) 19,340 فٹ 5,895 میٹر
شمالی امریکہ	16.5%	9,449,000	24,474,000	ڈیوڈ ہل، کیلی فورنیا 282 فٹ 86 میٹر	ماؤنٹ میکملٹن (الاسکا) 20,320 فٹ 6,194 میٹر
جنوبی امریکہ (بشمول وسطی امریکہ اور کیریبین)	12.0%	6,879,000	17,819,000	Valdes Peninsula, Argentina 131 فٹ 40 میٹر	ماؤنٹ ایکووا (ارجنٹائن) 22,834 فٹ 6,960 میٹر

انٹارکٹیکا	8.9%	5,100,000	13,209,000	مہرے سے ڈھکا ہوا 8,327 فٹ 2,538 میٹر	دسین ماسف اس درتھ ماؤنٹ 16,066 فٹ 4,897 میٹر
یورپ (بشمول سابقہ سوویت یونین سے آزاد ہونے والی ریاستیں)	6.7%	3,837,000	9,938,000	بحیرہ کاسپین 'روس' قازقستان 92 فٹ 28- میٹر	ماؤنٹ ایلبرس روس جارجیا 18,510 فٹ 5,642 میٹر
آسٹریلیا (بشمول اوشیانا)	5.3%	3,132,000	8,112,000	جھیل آئر 52 فٹ 12- میٹر	ماؤنٹ کوسیسکو 7,310 فٹ 2,228 میٹر

¹ ماؤنٹ ایورسٹ کی یہ نئی پیمائش 11 نومبر 1999ء کو کی گئی۔ پہلی پیمائش 1954ء کی تھی۔

² انٹارکٹیکا کا "پہلے سب مکمل ٹریج" دنیا کا سب سے پست ترین مقام ہے۔

اہم جغرافیائی دریافتیں / مہمیں

Explorations

تاریخ / سال

مہم جو

ملک / علاقہ

افریقہ (Africa) :

520 قبل مسیح

سیرالیون (Corthaginion Seaman)

1484ء

دریائے زائیر کاگو ڈیگو پرتگیزی مہم جو پہلا یورپی جو اس علاقہ میں پہنچا

1822-1823ء

صحارا (Sahara) ڈکسن ڈنہم اور Hugh Clapperton برطانوی مہم جو

1852ء

سوڈان Heinrichs برتھ جرنل مہم جو

1855ء

دکنور یہ آبشار ڈیوڈ لیونگ سٹون سکاٹ مہم جو

1858ء

ٹانگانیکا جھیل رچرڈ برٹن اور جان سپیک برطانوی مہم جو

ایشیا (Asia) :

327 ق م

پنجاب سکندر اعظم : مقدونیہ (Macedonia) کا بادشاہ

1272ء

چین مارکو پولو اطالوی سیاح

1325ء

تبت Odoric of Pordenore اطالوی راہب

1498ء

ہندوستان واسکو ڈے گاما پرتگالی ملاح

جغرافیہ (Geography)

1549ء
1870-1873ء

سینٹ فرانس زائیر پیس
نکولائی ایم Przhevalsky روسی مہم جو
جاپان
منگولیا

یورپ (Europe) :

325 ق م
870ء
890-900

Shetland جزائر Pytheas of Mossilia (مارسیلز) یونانی جغرافیہ دان
نارتھ کیپ
آئس لینڈ
اوتر ناروےجی مہم جو
ناروےجی Nobleman

شمالی امریکہ (North America) :

985ء
1492ء
1497ء
1741ء

گرین لینڈ Eric the Red ناروےجی
ویسٹ انڈیز کرسٹوفر کولمبس اٹالین
نارتھ امریکہ Giovenni Caloto (جان کابوٹ) برطانیہ
الاسکا ویش بیرنگ ڈنمارک کا مہم جو

جنوبی امریکہ (South America) :

1498ء
1500ء
1532-1533

براعظم کرسٹوفر کولمبس اٹالین
برازیل پیڈرو الواریز کیمبرل پرتگالی
پیرو فرانسسکو پزارو پیس

اوشیانا (Oceania) :

1526ء
1642ء
1642ء
1642ء

پاپوا نیو گنی Jorge de Menezes پرتگالی
آسٹریلیا ایبل جانز زون تاسمین ڈچ ملاح
تسمانیہ ایبل جانز زون تاسمین ڈچ ملاح
نیوزی لینڈ ایبل جانز زون تاسمین ڈچ ملاح

انٹارکٹیکا / متفرقات (Antarctica/Arctic) :

1325-1349ء

افریقہ، مشرق وسطیٰ، جنوبی اور
جنوب مشرقی ایشیا، یورپ
ایبن بطوطہ Ibn Batuta (عظیم عرب سیاح)

1840ء
1909ء
1911ء

انٹارکٹیکا چارلس ولس امریکن دریافت کنندہ
قطب شمالی North Pole رابرٹ ای جیمری امریکن
قطب جنوبی South Pole رونالڈ امونڈسن ناروےجی مہم جو

دنیا کے آتش فشاں پہاڑ

Volcanoes Of The World

دنیا کی دریافت شدہ تاریخ میں تقریباً 550 آتش فشاں پہاڑ زمین کی سطح پر (Erupted) ہو چکے ہیں۔ لگ بھگ $\frac{3}{4}$ آتش فشاں پہاڑ Northern Hemisphere میں واقع ہیں۔ ہر سال تقریباً 60 کے قریب آتش فشاں پہاڑ لاوا اگلے ہیں۔ ایسے آتش فشاں پہاڑوں کو فعال (Active) کہا جاتا ہے۔ دنیا کے Active آتش فشاں پہاڑوں کا 60% بحر Pacific میں ہے جب کہ 17% Mid-Oceanic islands میں 14% انڈونیشیا میں اور بقیہ 9% بحیرہ روم کے علاقہ (Meditenanean Area) افریقہ اور ایشیا میں واقع ہیں۔

دنیا میں آتش فشاں پہاڑوں کی تعداد کے لحاظ سے 3 بڑے ملک یہ ہیں:

Indonesia	1- انڈونیشیا
Japan	2- جاپان
U.S.A	3- امریکہ

نوٹ: امریکہ کی دریافت شدہ تاریخ میں اب تک 55 کے قریب پہاڑ لاوا اگل چکے ہیں۔

جغرافیائی معلومات

دنیا کے 20 فعال آتش فشاں پہاڑ (2006ء)

ممالک	آتش فشاں پہاڑ
وینزواٹو	ایمسی آئی لینڈ
کوسٹاریکا	ارینال
پاپوا نیو گنی	بگاتا، بوگن ول
روس	بیزیمینی، کچا نکا
فلپائن	بلوسان
الاسکا (امریکہ)	ماؤنٹ کلیو لینڈ
میکسیکو	کولیرا
انڈونیشیا	ڈکونو
گوئٹے مالا	کیو

گیلارس	کولمبیا
ہوکائیڈ	جاپان
مون	فلپائن
ماؤنٹ کیراکلیٹا	انڈونیشیا
کریسکی، کچاٹکا	روس
انگلیا	پاپوانیوگنی
لوپیری	وینوآٹو
منام	پاپوانیوگنی
میرانی	انڈونیشیا
اویاما	جاپان
مونٹ سیرٹ	ویٹ انڈیز

آتش فشاں پہاڑوں کی نوعیت

The Nature Of Volcanoes

یہ پہاڑ لاوے سے بنتا ہے۔ اس کی چوٹی پر ایک دہانہ یا سوراخ ہوتا ہے جس سے وقتاً فوقتاً لاوا اگلنے اور بہنے لگتا ہے۔ لاکھوں سال پہلے زمین کی بیرونی پرت جو پھٹی ہوئی تھی سخت ہونا شروع ہو گئی اور تب سے یہ عمل مسلسل جاری ہے جس سے مختلف براعظم اپنی شکل اور ہیئت بدلتے رہتے ہیں۔ ہر سطح مرتفع اور پہاڑی سلسلے کے نیچے زمین کی سطح ابھری ہوئی ہے اور اس میں دراڑیں اور شکاف موجود ہیں۔ پگھلا ہوا لاوا زمین کی سطح سے کوئی 200 میل نیچے ملتا ہے اس وقت یہ Magma کہلاتا ہے جس سے گیسیں اٹھتی رہتی ہیں۔ جب گیسوں اور Magma کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے تو Magma کسی شکاف سے بڑے زور سے اوپر کی طرف اٹھتا ہے جس سے زلزلہ پیدا ہوتا ہے اور اکثر و بیشتر لاوا باہر بہنے لگتا ہے۔ Magma جب باہر نکلتا ہے تو اسے لاوا کہتے ہیں۔

"Volcanoes are built by the accumulation of their own eruptive products - Lava, bombs (Crusted over ash flows) and tephra (airborne ash and dust)."

زمین کا اندرونی حصہ پگھلے ہوئے گرم مادے پر مشتمل ہے جو گرم ہونے کی وجہ سے پھیلتا ہے۔ زمین کی سخت بیرونی پرت اس پھیلاؤ کو عام طور پر زمینی سطح تک پہنچنے سے روکتی ہے لیکن زمین پر اکثر چٹانوں میں شکاف ہیں۔ گرم لاوا بڑی شدت سے ان شکافوں سے گزرتا ہے جس سے کمر و جگر رفتہ رفتہ اونچی اٹھ جاتی

ہے اور اس طرح آتش فشاں پہاڑ بن جاتا ہے۔ ایسے پہاڑ میں جب لاوے کا دباؤ بڑھتا ہے تو مادے کی بڑی مقدار اوپر کی طرف اٹھتی ہے جس کے زور سے پہاڑ پھٹ جاتا ہے اور آتش فشاں شروع ہو جاتی ہے۔ دھماکے کی قوت ایک مکمل پہاڑ کو زیرہ کر سکتی ہے۔ یہ سوراخ میں سخت شدہ لاوے کے نیچے حد سے زیادہ گرم بھاپ اور دوسری گیسوں کے جمع ہو جانے سے وجود پذیر ہوتی ہے۔ ایسے دھماکے کے ساتھ اکثر موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔ آتش فشاں پہاڑوں کی دو اقسام ہیں: ایک وہ جن سے لاوا اور گیس نکلتی ہے۔ ایسے پہاڑوں سے لاوا بڑے زور سے نکلتا ہے اور فوراً کی مانند بلندی تک پہنچتا ہے۔ زمین کی سطح کے نیچے آتش فشاں پہاڑ میں موجود مادہ Magma کہلاتا ہے لیکن جب یہ آتش فشاں پہاڑ سے دھماکے کے ساتھ نکلتا ہے تو اسے لاوا Laval کہا جاتا ہے۔ جب لاوا نکلتا ہے تو یہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے لیکن ٹھنڈا ہونے پر گہرے سرخ، سیاہ یا پھر کوئی دوسرا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔

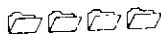
انڈونیشیا کے آتش فشاں پہاڑ

Indonesian Volcanoes

انڈونیشیا میں 130 فعال (Active) آتش پہاڑ ہیں جو دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک کی نسبت سب سے زیادہ ہیں۔ مشہور انڈونیشی آتش پہاڑ درج ذیل ہیں:-

نام آتش فشاں پہاڑ	بلندی	Eruptions
	(فٹوں میں)	(میٹروں میں)
Mt. Merapi (1) - جاوا	9,554	2,912
12 مرتبہ لاوا اگل چکا ہے۔ آخری مرتبہ جولائی 1998ء کو پھٹا۔		
Mt. Bromo (2) - جاوا	7639	2329
1804ء سے لیکر اب تک 53 مرتبہ پھٹا ہے۔ آخری مرتبہ 1984ء کو Active ہوا۔		
Mt. Semeru (3) - جاوا	12,000	3,339
1947ء میں Active ہوا۔		

انڈونیشیا کا مشہور ترین آتش فشاں پہاڑ Krakatau ہے جو آتش فشاں پہاڑوں پر مشتمل ایک پھوٹے سے جزیرے پر واقع ہے جو کہ سمائر اور جاوا کے درمیان واقع ہے۔ 1883ء میں دنیا کے خوفناک ترین آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے میں اہم مقام رکھتا ہے جس سے 36,000 افراد اس کے نتیجے میں ہلاک ہوئے۔



زلزلے

Earthquakes

زمین جب توانائی خارج کرتی ہے تو اس سے زمین میں لرزش پیدا ہو جاتی ہے جسے زلزلہ کہا جاتا ہے۔

"Earthquakes are the result of forces deep within Earth's interior that continuously effect its surface. The energy from these forces is stored in a variety of ways within the rocks. When this energy is released suddenly _____ by shearing movements along faults in the crust of Earth, for example _____ an earthquake results."

وہ علاقہ جہاں Sudden Rupture جگہ بناتا ہے اسے ہم زلزلے کا Hypocenter کہتے ہیں۔

زمین کی سطح پر ہر وہ جگہ (Point) جو Hypocenter کے عین اوپر ہوتی ہے اسے زلزلے کا Epicenter کہا جاتا ہے۔

زلزلوں کا مطالعہ کرنے والے سائنس دانوں کو Seismologists کہا جاتا ہے۔

زلزلہ کی پیمائش کا آلہ (The Richter Magnitude Scale) زلزلہ کی شدت کی پیمائش کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو کہ California Institute of Technology- USA کے چارلس ایف رچر (Charles F. Richter) نے 1935ء میں اسے بہتر طور پر بنایا۔

☆.....☆.....

^(۱) دنیا بھر میں زلزلوں کی فریکوئنسی

Frequency of Earthquakes World Wide

سالانہ اوسط Annual Average	زلزلہ کی شدت Magnitude	Descriptor
1	8 یا زیادہ	Great
18	7-7.9	Major
120	6-6.9	Strong
800	5-5.9	Moderate

6200	4-4.9	Light
49000	3-3.9	Minor
1000	2-3	Very Minor ⁽²⁾
8000	1-2	Very Minor ⁽²⁾

Source: (National Earthquake Information Centre US. Geological Survey)

(2) ہر روز

1900ء سے

20 ویں صدی کے 10 عظیم ترین زلزلے

ملک علاقہ	تاریخ	شدت
1- چلی	22 مئی 1960ء	9.5
2- الاسکا (امریکہ)	28 مارچ 1964ء	9.2
3- روس	4 نومبر 1952ء	9.0
4- ایکواڈور	31 جنوری 1906ء	8.8
5- الاسکا (امریکہ)	9 مارچ 1957ء	8.8
6- کورل جزائر	6 نومبر 1958ء	8.7
7- الاسکا (امریکہ)	4 فروری 1965ء	8.7
8- بھارت	15 اگست 1950ء	8.6
9- ارجنٹائن	11 نومبر 1922ء	8.5
10- انڈونیشیا	1 فروری 1938ء	8.5

نوٹ: 1. جنوبی ایشیا میں 26 جنوری 2001ء کو پاکستان اور بھارت میں 6.5 اور 6.9 کی شدت سے جو زلزلہ آیا اس سے بھارت میں ایک اندازے کے مطابق ایک لاکھ سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ بھارتی ریاست گجرات کے شہر احمد آباد اور بھونج مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔

2. بحر ہند میں 26 دسمبر 2004ء کو آنے والے ہولناک زلزلے سے 9 ممالک میں 3 لاکھ سے زائد ہلاکتیں ہوئیں۔ زلزلے کا مرکز آچے (انڈونیشیا) سے ملحقہ سمندر میں زیر آب تھا۔ زلزلے کی شدت تقریباً 9 درجے تھی۔

3. 8 اکتوبر 2005ء کو پاکستان کے صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر میں 7.6 شدت کے ہولناک زلزلے سے تین لاکھ افراد ہلاک و زخمی جبکہ 57 لاکھ متاثر ہوئے۔

☆☆☆☆☆☆

دنیا کی 15 بلند ترین پہاڑی چوٹیاں

The World's 15 Highest Mountain Peaks

(Above 8,000 Meters)

دنیا کی 8,000 میٹر سے بلند تمام 15 پہاڑی چوٹیاں براعظم ایشیا میں کوہ ہمالیہ اور کوہ قراقرم کے پہاڑی سلسلوں میں واقع ہیں۔ اب تک صرف 6 کوہ پیما ان 14 پہاڑی چوٹیوں کو سر کر چکے ہیں جن کے نام یہ ہیں:

- 1- Reinhold Messher اٹلی
- 2- Jerzy Kukuczka پولینڈ
- 3- Ehard Coretan سوئٹزرلینڈ
- 4- کارلوس کارسولیو میکسیکو
- 5- Krzysztof Wielicik پولینڈ
- 6- Juan. Oiarzaal سپین

دُنیا کی 15 بلند ترین پہاڑی چوٹیاں

تاریخ سر	ملک جس نے سر کی	بلندی (فٹوں میں) (میٹروں میں)	نام پہاڑی چوٹی
29 مئی 1953ء	نیوزی لینڈ/برطانیہ	8,850 29,035	ایورسٹ (نیپال/تبت)
31 جولائی 1954ء	اٹلی	8,611 28,250	کے ٹو (پاکستان/چین)
25 مئی 1955ء	برطانیہ	8,586 28,169	کنچن جंगा (نیپال/بھارت)
18 مئی 1956ء	سوئٹزرلینڈ	8,516 27,940	لو تے (نیپال/تبت)
15 مئی 1955ء	فرانس	8,463 27,766	مکادو (نیپال/تبت)
19 اکتوبر 1954ء	آسٹریا/نیپال	8,201 26,906	Cho Oyu (نیپال/تبت)
13 مئی 1960ء	سوئٹزرلینڈ/نیپال	8,167 26,795	Dhaulagiri (نیپال)
9 مئی 1956ء	جاپان/نیپال	8,163 26,781	Manaslu (نیپال)
3 جولائی 1953ء	آسٹریا	8,125 26,660	نانگا پربت (پاکستان)
3 جون 1950ء	فرانس	8,091 26,545	اناپورنا (نیپال)
4 جولائی 1958ء	امریکہ	8,068 26,470	گیشر بردم (پاکستان/چین)
9 جون 1957ء	آسٹریا	8,047 26,400	براڈ پیک (پاکستان/چین)

7 جولائی 1956ء	آسٹریا	8,035	26,360	کثیر البروم II (پاکستان/چین)
2 مئی 1964ء	چین	8,013	26,289	شیشمہ پنکھہ (تبت)
1960ء	برطانیہ/بھارت/نیپال	7,937	26,040	انا پورنا II (نیپال)

اب تک تقریباً 50 کوہ پیاہر برائے عظم میں واقع 7 بلند ترین چوٹیوں کو سر کر چکے ہیں۔ Dick Bass ایک امریکی بزنس مین وہ پہلا کوہ پیاہر جس نے 30 اپریل 1985ء تک 7 چوٹیاں سر کیں۔ یہ سات چوٹیاں یہ ہیں:

29028 فٹ	ایشیا	ماؤنٹ ایورسٹ
22834 فٹ	جنوبی امریکہ	Aconcagua ماؤنٹ
20320 فٹ	شمالی امریکہ	ماؤنٹ میکینلے
19340 فٹ	افریقہ	ماؤنٹ کلیمنجارو
18510 فٹ	یورپ	ماؤنٹ البروس
16,066 فٹ	انٹارکٹیکا	ماؤنٹ ونسن ماسف
7,316 فٹ	آسٹریلیا	ماؤنٹ کوسسیکو

بحر اور بحیرے (چھوٹے سمندر)

Oceans and Seas

دنیا کے کل رقبہ کے 70.8% حصہ پر پانی موجود ہے۔ اس پانی کا 97.3% حصہ سمندروں اور بحیروں پر جبکہ باقی 2.7% حصہ گلیشئرز، برف، تازہ پانی کی جھیلوں، دریاؤں اور زیر زمین پانی پر مشتمل ہے۔ سمندری پانی براہ راست انسانی استعمال میں نہیں آتا۔ یہ پانی نمکیں، غیر حل شدہ معدنیات اور دیگر ٹھوس ذرات پر مشتمل ہوتا ہے۔ سمندر پانی کا کھاراپن اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اس میں زمین پر موجود تمام عناصر جن میں کلورین، سوڈیم، غیر محلول پھس، مثلاً کاربن ڈائی آکسائیڈ وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔

بحر اور بحیرے

نام	رقبہ مربع کلومیٹر	مربع میل	اوسط گہرائی (میزر) (فٹ)
بحرالکابل	155,557,000	60,060,700	4,028
بحر اوقیانوس	76,762,000	29,637,900	3,926
بحر ہند	68,556,000	26,469,500	3,963
بحر منجمد جنوبی	20,327,000	7,848,300	5,000

3,953	1,205	5,427,000	14,056,000	بحر منجمد شمالی
4,688	1,429	1,144,800	2,965,800	بحیرہ روم
8,685	2,647	1,049,500	2,718,200	بحیرہ کرسین

☆ بحر اکاٹل (Pacific Ocean) کا نام سپین کے ایک جہاز ران منٹکن نے اس کی ست روی اور پُر سکون انداز دیکھ کر Pacific رکھا۔ Pacific ہسپانوی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے پُر امن پُر سکون۔

☆ بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) کا نام قدیم رومن باشندوں نے افریقہ کے پہاڑ اطلس کے حوالے سے رکھا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ افریقہ کا اطلس نامی پہاڑی سلسلہ زمین کا خاتمہ کرتا ہے۔

☆ موسم سرما میں بحر منجمد شمالی (North Sea) میں پانی جم جانے سے اسے پیدل پار کیا جاسکتا ہے اور روس اور امریکہ کے درمیان یہ سمندری فاصلہ صرف 10 فٹ کا رہ جاتا ہے۔

☆ سطح زمین میں حرکت کے سبب ہر سال بحر اوقیانوس (Atlantic Sea) کی چوڑائی ایک انچ مزید پھیل جاتی ہے جبکہ بحر اکاٹل (Pacific Ocean) کی ایک انچ کم ہو جاتی ہے۔

جھیلیں

Lakes

جھیلیں جسامت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ ان کی گہرائی (Depth) چنڈٹ سے لیکر 6 ہزار فٹ تک ہو سکتی ہے۔ اکثر جھیلیں تازہ پانی کی ہوتی ہیں۔ ان جھیلوں کا مخزن دریائی ہوتا ہے لیکن جو جھیلیں دریائی مخزن نہیں رکھتیں اور غیر محلل معدنیات کا اخراج نہیں کر سکتیں ان کا پانی نمکین ہوتا ہے۔

دنیا کی 15 بڑی جھیلیں

نام اور محل وقوع	رقبہ (مربع کلومیٹر) (مربع میل)	لمبائی (کلومیٹر) (میل)
بحیرہ ویکسپین (آذربائیجان روس قازقستان ترکمانستان ایران)	394,299	152,239
سپیریر (امریکہ کینیڈا)	82,414	31,820
وکنوریہ (تتاریا یوگنڈا)	69,485	26,828
ہورن (امریکہ کینیڈا)	59,596	23,010
مشی گن (امریکہ)	58,016	22,400

266	428	13,000	33,800	ارال (قازقستان / ازبکستان)
420	676	12,700	32,893	کولمبیا (تنزانیہ / کانگو)
395	636	12,162	31,500	بیکال (روس)
232	373	12,000	31,080	گریٹ بیئر (کینیڈا)
360	579	11,600	30,044	نیاسا (مالوی / موزمبیق / تنزانیہ)
298	480	11,170	28,930	گریٹ سیلو (کینیڈا)
---	---	9,946	25,760	چاڈ (چاڈ / نائجر / نیپال)
241	388	9,930	25,749	ایری (امریکہ / کینیڈا)
264	425	9,094	23,553	وٹی پیگ (کینیڈا)
193	311	7,520	19,477	اوناریو (امریکہ / کینیڈا)

- ☆ دنیا میں سب سے بڑی اور مکین پانی کی جھیل Caspian ہے جس کی لمبائی 745 میل (1,199 کلومیٹر) ہے۔
- ☆ تازہ پانی کی دنیا میں سب سے بڑی جھیل Superior ہے جو امریکہ اور کینیڈا کے درمیان واقع ہے۔
- ☆ دنیا کی سب سے آلودہ جھیل Erie ہے جو امریکہ اور کینیڈا کے درمیان واقع ہے۔
- ☆ دنیا کی سب سے گہری جھیل Baikal (بیکال) ہے۔ اس کی گہرائی 5,712 فٹ ہے۔ Baikal جھیل روس میں واقع ہے۔

دریا

Rivers

زمین پر موجود دریا انسانی زندگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ بڑی مناظر کی تشکیل، ٹھوس مادوں کو ذخیرہ کرنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اکثر دریاؤں کے منبع پہاڑوں میں ہیں جہاں بارشوں کی شرح دیگر علاقوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

دنیا کے 10 بڑے دریا

نام	ملک	اندازاً لمبائی میل	منبع
نیل	مصر	4,180	جھیل وکٹوریہ
امیزون	پیرو	3,912	ہلیٹر فیڈیلیس
مسیسیپی / میسوری	امریکہ	3,710	ریڈ راک
چانگ جیانگ (یانگزی)	چین	3,602	تبت
آب	روس	3,459	ماؤنٹ الٹائی

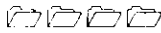
ہوائیگ ہی (زرد)	چین	2,900	4,667	ماؤنٹ کنٹن
خنی سائی	روس	2,800	4,506	ماؤنٹ تانواولا
پارانا	-	2,795	4,498	-
آرٹش	روس	2,758	4,438	ماؤنٹ التائی
زائر	کانگو	2,716	4,371	-

نوٹ: دریائے سندھ دنیا کا 26 واں بڑا دریا ہے جس کی لمبائی 1,800 میل (2,897 کلومیٹر) ہے۔

☆ دنیا کا طویل ترین دریا ”دریائے نیل“ ہے جو 4180 میل لمبا ہے۔ یہ دنیا کا واحد دریا ہے جو جنوب سے شمال کو بہتا ہے اور بحیرہ روم میں جا گرتا ہے۔

☆ دریائے Mississippi کو دریاؤں کا باپ بھی کہا جاتا ہے۔ اسے ایک Spanish مہم جوہر Hernando de Alarcon نے 1542ء میں دریافت کیا تھا۔ یہ خلیج میکسیکو میں جا گرتا ہے۔

☆ Volga دریا جو کہ روس میں واقع ہے اور اس کا منبع Valdai Plateau ہے براعظم یورپ کا سب سے بڑا دریا (3687 کلومیٹر) ہے۔ اسے ”را“ بھی کہا جاتا ہے۔



جزائر

Islands

سمندر میں چار اطراف سے پانی سے گھرا ہوا خشکی کا ٹکڑا جزیرہ کہلاتا ہے۔
جزائر کی درج ذیل 3 اقسام ہوتی ہیں:

(1) براعظمیٰ جزائر:

ایسے جزائر جو براعظمی کنار آب سے ابھرتے ہیں، براعظمی جزائر کہلاتے ہیں کیونکہ ان کا ارضیاتی ڈھانچہ ان براعظموں جیسا ہی ہوتا ہے جن سے یہ تعلق رکھتے ہیں۔
مثلاً سری لنکا، مدغاسکر، تائیوان، قبرص۔

(2) سمندری جزائر:

سمندری جزائر سے مراد خشکی کے وہ چھوٹے ٹکڑے ہیں جو بڑے خشکی کے ٹکڑوں سے علیحدہ ہو کر سمندر میں ابھرے ہوں۔ ان کے ارضیاتی ڈھانچہ کا نزدیکی ساحل کے ڈھانچہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہوتا۔

(3) مونگا جزائر:

مونگا جزائر سے مراد ایسے جزائر ہیں جنہوں نے چھوٹے چھوٹے سمندری عضویوں سے جنم لیا

ہوتا ہے۔ مالدیپ مونگا جزائر کی عمدہ مثال ہے۔
 دنیا میں لاتعداد چھوٹے بڑے جزائر ہیں۔ دنیا کے چند اہم جزائر درج ذیل ہیں:

دنیا کے 10 بڑے جزائر

نام جزیرہ	محل وقوع	رقبہ (مربع کلومیٹر)	رقبہ (مربع میل)
گرین لینڈ	بحر اوقیانوس	2,175,597	839,999
نیوگنی	بحرالکابل	800,311	309,000
یورینو	بحرالکابل	744,108	287,300
مڈغاسکر	بحر ہند	587,931	227,000
بافن	بحر اوقیانوس	507,451	195,926
سائرا	بحر ہند	473,605	182,859
ہانشو	بحیرہ جاپان	230,966	89,176
برطانیہ	شمال مغربی یورپ	229,979	88,795
وکتوریہ	بحر منجمد شمالی	217,291	83,896
ایلسمیر	بحر منجمد شمالی	196,236	75,767

.....☆☆.....

آبشاریں

Waterfalls

چشموں، دریاؤں وغیرہ کا وہ پانی جو انتہائی بلندی سے گرے آبشار (Waterfall) کہلاتا ہے۔
 دنیا میں چھوٹی بڑی ہزار ہا آبشاریں ہیں۔ دنیا میں سب سے بڑی آبشار کا درجہ ویزویلا کی
 Angel کو حاصل ہے جس کی اونچائی 3,281 فٹ ہے۔
 جنوبی ایشیا میں قابل ذکر ایک ہی بڑی آبشار Gercuppa ہے۔ اس کی اونچائی 829 فٹ ہے
 اور یہ بھارت میں واقع ہے۔

(New York, Ontario) امریکہ اور کینیڈا کے درمیان واقع مشہور ترین آبشار
 Niagara صرف 158 تا 167 فٹ بلند ہے۔

دنیا میں مشہور اور اہم آبشاریں درج ذیل ہیں:

دُنیا کی 15 بلند ترین آبشاریں

نام آبشار	محل وقوع	اونچائی (میٹروں میں)	(فٹوں میں)
انجیل	وینزویلا	979	3,212
ٹوگیلا	شمال، جنوبی افریقہ	947	3,110
ایگورڈ	تاروے	800	2,625
مونگے	تاروے	744	2,540
گوکٹا کٹاراکٹس	پیرو	771	2,532
مٹارازی	زمبابوے	762	2,499
یو سے مانیٹ	امریکہ	739	2,425
ایسپینا نڈز	تاروے	703	2,307
لوئر مارویل	تاروے	655	2,151
کوکینان	وینزویلا	610	2,000
سدر لینڈ	نیوزی لینڈ	580	1,904
ڈنکا کا	برٹش کولمبیا (کینیڈا)	503	1,650
ریبون (یو سے مانیٹ)	کیلیفورنیا (امریکہ)	491	1,612
گیوارائن	فرانس	422	1,384
وٹس فاس	تاروے	370	1,215

☆.....☆.....

اہم صحرا

Principal Deserts

جغرافیائی اصطلاح میں زمین کا وہ خطہ صحرا (Desert) کہلاتا ہے جہاں سالانہ بارش 10 انچ سے کم ہوتی ہو اور اس میں نباتات وغیرہ نہ ہوتی ہوں۔ صحرائی علاقہ میں دن اور رات کے درجہ حرارت میں بہت نمایاں فرق ہوتا ہے۔

صحرا کی تعریف یوں بھی کی جاسکتی ہے:

"Deserts are arid regions generally receiving less than 10 inches of precipitation a year, or regions where the potential evaporation rate is twice as great as the precipitation."

صحرا کو درج ذیل 4 اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

Subtropical Deserts (1)

یہ گرم ترین صحرا ہوتے ہیں۔

Cool Coastal Deserts (2)

یہ صحرا انتہائی کم درجہ حرارت رکھتے ہیں۔

Cold Winter Deserts (3)

ان صحراؤں کا درجہ حرارت موسم کے ساتھ بدلتا ہے۔ گرمیوں میں 100 فارن ہیٹ (38° سینٹی گریڈ) اور سردیوں میں 10 فارن ہیٹ (12° سینٹی گریڈ) تک ہو جاتا ہے۔

Polar Regions (4)

یہ صحرا دراصل برفانی علاقوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ تمام علاقہ برف سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔ دنیا میں واقع چند اہم ترین صحرا درج ذیل ہیں:

دنیا کے اہم صحرا

رقبہ	محل وقوع	نام صحرا
3.5 ملین مربع میل	مراکش، مغربی صحارا، الجزائر، تونس، لیبیا، مصر، موریتانیہ، مالی، نائجر، چاڈ، ایتھوپیا، اریٹریا، صومالیہ	صحرائے صحارا، صحرائے اعظم
1 ملین مربع میل	سعودی عرب، کویت، قطر، متحدہ عرب امارات، اومان، یمن	صحرائے عرب

صحرائے گوبی	چین، منگولیا	500,000 مربع میل
صحرائے پیانگونین	ارجنٹائن	260,000 مربع میل
صحرائے گریٹ وکٹوریہ	آسٹریلیا	250,000 مربع میل
صحرائے کالاہاری	بوسوانا، جنوبی افریقہ، نمیبیا	220,000 مربع میل
صحرائے گریٹ بیسن	امریکہ	190,000 مربع میل
صحرائے چچوبان	میکسیکو	175,000 مربع میل
صحرائے تھر	بھارت، پاکستان	175,000 مربع میل
صحرائے گریٹ سینڈی	آسٹریلیا	150,000 مربع میل
صحرائے کاراکم	ازبکستان، ترکمانستان	135,000 مربع میل
صحرائے کلوریڈ و پلینٹی	امریکہ	130,000 مربع میل
گمبس	آسٹریلیا	120,000 مربع میل
صحرائے سوناران	امریکہ	120,000 مربع میل
صحرائے کیزل کم	ازبکستان، ترکمانستان، قازقستان	115,000 مربع میل
صحرائے تکلامکان	چین	105,000 مربع میل
صحرائے فارس	ایران	100,000 مربع میل
صحرائے سپسن و سٹرنٹ سٹونی	آسٹریلیا (براعظم کا مشرقی نصف)	56,000 مربع میل
صحرائے موجاوی	امریکہ	54,000 مربع میل
صحرائے ایٹاکاما	چلی	54,000 مربع میل
صحرائے نامب	انگولا، نمیبیا، جنوبی افریقہ	13,000 مربع میل

آبنائیں

Straits

☆ آبنائے (Strait) سے مراد ایسی تنگ سمندر پٹی ہے جو دو سمندروں کو آپس میں ملائے۔
دنیا کی اہم آبنائیں (Straits) درج ذیل ہیں:

آبنائے بیرنگ (Bering Strait):

آبنائے بیرنگ امریکہ کو ایشیا سے جدا کرتی ہے۔ اس آبنائے کو Danish مہم جو Vitus Bering نے 1728ء میں دریافت کیا۔ اس آبنائے کا نام اسی مہم جو کے نام پر ہے۔
آبنائے باسفورس:

بحیرہ اسود (Black Sea) کو بحیرہ مارمورا سے ملاتی ہے۔

آبنائے بابل المندب:

یمن (جنوبی) کو افریقہ سے جدا کرتی ہے اور بحیرہ عرب اور بحیرہ قلمزم (Red Sea) سے ملاتی ہے۔
آبنائے ٹورلیس:

آسٹریلیا اور پاپوا نیو گنی کو جدا کرتی ہے جبکہ بحر الکاہل کو بحر ہند سے ملاتی ہے۔

آبنائے کوریا:

کوریا کو جاپان سے جدا کرتی ہے۔

آبنائے جبل الطارق:

شمالی افریقہ کو یورپ (تیمین) سے جدا کرتی ہے اور بحیرہ روم کو بحر اوقیانوس سے ملاتی ہے۔

آبنائے فلوریڈا:

بحر اوقیانوس کو خلیج میکسیکو سے ملاتی ہے۔ یہ آبنائے کیوبا کو امریکہ سے جدا کرتی ہے۔ آبنائے فلوریڈا امریکہ کی ریاست فلوریڈا کے نام پر ہے۔

دنیا کی مشہور بندرگاہیں

ایشیا (Asia):

جدہ (سعودی عرب) 'ہانگ کانگ' (چین) 'کلکتہ' ممبئی 'مدراں' (بھارت) 'کراچی' 'گوادر' 'بن قاسم' (پاکستان) 'چٹاگانگ' (بنگلہ دیش) 'کولمبو' (سری لنکا) 'ٹوکیو' 'یو کوہاما' (جاپان) 'بنکاک' (تھائی لینڈ)

جاننا (سری لنکا)۔

افریقہ (Africa) :

سکندریہ (مصر) 'تریپولی (لیبیا) 'ڈاکار (سینیگال) 'عابدجان (آئیوری کوسٹ) 'لاگوس (نائجیریا) 'کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) 'دارالسلام (تنزانیہ) 'مومبائی (بھارت) 'پورٹ سوڈان (سوڈان)۔

جنوبی امریکہ (South America) :

بونس آئرس (ارجنٹائن) 'لیما (پیرو) 'ریو ڈی جنیرو (برازیل) 'جارج ٹاؤن (گیمبیا) 'کراکس (وینزویلا) 'سانتا مارٹا (کولمبیا) 'Gayaquil (ایکواڈور) 'پاراماریبو (سرینام)۔

یورپ (Europe) :

لندن (برطانیہ) 'بارسلونا (سپین) 'نپلز (اطالیہ) 'اتینہ (یونان) 'ایسٹرم ڈیم (نیدرلینڈز) 'شاک ہوم (سویڈن) 'اوسلو (ناروے) 'سینٹ پیٹرز برگ (روس)۔

آسٹریلیا (Australia) :

برسبین، سڈنی، ملبورن، پرتھ (آسٹریلیا) 'آکلینڈ، ویلنگٹن (نیوزی لینڈ) 'پورٹ موریس (پاپوا نیو گنی)۔

سرحدی لائنیں

(1) مینسن اینڈ ڈکسن لائن (Mason and Dixon's Line) :

یہ امریکی ریاستوں Pennsylvania اور Maryland کے درمیان 1767ء-1763ء کے درمیان Charles Mason اور Jeremiah Dixon (برطانوی Astronomers) جو کولونیوں کے درمیان مسئلہ کے حل کے لیے تعینات کیے گئے تھے (یہ بنائی۔ یہ آزاد اور غلام ریاستوں کے درمیان حد بندی تھی اور شمال و جنوب کو تقسیم کرتی تھی۔

(2) آڈر-نسیس لائن (Oder-Neisse Line) :

دوسری جنگ عظیم کے بعد 17 جولائی سے 2 اگست 1945ء کو امریکی صدر ٹرومین روسی سربراہ سٹالین (Stalin) اور برطانوی وزیر اعظم کلیمنٹ ایٹلی نے برلن کانفرنس کے درمیان جرمنی، روس اور پولینڈ کے مابین سرحدی حد بندی کی خاطر چھٹی۔

(3) ڈیورنڈ لائن (Durand Line) :

1893ء میں متحدہ ہندوستان (اب پاکستان) اور افغانستان کے مابین سرحدی حد بندی کی خاطر

کھینچی گئی ڈیورنڈ لائن کی لمبائی 2252 کلومیٹر ہے۔ سر مارٹیر ڈیورنڈ نے اس کی نشاندہی کی تھی۔
انغانستان طالبان حکومت سے قبل تک اس سرحدی لائن کو قبول نہ کرتا تھا۔

(4) لائن آف کنٹرول (LoC) (Line of Control) :

متنازعہ جنوبی ایشیائی ریاست جموں و کشمیر میں پاکستان اور بھارت کے مابین ریاست کی حد بندی کے لیے کھینچی گئی۔

(5) میکموہن لائن (McMohan Line) :

عوامی جمہوریہ چین اور بھارت کے درمیان کھینچا گیا سرحدی خط جسے چین تسلیم نہیں کرتا۔ چین اس لائن کے پار بھارت کے زیر قبضہ علاقہ پر دعویٰ دار ہے اور اس کی واپسی کا گاہے بگاہے مطالبہ کرتا رہتا ہے۔

(6) میئرہیم لائن (Mannerheim Line) :

میئرہیم لائن فن لینڈ اور روس کے درمیان فن لینڈ کے کمانڈر انچیف میئرہیم نے 1939ء میں قائم کی۔ اس کا مقصد روس کے ساتھ جنگ (1940ء۔ 1939ء) میں فن لینڈ کی حفاظت کرنا تھا۔

(7) ریڈ کلف ایوارڈ (Red Cliffe Award) :

3 جون 1947ء کے تقسیم ہند کے منصوبہ کے تحت 15 اگست 1947ء کو جنوبی ایشیا میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ان کو تقسیم کیے گئے علاقوں کی نشاندہی کے لیے سرحدی کمیشن کے چیئرمین سر ریڈ کلف نے متحدہ ہندوستان کے علاقے ہندو اور مسلم اکثریتی بنیاد پر تقسیم کئے تھے۔

دنیا کے شہروں کا عرض بلد اور طول بلد

Latitude and Longitude of World Cities

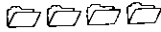
وہ فرضی خط یا دائرہ جو دنیا کے چاروں طرف اور قطبین کے عین درمیان واقع ہے خط استوا کہلاتا ہے۔ اس پر سارا سال سورج کی کرنیں عموداً پڑتی ہیں اس لیے سارا سال یہاں سخت گرمی ہوتی ہے۔ خط استوا سے جوں جوں دور جائیں سورج کی کرنیں زمین کی گولائی کی وجہ سے ترچھی ہو جاتی ہیں اور گرمی کم ہو جاتی ہے یہاں تک کہ قطبین کے آس پاس اس قدر سردی بڑھ جاتی ہے کہ زمین تمام سال برف سے ڈھکی رہتی ہے۔

Latitude: distance north or south of the equator measured in degrees.
Longitude: distance east or west (measured in degrees) from a meridian.

دنیا کے شہروں کا عرض بلد اور طول بلد

نمبر شمار	شہر	عرض بلد	طول بلد
1-	ایمسٹرڈیم (نیدرلینڈز)	55 22N	4 53E
2-	انقرہ (ترکی)	39 55N	32 55E
3-	ایتھنز (یونان)	37 58N	23 43E
4-	آکلینڈ (نیوزی لینڈ)	36 52S	174 45E
5-	بنکاک (تھائی لینڈ)	13 45N	100 30E
6-	بیجنگ (چین)	39 55N	116 25E
7-	برلن (جرمنی)	52 30N	13 25E
8-	بگوٹا (کولمبیا)	4 32N	74 15W
9-	بیونس آئرس (ارجنٹائن)	34 35S	58 22W
10-	قاہرہ (مصر)	30 2N	31 21E
11-	ڈاکار (سینیگال)	14 40N	17 28W
12-	گوئٹے مالاشی (گوئٹے مالا)	14 37N	90 31W
13-	ہوانا (کیوبا)	23 8N	82 23W
14-	ہیکارٹہ (انڈونیشیا)	6 16 S	106 48E
15-	کراچی (پاکستان)	78 30N	66 42E
16-	لاپاز (بولیویا)	16 27S	68 22W
17-	لیما (پیرو)	12 0S	72 2W
18-	لندن (برطانیہ)	51 32N	0 5W
19-	میلان (فلپائن)	14 35N	120 57E
20-	مکہ (سعودی عرب)	21 29N	39 45E
21-	میسیکوٹی (میکسیکو)	19 26N	99 7W
22-	ماسکو (روس)	55 45N	37 36 E
23-	نیروبی (کینیا)	1 25S	36 55E

10 42E	59 57N	اوسلو (ناروے)	-24
79 32W	8 58N	پانامہ شی (پانامہ)	-25
2 20E	48 48N	پیرس (فرانس)	-26
96 0E	16 50N	یگنون (میانمار)	-27
43 12W	22 57S	ریو ڈی جنیرو (برازیل)	-28
12 27E	41 54N	روم (اطلی)	-29
70 45W	33 28S	سانتیاگو (چلی)	-30
121 28E	31 10N	شنگھائی (چین)	-31
103 55E	1 14N	سنگاپور (سنگاپور)	-32
51 45E	35 45N	تہران (ایران)	-33
139 45E	35 40N	ٹوکیو (جاپان)	-34
16 20E	48 14N	ویانا (آسٹریا)	-35
21 0E	52 14N	وارسا (پولینڈ)	-36



دُنیا کے ممالک

Countries Of The World

دُنیا کے ممالک کے بارے میں یہ معلومات World Fact Book 'دی ورلڈ بک انسائیکلو پیڈیا' Encyclopedia The Colombia Encyclopedia 'Britanica اور مختلف اخبارات سے انتہائی احتیاط سے مرتب کی گئی ہیں۔

دُنیا کے ممالک کے بارے میں مختصراً تعارف (Introduction) دینے سے پہلے ان ممالک کے بارے میں چند اہم دیگر معلومات درج ذیل ہیں:-

☆ دُنیا کا گنجان آباد ترین ملک Monaco (مناکو) ہے جہاں فی مربع میل آبادی 44040 افراد ہے۔

☆ دُنیا میں فی کس سالانہ آمدن سب سے زیادہ لکسمبرگ (Luxembourg) میں \$ 58,900 ہے۔

☆ دُنیا میں سب سے کم گنجان آباد ترین علاقہ گرین لینڈ (Green Land) ہے جہاں فی مربع میل آبادی صرف 0.1 افراد ہے۔

☆ دُنیا میں سب سے زیادہ طویل عمری (Highest Life Expectancy) انڈورا (Andorra) میں 83.46 سال ہے جبکہ Lowest Life-Expectancy ملاوی (Malawi) نامی افریقی ملک میں ہے جو کہ 36.30 سال ہے۔

☆ دُنیا کا گنجان آباد ترین شہر ٹوکیو (Tokyo) جاپان کا دار الحکومت ہے جس کی آبادی تقریباً ساڑھے تین کروڑ ہے۔

☆ دُنیا میں 8 ممالک ایٹمی قوت رکھتے ہیں۔ ان 8 ممالک کے پاس Acknowledged Nuclear Weapons Capability ہے:

(1) برطانیہ	(2) فرانس	(3) پاکستان	(4) امریکہ
(5) چین	(6) بھارت	(7) روس	(8) شمالی کوریا

☆☆☆☆☆☆

☆ ابخازیہ

Abkhazia

براعظم ایشیا۔
 محل وقوع جارجیا کے مغرب میں واقع ابخازیہ زیادہ تر پہاڑی علاقوں پر مشتمل ہے۔ اس کے شمال اور شمال مشرق میں کوہ قفقاز اسے روس سے جدا کرتا ہے۔ جنوب اور جنوب مغرب میں بحیرہ اسود واقع ہے۔
 رقبہ 3,256 مربع میل (8,432 مربع کلومیٹر)۔
 دارالحکومت سوچی/خوم۔
 آبادی 338,000 (2007ء)۔
 کرنسی روسی روپل۔
 زبانیں ابخاز، روسی، آرمینیائی، جارجین۔
 نسلی اقوام ابخاز (44 فیصد)، جارجین (21 فیصد)، آرمینیائی (21 فیصد)، روسی (11 فیصد)۔
 مذہب عیسائیت، اسلام۔

☆ افغانستان

Islamic Emirate of Afghanistan

براعظم ایشیا۔
 محل وقوع شمال میں ترکمانستان، ازبکستان، تاجکستان، شمال مشرق میں چین، مشرق اور جنوب میں پاکستان اور مغرب میں ایران کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔ مشرق سے مغرب تک کوہ ہندوکش کا پہاڑی سلسلہ پھیلا ہے۔ بلند ترین مقام 24000 فٹ ہے۔ ماسوائے جنوب مغرب کے پورا ملک برف پوش پہاڑیوں پر مشتمل ہے۔
 رقبہ 249,347 مربع میل (645,807 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 3 کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت کابل (28 لاکھ)۔
 کرنسی افغانی۔
 مذہب اسلام 98 فیصد، زرتشت، ہندو اور دیگر 1 فیصد۔
 شرح خواندگی 36 فیصد۔
 سرکاری زبان دری (فارسی)، پشتو، 6 مقامی زبانیں۔

☆ البانیہ

The Republic of Albania

براعظم یورپ۔
 محل وقوع مشرق میں مقدونیہ، جنوب میں یونان ہے۔ سرbia، مونٹی نیگرو دیگر ہمسایہ ممالک ہیں۔
 البانیہ کو دو حصوں میں جغرافیائی لحاظ سے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ شمال مشرق اور جنوب
 میں بلند و بالا پہاڑی علاقہ ہے جو ملک کے کل رقبہ کا 70 فیصد پر محیط ہے جبکہ مغرب
 میں زرخیز زمین ہے جو ملکی رقبہ کا 30 فیصد ہے۔ یہ البانیہ کا گنجان آباد ترین علاقہ ہے۔
 رقبہ 11,082 مربع میل (28,703 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 35 لاکھ 81 ہزار (2007ء)۔

دارالحکومت تیرانہ (تین لاکھ 53 ہزار)۔

کرنسی لیک (LEK)

مذہب مسلمان 70 فیصد۔ البانوی آرتھوڈوکس 20 فیصد، رومن کیتھولک 10 فیصد۔

شرح خواندگی 87 فیصد۔

سرکاری زبان البانوی۔

☆ الجزائر

Democratic & Popular Republic of Algeria

براعظم افریقہ۔
 محل وقوع مغرب میں مراکش اور مغربی صحارا اور مشرق میں تیونس اور لیبیا واقع ہیں۔ جنوب میں
 موریتانیہ، نائجر اور مالی واقع ہیں۔ ملک کا 85 فیصد رقبہ صحرائے صحارا کا حصہ ہے۔
 یہاں آبادی بالکل نہیں۔ ملک میں بلند ترین مقام صحرائے صحارا میں
 ماؤنٹ TAHAT ہے جو کہ 9,850 فٹ بلند ہے۔

رقبہ 919,595 مربع میل (2,381,741 مربع کلومیٹر)۔

آبادی تین کروڑ 29 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت الجزائرہ (3,917,000)۔

کرنسی دینار۔

مذہب اسلام (99 فیصد)، عیسائی، یہودی ایک فیصد۔

شرح خواندگی 70 فیصد۔

سرکاری زبان عربی۔

☆ انڈورا

Principality of Andorra

- براعظم یورپ۔
 محل وقوع سپین اور فرانس کے درمیان خشکی سے گھرا ملک ہے 'Pyrenees پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے۔
 رقبہ 179 مربع میل (464 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 78 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت انڈورالا ویلا (23 ہزار)۔
 کرنسی فرانچ فرانک، سیشس پیسیا۔
 مذاہب رومن کیتھولک۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 سرکاری زبان کیٹالان۔

☆ انگولا

Republic of Angola

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع شمال اور مشرق میں ڈیموکریٹک ری پبلک آف دی کانگو اور ری پبلک آف کانگو ہیں، مشرق میں زیمبیا اور جنوب میں نمیبیا ہے۔ سطح سمندر سے بلند ترین مقام 6000 فٹ ہے۔ تقریباً تمام رقبہ صحرائی ہے۔ شمال مشرق میں سخت لکڑی کے جنگلات ہیں۔
 رقبہ 481,354 مربع میل (1,246,700 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ایک کروڑ 21 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت لوانڈا (28 لاکھ)۔
 کرنسی کوانزا (Kwanza)۔
 مذاہب عیسائیت 94 فیصد، علاقائی عقائد 5 فیصد۔
 شرح خواندگی 42 فیصد۔
 سرکاری زبان پرتگالی۔

☆ اینٹیگوا اینڈ باربوڈا

Antigua and Barbuda

- براعظم شمالی امریکہ۔

- محل وقوع مشرقی بحیرہ کربین میں اینٹیگوا اور باربوڈا دو جزائر واقع جنوبی امریکہ۔
 رقبہ 171 مربع میل (442 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 78 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت سینٹ جوز (ساڑھے 23 ہزار)۔
 کرنسی آیسٹ کربین ڈالر۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 90 فیصد۔
 سرکاری زبان انگریزی۔

☆ آرجنٹائن

Argentine Republic

- براعظم جنوبی امریکہ۔
 محل وقوع چلی، بولیویا، پیراگوئے، یوراگوئے اور برازیل کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔ ایشیا کے
 بعد دنیا کی بلند ترین پہاڑی چوٹی Aconcagua یہاں واقع ہے جس کی
 بلندی 23,034 فٹ (7,021 میٹر) ہے۔
 رقبہ 1,073,400 مربع میل (2,780,092 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 4 کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت بیونس آئرس (ایک کروڑ 66 لاکھ)۔
 کرنسی پیسو۔
 مذہب عیسائیت 94 فیصد، یہودی 2 فیصد، دیگر 4 فیصد۔
 شرح خواندگی 97.4 فیصد۔
 افرادی قوت 15.34 ملین۔
 سرکاری زبان ہسپانوی۔

☆ آرمینیا

Armenia

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع جارجیا، آذربائیجان، ایران، ترکی سے سرحدیں ملتی ہیں۔ بلند ترین مقام Mount
 Aragats 13,435 فٹ (4,095 میٹر) ہے۔

رقبہ 11,484 مربع میل (29,743 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 30 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت یرویوان (1,462,700)۔
 کرنسی ڈرام۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 1.2 ملین۔
 سرکاری زبان آرمینیائی۔

☆ آسٹریلیا

Common Wealth of Australia

برا عظم برا عظم آسٹریلیا۔
 محل وقوع تسمانیہ جزیرے کے ساتھ یہ امریکہ کے رقبہ کے برابر ہے۔ (ماسوائے الاسکا اور
 ہوائی) بلند ترین مقام Mount Kosciusko (7,308 فٹ) ہے۔
 رقبہ 2,969,978 مربع میل (7,692,208 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 2 کروڑ 7 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت کینبرا (327,700)۔
 کرنسی آسٹریلین ڈالر۔
 مذہب عیسائیت 68 فیصد، بدھ مت 2 فیصد، اسلام 1.5 فیصد، ہندو 0.5 فیصد، دیگر 26 فیصد۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 10.42 ملین۔
 سرکاری زبان انگریزی۔

☆ آسٹریا

Republic of Austria

برا عظم یورپ۔
 محل وقوع کروشیا، اٹلی، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، چیک ری پبلک، سلوواکیہ، سلوواکیہ اور ہنگری سے
 سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 32,383 مربع میل (83,871 مربع کلومیٹر)۔

- آبادی 82 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت ویانا (2,041,300)۔
 کرنسی شلنگ ایورو۔
 مذہب عیسائیت 79 فیصد، دیگر 17 فیصد، اسلام 4 فیصد۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 3.49 ملین۔
 سرکاری زبان جرمن۔

☆ آذربائیجان

Republic of Azerbaijan

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع ترکی، ایران، روس، آرمینیا اور جارجیا کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 33,400 مربع میل (86,600 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 85 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت باکو (2,118,600)۔
 کرنسی منات۔
 مذہب اسلام 93 فیصد، عیسائیت 5 فیصد۔
 افرادی قوت 5.45 ملین۔
 سرکاری زبان آذربائیجانی۔

☆ بنگلہ دیش

People's Republic of Bangladesh

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع تین اطراف سے بھارت میں گھرا ہوا ملک ہے۔ جنوب مشرق میں مختصر سا بارڈر برما کے ساتھ ملتا ہے۔ شمالی حصہ بحیرہ بنگال کے ساحل پر مشتمل ہے۔
 رقبہ 56,977 مربع میل (147,570 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 14 کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت ڈھاکہ (12,560,000)۔
 کرنسی ٹکے۔

- مذہب..... اسلام 86 فیصد، ہندومت 12 فیصد، بدھ مت اور عیسائیت 2 فیصد۔
 شرح خواندگی..... 43 فیصد۔
 افرادی قوت..... 66.6 ملین۔
 سرکاری زبان..... بنگالی۔

☆ بارباڈوس

Barbados

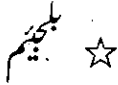
- براعظم..... جنوبی امریکہ۔
 محل وقوع..... وینزویلا کے شمال میں جزیرہ (21 میل لمبا اور 14 میل چوڑا)۔
 رقبہ..... 166 مربع میل (430 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 2 لاکھ 70 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت..... برج ٹاؤن (ایک لاکھ 40 ہزار)۔
 کرنسی..... بارباڈوس ڈالر۔
 مذہب..... عیسائیت 71 فیصد، لادین 17 فیصد، دیگر 12 فیصد۔
 شرح خواندگی..... 99 فیصد۔
 افرادی قوت..... 128,500۔
 سرکاری زبان..... انگریزی۔

☆ بیلاروس

Republic of Belarus

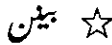
- براعظم..... یورپ۔
 محل وقوع..... جنگلات، جھیلوں اور دریاؤں سے پُر ملک ہے۔ سب سے بڑی جھیل Narach کا رقبہ تقریباً 31 مربع میل ہے۔ روس، لٹویا، لیتھوانیا، پولینڈ اور یوکرین سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ..... 80,153 مربع میل (207,595 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... ایک کروڑ 5 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... منسک (18 لاکھ)۔
 کرنسی..... بیلارشین روبل۔
 مذہب..... عیسائیت 80 فیصد، یہودی، مسلمان 20 فیصد۔
 شرح خواندگی..... 100 فیصد۔

افراد قوت 4.3 ملین۔
سرکاری زبان بیلارشین روسی۔



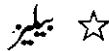
Kingdom of Belgium

براعظم یورپ۔
محل وقوع مغربی یورپ میں واقع ہے۔ لکسمبرگ، فرانس، جرمنی اور نیدرلینڈز سے سرحدیں ملتی ہیں۔
رقبہ 11,787 مربع میل (30,528 مربع کلومیٹر)۔
آبادی ایک کروڑ 5 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت برسلز (ساڑھے 17 لاکھ)۔
کرنسی بلجیئم فرانک، یورو۔
مذہب عیسائیت۔
شرح خواندگی 99 فیصد۔
افراد قوت 4.77 ملین۔
سرکاری زبان ڈچ، فرنج، جرمن۔



Republic of Benin

براعظم افریقہ۔
محل وقوع برکینا فاسو اور نائجر شمال میں ہیں۔ گنی اور ٹوگو مغرب اور مشرق میں تاجیریا ہے۔
رقبہ 43,483 مربع میل (112,622 مربع کلومیٹر)۔
آبادی 78 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت پورٹو نوو 234,300 اور کوٹونو 818,100۔
کرنسی فرانک CFA۔
مذہب علاقائی عقائد 50 فیصد، عیسائیت 30 فیصد، اسلام 20 فیصد۔
شرح خواندگی 41 فیصد۔
سرکاری زبان فرنج۔



Belize

براعظم جنوبی اور وسطی امریکہ۔

- محل وقوع..... بلیز کرہ بین سی میں واقع ہے جس کے جنوب میں میکسیکو اور مشرق ایشال میں گونے
مالا اور وسطی امریکہ کے ساتھ ہے۔
رقبہ..... 8,867 مربع میل (22,965 مربع کلومیٹر)۔
آبادی..... 3 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت..... بیلموپان (12,300)۔
کرنسی..... بلیز ڈالر۔
مذہب..... عیسائیت۔
شرح خواندگی..... 94 فیصد۔
افراد قوت..... 90,000۔
سرکاری زبان..... انگریزی۔

☆ بولیویا

Republic of Bolivia

- براعظم..... جنوبی امریکہ۔
محل وقوع..... خشکی میں گھرا ہوا ملک ہے۔ برازیل، پیرو، چلی اور جنائن پیرا گوائے ہمسایہ ممالک ہیں۔
رقبہ..... 424,164 مربع میل (1,098,581 مربع کلومیٹر)۔
آبادی..... 93 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت..... Sucre (جوڈیشل دارالحکومت 204,200) لاپاز (انتظامی دارالحکومت 1,576,100)۔
کرنسی..... بولیویانو۔
مذہب..... عیسائیت۔
شرح خواندگی..... 87 فیصد۔
افراد قوت..... 4.22 ملین۔
سرکاری زبان..... ہسپانوی، ایمارا۔

☆ بھوٹان

Kingdom of Bhutan

- براعظم..... ایشیا۔
محل وقوع..... ہمالیہ کے پہاڑی سلسلہ میں بھارت اور چین میں گھرا ہوا ملک ہے۔
رقبہ..... 14,824 مربع میل (38,394 مربع کلومیٹر)۔

- آبادی 8 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت جھمپوشی (60,200)۔
 کرنسی نگلنرم۔
 مذہب بدھ مت 75 فیصد، ہندو 25 فیصد۔
 افراط زر 3 فیصد۔
 شرح خواندگی 42 فیصد۔
 قدرتی وسائل لکڑی، ہائیڈرو پاور، جسم، کاربائیڈ۔
 سرکاری زبان زونخا۔

☆ بوسنیا ہرزیگووینا

The Fedration of Bosnia and Herzegovina

- براعظم یورپ۔
 محل وقوع جنوب مشرقی یورپ میں واقع ملک ہے۔ صرف 13 میل کا ایک ٹکڑا بحیرہ روم سے ملتا ہے۔ کروشیا، سربیا، مونٹی نیگرو، مہاسیہ ممالک ہیں۔
 رقبہ 19,772 مربع میل (51,209 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 45 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت سراجیوو (602,500)۔
 کرنسی دینار۔
 مذہب مسلمان 43 فیصد، عیسائیت 48 فیصد، دیگر 9 فیصد۔
 افرادی قوت 1.026 ملین۔
 سرکاری زبان بوسنیائی۔

☆ بوتسوانا

Republic of Botswana

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع جنوبی وسطی افریقہ کا ملک ہے۔ نیپیا، زیمبیا، زمبابوے اور جنوبی افریقہ کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں، ملک کا بیشتر حصہ صحرا پر مشتمل ہے۔
 رقبہ 224,848 مربع میل (582,356 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 17 لاکھ 60 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت گیرونے (2 لاکھ)۔

ڈیگز پونیک "واقفیت عامہ"

کرنسی پاؤلا۔

مذہب عیسائیت 72 فیصد، لادین 21 فیصد۔

افراط زر 8.3 فیصد۔

افراد قوت 288,400۔

سرکاری زبان انگریزی۔

☆ برازیل

Federation Republic of Brazil

براعظم جنوبی امریکہ۔

محل وقوع برازیل جنوبی امریکہ کے تقریباً آدھے حصہ پر محیط ہے۔ سوائے چلی اور ایکواڈور کے

اس کی سرحدیں جنوبی امریکہ کے ہر ملک کے ساتھ لگتی ہیں۔

رقبہ 3,287,612 مربع میل (8,514,877 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 19 کروڑ (2007ء)۔

دارالحکومت برازیلیا (32 لاکھ)۔

کرنسی ریل۔

مذہب عیسائیت۔

افراط زر 5.7 فیصد۔

افراد قوت 90.41 ملین۔

شرح خواندگی 80 فیصد۔

سرکاری زبان پرتگالی۔

☆ برونائی دارالسلام

State of Brunei Darussalam

براعظم ایشیا۔

محل وقوع بحیرہ جنوبی چین کے جزیرہ بورنیو میں واقع ہے۔ اس کے تین اطراف ملائیشیا پھیلا ہوا ہے۔

رقبہ 2,226 مربع میل (5,765 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 3 لاکھ 79 ہزار (2007ء)۔

دارالحکومت باندہر سری بیگوان (78 ہزار)۔

- کرنی بروٹائی ڈالر۔
 مذہب اسلام 67 فیصد، بدھ مت 13 فیصد، عیسائیت 10 فیصد، دیگر 10 فیصد۔
 شرح خواندگی 92 فیصد۔
 انفرادی قوت 1,58,000۔
 سرکاری زبان ملائی۔

☆ بلغاریہ

Republic of Bulgaria

- براعظم مشرقی یورپ۔
 محل وقوع مشرقی یورپ کا ملک ہے، سرحدوں کا بیشتر حصہ رومانیہ کے ساتھ ملتا ہے۔ ترکی، یونان، مقدونیہ اور سربیا بحالیہ ممالک ہیں۔
 رقبہ 42,858 مربع میل (111,002 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 77 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت صوفیہ (11 لاکھ)۔
 کرنی لیو (Lev)۔
 مذہب عیسائیت 84 فیصد، مسلمان 12.2 فیصد، دیگر 4 فیصد۔
 افراط زر 5.7 فیصد۔
 انفرادی قوت 3.4 ملین۔
 شرح خواندگی 99 فیصد۔
 سرکاری زبان بلغاریہ۔

☆ برکینا فاسو

Burkina Faso

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع پہلے آپرولٹا کہلاتا تھا۔ خشکی میں گھرا ملک ہے۔ آئیوری کوسٹ، مالی، نائجر، بینن، ٹوگو اور گھانا بحالیہ ممالک ہیں۔
 رقبہ 103,456 مربع میل (267,950 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ایک کروڑ 40 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت اوگاڈوگو (10 لاکھ)۔

- کرنی..... فرانک CFA۔
 مذہب..... اسلام 50 فیصد، رومن کیتھولک 16 فیصد، روایتی عقائد 34 فیصد۔
 شرح خواندگی..... 27 فیصد۔
 افراط زر..... 3 فیصد۔
 سرکاری زبان..... فرنج۔

☆ برما (نیانام: میانمار)

Union of Burma

- براعظم..... ایشیا۔
 محل وقوع..... ہندوچینی کے بیشتر علاقہ پر محیط ہے، شمال مغرب میں بھارت، چین شمال مشرق میں بنگلہ
 دیش، لاؤس اور تھائی لینڈ بھی مسایہ ممالک ہیں۔
 رقبہ..... 261,228 مربع میل (676,577 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 4 کروڑ 74 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... یگنون (ساڑھے 44 لاکھ)۔
 کرنی..... کیات۔
 مذہب..... بدھ مت 89 فیصد، عیسائیت 4 فیصد، اسلام 4 فیصد، دیگر 3 فیصد۔
 افراط زر..... 25 فیصد۔
 افرادی قوت..... 27.75 ملین۔
 شرح خواندگی..... 85 فیصد۔
 سرکاری زبان..... بری۔

☆ برونڈی

Republic of Burundi

- براعظم..... افریقہ۔
 محل وقوع..... تنزانیہ، ڈیموکریٹک ری پبلک آف دی کانگو اور روانڈا اسیلہ ممالک ہیں۔
 رقبہ..... 10,740 مربع میل (27,816 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 81 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... بوجمورا (340,300)۔
 کرنی..... برونڈی فرانک۔

- مذہب عیسائیت 91 فیصد، روایتی عقائد 6.7 فیصد، اسلام 1.4 فیصد۔
 شرح خواندگی 52 فیصد۔
 افرادی قوت 3 ملین۔
 سرکاری زبان زٹھی، فرنج۔

☆ بہاماس

Common Wealth of the Bahamas

- براعظم کریبین سی کا ملک۔
 محل وقوع 700 جزائر پر مشتمل ملک، صرف 30 جزائر پر آبادی ہے۔
 رقبہ 5,382 مربع میل (13,939 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 3 لاکھ 27 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت نساؤ (سوادولاکھ)۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 98.2 فیصد۔
 افرادی قوت 176,300۔
 سرکاری زبان انگریزی۔

☆ بحرین

State of Bahrain

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع سعودی عرب کے شرق میں خلیج فارس میں واقع ہے۔
 رقبہ 278 مربع میل (720 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 7 لاکھ 27 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت منامہ (ڈیڑھ لاکھ)۔
 کرنسی بحرینی دینار۔
 مذہب اسلام 82.4 فیصد، عیسائیت 10.5 فیصد، ہندومت 6.3 فیصد۔
 شرح خواندگی 89 فیصد۔
 افرادی قوت 380,000۔
 سرکاری زبان عربی۔

☆ کیمبوڈیا

Cambodia

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع ہندوچینی میں واقع ہے۔ جنوب میں تھائی لینڈ، لاؤس جبکہ ویت نام مشرق اور شمال میں واقع ہے۔
 رقبہ 69,898 مربع میل (181,035 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ایک کروڑ 38 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت نوم پنہ (12 لاکھ)۔
 کرنسی ریکل۔
 مذہب بدھ مت 89 فیصد، مقامی عقائد 4 فیصد، اسلام 2 فیصد، عیسائیت 1 فیصد، دیگر 3 فیصد۔
 شرح خواندگی 70 فیصد۔
 افرادی قوت 7 ملین۔
 سرکاری زبان کھمر۔

☆ کیرون

Republic of Cameroon

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع گنی خلیج پر وسطی افریقہ کا ملک، سرحدیں نائجیریا، چاڈ، وسطی افریقی جمہوریہ، کانگو، گنی استوائی اور گابون سے ملتی ہیں۔
 رقبہ 183,569 مربع میل (475,442 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ایک کروڑ 73 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت Yaounde (14 لاکھ)۔
 کرنسی فرانک CFA۔
 مذہب افریقی مقامی عقائد 24 فیصد، عیسائیت 47 فیصد، مسلمان 21 فیصد۔
 شرح خواندگی 79 فیصد۔
 قدرتی وسائل پٹرولیم، بکسائٹ، لوہا۔
 سرکاری زبان فرنچ، انگریزی۔

☆ کینیڈا

Canada

- برا عظم شمالی امریکہ۔
 محل وقوع دنیا کا دوسرا بڑا ملک 'امریکہ' اور امریکی ریاست الاسکا سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 3,855,103 مربع میل (9,984,670 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 3 کروڑ 30 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت اوٹاوا (11 لاکھ 29 ہزار)۔
 کرنسی کینیڈین ڈالر۔
 مذہب عیسائیت 82 فیصد، لادین 16 فیصد، مسلمان 2 فیصد۔
 شرح خواندگی 99 فیصد۔
 افرادی قوت 16.3 ملین۔
 سرکاری زبان انگریزی، فرنچ۔

☆ کولمبیا

Republic of Colombia

- برا عظم جنوبی امریکہ۔
 محل وقوع واحد ملک ہے جس کی سرحدیں بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس سے ملتی ہیں۔ پانامہ،
 وینزویلا، پیرو اور ایکواڈور سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 440,762 مربع میل (1,141,568 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 4 کروڑ 35 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت سانتے ڈی بگوٹا (75 لاکھ)۔
 کرنسی پیسو۔
 مذہب عیسائیت 92 فیصد، دیگر 8 فیصد۔
 شرح خواندگی 93 فیصد۔
 افرادی قوت 20.52 ملین۔
 سرکاری زبان ہسپانوی

☆ کیپ ورڈے

Republic of Cape Verde

- برا عظم افریقہ۔
 محل وقوع سیزگال کے مغرب میں ہے۔

- رقبہ.....1,557 مربع میل (4,033 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....4 لاکھ 85 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت.....پرائیا (ایک لاکھ)۔
 کرنسی.....کیپ ورڈین اسکودو۔
 مذہب.....عیسائیت 91.4 فیصد، اسلام 2.8 فیصد، دیگر 5.8 فیصد۔
 شرح خواندگی.....77 فیصد۔
 قدرتی وسائل.....نمک، لائم، سٹون۔
 سرکاری زبان.....پرتگالی۔

☆ وسطی افریقی جمہوریہ

Central African Republic

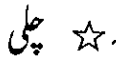
- براعظم.....افریقہ۔
 محل وقوع.....خفگی میں گھرا ملک ہے۔ اس کی سرحدیں کیمرن، چاڈ، سوڈان، ڈیموکریٹک ری پبلک
 آف کانگو اور جمہوریہ کانگو سے ملتی ہیں۔
 رقبہ.....240,324 مربع میل (622,436 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....40 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....انگوئی (8 لاکھ 10 ہزار)۔
 کرنسی.....فراںک CFA۔
 مذہب.....قبائلی عقائد 15 فیصد، عیسائیت 68 فیصد، اسلام 16 فیصد۔
 شرح خواندگی.....51 فیصد۔
 قدرتی وسائل.....ہیرے، یورینیم، سونا، تیل، لکڑی، تمباکو، ہائیڈرو پاور۔
 سرکاری زبان.....فرانچ، سانگو۔

☆ چاڈ

Republic of Chad

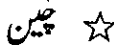
- براعظم.....افریقہ۔
 محل وقوع.....خفگی میں گھرا ملک، نائجر، لیبیا، سوڈان، وسطی افریقی جمہوریہ، کیمرن، نائجر یا کی
 سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ.....495,755 مربع میل (1,284,000 مربع کلومیٹر)۔

- آبادی ایک کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت این ڈیمینا (6 لاکھ)۔
 کرنسی فرانک CFA۔
 مذہب اسلام 54 فیصد، عیسائیت 35 فیصد، روایتی عقائد 7 فیصد، دیگر 4 فیصد۔
 شرح خواندگی 48 فیصد۔
 قدرتی وسائل پٹرول، یورینیم، مچھلی، چرنے کا پتھر، سونا، نمک۔
 سرکاری زبان عربی، فرنچ۔



Republic of Chile

- براعظم جنوبی امریکہ۔
 محل وقوع 1,800 میل چوڑائی رکھنے والا یہ ملک جنوب میں پیرو اور مغرب میں بولیویا اور
 ارجنٹائن کے ساتھ سرحدیں رکھتا ہے۔
 رقبہ 291,930 مربع میل (756,096 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ایک کروڑ 64 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت سانتیاگو (53 لاکھ)۔
 کرنسی پیسو۔
 مذہب رومن کیتھولک 89 فیصد، پروٹیسٹنٹ 11 فیصد، آبادی کا کچھ حصہ یہودیوں اور مسلمانوں
 پر مشتمل ہے۔
 شرح خواندگی 96 فیصد۔
 افرادی قوت 6.3 ملین۔
 سرکاری زبان ہسپانوی۔



People's Republic of China

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع روس، شمالی کوریا، منگولیا، ویت نام، برما، بھوٹان، نیپال، بھارت، پاکستان اور قازقستان
 کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔ افغانستان، تاجکستان، کرغزستان، لاؤس بھی ہمسایہ
 ممالک ہیں۔

- رقبہ..... 3,696,100 مربع میل (9,572,900 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... ایک ارب 32 کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... بیجنگ (ایک کروڑ 8 لاکھ)۔
 کرنسی..... یوان۔
 مذہب..... سرکاری طور پر ملحد ملک ہے۔ اہم مذاہب بدھ مت، اسلام، تاوازم، عیسائیت ہیں۔
 شرح خواندگی..... 91 فیصد۔
 افرادی قوت..... 791.4 ملین۔
 سرکاری زبان..... چینی۔

☆ چیک ری پبلک

Czech Republic

- براعظم..... یورپ۔
 محل وقوع..... سنٹرل یورپ میں واقع ہے۔ جرمنی، سلواکیہ، آسٹریا اور پولینڈ سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ..... 30,450 مربع میل (78,866 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... ایک کروڑ 2 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... پراگ (1,378,700)۔
 کرنسی..... کرونا۔
 مذہب..... عیسائیت 29 فیصد، ملحد 59 فیصد، دیگر 12 فیصد۔
 شرح خواندگی..... 100 فیصد۔
 افرادی قوت..... 5.27 ملین۔
 سرکاری زبان..... چیک۔

☆ قبرص

Republic of Cyprus

- براعظم..... ایشیا۔
 محل وقوع..... بحیرہ روم میں ترکی کے ساتھ جڑیہ ہے۔
 رقبہ..... 3,572 مربع میل (9,251 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 9 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... نکوسیا (197,600)۔

- کرنی ساپیرس پاؤنڈ۔
 مذہب یونانی آرتھوڈوکس 78 فیصد، اسلام 18 فیصد، دیگر 4 فیصد۔
 شرح خواندگی 98 فیصد۔
 افرادی قوت 465,000۔
 سرکاری زبان یونانی، ترک۔

☆ کیوبا

Republic of Cuba

- براعظم شمالی امریکہ۔
 محل وقوع ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ جزیرہ کی شکل میں ہے۔
 رقبہ 42,804 مربع میل (110,861 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ایک کروڑ 13 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت ہوا (2,686,000)۔
 کرنی پیسو۔
 مذہب سرکاری طور پر کیونسٹ نظام نافذ ہے۔ 85 فیصد آبادی رومن کیتھولک کے ماننے والوں پر مشتمل ہے۔
 شرح خواندگی 97 فیصد۔
 افرادی قوت 4.6 ملین۔
 سرکاری زبان ہسپانوی۔

☆ کروشیا

Republic of Croatia

- براعظم یورپ۔
 رقبہ 21,851 مربع میل (56,594 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 45 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت زغرب (7 لاکھ)۔
 کرنی کونا (مئی 1994ء سے)۔
 مذہب عیسائیت 95.2 فیصد، اسلام 2.3 فیصد، دیگر 2.5 فیصد۔
 شرح خواندگی 99 فیصد۔
 فراڈ زر 3.2 فیصد۔

سرکاری زبان کروشین۔

☆ آئیوری کوسٹ

Ivory Coast

براعظم افریقہ۔

محل وقوع لائبریا، گنی، مالی، برکینا فاسو اور گھانا، مہاسیہ، ممالک ہیں۔

رقبہ 123,863 مربع میل (320,803 مربع کلومیٹر)۔

آبادی پونے دو کروڑ (2007ء)۔

دارالحکومت عابد جان (مارچ 1983ء سے انتظامی دارالحکومت ہے) (4,113,600)۔

کرنسی فرانک CFA۔

مذہب روایتی عقائد 40 فیصد، اسلام 40 فیصد، عیسائیت 20 فیصد۔

شرح خواندگی 54 فیصد۔

قدرتی وسائل پٹرولیم، ہیرے، لوہا، تانبا، قدرتی گیس، کوبالٹ، کاپر، بکسائیٹ۔

افراد قوت 6.95 ملین۔

سرکاری زبان فرنچ۔

☆ کوشاریکا

Republic of Costa Rica

براعظم وسطی امریکہ۔

محل وقوع نکاراگوا اور پانامہ کے درمیان واقع ہے۔

رقبہ 19,730 مربع میل (51,100 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 43 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت سان جوز۔

کرنسی کولون۔

مذہب عیسائیت۔

شرح خواندگی 96 فیصد۔

افراد قوت 1.82 ملین۔

سرکاری زبان ہسپانوی۔

☆ ڈیموکریٹک ری پبلک آف کانگو

Democratic Republic of the Congo

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع وسطی افریقہ میں واقع ہے۔ ہمسایہ ممالک میں ری پبلک آف کانگو، سوڈان، یوگنڈا،
 روانڈا، برونڈی، تنزانیہ، زیمبیا، انگولا شامل ہیں۔
 رقبہ 905,355 مربع میل (2,344,858 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 6 کروڑ 26 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت کنشاسا (66 لاکھ)۔
 کرنسی زائرے۔
 مذہب رومن کیتھولک 50 فیصد، پروٹیسٹنٹ 20 فیصد، اسلام 10 فیصد، دیگر 20 فیصد۔
 شرح خواندگی 66 فیصد۔
 انفرادی قوت 14.51 ملین۔
 سرکاری زبان فرنچ، انگریزی۔

☆ ری پبلک آف کانگو

Republic of Congo

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع گابون، کیمرون، وسطی افریقی جمہوریہ، ڈیموکریٹک ری پبلک آف کانگو اور انگولا سے
 سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 132,047 مربع میل (342,000 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 37 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت برازاویلے (1,360,000)۔
 کرنسی فرانک CFA۔
 مذہب عیسائیت 91 فیصد، مقامی عقائد 5 فیصد، دیگر 4 فیصد۔
 شرح خواندگی 84 فیصد۔
 قدرتی وسائل پٹرول، پوٹاش، فاسفیٹ، کارب، تیل، قدرتی گیس۔
 سرکاری زبان فرنچ۔

☆ کوموروس

Union of Comoros Islands

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع بحر ہند میں موزمبیق سے 190 میل کے فاصلہ پر ہے۔ موزمبیق اور مڈغاسکر کے درمیان واقع ہے۔
 رقبہ 719 مربع میل (1,862 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 7 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت مورونی (60,200)۔
 کرنسی فرانک CFA۔
 مذہب اسلام 98 فیصد، رومن کیتھولک 2 فیصد۔
 شرح خواندگی 57 فیصد۔
 افرادی قوت 144,500۔
 سرکاری زبان عربی، کومورین، فرنج۔

☆ ڈنمارک

Kingdom of Denmark

- براعظم یورپ۔
 محل وقوع ڈنمارک یورپ میں سکاڈینیویا میں شامل ہے۔ بحیرہ بالٹک میں لائے۔ جزائر پر مشتمل ملک ہے۔ جرمنی سے سرحد ملتی ہے۔
 رقبہ 16,640 مربع میل (43,098 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 55 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت کوپن ہیگن (11 لاکھ)۔
 کرنسی کرونے۔
 مذہب عیسائیت 88 فیصد، اسلام 2 فیصد، دیگر ملحد 10 فیصد۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 2.9 ملین۔
 سرکاری زبان ڈینش۔

☆ جبوتی

Republic of Djibouti

- براعظم..... افریقہ۔
 محل وقوع..... ایتھوپیا، صومالیہ اور اریٹریا کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ..... 8,950 مربع میل (23,200 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 5 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... جبوتی (465,300)۔
 کرنسی..... جبوتی فرانک۔
 مذہب..... اسلام 97 فیصد، عیسائیت 3 فیصد۔
 شرح خواندگی..... 68 فیصد۔
 افرادی قوت..... 2,82,000۔
 سرکاری زبان..... عربی، فرنج۔

☆ ڈومینیکا

Common Wealth of Dominica

- محل وقوع..... کریبین سی میں واقع ہے۔
 رقبہ..... 290 مربع میل (750 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... ساڑھے 69 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت..... روسیو (20 ہزار)۔
 کرنسی..... ایسٹ کریبین ڈالر۔
 مذہب..... عیسائیت۔
 شرح خواندگی..... 94 فیصد۔
 افرادی قوت..... 25,000۔
 سرکاری زبان..... انگریزی۔

☆ ڈومینیکن ری پبلک

Dominican Republic

- محل وقوع..... سرحدیں ہیٹی، بحیرہ کریبین اور بحیرہ کاریبیہ اطلالک سے ملتی ہیں۔
 رقبہ..... 18,792 مربع میل (48,671 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 92 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت سانتو ڈومنگو (28 لاکھ)۔

کرنسی پیسو۔

مذہب عیسائیت 89 فیصد، دیگر 11 فیصد۔

شرح خواندگی 85 فیصد۔

افراد کی قوت 2.3 سے 2.6 ملین تک۔

سرکاری زبان ہسپانوی۔

☆ مشرقی تیمور

East Timur

براعظم ایشیا۔

محل وقوع انڈونیشیا کے جزیرہ تیمور کا مشرقی حصہ، آسٹریلیا کے نزدیک واقع ہے۔

رقبہ 5,639 مربع میل (14,604 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 11 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت دلی (51 ہزار)۔

کرنسی امریکی ڈالر۔

مذہب عیسائیت 93 فیصد، اسلام 4 فیصد۔

شرح خواندگی 48 فیصد۔

سرکاری زبان ٹیمٹو پرتگالی (انگریزی اور انڈونیشیائی زبانیں بھی سمجھی جاتی ہیں)۔

☆ ایکواڈور

Republc of Ecuador

براعظم جنوبی امریکہ۔

محل وقوع جنوبی امریکہ کے شمال مشرقی حصہ میں ہے۔ شمال میں کولمبیا اور جنوب میں پیرو ہے۔

رقبہ 105,037 مربع میل (272,045 مربع کلومیٹر)۔

آبادی ایک کروڑ 35 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت کیٹو (18 لاکھ)۔

کرنسی Sucre۔

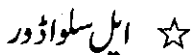
مذہب عیسائیت 96 فیصد، دیگر 4 فیصد۔

شرح خواندگی 93 فیصد۔
 افرادی قوت 4.6 ملین۔
 سرکاری زبان ہسپانوی۔



Arab Republic of EGYPT

براعظم افریقہ۔
 محل وقوع بحیرہ روم کے ساحل کے ساتھ ہے۔ مغرب میں لیبیا، جنوب میں سوڈان، مشرق میں بحیرہ احمر اور اسرائیل کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 385,229 مربع میل (999,739 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 7 کروڑ 88 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت قاہرہ (ایک کروڑ 83 لاکھ)۔
 کرنسی مصری پاؤنڈ۔
 مذہب اسلام 85 فیصد، عیسائیت 15 فیصد۔
 شرح خواندگی 58 فیصد۔
 افرادی قوت 21.34 ملین۔
 سرکاری زبان عربی۔



Republic of El Salvador

براعظم وسطی امریکہ۔
 محل وقوع مغرب میں گوئٹے مالا، ہنڈوراس شمال اور مشرق میں واقع ہے۔
 رقبہ 8,124 مربع میل (21,041 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 70 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت سان سلواڈور (ساڑھے 19 لاکھ)۔
 کرنسی کولون۔
 مذہب رومن کیتھولک۔
 شرح خواندگی 80 فیصد۔
 افرادی قوت 2.81 ملین۔

سرکاری زبان ہسپانوی۔

☆ گنی استوائی

Equatorial Guinea

برا عظم افریقہ۔

محل وقوع سابقہ ہسپانوی گنی، غلج گنی میں متعدد جزائر پر مشتمل ہے۔ کیمرون، گابون سے سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ 10,831 مربع میل (28,051 مربع کلومیٹر)۔

آبادی ساڑھے 5 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت مالابو (93 ہزار)۔

کرنسی فرانک CFA۔

مذہب عیسائیت، روایتی عقائد۔

شرح خواندگی 86 فیصد۔

قدرتی وسائل پٹرول، سونا، یورینیم، قدرتی گیس، لکڑی، بکسائٹ، ہیرے۔

سرکاری زبان ہسپانوی، فرنج۔

☆ اریٹریا

Eritrea

برا عظم افریقہ۔

محل وقوع ایتھوپیا کا سابقہ صوبہ ہے۔ شمال اور مغرب میں سوڈان، شمال اور مشرق میں بحیرہ احمر اور جنوب میں ایتھوپیا اور جبوتی سے سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ 46,774 مربع میل (121,144 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 48 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت اسمارا (9 لاکھ)۔

کرنسی نیکفا (Nakfa)۔

مذہب اسلام 45 فیصد، عیسائیت 50 فیصد، دیگر 5 فیصد۔

شرح خواندگی 59 فیصد۔

قدرتی وسائل سونا، پوناٹش، جست، تانبا، نمک، قدرتی گیس۔

سرکاری زبان کوئی نہیں۔

☆ استونیا

Republic of Estonia

- براعظم یورپ -
 محل وقوع بحیرہ بالٹک پر واقع ہے۔ روس اور لٹویا کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 17,462 مربع میل (45,227 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ساڑھے 13 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت تالین (4 لاکھ)۔
 کرنسی کرون۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 670,000۔
 سرکاری زبان استونیہ۔

☆ ایتھوپیا

Federal Democratic Republic of Ethiopia

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع سوڈان، اریٹریا، جبوتی، صومالیہ اور کینیا سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 435,186 مربع میل (1,127,127 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 7 کروڑ 48 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت عدیس ابابا (28 لاکھ)۔
 کرنسی بیر (Birr)۔
 مذہب اسلام 45 سے 50 فیصد، عیسائیت 35 سے 40 فیصد، ہینسیٹ 12 فیصد، دیگر 3 سے 8 فیصد۔
 شرح خواندگی 43 فیصد۔
 افرادی قوت زراعت سے 80 فیصد، صنعت سے 8 فیصد اور حکومتی ملازمین 12 فیصد ہیں۔
 سرکاری زبان کوئی نہیں (عموماً امحیرک زبان بولی جاتی ہے)۔

☆ فجی

Republic of Fiji

- براعظم جنوب مغربی بحر الکاہل کا جزیرہ۔
 محل وقوع سڈنی (آسٹریلیا) سے 1,960 میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ نیوزی لینڈ اور ہوائی
 محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے درمیان واقع ہے۔

رقبہ 7,055 مربع میل (18,272 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 9 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت سوآ (Suva) جزیرہ Vitilevu میں واقع (177,300)۔

کرنسی فیجی ڈالر۔

مذہب عیسائی 52 فیصد، ہندو 38 فیصد، مسلم 8 فیصد، دیگر 2 فیصد۔

شرح خواندگی 94 فیصد۔

افراد قوت 235,000۔

سرکاری زبان انگریزی، فجیسی (ہندی بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے)۔

☆ فن لینڈ

Republic of Finland

برا عظم یورپ۔

محل وقوع روس، سویڈن اور ناروے سے سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ 130,559 مربع میل (338,145 مربع کلومیٹر)۔

آبادی ساڑھے 52 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت ہیلسنکی (12 لاکھ)۔

کرنسی یورو۔

مذہب عیسائیت 86 فیصد، دیگر 14 فیصد۔

شرح خواندگی 100 فیصد۔

افراد قوت 2.61 ملین۔

سرکاری زبان فنش، سویڈش۔

☆ فرانس

French Republic

برا عظم یورپ۔

محل وقوع انڈورا، نکسمبرگ، چین، اٹلی، سوئٹزرلینڈ، جرمنی اور بلجیئم سے سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ 210,026 مربع میل (543,965 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 6 کروڑ (2007ء)۔

دارالحکومت..... پیرس (ایک کروڑ)۔

کرنسی..... یورو۔

مذہب..... عیسائیت 87 فیصد، اسلام 7 فیصد، یہودی 1 فیصد، لادین 4 فیصد۔

شرح خواندگی..... 99 فیصد۔

افراد قوت..... 27.72 ملین۔

سرکاری زبان..... فرنج۔

☆ گابون

Gabonese Republic

براعظم..... افریقہ۔

محل وقوع..... مغربی افریقہ میں واقع ہے۔ گنی استوائی، کیردون اور کانگو کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ..... 103,347 مربع میل (267,667 مربع کلومیٹر)۔

آبادی..... 14 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت..... لیبرویل (661,600)۔

کرنسی..... فرانک CFA۔

مذہب..... عیسائیت 91 فیصد، مقامی عقائد 2 فیصد، مسلمان 3 فیصد۔

شرح خواندگی..... 71 فیصد۔

افراد قوت..... 6 لاکھ 40 ہزار۔

سرکاری زبان..... فرنج۔

☆ گیمبیا

Republic of the Gambia

براعظم..... افریقہ۔

محل وقوع..... تین اطراف سے سینیگال سے گھرا ہوا ہے۔ براعظم کا سب سے چھوٹا ملک ہے۔ اس

کی اوسط چوڑائی 20 میل یعنی 32 کلومیٹر تک ہے۔

رقبہ..... 4,127 مربع میل (10,689 مربع کلومیٹر)۔

آبادی..... 16 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت..... بانجول (5 لاکھ)۔

کرنسی..... دلاسی۔

مذہب اسلام 95 فیصد، عیسائیت 4 فیصد، روایتی عقائد 1 فیصد۔
 شرح خواندگی 40 فیصد۔
 افرادی قوت 4 لاکھ۔
 سرکاری زبان انگریزی۔

☆ جارجیا

Georgia

براعظم مشرقی یورپ۔
 محل وقوع ترکی، آرمینیا، آذربائیجان، روس کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 27,086 مربع میل (70,152 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 46 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت تبیلیسی (15 لاکھ)۔
 کرنسی لاری۔
 مذہب عیسائیت 46 فیصد، اسلام 11 فیصد، الدین و دیگر 43 فیصد۔
 افراط زر 8 فیصد۔
 افرادی قوت 2.04 ملین۔
 شرح خواندگی 99 فیصد۔
 سرکاری زبان جارجین۔

☆ جرمنی

Federal Republic of Germany

براعظم یورپ۔
 محل وقوع مغربی یورپ میں واقع ہے۔ نیدرلینڈز، ڈنمارک، پلیم، لکسمبرگ، آسٹریا، سوئٹزرلینڈ، فرانس، چیک ری پبلک اور پولینڈ سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 137,847 مربع میل (357,023 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 81 کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت برلن (3 اکتوبر 1990ء سے) (40 لاکھ)۔
 کرنسی یورو۔
 مذہب عیسائیت 76 فیصد، اسلام 4 فیصد، الدین، ملحد و دیگر 20 فیصد۔

شرح خواندگی 99 فیصد۔
 افرادی قوت 43.32 ملین۔
 سرکاری زبان جرمن۔

☆ گھانا

Republic of Ghana

براعظم افریقہ۔
 محل وقوع خلیج گھانا کے ساتھ مغربی افریقہ کا ملک ہے۔ مغرب میں آئیوری کوسٹ، شمال میں
 برکینا فاسو، مشرق میں ٹوگو اور جنوب میں بحیرہ اقیانوس ہے۔
 رقبہ 92,098 مربع میل (238,533 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 21 کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت اکبرہ (29 لاکھ)۔
 کرنسی کیڈی۔
 مذہب روایتی عقائد 24 فیصد، اسلام 20 فیصد، عیسائیت 55 فیصد۔
 شرح خواندگی 75 فیصد۔
 افرادی قوت 10.62 ملین۔
 سرکاری زبان انگریزی۔

☆ یونان

Greece

براعظم یورپ۔
 محل وقوع بحیرہ آئجین کے کنارے واقع ہے۔ البانیہ، مقدونیہ، بلغاریہ اور ترکی کے ساتھ سرحدیں
 ملتی ہیں۔
 رقبہ 50,949 مربع میل (131,957 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ایک کروڑ 11 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت ایتھنز (33 لاکھ)۔
 کرنسی ڈراچما۔
 مذہب عیسائیت 95.2 فیصد، اسلام 1.3 فیصد، دیگر 3.5 فیصد۔
 شرح خواندگی 98 فیصد۔

افرادى قوت 4.72 ملين۔

سرڪارى زبان يونانى۔

☆ گریناڈا

State of Grenada

برا عظم جنوبى امريڪہ۔

محل وقوع وينزويلا سے 161 ڪلوميٽر (100 ميل) ڪے فاصلے پر ہے۔ ٽرينيڊاڊ اينڊ ٹوباگو ڪے شمال میں واقع ہے۔

رقبہ 133 مربع ميل (344 مربع ڪلوميٽر)۔

آبادى ايڪ لاکھ 7 هزار (2007ء)۔

دارالحڪومت سينٽ جارج (36 هزار)۔

ڪرنسى ايسٽ ڪريٽيڪن ڊالر۔

مذهب عيسائيت۔

شرح خواندگى 98 فيصد۔

افرادى قوت 42,300۔

سرڪارى زبان انگريزى۔

☆ گوئٽي مالا

Republic of Guatemala

برا عظم وسطى امريڪہ۔

محل وقوع ميڪسيڪو، بيليز، ايل سلواڊور اور هينڊوراس سے سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ 42,130 مربع ميل (109,117 مربع ڪلوميٽر)۔

آبادى ايڪ ڪروڙ 30 لاکھ (2007ء)۔

دارالحڪومت گوئٽي مالا شى (34 لاکھ)۔

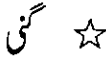
ڪرنسى ڪوئٽزل۔

مذهب عيسائيت، مقامي عقائد۔

شرح خواندگى 71 فيصد۔

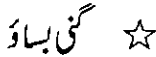
افرادى قوت 3.76 ملين۔

سرڪارى زبان هسپانوى۔



Republic of Guinea

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع گنی بساؤ، سیدگال، مالی، آئیوری کوسٹ، لائبیریا اور سریالیون کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 94,919 مربع میل (245,836 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 97 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت کونا کری (18 لاکھ)۔
 کرنسی کینن فرانک۔
 مذہب اسلام 85 فیصد، روایتی عقائد 5 فیصد، عیسائیت 10 فیصد۔
 شرح خواندگی 41 فیصد۔
 افرادی قوت 3 ملین۔
 سرکاری زبان فرنچ۔



Republic of Guinea-Bissau

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع سیدگال اور گنی سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 13,948 مربع میل (36,125 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 15 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت بساؤ (3 لاکھ)۔
 کرنسی گنی بساؤ پیسو۔
 مذہب روایتی عقائد 50 فیصد، اسلام 45 فیصد، عیسائیت 5 فیصد۔
 شرح خواندگی 55 فیصد۔
 صنعت زرعی مصنوعات پر اسیدنگ، بیئر، سافٹ ڈرنکس۔
 سرکاری زبان پرتگالی۔



Cooperative Republic of Guyana

- براعظم جنوبی امریکہ۔
 محل وقوع برازیل، وینزویلا اور سرینام سے سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ.....83,012 مربع میل (214,999 مربع کلومیٹر)۔

آبادی..... ساڑھے 7 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت..... جارج ٹاؤن (231,700)۔

کرنسی..... گیانا ڈالر۔

مذہب..... عیسائیت 50 فیصد، ہندومت 35 فیصد، اسلام 10 فیصد، دیگر 5 فیصد۔

شرح خواندگی..... 99 فیصد۔

قدرتی وسائل..... بکسائٹ، سونا، ہیرے، لکڑی، مچھلی۔

سرکاری زبان..... انگریزی۔

☆ ہیٹی

Republic of Haiti

براعظم..... شمالی امریکہ۔

محل وقوع..... ویسٹ انڈیز میں شامل ہے۔ ڈومینیکن ری پبلک، کیوبا اور جمیکا کے ساتھ ہے۔

رقبہ..... 10,695 مربع میل (27,700 مربع کلومیٹر)۔

آبادی..... 88 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت..... پورٹ آف پرنس (20 لاکھ)۔

کرنسی..... گورڈے۔

مذہب..... عیسائیت 96 فیصد، دیگر 4 فیصد۔

شرح خواندگی..... 53 فیصد۔

افراد قوت..... 3.6 ملین۔

سرکاری زبان..... ہسپانیہ، فرنچ۔

☆ ہنڈوراس

Republic of Honduras

براعظم..... وسطی امریکہ۔

محل وقوع..... گوئٹے مالا مغرب، بیلسلواڈور جنوب اور مشرق میں نکاراگوا کی سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ..... 43,433 مربع میل (112,492 مربع کلومیٹر)۔

آبادی..... 73 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت..... ٹیگوچی گالپا (15 لاکھ)۔

کرنی لمبیرا۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 76 فیصد۔
 افرادی قوت 2.54 ملین۔
 سرکاری زبان ہسپانوی۔

☆ ہنگری

Republic of Hungary

براعظم یورپ۔
 محل وقوع رومانیہ، یوکرین، مونٹی نیگرو، آسٹریا، سلووانیا، کروشیا، سربیا اور سلوواکیہ سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 35,919 مربع میل (93,030 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ایک کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت بڈاپسٹ (26 لاکھ)۔
 کرنسی فورنٹ۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 99 فیصد۔
 افرادی قوت 4.18 ملین۔
 سرکاری زبان ہنگری۔

☆ بھارت

Republic of India

براعظم ایشیا۔
 محل وقوع شمال مشرق میں چین، مغرب میں پاکستان، شمال میں نیپال اور بھوٹان، مشرق میں برما اور بنگلہ دیش ہیں۔
 رقبہ 1,222,559 مربع میل (3,166,414 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ایک ارب 12 کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت نئی دہلی (سوا کروڑ)۔
 کرنسی روپیہ۔
 مذہب ہندو 74 فیصد، اسلام 12 فیصد، عیسائی 6 فیصد، سکھ 2 فیصد، بدھ مت 0.71 فیصد، جین

مت 0.40 فیصد، بہائی 0.12 فیصد، پارسی 0.02 فیصد، دیگر 1.44 فیصد۔

شرح خواندگی..... 65 فیصد۔

افراد قوت..... 496.4 ملین۔

سرکاری زبان..... ہندی، انگریزی۔

☆ آئس لینڈ

Republic of Iceland

براعظم..... یورپ۔

محل وقوع..... شمالی بحر اوقیانوس میں واقع جزیرہ ہے۔ شرق میں گرین لینڈ ہے۔

رقبہ..... 39,741 مربع میل (102,928 مربع کلومیٹر)۔

آبادی..... 3 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت..... ریکیاؤک (ایک لاکھ 84 ہزار)۔

کرنسی..... کرونا۔

مذہب..... عیسائیت 94 فیصد۔

شرح خواندگی..... 100 فیصد۔

افراد قوت..... 165,900۔

سرکاری زبان..... آئس لینڈک۔

☆ انڈونیشیا

Republic of Indonesia

براعظم..... ایشیا۔

محل وقوع..... جنوب مشرقی ایشیا میں 17 ہزار سے زائد جزائر پر مشتمل ملک ہے جن میں 6 ہزار مکمل

طور پر غیر آباد ہیں۔ بڑے جزائر میں سائرا، جاوا، بالی، کالی منتن، بورنیو اور پاپوانیو گنی

شامل ہیں۔ پاپوانیو گنی اور ملائیشیا بحالیہ ممالک ہیں۔

رقبہ..... 730,024 مربع میل (1,890,754 مربع کلومیٹر)۔

آبادی..... ساڑھے 22 کروڑ (2007ء)۔

دارالحکومت..... جکارتہ (ایک کروڑ 23 لاکھ)۔

کرنسی..... روپیہ۔

مذہب..... اسلام 88 فیصد، عیسائیت 8 فیصد، ہندو 2 فیصد، دیگر 2 فیصد۔

شرح خواندگی.....89 فیصد۔
 افرادی قوت.....94.2 ملین۔
 سرکاری زبان.....انڈونیشیائی۔

☆ ایران

Islamic Republic of Iran

براعظم.....ایشیا۔
 محل وقوع.....جنوب میں بحیرہ کیسپین، شمال میں خلیج فارس ہے۔ عراق، ترکی، آذربائیجان،
 ترکمانستان، آرمینیا، افغانستان اور پاکستان سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ.....628,789 مربع میل (1,628,554 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....6 کروڑ 93 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....تہران (ایک کروڑ 13 لاکھ)۔
 کرنسی.....ریال۔
 مذہب.....اسلام 98 فیصد، بہائی، زرتشت، یہودی، عیسائی 2 فیصد۔
 شرح خواندگی.....79 فیصد۔
 افرادی قوت.....23.68 ملین۔
 سرکاری زبان.....فارسی۔

☆ عراق

Republic of Iraq

براعظم.....ایشیا۔
 محل وقوع.....شرق میں ایران، شمال میں ترکی، مغرب میں شام اور اردن اور جنوب میں سعودی
 عرب اور کویت سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ.....167,618 مربع میل (434,128 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....دو کروڑ 85 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....بغداد (68 لاکھ)۔
 کرنسی.....عراقی دینار۔
 مذہب.....اسلام 97 فیصد، عیسائیت و دیگر 3 فیصد۔
 شرح خواندگی.....60 فیصد۔

افراد قوت 7.4 ملین۔
سرکاری زبان عربی، کرد۔

☆ آئرلینڈ

Ireland

براعظم یورپ۔
نخل وقوع بحر اٹلانٹک میں برطانیہ کے ساتھ ہے۔
رقبہ 27,133 مربع میل (70,273 مربع کلومیٹر)۔
آبادی 42 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت ڈبلن (10 لاکھ)۔
کرنی یورو۔
مذہب عیسائیت 93 فیصد، لادین و دیگر 7 فیصد۔
شرح خواندگی 98 فیصد۔
افراد قوت 2.03 ملین۔
سرکاری زبان آئرش، انگریزی۔

☆ اسرائیل

State of Israel

براعظم ایشیا۔
نخل وقوع بحیرہ روم کے ساحل کے ساتھ، مغرب میں مصر، مشرق میں فلسطین، شام اور اردن، شمال میں لبنان سے سرحدیں ملتی ہیں۔
رقبہ 8,019 مربع میل (20,770 مربع کلومیٹر)۔
آبادی 68 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت یروشلم (7 لاکھ)۔
کرنی شیکل۔
مذہب یہودیت 77 فیصد، اسلام 16 فیصد، عیسائیت 2 فیصد، دروز 2 فیصد۔
شرح خواندگی 97 فیصد۔
افراد قوت 2.42 ملین۔
سرکاری زبان عبرانی، عربی۔

☆ اٹلی

Italian Republic

- براعظم یورپ۔
 محل وقوع بحیرہ روم کے ساتھ ساحل۔ آسٹریا، لاکسمبرگ، فرانس، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، سلووانیا کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 116,346 مربع میل (301,336 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 5 کروڑ 88 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت روم (36 لاکھ)۔
 کرنسی لیرا/یورو۔
 مذہب عیسائیت 80 فیصد، لا دین 13 فیصد، اسلام 1 فیصد، دیگر 6 فیصد۔
 شرح خواندگی 99 فیصد۔
 افرادی قوت 24.49 ملین۔
 سرکاری زبان اطالوی۔

☆ جمیکا

Jamaica

- براعظم شمالی امریکہ۔
 محل وقوع ویسٹ انڈیز جزائر میں واقع ہے۔ کیوبا کے جنوب میں 90 میل (145 کلومیٹر) کے فاصلہ پر ہے۔ ہیٹی مغرب میں 100 میل (161 کلومیٹر) کے فاصلہ پر ہے۔
 رقبہ 4,244 مربع میل (10,991 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 27 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت کنگسٹن (10 لاکھ)۔
 کرنسی جمیکن ڈالر۔
 مذہب عیسائیت 67 فیصد، لا دین 21 فیصد، دیگر 12 فیصد۔
 شرح خواندگی 88 فیصد۔
 افرادی قوت 1.2 ملین۔
 سرکاری زبان انگریزی۔

☆ جاپان

Japan

- عظم
محل وقوع بحر الکاہل میں چین اور روس کے ساتھ جزائر پر مشتمل ملک ہے۔ اہم جزیرے ہانشو،
ہوکائیڈو، کیوشو، شانی کوکو ہیں۔
آبادی 145,908 مربع میل (377,889 مربع کلومیٹر)۔
پونے 13 کروڑ (2007ء)۔
دارالحکومت ٹوکیو (تین کروڑ 53 لاکھ)۔
کرنسی ین (Yen)۔
مذہب شنتو مت اور بدھ مت 93 فیصد، دیگر 7 فیصد۔
شرح خواندگی 100 فیصد۔
افراد قوت 67 ملین۔
سرکاری زبان انگریزی۔

☆ اردن

Jordan

- براعظم ایشیا۔
محل وقوع عراق، سعودی عرب، اسرائیل، فلسطین اور شام کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
رقبہ 34,495 مربع میل (89,342 مربع کلومیٹر)۔
آبادی 55 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت عمان (27 لاکھ)۔
کرنسی اردنی دینار۔
مذہب اسلام 94 فیصد، عیسائیت 4 فیصد، دیگر 2 فیصد۔
شرح خواندگی 91 فیصد۔
افراد قوت 1.5 ملین۔
سرکاری زبان عربی۔

☆ کریباتی

Republic of Kiribati

- محل وقوع جنوب مغربی بحر الکاہل کے جزائر میں شامل ہے۔ ہوائی کے جنوب میں واقع ہے۔
رقبہ 313 مربع میل (811 مربع کلومیٹر)۔

- آبادی ایک لاکھ 5 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت تاراوا (37 ہزار)۔
 کرنسی آبشریلین ڈالر۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 92 فیصد۔
 انفرادی قوت 7,870۔
 سرکاری زبان انگریزی۔

☆ کینیا

Republic of Kenya

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع صومالیہ، اتھوپیا، تنزانیہ، یوگنڈا، سوڈان کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 224,961 مربع میل (582,646 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ساڑھے 3 کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت نیروبی (31 لاکھ)۔
 کرنسی کینین شلنگ۔
 مذہب عیسائیت 79 فیصد، روایتی عقائد 13 فیصد، اسلام 7 فیصد۔
 شرح خواندگی 85 فیصد۔
 انفرادی قوت 11.85 ملین۔
 سرکاری زبان سواحلی، انگریزی۔

☆ قازقستان

Republic of Kazakhstan

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع روس، چین، کرغیزستان، ازبکستان، ترکمنستان اور بحیرہ کیسپین کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 1,052,100 مربع میل (2,724,900 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ڈیڑھ کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت آستانہ (3 لاکھ 20 ہزار)۔

ڈوگریز یونیک "واقفیت عامہ"

کرنی ٹینگے۔

مذہب اسلام 47 فیصد، عیسائیت 10 فیصد، لادین و دیگر 43 فیصد۔

شرح خواندگی 99 فیصد۔

افراد قوت 8 ملین۔

سرکاری زبان قازق۔

☆ جنوبی کوریا

Republic of South Korea

براعظم ایشیا۔

محل وقوع شمالی کوریا سے سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ 38,474 مربع میل (99,646 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 4 کروڑ 80 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت سیول (سوا کروڑ)۔

کرنی وان۔

مذہب لادین 46 فیصد، عیسائیت 26 فیصد، بدھ مت 26 فیصد، دیگر 2 فیصد۔

شرح خواندگی 98 فیصد۔

افراد قوت 23.53 ملین۔

سرکاری زبان کورین۔

☆ شمالی کوریا

Democratic People's Republic of Korea

براعظم ایشیا۔

محل وقوع چین کے صوبہ منچوریا سے سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ 47,399 مربع میل (122,762 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 21 کروڑ (2007ء)۔

دارالحکومت پیانگ یا پگ (32 لاکھ)۔

کرنی وان۔

مذہب لادین 56 فیصد، ملحد 16 فیصد، روایتی عقائد 12 فیصد، عیسائیت 2 فیصد، بدھ مت 1 فیصد، دیگر 13 فیصد۔

شرح خواندگی 100 فیصد۔

افرادى قوت 9.6 ملین۔

سرکاری زبان کورین۔

☆ کوسوو

Kosovo

براعظم ایشیا۔
محل وقوع چاروں اطراف سے خشکی سے گھرا ہوا ملک ہے۔ سربیا، البانیہ، مونٹی نیگرو، مقدونیہ
ہمسایہ ممالک ہیں۔
رقبہ 4,207 مربع میل (10,877 مربع کلومیٹر)۔
آبادی 22 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت پریشتینا (Pristina)۔
کرنسی یورو۔
مذہب مسلمان 90 فیصد، عیسائیت 10 فیصد۔
سرکاری زبان البانوی، سرب، ترک۔

☆ کرغیزستان

The Kyrgyz Republic

براعظم ایشیا۔
محل وقوع شمال میں قازقستان، جنوب مغرب میں ازبکستان، جنوب میں تاجکستان اور جنوب
مشرق میں چین واقع ہے۔
رقبہ 76,641 مربع میل (198,500 مربع کلومیٹر)۔
آبادی 52 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت بیشکیک (ساڑھے 7 لاکھ)۔
کرنسی سوم۔
مذہب اسلام 75 فیصد، عیسائیت 7 فیصد، دیگر 18 فیصد۔
شرح خواندگی 100 فیصد۔
افرادى قوت 2.7 ملین۔
سرکاری زبان کرغیز، روسی۔

☆ کویت

State of Kuwait

- برا عظم ایشیا۔
 محل وقوع خلیج فارس، مغربی اور سعودی عرب سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 6,880 مربع میل (17,818 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 30 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت کویت شہ (17 لاکھ)۔
 کرنسی کویتی دینار۔
 مذہب اسلام 85 فیصد، عیسائی، ہندو پارسی اور دیگر 15 فیصد۔
 شرح خواندگی 84 فیصد۔
 افرادی قوت 1.67 ملین۔
 سرکاری زبان عربی۔

☆ لاؤس

LAOS People's Democratic Republic

- برا عظم ایشیا۔
 محل وقوع شمالی میں گھرا ملک 'چین'، دیت نام، 'بوڈیا' تھائی لینڈ اور برما کے درمیان گھرا ہوا ہے۔
 رقبہ 91,429 مربع میل (236,800 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 63 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت وین تیئن (سازھے 16 لاکھ)۔
 کرنسی کپ (KIP)۔
 مذہب بدھ مت 49 فیصد، روایتی عقائد 42 فیصد، لادین 4 فیصد، عیسائیت 2 فیصد، دیگر 3 فیصد۔
 شرح خواندگی 57 فیصد۔
 افرادی قوت 2.8 ملین۔
 سرکاری زبان لاؤ۔

☆ لٹویا

The Republic of Latvia

- برا عظم یورپ۔
 محل وقوع شمال میں ایسٹونیا، جنوب میں لیتھوانیا، مغرب میں بالٹک سی اور مشرق میں روس واقع۔

- ہے۔ بیلا روس بھی ہمسایہ ملک ہے۔
 رقبہ..... 24,938 مربع میل (64,589 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 23 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... ریگا (RIGA) (867,700)۔
 کرنسی..... لٹس (LATS)۔
 مذہب..... عیسائیت۔
 شرح خواندگی..... 100 فیصد۔
 افرادی قوت..... 1.17 ملین۔
 سرکاری زبان..... لٹوین۔

☆ لیبیا

Socialist People's Libyan Arab Jamhuria

- براعظم..... افریقہ۔
 محل وقوع..... لیبیا کے مغرب میں تونس اور الجزائر ہیں۔ مشرق میں مصر، جنوب میں سوڈان، چاڈ اور
 تاجیک ہیں۔
 رقبہ..... 679,362 مربع میل (1,759,540 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 60 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... تریپولی (Tripoli) (23 لاکھ)۔
 کرنسی..... لیبیائی دینار۔
 مذہب..... اسلام (97 فیصد)۔
 شرح خواندگی..... 83 فیصد۔
 قدرتی وسائل..... پٹرول، قدرتی گیس، جہم۔
 افرادی قوت..... 1.64 ملین۔
 سرکاری زبان..... عربی۔

☆ لبنان

Republic of Lebanon

- براعظم..... ایشیا۔
 محل وقوع..... بحیرہ روم کے کنارے آباد ہے۔ شام، اردن اور اسرائیل سے سرحدیں لگتی ہیں۔

رقبہ.....4,016 مربع میل (10,400 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....40 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....بیروت (21 لاکھ)۔
 کرنسی.....لبنانی پاؤنڈ۔
 مذہب.....اسلام 60 فیصد، عیسائیت 39 فیصد۔
 شرح خواندگی.....87 فیصد۔
 افرادی قوت.....2.6 ملین۔
 سرکاری زبان.....عربی۔

☆ لیسوتھو

Kingdom of Lesotho

براعظم.....افریقہ۔
 رقبہ.....11,720 مربع میل (30,355 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....20 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....ماسیرو (3 لاکھ)۔
 کرنسی.....ملونی۔
 مذہب.....عیسائیت 91 فیصد، روایتی عقائد 9 فیصد۔
 شرح خواندگی.....85 فیصد۔
 افرادی قوت.....838,000، زراعت سے وابستہ 86 فیصد۔
 سرکاری زبان.....سوتھو انگریزی۔

☆ لائبریا

Republic of Liberia

براعظم.....افریقہ۔
 محل وقوع.....لائبریا کی سرحدیں سرائیون گنی، آئیوری کوسٹ سے ملتی ہیں۔ سالانہ 1160 انچ بارش ہوتی ہے۔
 رقبہ.....37,743 مربع میل (97,754 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....30 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....مونروویا (14 لاکھ)۔

- کرنی لائبریرین ڈالر۔
 مذہب روایتی عقائد 40 فیصد، عیسائیت 40 فیصد، اسلام 20 فیصد۔
 شرح خواندگی 58 فیصد۔
 افرادی قوت زراعت سے منسلک 70 فیصد۔
 سرکاری زبان انگریزی۔

☆ لائکٹنشتائن

Principality of Liechtensten

- براعظم یورپ۔
 محل وقوع واشنگٹن ڈی سی کے برابر یہ ملک آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کے ساتھ واقع ہے۔
 رقبہ 62 مربع میل (160 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 35 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت واڈوز (5,300)۔
 کرنی سوئس فرانک۔
 مذہب عیسائیت 84 فیصد، دیگر 16 فیصد۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 29,000۔
 سرکاری زبان جرمن۔

☆ لیتھوانیا

Republic of Lithuania

- براعظم یورپ۔
 محل وقوع شمال میں لٹویا کی سرحد ملتی ہے، جبکہ مشرق اور جنوب میں بیلاروس واقع ہے۔ پولینڈ اور روس جنوب میں ہیں۔ اہم قدرتی وسائل میں سرسبز زرعی زمین شامل ہے۔
 رقبہ 25,212 مربع میل (65,300 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 36 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت ویلنیس (ساڑھے 5 لاکھ)۔
 کرنی لیٹاس۔
 مذہب عیسائیت۔

شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 1.63 ملین۔
 سرکاری زبان لیتھوانین۔

☆ لکسمبرگ

Grand Duchy of Luxembourg

برا عظم یورپ۔
 محل وقوع جرمنی، فرانس اور بیلجیئم کے درمیان گھرا ہوا یورپی ملک ہے۔
 رقبہ 999 مربع میل (2,586 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 4 لاکھ 61 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت لکسمبرگ (79 ہزار)۔
 کرنسی یورو۔

مذہب عیسائیت 94 فیصد، اسلام 1 فیصد، دین و دیگر 5 فیصد۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 316,500۔
 سرکاری زبان لکسمبرگیں، فرانسیسی، جرمن۔

☆ مقدونیہ

Republic of Macedonia

برا عظم یورپ۔
 محل وقوع بالکان کی جنگی میں گھری ریاست ہے۔ سربیا، مونٹی نیگرو، بلغاریہ، یونان اور البانیہ ہمسایہ ممالک ہیں۔
 رقبہ 9,928 مربع میل (25,713 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 21 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت سکوپیہ (6 لاکھ)۔
 کرنسی دینار۔

مذہب عیسائیت 63 فیصد، اسلام 28 فیصد، دین و دیگر 2 فیصد۔
 افرادی قوت 855,000۔
 سرکاری زبان مقدونیائی، البانوی۔

☆ مڈغاسکر

Republic of Madagascar

براعظم افریقہ۔

محل وقوع بحر ہند میں جزیرہ ہے۔ موزمبیق کے ساتھ واقع ہے۔ دنیا کا چوتھا بڑا جزیرہ ہے۔

رقبہ 226,658 مربع میل (587,041 مربع کلومیٹر)۔

آبادی ایک کروڑ 91 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت انتاناناریوو (14 لاکھ)۔

کرنسی مالاگاسی فرانک۔

مذہب روایتی عقائد 48 فیصد، عیسائیت 50 فیصد، اسلام 2 فیصد۔

شرح خواندگی 69 فیصد۔

افراد قوت 7.3 ملین۔

سرکاری زبان مالاگاسی، فرانسیسی۔

☆ ملاوی

Republic of Malawi

براعظم افریقہ۔

محل وقوع خشکی میں گھرا ملک، موزمبیق، زیمبیا، تنزانیہ کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔ جمہلی ملاوی

نے مشرقی سرحدوں کا بیشتر حصہ گھیر رکھا ہے۔

رقبہ 45,747 مربع میل (118,484 مربع کلومیٹر)۔

آبادی ایک کروڑ 30 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت لیلونگوے (5 لاکھ)۔

کرنسی کوآچا۔

مذہب عیسائیت 63 فیصد، اسلام 15 فیصد، دیگر اور مقامی عقائد 22 فیصد۔

شرح خواندگی 63 فیصد۔

افراد قوت 4.5 ملین۔

سرکاری زبان کوئی نہیں۔

☆ ملائیشیا

Malaysia

براعظم ایشیا۔

محل وقوع جنوب مشرقی ایشیا میں جزیرہ نما ملک ہے۔ انڈونیشیا، برونائی، تھائی لینڈ، مسایہ ممالک

ہیں۔

رقبہ.....127,366 مربع میل (329,876 مربع کلومیٹر)۔

آبادی.....2 کروڑ 66 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت.....کوالالمپور (37 لاکھ)۔

کرنسی.....رنگٹ۔

مذہب.....اسلام 61 فیصد، بدھ مت 19 فیصد، ہندو مت 6 فیصد، عیسائیت 9 فیصد، دیگر 5 فیصد۔

شرح خواندگی.....89 فیصد۔

انفرادی قوت.....10.67 ملین۔

سرکاری زبان.....مالے۔

☆ مالدیپ

Republic of Maldives

براعظم.....ایشیا۔

محل وقوع.....بحر ہند میں سری لنکا سے 417 میل کے فاصلے پر جزائر کی شکل میں ہے۔ کوئی بھی

جزیرہ سطح سمندر سے 6 فٹ بلند نہیں ہے۔ بھارت کے جنوب میں واقع ہے۔

رقبہ.....115 مربع میل (298 مربع کلومیٹر)۔

آبادی.....3 لاکھ 59 ہزار (2007ء)۔

دارالحکومت.....مالے (Male) (82 ہزار)۔

کرنسی.....مالدیپی روپیہ۔

مذہب.....اسلام 100 فیصد۔

شرح خواندگی.....97 فیصد۔

انفرادی قوت.....88 ہزار۔

سرکاری زبان.....دیویہی۔

☆ مالی

Republic of Mali

براعظم.....افریقہ۔

محل وقوع.....مالی کا بیشتر حصہ صحرائے اعظم میں واقع ہے۔ خشکی سے گھرا ملک ہے۔ اس کی سرحدیں

گنی، سینیگال، موریتانیہ، الجزائر، نائجر، برکینا فاسو اور آئیوری کوسٹ سے ملتی ہیں۔

- رقبہ 482,077 مربع میل (1,248,574 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی سوا کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت ہماکو (14 لاکھ)۔
 کرنسی فرائک CFA۔
 مذہب اسلام 82 فیصد، روایتی عقائد 16 فیصد، عیسائیت 2 فیصد۔
 شرح خواندگی 46 فیصد۔
 افرادی قوت 4 ملین۔
 سرکاری زبان فرانسیسی۔

☆ مالٹا

Republic of Malta

- براعظم یورپ۔
 محل وقوع بحیرہ روم میں سسلی (اطلی) سے 60 میل کے فاصلے پر ہے۔
 رقبہ 122 مربع میل (315 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 4 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت ولیٹا (2 لاکھ)۔
 کرنسی مالٹی لیرا۔
 مذہب عیسائیت 98 فیصد، اسلام 0.5 فیصد۔
 شرح خواندگی 93 فیصد۔
 افرادی قوت ایک لاکھ 60 ہزار۔
 سرکاری زبان مالٹائی، انگریزی۔

☆ مارشل آئی لینڈز

Republic of Marshall Islands

- براعظم آسٹریلیا۔
 رقبہ 70 مربع میل (181.43 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 60 ہزار 400 (2007ء)۔
 دارالحکومت ماجورو (20,500)۔
 زبانیں مارشلز، انگریزی، جاپانی۔

- نسلی اقوام..... مائیکرونیشین۔
 مذہب..... عیسائیت۔
 شرح خواندگی..... 94 فیصد۔
 افرادی قوت..... 29 ہزار۔
 سرکاری زبان.....

☆ موریطانیہ

Islamic Republic of Mauritania

- براعظم..... افریقہ۔
 محل وقوع..... شمال مغربی افریقہ میں واقع ہے۔ شمال میں مراکش، الجزائر اور مالی شرق میں جبکہ
 سینیگال کی سرحد جنوب میں ملتی ہے۔
 رقبہ..... 398,000 مربع میل (1,030,700 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 32 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... نواکچٹ (6 لاکھ 65 ہزار)۔
 کرنسی..... اوگیہ۔
 مذہب..... اسلام 100 فیصد۔
 شرح خواندگی..... 52.5 فیصد۔
 افرادی قوت..... 786,000۔
 سرکاری زبان..... عربی۔

☆ ماریشس

Mauritius

- براعظم..... افریقہ۔
 محل وقوع..... بحر ہند میں مدغاسکر کے شرق میں واقع ہے۔
 رقبہ..... 788 مربع میل (2,040 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... ساڑھے 12 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... پورٹ لوئیس (6 لاکھ)۔
 کرنسی..... موریشین روپیہ۔
 مذہب..... ہندومت 50 فیصد، عیسائیت 32 فیصد، اسلام 17 فیصد، دیگر 1 فیصد۔
 شرح خواندگی..... 86 فیصد۔

زرعی اجناس گنا، چائے، کئی، آلو، کیے، مچلی، دالیں، مویشی۔
سرکاری زبان انگریزی۔

☆ میکسیکو

United Mexican States

براعظم شمالی امریکہ۔
محل وقوع امریکہ اور وسطی امریکی ملکوں سے سرحدیں ملتی ہیں۔
رقبہ 758,450 مربع میل (1,964,375 مربع کلومیٹر)۔
آبادی 11 کروڑ (2007ء)۔
دارالحکومت میکسیکوٹی (سوا 2 کروڑ)۔
کرنسی پیسو۔
مذہب عیسائیت 94 فیصد، دیگر 6 فیصد۔
شرح خواندگی 92 فیصد۔
افراد کی قوت 43.4 ملین۔
سرکاری زبان ہسپانوی۔

☆ مائیکرونیشیا

Federated States of Micronesia

محل وقوع بحر الکاہل میں جزائر ہیں۔ ہوائی سے 5,150 کلومیٹر کے فاصلہ پر۔ نیوگنی کے شمال مشرق میں ہے۔
رقبہ 271 مربع میل (702 مربع کلومیٹر)۔
آبادی ایک لاکھ 8 ہزار (2007ء)۔
دارالحکومت پالیکیر (12 ہزار)۔
مذہب عیسائیت۔
شرح خواندگی 92 فیصد۔
زرعی اجناس کالی مرچ، جنگلی پھل، سبزیاں، کوکونٹ، کساد، آلو، چکن، مچلی۔
سرکاری زبان کوئی نہیں۔

☆ مالڈووا

Republic of Moldova

براعظم یورپ۔
محل وقوع خنشی میں گھرا ہوا ملک ہے۔ رومانیہ اور یوکرین کے درمیان ہے۔

رقبہ.....13,067 مربع میل (33,843 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....42 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....چسیناؤ (772,500)۔
 کرنسی.....مالدوین لیو۔
 مذہب.....عیسائیت۔
 افراد زر.....12 فیصد۔
 افرادی قوت.....2.42 بلین۔
 سرکاری زبان.....رومانین۔

☆ مناکو

Principality of Monaco

براعظم.....یورپ۔
 محل وقوع.....فرانس کے شہر Nice سے 9 میل کے فاصلہ پر ہے۔
 رقبہ.....0.76 مربع میل (2 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....32 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت.....مناکوشی (1,400)۔
 کرنسی.....فرانسیسی فرانک۔
 مذہب.....عیسائیت۔
 شرح خواندگی.....99 فیصد۔
 افرادی قوت.....30,540۔
 سرکاری زبان.....فرانچ۔

☆ منگولیا

Mongolia

براعظم.....ایشیا۔
 محل وقوع.....چین اور روس کے درمیان گہرا ہوا ملک ہے۔
 رقبہ.....603,930 مربع میل (1,564,160 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....28 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....اولان باٹور (804,200)۔

کرنسی طُفرق۔

مذہب بدھ مت 96 فیصد، اسلام 4 فیصد۔

شرح خواندگی 99 فیصد۔

افراد کی قوت 1.488 ملین۔

سرکاری زبان منگولیائی۔

☆ مونٹی نیگرو

Montenegro

براعظم یورپ۔

محل وقوع البانیہ، بوسنیا، بلغاریہ، کروشیا، رومانیہ اور مقدونیہ سے سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ 5,333 مربع میل (13,812 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 624,000 (2004ء)۔

دارالحکومت پوڈ گوریکا (Podgorica) (ایک لاکھ 36 ہزار)۔

کرنسی یورو۔

مذہب عیسائیت 55 فیصد، اسلام 16 فیصد، دیگر 29 فیصد۔

..... مونٹی نیگرو 4 فروری 2003ء سے 2 جون 2006ء تک سربیا کے ساتھ یونین کا حصہ

رہا۔ 3 جون 2006ء کو اپنی آزادی کا اعلان کیا۔

سرکاری زبان مونٹی نیگرو سربین۔

☆ مراکش

Kingdom of Morocco

براعظم افریقہ۔

محل وقوع مشرق میں الجزائر اور جنوب میں موریتانیہ ہے۔

رقبہ 172,414 مربع میل (446,550 مربع کلومیٹر)۔

آبادی سو اتین کروڑ (2007ء)۔

دارالحکومت رباط (1,616,600)۔

کرنسی درہم۔

مذہب اسلام 99 فیصد، عیسائیت 1 فیصد۔

شرح خواندگی 52 فیصد۔

ڈوگرز یونیک "واقفیت عامہ"

افرادى قوت 11.19 ملين۔

سرڪارى زبان عربى۔

☆ موزمبيق

Republic of Mozambique

برا عظم افريقه۔

محل وقوع شمال ميں تنزانيہ، مغرب ميں ملاوى، زمبيا، زمبابوے اور جنوب ميں سوازی لينڈ اور جنوبى افريقه ميں۔

رقبہ 308,642 مربع ميل (799,379 مربع كلوميٹر)۔

آبادى 2 کروڑ (2007ء)۔

دارالحکومت ماپوتو (17 لاکھ)۔

كرنى ميٽيكل۔

مذہب روايتى عقائد 50 فيصد، عيسائيت 38 فيصد، اسلام 11 فيصد۔

شرح خواندگى 48 فيصد۔

افرادى قوت 9.2 ملين۔

سرڪارى زبان پرتگالى۔

☆ نميبيا

Republic of Namibia

برا عظم افريقه۔

محل وقوع انگولا، زمبيا، بوٽسوانا اور جنوبى افريقه سے گھرا ہوا ملک ہے۔

رقبہ 318,193 مربع ميل (824,116 مربع كلوميٹر)۔

آبادى 20 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت وٲر ہانگ (221,000)۔

كرنى نميبين ڈالر۔

مذہب عيسائيت اور روايتى عقائد۔

شرح خواندگى 84 فيصد۔

افرادى قوت 840,000۔

سرڪارى زبان انگريزى۔

☆ نورو

Republic of Nauru

محل وقوع بحر الکاہل میں ہونولولو کے ساتھ واقع جزیرہ ہے۔

رقبہ 8.2 مربع میل (21 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 10,100 (2007ء)۔

دارالحکومت یارن۔

کرنسی آسٹریلین ڈالر۔

مذہب عیسائیت۔

شرح خواندگی 99 فیصد۔

افراد قوت بیشتر افرادی قوت فاسفیٹ کی کانوں، پبلک ایڈمنسٹریشن، تعلیم اور ٹرانسپورٹ سے وابستہ ہے۔

سرکاری زبان کوئی نہیں۔ البتہ نورون اور انگریزی حکومتی زبان ہے۔

☆ نیپال

Kingdom of Nepal

براعظم ایشیا۔

محل وقوع بھارت اور چین کے علاقہ تبت میں گہرا ہوا ملک ہے۔

رقبہ 56,827 مربع میل (141,181 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 2 کروڑ 77 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت کھٹمنڈو (12 لاکھ)۔

کرنسی نیپالی روپیہ۔

مذہب ہندو 81 فیصد، بدھ مت 11 فیصد، اسلام 4 فیصد۔

شرح خواندگی 53 فیصد۔

افراد قوت 10.4 ملین۔

سرکاری زبان نیپالی۔

☆ دی نیدرلینڈز

Kingdom of the Netherlands

براعظم مغربی یورپ۔

محل وقوع جرمنی اور بحر ہیم کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ.....16,034 مربع میل (41,528 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....ایک کروڑ 63 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....ایمسٹرڈیم (دس لاکھ)۔
 کرنسی.....یورو۔
 مذہب.....عیسائیت 52 فیصد، اسلام 5 فیصد، لادین 43 فیصد۔
 شرح خواندگی.....99 فیصد۔
 افرادی قوت.....7.53 ملین۔
 سرکاری زبان.....ڈچ۔

☆ نیوزی لینڈ

New Zealand

براعظم.....اوشیانا۔
 محل وقوع.....آسٹریلیا کے جنوب مشرق میں واقع جزائر ہیں۔
 رقبہ.....104,515 مربع میل (270,692 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....41 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....ولنگٹن (3 لاکھ 40 ہزار)۔
 کرنسی.....نیوزی لینڈ ڈالر۔
 مذہب.....عیسائیت 55 فیصد، لادین 27 فیصد، دیگر 18 فیصد۔
 شرح خواندگی.....99 فیصد۔
 افرادی قوت.....2.13 ملین۔
 سرکاری زبان.....انگریزی، ماؤری۔

☆ نکاراگوا

Republic of Nicaragua

براعظم.....وسطی امریکہ۔
 محل وقوع.....ہنڈوراس اور کوسٹاریکا سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ.....50,337 مربع میل (130,373 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....52 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....ماناگوا (11 لاکھ)۔

کرنسی..... کورڈوبا۔
 مذہب..... عیسائیت۔
 شرح خواندگی..... 68 فیصد۔
 انفرادی قوت..... 2.01 ملین۔
 سرکاری زبان..... ہسپانوی۔

☆ نائیجر

Republic of Niger

براعظم..... افریقہ۔
 محل وقوع..... مغربی افریقہ کے صحارا ریجن میں شامل ہے۔ مالی، الجزائر، لیبیا، چاڈ، نائیجیریا، بیلن اور
 برکینا فاسو سے گھرا ہوا ہے۔
 رقبہ..... 459,286 مربع میل (1,189,546 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... سوا کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... نیامے (9 لاکھ)۔
 کرنسی..... فرانک CFA۔
 مذہب..... اسلام 91 فیصد، روایتی عقائد 9 فیصد۔
 شرح خواندگی..... 28 فیصد۔
 انفرادی قوت..... 70,000۔
 سرکاری زبان..... فرنچ۔

☆ نائیجیریا

Federal Republic of Nigeria

براعظم..... افریقہ۔
 محل وقوع..... بین، نائیجر، کیمرون، چاڈ، بحالیہ ممالک میں شامل ہیں۔
 رقبہ..... 356,669 مربع میل (923,768 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 13 کروڑ 44 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... ابوجا (7 لاکھ)۔
 کرنسی..... نائیرا۔
 مذہب..... اسلام 44%، عیسائیت 46%، روایتی عقائد 10%۔
 شرح خواندگی..... 68 فیصد۔

افراد قوت 57.21 ملین۔
سرکاری زبان انگریزی۔

☆ ناروے

Kingdom of Norway

براعظم یورپ۔
محل وقوع سویڈن اور فن لینڈ سے سرحدیں ملتی ہیں۔ بلند ترین مقام گلڈہو پہاڑی ہے جو 8,100 فٹ (2,469 میٹر) بلند ہے۔ طویل ترین دریا دریاے گوما ہے جسکی لمبائی 372 میل (598 کلومیٹر) ہے۔

رقبہ 148,726 مربع میل (385,199 مربع کلومیٹر)۔
آبادی 47 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت اوسلو (8 لاکھ)۔
کرنسی کرون۔

مذہب عیسائیت 90 فیصد دیگر 10 فیصد۔
شرح خواندگی 100 فیصد۔
افراد قوت 2.4 ملین۔
سرکاری زبان ناروےجن۔

☆ اومان

Sultanate Oman

براعظم ایشیا۔
محل وقوع جزیرہ نما عرب کا ملک۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور یمن سے سرحدیں ملتی ہیں۔ امریکی ریاست کنساس کے برابر رقبہ ہے۔
رقبہ 119,500 مربع میل (309,500 مربع کلومیٹر)۔
آبادی 24 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت مسقط (8 لاکھ)۔
کرنسی اومانی ریال۔
مذہب اسلام 88 فیصد، ہندومت 5 فیصد، عیسائیت 5 فیصد۔
شرح خواندگی 76 فیصد۔

افراد قوت 920,000۔

سرکاری زبان عربی۔

☆ پاکستان

Islamic Republic of Pakistan

براعظم ایشیا۔

محل وقوع جنوبی ایشیا میں واقع ہے۔ مغرب میں افغانستان، ایران، مشرق میں بھارت، جنوب میں بحیرہ عرب، شمال میں چین ہے۔

رقبہ 307,374 مربع میل (آئیشل رقبہ 7,96,096 مربع کلومیٹر)۔

آبادی ساڑھے 16 کروڑ (2007ء)۔

دارالحکومت اسلام آباد (8 لاکھ)۔

کرنسی پاکستانی روپیہ۔

مذہب اسلام 97%، ہندو، عیسائی، بدھ مت، پارسی 3%۔

شرح خواندگی 54 فیصد۔

زیر کاشت رقبہ 28%۔

افراد قوت 50.89 ملین۔

سرکاری زبان اردو۔

☆ پالاؤ

Republic of Palau

محل وقوع مغربی بحر الکاہل میں فلپائن کے جنوب مشرق میں جزیرے کی شکل میں ہے۔

رقبہ 188 مربع میل (488 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 21 ہزار (2007ء)۔

دارالحکومت کورو (13 ہزار)۔

کرنسی امریکی ڈالر۔

مذہب عیسائیت، روایتی عقائد۔

شرح خواندگی 100 فیصد۔

زرعی اجناس کوکونٹ، کھوپڑا، میٹھے آلو۔

قدرتی وسائل جنگلات، معدنیات، سمندری معدنیات۔

سرکاری زبان انگریزی، پالاؤن۔

☆ پانامہ

Republic of Panama

- براعظم وسطی امریکہ۔
 محل وقوع پانامہ کے جنوب میں کوسٹاریکا اور شمال میں کولمبیا ہے۔
 رقبہ 28,973 مربع میل (75,040 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 32 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت پانامہ شی (12 لاکھ)۔
 کرنسی بالبوآ، امریکی ڈالر۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 93 فیصد۔
 افرادی قوت 1.39 ملین۔
 سرکاری زبان ہسپانوی۔

☆ پاپوا نیو گنی

Papua New Guinea

- براعظم اوشیانا۔
 محل وقوع انڈونیشیا اور آسٹریلیا کے ساتھ ہے۔
 رقبہ 178,704 مربع میل (462,840 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 60 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت پورٹ مورسبی (324,900)۔
 کرنسی کینا۔
 مذہب عیسائیت اور روایتی عقائد۔
 شرح خواندگی 66 فیصد۔
 افرادی قوت 3.4 ملین۔
 سرکاری زبان انگریزی۔

☆ پیراگوئے

Republic of Paraguay

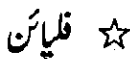
- براعظم جنوبی امریکہ۔
 محل وقوع برازیل، بولیویا اور ارجنٹائن سے گھرا ہوا ملک ہے۔

- رقبہ.....157,048 مربع میل (406,752 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....60 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....Asuncion (16 لاکھ)۔
 مذہب.....عیسائیت۔
 شرح خواندگی.....94 فیصد۔
 افرادی قوت.....2.66 ملین۔
 سرکاری زبان.....ہسپانوی، گوارانی۔



Republic of Peru

- براعظم.....جنوبی امریکہ۔
 محل وقوع.....شمال میں کولمبیا اور اکیواڈور، مشرق میں برازیل اور بولیویا، جنوب میں چلی ہے۔
 رقبہ.....496,218 مربع میل (1,285,198 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....2 کروڑ 75 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....لیما (8,180,000)۔
 کرنسی.....نیو دوسول۔
 مذہب.....عیسائیت۔
 شرح خواندگی.....91 فیصد۔
 افرادی قوت.....11 ملین۔
 سرکاری زبان.....ہسپانوی، ایمارا۔



Republic of the Philippines

- براعظم.....ایشیا۔
 محل وقوع.....انڈونیشیا، ملائیشیا کے ساتھ ہے۔
 رقبہ.....122,121 مربع میل (316,294 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....ساڑھے 8 کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....فلپا (ایک کروڑ)۔
 کرنسی.....پیسو۔
 مذہب.....عیسائیت 93 فیصد، اسلام 5 فیصد، بدھ مت 2 فیصد۔

شرح خواندگی 96 فیصد۔
 افرادی قوت 36.73 ملین۔
 سرکاری زبان فلسیو، انگریزی۔

☆ پولینڈ

Republic of Poland

براعظم یورپ۔
 محل وقوع روس، جرمنی، چیک، ری پبلک، سلواکیہ، یوکرین، بیلاروس اور لیتھوانیا سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 120,728 مربع میل (312,685 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 38,136,000 (2007ء)۔
 دارالحکومت وارسا (23 لاکھ)۔
 کرنسی زلوٹی۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 17.7 ملین۔
 سرکاری زبان پولش۔

☆ پرتگال

Republic of Portugal

براعظم مغربی یورپ۔
 محل وقوع تین اطراف سے چین میں گمراہا ہے۔
 رقبہ 35,567 مربع میل (92,118 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 10,605,000 (2007ء)۔
 دارالحکومت لزبن (34 لاکھ)۔
 کرنسی یورو۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 93 فیصد۔
 افرادی قوت 5.52 ملین۔
 سرکاری زبان پرتگالی۔

☆ ریاست فلسطین (ویسٹ بنک اور غزہ کی پٹی)

(Proposed Palestinian State)

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع اسرائیل، اردن اور شام کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ ویسٹ بنک 2,263 مربع میل (5,860 مربع کلومیٹر)۔
 غزہ کی پٹی 139 مربع میل (360 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ویسٹ بنک 2,460,492۔ غزہ کی پٹی 1,428,757۔
 دارالحکومت غیر متعین شدہ۔
 کرنسی نوا اسرائیلی شیکل، اردنی دینار، امریکی ڈالر۔
 مذہب ویسٹ بنک (مغربی کنارہ) اسلام 75 فیصد، یہودیت 17 فیصد، عیسائیت اور دیگر 8 فیصد۔
 غزہ کی پٹی: اسلام 98.7 فیصد، عیسائیت 0.7 فیصد، یہودی 0.6 فیصد۔
 افراد طرز (مشترکہ) 3 فیصد۔
 افرادی قوت 892,000۔
 سرکاری زبان عربی۔

☆ قطر

State of Qatar

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع جزیرہ نما عرب میں واقع ہے۔ خلیج بحال اور سعودی عرب سے سرحد ملتی ہے۔
 رقبہ 4,184 مربع میل (10,836 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی ساڑھے 8 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت دوحہ (550,700)۔
 کرنسی قطری ریال۔
 مذہب اسلام 95 فیصد۔
 شرح خواندگی 83 فیصد۔
 افرادی قوت 440,000۔
 سرکاری زبان عربی۔

☆ روانڈا

Rwanda Republic

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع مشرق وسطیٰ افریقہ میں واقع ہے۔ کانگو، یوگنڈا، تنزانیہ، بروٹری سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 9,758 مربع میل (25,273 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 88 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت کیگالی (6 لاکھ)۔
 کرنسی روانڈا فرانک۔
 مذہب عیسائیت 92 فیصد، اسلام 8 فیصد۔
 شرح خواندگی 70 فیصد۔
 افرادی قوت 4.6 ملین۔
 سرکاری زبان روانڈا، فرنج، انگریزی۔

☆ روس

Russian Federation

- براعظم ایشیا، یورپ۔
 محل وقوع براعظم ایشیا اور یورپ کے وسیع و عریض حصہ پر پھیلا ہوا دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔
 تقریباً 14 ممالک سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 6,592,800 مربع میل (17,075,400 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 142,394,000 (2007ء)۔
 دارالحکومت ماسکو (ایک کروڑ 20 لاکھ)۔
 کرنسی روبل۔
 مذہب عیسائیت، اسلام، دیگر۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 74.22 ملین۔
 سرکاری زبان روسی۔

☆ رومانیہ

Republic of Romania

- براعظم یورپ۔ یوکرین، المالدووا، بلغاریہ، سربیا، ہنگری اور مونٹی نیگرو سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 92,043 مربع میل (238,391 مربع کلومیٹر)۔

- آبادی 2 کروڑ 16 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت بخارست (20 لاکھ)۔
 کرنسی لیو۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 98 فیصد۔
 افرادی قوت 9.66 ملین۔
 سرکاری زبان رومانیئن۔

☆ سان مرینو

Most Serene Republic of San Marino

- براعظم یورپ۔
 محل وقوع اٹلی میں چاروں طرف سے محصور ملک ہے۔
 رقبہ 23 مربع میل (60 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 30,200 (2007ء)۔
 دارالحکومت سان مرینو (ساڑھے 4 ہزار)۔
 کرنسی اطالوی لیرا۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 99 فیصد۔
 افرادی قوت 18,500۔
 سرکاری زبان اطالوی۔

☆ سینٹ کٹس اینڈ نیوس

Federation of St. Kitts and Nevis

- براعظم جنوبی امریکہ۔
 رقبہ سینٹ کٹس 65 مربع میل (168 مربع کلومیٹر)۔
 نیوس 35 مربع میل (100 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 49 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت باسی ٹیئر (13 ہزار)۔
 کرنسی ایسٹ کربین ڈالر۔
 افراد زر 1.7 فیصد۔

- شرح خواندگی..... 97 فیصد۔
 قابل کاشت رقبہ..... 19 فیصد۔
 زرعی اجناس..... گنا، سبزیاں، کیلے، پاول، مچلی۔
 افرادی قوت..... 18,170۔
 سرکاری زبان..... انگریزی۔

☆ سینٹ لوسیا

St. Lucia

- براعظم..... جنوبی امریکہ۔ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو کے شمال میں واقع ہے۔
 رقبہ..... 238 مربع میل (617 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 168,458 (2007ء)۔
 دارالحکومت..... کاسٹریز (60,300)۔
 کرنسی..... ایسٹ کربین ڈالر۔
 مذہب..... عیسائیت۔
 شرح خواندگی..... 90 فیصد۔
 افراط زر..... 3 فیصد۔
 قابل کاشت رقبہ..... 7 فیصد۔
 افرادی قوت..... 43,800۔
 سرکاری زبان..... انگریزی۔

☆ سینٹ وینسٹ اینڈ دی گریناڈائنز

St. Vincent and the Grenadines

- براعظم..... جنوبی امریکہ۔ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو کے شمال میں واقع ہے۔
 رقبہ..... 150 مربع میل (389 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 117,848 (2007ء)۔
 دارالحکومت..... کنگز ٹاؤن (18 ہزار)۔
 کرنسی..... ایسٹ کربین ڈالر۔
 مذہب..... عیسائیت۔
 شرح خواندگی..... 96 فیصد۔

قابل کاشت رقبہ..... 8 فیصد۔
سرکاری زبان..... پرتگالی۔

☆ سعودی عرب

Kingdom of Saudi Arabia

براعظم..... ایشیا۔
عمل وقوع..... جزیرہ نما عرب، بحیرہ احمر اور خلیج عقبہ کے درمیان واقع اردن، کویت، عراق، قطر، متحدہ عرب امارات، یمن، عمان، بحرین کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
رقبہ..... 830,000 مربع میل (2,149,690 مربع کلومیٹر)۔
آبادی..... 2 کروڑ 37 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت..... ریاض (45 لاکھ)۔
کرنسی..... ریال۔
مذہب..... اسلام 100 فیصد۔
شرح خواندگی..... 79 فیصد۔
افراد قوت..... 7 ملین۔
سرکاری زبان..... عربی۔

☆ سینیگال

Republic of Senegal

براعظم..... افریقہ۔
عمل وقوع..... شمال میں موریتانیہ ہے۔ مشرق میں مالی، جنوب میں گنی اور گنی بساؤ سے سرحدیں ملتی ہیں۔
رقبہ..... 75,955 مربع میل (196,722 مربع کلومیٹر)۔
آبادی..... ایک کروڑ 10 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت..... ڈاکار (25 لاکھ)۔
کرنسی..... فرانک CFA۔
مذہب..... اسلام 94 فیصد، عیسائیت 5 فیصد، دیگر 1 فیصد۔
شرح خواندگی..... 40 فیصد۔
افراد قوت..... 4.82 ملین۔
سرکاری زبان..... فرینچ۔

قابل کاشت رقبہ..... 8 فیصد۔
سرکاری زبان..... پرتگالی۔

☆ سعودی عرب

Kingdom of Saudi Arabia

براعظم..... ایشیا۔

محل وقوع..... جزیرہ نما عرب، بحیرہ احمر اور خلیج عقبہ کے درمیان واقع اردن، کویت، عراق، قطر، متحدہ عرب امارات، یمن، اومان، بحرین کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔
رقبہ..... 830,000 مربع میل (2,149,690 مربع کلومیٹر)۔

آبادی..... 2 کروڑ 37 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت..... ریاض (45 لاکھ)۔

کرنسی..... ریال۔

مذہب..... اسلام 100 فیصد۔

شرح خواندگی..... 79 فیصد۔

افراد قوت..... 7 ملین۔

سرکاری زبان..... عربی۔

☆ سینیگال

Republic of Senegal

براعظم..... افریقہ۔

محل وقوع..... شمال میں موریتانیہ ہے۔ شرق میں مالی، جنوب میں گنی اور گنی بساؤ سے سرحدیں ملتی ہیں۔
رقبہ..... 75,955 مربع میل (196,722 مربع کلومیٹر)۔

آبادی..... ایک کروڑ 10 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت..... ڈاکار (25 لاکھ)۔

کرنسی..... فرانک CFA۔

مذہب..... اسلام 94 فیصد، عیسائیت 5 فیصد، دیگر 1 فیصد۔

شرح خواندگی..... 40 فیصد۔

افراد قوت..... 4.82 ملین۔

سرکاری زبان..... فرنگ۔

☆ سربیا

Serbia

- براعظم یورپ۔
 محل وقوع البانیہ، ہنگری، بوسنیا، بلغاریہ، رومانیہ، مونٹی نیگرو اور مقدونیہ سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 34,128 مربع میل (88,391 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 75 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت بلگراد (17 لاکھ)۔
 کرنسی سربین دینار۔
 مذہب عیسائیت 91 فیصد، مسلم 3 فیصد، دیگر 6 فیصد۔
 شرح خواندگی 97 فیصد۔
 افرادی قوت 2.961 ملین۔
 سرکاری زبان سربین۔

☆ سیشلو

Republic of Seychelles

- محل وقوع بحر ہند میں مڈغاسکر کے قریب واقع ہے۔
 رقبہ 176 مربع میل (455 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 83 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت وکٹوریہ (ساڑھے 25 ہزار)۔
 کرنسی سیشلو روپیہ۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 91 فیصد۔
 افرادی قوت 31 ہزار۔
 سرکاری زبان انگریزی، فرانسیسی۔

☆ سیرالیون

Republic of Sierra Leone

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع گنی شمال مشرق میں، جنوب میں لائبیریا، ممالک ہیں۔

- رقبہ.....27,699 مربع میل (71,740 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....6,005,250 (2007ء)۔
 دارالحکومت.....فری ٹاؤن (1,051,000)۔
 کرنسی.....لیون۔
 مذہب.....اسلام 60 فیصد، مقامی عقائد 30 فیصد، عیسائیت 10 فیصد۔
 شرح خواندگی.....31 فیصد۔
 افرادی قوت.....1,369 ملین۔
 سرکاری زبان.....انگریزی۔

☆ سنگاپور

Republic of Singapore

- براعظم.....ایشیا۔
 محل وقوع.....بحر جنوبی چین اور بحر ہند کے درمیان جزیرہ نما ملک ہے۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا کے درمیان واقع ہے۔
 رقبہ.....270 مربع میل (699 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....44 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....سنگاپور (3,438,600)۔
 کرنسی.....سنگاپور ڈالر۔
 مذہب.....بدھ مت، اسلام، عیسائیت، ہندو مت، کنفیوشس ازم، تاؤ مت، سکھ مت۔
 شرح خواندگی.....93 فیصد۔
 افرادی قوت.....2.28 ملین۔
 سرکاری زبان.....انگریزی، چینی، ملائی، تامل۔

☆ سلوواکیہ

Republic of Slovakia

- براعظم.....یورپ۔
 محل وقوع.....وسطی یورپ میں واقع ہے۔ چیک ری پبلک، آسٹریا، ہنگری، روس اور پولینڈ سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ.....18,933 مربع میل (49,035 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....54 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت Bratislava (428,672)۔
 کرنسی کرونا۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 2.24 ملین۔
 سرکاری زبان سلواک۔

☆ سلووینیا

Republic of Slovenia

براعظم یورپ۔
 محل وقوع جنوب مشرقی یورپ میں واقع ہے۔ آسٹریا، ہنگری، کروشیا، اٹلی سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 7,827 مربع میل (20,273 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 20 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت جولیا نا (258,873)۔
 کرنسی سلوونین ٹالر۔
 مذہب عیسائیت 92 فیصد، لادین 8 فیصد۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 920,000۔
 سرکاری زبان سلوونین۔

☆ سالومن آئی لینڈز

Solomon Islands

محل وقوع پاپوا نیو گنی کے مشرق میں واقع جزائر ہیں جبکہ شمال میں آسٹریلیا واقع ہے۔
 رقبہ 10,954 مربع میل (28,370 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 4 لاکھ 82 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت ہونیارا (50 ہزار)۔
 کرنسی سالومن آئی لینڈ ڈالر۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 76 فیصد۔

افرادى قوت 26,840۔
سرکارى زبان انگریزى۔

☆ صومالیہ

Somali Democratic Republic

براعظم افریقہ۔
محل وقوع شمال مغرب میں جبوتى، مغرب میں ایتھوپیا، جنوب مغرب میں کینیا سے سرحدیں ملتی ہیں۔
رقبہ 246,000 مربع میل (637,000 مربع کلومیٹر)۔
آبادى 85 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت موعادیشو (1,208,800)۔
کرنسى صومالى شلنگ۔
مذہب اسلام۔
شرح خواندگی 38 فیصد۔
افرادى قوت 3.7 ملین۔
سرکارى زبان صومالى عربى۔

☆ جنوبی افریقہ

Republic of South Africa

براعظم افریقہ۔
محل وقوع شمال مغرب میں نمیبیا، شمال میں زیمبیا اور بوٹسوانا، شمال شرق میں موزمبیق اور سوازی لینڈ سے سرحدیں ملتی ہیں، لیسوتھو بھی ہمسایہ ملک ہے۔
رقبہ 470,693 مربع میل (1,219,090 مربع کلومیٹر)۔
آبادى 4 کروڑ 74 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت انتظامى: پریٹوریا (15 لاکھ)۔
جوڈیشل بلوم فونٹین (4 لاکھ)۔
نچلے کیپ ٹاؤن (31 لاکھ)۔
کرنسى ریئنڈ۔
مذہب عیسائیت، اسلام، ہندومت۔

شرح خواندگی.....86 فیصد۔

افراد کی قوت.....15.23 ملین۔

سرکاری زبان.....انگریزی، افریقا، وینڈا، ڈیپیلے، پیڈی، سوتھو، سوازی، ٹسونگا، ٹسوانا، زولو۔

☆ جنوبی اوسیشیا South Ossetia

براعظم.....ایشیا۔

محل وقوع.....کوہقفقاز کی جنوبی سمت میں واقع جنوبی اوسیشیا زیادہ تر پہاڑی علاقوں پر مشتمل ہے۔

رقبہ.....1,506 مربع میل (3,900 مربع کلومیٹر)۔

آبادی.....تقریباً ایک لاکھ۔

دارالحکومت.....ٹسکولی (Tskhinvali)۔

کرنسی.....روی روبل۔

زبانیں.....اوسیشین، روسی۔

نسلی اقوام.....اوسیشین 66 فیصد، جارجین 29 فیصد، روسی 2 فیصد، آرمینیائی 1 فیصد۔

مذہب.....عیسائیت۔

☆ سپین

Kingdom of Spain

براعظم.....یورپ۔

محل وقوع.....پرتگال، فرانس، انڈورا کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ.....194,845 مربع میل (504,645 مربع کلومیٹر)۔

آبادی.....ساڑھے 4 کروڑ (2007ء)۔

دارالحکومت.....میڈرڈ (5,130,000)۔

کرنسی.....یورو۔

مذہب.....عیسائیت۔

شرح خواندگی.....98 فیصد۔

افراد کی قوت.....20.67 ملین۔

سرکاری زبان.....ہسپانوی، کاتالان، بوسکیرا۔

☆ سری لنکا

Democratic Socialist Republic of Sri Lanka

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع بحر ہند میں بھارت کے ساتھ جزیرہ ہے۔
 رقبہ 25,332 مربع میل (65,610 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 2 کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت کولمبو (2,436,000)۔
 کرنسی سری لنکن روپیہ۔
 مذہب بدھ مت 70 فیصد، ہندو مت 7 فیصد، اسلام 8 فیصد، عیسائیت 6 فیصد۔
 شرح خواندگی 92 فیصد۔
 افرادی قوت 8.08 ملین۔
 سرکاری زبان سنہالی، تامل۔

☆ سوڈان

Republic of Sudan

- براعظم افریقہ۔
 محل وقوع مغرب میں چاڈ اور وسطی جمہوری افریقہ۔ شمال میں مصر اور لیبیا، مشرق میں اتھوپیا اور اریٹریا، جنوب میں کینیا، یوگنڈا، کانگو ہیں۔ بحیرہ احمر کا 500 میل لمبا ساحل ہے۔
 رقبہ 967,499 مربع میل (2,505,810 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 3 کروڑ 70 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت خرطوم (5,717,300)۔
 کرنسی سوڈانی پائونڈ۔
 مذہب اسلام 70 فیصد، قبائلی عقائد 12 فیصد، عیسائیت 17 فیصد۔
 شرح خواندگی 61 فیصد۔
 افرادی قوت 11 ملین۔
 سرکاری زبان عربی، انگریزی۔

☆ سربینام

Republic of Suriname

- براعظم جنوبی امریکہ۔
 محل وقوع مغرب میں گویانا، مشرق میں فرنج گویانا، جنوب میں برازیل واقع ہیں۔

رقبہ.....63,251 مربع میل (163,820 مربع کلومیٹر)۔

آبادی.....5 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت.....پاراماریبو (سوا لاکھ)۔

کرنسی.....سرینامی گلڈر۔

مذہب.....عیسائیت 50 فیصد، ہندومت 18 فیصد، اسلام 14 فیصد۔

شرح خواندگی.....95 فیصد۔

زرعی اجناس.....کیلے، پام، کوکونٹ، مونگ، پھلی، بیف، چکن، پھلی، چاول، جنگلی مصنوعات۔

افراد قوت.....156,700۔

سرکاری زبان.....ڈچ۔

☆ سوازی لینڈ

Kingdom of Swaziland

براعظم.....افریقہ۔

محل وقوع.....جنوبی افریقہ اور موزمبیق کے درمیان گھرا ہوا ملک ہے۔

رقبہ.....6,704 مربع میل (17,364 مربع کلومیٹر)۔

آبادی.....10 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت.....مبابانے (58 ہزار)۔

کرنسی.....لیمپونجی۔

مذہب.....مقامی عقائد 12 فیصد، عیسائیت 68 فیصد، دیگر 20 فیصد۔

شرح خواندگی.....82 فیصد۔

افراد قوت.....155,700۔

سرکاری زبان.....سوازی، انگریزی۔

☆ سویڈن

Kingdom of Sweden

براعظم.....یورپ۔

محل وقوع.....ناروے، روس، فن لینڈ سے سرحدیں ملتی ہیں۔

رقبہ.....173,860 مربع میل (450,295 مربع کلومیٹر)۔

آبادی.....91 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت شااک ہوم (1,622,300)۔
کرنسی کرونا۔

مذہب عیسائیت 95 فیصد، اسلام، یہودیت، بدھ مت 5 فیصد۔
شرح خواندگی 100 فیصد۔
افراد قوت 4.552 ملین۔
سرکاری زبان سویڈش۔

☆ سوئٹزر لینڈ

Switzerland (Swiss Federation)

براعظم یورپ۔
محل وقوع لائلنٹائن، جرمنی، فرانس، آسٹریا اور اٹلی سے سرحدیں ملتی ہیں۔
رقبہ 15,940 مربع میل (41,284 مربع کلومیٹر)۔
آبادی 75 لاکھ 33 ہزار (2007ء)۔
دارالحکومت برن (3 لاکھ 22 ہزار)۔
کرنسی سوئس فرانک۔
مذہب عیسائیت 79 فیصد، لادین 11 فیصد، اسلام 4 فیصد۔
شرح خواندگی 99 فیصد۔
افراد قوت 3.8 ملین۔
سرکاری زبان فرنج، جرمن، اطالوی، رومانش۔

☆ شام

Syrian Arab Republic

براعظم ایشیا۔
محل وقوع لبنان، اسرائیل، عراق، ترکی اور اردن کے ساتھ سرحدیں ملتی ہیں، بحیرہ روم کا ساحل ہے۔
رقبہ 71,498 مربع میل (185,180 مربع کلومیٹر)۔
آبادی ایک کروڑ 88 لاکھ (2007ء)۔
دارالحکومت (2,381,800)۔
کرنسی نامی پاونڈ۔

مذہب اسلام 90 فیصد، عیسائیت، دروز اور دیگر 10 فیصد۔
 شرح خواندگی 77 فیصد۔
 افرادی قوت 5.12 ملین۔
 سرکاری زبان عربی۔

☆ تائیوان

Republic of Taiwan

براعظم ایشیا۔
 محل وقوع جزیرہ نمائک، پہلے فارموسا کہلاتا تھا۔
 رقبہ 13,972 مربع میل (36,188 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 23,036,087 (2007ء)۔
 دارالحکومت تاپے (7,871,900)۔
 کرنسی نیو تائیوانی ڈالر۔
 مذہب بدھ مت، کنفیوشس ازم، تاؤ مت کا مرکب مذہب 93 فیصد، عیسائیت 4.5 فیصد، دیگر 2.5 فیصد۔
 شرح خواندگی 95 فیصد۔
 افرادی قوت 10.6 ملین۔
 سرکاری زبان چینی۔

☆ تاجکستان

Republic of Tajikistan

براعظم ایشیا۔
 محل وقوع وسطی ایشیائی ریاست ہے۔ 93 فیصد رقبہ پہاڑوں اور گلیشیئرز پر مشتمل ہے۔ مشرق میں چین، جنوب میں افغانستان، ازبکستان، مغرب اور کرغیزستان شمال میں ہے۔
 رقبہ 55,300 مربع میل (143,100 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 7,320,815 (2007ء)۔
 دارالحکومت دوشنبے (817,100)۔
 کرنسی تاجک روبل۔
 مذہب مسلمان 90 فیصد، دیگر 10 فیصد۔

شرح خواندگی.....99 فیصد۔
 انفرادی قوت.....3.7 ملین۔
 سرکاری زبان.....تاجک۔

☆ تنزانیہ

United Republic of Tanzania

براعظم.....افریقہ۔
 محل وقوع.....بحر ہند کے ساحل کے ساتھ شرقی افریقہ کا ملک ہے۔ شمال میں یوگنڈا اور کینیا، مغرب میں بروڈی، روانڈا، کانگو اور جنوب میں موزمبیق، زیمبیا، ملاوی ہے۔
 رقبہ.....364,901 مربع میل (945,090 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....37,445,392 (2007ء)۔
 دارالحکومت.....ڈڈوما (164,500)۔
 کرنسی.....تنزانی شلنگ۔
 مذہب.....عیسائیت 30 فیصد، مسلم 33 فیصد، 35 فیصد مقامی عقائد 35 فیصد۔
 شرح خواندگی.....78 فیصد۔
 انفرادی قوت.....19.22 ملین۔
 سرکاری زبان.....سواحلی، انگریزی۔

☆ تھائی لینڈ

Kingdom of Thailand

براعظم.....ایشیا۔
 محل وقوع.....ہند چینی میں واقع ملک ہے جس کی سرحدیں شمال اور مغرب میں برما، شمال اور شمال مشرق میں لاؤس، شرق میں کمبوڈیا اور جنوب میں ملائیشیا سے ملتی ہیں۔
 رقبہ.....198,117 مربع میل (513,120 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....ساڑھے 6 کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....بنکاک (8,838,500)۔
 کرنسی.....بھات۔
 مذہب.....بدھ مت 95 فیصد، اسلام 4 فیصد، عیسائی 1 فیصد۔
 شرح خواندگی.....96 فیصد۔
 انفرادی قوت.....36.43 ملین۔

سرکاری زبان تھا۔



Republic of Togo

براعظم افریقہ۔

محل وقوع مغربی افریقہ کا ملک ہے۔ مغرب میں گھانا، برکینا فاسو شمال میں اور بین مشرق میں ہے۔

رقبہ 21,925 مربع میل (56,785 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 5,549,000 (2007ء)۔

دارالحکومت لوم (749,700)۔

کرنسی فرانک CFA۔

مذہب روایتی عقائد 51 فیصد، عیسائیت 29 فیصد، اسلام 20 فیصد۔

شرح خواندگی 61 فیصد۔

انفرادی قوت 1.74 ملین۔

سرکاری زبان فرنچ۔



Kingdom of Tonga

براعظم بحر اوقیانوس میں واقع ہے۔

محل وقوع بحر اوقیانوس میں فجی جزائر کے مشرق میں واقع ہے۔ ٹونگا (جزائر دوستی بھی کہلاتا ہے) (Friendly Island) 150 جزائر پر مشتمل ہے جن میں 36 غیر آباد ہیں۔

رقبہ 289 مربع میل (750 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 114,689 (2007ء)۔

دارالحکومت نوکوالوفا (33 ہزار)۔

کرنسی پانگا۔

مذہب عیسائیت۔

شرح خواندگی 99 فیصد۔

انفرادی قوت 36,665۔

سرکاری زبان ٹونگن، انگریزی۔

☆ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو

Republic of Trinidad and Tobago

- برا عظم کریبین سمندر کے جزائر۔
 محل وقوع وینزویلا کے شمال مشرق میں بحر کریبین میں واقع جزائر ہیں۔ سب سے بڑا جزیرہ
 1,864 مربع میل ہے۔
 رقبہ 1,980 مربع میل (5,127 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 1,301,000 (2007ء)۔
 دارالحکومت پورٹ آف سپین (263,800)۔
 کرنسی ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو ڈالر۔
 مذہب عیسائیت 58 فیصد، ہندومت 22 فیصد، مسلم 6 فیصد، دیگر 14 فیصد۔
 شرح خواندگی 99 فیصد۔
 انفرادی قوت 620,000۔
 سرکاری زبان انگریزی۔

☆ تیونس

Republic of Tunisia

- برا عظم افریقہ۔
 محل وقوع مغرب میں الجزائر، جنوب میں لیبیا ہے۔
 رقبہ 63,170 مربع میل (163,610 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 10,175,014 (2007ء)۔
 دارالحکومت تیونس شہر (1,927,000)۔
 کرنسی تیونی دینار۔
 مذہب اسلام 99 فیصد، عیسائیت 0.5 فیصد، یہودی اور دیگر 0.5 فیصد۔
 شرح خواندگی 74 فیصد۔
 انفرادی قوت 3.55 ملین۔
 سرکاری زبان عربی۔

☆ ترکی

Republic of Turkey

- برا عظم ایشیا/یورپ۔
 محل وقوع مغرب میں یونان اور بلغاریہ، شمال میں روس اور یوکرین، جارجیا، آرمینیا، آذربائیجان

- اور ایران شرق میں جبکہ جنوب میں شام اور عراق سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ..... 301,384 مربع میل (780,580 مربع کلومیٹر)۔
 (9,121 مربع میل کا رقبہ اس میں شامل ہے جو کہ براعظم یورپ میں واقع ہے)۔
 آبادی..... 7 کروڑ 29 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... انقرہ (4,611,000)۔
 کرنسی..... ترک لیرا۔
 مذہب..... اسلام 99.8 فیصد، دیگر 0.2 فیصد۔
 شرح خواندگی..... 88 فیصد۔
 انفرادی قوت..... 25.3 ملین۔
 سرکاری زبان..... ترکش۔

☆ ترکمانستان

Turkmenistan

- براعظم..... ایشیا۔
 محل وقوع..... وسطی ایشیائی ریاست ہے۔ مغرب میں بحیرہ کیسپین، شمال میں قازقستان، شرق میں ازبکستان اور ایران، جنوب میں افغانستان سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 کاراکم صحرا کا کچھ حصہ اس میں شامل ہے جو 360,000 مربع میل کے ساتھ دنیا کے بڑے صحراؤں میں شامل ہوتا ہے۔ کاشت کاری کے لیے کاراکم میں نہریں نکالی گئی ہیں۔ خصوصاً آمودریا سے نگی نہریں اس علاقہ کو سیراب کرتی ہیں۔
 رقبہ..... 188,500 مربع میل (488,100 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 50 لاکھ 43 ہزار (2007ء)۔
 دارالحکومت..... اشک آباد (743,000)۔
 مذہب..... اسلام 89 فیصد، عیسائیت 9 فیصد، ملحد 2 فیصد۔
 شرح خواندگی..... 98 فیصد۔
 انفرادی قوت..... 2.32 ملین۔
 سرکاری زبان..... ترکمان۔

☆ ٹوالو

Tuvalu

- براعظم..... آسٹریلیا۔
 محل وقوع..... مغربی بحر الکاہل میں پاپوا نیو گنی کے شرق میں واقع ہے۔

رقبہ.....10 مربع میل (26 مربع کلومیٹر)۔

آبادی.....10,600 (2007ء)۔

دارالحکومت.....فن آفونی (5,300)۔

کرنسی.....Tuvaluan ڈالر / آسٹریلین ڈالر۔

مذہب.....عیسائیت 98 فیصد، بھائی 1 فیصد، دیگر 1 فیصد۔

شرح خواندگی.....95 فیصد۔

افراط زر.....5 فیصد۔

زرعی اجناس.....ٹاریل، مچھلی۔

افراد قوت.....7 ہزار۔

سرکاری زبان.....کوئی نہیں۔

☆ یوگنڈا

Republic of Uganda

براعظم.....افریقہ۔

محل وقوع.....مشرقی افریقہ میں ہے۔ مغرب میں کانگو، شمال میں سوڈان، مشرق میں کینیا، جنوب

میں کانگو، تنزانیہ اور روانڈا ہیں۔

رقبہ.....93,263 مربع میل (241,551 مربع کلومیٹر)۔

آبادی.....2 کروڑ 82 لاکھ (2007ء)۔

دارالحکومت.....کمپالا (1,461,600)۔

کرنسی.....یوگنڈن نیوشلنگ۔

مذہب.....عیسائیت 66 فیصد، اسلام 16 فیصد، مقامی عقائد 18 فیصد۔

شرح خواندگی.....70 فیصد۔

افراد قوت.....13.17 ملین۔

سرکاری زبان.....انگریزی۔

☆ یوکرین

Ukraine

براعظم.....یورپ۔

محل وقوع.....بیلاروس، روس، مالدووا، رومانیہ، ہنگری، سلوواکیہ اور پولینڈ سے سرحدیں ملتی ہیں۔

- رقبہ 233,062 مربع میل (603,628 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 46,757,000 (2007ء)۔
 دارالحکومت کیف (3,296,100)۔
 کرنی Hryvnia۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 100 فیصد۔
 افرادی قوت 22.8 ملین۔
 سرکاری زبان یوکرائی۔

☆ متحدہ عرب امارات

United Arab Emirates

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع جزیرہ نما عرب کے شرقی حصہ میں واقع ہے۔ گلف آف اومان اور گلف آف فارس کے کنارے، مغرب اور جنوب میں سعودی عرب، شمال میں قطر اور مشرق میں اومان واقع ہے۔

- رقبہ 32,280 مربع میل (83,600 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 4,214,000 (2007ء)۔
 دارالحکومت ابو ظہبی (552,000)۔
 کرنی یو اے ای درہم۔
 مذہب اسلام 96 فیصد، ہندو عیسائی اور دیگر 4 فیصد۔
 شرح خواندگی 78 فیصد۔
 افرادی قوت 2.8 ملین۔
 سرکاری زبان عربی۔

☆ یونائیٹڈ کنگڈم

United Kingdom of Great Britain and Northern Ireland

- براعظم یورپ۔
 محل وقوع بحر اوقیانوس میں واقع ہے۔ آئرلینڈ اور فرانس ساتھ ہیں۔

رقبہ..... 93,628 مربع میل (242,495 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 6 کروڑ 5 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... لندن (11,219,000)۔
 کرنسی..... پاؤنڈ سٹرلنگ۔
 مذہب..... عیسائیت، اسلام، یہودیت، سکھ مت، ہندومت۔
 شرح خواندگی..... 100 فیصد۔
 افرادی قوت..... 30.07 ملین۔
 سرکاری زبان..... انگریزی۔

☆ یونائیٹڈ سٹیٹس

The United States of America

براعظم..... شمالی امریکہ۔
 محل وقوع..... کینیڈا اور میکسیکو سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ..... 3,676,487 مربع میل (9,522,058 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 29 کروڑ 93 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... واشنگٹن ڈی سی (570,898)۔
 مذہب..... عیسائیت 86 فیصد، یہودی 1 فیصد، اسلام 1 فیصد، دیگر 12 فیصد۔
 شرح خواندگی..... 99 فیصد۔
 افرادی قوت..... 149.3 ملین۔
 سرکاری زبان..... کوئی نہیں۔

☆ یوراگوئے

Oriental Republic of Uruguay

براعظم..... جنوبی امریکہ۔
 محل وقوع..... جنوب میں برازیل اور مشرق میں ارجنٹائن ہے۔
 رقبہ..... 68,679 مربع میل (177,879 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی..... 35 لاکھ (2007ء)۔
 دارالحکومت..... مونٹے ویڈیو (1,745,100)۔
 کرنسی..... پیسو۔

- مذہب عیسائیت 68 فیصد، یہودی 1 فیصد، دیگر 31 فیصد۔
 شرح خواندگی 98 فیصد۔
 افرادی قوت 1.56 ملین۔
 سرکاری زبان ہسپانوی۔

☆ ازبکستان

Republic of Uzbekistan

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع وسطی ایشیائی ریاست، شمال میں قازقستان، مشرق میں کرغیزستان اور تاجکستان، جنوب میں افغانستان، جنوب مغرب میں ترکمانستان واقع ہے۔
 رقبہ 172,700 مربع میل (447,400 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 26,383,000 (2007ء)۔
 دارالحکومت تاشقند (3,457,500)۔
 مذہب اسلام۔
 شرح خواندگی 99 فیصد۔
 افرادی قوت 14.64 ملین۔
 سرکاری زبان ازبک۔

☆ وینوآٹو

Republic of Vanuatu

- براعظم بحیرہ کریمین میں واقع ہے۔
 محل وقوع 83 جزائر پر مشتمل ہے۔ فجی کے ساتھ واقع ہے۔
 رقبہ 4,707 مربع میل (12,190 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 215,000 (2007ء)۔
 دارالحکومت پورٹ ویلا (35,300)۔
 کرنسی واٹو۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 64 فیصد۔
 افرادی قوت 66,597۔
 سرکاری زبان بسلان، فرنج، انگریزی۔

☆ وٹیکن سٹی

Vatican City

- براعظم یورپ۔
 محل وقوع دریائے Tiber کے کنارے وٹیکن ہل روم شہر کے ساتھ۔
 رقبہ 0.17 مربع میل (0.44 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 780 (2004ء)۔
 دارالحکومت وٹیکن سٹی۔
 کرنسی لیرا۔
 مذہب رومن کیتھولک۔
 افرادی قوت 3,000 ورکرز جو وٹیکن سے باہر رہتے ہیں۔
 سرکاری زبان اطالوی لاطینی۔

☆ وینزویلا

Republic of Venezuela

- براعظم جنوبی امریکہ۔
 محل وقوع مغرب میں کولمبیا، مشرق میں گیانا، جنوب میں برازیل سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ 353,841 مربع میل (916,445 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 27,216,000 (2007ء)۔
 دارالحکومت کراکس ش (3,517,300)۔
 کرنسی بولیور۔
 مذہب عیسائیت۔
 شرح خواندگی 93 فیصد۔
 افرادی قوت 12.25 ملین۔
 سرکاری زبان ہسپانوی۔

☆ ویت نام

Socialist Republic of Vietnam

- براعظم ایشیا۔
 محل وقوع ہندوچینی میں واقع ہے۔ شمال میں چین، مغرب میں لاؤس اور کمبوڈیا ہے۔
 رقبہ 127,149 مربع میل (329,315 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی 83,458,000 (2007ء)۔

دارالحکومت ہنوئی (2,931,400)۔

کرنسی ڈونگ۔

مذہب بدھ مت، رومن کیتھولک، اسلام، ملحد۔

شرح خواندگی 94 فیصد۔

افرادی قوت 44.39 ملین۔

سرکاری زبان ویت نامی۔

☆ مغربی صحارا

Western Sahara (Proposed State)

بزرگ عظم افریقہ۔

محل وقوع شمالی افریقہ کا ملک ہے۔ مشرق میں الجزائر، شمال میں مراکش اور جنوب میں موریتانیہ واقع ہیں۔

رقبہ 102,703 مربع میل (266,001 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 278,600 (2007ء)۔

دارالحکومت العین (198,200)۔

کرنسی مراکشی درہم، ٹالا۔

مذہب اسلام۔

افرادی قوت 12,000۔

سرکاری زبان کوئی نہیں۔

☆ یمن

Republic of Yemen

بزرگ عظم ایشیا۔

محل وقوع بحیرہ احمر اور بحیرہ عرب کے درمیان واقع ہے۔ شمال میں سعودی عرب اور مشرق میں اومان ہے۔

رقبہ 214,300 مربع میل (555,000 مربع کلومیٹر)۔

آبادی 20,676,000 (2007ء)۔

دارالحکومت صنعاء (1,778,900)۔

کرنسی ریال۔

مذہب اسلام۔

شرح خواندگی.....50 فیصد۔
 زرعی اجناس.....پھل، سبزیاں، کافی، چائے، کپاس، گوشت، مچھلی۔
 افرادی قوت.....5.83 ملین۔
 سرکاری زبان.....عربی۔

☆ زیمبیا

Republic of Zambia

براعظم.....افریقہ۔
 محل وقوع.....خشکی میں گہرا جنوب وسطی افریقہ کا ملک ہے۔ انگولا، ڈیموکریٹک ری پبلک آف کانگو،
 تنزانیہ، ملاوی، موزمبیق، زمبابوے، بوٹسوانا اور نمیبیا سے سرحدیں ملتی ہیں۔
 رقبہ.....290,585 مربع میل (752,612 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....11,288,000 (2007ء)۔
 دارالحکومت.....لوساکا (18 لاکھ)۔
 مذہب.....عیسائی 48 فیصد، روایتی عقائد 27 فیصد، اسلام 1 فیصد، دیگر 24 فیصد۔
 شرح خواندگی.....81 فیصد۔
 افرادی قوت.....4.63 ملین۔
 سرکاری زبان.....انگریزی۔

☆ زمبابوے

Republic of Zimbabwe

براعظم.....افریقہ۔
 محل وقوع.....جنوب وسطی افریقہ کا خشکی میں گہرا ملک ہے۔ مغرب میں نمیبیا اور بوٹسوانا، شمال میں
 زیمبیا، مشرق میں موزمبیق اور جنوب میں جنوبی افریقہ ہے۔
 رقبہ.....150,872 مربع میل (390,757 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی.....سوا کروڑ (2007ء)۔
 دارالحکومت.....ہرارے (2,331,400)۔
 مذہب.....عیسائیت اور مقامی عقائد۔
 شرح خواندگی.....91 فیصد۔
 افرادی قوت.....4.23 ملین۔
 سرکاری زبان.....انگریزی۔



دنیا میں ماتحت علاقے

☆ آسٹریلیا کے ماتحت علاقے Australian Dependencies

- 1- نارفوک آئی لینڈ Norfolk Island
رقبہ: 13.36 مربع میل
آبادی: 1,826 (2006ء)
1914ء سے آسٹریلیا کے ماتحت ہے۔
- 2- الٹس مورائیڈ کارٹیر آئی لینڈ The Ashmore And Cartier Island
رقبہ: 1.93 مربع میل
آبادی: 850
1934ء میں آسٹریلیا کے زیر نگیں یہ علاقہ آیا۔
- 3- آسٹریلین انٹارکٹک علاقہ Australian Antarctic Territory
رقبہ: 2,360,000 مربع کلومیٹر
یہ وسیع و عریض علاقہ 1936ء میں آسٹریلیا کے زیر انتظام آیا۔
- 4- ہرڈ آئی لینڈ اور میکڈونلڈ آئی لینڈ Heard Island And McDonald Island
رقبہ: 159 مربع میل
یہ غیر آباد جزائر 1947ء میں آسٹریلیا کے زیر انتظام آئے۔
- 5- کرسمس آئی لینڈ Christmas Island
رقبہ: 52 مربع میل
آبادی: 1,493 (2006ء)
بحر ہند میں واقع یہ جزائر 1958ء میں آسٹریلیا کے زیر انتظام آئے۔
- 6- کورل سی آئی لینڈ Coral Sea Island
رقبہ: 400,000 مربع میل
1969ء سے آسٹریلیا کے زیر انتظام ہے۔ یہاں مستقل آبادی کا وجود نہیں۔
- 7- کوکوس آئی لینڈ Cocos Island
رقبہ: 1721 میل (پر تھ کے شمال مغرب میں واقع ہے)۔
1955ء سے آسٹریلیا کے زیر انتظام ہیں۔ آبادی 574 ہے (2006ء)۔

☆ ڈنمارک کے ماتحت علاقہ جات Danish Dependencies

1- فیرو آئی لینڈز Faroe Islands

- رقبہ: 541 مربع میل (1,401 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی: 47,246 (2006ء)۔
 دارالحکومت: ٹورشان (17,300)۔
 شرح خواندگی: 99%۔
 فی کس آمدنی: 16,300 امریکی ڈالر۔
 شرح پیدائش: 0.6% سالانہ۔
 برآمدات: مچھلی اور مچھلی کی مصنوعات۔
 1948ء سے ڈنمارک کے زیر انتظام یہ علاقہ چلا آ رہا ہے۔

2- گرین لینڈ Green Land

- رقبہ: 131,931 مربع میل۔
 آبادی: 56,361 (2006ء)۔
 دارالحکومت: گاڈتھب (14,100)۔
 شرح خواندگی: 99%۔
 فی کس آمدن: 15,500 امریکی ڈالر۔
 برآمدات: مچھلی اور مچھلی کی مصنوعات۔
 1953ء کے ڈنمارک کے آئین کے مطابق گرین لینڈ ڈنمارک کا حصہ ہے۔

☆ نیدر لینڈز کے ماتحت علاقے Dutch Dependencies

1- نیدر لینڈز انٹیلیز Netherlands Antilles

- رقبہ: 371 مربع میل (961 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی: 221,736 (2006ء)۔
 دارالحکومت: ویلمسٹاڈ (60,100)۔
 شرح خواندگی: 97%۔
 فی کس آمدن: 16 ہزار امریکی ڈالر۔
 برآمدات: 2.076 بلین ڈالر (پٹرولیم کی مصنوعات)۔
 درآمدات: 4.383 بلین ڈالر (خوراک، خام پٹرولیم)۔

یہ جزائر 1994ء سے نیدرلینڈز کے زیر انتظام چلے آ رہے ہیں۔

2- آروبا Aruba

رقبہ: 75 مربع میل (193 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 71,891 (2006ء)۔

دارالحکومت: اورنجسٹاڈ (20,700)۔

شرح خواندگی: 97%۔

فی کس آمدن: 21,800 امریکی ڈالر۔

برآمدات: 80 ملین ڈالر (پٹرولیم کی مصنوعات مشینری و الیکٹریک آلات ٹرانسپورٹ آلات)۔

آروبا کی خارجہ پالیسی اور دفاع نیدرلینڈز کے زیر کنٹرول ہے۔

☆ فرانسیسی ماتحت علاقے French Dependencies

1- گادلپوے Guadeloupe

رقبہ: 687 مربع میل (1,780 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 452,776 (2006ء)۔

دارالحکومت: باسٹیر (12,900)۔

مذہب: رومن کیتھولک۔

شرح خواندگی: 98%۔

کرنسی: فرانک۔

فی کس آمدن: 17,900 امریکی ڈالر۔

برآمدات: شوگر، زرم، کیلے۔

2- فرنچ گویا French Guiana

رقبہ: 35,135 مربع میل (91,000 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 199,509 (2006ء)۔

دارالحکومت: کینی (60,500)۔

زبان: فرانسیسی۔

مذہب: رومن کیتھولک۔

شرح خواندگی: 83%۔

فی کس آمدن: 18,300 امریکی ڈالر۔

1947ء سے فرانس کے زیر انتظام چلا آ رہا ہے۔

مارٹینیک Martinique

رقبہ: 425 مربع میل (1,100 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 436,131 (2006ء)۔

دارالحکومت: فورٹ ڈی فرانس (170,300)۔

مذہب: رومن کیتھولک۔

زبان: فرانسیسی۔

کرنسی: فرانک۔

شرح خواندگی: 100%۔

فی کس آمدن: 14,400 امریکی ڈالر۔

اہم برآمدات: گنا، پائن اپل، کیلا، پٹرولیم کی مصنوعات۔

1635ء سے فرانس کے زیر انتظام چلا آ رہا ہے۔

ری یونین Reunion

رقبہ: 972 مربع میل (2,517 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 787,584 (2006ء)۔

دارالحکومت: سینٹ ڈینس (142,600)۔

مذہب: رومن کیتھولک 86%۔

فی کس آمدن: 16,200 امریکی ڈالر۔

اہم برآمدات: شکر، پر فیوم، نرم۔

یہ علاقہ 16ویں صدی سے فرانس کے زیر انتظام چلا آ رہا ہے۔

فرانسیسی پولی نیشیا French Polynesia

رقبہ: 1609 مربع میل (4,167 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 274,578 (2006ء)۔

دارالحکومت: پاپیتے (111,400)۔

کرنسی: پیسیفک کیوٹی (فنانشل) فرانک۔

زبان: فرانسیسی۔

مذہب: عیسائیت 84 فیصد، دیگر 10 فیصد، لادین 6 فیصد۔

شرح خواندگی: 98%۔

نی کس آمدن: 17,500 امریکی ڈالر۔
اہم برآمدات: کوکونٹ، شارک کا گوشت۔
1768ء سے فرانس کے زیر انتظام ہے۔

6- نیو کیلیڈونیا New Caledonia

رقبہ: 7,359 مربع میل (19,060 مربع کلومیٹر)۔
آبادی: 219,246 (2006ء)۔
دارالحکومت: نومیا (134,500)۔
کرنسی: پیسیفک فرانکل کیونٹی فرانک۔
زبان: فرانسیسی۔
شرح خواندگی: 91%۔
مذہب: عیسائیت۔
نی کس آمدن: 15,000 امریکی ڈالر۔
اہم برآمدات: نکل، لوہا، مچھلی۔

1853ء سے فرانس کے زیر انتظام چلا آ رہا ہے۔

7- ساؤتھرن اینڈ انٹارکٹک لینڈز Southern And Antarctic Lands

رقبہ: 3,023 مربع میل (7,829 مربع کلومیٹر)۔
آبادی: غیر آباد۔
دارالحکومت: پورٹ او فرانسس۔

8- والیز اینڈ فٹونا آئی لینڈز Wallis And Futuna Islands

رقبہ: 106 مربع میل (274 مربع کلومیٹر)۔
آبادی: 16,168 (2006ء)۔
دارالحکومت: ماتا آتو (1,300)۔
زبان: فرانسیسی۔
شرح خواندگی: 50%۔
نی کس آمدن: 3,800 امریکی ڈالر۔

1880ء سے فرانس کے زیر انتظام ہے۔

9- سینٹ پیری اینڈ میکولن St. Pierre And Miquelon

رقبہ: 93 مربع میل (241 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 7,026 (2006ء)۔
 دارالحکومت: سینٹ پیری (5,900)۔
 شرح خواندگی: 99%۔
 فی کس آمدن: 17,000 امریکی ڈالر۔
 1604ء سے فرانس کے زیر انتظام ہے۔

10- میوٹے Mayotte

رقبہ: 145 مربع میل (376 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی: 201,234 (2006ء)۔
 مذہب: اسلام 97 فیصد۔
 فی کس آمدن: 600 امریکی ڈالر۔
 1843ء سے فرانس کے زیر انتظام ہے۔

☆ ناروے کے ماتحت علاقے Dependencies of Norway

1- سیلبرڈ Svalbard

رقبہ: 62,049 مربع کلومیٹر (23,957 مربع میل)۔
 آبادی: 2,701 (2006ء)۔
 1925ء سے ناروے کے زیر انتظام ہے۔

2- بوٹ آئی لینڈ Bouvet Island

رقبہ: 58.5 مربع کلومیٹر (23 مربع میل)۔
 1928ء سے ناروے کے زیر انتظام ہے۔ غیر آباد جزیرہ ہے۔

3- جان مائن آئی لینڈ Jan Mayen Island

رقبہ: 144 مربع میل (373 مربع کلومیٹر)۔
 1929ء سے ناروے کے زیر انتظام ہے۔

4- پیٹر آئی لینڈ Peter I Island

رقبہ: 96 مربع میل۔
 1931ء سے ناروے کے زیر انتظام ہے۔

5- کوئین ماؤڈ لینڈ Queen Maud Land

انٹارکٹیکا کا علاقہ ہے۔ 1939ء سے ناروے کے زیر انتظام ہے۔

☆ نیوزی لینڈ کے ماتحت علاقے Dependencies of New Zealand

-1- کک آئی لینڈز Cook Islands

رقبہ: 93 مربع میل (241 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 21,571 (2006ء)۔

1901ء سے نیوزی لینڈ کے زیر انتظام ہے۔

-2- نیوے Niue

رقبہ: 100 مربع میل (259 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 2,166 (2006ء)۔

دارالحکومت: آلوئی۔

1901ء سے نیوزی لینڈ کے زیر انتظام ہے۔

-3- راس Ross

رقبہ: 160,000 مربع میل۔

انٹارکٹیکا ریجن کا علاقہ۔ 1923ء سے نیوزی لینڈ کے زیر انتظام ہے۔

-4- ٹوکیلو Tokelau

رقبہ: 3.86 مربع میل (10 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 1,405 (2005ء)۔

1925ء سے نیوزی لینڈ کے زیر انتظام ہے۔

☆ برطانیہ کے ماتحت علاقے Dependencies of the United Kingdom

-1- انگیلا Anguilla

رقبہ: 39 مربع میل (102 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 13,477 (2006ء)۔

دارالحکومت: دی ویلی (830)۔

کرنسی: ایسٹ کربین ڈالر۔

شرح خواندگی: 95%۔

فی کس آمدن: 7,500۔

1650ء سے برطانیہ کی نوآبادی ہے۔

-2- برمودا Bermuda

رقبہ: 20 مربع میل (53 مربع کلومیٹر)۔

- آبادی: 65,773 (2006ء)۔
 دارالحکومت: ہملٹن (970)۔
 کرنسی: برمودا ڈالر۔
 شرح خواندگی: 98%۔
 فی کس آمدن: 36,000 امریکی ڈالر۔
 1684ء سے برطانوی تاج کی حکمرانی ہے۔
برطانوی انٹارکٹیکا British Antarctica -3
 رقبہ: 425 مربع میل۔
 آبادی: 432,900 (2005ء)۔
 یہ وسیع علاقہ 1962ء سے برطانیہ کے زیر کنٹرول ہے۔
برٹش انڈین اوٹن British Indian Ocean -4
 رقبہ: 85 مربع میل (220 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی: مستقل آبادی نہیں ہے۔
 1965ء سے برطانیہ کے زیر کنٹرول ہے۔
برٹش ورجن آئی لینڈز British Virgin Islands -5
 رقبہ: 59 مربع میل (153 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی: 23,098 (2006ء)۔
 دارالحکومت: روڈ ٹاؤن (9,100)۔
 کرنسی: امریکی ڈالر۔
 شرح خواندگی: 98%۔
 فی کس آمدن: 38,500 امریکی ڈالر۔
 1956ء سے برطانیہ کے زیر تسلط ہے۔
کیمن آئی لینڈز Cayman Island -6
 رقبہ: 101 مربع میل (262 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی: 45,436 (2006ء)۔
 دارالحکومت: چارج ٹاؤن (29,400)۔
 شرح خواندگی: 98%۔
 فی کس آمدن: 32,300 امریکی ڈالر۔

1962ء سے برطانیہ کا اس علاقہ پر کنٹرول ہے۔

7- چینل آئی لینڈز Channel Islands

رقبہ: 75 مربع میل (194 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 156,040 (2005ء)۔

دارالحکومت: سینٹ ہیلر (28,600) اور سینٹ پیٹر پورٹ (16,600)۔

1066ء سے برطانیہ کے زیر انتظام ہے۔

8- فاک لینڈ آئی لینڈز Falkland Islands

رقبہ: 4700 مربع میل (12,173 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 2,967 (2003ء)۔

دارالحکومت: شیلے (2,100)۔

کرنسی: فاک لینڈ آئی لینڈ پاؤنڈ۔

1833ء سے برطانیہ کے زیر تسلط ہے۔ 1982ء میں ارجنٹائن نے قبضہ کر لیا لیکن برطانوی وزیراعظم مارگریٹ تھیچر کے دور میں سخت قدم اٹھاتے ہوئے دوبارہ اس پر تسلط قائم کر لیا گیا۔

9- جبرالٹر Gibraltar

رقبہ: 2 مربع میل (6 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 27,928 (2006ء)۔

کرنسی: جبرالٹر پونڈ۔

شرح خواندگی: 99%۔

فی کس آمدن: 27,900 امریکی ڈالر۔

10- آئل آف مین Isle of Man

رقبہ: 221 مربع میل (572 مربع کلومیٹر)۔

آبادی: 75,441 (2006ء)۔

دارالحکومت: ڈگلس (25,400)۔

1341ء سے برطانوی کنٹرول میں ہے۔

11- لیوارڈ آئی لینڈ Leeward Island

رقبہ: 38 مربع میل۔

آبادی: 12828۔

دارالحکومت: پلے ماؤتھ۔

- 12- **سینٹ ہلینا St. Helena**
 رقبہ: 158 مربع میل (410 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی: 7,502 (2006ء)۔
 دارالحکومت: جیموناؤن (1,500)۔
 کرنسی: پاؤنڈ سٹرلنگ۔
 شرح خواندگی: 97%۔
 1658ء سے برطانوی راج ہے۔
- 13- **ترکس اینڈ کیکوس آئی لینڈز Turks And Caicos Islands**
 رقبہ: 166 مربع میل (430 مربع کلومیٹر)۔
 آبادی: 21,152 (2006ء)۔
 دارالحکومت: کوکبرن ٹاؤن (5,000)۔
 شرح خواندگی: 98%۔
 فی کس آمدن: 11,500 امریکی ڈالر۔
 1678ء سے برطانیہ کے زیر انتظام ہے۔

☆ امریکہ کے ماتحت علاقے Dependencies of United States

- 1- **پورٹو ریکو Puerto Rico**
 رقبہ: 3,515 مربع میل۔ آبادی: 3,927,188 (2006ء)
 دارالحکومت: سان جوآن (433,412)۔ شرح خواندگی: 94%۔
- 2- **گوام Guam**
 رقبہ: 212 مربع میل۔ آبادی: 171,019 (2006ء)
 مذہب: رومن کیتھولک 85%۔ کرنسی: یو ایس ڈالر۔
 شرح خواندگی: 99%۔
- 3- **یو ایس ورجن آئی لینڈز US Virgin Islands**
 رقبہ: 136 مربع میل۔ آبادی: 108,605 (2006ء)
 کرنسی: یو ایس ڈالر۔ شرح خواندگی: 90%۔
- 4- **امریکن ساموآ American Samoa**
 رقبہ: 77 مربع میل۔ آبادی: 57,794 (2006ء)

دارالحکومت: پاگوپاگو (4,100)۔ شرح خواندگی: 97%۔
کرنسی: یوالیس ڈالر۔

5- Northern Mariana Islands آئی لینڈز

رقبہ: 184.17 مربع میل۔ آبادی: 82,459 (2006ء)
دارالحکومت: چالان کانوا۔ کرنسی: یوالیس ڈالر۔
شرح خواندگی: 97%۔

6- Midway Islands مڈوے آئی لینڈز

رقبہ: 2 مربع میل (5 مربع کلومیٹر)۔
آبادی: آبادی نہیں ہے۔ کچھ امریکی فوجی اور محکمہ جنگلی حیات کے ملازمین قیام پذیر ہیں۔
1859ء سے امریکہ کے زیر کنٹرول ہے۔

7- Wake Island ویک آئی لینڈ

رقبہ: 2.51 مربع میل (6.5 مربع کلومیٹر)۔
آبادی: مستقل آبادی نہیں۔ 200 سولین کنٹریکٹرز قیام پذیر ہیں۔

8- Johnston Atoll جانسٹن آٹول

رقبہ: 1.02 مربع میل۔ آبادی: مستقل آبادی نہیں ہے۔
396 امریکی فوجی اور شہری قیام پذیر ہیں۔

9- Line Islands لائنز

یہ تینوں جزائر 1936ء سے امریکہ کے کنٹرول میں ہیں۔ امریکی وزارت داخلہ کے پاس ان کا کنٹرول ہے۔

☆☆☆☆☆☆

www.KitaboSunnat.com

سائنس (Science)

ایٹم اور ایٹمی توانائی

(Atom and Atomic Energy)

پاکستان اور نیوکلیر پاور انرجی (Pakistan and Nuclear Power Energy):

پاکستان نے جدید ترین ایٹمی ٹیکنالوجی پر دسترس حاصل کرتے ہوئے مئی 1998ء میں کاسیاب ترین ایٹمی دھماکے کئے اور دنیا میں ساتویں عالمی ایٹمی طاقت جبکہ مسلم دنیا میں پہلی ایٹمی طاقت کا اعزاز حاصل کیا۔ پاکستان میں PAEC یعنی پاکستان ایٹم انرجی کمیشن ملک کے لیے نیوکلیر پاور انرجی مہیا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

کراچی نیوکلیر پاور پلانٹ (KANUPP) 1971ء سے کمرشل بنیادوں پر کام کر رہا ہے۔ Kanupp کی Gross Capacity لگ بھگ 137MWE ہے اور یہ گزشتہ 28 سالوں سے کاسیابی سے کام کر رہا ہے۔

پاکستان کا دوسرا نیوکلیر پاور پلانٹ جس نے 2000ء کے آخر میں کام شروع کیا چتر نیوکلیر پاور پلانٹ (Chasnupp) ہے۔ یہ میانوالی کے نزدیک چتر کے مقام پر چین کے ادارہ National Nuclear Cooperation اور Pakistan Atomic Energy Commission کے تعاون سے تیار ہوا ہے۔ اس کی پیداواری گنجائش 300 میگاواٹ ہے۔

پاکستان بھر میں لگ بھگ 15 کے قریب مقامات پر ایٹمی توانائی کے حوالہ سے پلانٹ اور لیبارٹریز کام کر رہی ہیں جن کے نام یہ ہیں:

- 1- کھوٹہ نیوکلیر زون (ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری)
- 2- سہالہ یورینیم کی افزودگی
- 3- راولپنڈی پاکستان انسٹیٹیوٹ آف نیوکلیر سائنس & ٹیکنالوجی
- 4- گولڑہ یورینیم کی افزودگی
- 5- واہ ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری
- 6- عیسیٰ خیل یورینیم کی لیبارٹری
- 7- ڈیرہ غازی خان یورینیم کے ذخائر
- 8- لاکھی یورینیم کے ذخائر
- 9- چتر ایٹمی ری ایکٹر

- 10- کنڈیاں اٹامک انرجی کی تیاری
11- کراچی ایٹمی ری ایکٹر
12- مٹمان بھاری پانی کی تیاری
13- لاہور Milling
14- خوشاب ٹرمیم کی تیاری
15- چاغی ایٹمی تجربات کی جگہ

ایٹم (Atom) :

اس کائنات میں چاند سورج ستارے پہاڑ زمین پانی چرند پرند سب ایٹموں سے مل کر بنے ہیں۔ ایٹموں کی مختلف ترکیبیں ہیں۔ کائنات میں فطری طور پر 92 مختلف ایٹم پائے جاتے ہیں۔ سب سے ہلکا اور سادہ ایٹم ہائیڈروجن کا ہوتا ہے۔ سب سے بھاری ایٹم عنصر یورینیم کا ہوتا ہے جو کہ ایٹمی بجلی گھروں کا بنیادی ایندھن ہے۔ کائنات میں سب سے زیادہ گیس ہائیڈروجن پائی جاتی ہے۔ سورج کا بڑا حصہ بھی ہائیڈروجن گیس پر مشتمل ہے۔ حیوانات اور نباتات میں ہائیڈروجن، کاربن، آکسیجن اور نائٹروجن کے مرکبات سب سے زیادہ جبکہ پوٹاشیم، کیلشیم، فاسفورس اور لوہے کے مرکبات قلیل مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

ایٹم کی ساخت :

ایٹم کا ایک مرکزہ ہوتا ہے جسے نیوکلئیس کہتے ہیں۔ اس پر مثبت برقی چارج ہوتا ہے۔ نیوکلئیس کے گرد منفی برقی چارج والے ذرات جو نسبتاً کافی ہلکے ہوتے ہیں مختلف بیضوی مداروں میں حرکت کرتے ہیں۔ نیوکلئیس میں نیوٹران اور پروٹون دو طرح کے ذرات ہوتے ہیں۔ پروٹون پر مثبت برقی چارج اور نیوٹران پر کوئی برقی چارج نہیں ہوتا لیکن پروٹون اور نیوٹران دونوں وزن میں یکساں ہوتے ہیں۔ عام حالت میں ایٹم کے مرکز میں پروٹون کی تعداد اس کے گرد گردش کرنے والے الیکٹران کی تعداد کے برابر ہوتی ہے۔ پروٹون کا وزن الیکٹران کے وزن سے 1,836 گنا زیادہ ہوتا ہے۔ دونوں کا برقی چارج برابر لیکن مخالف ہوتا ہے۔

آکسوٹوپ :

”کسی عنصر کے ایٹم جس کے نیوکلئیس میں نیوٹران کی تعداد مختلف ہو اس عنصر کے ہم جاء (آکسوٹوپ) کہلاتے ہیں۔“ یا ”کسی عنصر کے ایسے ایٹم جن کے ایٹمی نمبر ایک ہی ہوں لیکن کیمیائی نمبر مختلف ہوں“ اس عنصر کے آکسوٹوپ کہلاتے ہیں۔“

فطری طور پر پائے جانے والے 92 عناصر میں سے زیادہ تر کے ایک سے زیادہ آکسوٹوپ ہیں۔ مثلاً ہائیڈروجن ایٹم کا ایک آکسوٹوپ وہ ہے جس کے مرکز میں صرف ایک پروٹون ہوتا ہے، اسے

پروٹیم کہتے ہیں۔ دوسرا وہ ہے جس کے مرکز میں ایک پروٹون کے علاوہ ایک نیوٹران بھی ہے جسے ڈیوٹیم کہتے ہیں۔ تیسرا وہ ہے جس کے مرکز میں ایک پروٹون کے علاوہ دو نیوٹران ہیں اسے ٹریٹیم کہتے ہیں۔ ہائیڈروجن ان تینوں آکسوٹوپس کا مرکب ہے۔

آکسوٹوپس کو ایک دوسرے سے کیمیادی طور پر الگ کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس کیلئے طبعی طریقے استعمال کرنا پڑتے ہیں۔

یورینیم سب سے بھاری عنصر ہے۔ اس کے بھی دو آکسوٹوپ ہیں: ایک یورینیم (235) اور ایک یورینیم (238) کہلاتا ہے۔ دونوں کے مرکزوں میں پروٹون کی تعداد 92 ہے لیکن نیوٹران بالترتیب 143 اور 146 ہوتے ہیں۔ یورینیم (238) کے 140 ایٹموں کے مقابلے میں یورینیم (235) کا صرف ایک ایٹم ہوتا ہے۔ کیمیائی طریقے سے یورینیم (235) کو یورینیم (238) سے الگ کرنا ممکن نہیں ہے۔

1905ء میں مشہور سائنس دان آئن سٹائن نے ایک فارمولا پیش کیا کہ مادہ اور توانائی ایک ہی شے ہیں۔ یہ مخصوص حالات کے تحت ایک دوسرے میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ اس فارمولے سے پہلی بار علم ہوا کہ سورج اور دوسرے ستاروں کی بے پناہ توانائی کا اصل سرچشمہ مادے کے مکمل طور پر توانائی میں تبدیل ہونے کا عمل ہے۔ سورج اور اس کے دوسرے ستارے ہائیڈروجن ایٹم کو ہیلیم میں تبدیل بناتے ہیں جن کے عمل کے دوران کچھ مادہ تمام تر توانائی میں بدل جاتا ہے۔ مادے کا مکمل طور پر توانائی میں تبدیل ہونا صرف نیوکلئیائی عمل سے ہی ممکن ہے۔ بڑے پیمانے پر یہ تبدیلی صرف ہلکے ایٹموں کو ملا کر بھاری ایٹم بنانے کے دوران ہوتی ہے جیسا ستاروں میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی مادہ مکمل طور پر توانائی میں اس وقت تبدیل ہوتا ہے جب بھاری ایٹم پھٹ کر ہلکے ایٹموں میں تبدیل ہوتے ہیں۔

عام ری ایکٹروں میں سب سے بھاری دھات یورینیم کو پھاڑ کر توانائی حاصل کی جاتی ہے۔

یورینیم کے ایٹم کو پھاڑنا:

یورینیم دھات خالص حالت میں دو قسم کے آکسوٹوپ یورینیم (235) اور یورینیم (238) کا مجموعہ ہوتی ہے۔ اگر عام درجہ حرارت پر متحرک نیوٹران یورینیم (235) کے مرکز میں داخل ہوں تو یہ مرکز پھٹ جاتا ہے اور اس میں سے عموماً 3 نیوٹران نکلتے ہیں۔ ہلکے ایٹموں اور توانائی کی ایک خاص مقدار کے یہ 3 نیوٹران پھر 3 یورینیم (235) کے ایٹموں کو پھاڑتے ہیں اور اس طرح ایک سلسلہ وار ری ایکشن شروع ہو جاتا ہے۔ ایٹم بموں کو اگرچہ بے قابو دھماکہ ہی کرنا ہوتا ہے اس سلسلہ وار ری ایکشن کو کنٹرول نہیں کیا جاسکتا لیکن ایٹمی ری ایکٹروں میں اس سلسلہ وار عمل کو قابو میں کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح وقت کے ساتھ ساتھ یورینیم میں یورینیم (235) کے ایٹم پھٹ کر کم ہوتے چلے جاتے ہیں اور کچھ عرصے کے بعد یورینیم کو بدلنا لازمی ہو جاتا ہے لیکن یورینیم (235) کے ایٹم کے پھٹنے کے عمل کے دوران ایک اور عمل بھی ہو رہا ہوتا ہے اور

وہ یہ کہ یورینیم (238) کا ایک نیوٹران قبول کر کے پلوٹونیم میں تبدیل ہوتا۔ پلوٹونیم دھات یورینیم سے بھی بھاری ہے جس کے مرکز میں 93 پروٹون اور 246 نیوٹران ہوتے ہیں اور اسے بھی یورینیم (235) کی طرح نیوکلیائی ایندھن کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے یورینیم سے کیمیائی طریقوں سے الگ کیا جاسکتا ہے، یعنی نیوکلیئر ری ایکٹروں میں نہ صرف یہ کہ یورینیم (235) ختم ہو رہی ہوتی ہے بلکہ پلوٹونیم بھی پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ اس طرح ایٹمی بجلی گھر نہ صرف نیوکلیئر ایندھن جلا رہے ہوتے ہیں بلکہ اپنا اپنا ایندھن پلوٹونیم کی شکل میں پیدا بھی کر رہے ہوتے ہیں۔

ایٹمی ری ایکٹروں میں سے نکلے ہوئے یورینیم میں سے پلوٹونیم کو الگ کرنا ایک پُرخطر اور انتہائی پیچیدہ کام ہے جس کی سائنس اور تکنیک پر صرف چند ترقی یافتہ ممالک بشمول پاکستان، بھارت صلاحیت رکھتے ہیں۔ غیر اعلانیہ طور پر اسرائیل، جنوبی افریقہ اور شمالی کوریا کے بارے میں بھی یہ یقین رکھا جا رہا ہے کہ وہ اس صلاحیت کے حامل ہیں۔ اس وقت امریکہ، روس، چین، فرانس، برطانیہ، پاکستان اور بھارت کو یہ صلاحیت حاصل ہے۔

جو پلانٹ یورینیم سے پلوٹونیم الگ کرتے ہیں، انہیں ایٹمی ایندھن کو دوبارہ کارآمد بنانے والے پلانٹ یا نیوکلیئر ری پراسیسنگ پلانٹ کہتے ہیں۔

ایٹمی تابا ہی:

دوسری جنگ عظیم میں جاپان کے 2 شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرائے گئے جس سے ہولناک ایٹمی تابا ہی برپا ہوئی۔

16 اگست 1945ء کو ہیروشیما پر اٹھارہ سو فٹ کی بلندی سے ایٹم بم گرایا گیا جس کی طاقت 20 کلون (20 ہزار ٹن) ٹی، این ٹی، آتش مادے کے برابر تھی۔ 3 دن بعد دوسرے جاپانی شہر ناگاساکی پر بھی (19 اگست 1945ء) اتنی ہی بلندی سے ایٹم بم گرایا گیا، جتنی بلندی سے پہلا ایٹم بم گرایا گیا تھا۔ اس بم کی طاقت بھی پہلے جتنی تھی۔ پہلے ایٹم بم میں جو تابکار دھات استعمال ہوئی تھی، وہ یورینیم تھی اور دوسرے ایٹم بم میں پلوٹونیم تابکار دھات استعمال کی گئی تھی۔ پلوٹونیم کو مصنوعی طریقے سے ایٹمی ری ایکٹر میں تیار کیا جاتا ہے لیکن مرکزی کردار یورینیم دھات کا ہی ہوتا ہے۔

یورینیم:

یہ دھات سب سے پہلے 1789ء میں ایک جرمن کیمسٹ "مارٹن ہاسن رچ کلاپ راتھ" نے دریافت کی۔ وہ 1742ء میں وانی گیرڈ (ایک جرمن قصبہ) میں پیدا ہوا اور 1817ء میں انتقال کر گیا۔ اس نے دوا سازی کی حیثیت سے زیادہ تر زندگی گزاری اور پھر تعلیم و تدریس کے پیشے سے منسلک ہو گیا۔ بعد ازاں وہ برلن یونیورسٹی میں پروفیسر مقرر ہوا۔ یونیورسٹی میں اس نے دوران قیام ایک اہم دھات زروکونیم دریافت

کی۔ اس نے ایک کیمیا دان کے طور پر بہت شہرت پائی۔ اپنی زندگی میں اس نے لگ بھگ 200 تحقیقی و سائنسی مقالے لکھے اور علم کیمیا سے متعلق ایک لغت بھی مرتب کی۔ اس نے یورینیم دھات کا نام یورینس سیارے کے نام پر رکھا جسے ایک ماہر فلکیات "سرولیم ہرشل" نے 13 مارچ 1787ء کو دریافت کیا تھا۔ کلاپ راتھ نے اصل میں یورینیم کی جگہ ناخالص حالت میں ایک آکسائیڈ "یورینیم ڈائی آکسائیڈ" دریافت کیا تھا۔ یورینیم 1840ء میں خالص حالت میں تیار ہوئی تھی۔ 1940ء تک یورینیم اور اس کے مرکبات شیشے اور کراکری کی صنعت میں استعمال ہوتے رہے۔ یورینیم دھات کارنگ سفید ہوتا ہے مگر اس کے آکسائیڈ مختلف رنگوں زرد سیاہ گہرا بھورا اور بنہر رنگ کے ہوتے ہیں اور بہترین قسم کے زرد اور سنہری گلاس بنانے کیلئے صرف 0.006 فیصد دھات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس خوبصورت شیشے کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ اندھیرے میں چمکتا ہے۔ شیشے کی صنعت میں یورینیم کو سوڈیم اور امونیم ڈائی یورانٹ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا مگر اب یورینیم کے مرکبات عام استعمال ہوتے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ سو سال تک یورینیم صرف شیشے کی صنعت میں استعمال ہوتی رہی۔ 1928ء میں دو جرمن سائنس دانوں آٹوہان اور سٹراس مین نے یہ دریافت کیا کہ یورینیم کے نیوکلیئس کو پھاڑنے سے بے انتہا توانائی خارج ہوتی ہے۔ یہی غیر معمولی انکشاف بعد میں ایٹمی توانائی کا باعث ہوا۔ 1939ء میں ایک ایٹلین سائنس دان الزکوفری جو جرمن حکومت کے ڈرے امریکہ چلا گیا تھا نے دریافت کیا کہ یورینیم دھات کے ایٹم کو پھاڑنے یا انشطار سے ڈھائی نیوٹران حاصل ہوتے ہیں (جنہیں اب تین تصور کیا جاتا ہے)۔ یورینیم دھات کے ایٹم کو پھاڑنے کا پہلا تجربہ شکاگو یونیورسٹی (امریکہ) میں 2 دسمبر 1942ء کو کیا گیا۔ اس تجربے کیلئے جو اپریس استعمال ہوا اسے اب "ایٹمی ری ایکٹر" کہا جاتا ہے۔ یہ ایٹمی توانائی کے آغاز کا دور تھا۔ اب یورینیم کا جنگی و فوجی اہمیت کے پیش نظر زیادہ تر استعمال ایٹمی توانائی کی پیداوار یا ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔

1896ء میں ایک جرمن سائنس دان پروفیسر ہنری بیکرل نے یورینیم میں ایک انوکھے عمل کا مشاہدہ کیا۔ وہ یورینیم کے نمکیات یورینیم پوٹاشیم سلفٹ کی خصوصیات کا مطالعہ کر رہا تھا۔ ایک دن وہ یورینیم پوٹاشیم سلفٹ کو اپنی میز کی دراز میں رکھ گیا۔ اسی جگہ سیاہ کاغذ میں لپٹی ہوئی ایک فوٹو گرافی پلیٹ بھی رکھی تھی۔ جب ایک دن اس نے دراز کھولی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سیاہ کاغذ میں اچھی طرح لپٹی ہوئی فوٹو گرافی کی پلیٹ متاثر ہو چکی تھی۔ پروفیسر ہنری نے یورینیم کے نمکیات پر مزید تجربات کر کے بڑے دلچسپ انکشافات کئے۔ مثلاً یہ کہ یورینیم اور یورینیم کے نمکیات سے ایکسرے کی مانند شعاعیں نکلتی ہیں جو نظر نہیں آتیں مگر فوٹو گرافی پلیٹ پر اثر کرتی ہیں۔ یہ شعاعیں ٹھوس مادے میں سے گزرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور گیسوں کو تحلیل کرتی ہیں۔

بعد ازاں ایک سائنس دان رد فورڈ نے ان شعاعوں کا مطالعہ کر کے انہیں 3 حصوں میں الگ کر کے علیحدہ علیحدہ نام دیا۔ جیسے الفا، بیٹا، گیمما شعاعیں۔ اس نے مزید دریافت کیا کہ:

1- الفا شعاعوں پر مبنی بار ہوتی ہے۔ یہ ٹھوس مادے کے اندر 0.1 ملی میٹر سے زیادہ داخل نہیں ہو سکتیں، مثلاً ایلویمینیم یا ابرق وغیرہ۔ یہ 0.1 ملی میٹر ایلویمینیم کی موٹی چادر سے روکی جاسکتی ہیں۔ ان کی رفتار عام روشنی کی رفتار کا دواں حصہ ہے۔ روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیالیس ہزار میل فی سیکنڈ ہوتی ہے۔

2- بیٹا شعاعیں الفا شعاعوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔ یہ ٹھوس مادے کے اندر ایک سینٹی میٹر (10 ملی میٹر) تک داخل ہو سکتی ہیں۔ ان پر مثبت بجلی ہوتی ہے۔

3- گیمما شعاعوں پر کوئی بجلی نہیں ہوتی۔ یہ الفا، بیٹا دونوں شعاعوں سے طاقتور ہیں۔ ان کی رفتار روشنی کی رفتار کے برابر ہے۔ یہ اپنی رفتار کی وجہ سے دھڑکنے والی لکڑی کی دیوار کے پار سے بھی نکل جاتی ہے۔ یہ شعاعیں پانی کے اندر بھی چلی جاتی ہیں۔ یہ شعاعیں انسانی جسم کیلئے از حد خطرناک ہیں۔

یورینیم دھات ایک خاص مدت تک منتشر ہونے کے بعد اپنی تابکاری کی صلاحیت کھودیتی ہے اور ایک غیر تابکار دھات ”سیسہ“ میں بدل جاتی ہے اسی لئے قدرتی طور پر اس میں یورینیم کے ساتھ عام سیسہ بھی ملتا ہے لیکن سیسہ کے اگلی بھی کئی بڑے ذخائر ہیں۔

تابکاری دھات:

جب کوئی دھات شعاعوں میں منتشر ہو جائے تو اسے تابکار دھات (ریڈیو ایکٹیو) کہتے ہیں۔ یورینیم کے علاوہ ریڈیم اور تھوریم دھاتیں بھی تابکاری اثرات رکھتی ہیں۔ یہ دھاتیں خالص دھاتی حالت یا مرکبات کی شکل میں اندر میرے میں چھپتی ہیں۔ دھات کے وقت گھڑی کے ڈائل پر چمکتے ہوئے ہند سے دراصل ریڈیم دھات کے مرکبات ہوتے ہیں۔

یورینیم چونکہ ایک تابکار دھات ہے اس لئے اس کے نزدیک کھڑے ہونا یا اسے ہاتھ سے چھونا خطرناک ہے اسی لئے یورینیم اور اس کے مرکبات کو انسانی جسم سے دور رکھا جاتا ہے یا پھر انہیں محفوظ طریقے سے منتقل کیا جاتا ہے۔

یورینیم کے دیگر خواص:

1- یورینیم ایک سخت دھات ہے اور اس کا نقطہ پگھلاؤ 1,132 ڈگری سینٹی گریڈ ہے اور یہ 3,818 ڈگری سینٹی گریڈ پر ابلینا شروع ہو جاتی ہے۔

2- پاؤڈر کی شکل میں دھات میں یہ خصوصیت ہے کہ یہ ہوا میں فوراً جلتی ہے۔ یہ آکسیجن کے ساتھ 150 تا 350 درجہ سینٹی گریڈ پر جلتی ہے۔ آؤڈین کے ساتھ 350 درجہ سینٹی گریڈ پر کلورین کے ساتھ 500 درجہ سینٹی گریڈ پر اور برومین کے ساتھ 650 درجہ سینٹی گریڈ پر جلتی ہے۔

- 3- یورینیم دھات ہلکے تیزابوں میں حل ہو کر ہائیڈروجن گیس پیدا کرتی ہے۔
 4- جب یورینیم کے سالٹ کا محلول روشنی میں رکھیں تو وہ روشن (فلورسینس) ہو جاتا ہے۔
 دنیا میں یورینیم کے ذخائر:

اس وقت یورینیم کے زیادہ تر ذخائر امریکہ، کینیڈا، جنوبی افریقہ، فرانس اور چند دوسرے ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں کسی حد تک خام یورینیم یا یورینیم کچ دھات کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں جو ذریعہ غازی خان میں ملے ہیں۔

یورینیم کہاں سے حاصل ہوتی ہے؟

یورینیم ایک نایاب دھات ہے، لیکن چند دوسری عام دھاتوں کی نسبت یورینیم زیادہ مقدار میں زمین کے بالائی حصے میں پائی جاتی ہے۔ دوسری دھاتیں مثلاً چاندی، پارہ، ہسمتھ وغیرہ زمین میں کم مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ یورینیم دھات زمین میں 20 کلو میٹر گہرائی تک ملتی ہے۔ اوسطاً یہ 4 گرام فی ٹن زمین کے حساب سے موجود ہے۔ سمندر کے ایک ارب حصوں میں 3 حصے یورینیم دھات ہوتی ہے۔ جاندار مادے میں بھی نہایت قلیل مقدار میں یہ موجود ہے۔ فطرت میں یورینیم کئی معدنیات (Minerals) کی صورت میں ملتی ہے۔ اب تک یورینیم کی تقریباً 190 معدنیات دریافت ہو چکی ہیں جن میں سے قریباً 10 اہم ہیں۔ ان میں سے سب سے اہم معدن یا کچ دھات یورینی ٹائٹ معدن ہے جس میں یورینیم 45 تا 85 فیصد ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ پچ بلنڈے نامی معدن میں 60 فیصد تک یورینیم ہو سکتی ہے۔

یورینیم دھات حاصل کرنے کا طریقہ:

یورینیم کچ دھات کی صفائی کر کے پہلے یورینیم آکسائیڈ حاصل کیا جاتا ہے۔ ایک ٹن یورینیم کچ دھات سے 5 تا 2 پونڈ یورینیم آکسائیڈ حاصل ہوتی ہے۔ اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ اس آکسائیڈ سے کچھ کیمیائی طریقوں سے یورینیم دھات الگ کی جاتی ہے۔

سب سے پہلے کچ دھات کو باریک پیسا جاتا ہے (پینے کے بھی کئی مراحل ہیں)۔ پھر اس باریک شدہ دھات کو شورے یا گندھک کے تیزاب میں حل کیا جاتا ہے۔ اس تیزابی محلول میں سے یورینیم کو کسی نامیاتی محلول میں منتقل کر کے حاصل شدہ رسوب کو خشک کر کے سکھا لیا جاتا ہے۔ اس عمل کے بعد یورینیم آکسائیڈ حاصل ہوتا ہے۔ پھر اس آکسائیڈ کو شورے کے تیزاب میں حل کر کے کسی نامیاتی محلول جیسے ٹرائی ایٹائل فاسفیٹ کے ذریعے یورینیم دھات حاصل کی جاتی ہے۔ ایک دوسرے طریقے میں یورینیم آکسائیڈ کو فلورک ایسڈ میں حل کر کے یورینیم فلورائیڈ حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد فلورائیڈ کو کسی دھات جیسے میگنیشیم یا کالمیم کے ذریعے Reduce کیا جاتا ہے۔ یہ عمل 595 تا 705 درجہ سینٹی گریڈ پر ایک مخصوص برتن جسے "بم" کہتے ہیں میں کیا جاتا ہے۔ اس برتن کی دیواروں کے ساتھ میگنیشیم فلورائیڈ کو لیا جاتا

ہے۔ چنانچہ ری ایکشن ختم ہونے کے بعد یورینیم دھات مائع کی صورت میں سلیگ (برتن) کے نچلے حصے میں اکٹھی ہو جاتی ہے جہاں سے اسے ٹھنڈا ہونے پر نکال کر محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

ایٹمی ری ایکٹر:

کائنات کی تمام اشیاء مادے سے بنی ہوئی ہیں۔ مادہ چھوٹے چھوٹے ذروں کے باہمی تعلق سے بنتا ہے۔ ان ذروں کو ایٹم کہتے ہیں۔ ایٹم کو 3 حصوں نیوٹران، پروٹون اور الیکٹران میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایٹم کے مرکز میں پروٹون اور نیوٹران ہوتے ہیں۔ اس مرکز کے باہر الیکٹران مسلسل گردش میں ہوتے ہیں۔ ایٹم کو توڑنے کیلئے ایک مخصوص اپریش اور ایک مخصوص حالت بھی ضروری ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شرط کے مطابق یورینیم خالص ہونی چاہیے۔ یورینیم دھات خود بھی نیوٹران خارج کرتی ہے۔ اس عمل کو تیز کرنے کیلئے بعض اوقات دوسرے بیرونی ذرائع سے نیوٹران حاصل کئے جاتے ہیں۔

سائنسی زبان میں ایٹم کو توڑنے کے عمل کو ”نیوکلیئر فشن“ کہتے ہیں۔ چونکہ ایٹم بم کے پھٹنے سے بے انتہا توانائی درجہ حرارت کی صورت میں خارج ہوتی ہے۔ اگر پیدا شدہ توانائی کو کنٹرول کیا جائے تو وہ آپریشن ”ایٹمی ری ایکٹر“ کہلاتا ہے۔ اس کنٹرول شدہ توانائی کو کسی کارآمد کام جیسے بجلی پیدا کرنے یا بحری جہازوں آبدوز کشتیوں، ہوائی جہازوں، خلائی جہازوں کے انجنوں کو چلانے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

عام ایندھن مثلاً کوئلے، لکڑی کے جلنے سے بھی توانائی پیدا ہوتی ہے جو کیمیائی توانائی ہوتی ہے۔ جبکہ ایٹم کو پھاڑنے سے حاصل کردہ توانائی ”ایٹمی توانائی“ کہلاتی ہے اور اس کے ایندھن کو ایٹمی ایندھن کہتے ہیں اس لئے ری ایکٹر میں یورینیم کو بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک پونڈ یورینیم کے جلنے سے حاصل کردہ توانائی 30 لاکھ پونڈ کوئلہ جلانے سے حاصل کردہ توانائی کے برابر ہوتی ہے۔ یورینیم کے علاوہ پلوٹونیم بھی بطور ایندھن استعمال ہوتی ہے۔ سائنس دانوں نے فطری طور پر پائے جانے والے ہر ایٹم کے (بمقابلہ آکسیجن کے وزن کے) وزن کا پتہ چلایا ہوا ہے جسے ایٹمی وزن کہتے ہیں۔ اسی طرح سائنس دانوں نے تمام عناصر کے ایٹموں کے اوزان معلوم کئے ہیں۔ یورینیم دھات مختلف یورینیم کے ایٹموں کا مرکب ہوتی ہے۔ یورینیم کے ان مختلف ایٹمی اوزان کو سائنسی زبان میں آکسوٹپ کہتے ہیں۔

یورینیم دھات کے تین مختلف آکسوٹپ ہیں جن کے اوزان بالترتیب 234، 235 اور 238 ہیں۔ انہیں سائنسی اصطلاح میں ایسے لکھیں گے: یورینیم 234 یا U_{234} ، یورینیم 235 یا U_{235} اور یورینیم 238 یا U_{238} ۔ فطری طور پر پائے جانے والے یورینیم میں U_{238} کی مقدار سب سے زیادہ یعنی 99.2739 فیصد، U_{235} کی مقدار 0.7205 فیصد اور U_{234} کی مقدار صرف 0.0057 فیصد ہے لیکن نیوکلیئر فشن میں سب سے زیادہ حصہ یورینیم 235 کا ہے، یعنی دھات کوری ایکٹر میں پھاڑتے وقت یہ توانائی پیدا کرتا ہے۔ U_{238} پھیلتا نہیں بلکہ یورینیم کے پھٹنے سے جو تین نیوٹران خارج ہوتے ہیں ان میں سے ایک نیوٹران جذب کر کے

پلوٹونیم میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس طرح ری ایکٹر کے دو فائدے ہیں: پہلا یہ تو انائی پیدا کرتا ہے اور دوسرا پلوٹونیم کی ایک بڑی مقدار پیدا کرتا ہے۔

ایٹمی ری ایکٹر خالص یورینیم یا پلوٹونیم کی سلاخوں اور گریفائٹ کے بلاکوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ سلاخیں یکساں طور پر گریفائٹ میں تقسیم ہوتی ہیں۔ آج کل خالص یورینیم اور آکسائیڈ بھی استعمال ہوتا ہے۔ ری ایکٹر میں نیوکلیئر ری ایکشن کو روکنے کیلئے ہماری پانی یا کیڈمیم کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایٹم کے پھٹنے سے نیوٹران خارج ہوتے ہیں جو مزید ایٹموں کا انشقاق کرتے ہیں اور ایک لامتناہی عمل جسے Chain Reaction کہتے ہیں شروع ہو جاتا ہے۔ ری ایکٹر کو بند کرنے سے مراد ہے کہ خارج شدہ نیوٹران کو جذب کر لیا جائے تاکہ مزید انشعاقی عمل نہ ہو۔ اس مقصد کیلئے کیڈمیم دھات یا ہماری پانی کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ ایٹمی ری ایکشن کے خاتمے پر جزوی طور پر چلا ہوا یورینیم اور بڑی مقدار میں پیدا شدہ پلوٹونیم حاصل ہوتا ہے۔ یورینیم کو پلوٹونیم سے جدا کرنے کیلئے جو پلانٹ استعمال ہوتا ہے ری پروسیسنگ پلانٹ کہلاتا ہے۔

یورینیم کو پلوٹونیم سے جدا کرنے کی دو جوہات ہیں: پہلی وجہ یہ کہ یورینیم کو دوبارہ ری ایکٹر میں چلایا جائے اور دوسری وجہ یہ کہ خالص پلوٹونیم دھات بھی خالص یورینیم کی طرح ہوتی ہے (یعنی دونوں کی خصوصیات ایک جیسی ہیں)۔ ان دونوں دھاتوں سے ایٹم بم تیار ہو سکتے ہیں۔ اگر پلوٹونیم زیادہ مقدار میں ہو تو زیادہ بم تیار کئے جاسکتے ہیں۔ یورینیم کے ذخائر کی کمی کو پلوٹونیم سے پورا کیا جاسکتا ہے۔

ان دونوں دھاتوں کو ایٹمی ری ایکٹروں میں بطور ایندھن استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دونوں سے حرارت اور پھر حرارت سے بھاپ اور بھاپ سے ٹرپائرن چلا کر بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔ ایٹمی قوت کو مختلف مشینوں کو چلانا۔ یعنی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایٹمی توانائی کو بجلی کی پیدائش کیلئے قوت کو مختلف مشینوں کو چلانے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایٹمی توانائی کو بجلی کی پیدائش کیلئے سب سے پہلے 1957ء میں استعمال کیا گیا۔

ری پروسیسنگ پلانٹ:

ری پروسیسنگ پلانٹ کی تکنیکی تفصیل عام لوگوں کی سمجھ سے باہر ہوگی اس لئے یہاں صرف پلانٹ کے اصول و مقاصد ہی واضح کئے جائیں گے۔ دنیا میں یورینیم کے ذخائر نہایت قلیل ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ایک قیمتی دھات ہے۔ ری پروسیسنگ پلانٹ بہت بڑا اور نہایت قیمتی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے پلانٹ میں کام کرنے والوں کو Radiation سے بچانے کیلئے ایک نہایت قیمتی سات فٹ موٹی سپیشل کنکریٹ کی دیوار بنانا پڑتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ پلانٹ کا سارا کنٹرول ریویو کنٹرول ہے جو کمپیوٹر سسٹم سے منسلک ہوتا ہے۔ پلانٹ کی دیکھ بھال اور اسے چلانے پر اچھی خاصی رقم خرچ ہوتی ہے۔ حاصل

شدہ یورینیم کی قیمت عام طریقوں سے حاصل ہونے والی یورینیم سے زیادہ ہوتی ہے۔
پروسیس (طریقہ):

ری ایکٹر سے ایندھن کو ڈسچارج کرتے وقت اسے 15 سے 20 فٹ گہرے پانی کے ٹینک میں 50 سے 150 دن تک رکھ کر ٹھنڈا کیا جاتا ہے تاکہ آمیزشوں سے پیدا شدہ تابکاری اثرات ختم ہو جائیں۔ ٹھنڈا ہونے پر اس استعمال شدہ اینٹی ایندھن کو مطلوبہ سائز کے برابر میکاگی طریقہ سے کاٹ کر باریک کیا جاتا ہے۔ باریک شدہ فیول کو ایک Vessel میں شورے کے تیزاب میں حل کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد یورینیم اور پلوٹونیم کو نامیاتی محلول کے ذریعے الگ کیا جاتا ہے۔ یہ نامیاتی محلول ٹرائی بیوٹائل فاسفیٹ اور مٹی کے تیل پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کیمیکل کو پینٹ کی صنعت میں ٹی بی کہا جاتا ہے۔ یہ کیمیکل دھاتوں کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے لیکن دھاتوں کو حل کرنے والے محلول سے کوئی عمل نہیں کرتا۔ پھر دونوں محلولوں یعنی:

1- تیزاب میں حل شدہ دھاتیں؛

2- ٹرائی بیوٹائل فاسفیٹ اور مٹی کے تیل کے محلول کو بڑے بڑے ستونوں میں سے گزرا جاتا ہے اور مخالف کرنٹ استعمال کی جاتی ہے، یعنی ایک ہی کالم میں ایک طرف سے پہلا محلول آ رہا ہے اور دوسری سمت سے دوسرا محلول آ کر ملتا ہے۔ یوں محلولوں کے بار بار آپس میں ملنے سے اور مخصوص حالات میں پھر آگے دو محلول حاصل ہوتے ہیں۔ ایک میں یورینیم اور دوسرے میں پلوٹونیم ہوتا ہے۔ اس کے بعد کچھ اور طریقوں سے ان دونوں کو دھاتوں میں بدل دیا جاتا ہے۔ باقی Waste کو زمین دوز پانی کے ٹینک میں کافی عرصے کیلئے رکھ دیا جاتا ہے۔

شمسی توانائی:

شمسی شعاعوں کو ایندھن میں بدل کر زیر زمین پانی کو نکالنے سے لے کر سمندر کے کنارے پانی کو پینے اور زمینوں کی آبپاشی کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

شمسی بجلی گھر اسی اصول کے تحت بنائے جاتے ہیں۔ آرمینیا میں 1957ء میں اسی قسم کا ایک تجربہ کیا گیا تھا۔ سورج میں حرارت اور قوت کا بے پناہ ذخیرہ موجود ہے۔ اسے زمین تک لانے کیلئے شیشے کو ایک خاص ترتیب سے لگا کر بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ شمسی بجلی گھر کے اوپر بھاپ تیار کرنے کا ایک گردش کرتا ہوا بواکس ہوتا ہے۔ سورج کی حرارت پانی کو نقطہ جوش تک گرم کر دیتی ہے جس سے بھاپ بننے لگتی ہے۔ اس بھاپ کا دباؤ فضائی کڑے کے دباؤ سے تین گنا زیادہ ہوتا ہے۔ پھر بھاپ کو پائپ کے ذریعے بجلی گھر کے ٹربانوں میں پہنچایا جاتا ہے۔ ایسے بجلی گھروں کی استعداد 1,200 کلو واٹ تک ہوتی ہے۔ یہ بجلی گھر سورج کے نکلنے ہی اپنا کام شروع کر دیتے ہیں، کیونکہ فوٹو سیل کرنوں کو پکڑ لیتے ہیں۔ شمسی بجلی گھر صرف دن

اور صاف موسم میں کام کرتے ہیں، جس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ متواتر 24 گھنٹے حرارت پہنچانے کا کام کیسے ہو؟ اس مقصد کیلئے ان سٹکی بجلی گھروں میں زمین دوز کمرے ہوں گے جن میں گرم پانی حرارت کا ذخیرہ رکھے گا۔ بڑے بڑے تھرماس کی مانند یہ کمرے تقریباً 80 ڈگری سینٹی گریڈ تک سورج سے گرم کیا ہوا پانی جمع رکھیں گے۔ رات کے وقت خراب موسم یا برد آلود موسم میں جس قدر حرارت صرف ہوگی، دھوپ نکلنے ہی پھر جمع کر لی جائے گی۔

ہائیڈروجن بم:

ہائیڈروجن بم تابکاری اثرات اور طاقت میں ہزار ایٹم بموں سے بڑھ کر ہے، کیونکہ عام ایٹم بم کے پھٹنے سے جو تابکاری اثرات پھیلتے ہیں، ہائیڈروجن بم کے پھٹنے سے کئی گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ بم پھٹنے سے فضا میں تابکار سٹروئم پھیل جاتا ہے، جس کے کیمیادی اجزاء، کیمیشیم سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ تابکاری اجزاء جسم میں داخل ہو کر ہڈیوں کے گودے میں بیٹھ جاتے ہیں جس سے خون خراب ہو جاتا ہے اور لاعلاج امراض پھوٹ پڑتے ہیں۔

ماہرین کے مطابق 10 میگاٹن ٹی، این ٹی (Trinitrotoluene) کا ہائیڈروجن بم پھٹنے سے 25 میل کے رقبہ میں ہر چیز جل کر خاک ہو جاتی ہے۔ بم کے پھٹنے کے 7 گھنٹے کے بعد امریکہ کے کل رقبہ کا 30 فیصد حصہ تابکاری اثرات کے زیر اثر آ سکتا ہے۔ دو دن میں 46 فیصد حصہ تابکار اثرات کے زیر اثر آ سکتا ہے۔ تفصیلی مکمل طور پر جل جائیں گی اور جو بچیں گی، وہ ناقابل استعمال ہوں گی۔ تابکار اثرات کی وجہ سے وسیع و عریض زمینیں سالہا سال تک استعمال کے قابل نہ رہیں گی۔ اس کے علاوہ ہائیڈروجن بم کے حملے کے بعد 1,000 آنے والے سالوں تک کم از کم ایک کروڑ ستر لاکھ اور زیادہ سے زیادہ سوارا ب بچے معذور پیدا ہوں گے۔

روس نے نومبر 1961ء میں 50 میگاٹن ٹی این ٹی کے ہائیڈروجن بم کا تجربہ کیا تھا۔ اگر یہ بم زمین پر چھوڑا جائے تو ڈیڑھ میل قطر کا ڈیڑھ سو فٹ گہرا غار پیدا ہو سکتا ہے۔ 7 میل کے رقبہ میں کوئی شخص زندہ نہیں رہ سکتا۔ پھر 5 سے 6 میل کے فاصلے میں فولادی ڈھانچے 10 میل کے اندر پختہ عمارتیں اور 16 میل کے اندر کچے مکانات راکھ کا ڈھیر بن سکتے ہیں۔ ہائیڈروجن بم کے دھماکے سے پیدا ہونے والے تابکار ذرات 10 سے 20 ہزار میل کے علاقے میں فضا زہریلی بنادیں گے۔ دھماکے سے پیدا شدہ شعلوں کو دیکھنے سے بینائی ضائع ہو سکتی ہے۔ 50 میگاٹن بم (2 کھرب کلوگرام) 5 کروڑ ٹن بارودی قوت کے برابر ہے۔ ہائیڈروجن بم 1945ء میں ہیرو شیماء اور ناگاساکی پر گرائے جانے والے ایٹم بموں سے ڈھائی ہزار گنا طاقتور ہے، جن سے ایک لاکھ 30 ہزار لوگ ہلاک ہو گئے تھے۔

ہائیڈروجن بم میں یورینیم، پلٹینم اور ڈیوٹیریم استعمال کی جاتی ہے۔ یورینیم تابکاری دھات ہے،

جبکہ ڈیوٹریم دو گنا وزن کی ہائیڈروجن گیس۔ 50 میگاٹن بم پھٹنے سے 700 پونڈ تابکار ذرات پھوٹتے ہیں۔ 1945ء سے اب تک جتنے بھی ممالک نے جو تجربات کئے اور ان کے نتیجے میں جو تابکاری پھیل چکی تھی اس بم کے دھماکے نے اس میں 3 گنا اضافہ کر دیا۔

جب 50 میگاٹن کی طرح کا کوئی بم چند سو فٹ کی بلندی سے زمین کی سطح پر چھوڑا جاتا ہے تو اس سے پیدا شدہ تابکار اثرات اور غبار کو 3 درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: پہلا ایسا غبار جو وزنی ہوتا ہے جو اگرچہ بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے لیکن دھماکے کے مقام سے چند میل تک ہی پھیل سکتا ہے۔ یہ فضا میں زیادہ عرصہ تک متعلق نہیں رہتا۔ مجموعی طور پر اس سے زمین کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ بم پھٹنے پر آگ اور غبار کا ڈیڑھ میل قطر کا ایک گولہ بنتا ہے۔ پھر یہ گرم گیسوں پر مشتمل گولہ غبارے کی صورت میں اوپر اٹھتا ہے۔ چند گھنٹوں میں کچھ ذرات اور غبار فضا کی چلی تھوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس کے بعد دوسری قسم کا وہ تابکاری غبار آتا ہے جو بادل کی صورت میں اوپر اٹھ کر رفتہ رفتہ ٹھنڈا ہونے لگتا ہے۔ اس غبار کا ایک حصہ زیادہ سے زیادہ 35 ہزار فٹ کی بلندی تک پہنچتا ہے اور پھر فضا کے اس حصے میں اڑتا رہتا ہے۔ یہ غبار بادلوں میں پہنچ کر بارش کے ساتھ پہنچتا ہے اور پھر فضا کے اس حصے میں اڑتا رہتا ہے۔ یہ غبار بادلوں میں پہنچ کر بارش کے ساتھ زمین پر آتا ہے۔ اس عمل میں چار ہفتے لگتے ہیں۔ تیسری قسم کا تابکاری عنصر فضا کی سب سے اوپر والی تھوں میں پہنچ کر برسوں وہاں پڑا رہتا ہے۔ بم کی جسامت کے لحاظ سے ہی بالائی تھوں میں تابکاری غبار پھیلتا ہے۔ کم عمر آکسوٹوپس بہت جلد مردہ ہو جاتے ہیں، لیکن کچھ مہلک اجزاء کا اثر ایک صدی تک بھی قائم رہتا ہے۔

نیوٹران بم:

نیوٹران بم کاری ایکشن دوسرے تمام بموں سے بالکل مختلف ہے کیونکہ جس مقام پر اسے استعمال کیا جائے گا وہاں عمارتوں اور دیگر املاک کا نقصان تو بالکل نہیں یا نہ ہونے کے برابر ہوگا، لیکن یہ بم انسانی زندگیوں کیلئے انتہائی مہلک ہے۔

کوئی بھی ایٹم بم پھٹنے سے اس میں سے 4 چیزیں حرارت، دھماکہ، ایٹمی ذرات اور شعاعیں نکلتی ہیں، جبکہ نیوٹران بم میں سے ایک عام ایٹم بم کی نسبت صرف دسواں حصہ ایٹمی ذرات، دھماکہ اور حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اس بم سے نکلنے والی شعاعیں انتہائی خطرناک ہوتی ہیں جو موٹی سے موٹی دیواروں میں سے بھی نکل جاتی ہیں لیکن ان شعاعوں کا متاثرہ حصہ (رقبہ) محدود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان شعاعوں کے اثرات زیادہ سے زیادہ 24 گھنٹے تک اثر پذیر رہتے ہیں۔ اس طرح نیوٹران بم پھینک کر دشمن کے علاقوں پر قبضہ کرنا نہایت آسان ہے۔ کسی بھی شہر پر اسے پھینک کر اگلے دن وہاں قبضہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ اگلے دن تک تمام آبادی ختم ہو چکی ہوگی اور بم کے مہلک اثرات بھی زائل ہو چکے ہوں گے۔

نیوٹران بم کو مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسے 18 انچ دہانے والی توپ سے داغا جا

سکتا ہے۔ یہ ہم 50 سے 200 پونڈ کے ہو سکتے ہیں۔ اس ہم کو فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں میں نصب کیا جاسکتا ہے جن کی مار 50 سے 75 میل تک ہے۔ اسے راکٹ لانچر کے ذریعے بھی چلایا جاسکتا ہے۔ ایک عام بمبار طیارہ 8 نیوٹران بم لے جاسکتا ہے۔

ایک سائنس دان کے مطابق اس بم کو استعمال کرنے سے ایسے تابکار بادل پیدا ہونگے جن کے مہلک اثرات 6 ہزار سال تک قائم رہیں گے۔ ایک دوسرے سائنس دان کے مطابق اس بم کے پھٹنے سے ایسے ذرات خارج ہو سکتے ہیں مثلاً کاربن 14 کے ریڈیو ایکٹو آکسیجنو آکسیجن جو کہ انسان کیلئے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔ یورپی یونین نیوٹران میکانالوجی کے کونسلر بم تیار کرنے میں دلچسپی لے رہا ہے۔ یہ بم زوردار دھماکے والا ہو گا جن سے بالکل معمولی تابکار ذرات خارج ہوں گے۔ ان بموں کا مقصد دشمن کے ہتھیاروں اور تنصیبات کو تباہ کرنا ہو گا۔ ان سے آبادی کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

☆.....☆.....

سائنسی معلومات

عنصر (Element):

Elements are the building of nature.

مثلاً پانی..... جو ہائیڈروجن اور آکسیجن کا مرکب ہے۔ عنصر وہ شے ہے جس میں ایٹمز کییمیائی طور پر ایک جیسے ہوتے ہیں اور اس میں تمام ایٹمز کا اٹمی نمبر (Atomic Number) برابر ہوتا ہے۔ عنصر (Element) کو مزید سادہ حصوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔

ایٹم (Atom):

کسی عنصر کا وہ چھوٹے سے چھوٹا ذرہ جو عنصر کی خصوصیات کا اظہار کرتا ہے ایٹم کہلاتا ہے۔

The smallest particle of an element that can exist in an atom.

An atom consists of sub-atomic particles.

1- پروٹان (Proton):

یہ مثبت بار (Positive Electrical Charge) کے ذرات رکھتے ہیں۔

2- الیکٹران (Electron):

یہ منفی بار (Negative Electrical Charge) کے ذرات رکھتے ہیں۔

3- نیوٹران (Neutron):

یہ Electrically نیوٹرل ہوتے ہیں۔

علامت (Symbol):

کسی عنصر کا وہ نام جو اس عنصر کے پورے نام کی بجائے مختصر کر کے لکھا جائے علامت (Symbol) کہلاتا ہے۔

جب مختلف عناصر کے نام ایک ہی حرف سے شروع ہوتے ہوں تو ان کی علامت میں پہلے حرف کے ساتھ کوئی دوسرا حرف بھی لیا جاتا ہے۔ مثلاً:

علامت Symbol	عنصر Element
Ca	کیلشیم (Calcium)
Co	کوبالٹ (Cobalt)

چند کیمیائی عناصر

نمبر شمار	عنصر	علامت	ایشی نمبر	سال دریافت
1-	ایلمینیم (Aluminium)	Al	13	1827ء
2-	بیریم (Barium)	Ba	56	1808ء
3-	نکل (Nickel)	Ni	28	1751ء
4-	نائٹروجن (Nitrogen)	N	7	1772ء
5-	پلائٹیم (Platinum)	Pt	78	1735ء
6-	ریڈیم (Radium)	Ra	88	1898ء
7-	سور (Silver)	Ag	47	—
8-	سلفر (Sulphur)	S	16	—
9-	آکسیجن (Oxygen)	O	8	1774ء
10-	گولڈ (Gold)	Au	79	—
11-	کاربن (Carbon)	C	6	—
12-	آیوڈین (Iodine)	I	53	1811ء
13-	آئرن (Iron)	Fe	26	—
14-	فلورین (Flourine)	F	9	1866ء
15-	نائٹروجن (Nitrogen)	N	7	1772ء

1999ء میں دریافت ہونے والے عناصر

1999ء میں Physicists نے 3 ہماری ترین (Super Heavy) عناصر (Elements) دریافت کئے۔

Joint Institute for Nuclear Research جو Dubna روس میں واقع ہے امریکی اور روسی سائنس دانوں نے درج ذیل عناصر کی دریافت کا اعلان کیا:

عنصر (Element):

114		(ایک آکسو پ (isotope) میں 114 پروٹان + 184 نیوٹران شامل ہیں)
116		ماس (Mass) نمبر 289 (116 پروٹان + 173 نیوٹران)
118		ماس (Mass) نمبر 293 (118 پروٹان + 175 نیوٹران)

مشہور سائنسی ویب سائٹس

- 1- نیشنل سائنس فاؤنڈیشن امریکہ
www.nsf.gov National Science Foundation
- 2- سائنس نیوز آن لائن
www.Sciencenews.org Science News On line
- 3- آرٹیفیشل لائف آن لائن
http://alife.Santafe.edu Artificial life On line

چند مشہور ایجادیں / دریافتیں

1868ء	جارج ڈیمسنگ ہاؤس (امریکہ)	ایئر بریک (Air Brake)
1911ء	ویلس کیرئیر (امریکہ)	ایئر کنڈیشننگ
1899ء	ڈاکٹر فلکس ہوٹمن (جرمنی)	اسپرین (Aspirin)
1911ء	ارنست رور فورڈ (برطانیہ)	ایٹم (نیوکلیئر ماڈل)
1808ء	جان ڈالٹن (برطانیہ)	اشی نظریہ
1683ء	ہسٹن دان (نیدرلینڈز)	بیکٹیریا (Bacteria)
1643ء	ٹوری سیلی (اطالی)	بارومیٹر (Barometer)
1628ء	ولیم ہاروے (برطانیہ)	خون کی گردش
1839ء	Christian Schonbein (جرمنی)	اوزون (Ozone)
1884ء	لوئس ای واٹر مین (امریکہ)	فاؤنٹین پن
1543ء	نکولس (پولینڈ)	نظام شمسی
1972ء	RCA (امریکہ)	سی ڈی (Compact Disk)
1886ء	جان ویبیرٹن (امریکہ)	کوکاکولا
1852ء	ہنری گیلڈ (فرانس) (Non-Rigid)	ارزشپ
1900ء	فرڈیننڈ وان زپیلین (جرمنی) (Rigid)	المونیم مصنوعات
1866ء	چارلس ایم ہال	

1887ء	لوئس پاسچر، جو لیس فرینکوکس جو برٹ (فرانس)	اینٹی بائیوٹکس
1928ء	پنسلین کی ایجاد..... الیگزینڈر فلیمنگ (برطانیہ)	
1940ء	ہادر ڈھوری، ارنسٹ چیمین (برطانیہ)	
(Penicillin's Infection Fighting Properties)		
1867ء	جوزف لیسٹر (برطانیہ)	اینٹی سپٹک (سر جری)
1885ء	کارل بیئر (جرمنی) (انجن 250 rpm)	آٹو مو بائل
1885ء	گوٹلڈ (جرمنی) (انجن 900 rpm)	
1892ء	چارلس ای ڈریا (کار بورڈ پر سے)	
1883ء	اسٹین وان لی ویناک (نیدر لینڈز)	بیکٹیریا
1643ء	ایو-تھیلدا ٹوری سکی (اطالی)	بیرو میٹر
1816ء	کارل۔ ڈی۔ وان ساربرون (جرمنی)	بائیو سکل
1884ء	جیمز شارلے (جدید ماڈل) (برطانیہ)	
1929ء	ایڈون اہل (امریکہ)	بگ بینک تصویر
1965ء	آرنو پیٹر اس آربرٹ ولسن (امریکہ)	(کائنات وجود میں آنے کا نظریہ)
1628ء	ولیم ہاروے (برطانیہ)	خون کی گردش
1949ء	کیلوڈ میانی (فرانس)	Conical گولی
1888ء	جارج ایسٹ مین (امریکہ) (Hand Held)	کیمرا
1948ء	ایڈون لینڈ (امریکہ) (Polaroid Land)	
1867ء	الفریڈ نوہل (سوئڈن)	ڈائنامائٹ
1869ء	Friendrich Meischer (جرمنی)	ڈی این اے
1953ء	جیمز ڈی واٹسن (امریکہ)	ڈی آکسی رابونیکلیک ایسڈ
1832ء	مائیکل فیراڈے (برطانیہ)	الیکٹرک جزیئر (Dynamo)
1832ء	جوزف ہنری (امریکہ) (Hand-driven Model)	
1801ء	سر ہنری ڈیوی (برطانیہ)	الیکٹرک لیپ
1870ء	تھامس ایڈیسن (امریکہ)	
1879ء	تھامس ایڈیسن (مرکزی Vapour لیپ)	
1955ء	Narinder Kapany (برطانیہ)	فائبر آپٹکس
1883ء	سر جوزف سوان (برطانیہ)	معنوی فائبر
1889ء	کاؤنٹ ہلاری ڈی چارڈوئیٹ (فرانس) (ربان)	
1921ء	ہنری اگسٹی (امریکہ) (برطانیہ) (پولیسٹر)	
1705ء	ایڈمنڈ ہیل	نیل کا ڈوم واریا
1982ء	ڈاکٹر رابرٹ چاروک (امریکہ)	معنوی دل

1868ء	سورج پر پہلی مرتبہ میلیم گیس کی سر جوف لاکیر (برطانیہ)	آگاہی
1975ء	وینا میکس سونی (جاپان)	ہوم ویڈیو ٹیپ سسٹم (VCR)
1975ء	Matsushita (VHS) (جاپان)	
1922ء	سرفریڈرک جی ہائینگ 'جے جے آر میکوڈ' (کینیڈا)	انسولین
1905ء	الفریڈ 'جے جے' تھیوڈور سائمن (فرانس)	انٹیلی جنس ٹیسٹنگ
1675ء	اولاس (ڈنمارک)	روٹی کی رفتار
1718ء	جیمز ہیکل (برطانیہ)	مشین گن
1861ء	رچرڈ جے گیٹنگ (امریکہ)	
1600ء	ولیم گلبرٹ	زمین کی مقناطیسی قوت
1801ء	انتھانی حکومت فرانس	ہیڈرک سسٹم
1827ء	چارلس ویٹلون (برطانیہ)	مائیکروفون
1893ء	تھامس ایس ایڈلین (امریکہ)	موشن پکچر
1884ء	ایڈورڈ بلٹر (برطانیہ) (موٹر گاڑی سائیکل)	موٹر سائیکل
1885ء	گولڈ ڈالمیٹر (جرمنی) (Motorcycle Gasoline Engine)	
1846ء	جوبان گیل نے دریافت کیا	نیپتون (Neptune)
1932ء	جیمز ہاڈوک (برطانیہ)	نیوٹران
1919ء	ارنست ردفورڈ (انگلینڈ)	پروٹان
1901ء	کنگ جیلٹ (امریکہ)	ریزر (Razor)
1931ء	جیک فٹک (امریکہ) (ایلیٹریک)	
1935ء	چارلس ایف رچرڈ (امریکہ)	رچرکیل
1543ء	نکولس کوپرنیکس 'وارسا' (پولینڈ)	نظام شمسی اکائیات
1782ء	جیمز واٹ	سٹیم انجن
1914ء	سرارنٹ سوٹمن (انگلینڈ)	لفٹری ٹینک
1899ء	ولادیمیر پولسن (ڈنمارک)	ٹیپ ریکارڈر
1837ء	سویٹل ایف بی مورس (امریکہ)	ٹیلی گراف
1876ء	ایلیگزینڈر گراہم بیل (امریکہ)	ٹیلی فون (آئیڈیو سکوپ)
1926ء	جان لوئی بیئرڈ (سکاٹ لینڈ)	ٹیلی ویژن میکینیکل
1927ء	فرانس ورٹھ (امریکہ)	ٹیلی ویژن الیکٹرانک
1923ء	ولادیمیر زوروکون (امریکہ)	ٹیلی ویژن
1953ء	نیشیل ٹیلی ویژن سسٹم کمپنی (امریکہ)	کمر ٹیلی ویژن
1887ء	ولیم شیٹل (امریکہ)	ایلیٹریک ٹرانسمیٹر

سائنس (Science)

1781ء	ولیم ہرشل (نظام شمسی کا پہلا سیارہ دریافت ہوا) (برطانیہ)	یورینس
1972ء	فلپس کمپنی (وی نیدرلینڈز)	ویڈیو ڈسک
1912ء	Casimir Funk (تھامس بی)	وٹامن
1914ء	(وٹامن بی) میک کالم ایم ڈیوس (امریکہ)	
1912ء	(وٹامن اے) سرائف جے ہوکنو (برطانیہ)	
1922ء	(وٹامن ڈی) میک کالم (امریکہ)	
1933ء	(فولک ایسڈ) لوسی ولس (برطانیہ)	
1989ء	ٹیم بارنزلی (برطانیہ)	ورلڈ وائڈ ویب
1993ء	مارک اینڈرسن (www) عام صارفین کے لیے مہیا کیا (امریکہ)	

پیمائش و اوزان

لیئر پیمائش (Linear Measure):

ایک فٹ (ft)	=	12 انچ (in)
ایک گز (yd)	=	3 فٹ
ایک Rod (rd)	=	5 1/2 گز
ایک فرلانگ (fur)	=	40 Rod
(220 گز اور 660 فٹ)		
ایک میل (mi)	=	8 فرلانگ
(1,760 گز 5280 فٹ)		
ایک لیگ (League)	=	3 ذمئی میل
ایک Statute یا ایک ذمئی میل	=	5,280 فٹ
ایک انٹرنیشنل (Nautical) میل	=	6076.11549 فٹ

ایریا پیمائش (Area Measure):

ایک مربع فٹ	=	144 مربع انچ
ایک مربع گز (1,296 مربع انچ)	=	9 مربع فٹ
ایک مربع Rod (272 1/4 مربع فٹ)	=	30 1/2 مربع گز
ایک ایکڑ (4,840 مربع گز 43,560 مربع فٹ)	=	160 Rods
ایک مربع میل	=	1640 ایکڑ
ایک سیکشن (زمین کا)	=	ایک مربع میل
ایک ٹاؤن شپ (36 سیکشن یا 36 مربع میل)	=	36 مربع میل

کیوبک پیمائش (Cubic Measure):

ایک کیوبک فٹ (cu ft) = 1,728 کیوبک انچ

ایک کیوبک گز (cu yd) = 27 کیوبک فٹ



Cooking Measurment

ایک کپ		16 ٹمبل جی
1/2 کپ		12 ٹمبل جی
2/3 کپ		10 ٹمبل جی + 2 چائے جی
1/2 کپ		8 ٹمبل جی
3/8 کپ		6 ٹمبل جی
1/3 کپ		5 ٹمبل جی + ایک چائے جی
1/4 کپ		4 ٹمبل جی
1/8 کپ		2 ٹمبل جی
1/6 کپ		2 ٹمبل جی + 2 چائے جی
1/16 کپ		1 ٹمبل جی
ایک Pint		2 کپ
ایک Quart		2 Pints
ایک ٹمبل جی		3 چائے جی
ایک کپ		48 چائے جی

U.S. --- Metric Cooking Conversions

1 لیٹر		1/5 چائے جی
5 لیٹر		1 چائے جی
15 لیٹر		1 ٹمبل جی
ایک سو ہزار 100,000	:	ایک لاکھ
ایک ملین 1,000,000	:	دس لاکھ
دس ملین 10,000,000	:	ایک کروڑ
ایک ہزار ملین	:	ایک بلین
ایک ہزار بلین	:	ایک ٹریلین

وزن (Weight):

0.9331 کلوگرام = 2.057 lbs = ایک سیر

37.324 کلوگرام	=	82.286lbs	=	ایک من
1.016 میٹرک ٹن	=	2240lbs	=	ایک long ٹن
170.2 کلوگرام	=	375lbs	=	ایک کاشن گانٹھ
27.25 کلوگرام	=	0.73mds	=	ایک بشل

رقبہ (Area):

0.4047 ہیکٹر	=	4840 مربع گز	=	ایک ایکڑ
	=	35.315 کیوبک فٹ	=	ایک کیوبک میٹر

لسانی (Length):

0.914 میٹر	=	36 انچ	=	ایک گز
1.709 کلو میٹر	=	1760 گز	=	ایک میل

مائع پیمائش (Liquid Measures):

1.20094 امریکن گیلن	=	4.561 لیٹر	=	ایک امپیریل گیلن
42 امریکن گیلن	=	134.9726 امپیریل گیلن	=	ایک امریکن بیرل
	=	7.454 بیرل	=	ایک ٹن (تیل)

ایک ٹن = 50,000 کیوبک فٹ آف نیچرل گیس = 16appl بیرل



برطانوی نظام کے پیمائش و اوزان

پیمائش (برطانوی نظام)	بحری فاصلہ (برطانوی)
12 انچ	1 فٹ
3 فٹ	1 میٹر
سازھے پانچ گز	1 پل
4 پل	1 چھین یا 22 گز
10 چھین	1 فرلانگ
8 فرلانگ	1 میل
	4 گرین
	1 قیراط
	1 پٹی ویت
	1 اوٹس
	1 پاؤنڈ
	1 کوارٹر

40 مربع پول	1 راڈ (210 مربع گز)	100 پاؤنڈ	1 ہنڈرڈ ویت
4 مربع راڈ	11 یکڑ (4840 مربع گز)	20 ہنڈرڈ ویت	1 ٹن
1640 یکڑ	1 مربع میل	اوزان عام (برطانوی)	
سروریز کا طریقہ پیمائش	27.1132 گرین	1 ڈرام	
7.92 انچ	1 لک	16 ڈرام	1 اونس
100 لک	1 جھن	16 اونس	1 پاؤنڈ
80 جھن	1 میل	14 پاؤنڈ	1 سٹون
625 مربع لک	1 مربع پول پاراڈ	2 سٹون	1 کوارٹر
16 مربع پول	1 مربع جھن	4 کوارٹر	1 ہنڈرڈ ویت
10 مربع جھن	11 یکڑ	20 ہنڈرڈ ویت	1 ٹن
1640 یکڑ	1 مربع میل	اوزان دوا (فنگ)	
60 گرین	1 دراشم	1 پھل	36.368 لٹر
80 گرین	1 اونس	1 کلوگرام	2.20462 پاؤنڈ
12 اونس	1 پاؤنڈ	1 مربع میل	2.5899 مربع کلو میٹر
	اوزان دوا (سیال)	1 مربع انچ	6.4516 مربع سینٹی میٹر
60 منم	1 دراشم	11 یکڑ	404686 ایکڑ
8 دراشم	1 اونس	1 سیر	0.93 کلوگرام
20 اونس	1 پبٹ	1 من	37.32 کلوگرام
8 پبٹ	1 جھلین	32 درجہ فارن ہائیٹ	ڈگری
	اوزان کا تقابلی جائزہ	212 درجہ فارن ہائیٹ	100 ڈگری
1 تولہ	180 گرین		
1 پاؤنڈ (صرافہ)	5760 گرین	اعشاری نظام (لہائی)	
1 پاؤنڈ (عام)	7000 گرین	10 ملی میٹر	1 سینٹی میٹر
1 ڈرام	1772 گرام	10 سینٹی میٹر	1 ڈیسی میٹر
1 اونس	28.35 گرام	10 ڈیسی میٹر	1 میٹر
1 پاؤنڈ	453.59237 کلوگرام	10 میٹر	1 ڈیکائی میٹر
1 ٹن	1016.047 کلوگرام	10 ڈیکائی میٹر	1 میکرو میٹر

سائنس (Science)

اعشاری نظام (سیال)	984 ٹن	1 ٹن میٹرک
1 سینٹی لیٹر	2.540 سینٹی میٹر	1 انچ
1 ڈیسی لیٹر	9.144 میٹر	1 گز
1 لیٹر	1.609344 کلو میٹر	1 میل
1 ڈیکالٹر	15.432 گرین	1 گرام
1 ہیکٹولٹر	7598 پینٹ (شامی)	1 لیٹر
1 کلو لیٹر	21.9975 ٹینک	1 ہیکٹولٹر
	4.54596 لیٹر	1 ٹینک
1 تولہ	12 ماش	اعشاری نظام (رقبہ)
1 چھٹاک	5 تولہ	100 مربع میٹر
1 پاؤ	4 چھٹاک	1000 مربع میٹر
1 سیر	4 پاؤ	اعشاری نظام (وزن)
1 من	40 سیر	10 لی لی گرامز
1 ٹن	27 من 8 سیر 12 چھٹاک	10 سینٹی گرامز
رقبہ (پنجاب)	1 گرام	10 ڈیسی گرامز
1 مرلہ	9 مربع قدم	10 گرامز
1 کنال	20 مرلے	10 ڈیکالٹر گرامز
1 ہیکھ	4 کنال	10 ہیکٹو گرامز
1 گھمادوں	2 ہیکھ	100 کلو گرامز
1620 مربع گز	1 ہیکھ	10 کوئٹل
1 جریب	22 گز	1 ٹن (میٹرک)
4840 مربع گز	10 مربع جریب	پاکستانی نظام (دسی وزن)
11 ایکڑ	یا 125 ایکڑ	8 شعاش
1 مربع		1 چاول

نوبل انعام

ڈانٹامانٹ کے موجد الفریڈ نوبل (Alfred Nobel) نے اسن سائنس اور ادب میں نمایاں کام کرنے والے افراد کے لیے 1896ء میں نوبل پرائز کا اجرا کیا جو 1901ء میں 'Literature' 'Peace' 'Chemistry' 'Physics' 'Physiology or Medicine' میں دینا شروع کئے گئے۔

1969ء میں Economic Science میں بھی نوبل انعام کا اجرا کیا گیا۔

اسن (Peace) کے نوبل انعام 1914ء، 1915ء، 1916ء، 1918ء، 1923ء، 1924ء، 1928ء، 1932ء، 1939ء، 1940ء، 1941ء، 1942ء، 1943ء، 1948ء، 1956ء، 1966ء، 1967ء اور 1972ء میں جاری نہیں کئے گئے۔

1973ء میں اسن کا جو نوبل انعام جاری کیا گیا، وہ امریکہ کے سابق وزیر خارجہ ہنری کسجراور شمالی ویت نام کے رہنما Le Duc کو مشترکہ طور پر دیا گیا لیکن Le Duc نے نوبل پرائز لینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ویت نام میں اسن بحال ہی نہیں ہو سکا تو پھر اسن کا انعام لینا کیسا؟

ادب (Literature) میں نوبل انعام 1914ء، 1918ء، 1935ء، 1940ء، 1941ء، 1942ء اور 1943ء میں جاری نہیں کیا گیا۔

فزکس (Physics) میں 1916ء، 1931ء، 1934ء، 1940ء، 1941ء اور 1942ء میں نوبل انعام نہیں دیئے گئے۔

میڈیسن (Medicine) میں 1915ء، 1916ء، 1917ء، 1918ء، 1921ء، 1925ء، 1940ء، 1941ء اور 1942ء میں نوبل انعام جاری نہیں کئے گئے۔

کیمسٹری (Chemistry) میں 1916ء، 1917ء، 1919ء، 1924ء، 1933ء، 1940ء، 1941ء اور 1942ء میں نوبل انعام جاری نہیں کئے گئے تھے۔

2008ء کے نوبل انعام یافتگان

2008ء کے نوبل انعام حاصل کرنے والوں کے ناموں کا اعلان 6 سے 13 اکتوبر 2008ء تک کیا گیا۔

1-	اسن	Peace	مارتی ایتھیساری (سابق صدر فن لینڈ)
2-	محاشیات	Economics	پال کرکمین (امریکی معیشت دان اور کالم نگار)
3-	طبیعیات	Physics	ماکو کوہایاشی، ٹوشی ہائیڈمکاوا (جاپان) یوشیرو ہبو (امریکہ)
4-	کیمیا	Chemistry	مارٹن چالفی، روبرٹسین (امریکہ)، اوساوشیمورا (جاپان)
5-	طب	Medicine	ہیرالڈرہان (جرمنی)، فرانکو زیری سوسی، لک موگلیر (فرانس)
6-	ادب	Literature	جین میری گتاف لی کلیزیو (فرانس)

انسانی جسم اور جینیاتی ریسرچ

Human Body and Genetic Research

انسانی کے جسم اور اس میں جنم لینے والی مختلف بیماریوں اور پیچیدگیوں کے حل کیلئے سائنس دان کا تاریخی جدوجہد میں مصروف عمل ہیں۔ اس سلسلہ میں عظیم ترین کامیابی جو تاریخ کا حصہ بن چکی ہے 26 جون 2000ء کو حاصل ہوئی، جب انسان نے اپنے جسم کے جین کوڈی کوڈ کر لیا، یعنی جسم کے بنیادی چھوٹے سے چھوٹے عنصر (جین) کو کھول دیا۔ اس حیرت انگیز انسانی کارنامہ کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اب انسان اس قابل ہو گیا ہے کہ:

☆ ہر قسم کی بیماری کا علاج ممکن بنادیا جائے گا۔ 20 سال بعد لاحق ہونے والی بیماری کا بھی پیشگی پتہ چلایا جاسکے گا۔

☆ انسانی عمر میں اضافہ ممکن ہو گیا ہے۔ انسانی ذہن تبدیل کر کے عقلمند کو بیوقوف اور احمق کو عقل مند بنایا جاسکتا ہے۔

اس قسم کے لاتعداد اور حیرت انگیز انکشافات اور ایجادات جلد ہی منظر عام پر آ جائیں گی۔ وراثت سے متعلق انسان میں پائے جانے والے نسلی ذرات کو جین کہا جاتا ہے جو DNA (ڈی آکسی رائبونیوکلک ایسڈ) کے بنے ہوتے ہیں۔ DNA ایک پیغام رساں خلیہ RNA کے ذریعے خلیوں کو ہدایات جاری کرتا ہے۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ DNA ایک خلیہ کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس بات پر بھی متفق ہیں کہ RNA کی ساخت میں کوئی ایسی بات ضرور ہے جو جسم میں امائنو ایسڈ کو مرتب کرتی ہے۔

امائنو ایسڈ RNA اور رائبوسومز ملکر خصوصی پروٹین بناتے ہیں۔ ذرا سی غلطی پروٹین میں تبدیلی پیدا کر سکتی اور اسی وجہ سے جاندار کا سارا ڈھانچہ بدل سکتا ہے۔ DNA کا کوڈ خلیہ کی تمام سرگرمیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ DNA 3' ارب چھوٹے سالموں پر مشتمل ہے۔ جینک کوڈ جسے زندگی کا پوشیدہ کوڈ کہا جاسکتا ہے اس بنیادی سالمے کا خاصہ ہے جو انسان نے حاصل کر لیا ہے۔

☆ انسانی جسم میں 75 کھرب خلیے ہوتے ہیں۔

☆ انسان میں 46 کروموسمز ہیں۔ یہ جوڑوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ ان جوڑوں کو آکسوم کہا جاتا ہے۔

☆ ایک خلیہ میں 30 ہزار سے 1½ لاکھ تک جینز ہوتے ہیں۔

☆ اس چھوٹے سے جین میں ذرا سی خرابی تبدیلی بڑی سے بڑی بیماری کا سبب بن سکتی ہے۔ ایسی بیماریوں کو سنگل جین کی بیماری کہتے ہیں جن کی تعداد 4 ہزار ہے۔

☆ ان بیماریوں میں کینسر کی 200 اقسام ہیں۔

☆ شوگر، دم، گھٹنیا، پارکنسن، سیکل سیل، انیمیا، ہیوفیلیا، تیز و فرینیا (پراگندہ خیالی)، دل کی بیماریاں بھی جین کی ذرا سی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔

جینیٹکس (Genetics) Biology (حیاتیات) کی وہ شاخ جو Heredity اور

Variation سے متعلق ہو، کو Genetics کہتے ہیں۔

عمل وراثت (Inheritance) والدین سے اولاد میں خصوصیات کی منتقلی کے عمل کو وراثت (Inheritance) کہتے ہیں۔

والدین اپنے Gametes کے ذریعے اولاد کی حیاتیاتی

معلومات (Biological Information) بہم پہنچاتے ہیں۔

کروموسوم (Chromosome) کو موسومز خلیے (Cell) کے انتہائی اہم اجزاء ہوتے ہیں جو کہ طبعی طور پر وراثتی تبدیلی کے حامل ہوتے ہیں۔

یہ Cell کے Nucleus میں موجود ہوتے ہیں۔ کروموسوم کو

1876ء میں والڈار نامی سائنس دان نے دریافت کیا۔

ہر کروموسوم پر ایک سے زیادہ جین Gene ہوتے ہیں۔ کروموسوم

کی وہ جگہ جہاں Gene واقع ہو، اس کا Locus کہلاتا ہے۔

کروموسومز 2 نامیاتی مرکبات سے بنے ہوتے ہیں: (DNA) ڈی این اے

(1) پروٹین (2) نیوکلیک ایسڈ

اگلی نسل میں صرف نیوکلیک ایسڈ ہی منتقل ہوتا ہے۔ یہ نیوکلیک ایسڈ

کیمیائی طور پر DNA (Deoxyribo Nucleic Acid) ہوتا ہے۔

DNA کیمیائی طور پر فاسفورک ایسڈ، ڈی آکسی رائبوز، شوگر اور 4

مختلف نائٹروجنی Bases سے بنا ہوتا ہے۔ یہ مرکبات نیوکلیوٹائیڈ

کی شکل میں ہوتے ہیں۔

DNA دو سائنس دانوں، واکسن اور کرک نے 1953ء میں

دریافت کیا۔

ہر جاندار میں جین خصوصیات کو کنٹرول کرتے ہیں۔ کسی خصوصیت کی

جینیاتی بنیاد کو جینوٹائپ Genotype کہتے ہیں۔

جینوٹائپ (Genotype)

فینو ٹائپ (Phenotype)

جانداروں میں ظاہری خصوصیات کو جانداروں کی فینو ٹائپ
Phenotype کہتے ہیں۔

الیل (Allele)

وہ جنم جو متضاد خاصیت کے ایک جوڑے کو کنٹرول کرتے ہیں
الیل کہلاتے ہیں۔

جنسی کروموسوم (Sex Chromosomes) جن کی مدد سے جنس کا تعین ہوتا ہے Sex Chromosomes
کہلاتے ہیں۔

یہ کروموسومز مادہ میں XX اور ز میں XY ہوتے ہیں۔

انسان میں 46 کروموسومز ہوتے ہیں جو 23 ہومولوگس جوڑوں
کی شکل میں ہوتے ہیں۔ 22 جوڑے آٹوسوم اور ایک جوڑا جنسی
کروموسوم کا ہوتا ہے۔

زگیمیٹس یعنی Sperm دوطرح کے ہوتے ہیں۔

سپرم (Sperm)

X کروموسوم والے Sperms

Y کروموسوم والے Sperms

اگر جنسی ملاپ کے دوران کسی مادہ گیمیٹ کا 'X' کروموسوم والے ز
گیمیٹ سے ملاپ ہو تو XX Chromosomes کے نتیجہ میں پیدا
ہونے والا بچہ مادہ ہوگا جب کہ 'Y' کروموسوم والے زگیمیٹ سے
ملاپ کی صورت میں پیدا ہونے والا بچہ نہ ہوگا۔

جینیٹک انجینئرنگ

یہ ایک خاص قسم کی ٹیکنالوجی ہے جس میں کسی جاندار کے مخصوص
جین بیکٹیریا کے DNA میں داخل کئے جاتے ہیں اور پھر بیکٹیریا
(Genetic Engineering)

بیرونی جین کی ہدایت کے مطابق عمل کرتے ہوئے مواد پیدا کرنا
شروع کر دیتے ہیں۔

اس ٹکنیک سے انسانی Hormonic Growth کی جاتی ہے۔

جینیاتی ریسرچ میں پاکستان کا کردار:

1998ء میں ایٹمی صلاحیت کا مظاہرہ کرنے کے بعد پاکستان جدید سائنسی تحقیقات کے حوالہ
سے بھی دنیا میں خاص مقام حاصل کر چکا ہے۔ 5 نومبر 2000ء کو پاکستان کی آئی کیو خان لیبارٹریز اسلام
آباد کے بائیومیڈیکل اینڈ جینیٹک انجینئرنگ ڈویژن نے انسانی جسم میں پیاریوں سے متعلق پائے جانے
والے 4 نئے جین دریافت کر کے جینیٹک انجینئرنگ کی ترقی میں پاکستان کا نام نمایاں کر دیا ہے۔

پاکستانی سائنس دانوں نے انسانی جسم میں بیماریوں سے متعلق درج ذیل 4 نئے جین دریافت کئے جو آنکھ کی بیماریوں سے متعلق ہیں:

نام جین	نوعیت
1- Microphthalmia	آنکھ کی بناوٹ سے متعلق ہے اور آنکھ کے پیدائشی سائز میں کمی کے بارے میں ہے۔
2- Retinitis Pigmentosa	کچھ دیر کیلئے بینائی کے معدوم ہو جانے سے متعلق ہے۔
3- Leber Congenital Amarosis	آنکھ کے قرنیہ سے متعلق ہے۔ بعض افراد کا قرنیہ ٹھکان کی شکل بن جاتا ہے جو دیکھنے کی صلاحیت متاثر کرتا ہے۔
4- Non-Syndromic Deafness	بہرے پن کی بیماری سے متعلق ہے۔

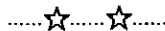
ایڈز اور کینسر کے بعد نئی لاعلاج بیماری الزائمر:

الزائمر..... ایسی بیماری ہے جو انسان پر حملہ آور ہونے کے بعد اس کے خیالات، جذبات اور یادداشت کا سلسلہ ختم کرنا شروع کر دیتی ہے جو بالآخر جامد ہو جاتا ہے اور انسان اپنے ماضی حال سے بے گناہ اور ہر چیز سے انجان ہو جاتا ہے۔ یہ خطرناک بیماری الزائمر ہے۔

اس بیماری کا سب سے پہلے سراغ جرمن نوروپتھالوجسٹ ایلاس الزائمر نے 1906ء میں لگایا تھا۔ اس بیماری کا شکار 5 مرتبہ Middle Weighter ورلڈ چیمپئن رہنے والا بہترین باکسر شوگر رے رابن سن امریکی صدر رونالڈ ریگن ہالینڈ کا مصور ولیم ڈی کوئٹک اور ہالی وڈ کی 40ء کے عشرے میں حسین اداکارہ ریٹا ہیورٹھ بھی ہو چکی ہے۔

الزائمر کے مرض کا شکار ہونے والے افراد اس وقت دنیا میں ایک کروڑ 50 لاکھ کے قریب ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق 2050ء میں یہ تعداد 3 گنا بڑھ جائے گی۔

اس بیماری میں اضافے کی ایک وجہ چکنی غذاؤں کا استعمال بھی ہے لیکن سب سے اہم سبب پروٹین کا ایک جز "بیتا ایملی لائیڈ" ہے۔ "بیتا ایملی لائیڈ" کی مقدار کا انسانی جسم میں بڑھ جانا نوروز کیلئے زہر ہے۔



انسانی جسم کے مختلف نظام (Systems of Human Body)

انسانی جسم میں پائے جانے والے مختلف سسٹم درج ذیل ہیں:

- 1- جسمانی ڈھانچے کا نظام 2- نظام انہضام 3- نظام اخراج 4- عضلاتی نظام
- 5- نظام دوران خون 6- نظام تنفس 7- نظام اعصاب۔

1- جسمانی ڈھانچے کا نظام:

انسانی جسم میں ہڈیوں کا نظام پورے جسم کے نظام کو سنبھالے رکھتا ہے۔ ہڈیوں کے ڈھانچے کا یہ توازن قائم رکھنے کا عمل جسمانی پٹھوں کی مضبوطی کا سبب ہے جو انسانی جسم کو متحرک اور دیگر اعضاء کو مختلف اطراف میں گھمانے پھرانے میں مددگار ہوتا ہے۔ انسانی جسم کے سامنے کے عضویات ان ہڈیوں کے سہارے قائم رہتے ہیں جو کندھے کا حلقہ سانباتی ہیں۔ پسلیاں اندرونی اعضاء جن میں دل اور پیٹھ پر بھی شامل ہیں کی حفاظت کرتی ہیں۔ یہ پسلیاں کچھ ریڑھ کی ہڈی اور کچھ سینے کی ہڈی سے جڑی ہوتی ہیں۔ ٹانگوں کی ہڈیاں پیروں کا حلقہ بنا کر ان کا تعلق جسم کے اوپر والے حصے سے قائم رکھتی ہیں۔ انسان کی ران کی ہڈی بالکل سیدھی ہوتی ہے جس کے سہارے یہ صرف پیروں کے ذریعے کھڑا ہو کر چل پھر سکتا ہے۔ انسانی سر بھی سیدھا اور اس قدر متوازن ہے کہ یہ سامنے دائیں بائیں بلکہ ہلکی سی حرکت کے ساتھ پیچھے کو بھی دیکھ سکتا ہے۔ یہ خصوصیت باقی تمام حیوانوں میں نہیں ہوتی۔ یہ صلاحیتیں انسان کو سیدھا کھڑا کر کے چلنے کے قابل بناتی ہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں سے کچھ دوسرے کام بھی لے سکتا ہے۔ انسانی جسم میں چھوٹی بڑی 206 ہڈیاں ہوتی ہیں۔ یہ ہڈیاں جن اکائیوں پر مشتمل ہوتی ہیں انہیں سیلز (Cells) کہتے ہیں۔ یہ سیلز بچپن اور لڑکپن میں نسبتاً نرم اور جوانی میں مضبوط ہو جاتے ہیں۔ یہ ہڈیاں جہاں آپس میں ملتی ہیں انہیں جوڑ کہتے ہیں۔ یہ جوڑ کہیں منتقل نہیں ہو سکتے۔ قابل حرکت جوڑ انسانی جسم کی نقل و حرکت کیلئے ضروری ہوتے ہیں۔

2- نظام انہضام (Digestion System):

خوراک کا مقصد جسم کو توانائی، حرکت اور حرارت پہنچانا اور اس کی نشوونما کرنا ہے۔ غذا کے چبائے جانے کے بعد تحلیل اور جذب ہونے کے عمل کو عمل انہضام کہتے ہیں۔ ہماری خوراک میں مختلف نشاستے، پروٹین، نمکیات، چربی، روغنیات، پانی، نمک، چینی وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔ ان اشیاء کا صرف ایک حصہ جزو بدن بنتا ہے باقی حصہ جو قابل ہضم نہیں ہوتا، جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ ہانصے کے فعل میں سب سے پہلے دانت غذا چبا کر باریک کرتے ہیں۔ اس باریک شدہ خوراک میں لعاب دہن خود بخود شامل ہونے

لگتا ہے۔ یہ ایسا شفاف اور سیال مادہ ہے جو منہ کے اندر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ خوراک کے ہضم ہونے کا عمل منہ کے اندر سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ منہ سے چبائی ہوئی خوراک حلق کے بالکل پیچھے ایک سوراخ میں داخل ہوتی ہے اور اس کے بعد زخروے میں داخل ہوتی ہے۔

حلقوم:

حلقوم دراصل پٹھوں کا مرکب ہے جو چبائی ہوئی خوراک کو آگے دھکیلتا ہے۔ حلقوم تقریباً 9 انچ طویل ہوتا ہے۔ یہ گلے کے نیچے معدے تک جاتا ہے۔ معدے میں پہنچ کر خوراک کے ہاضمے کا دوسرا مرحلہ سامنے آتا ہے۔

معدہ (Stomach):

حلقوم یا مری نالی، شکم میں پہنچ کر معدے میں کھلتی ہے جو خوراک کو اچھی طرح ہضم کرتا ہے۔ حلق کے پچھلی طرف 2 سوراخ ہوتے ہیں: ایک ہوا کی نالی کا دوسرا خوراک کی نالی کا۔ خوراک کے حلق میں سے نیچے اترتے وقت ہوا کی نالی کا سوراخ بند ہو جاتا ہے اور خوراک اس کے اوپر سے گزر کر ایسوفیگس میں چلی جاتی ہے۔ حلقوم کے عضلات خوراک کو معدے میں پہنچاتے ہیں۔ معدے کے غدود (کیسٹرک گینڈ) عرق معدہ بناتے ہیں۔ کیسٹرک جس اصل میں ایک شفاف اور بے رنگ سیال مادہ ہوتا ہے جس میں نمک کا تیزاب قلیل مقدار میں شامل ہوتا ہے۔ عرق معدہ میں 2 خامرے پپلین اور ریتلین ہوتے ہیں۔ ایک نارمل شخص کا معدہ 24 گھنٹوں میں تقریباً 8 کلو گرام کیسٹرک جوس پیدا کرتا ہے۔ معدے کے پٹھے پھیل اور سکڑ کر خوراک کو اچھی طرح ہلا کر عرق معدہ میں شامل کرتے ہیں جس سے غذا ایک نیم رقیق مادے کیبوس کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ خوراک کو معدے میں جانے کے بعد کیبوس میں بدلنے تک عموماً 3 گھنٹے لگتے ہیں۔

پپلین نامی خامرہ خوراک کے پروٹین پر نمک کے تیزاب کی موجودگی میں اثر کرتا ہے جس سے پروٹین پیپٹوز میں تبدیل ہو جاتے ہیں جن پر آنتوں کے خامرے اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان اجزاء کی مدد سے بعد میں خوراک انتڑیوں میں ہضم ہوتی ہے۔ معدے میں نمک کے تیزاب کی موجودگی خوراک کو مزید نرم بناتی ہے۔ ”ریتین“ نامی خامرہ صرف دودھ کے پروٹین پر اثر کرتا ہے اور پیپٹوز میں بدلتا ہے۔

اس کے بعد پروٹین (لحمیات) ایسے مادے کی صورت اختیار کرتے ہیں جو معدے کی دیواروں سے گزرتا اور جذب ہوتا رہتا ہے۔ یہ مادہ بعد میں جسم کو توانائی پہنچاتا ہے۔ نشاستے اور پروٹین میں موجود چربی اور تیل کے اجزاء ٹوٹ جاتے ہیں اور تیل جدا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد خوراک چھوٹی آنت میں داخل ہو جاتی ہے۔

چھوٹی آنت:

یہ اصل میں کچے کی شکل میں ایک لمبی سی ٹوب ہوتی ہے جسے سیدھا کرنے پر لمبائی

تقریباً 21 فنٹ بنتی ہے جو بڑی آنت تک جاتی ہے۔ چھوٹی آنت میں تین مختلف اقسام کے ہاضمے کے عرق ہوتے ہیں۔ لیلجے کا عرق چھوٹے چھوٹے غدودوں سے نکلتا ہے۔ خوراک آنتوں کی دیوار سے گزرتی ہوئی دودھیا مادے میں بدلتی ہے اور اس کے بعد خون میں جذب ہو جاتی ہے۔

جگر:

انسانی جسم کے اس سب سے بڑے غدود کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے جس کا وزن 3 سے 4 پونڈ تک ہوتا ہے۔ جگر میں چند چھوٹی چھوٹی نالیاں ہائل ڈکٹس ہوتی ہیں جن میں موجود سیل ہائل میکریت (صفرا) خارج کرتے ہیں۔ ہائل ڈکٹس آپس میں مل کر پپاٹک ڈکٹ کی صورت اختیار کرتے ہیں جو صفرا کو چھوٹی آنت کے چھوٹے حصے میں لے جاتا ہے۔

صفرا ایک سفیدی مائل زرد رطوبت ہے جو کڑوی اور تیل کی صورت ہوتی ہے۔ صفرا میں پانی، لعاب اور دوسرے نمکیات شامل ہوتے ہیں جو صفراوی نمکیات کہلاتے ہیں۔ یہ چکنائیوں اور تیل پر اثر انداز ہو کر انہیں بہت باریک قطروں میں بدل دیتی ہے۔

جگر کو چینی کا سنور ہاؤس بھی کہتے ہیں جو جسمانی ضرورت کے تحت خون میں شامل ہوتی رہتی ہے۔

لیلجے کی رطوبت:

لیلجے کی رطوبت سرخی مائل زرد رنگ کی ہوتی ہے جو لمبائی میں تقریباً 7 انچ لمبے غدود سے نکلتی ہے۔ یہ معدے کے پیچھے سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ایک ٹیوب پیٹریک یا ٹک ڈکٹ لگی ہوتی ہے۔ پیٹریک یا ٹک ڈکٹ اسی جگہ چھوٹی آنت میں داخل ہوتا ہے جہاں ہائل ڈکٹ بھی داخل ہوتا ہے۔ لیلجے کی رطوبت چربی پروٹین اور نشاستے کو متاثر کرتی ہے۔ لیلجہ خون میں ایک انسولین ہارمون چھوڑتا رہتا ہے جو انسانی بدن میں شکر کے استعمال میں مدد دیتا ہے۔ انتڑی ایک طرح کی غدود ہوتی ہے جو خوراک کو ہضم اور جذب کرتی ہے۔ انتڑی میں خوراک کے ہاضمے کے بعد غذا آنتوں کی دیواروں سے گزر سکتی ہے اور پھر خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ یہ خون بوقت ضرورت سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ غذا 12 گھنٹے تک چھوٹی آنت میں رہتی ہے اور پھر بتدریج بڑی آنت میں پہنچ جاتی ہے۔

بڑی آنت:

بڑی آنت جو تقریباً 6 فنٹ لمبی ہوتی ہے، خوراک کے ہضم کرنے میں مددگار نہیں ہوتی، کیونکہ خوراک کے انہضام اور جذب ہونے کا کام پہلے ہی ہو چکا ہوتا ہے۔ بڑی آنت میں غذا 24 سے 36 گھنٹے تک پڑی رہتی ہے۔ یہ عمل انہضام سے بچ جانے والے تمام نمکیات، پانی اور ایت کو جذب کر لیتی ہے۔ یہاں موجود فضلہ پانی کی کمی کے باعث کسی حد تک سخت ہو جاتا ہے اور پھر فضلہ کی حالت میں خوراک کے

ناقابل ہضم حصے خارج ہوتے ہیں۔

3- نظام اخراج:

نظام اخراج میں جلد گردے اور پھیپھڑے معادن ثابت ہوتے ہیں۔ ہضم شدہ خوراک کے خون میں شامل ہونے کے بعد جو مضر مرکبات رہتے ہیں انہیں بدن سے خارج کیا جاتا ہے۔

گردے:

گردے کمر کے نچلے حصے میں ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں واقع ہوتے ہیں۔ ایک گردے کا وزن تقریباً 56 گرام ہوتا ہے۔ یہ تقریباً 10 سینٹی میٹر لمبا، 5 سینٹی میٹر چوڑا اور 2.5 سینٹی میٹر موٹا ہوتا ہے۔

گردے کے باہر کی جانب ابھری ہوئی سطح ہوتی ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کی سمت والی پچی ہوئی سطح کے وسط سے ایک لمبی نالی شروع ہوتی ہے جو غلی طرف جا کر مثانے میں کھلتی ہے جسے یورینر کہتے ہیں۔ یورینر پیشاب کو مثانے میں لے جاتا ہے جہاں پیشاب آہستہ آہستہ جمع ہوتا رہتا ہے۔

پیشاب ایک زردی مائل سیال مادہ ہوتا ہے جو پروٹین والی خوراک کے ہضم ہونے کے بعد اس سے خارج شدہ نمکیات جو گردے میں جمع ہوتے ہیں اور فالتو نائٹروجن کو جسم سے خارج کرتا ہے۔

گردوں میں سے ہر ایک منٹ میں تقریباً 2 منٹ خون گردش کر کے گزرتا ہے، یعنی انسانی جسم میں گردش کرنے والا سارا خون 6.5 منٹ کے اندر گردوں میں سے گزرتا ہے۔

مثانہ:

یہ جھلی دار تھیلی گردوں سے نکلنے والے پیشاب کو سموائے رکھتی ہے۔ ایک تندرست شخص کے مثانے میں عموماً ایک پنٹ پیشاب ہوتا ہے۔ گردوں سے خارج ہونے والا پیشاب اندازاً 20 ایکونڈ کے وقفے دار جھکوں کے ساتھ مثانے میں اکٹھا ہوتا رہتا ہے۔ مثانے کے نیچے باہر نکلنے کا راستہ ایک چھلے نما پیٹھے (انفیکٹر) کی وجہ سے مضبوطی سے بند رہتا ہے۔ پیشاب خارج ہوتے وقت مثانہ سکڑتا ہے اور انفیکٹر ڈھیلا ہو جاتا ہے تاکہ آسانی سے پیشاب باہر نکل سکے۔

جلد:

انسانی جلد پر جلد کی 2 بڑی تہیں ہوتی ہیں: بیرونی تہ "اپی ڈرمس" میں اعصاب اور خون کی رگیں نہیں ہوتیں جس سے اگر اس تہ پر خراش آجائے تو خون نہیں نکلتا۔ پاؤں کے تلوؤں اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر جلد موٹی ہوتی ہے۔ اپی ڈرمس کی غلی تہ (میلہسکین پرت) میں رنگ دار سیلز بکثرت ہوتے

ہیں۔ یہ سیلز سانولی جلد میں زیادہ اور سفید جلد میں نسبتاً کم ہوتے ہیں۔ جلد کی دوسری تہہ ڈرمس مضبوط اور گنجان ٹشوز سے مل کر بنتی ہے۔ اس حصے میں خون کی بے شمار نیس اور اعصاب ہوتے ہیں جو بالوں اور ناخنوں کو غذا (خون) پہنچاتے ہیں۔ جلد پر حسی اعصاب ہوتے ہیں۔ کوئی بھی چیز چھونے پر اس کی اطلاع رگوں اور نروس کو پہنچاتے ہیں جس سے وہ متحرک ہو جاتے ہیں۔ جلد میں کئی طرح کے ”سیکینیٹیس غدود“ ہوتے ہیں جو تیل جیسا مادہ خارج کرتے ہیں جس سے جلد چکنی اور ملائم رہتی ہے۔ جلد میں موجود پسینے کے غدود پسینے کو خون میں سے الگ کر کے خارج کرتے ہیں۔ سائنسی تجزیے کے مطابق پسینے میں نمکیات، چربی اور کھال کے بہت باریک ذرات شامل ہوتے ہیں۔

آنتیں:

چھوٹی اور بڑی آنت خوراک کو مکمل طور پر ہضم اور خون بنا کر جزو بدن بناتی ہیں۔ آنتوں میں خوراک کے مفید اجزاء ہضم ہو جاتے ہیں اور بیکار اجزاء فضلے کی صورت میں بڑی آنت میں پہنچ کر پانی کی کمی سے قدرے سخت ہو جاتے ہیں اور پھر فضلہ و قنوفتاً جسم سے خارج ہوتا رہتا ہے۔ آنتیں ٹھیک طریقے سے اپنا فعل سرانجام نہ دیں تو ”قبض“ ہو جاتی ہے۔

پھیپھڑے:

پھیپھڑے سفع نما دیواروں والے دو تھیلے ہوتے ہیں جو سینے کے درمیان دل کے دونوں اطراف ہوتے ہیں۔ یہ اعضائے رکیہ سانس کی شکل میں پانی، کاربن ڈی آکسائیڈ اور کچھ کیمیائی مادہ باہر خارج کرتے ہیں اس لئے یہ نظام اخراج اور تنفس دونوں طرح کے اعصاب میں شمار ہوتے ہیں۔

4- عضلاتی نظام:

عضلات یا پٹھے انسانی جسم میں ہڈیوں کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں۔ ان پر گوشت کی بہت سی تہیں ہوتی ہیں۔ یہ بوقت ضرورت سکڑتے اور پھیلتے ہیں جس سے انسانی اعضاء حرکت کرتے ہیں۔ جسم میں پٹھے دو اقسام کے ہوتے ہیں: والنٹری مسلز (رضا کار پٹھے) انسانی قوت ارادی کے ماتحت ہوتے ہیں اور خود کار پٹھے اپنا کام خود بخود کرتے رہتے ہیں۔ یہ انسانی خواہش کے ماتحت نہیں ہوتے۔ ان میں پیٹ کے اندرونی پٹھے، انتڑیاں اور دل وغیرہ شامل ہیں۔ یہ خود کار پٹھے ہر وقت سوتے جاگتے اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔

5- نظام دوران خون:

خون دل سے نکل کر سارے جسم میں گردش کرتا ہوا پھر دل میں داخل ہوتا ہے۔ وہ رگیں جو خون کو دل سے باہر لے جاتی ہیں ”شریانیں“ کہلاتی ہیں۔ خون کو واپس دل میں لے جانے والی رگیں

”دریدیں“ کہلاتی ہیں۔ شریانیں دراصل لچکدار ٹیوب ہیں جو خون کو جسم کے مختلف حصوں میں پہنچاتی ہیں۔
خون (Blood):

خون ایک شفاف سیال اور بہت سے ٹھوس اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں جیسے کہتے ہیں۔ یہ جیسے سرخ اور سفید ہوتے ہیں۔ سرخ جیسے شکل میں گول ہوتے ہیں۔ یہ درمیان سے موٹے اور کناروں سے پتلے ہوتے ہیں۔ سرخ جیسے لچکدار اور نہایت ملائم ہوتے ہیں اسی لئے یہ خون کی انتہائی تنگ نالیوں میں سے بھی گزر جاتے ہیں۔ ان میں ایک رنگ دار کیمیائی مادہ ہیموگلوبن ہوتا ہے۔ ہیموگلوبن میں پروٹین اور معمولی لوہا ہوتا ہے۔ ہیموگلوبن آکسیجن ملنے پر سرخ چمکدار مادے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ ملنے پر نیلگوں مادے میں بدل جاتا ہے۔

سفید جسموں کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ جیسے بیمار یوں کے جراثیم اور دیگر مضر مادوں کو ختم کر دیتے ہیں اور جسم کو بیماریوں سے بچا لیتے ہیں۔
انسانی جسم میں خون کے کام:

- 1- خون جسم کے ہر حصے میں ضرورت کے مطابق آکسیجن پہنچاتا ہے۔
- 2- جسم کے تمام حصوں تک حرارت و توانائی پہنچاتا ہے۔
- 3- جسم کے بیکار اجزاء کو گردوں، پیچھڑوں اور جلد تک پہنچاتا ہے، جہاں سے یہ اجزاء جسم سے خارج ہوتے ہیں۔
- 4- نظام ہضم کے ذریعے تحلیل شدہ خوراک کو نشوز تک پہنچاتا ہے۔

دل (Heart):

دل ایک مخروطی شکل کا پمپ آرگن ہے جو خون کو شریانوں کے راستے جسم کے مختلف حصوں تک پہنچاتا ہے۔ دل دائیں کی نسبت بائیں طرف زیادہ جھکا ہوا ہوتا ہے۔ یہ سینے میں دوسری اور ساتویں پیل کے درمیان ہوتا ہے۔ انسانی دل کا وزن 10 سے 12 اونس تک ہوتا ہے۔ پوری طرح پھیلنے وقت اس میں 140 مکعب سنٹی میٹر خون سما سکتا ہے۔

دل کے 4 کمرے ہوتے ہیں: بالائی 2 کمرے آریکل اور نچلے 2 کمرے وینٹریکل کہلاتے ہیں۔

دوران خون:

دل جسم میں خون کو متحرک رکھتا ہے۔ خون جب نشوز میں پہنچتا ہے تو اس میں موجود آکسیجن ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ نشوز سے خون میں مضر اجزاء، مگر بیکار اشیاء شامل ہیں۔ یہ گند خون وریڈوں سے ہوتا ہوا دل میں پہنچتا ہے۔ دل کی دھڑکن کے ساتھ یہ خون دائیں آریکل سے ہوتا ہوا دائیں وینٹریکل میں چلا جاتا ہے۔ پیچھڑے کی شریانوں میں جا کر وہ خون تازہ ہوا آکسیجن سے ٹکراتا ہے۔ آکسیجن جذب

کرنے سے خالص اور صاف خون بن جاتا ہے۔ صاف خون پیچھڑوے کی وریڈوں کے ذریعے پھر دل میں آتا ہے۔ خون بائیں آریکل میں سے حرکت قلب کی وجہ سے سکڑ کر بائیں وینٹریکل میں چلا جاتا ہے اور پھر جسم کے تمام حصوں اور پٹھوں میں دوڑتا پھرتا ہے۔

شریانیں:

یہ خون کی مضبوط نالیاں خون کو دل سے جسم کے مختلف حصوں تک لے جاتی ہیں۔ سب سے بڑی شریان ”آئہٹا“ کہلاتی ہے جس کا منبع دل کے وینٹریکل ہیں۔ ہلنوزی شریان دل کی دائیں وینٹریکل سے نکلتی ہے اور اپنی شاخوں کے ذریعے گندہ اور کثیف خون پیچھڑوں تک پہنچاتی ہے جہاں خون آکسیجن کے ذریعے صاف ہو جاتا ہے۔ شریانوں کی دیواریں مضبوط اور لچکدار ہوتی ہیں۔ اگر انسان کے جسم میں کوئی شریان کسی طرح کٹ جائے تو انسان مر بھی سکتا ہے کیونکہ شریان سے پہنچنے والا خون خود بخود بند نہیں ہوا کرتا۔

کیپیلریز:

یہ نسیں انسانی جسم کی بہت نازک خون کی نالیاں ہیں۔ بالوں کی طرح باریک پنک دیواروں والی ان نالیوں کا جسم میں جال سا بچھا ہوتا ہے۔ انہیں صرف خوردبین سے دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ وریڈوں کو شریانوں سے ملاتی ہیں۔ اس کے علاوہ خون اور نشوونے کے درمیان آکسیجن، غذائی اجزاء اور فضلات کا تبادلہ کیپیلریز کی باریک دیواروں میں سے ہی ہوتا ہے۔

وریڈیں:

وریڈیں گندے خون کو شریانوں سے دل کی طرف لاتی ہیں۔ یہ زیادہ مضبوط نہیں ہوتیں۔ وریڈی نظام کی تفصیل درج ذیل ہے:

- 1- عام وریڈی نظام: اس میں چہرے، حلق، گردن اور معدے کی وریڈیں شامل ہوتی ہیں۔
- 2- ہلنوزی وریڈی نظام: یہ وریڈیں پیچھڑوں سے نکلتی ہیں اور صاف شدہ خون کو دوبارہ دل میں پہنچاتی ہیں۔
- 3- جگری وریڈی نظام: یہ وریڈیں انتڑیوں اور معدے سے خون کھینچتی ہیں تاکہ اس میں سے کثافتیں الگ کی جاسکیں۔

6- نظام تنفس:

سانس لینے کا عمل ”تنفس“ کہلاتا ہے۔ یہ نظام پیچھڑوں اور ان اعضاء پر مشتمل ہے جن میں سے سانس گزر کر پیچھڑوں تک پہنچتا اور پھر باہر آتا ہے۔ سانس اندر کھینچنے وقت سینے کا خلا کچھ پھیلتا ہے اور ہوا اندر داخل ہوتی ہے۔ سانس کو باہر نکالتے وقت سینے کا عمل الٹ ہوتا ہے اور اندرونی ہوا باہر نکل جاتی ہے۔ نظام تنفس کا مقصد یہ ہے کہ آکسیجن باہر سے کھینچ کر پیچھڑوں سے گمراہے اور خون میں مل کر خون کو

صاف کرے اور خون میں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ نکل کر باہر چلی جائے تاکہ خون میں شامل معر اجزاء خارج ہوتے رہیں اور شفاف خون جسم میں گردش کرتا رہے۔

(i) سانس کے ذریعے اندر آنے والی ہوا میں اجزاء کی ترکیب یہ ہے:

نائٹروجن: 79 فیصد آکسیجن: 20 فیصد کاربن ڈائی آکسائیڈ: 0.4 فیصد اور آبی بخارات مختلف مقدار میں۔

(ii) سانس کے ذریعے خارج ہونے والی ہوا میں اجزاء کی ترکیب یہ ہے:

نائٹروجن: 79 فیصد آکسیجن: 16.50 فیصد کاربن ڈائی آکسائیڈ: 4.50 فیصد اور آبی بخارات مختلف مقدار میں۔

ہوا باہر سے اندر داخل ہو کر پیپھردوں تک رسائی کیلئے مختلف راستوں مثلاً ناک، حلق، آلہ صوت اور سانس کی نالیوں سے گزرتی ہے۔

ناک (Nose):

سانس ناک کے ذریعے لیا جاتا ہے۔ کچھ لوگ منہ کے ذریعے سانس لینے کی بُری عادت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ناک کی نالی پر پیچ راستوں سے گزرتی ہوئی حلق میں مکھل کر پیپھردوں کی بڑی نالی (Trachea) سے جا ملتی ہے۔ پیپھردوں میں پہنچنے سے قبل ہوا مٹی اور دوسرے ذرات سے پاک ہو جاتی ہے۔ منہ اور ناک میں سے کوئی بھی چیز داخل ہونے کے دو راستے ہوتے ہیں: ایک راستے سے خوراک اور پانی معدے میں داخل ہوتے ہیں اور دوسرا راستہ ہوا کو پیپھردوں تک لے جاتا ہے۔

آلہ صوت (لیرنکس):

یہ حلق کے اندر ایک سوراخ سا ہوتا ہے جس میں آواز پیدا کرنے والا پٹھا ہوتا ہے۔ پٹھوں کے اندر ارتعاش سے آواز پیدا ہوتی ہے جو آلہ صوت سے پیپھردوں کے اندر ایک سانس کی نالی کے ذریعے پہنچتی ہے۔ یہ نالی تقریباً 14 انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی ہوتی ہے۔ اس میں نرم ہڈیوں کے حلقے ہوتے ہیں جو اسے کھلا رکھتے ہیں۔ نچلے حصے پر سانس کی نالی آگے جا کر دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں سانس کی نالیاں دونوں پیپھردوں میں جا کر اترتی ہیں۔

پیپھردے:

پیپھردوں میں لاکھوں کے حساب سے بہت باریک ہوا کے تھیلے ہوتے ہیں جو دراصل چھوٹی چھوٹی ہوا کی نالیوں کے سرے ہوتے ہیں۔ ان ہوائی تھیلوں کے چاروں جانب خون کے رگے ملتے ہوتے ہیں جو بہت باریک اور نازک ہوتے ہیں۔ ان خلیوں کے ذریعے خون ہمیشہ ہوا کے تھیلوں سے ملتا رہتا ہے۔ پیپھردوں میں ہوا بھرنے سے پہلے سینے کا خلا پھیلتا ہے۔ چونکہ پیپھردوں کی دیواریں لچکدار ہوتی ہیں اس

لئے سینے کے پھیلنے کے ساتھ یہ بھی پھیلتے ہیں جس سے پیپھردوں کے اندر ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ اس کی کوپورا کرنے کے لئے باہر کی ہوا پیپھردوں میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس عمل کو تنفس کہتے ہیں۔

گندہ خون جب دل سے پٹھوں سے ہوتا ہوا پیپھردوں میں آتا ہے تو یہاں ہوا اس کے بالکل پاس ہوتی ہے۔ گندے خون میں آکسیجن بہت کم اور کاربن ڈائی آکسائیڈ بہت زیادہ مقدار میں ہوتی ہے۔ گندہ خون دراصل ایسے نشوز میں سے ہو کر آتا ہے جو اس کی آکسیجن جذب کر کے اس کی جگہ کاربن ڈائی آکسائیڈ بھر دیتے ہیں۔ نشوز میں آکسیجن ہر وقت غذا کے اجزاء کو جلاتی رہتی ہے اور اس سے کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ پیپھردے خون کو مناسب مقدار میں آکسیجن مہیا کر کے فالتو کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کر دیتے ہیں اور جب گندہ خون پیپھردوں کی نسوں (کیپیلریز) سے گزرتا ہے تو وہ سرخ رنگ میں تبدیل ہو کر بالکل خالص خون بن جاتا ہے۔ یہ خالص خون دوبارہ دل میں چلا جاتا ہے۔ تازہ آکسیجن جو اس خالص خون میں شامل ہوتی ہے، جسم کے تمام اعضاء میں پہنچ جاتی ہے۔ جسم کے تمام اعضاء تازہ آکسیجن حاصل کر کے اپنا اپنا کام مستعدی سے انجام دیتے رہتے ہیں۔

7۔ اعصابی نظام:

یہ اہم ترین نظام پورے جسم کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس نظام کا مرکز کھوپڑی اور ریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے، جبکہ باریک اعصابی تار پورے جسم میں موجود ہوتے ہیں۔ باہر سے کوئی جھٹکا لگنے، کسی چیز کے بدن سے ٹکرائے یا کوئی تحریک ہونے پر اعصابی نظام جسم میں احساس کی لہر دوڑا دیتا ہے۔ وہ نسیں جو بدن سے کسی چیز کے ٹکرائے اور جسم پر کسی چیز کے حملے جیسے پیغامات دماغ تک لے جاتی ہیں، سینسری نروز کہلاتی ہیں اور وہ نسیں جو دماغ اور حرام مغز کا پیغام جسم کے متاثرہ عضو تک لے جاتی ہیں کہ بیرونی حملے کے جواب میں کیا کرنا چاہیے، وہ موٹر نروز کہلاتی ہیں۔

دوہرا اعصابی نظام:

انسانی بدن میں اعصابی مراکز دو طرح سے کنٹرول ہو سکتے ہیں: پہلا نظام دماغی اعصابی نظام (سیر سپنل نروز سسٹم) ہے۔ اس کا تعلق خصوصاً پٹھوں، اعضاء، بدن، جلد، ہڈیوں اور ہڈیوں کے جوڑوں کی حرکات سے ہے۔

دوسرا خود کار اعصابی نظام بدن کے اندرونی اعضاء مثلاً دل، جگر، دماغ، آنتوں اور حرام مغز کے افعال سے متعلق ہوتا ہے۔ اس نظام میں جسم کے تمام غدود اور خون بردار رگیں بھی آتی ہیں۔

دماغ:

دماغ کا شمار انسانی جسم کے اعضاءِ رئیسہ میں ہوتا ہے۔ دماغ انسانی کھوپڑی کے اندر اعصابی نظام کا سب سے بڑا، اہم اور محفوظ مرکز ہے۔ دماغ نرم و نازک اور گلابی مادے کے سیلز اور ریشوں کا نہایت

نازک مجموعہ ہے۔ ایک بالغ مرد کا دماغ ڈیڑھ کلو گرام وزنی ہوتا ہے۔ عورتوں کا دماغ مردوں کے دماغ کے مقابلے میں ڈیڑھ سو گرام کم وزنی ہوتا ہے۔

دماغ کے گلابی مادے سے ایک باریک جمل بنی ہے جس میں دماغ لپٹا ہوتا ہے۔ دماغ کے 13 اہم حصے ہوتے ہیں: 1- سیری برم (بڑا دماغ) 2- سیری بلم (چھوٹا دماغ) 3- سینل بلب۔ 1- سیری برم:

سیری برم دماغ کا سب سے بڑا حصہ ہوتا ہے۔ یہ دماغ اوپر اور سامنے کے حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ حصہ ایک لمبے شکاف کے ذریعے دو حصوں میں مزید تقسیم ہوتا ہے۔ یہ حصے دائیں اور بائیں بھی سفیر کہلاتے ہیں۔ یہ بھی سفیر نیچے کی جانب عصبی ریشوں کے ایک چوڑے بند سے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔

ایک ہلکا گلابی مادہ سیری برم کے باہر لپٹا ہوتا ہے جس کی موٹائی 1/16 انچ ہوتی ہے۔ اس گلابی مادے سے انسانی جذبات، سماعت، بصارت، درد کا احساس، شعور، بھجان، قوت ارادی، حافظہ، احساس خیال وغیرہ کا بہت قریبی تعلق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سیری برم ہی کے ایک حصے سے نگاہ اور بولنے کی قوت بھی کنٹرول ہوتی ہے۔

سیری برم کے کچھ حصے بازوؤں اور ٹانگوں کو سہارا دینے والے موٹے ریزز کو بھی کنٹرول کرتے ہیں۔ 2- سیری بلم:

سیری بلم یا چھوٹے دماغ کا تعلق جسمانی عضلات کی حرکات سے ہوتا ہے۔ یہ حصہ انسانی جسم کا توازن قائم رکھتا ہے۔ جب دماغ کا یہ حصہ متاثر ہوتا ہے تو اس شخص کی حرکات میں توازن قائم نہیں رہتا۔ 3- سینل بلب:

سینل بلب یا میڈولا اوہلیکیا اعصابی ٹشوز کے وسط میں ہوتا ہے جس کا تعلق انسان کی ایسی حرکات سے ہوتا ہے جو خود بخود عمل پذیر ہوتی ہیں۔ مثلاً چلنا پھرنا یا سانس لینا وغیرہ۔ ریفلیکس ایکشن:

حرام مغز میں بہت سے اعصابی مرکز ہوتے ہیں جو اسے اس قابل بناتے ہیں کہ حرام مغز اپنے حسی اعصاب کی مدد سے جسم کے مختلف اعضاء سے پیغامات وصول کرے اور پھر اپنے حسی اعصاب کی مدد سے ان اعضاء کو ہدایتیں جاری کر سکے۔ ان افعال کے وقت انسانی شعور بیدار نہیں ہوتا۔ ایسے افعال ریفلیکس ایکشن (اضطرابی عمل) کہلاتے ہیں۔

حرام مغز:

حرام مغز میں زیادہ تر اعصاب ہوتے ہیں۔ حرام مغز کا سلسلہ سر کے سوراخ فورین میگنم میں

سے گزر کر ریڑھ کی ہڈی کی نالی میں پہنچتا ہے۔ یہ حصہ معمولی قسم کے فیصلے کرتا ہے۔

خاص عضلات حسی:

جسم میں حواس خمسہ کا ادراک کرنے والے بہت سے عضلات ہوتے ہیں۔ یہ حواس خمسہ آنکھیں (قوت بصارت)، کان (قوت سماعت)، ناک (سوجھنے کی حس)، زبان (چکھنے کی حس) اور ہاتھ (چھونے کی حس) ہیں۔

انسانی جسم کے پٹھوں میں کچھ ایسی نسلیں بھی ہوتی ہیں جو کوئی وزن نہ اٹھانے پر اس کی اطلاع دماغ کو کرتی ہیں کہ وہ چیز کس قدر وزنی ہے۔ ایسی نسلیں ”پٹھوں کی نسلیں“ کہلاتی ہیں۔

چھوت کی بیماریاں

چھوت کی بیماری یا متعدی مرض ایک شخص یا جانور سے دوسرے شخص کو لگ سکتا ہے۔ چھوت کی بیماریوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

جلدی بیماریاں: جذام (کوڑھ)، خارش، مہشویوں کی متعدی بیماری۔
جراثیم بردار بیماریاں: عام بخار، طاعون، زرد بخار، طیریا، فلییریا، ٹائفوس، سونے کی بیماری، ڈیگیو بخار (ڈینگی)۔
کیڑوں کی بیماریاں: راؤنڈ وارم (کلمپ)، گاٹنا وارم، کبک وارم، ٹیپ وارم (کدو دانے)، تحرید وارم (دھماگے کی طرح کا کیڑا جو پیٹ کے اندر سے نکلتا ہے)، رنگ وارم (داد)، فلیوک (جسم میں رہنے والا ایک کیڑا)، ٹرچنا۔

چھوت کی بیماریاں: کالی کھانسی، چھچھ، خناق، چکن پاکس، کن ہیڈ، خسرہ۔
گرم علاقوں کی بیماریاں: سچ، بائل (آگ سے جلنا)، آلسر (ناسور)۔
پانی سے پھیلنے والی بیماریاں: ٹائیفائیڈ، تپش، معیادی بخار، ہیضہ۔
فمہوائی بیماریاں: آنکھ، سوزاک۔
جانوروں کے کانٹے سے پھیلنے والی بیماریاں: سانپ کا ڈنٹا، شہد کی مکھی کا کاٹنا، باؤ لے کتے کا کاٹنا، کیڑے کا کاٹنا اور بھڑکا ڈنگ مارنا۔

کیڑے مکوڑوں کی وجہ سے پھیلنے والی بیماریاں

چھوڑ: ڈبک، بخار، طیریا، فلییریا، زرد بخار۔
کھیاں: ٹائیفائیڈ، تپش، بچوں کے دست، ہیضہ۔
چوہ: طاعون (پلیگ)۔
بڑی کھیاں: مشرقی پھوڑا، مکھی بخار، کالا آذر۔
اس کے علاوہ سونے کی بیماری، زہریلی مکھی کے کانٹے سے پھیلتی ہے۔

چھوت کی بیماریوں کی تفصیلات

1- نزلہ زکام:

سخت سردی کے موسم میں ٹھنڈی ہوا لگنے یا گرم سرد ہونے سے یہ مرض پہلے پھل ناک اور گلے کی لعاب دار جھلی میں ہوتا ہے۔ سب سے پہلے ناک اور گلا متاثر ہوتے ہیں اور اس کے بعد دماغ اور پھر پورے جسم میں اس کے اثرات پھیل جاتے ہیں۔ اس بیماری کے پوری طرح ظاہر ہونے میں 2 سے 5 دن لگتے ہیں۔ عموماً یہ مرض ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں رہتا۔

احتیاطی تدابیر:

اس بیماری میں گرم بستر پر آرام کرنا، ست پودینہ کی بھاپ ناک اور منہ کو لگانا مفید ہوتا ہے۔ یہ چونکہ چھوت کی بیماری ہے اس لئے مریض کو دوسرے افراد سے الگ تھلگ رکھنا چاہیے۔

2- طیریا:

اس بخار میں ہر روز یا دوسرے تیسرے روز کمر کو سردی لگ کر بخار چڑھتا ہے۔ طیریا بخار پلازموڈیم نامی طفیلی کیڑے کے ذریعے پھیلتا ہے۔ یہ بخار چمھروں کے ذریعے انسانی جسم میں پھیلتا ہے۔ چمھر کے ڈنک مارتے ہی پلازموڈیم نامی کیڑا خون میں داخل ہو کر صاف اور سرخ خون کے خلیوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور طیریا بخار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ مرض 14 سے 18 دن تک رہتا ہے۔

علامات:

اس کی پہلی علامات کے طور پر آدی کا پٹنے لگتا ہے اس کے بعد بخار ہوتا ہے۔ بخار کے بعد پسینہ بھی آتا ہے اور کپکپی کے ساتھ بخار تیسرے دن یا کسی اور وقفے کے بعد بھی چڑھ سکتا ہے۔

احتیاطی تدابیر:

گھروں میں چمھروں کو پیدا نہ ہونے دیا جائے۔ گھروں کے نزدیک گندے پانی کے جوہر ختم کر دیئے جائیں۔ مکانات میں ڈی۔ ڈی۔ ٹی چمھڑ کایا جائے اور سوتے وقت چمھردانیاں استعمال کی جائیں۔

3- ہیضہ:

یہ ”کاراوا بیریو“ نامی جراثیم سے پھیلنے والا ایک خطرناک اور عام مرض ہے۔ یہ جراثیم تے شدہ خوراک، پیشاب اور پیٹ میں آنتوں کی گزرگاہ میں بھی موجود ہوتے ہیں لیکن یہ جراثیم خون میں نہیں پائے جاتے۔ اس بیماری کی علامات عموماً پانچویں چھٹے روز میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ایشیائی ممالک میں لوگ زیادہ تر اس مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوتے ہیں۔

سے مکمل معائنہ کروا کر اچھی طرح علاج کروانا چاہیے۔

7- خناق:

ٹی بی کھلوانے والے اس خطرناک مرض کے انتہائی ننھے ننھے جراثیم انسانی جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ”مائیکروبیکٹیریم ٹیوبرکلوکس“ نامی ان کیڑوں کو صرف خور و دین سے دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ جراثیم غیر محسوس طریقے سے سرایت کرتے رہتے ہیں۔ اس کے اثرات اور علامات ظاہر ہونے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ اس بیماری کی وجوہات میں شدید اندرونی غم، تفکرات، انفلوئنزا، گندے ماحول میں زندگی گزارنا، بھوک، فاقہ کشی، بہت زیادہ کام اور ناتوانی وغیرہ شامل ہیں۔

علامات:

اس مرض میں مریض کا وزن کم ہونے لگتا ہے، بھوک بتدریج کم ہوتی جاتی ہے، ہلکا ہلکا بخار ہر وقت رہتا ہے، جسمانی طاقت بھی ختم ہونے لگتی ہے۔

احتیاطی تدابیر:

مریض کو بالکل الگ صاف ستھرے مکان میں رکھنا چاہیے۔ اس جگہ کو اچھی طرح جراثیم سے پاک کر دینا چاہیے۔ مریض ایک مخصوص برتن کے علاوہ کہیں اور نہ تھو کے۔ مریض کے زیر استعمال برتن، گلاس، پیچ وغیرہ الگ ہونے چاہئیں۔ مریض کا کمرہ ہوادار ہونا چاہیے اور اس کا علاج بھی مستقل مزاجی سے ہو۔ جدید سائنس کے مطابق ٹی بی کا مرض اب لا علاج نہیں ہے، بشرطیکہ اس کا علاج بروقت کیا جائے۔

8- جزام:

اس پرانی چھوٹ کی دبا کا حملہ انسانی جلد اور اعصاب پر ہوتا ہے۔ اس مرض میں انسانی جسم پر گمیاں بن جاتی ہیں جو بہت سخت ہوتی ہیں اور بدن سوج جاتا ہے۔ مرض بڑھنے پر ناسور بن جاتے ہیں یا پھر سفیدی مائل دھبے جسم پر نمودار ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کے ساتھ ہی انسان کی محسوس کرنے کی حس مکمل یا جزوی طور پر ختم ہو جاتی ہے۔ مریض کو کسی شے کے ٹکرانے کا احساس نہیں ہوتا۔ بیماری کی آخری سٹیج پر جسمانی اعضاء گل سرکہ علیحدہ ہونے لگتے ہیں۔ اس بیماری کے لگنے میں جنسی غلط کاریوں کا بھی بہت عمل دخل ہوتا ہے۔ یہ بیماری عذاب الہی سمجھی جاتی ہے۔

9- ٹائفکس:

اس خاص قسم کے بخار کے اثر سے مریض کے بدن پر ہلکے ہلکے سرخ دانے نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اس کی چار اقسام ہوتی ہیں: کیڑے بردار، جو کھیں بردار، نمائت بردار اور پسو بردار۔ یہ بخار ٹائفکس نامی ان باریک کیڑوں کے ذریعہ پھیلتا ہے جو صرف خور و دین سے نظر آتے ہیں۔ واضح علامات ظاہر ہونے کا

وقفہ 10 سے 12 دن تک ہوتا ہے۔ ٹائفس جراثیم سے آلودہ وہ جوئیں یہ مرض پھیلاتی ہیں جو گندے بچوں اور لوگوں کے سر کے بالوں اور کپڑوں میں پرورش پاتی ہیں۔

احتیاطی تدابیر:

سب سے پہلے مریض کے بالوں اور کپڑوں سے جوئیں پاک کرنی چاہئیں۔ مریض کے کپڑوں، بستر، کمرے وغیرہ کو گندھک یا کسی اور کیڑے مار دوا سے دھونی دے کر جراثیم سے پاک کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ سارے گھر میں ڈی۔ ڈی۔ ٹی چھڑک کر ہر چیز کو جراثیم سے پاک صاف کر لینا چاہیے اور مریض کا مناسب علاج کروانا چاہیے۔

10- چیچک:

انتہائی تیزی سے پھیلنے والا یہ مرض سب سے زیادہ بچوں کو متاثر کرتا ہے۔ مریض کو 104 اور 105 ڈگری کا سخت بخار چڑھتا ہے۔ یہ بخار مسلسل کئی روز تک طاری رہتا ہے جس سے مریض کے پورے بدن پر چھالے بن جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ چھالے ٹانگوں، پیروں اور چہرے پر نمودار ہوتے ہیں۔ ایک خاص مدت کے بعد یہ بخار بتدریج اترتا ہے۔ چھالے سوکھ جاتے ہیں لیکن ان کے نشانات سالہا سال تک رہتے ہیں۔ اس بیماری کی علامات ظاہر ہونے اور پھر ختم ہونے کا وقفہ 10 سے لے کر 15 روز تک ہے۔ مرض کے اثرات ڈیڑھ ماہ تک یا پھر اس وقت تک رہتے ہیں جب تک کہ چھالے خود بخود سوکھ نہیں جاتے۔ اس مرض کی وجہ وہ زہر ہوتا ہے جو جراثیم کے ذریعے خون میں شامل ہو جاتا ہے۔

احتیاطی تدابیر:

ایسے مریض کو دوسرے افراد سے الگ کمرے میں رکھنا چاہیے۔ اس کے کمرے، بستر اور کپڑوں کو مکمل طور پر جراثیم سے پاک ہونا چاہیے۔ مریض کو انسدادی ٹیکہ بھی لگوانا چاہیے۔

11- طاعون:

یہ مہلک متعدد بیماری ”بیسٹروپینی“ نامی طاعون کے جراثیم کے ذریعے پھیلتی ہے۔ اس مرض کی علامات ظاہر ہونے کا وقفہ 3 سے 6 دن تک ہے۔ یہ بیماری 2 قسموں کی ہوتی ہے: ایک قسم پسوؤں کے ذریعے پھیلتی ہے۔ دوسری قسم کی بیماری ”بادی طاعون“ مریض کی کھانسی کے وقت اس کے منہ سے نکلنے والے بلغمی قطرات سے پھیلتی ہے جو آس پاس پھیل جاتے ہیں۔ طاعون کے پسوؤں والے چوہے اس وبا کو پھیلاتے ہیں۔ چوہوں کے مرنے پر پسو بھوکے ہو جاتے ہیں اور پھر وہ چوہوں کی بجائے انسانوں کو کاٹنے لگتے ہیں۔ اس طرح براہ راست اس مرض کے جراثیم آدمیوں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

احتیاطی تدابیر:

مریض کو باقی افراد سے الگ کر کے پوری احتیاط و توجہ سے علاج کروانا چاہیے۔ طاعون کو پوری

وقفہ 10 سے 12 دن تک ہوتا ہے۔ ٹائفکس جراثیم سے آلودہ وہ جوئیں یہ مرض پھیلاتی ہیں جو گندے بچوں اور لوگوں کے سر کے بالوں اور کپڑوں میں پرورش پاتی ہیں۔

احتیاطی تدابیر:

سب سے پہلے مریض کے بالوں اور کپڑوں سے جوئیں پاک کرنی چاہئیں۔ مریض کے کپڑوں، بستر، کمرے وغیرہ کو گندھک یا کسی اور کیڑے مار دوا سے دھونی دے کر جراثیم سے پاک کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ سارے گھر میں ڈی۔ ڈی۔ ٹی چھڑک کر ہر چیز کو جراثیم سے پاک صاف کر لینا چاہیے اور مریض کا مناسب علاج کروانا چاہیے۔

10- چیچک:

انتہائی تیزی سے پھیلنے والا یہ مرض سب سے زیادہ بچوں کو متاثر کرتا ہے۔ مریض کو 104 اور 105 ڈگری کا سخت بخار چڑھتا ہے۔ یہ بخار مسلسل کئی روز تک طاری رہتا ہے جس سے مریض کے پورے بدن پر چھالے بن جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ چھالے ٹانگوں، پیروں اور چہرے پر نمودار ہوتے ہیں۔ ایک خاص مدت کے بعد یہ بخار بتدریج اترتا ہے۔ چھالے سوکھ جاتے ہیں لیکن ان کے نشانات سالہا سال تک رہتے ہیں۔ اس بیماری کی علامات ظاہر ہونے اور پھر ختم ہونے کا وقفہ 10 سے لے کر 15 روز تک ہے۔ مرض کے اثرات ڈیڑھ ماہ تک یا پھر اس وقت تک رہتے ہیں جب تک کہ چھالے خود بخود سوکھ نہیں جاتے۔ اس مرض کی وجہ وہ زہر ہوتا ہے جو جراثیم کے ذریعے خون میں شامل ہو جاتا ہے۔

احتیاطی تدابیر:

ایسے مریض کو دوسرے افراد سے الگ کمرے میں رکھنا چاہیے۔ اس کے کمرے، بستر اور کپڑوں کو مکمل طور پر جراثیم سے پاک ہونا چاہیے۔ مریض کو انسدادی ٹیکہ بھی لگوانا چاہیے۔

11- طاعون:

یہ مہلک متعدد بیماری ”پیسٹرو پیٹی“ نامی طاعون کے جراثیم کے ذریعے پھیلتی ہے۔ اس مرض کی علامات ظاہر ہونے کا وقفہ 3 سے 6 دن تک ہے۔ یہ بیماری 2 قسموں کی ہوتی ہے: ایک قسم پسوؤں کے ذریعے پھیلتی ہے۔ دوسری قسم کی بیماری ”بادی طاعون“ مریض کی کھانسی کے وقت اس کے منہ سے نکلنے والے بلغمی قطرات سے پھیلتی ہے جو آس پاس پھیل جاتے ہیں۔ طاعون کے پسوؤں والے چوہے اس وبا کو پھیلاتے ہیں۔ چوہوں کے مرنے پر پسو بھوکے ہو جاتے ہیں اور پھر وہ چوہوں کی بجائے انسانوں کو کھانے لگتے ہیں۔ اس طرح براہ راست اس مرض کے جراثیم آدمیوں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

احتیاطی تدابیر:

مریض کو باقی افراد سے الگ کر کے پوری احتیاط و توجہ سے علاج کروانا چاہیے۔ طاعون کو پوری

شدت سے پھیلنے سے روکنے کیلئے ٹیکے لگوانے چاہئیں۔ پورے علاقے سے چوہوں کو تلف کر دینا چاہیے۔
دستانے اور لمبی جراثیم پہننے چاہئیں اور زمین سے 3 فٹ سے زیادہ بلندی پر سونا چاہیے۔

12- ٹائیفائیڈ:

آنتوں میں چھپے ہوئے ”سالمونیللا ٹائکھی“ نامی جراثیم کے ذریعے یہ بیماری پھیلتی ہے۔ عموماً اس مرض کی علامات 7، 8 دن کے وقفے میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس بیماری کے جراثیم ان اشیاء میں شامل ہوتے ہیں: فضلہ، پیشاب، جراثیم سے آلودہ گند اور ناخالص دودھ، انتڑیوں سے نکلنے والے گندے مادے سے آلودہ پانی، باسی اور خراب مچھلی، جسم سے خارج شدہ فضلے پر بیٹھنے والی کھیاں وغیرہ۔
علامات:

سب سے پہلے روزانہ یا ایک روز کے وقفے سے بہت شدید بخار چڑھتا ہے۔ مریض کے سر میں شدید درد ہوتا ہے۔ یہ بخار اترنے کے بعد بد پرہیزی کی صورت میں دوبارہ بھی چڑھ سکتا ہے۔ اس بخار کا دوسرا حملہ جان لیوا بھی ہو سکتا ہے۔

احتیاطی تدابیر:

مریض کو ہسپتال میں داخل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ گھر میں رکھنے کی صورت میں پورے مکان کو ڈی۔ ڈی۔ ٹی چھڑک کر جراثیم سے پاک کر لینا چاہیے۔ گھر میں کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ کرنا چاہیے۔ گھر کے تمام افراد کو انسداد ٹائیفائیڈ کے انجکشن لگوانے چاہئیں۔ مریض کے رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی نہایت احتیاط سے ملاقات کرنی چاہیے۔ مریض کے زیر استعمال تمام اشیاء علیحدہ ہونی چاہئیں۔ اسے اُبال کر صاف پانی دینا چاہیے۔ مریض کے کپڑوں، بستر، الماری، فرش ہر چیز صاف ستھری ہونی چاہیے۔ کبھی مچھر سے پورے مکان کو صاف کر دینا چاہیے۔ گھر میں بالکل تازہ پھل سبزیاں آنی چاہئیں۔ اس کے علاج کیلئے سادہ اور خالص خوراک ہو۔ مریض کے ناک، حلق اور جسم سے نکلنے والی رطوبتوں کو مکمل احتیاط سے ٹھکانے لگایا جائے۔

13- سکار لیٹ فیور (سرخ بخار):

یہ متعدی مرض مریض کے ناک، کان اور حلق سے نکلنے والی رطوبتوں سے پھیلتا ہے۔ اس بخار کا حملہ اچانک اور شدید ہوتا ہے، جس سے جسم کانپنے لگتا ہے۔ مریض گلے میں خراش محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ تے اور متلی بھی کرنے لگتا ہے۔ کبھی کبھار یہ بیماری گندے دودھ سے بھی پھیلتی ہے۔ اس مرض کے اثرات عموماً 4 ہفتوں تک رہتے ہیں۔

احتیاطی تدابیر:

مریض کو باقی افراد سے الگ کر کے اس کے کمرے، فرنیچر، بستر اور کپڑوں وغیرہ کو جراثیم سے بالکل پاک کر دینا چاہیے۔ خالص اور جراثیم سے پاک دودھ اور اُبلّا ہوا پانی استعمال کرنا چاہیے۔ ڈاکٹر سے مکمل علاج کروانا چاہیے۔

14- کن پیڑے:

یہ بچوں میں پایا جانے والا ایک متعدی مرض ہے۔ اس مرض میں کانوں کے سامنے کے لعاب دار غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ یہ متعدی مرض ایک خاص قسم کے زہر سے پھیلتا ہے۔

چھوت کی بیماریوں سے بچنے کی تدابیر:

- 1- ایسی کسی بیماری میں مبتلا مریض کو ہسپتال یا گھر میں بالکل الگ کسی صاف اور ہوادار کمرے میں رکھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ پورا گھر بھی جراثیم سے پاک ہو۔
- 2- مریض کے زیر استعمال تمام اشیاء جیسے فرنیچر، بستر، برتن، کپڑے، چمچ وغیرہ دوسرے گھر کے افراد استعمال مت کریں تاکہ مرض کے جراثیم ان پر حملہ آور نہ ہو سکیں۔ صحت مند افراد مریض کی سانس اور چھینک سے خصوصاً دور رہیں۔
- 3- گھر کے سب افراد اس مرض سے بچاؤ کا ٹیکہ لگوائیں۔
- 4- پورے گھر کو کیڑے مار ادویات کے چھڑکاؤ سے جراثیم سے پاک کر دیا جائے۔

ازالہ جراثیم:

اس سے مراد چھوت کی بیماری کے جراثیم کا مکمل خاتمہ ہے۔

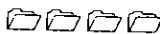
i- جراثیم کش ادویات: یہ ادویات دراصل قدرتی اور کیمیائی ایجنٹ ہوتی ہیں جن کی مدد سے انسانی جسم سے بیماری پھیلانے والے اجزاء کو دور کیا جاتا ہے۔

ii- ڈی اوڈرینس: یہ ادویات انسانی جسم سے بدبودار اجزاء کو ختم کرنے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔

iii- مصفا ادویات: یہ ادویات انسانی جسم میں گندے جراثیم کی نشوونما روکتی ہیں تاکہ وہ اعضاء جراثیم کے اثر سے محفوظ رہیں۔

iv- قدرتی ازالہ: تازہ ہوا، چمکدار دھوپ۔

v- جسمانی اجزاء ازالہ: گرم خشک ہوا، آگ کا جلنا، پانی کا ابال یا بھاپ کا اخراج۔



کمپیوٹر سے متعلق بنیادی معلومات

(Basic Information about Computer)

مختصر تاریخ (Brief History):

- ☆ بیسویں صدی کے آغاز میں کمپیوٹرز انتہائی بھاری بھر کم اور پیچیدہ ہوا کرتے تھے۔ کمپیوٹرز کی موجودہ ترقی ایک تدریجی عمل کا نتیجہ ہے۔
- ☆ انسان قریباً 2600 قبل مسیح سے ایسی مشینیں بناتا آ رہا ہے جن سے اعداد و شمار کا کام لیا جاتا رہا۔
- ☆ 2600 قبل مسیح میں چینوں نے ”اباکس“ (Abacus) (ابتدائی حساب کتاب کا سادہ آلہ) ایجاد کیا تھا۔
- ☆ لیونارڈو ڈاونچی نے ”میکانکی کیلکولیٹر“ بنایا تھا۔
- ☆ 1621ء میں ریاضی دانوں نے ”سلائیڈ رول“ (Slide Rule) ایجاد کیا جو 1970ء کی دہائی تک مقبول رہا۔ 1970ء کی دہائی میں ”الیکٹرونک کیلکولیٹر“ نے اس کی جگہ لے لی۔
- ☆ بلیز پاسکل کی ”ارٹھمیٹک مشین“ (Arithmetic Machine) میں اعداد کی جمع و تفریق کیلئے ہاتھ سے گھمائے جانے والے گیرز کا نظام استعمال ہوتا تھا۔ یہ مشین ڈیٹا کو محفوظ کرنے کیلئے بیج کارڈ بھی استعمال کرتی تھی۔ بیج کارڈز کا استعمال بیسویں صدی تک جاری رہا۔
- ☆ 1830ء میں چارلس بابج نے نہایت پیچیدہ ”انالٹیکل انجن“ (Analytical Engine) کسی حد تک بنالیا تھا۔ چارلس بابج کو جدید کمپیوٹر کا باپ کہا جاتا ہے۔
- ☆ پہلا ”الیکٹرانک کمپیوٹر“ ہرمن ہولرتھ نے تیار کیا۔ اس نے کارڈز میں سوراخوں کے میکانگی نظام سے امریکی مردم شماری کے اعداد و شمار کو گننے کا طریقہ ایجاد کیا۔ 1924ء میں ہرمن ہولرتھ کی کمپنی کا نام تبدیل ہو کر ”انٹرنیشنل بزنس مشینز“ (IBM) ہو گیا۔
- ☆ دوسری جنگ عظیم میں ENIAC کمپیوٹر امریکی فوج نے 1943ء اور 1945ء کے درمیان میزائل کے راستے کے ڈیٹا پر کام کرنے کیلئے بنایا۔ یہ کمپیوٹر ایک سیکنڈ میں 5 ہزار بار جمع کرنے کا عمل کر سکتا تھا۔
- ☆ 1975ء میں پرسل کمپیوٹر سے ملتا جلتا کمپیوٹر سامنے آیا جس کی قیمت عام شخص کی پہنچ میں تھی۔
- ☆ اپیل نامی کمپیوٹر پہلا پرسل کمپیوٹر تھا جس کی استعداد زیادہ اور استعمال آسان تھا۔

کمپیوٹر کیا ہے؟ (What is Computer?)

- کمپیوٹر ایسا الیکٹرانک آلہ ہے جس میں معلومات ذخیرہ کرنے کے بعد دوبارہ حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اس آلہ میں موجود معلومات اور اعداد و شمار کے ذریعے حسابی عوامل بھی کئے جاسکتے ہیں۔
- ☆ کمپیوٹر کا لفظ ”کمپیوٹ“ سے مشتق ہے جس کا مطلب گننے یا گنتی کرنے کے ہیں۔
- ☆ کمپیوٹر کا بنیادی نظام ”بائنری نظام“ کہلاتا ہے جو ”صفر“ اور ”ایک“ پر مشتمل ہے۔
- ☆ سپر کمپیوٹر ایسی خصوصی مشین ہے جو بے بہار رفتار سے پروسیسنگ کا عمل کر سکے۔
- ☆ ایک عام پی سی یا پرسنل کمپیوٹر کو مائیکرو کمپیوٹر کہتے ہیں۔
- ☆ ہارڈ ویئر کی ساخت کے اعتبار سے کمپیوٹر کی اقسام اینالاگ، ڈیجیٹل اور ہائبرڈ کمپیوٹر ہیں۔
- ☆ ڈیجیٹل کمپیوٹر کے گروپ مین فریم، منی اور مائیکرو کمپیوٹر ہیں۔
- ☆ ایسا کمپیوٹر جو ڈیٹا کی پیمائش ایک مسلسل عمل سے کرے اینالاگ کمپیوٹر کہلاتا ہے۔
- ☆ ایسا کمپیوٹر جو اپنے اندر دونوں یعنی اینالاگ اور ڈیجیٹل کمپیوٹر کی خصوصیات رکھتا ہے ہائبرڈ کمپیوٹر کہلاتا ہے۔
- ☆ انٹرنیٹ، نیٹ ورکس کا نیٹ ورک ہے اور گلوبل نیٹ ورک کا دوسرا نام ہے۔
- ☆ وہ زبان جو کمپائلر کسی زبان کو کمپیوٹر کی زبان میں تبدیل کرتا ہے، مشین لینگویج کہلاتی ہے۔
- ☆ کمپیوٹر کی زبان میں جو پروگرام لکھا جاتا ہے اس پروگرام کو کمپیوٹر مشین لینگویج میں ترجمہ کرنے کیلئے ایک پروگرام استعمال کرتا ہے جسے کمپائلر کہتے ہیں۔
- ☆ کمپیوٹر لینگویج کو تین گروپوں میں لینگویج، اسمبلی لینگویج اور سمبولک لینگویج میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- ☆ Basic دراصل Beginners All Purpose Symbolic Instruction Code کا مخفف ہے۔
- ☆ پرسنل کمپیوٹر کا نام پی سی اس لئے رکھا گیا کہ اس کا ڈیزائن ایسا ہے کہ اسے ایک وقت میں ایک ہی فرد استعمال کر سکتا ہے۔
- ☆ یوٹیلیٹی پروگرامز ایک ڈیٹا فائل کو ڈیٹا سٹوریج کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کرنے، ڈیٹا فائلوں کو الگ الگ کرنے اور ان کو ضم کرنے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔
- ☆ کمپیوٹر کے تین بنیادی یونٹس ان پٹ یونٹ، سنٹرل پراسیسنگ یونٹ اور آؤٹ پٹ یونٹ ہوتے ہیں۔
- ☆ کمپیوٹر سسٹمز اپنے استعمال کے لحاظ سے قیمت، شکل، سائز، قابلیت، رفتار اور عمل میں مختلف ہیں۔ کمپیوٹر سسٹم کے دو بڑے درجے کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور کمپیوٹر سافٹ ویئر ہیں۔

☆ کمپیوٹر کا مادی ڈھانچہ یا ٹھوس حصہ ہارڈ ویئر کہلاتا ہے جبکہ پروگراموں کا مجموعہ سافٹ ویئر کہلاتا ہے۔

☆ کمپیوٹر میموری میں کریکٹرز (حروف) کو "بائٹس" کی صورت میں سٹور کیا جاتا ہے۔

☆ ہر کمپیوٹر لینگویج ٹرانسلیٹر ہوتا ہے۔ ایسے پروگرامز کو لینگویج پروسیسرز کہتے ہیں۔ ایک لینگویج پروسیسر ایسا پروگرام ہے جو کسی بھی لینگویج میں لکھے گئے پروگرام کو مشینی کوڈ میں بدلنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

☆ مشینی کوڈ "صفر" اور "ایک" کے ہندسوں پر مشتمل خاص کوڈ ہے جسے سمجھ کر کمپیوٹر مختلف کام سر انجام دیتا ہے۔

☆ مختلف کریکٹرز (حروف) کا مجموعہ لفظ یا ورڈ (Word) کہلاتا ہے۔ دو الفاظ (Words) کو سپیس (Space) سے الگ کیا جاتا ہے۔

☆ کمپیوٹر کے بنیادی حصے (Basic Parts of Computer):

☆ کی بورڈ ایک ان پٹ آلہ ہے جو کمپیوٹر میں معلومات براہ راست داخل کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ٹائپ رائٹر کی طرح کام کرتا ہے۔ اس حصہ میں 100 کے قریب Keys یا Push Buttons ہوتے ہیں۔

☆ کی بورڈ پر موجود Keys انگلش حروف، جیسی اعداد اور دیگر علامات وغیرہ ان پٹ کرنے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔

☆ سی پی یو دراصل Central Processing Unit کا مخفف ہے۔ اس سے مراد مائیکرو پروسیسریا پروسیسر ہے۔ یہ مائیکرو چپ کی صورت میں ہوتا ہے۔ یہ ہدایات یا کوڈ کو پروسیس کرتا ہے۔ اسے کمپیوٹر کا دماغ کہتے ہیں۔

☆ CMOS دراصل Complementary Metal Oxide Semi Conductor کا مخفف ہے۔ یہ مائیکرو چپ کمپیوٹر کے اندر در بورڈ پر ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹی بیٹری ہوتی ہے جس کی وجہ سے کمپیوٹر آف کرنے پر بھی CMOS میں اہم معلومات ختم نہیں ہوتیں۔

☆ ایسا پلاسٹک تختہ جس پر دھاتی سرکٹ بنائے گئے ہوں اور مختلف اضافی سرکٹ بورڈ کیلئے سلاٹس موجود ہوں در بورڈ کہلاتا ہے۔ در بورڈ کیساتھ اضافی سرکٹ بورڈز "ڈاٹر بورڈز" بھی کہلاتے ہیں۔

☆ ROM دراصل Read Only Memory اور RAM اصل میں Random Access Memory کا مخفف ہے۔ ROM چھوٹی چھان چپس پر مشتمل ہوتی ہے جس پر معلومات کو

مستقل محفوظ کر لیا جاتا ہے، جبکہ RAM خالی جیس پر مشتمل ہوتی ہے، اس کی میموری عارضی ہوتی ہے۔

☆ سسٹم فائلز سافٹ ویئر کوڈز پر مشتمل چھوٹے سائز کی ایسی فائلز ہوتی ہیں جنہیں کمپیوٹر آن ہونے کے بعد سب سے پہلے پڑھتا ہے، یہ فائلز عموماً چھپی ہوتی ہیں۔

☆ کنٹرول یونٹ کمپیوٹر کے تمام حصوں کی سرگرمیوں میں لگم و اشتراک پیدا کرتا ہے۔

☆ میموری یونٹ محفوظ شدہ معلومات کو بوقت ضرورت دوبارہ مہیا کرتا ہے تاکہ پروگرام کے مطابق ہدایات پر عمل کر سکے۔

☆ کمپیوٹر کے کئے ہوئے کام کو الیکٹرانک ڈیٹا پروسیسنگ کہتے ہیں۔

☆ ان پٹ ڈیوائسز ایسی ڈیوائسز ہیں جن کی مدد سے کمپیوٹر کو ہدایات، احکامات اور معلومات مہیا کی جاتی ہیں۔ عام طور پر استعمال ہونے والی ڈیوائسز 'ماؤس' کی بورڈ، 'موڈیم'، 'لائٹ پن'، 'سکرین' اور 'مانیٹر' وغیرہ ہیں۔

☆ ٹیپ ڈرائیوز بہت زیادہ گنجائش والی ہارڈ ڈرائیوز کے ڈیٹا کا تحفظ کی خاطر بیک اپ لینے کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔

☆ ہارڈ ڈرائیوز ڈیٹا کو محفوظ کرنے کا بہت بڑا اور زیادہ استعمال ہونے والا ذریعہ ہے۔ تمام سسٹم فائلز اور ضروری پروگرامز ہارڈ ڈرائیوز پر موجود ہوتے ہیں۔

☆ فلاپی ڈرائیوز فلاپی ڈسک پر ڈیٹا لکھنے اور پڑھنے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ فلاپی ڈرائیو ایک کمپیوٹر سے ڈیٹا دوسرے کمپیوٹر تک منتقل کرنے کا آسان اور مقبول طریقہ کار ہے۔

☆ سی ڈی اور ڈی وی ڈی ڈرائیوز لیزر شعاع کی مدد سے گول ڈسک پر ڈیٹا کو پڑھتی ہیں۔ نئے کمپیوٹرز میں صرف ڈی وی ڈی ڈرائیو ہوتی ہے جو سی ڈی اور میوزک ڈسک بھی سمجھ سکتی ہے۔

☆ ویڈیو کارڈ مانیٹر پر تصویر کو متغیر کرنٹ میں تبدیل کرتا ہے تاکہ تصویر کو مانیٹر پر ظاہر کیا جاسکے۔

☆ سائونڈ کارڈ میں ایسے سرکٹ ہوتے ہیں جن کی مدد سے آواز کو ریکارڈ یا دوبارہ پیدا کیا جاسکے۔ یہ ایک سپینشن کارڈ کے علاوہ چپ کی صورت میں مدر بورڈ میں بھی موجود ہو سکتے ہیں۔

☆ ریکل ٹائم کلاک تھر تھرانے والے کرشل پر مشتمل ہوتا ہے جس کی مدد سے مختلف اجزاء کے کام کی رفتار کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ ان میں مطابقت پیدا کی جاتی ہے۔

☆ ہیٹ سنک مانیٹر و پروسیسر میں پیدا ہونے والی حرارت کو جذب کر کے باہر نکالتا ہے۔

☆ کمپیوٹر کے سسٹم باکس میں موجود حساس اجزاء کو حرارت کے منفی اثرات سے بچانے کیلئے ایک پنکھا لگا ہوتا ہے جس کا کام ان اجزاء پر ہوا پھینک کر انہیں ٹھنڈا کرنا ہوتا ہے۔

- ☆ ماؤس پورٹ ہر کمپیوٹر کیساتھ منسلک ہوتی ہے۔ ماؤس کو سیریل پورٹ کے ذریعے بھی کمپیوٹر سے جوڑا جاسکتا ہے۔
- ☆ ایک کمپیوٹر میں چار سیریل پورٹس ہو سکتی ہیں لیکن اکثر پرنٹل کمپیوٹرز میں دو سیریل پورٹس ہوتی ہیں۔
- ☆ نیٹ ورک ٹیکنیک کی مدد سے کمپیوٹر کو لوکل ایریا نیٹ ورک براڈ بینڈ کیبل یا ڈی سی ایل موڈیم سے جوڑا جاسکتا ہے۔
- ☆ موڈیم کمپیوٹر کو ٹیلیفون لائن سے منسلک کرتا ہے تاکہ انٹرنیٹ یا دوسری سہولیات استعمال کی جاسکیں۔
- ☆ اکثر پرنٹل کمپیوٹرز میں خالی سلاش موجود ہوتی ہیں جن میں اضافی سرکٹ بورڈز اور ہارڈ ویئرز لگا کر کمپیوٹر کی صلاحیت بڑھائی جاسکتی ہے۔
- ☆ سلاٹ مدر بورڈ پر موجود اس مخصوص شکل کی جگہ کو کہتے ہیں جس میں کوئی سرکٹ بورڈ کارڈ یا چپ لگائی جاتی ہے۔ آج کل زیادہ تر PC سلاش استعمال ہو رہی ہیں۔
- ☆ متفرق کمپیوٹر معلومات (Miscellaneous Computer Information):
- ☆ آپریٹنگ سسٹم ایسا سافٹ ویئر ہوتا ہے جو ہارڈ ویئر کے عوامل کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ ہر عمل کیلئے ہدایات جاری کرتا ہے۔
- ☆ بوٹ (Boot) یا بوٹ اپ (Boot-up) وہ عمل ہے جو پرنٹل کمپیوٹر کے آن ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اس دوران کمپیوٹر اپنے ساتھ منسلک تمام اجزاء کی موجودگی اور صحیح طور پر کام کرنے کا جائزہ لیتا ہے۔
- ☆ BIOS پرنٹل کمپیوٹر میں موجود سافٹ ویئر کوڈز کا مجموعہ ہے جس کی مدد سے ڈیٹا کی ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک منتقلی جیسے امور کو سرانجام دیا جاتا ہے۔
- ☆ ریڈ (Read) سے مراد ڈیٹا یا سافٹ ویئر کوڈ کو ڈسک سے ریم یا ریم سے مائیکرو پروسیسر تک منتقل کرنا ہے۔
- ☆ رائٹ (Write) سے مراد ڈیٹا کو ریم یا ڈسک پر محفوظ کرنا ہے۔
- ☆ Applications ایسا سافٹ ویئر ہوتا ہے جو کسی مخصوص کام کو کرنے کیلئے بنایا جائے جیسے ورڈ پروسیسر، ویب براؤزر یا گرافک پروگرامز۔ اسے مختصر APPI بھی کہتے ہیں۔
- ☆ بگ (Bug) کسی سافٹ ویئر میں موجود ایسی خامی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ صحیح کام نہ کر سکے۔

- ☆ ڈی بگ (Debug) کسی سافٹ ویئر کو پرکھنے اور غلطیوں کو دور کرنے کیلئے کوڈ تبدیل کرنے کا عمل ہے۔
- ☆ ڈائلاگ باکس ایسی سکریں ہوتی ہے جس کی مدد سے یوزر دی گئی آپشنز میں سے مرضی کی آپشنز منتخب کر سکتا ہے۔
- ☆ ماڈیول کسی پروگرام یا سافٹ ویئر کا ایسا حصہ ہوتا ہے جس میں مخصوص امور سے متعلق کوڈ موجود ہو۔
- ☆ کمپیوٹر یوزر اور سافٹ ویئر کے درمیان رابطے کے واسطے کوائٹرفیس کہتے ہیں۔ دو قسم کے انٹرفیس عام ہیں:
- ☆ گرافک یوزر انٹرفیس: ایسا طریقہ کار جس میں آئیکونز، میو، ڈائلاگ باکسز اور دیگر انٹرایکشن استعمال کئے جاتے ہیں۔ یوزر ماؤس کی مدد سے تمام کام آسانی کر سکتا ہے۔
- ☆ ٹیکسٹ انٹرفیس: اس انٹرفیس میں تمام کمانڈز کی بورڈ کے ذریعے ٹائپ کرنا پڑتی ہیں۔
- ☆ لویول لینگویج ایسی پروگرامنگ ہے جس میں مخصوص الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جو عام فہم نہ ہوں اور بولی جانے والی زبانوں سے مطابقت نہ رکھتے ہوں۔
- ☆ ہائی لیول لینگویج ایسی پروگرامنگ ہے جس میں عام فہم الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں اور جنہیں سمجھنا آسان ہو۔
- ☆ مائیکروسافٹ ورڈ کی کسی بھی فائل کو ڈاکومنٹ یا دستاویز کہتے ہیں۔ ڈاکومنٹ کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ہر حصہ سیکشن کہلاتا ہے۔
- ☆ فارمیٹنگ سے مراد ٹیکسٹ پر مختلف خصوصیات (Attributes) کا استعمال ہے۔
- ☆ ڈیٹا خام حقائق کو کہتے ہیں جنہیں منظم اور مرتب نہ کیا گیا ہو جبکہ معلومات یا انفارمیشن اس ڈیٹا کو کہتے ہیں جسے مختلف عوامل انجام دینے کے بعد کارآمد حالت میں لایا گیا ہو۔
- ☆ ڈیٹا میں ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے ڈیٹا کو منظم انداز میں مرتب کرنے کا طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

تاریخ عالم اور متفرق عالمی معلومات

History of The World and Misc. World Information

دنیا میں رونما ہونے والے واقعات

(Important Events of the World)

(زمین کی پیدائش سے لیکر اب تک کے اہم واقعات)

قبل مسیح (B.C.E.):

- 4.5 بلین قم زمین کی پیدائش۔
3 بلین قم زمین پر زندگی کا ارتقا
First Signs of Primeval Life Appear in Oceans (بیکٹیریا اور Blue-green algae)۔
600 بلین قم ابتدائی دور کے Fossils کی دریافت۔
4.4 بلین قم ابتدائی انسانی باقیات کی Aramis (ایتھوپیا) میں 1994ء میں دریافت۔
4.2 بلین قم جھیل Turkana (کینیا) میں 1995ء میں Australopithecus Afarensis کی دریافت۔
1.7 بلین قم Homo Erectus نے افریقہ چھوڑا۔
100,000 قم جنوبی افریقہ میں پہلے جدید Homo Sapiens۔
700,000 قم انسان نے آگ اور آلات کا استعمال شروع کیا۔
15,000 قم آبنائے بیرنگ (Bering Strait) کے ذریعے امریکہ کی طرف پہلی ہجرت۔
10,000 قم نیم مستقل زری کاشت کا آغاز۔
4,000t 10,000 قم انسان نے اکٹھے ہو کر ایک جگہ رہنا شروع کیا۔ Mesopotamia اور دیگر جگہوں پر آباد انسان نے پیہر ایجاد کیا۔ زراعت اور کاشت کاری کے نئے طریقے دریافت کئے۔
3000t 4500 قم انسان کا ترقی کی طرف سفر شروع، مصری کیلنڈر کی تاریخ کا آغاز، یہودی کیلنڈر کا پہلا سال (3760 قم) Copper کا مصر میں استعمال شروع، سمیری (Sumerians) تہذیب کا عروج۔
2000t 3000 قم مصر میں فرعونی (Pharaonic) دور شروع، King Khafu نے اہرام مصر (Great Pyramid) کی تعمیر کرائی۔

Pyramid کی تعمیر مکمل کرائی، مصر میں میوں کا طریقہ کار۔

جنوبی ایشیا میں ترقی یافتہ ترین انسانی تہذیب کا دریائے سندھ کے کنارے

(موجودہ پاکستان میں شامل علاقہ) آغاز۔

مصر میں اسرائیلی غلام بنائے گئے۔ یونانی تحریر کا آغاز۔ بابل کے شاہ

Hammurabi نے قدیم ترین Code of Laws کو ترقی دی۔

اخناتون (Ikhnaton) نے مصر میں Monotheistic مذہب کی بنیاد رکھی۔ حضرت

موسیٰ نے اسرائیلیوں کو مصر سے نکالا۔ یونانیوں نے Troy کو تباہ کر دیا۔

Mycenae میں یونانی تہذیب کا اختتام۔

یروشلم میں Temple کی تعمیر (پہلے سلیمانی) حضرت سلیمان کی وفات کے بعد

ریاست اسرائیل اور یہود میں تقسیم انجیل کا عہد نامہ قدیم لکھنے کا آغاز۔

پہلی تصدیق شدہ اولمپک گیمز کا آغاز رتھ (Chariots) اٹلی میں متعارف۔

تائو ازم (Taoism) کے بانی چینی فلاسفر Lao-tse کی پیدائش۔

بابل میں عظیم سلطنت کا قیام یروشلم کی تباہی بابل میں معلق باغات (Hanging

Gardens) کی تعمیر Confucius نے چین میں سماجی فلسفہ کے نظریات اُجاگر

کئے۔ مہاتما بدھ (Buddha) نے ہندوستان میں بدھ مت (Buddhism) کی

تعلیمات کا آغاز کیا۔

یونانیوں نے ایرانیوں کو شکست دی۔ ایتھنز اور سپارٹا کے درمیان

Peloponnesian جنگ کا آغاز۔ ایتھنز ہر کولیس کے قبضہ میں آ گیا، افلاطون کی

پیدائش۔

سکندر اعظم (الیکزینڈر دی گریٹ) کی پیدائش سکندر اعظم نے فتوحات کا آغاز

کیا۔ یروشلم 'Tyre' Thebes بابل پر قبضہ ہندوستان پر حملہ بابل میں سکندر کی

موت، سلطنت جزلوں میں تقسیم۔ ستراط پر بغاوت کا مقدمہ ارسطو عظیم یونانی فلاسفر

کا نظہور۔

روم اور کارٹیج (Carthagians) کے درمیان پہلی پونک Punic جنگ کا آغاز روم

نے Carthagians کو شکست دی۔

دوسری پونک (Punic) جنگ کا آغاز Carthagian جزل بنی بال (Hannibal)

نے کوہ الپس (Alps) عبور کر لیا، دیوار چین کی تعمیر شروع۔

رومیوں نے King Antiochus III کو Thermopylae کے مقام پر شکست

دی۔ رومن سلطنت کا عروج۔

تیسری پونک (Punic) جنگ کا آغاز روم نے Carthage تباہ کر دیا۔ 450,000

101 تا 150 ق م

افراد کا قتل عام 50,000 غلام بنائے گئے۔ رومی افواج نے مقدونیہ پر قبضہ کر لیا۔
یونان اناطولیہ، Balearic جزائر اور فرانس پر رومیوں کا قبضہ۔

جولیس سیزر کے رومن جنرل پومپی نے یروشلم پر قبضہ کر لیا۔ قلوپٹرہ کا مصر میں دور۔
چینیوں نے کانگ کا استعمال شروع کر دیا۔

100 51 ق م

جولیس سیزر (Julius Caesar) نے رومی جنرل پومپی سے لڑائی کا آغاز کر دیا۔
فرانس، جرمنی، برطانیہ اور مصر پر حملے۔ روم کا بلا شرکت غیرے جولیس سیزر مالک
جولیس کا بروٹس کے ہاتھوں قتل، سیزر (Caesar) کے بھتیجے اوکٹاویئن نے مارک
انٹونی (Mark Anthony) اور ملکہ قلوپٹرہ (Cleopatra) کو شکست دی اور رومن
سلطنت کی بنیاد رکھی۔

50 1 ق م

سن عیسوی:

حضرت عیسیٰ (Jesus Christ) کی پیدائش۔ چین میں شہنشاہ Kuang WuTi نے
ہن خاندان کی حکومت کی بنیاد رکھی۔ بدھ مت Buddhism کا چین میں آغاز۔

1 49 ق م

سترط نے زہر پی لیا۔ نیرو (Nero) نے عیسائیوں کا قتل عام کر دیا، رومیوں نے
یروشلم میں یہودی بیکل تباہ کر دیا۔

50 99 ق م

روم میں Pantheon سمیت کئی عمارات کی تعمیر، روم کے لئے قوانین مرتب کیے
گئے۔ انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے درمیان دیوار کی تعمیر۔ ڈاک سسٹم کا اجراء۔

100 149 ق م

وسطی امریکہ میں مایان (Mayan) تہذیب کا عروج۔

150 199 ق م

ایران میں ساسانی Sassanid خاندان کی حکومت کا دوبارہ قیام۔ چینی
Hun سلطنت کا خاتمہ۔

200 249 ق م

بدھ ازم کا چین میں عروج، سرکاری مذہب قرار پایا۔ Mayan تہذیب کا
Classic دور۔ سائنس، آرٹ اور تعمیرات میں ترقی۔

250 299 ق م

کانستانتائن (Constantine) (337ء-312ء) کا دور۔ قسطنطنیہ
(Constantinople) (استنبول) پر تعمیر۔ ہندوستان میں گپتا
(Gupta) سلطنت کا آغاز۔

300 349 ق م

حنوں (Huns) اور منگولوں (Mongols) کا یورپ پر حملہ۔ Theodosius متحدہ
رومن سلطنت کا آخری شہنشاہ۔ رومن سلطنت 395ء میں تقسیم ہو گئی۔ مغربی رومن
سلطنت روم کے ماتحت اور مشرقی رومن سلطنت قسطنطنیہ کے ماتحت آ گئی۔

350 399 ق م

Attila اور Hun Chieftain کا رومن صوبوں پر حملہ۔ سینٹ پیٹرک کی آئر لینڈ
واپسی۔ لوگوں کو عیسائی بنانے کیلئے مبلغوں کی آئر لینڈ آمد۔

400 449 ق م

Vandals نے روم تباہ کر دیا۔ مغربی رومن سلطنت کا خاتمہ۔ Theodoric The

450 499 ق م

Great نے اٹلی میں Ostrogothic Kingdom کی بنیاد رکھی۔

Justinian I : 500ء تا 549ء : Justinian I بازنطینی سلطنت کا حکمران بن گیا۔ (483ء تا 565ء) پہلے سول قوانین کا اجراء۔

چین سے سسگل شدہ ریشم کے کیڑوں کی مدد سے یورپ میں ریشم کی صنعت کا قیام۔
حضرت محمد ﷺ کی پیدائش (571ء)۔ جاپان میں بدھ مت کا عروج۔ St. Augustine نے برطانیہ میں عیسائیت کی تبلیغ کی۔ طاعون سے یورپ کا آبادی کا آدھا حصہ صاف ہو گیا۔

حضرت محمد ﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت۔ اسلامی Calendar کا پہلا سال۔ اسلامی

سلطنت کا قیام۔ عربوں نے یروشلم فتح کر لیا۔ سکندریہ (Alexandrian) لائبریری کی تباہی۔ مسلمانوں نے ایران (Persia) فتح کر لیا۔ حضرت فاطمہؓ کی وفات۔

عرب مسلمانوں نے شمالی افریقہ (North Africa) پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ Carthage تباہ۔

اسلامی سلطنت Lisbon (پرتگال) سے چین تک پھیل گئی۔ چین سے جاپان میں گکوڈا (Pagodas) متعارف۔

خلیفہ ہارون الرشید کا دور حکومت (809ء-786ء)۔ عربوں کے دور حکومت میں "Golden Age"۔ وائیکنگوں نے برطانیہ پر حملے شروع کر دیے۔

شارلمین (Charlemagne) فرانسیسی بادشاہ نے سینٹ پیٹرز (روم) میں Holy

Roman Emperor ہونے کا اعلان کر دیا۔ عرب مسلمانوں نے Sicily

اور Sardinia (یورپ) پر قبضہ کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کر لیے

Crete (827ء-826ء)۔ شارلمین (Charlemagne) کی وفات (814ء)۔ Louis

The Pious حکمران بن گیا جس نے فرانس کو اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

آئس لینڈ کی دریافت۔ Alfred The Great برطانیہ کا بادشاہ بن گیا۔ ڈینش

(Danish) حملہ آوروں کو شکست۔ Prince Rurik نے روسی قوم تشکیل دی۔

نورواگراڈ کو دار الحکومت بنایا گیا۔

گرین لینڈ دریافت۔ اندلس عبدالرحمن سوم کی حکومت۔ اندلس علم و صنعت کا مرکز بن گیا۔

Mieczuslaw I پولینڈ کا پہلا حکمران بن گیا۔ Hugh Capet فرانس کا بادشاہ منتخب

ہو گیا۔ Danes اور Vikings کے برطانیہ پر حملے۔ شاہ جرمنی Otta جسے پوپ جان

XII نے تاج پہنایا۔ نے Holy Roman Empire قائم کی۔

Indo-China میں مسلمانوں کی حکومت کا قیام۔ ہنگری اور Scandinavia میں عیسائیت کا

عروج۔ Viking Raider نے شمالی امریکہ دریافت کیا اور اسے Vinland کا نام دیا۔ چینی

- قوم نے بارود دریافت کیا۔
- 1001ء: ہندوستان پر سلطان محمود غزنوی کا پہلا حملہ۔
- 1009ء: مسلمانوں نے یروشلم میں Sepulchre پر قبضہ کر لیا۔
- 1013ء: Danes نے انگلینڈ پر کنٹرول حاصل کر لیا۔
- 1016ء: Danes نے ناروے فتح کیا۔
- 1035ء: Danes کی وفات، سلطنت بیٹوں میں تقسیم۔ Harold Harefoot کو انگلینڈ، Sweyn کو ناروے اور Hardecante کو ڈنمارک ملا۔
- 1040ء: Macbeth نے سکاٹ لینڈ کے شاہ Duncan کو قتل کر دیا۔
- 1053ء: رابرٹ Guiscard نے اٹلی میں حکومت قائم کی۔
- 1054ء: مشرقی آرتھوڈوکس اور مغربی آرتھوڈوکس میں حتمی علیحدگی۔
- 1055ء: سلجوق ترکوں نے ایشیا، مغرب اور بغداد پر قبضہ کر لیا۔
- 1064ء: سلجوق ترکوں نے آرمینیا پر قبضہ کر لیا۔
- 1066ء: William of Normandy نے انگلینڈ پر قبضہ کر لیا۔
- 1068ء: پیرس میں Cathedral کی تعمیر شروع۔
- 1072ء: سکسی پر رابرٹ کا قبضہ۔
- 1073ء: گرگوری ہفتم بادشاہ منتخب۔
- 1075ء: شام اور فلسطین پر سلجوق ترکوں کا قبضہ۔
- 1095ء: Pope Urban II نے یروشلم کی واپسی کیلئے مقدس جنگ (صلیبی) کیلئے اپیل کر دی۔
- 1096ء: پہلی صلیبی جنگ کا آغاز 8 یورپی ممالک کی فوج کا اتحاد۔
- 1099ء: عیسائیوں نے یروشلم مسلمانوں سے واپس لے لیا۔
- 1100ء: مغربی افریقہ میں سیاہ فاموں کی تعلیم کے سب سے بڑے مرکز ٹمبکٹو کی بنیاد۔
- 1106ء: شاہ ہنری اول برطانیہ نے فرانس پر قبضہ کر لیا۔
- 1147ء: دوسری صلیبی جنگ کا آغاز۔
- 1150ء: یونیورسٹی آف پیرس اور یونیورسٹی آف آکسفورڈ کی بنیاد فرانس اور انگلینڈ میں رکھی گئی۔
- 1162ء: تھامس اے Becket نے Canterbury کا Archbishop رکھ دیا۔
- 1170ء: ہنری دوم نے تھامس کو قتل کر دیا۔
- 1175ء: وسطی ہندوستان ایرانی مسلمانوں نے فتح کر لیا۔
- 1187ء: یروشلم پر سلطان صلاح الدین ایوبی کا قبضہ۔
- 1189ء: رچرڈ اول نے برطانیہ میں ہنری اول کو شکست دے دی، تیسری صلیبی جنگ کا آغاز۔
- 1198ء: مسلمان فلسفی ابن رشد کا انتقال۔

- 1199ء: رچرڈ فرانس میں ہلاک، برطانیہ میں شاہ جان کا دور۔
- 1200ء: سنٹرل امریکہ میں مایاں تہذیب کا دور۔
- 1204ء: فرانس اور برطانیہ کے درمیان جنگ، چوتھی صلیبی جنگ کا آغاز۔
- 1206ء: ہندوستان بادشاہ میں محمد غوری کا انتقال، قطب الدین ایبک نے ہندوستان کا تاج پہن لیا۔
- 1211ء: چنگیز خان نے چین فتح کر لیا۔ پیکنگ پر قبضہ۔
- 1214ء: Persia پر قبضہ۔
- 1215ء: شاہ جان نے میکنا کارٹا پر دستخط کر دیے۔ (میکنا کارٹا..... محدود شاہی اختیارات کا قانون)
- 1218ء: چنگیز خان نے روس پر قبضہ کر لیا۔
- 1222ء: چنگیز خان کی وفات۔
- 1233ء: فرڈیننڈ اور ازابیلا نے سپین میں حکومت قائم کر لی۔
- 1236ء: رضیہ سلطانہ دہلی کی حکمران بن گئیں۔
- 1237ء: منگول افواج نے روس فتح کر لیا۔
- 1241ء: منگول افواج نے جرمنی کو سسلی میں شکست دے دی، پولینڈ اور ہنگری پر قبضہ۔
- 1251ء: قبلائی خان منگول حکمران بن گیا، چین پر حکومت۔
- 1265ء: برطانیہ کی پہلی پارلیمنٹ کا اجلاس۔
- 1270ء: آٹھویں صلیبی جنگ، فرانس کے بادشاہ شاہ لوئی نہم کا انتقال۔
- 1271ء: مارکو پولو نے چین کا سفر کیا، قبلائی خان کے دربار میں حاضری۔
- 1280ء: یوان سلطنت کا چین میں قیام۔
- 1287ء: چین نے برما فتح کر لیا۔
- 1294ء: قبلائی خان کا انتقال۔
- 1295ء: مارکو پولو کی وطن واپسی، Travels نامی سفر نامہ لکھا۔ برطانوی بادشاہ ایڈورڈ اول نے ماڈل پارلیمنٹ پیش کی۔
- 1300ء: یورپ کی تاریخ میں نشاۃ ثانیہ کا آغاز۔ عثمان اول نے ترکیہ میں سلطنت عثمانیہ کی بنیاد رکھی۔
- 1307ء: سوئٹزرلینڈ نے آسٹریا سے آزادی حاصل کر لی۔
- 1312ء: شاہ Mansa Musa کے دور میں مالی سلطنت کا عروج۔
- 1325ء: سپین میں اسلامی تہذیب و ثقافت کا عروج۔
- 1337ء: برطانیہ اور فرانس کے درمیان صد سالہ جنگ (Hundred Years War) فرانس پر قبضہ کیلئے شروع۔
- 1347ء: یورپ میں بدترین طاعون، اندازاً 25 ملین لوگ مارے گئے۔
- 1368ء: منگ شہنشاہیت کا چین میں عروج۔

- 1376ء: John Wycliffe نے بائبل کا لاطینی سے انگریزی میں ترجمہ کیا۔
- 1378ء: فرانس نے رومن کیتھولک چرچ پر کنٹرول حاصل کرنے کی جنگ کا آغاز کیا۔
- 1387ء: چاسر (Chaucer) کی Canterbury Tales کی اشاعت۔
- 1396ء: ترکی نے ہنگری پر فتح حاصل کر لی۔
- 1397ء: شمالی سائرا (انڈونیشیا) میں مسلم حکمرانی۔
- 1399ء: برطانیہ میں بغاوت شاہ رچرڈ دوم قید پارلیمنٹ نے ہنری چہارم کو اقتدار سونپ دیا۔
- 1400ء: عرب مسلمانوں نے انڈونیشیا، ملائیشیا اور فلپائن کے جزائر پر قبضہ کر لیا۔
- 1406ء: عظیم فلسفی ابن خلدون کا انتقال۔
- 1415ء: ہنری پنجم نے فرانس کو Agincourt کے مقام پر شکست دی۔
- 1418ء: پرتگال کے Prince Henry نے افریقہ کا ساحلی علاقہ دریافت کیا۔
- 1428ء: جون آف آرک نے انگریزوں کے مقابلہ پر فرانس کو فتح دلائی۔
- 1431ء: جون آف آرک کو زندہ جلادیا گیا۔
- 1438ء: Inca کی پیرو میں حکمرانی کا دور۔
- 1453ء: ترکوں نے Constantinople پر قبضہ کر لیا۔ بازنطین سلطنت کا خاتمہ۔ فرانس اور برطانیہ کے درمیان صد سالہ جنگ کا خاتمہ۔
- 1455ء: برطانیہ میں پھولوں کی جنگ (The War of Roses) شروع۔
- 1462ء: ایوان دی گریٹ روس کا زار (Czar) بنا۔
- 1492ء: مسلمانوں کو سپین میں Ferdinand اور Isabella کی فوجوں کے ہاتھوں شکست تھ۔ کولمبس پہلا یورپی بنا جس نے کریسٹین جزائر دریافت کئے۔
- 1493ء: کولمبس واپس سپین پہنچ گیا۔
- 1497ء: واسکو ڈے گاما نے افریقہ کے گرد چکر لگاتے ہوئے ہندوستان کا بحری راستہ دریافت کیا۔
- 1498ء: ہندوستان میں پہلی پرتگالی نوآبادی کا قیام۔ مائیکل انجلو نے Bacchus تحریر کی۔
- 1500ء: برازیل کی دریافت پرتگالیوں نے کالی کٹ (کلکتہ) کے مقام پر پہلی فیکٹری قائم کی۔
- 1501ء: سانٹو ڈومنگو کی ہسپانوی امریکی نوآبادی میں سیاہ فام غلاموں کی آمد۔
- 1503ء: لیونارڈو ڈا ونچی نے شہرہ آفاق پینٹنگ مونالیزا پینٹ کی۔
- 1506ء: سینٹ پیٹرز چرچ نے روم میں کام شروع کر دیا۔
- 1509ء: ہنری سوم برطانوی اقتدار نشیں ہوا۔
- 1513ء: Balboa پہلا یورپی جس نے بحر الکاہل دریافت کیا۔
- 1517ء: ترکوں نے مصر عرب پر قبضہ کر لیا۔
- 1519ء: Ulrich Zwingli نے سویٹزرلینڈ میں اصلاحات نافذ کیں۔

- 1520ء سلیمان اول ترکی کے سلطان بن گئے۔
- 1521ء ترکی نے ہنگری پر قبضہ کر لیا۔ Magellan جس نے بحر اکاہل کا سفر کیا، فلپائن میں مارا گیا۔
- 1522ء Magellan کا جہاز دنیا کے گرد چکر لگانے کی مہم Juan Selastandel کی قیادت میں سپین پہنچ گیا۔
- 1524ء Verrazano نے نیوا انگلینڈ کو سٹ اور نیو یارک بے دریافت کی۔
- 1526ء ظہیر الدین بابر نے ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔
- 1527ء مقدس رومن ایمپائر کی افواج نے روم پر حملہ کیا۔
- 1532ء پیزارو نے پانامہ سے پیرو تک مارچ شروع کیا۔ میکاؤلی کی تصنیف پرنس شائع ہوئی۔
- 1535ء ہنری سوم نے برطانوی چرچ کا سربراہ بننے ہی اصلاحات شروع کر دیں۔
- 1536ء مائیکل انجیلو کی Last Judgment شائع ہوئی۔
- 1538ء سکھ مذہب کے بانی بابا گورو نانک کا انتقال۔
- 1541ء جان Knon نے سکاٹ لینڈ میں اصلاحات نافذ کیں۔
- 1543ء دنیا کی سورج کے گرد حرکت کرنے کی تھیوری پولینڈ کے سکارکولس نے پیش کی۔
- 1547ء ایوان چہارم روس کا زار (Czar) بنا۔
- 1553ء برطانیہ کی ملکہ نے رومن کیتھولک ازم (Roman Catholicism) یکم مئی کو رائج کر دیا۔
- 1556ء اکبر اعظم ہندوستان کی مغلیہ سلطنت کا بادشاہ بن گیا۔
- 1558ء ملکہ الزبتھ نے برطانیہ کا اقتدار سنبھال لیا، Prokstantism رائج کیا۔ چرچ آف انگلینڈ کو مستحکم کیا۔
- 1568ء پروٹیسٹنٹ نیدر لینڈز کا کیتھولک سپین کے خلاف محاذ۔
- 1570ء جاپان نے غیر ملکی بحری جہازوں کو پرمت دینا شروع کئے۔ ترکوں نے قبرض پر حملہ کر کے وہیں کی جنگ شروع کر دی۔
- 1572ء ترکوں کے یورپ پر حملوں کا خاتمہ۔
- 1580ء فرانسز ڈریک دنیا کا چکر لگا کر برطانیہ واپس، ملکہ الزبتھ اول نے Knighted کا خطاب دیا۔
- 1581ء Montaigne کی Essays شائع ہوئی۔
- 1583ء نیدر لینڈز کے William of Orange کا اقتدار۔
- 1587ء Monteverdi کی First Book of Madrigals کی اشاعت۔
- 1588ء انگریزوں نے Spanish Armada کو شکست دی۔
- 1590ء ہنری چہارم پیرس میں داخل ہو گیا، سپین میں جنگ۔
- 1598ء Boris Godunov روس کا زار (Czar) بن گیا۔
- 1600ء Leyasu کی جاپان پر حکمرانی، دارالحکومت Edo (ٹوکیو) منتقل۔

- شیکسپیر (Shakespeare) کی صدی کی مشہور ترین کتاب Hamlet کی اشاعت۔
برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام۔
- 1607ء امریکی سرزمین پر جیمز ٹاؤن ورجینیا پہلی برطانوی نوآبادیاں قائم۔
- 1609ء Samule de Champlain نے کیوبک (کینیڈا) میں پہلی فرانسیسی نوآبادی قائم کی۔
- 1611ء Gustavus Adolphus سویڈن کا بادشاہ منتخب۔
- Rulens نے اپنی پینٹنگ Descent from the Cross پینٹ کی۔
- 1614ء جان نیپیر نے لوگر تھم ایجاد کیا۔
- 1618ء تیس سالہ جنگ کا آغاز (1648ء تک) Protestants کا کیتھولکس کے خلاف محاذ۔
- 1619ء ڈچ ملاح برطانوی شمالی امریکہ میں پہلی مرتبہ افریقی غلام لایا۔
- 1642ء برطانوی سول وار۔ ریمراس (Rembrandt) نے پینٹنگ Night Watch بنائی۔
- 1643ء تاج محل کی تعمیر مکمل ہوئی۔
- 1644ء منگ بادشاہت کا چین میں خاتمہ مانچو (Manchus) اقتدار میں آ گئے۔
- 1648ء تیس سالہ جنگ کا خاتمہ جنگ کیوجہ سے جرمنی کی آدمی آبادی کا خاتمہ۔
- 1658ء کروم ویل کا انتقال۔
- 1661ء چارلس دوم انگلینڈ کا بادشاہ بن گیا۔
- 1664ء برطانیہ نے ڈچ قوم سے نیوا میسٹر ڈیم لے لیا۔
- 1665ء برطانیہ میں طاعون کی وبا 75000 افراد ہلاک۔
- 1666ء لندن میں شدید آتشزدگی۔
- 1667ء ملٹن کی عظیم نظم پیراڈائز لاسٹ نے دھوم مچادی۔
- 1683ء یورپی ممالک کی ترکی کے خلاف جنگ ترکی کی یورپ میں عظیم الشان فتوحات۔
- 1689ء پیٹر دی گریٹ روس کا زار (Czar) بنا۔ پیٹر گریٹ نے روس کو فوجی طاقت بنانا شروع کیا۔
- 1690ء جان لاک کے Human Understanding نظریہ کی اشاعت۔
- 1698ء اومان کے عرب سلطان نے پرتگیزیوں سے افریقی ساحلی علاقے لے لئے۔
- 1701ء Spanish Succession جنگ شروع۔
- 1704ء امریکہ میں پہلا اخبار The Boston News شروع۔
- 1707ء United Kingdom of Britain کا قیام انگلینڈ، ویلز اور سکاٹ لینڈ پارلیمنٹری ایکٹ آف یونین کے تحت متحد۔
- 1729ء آنرک نیوشن کی پرنسپال کولاطینی سے انگریزی میں ترجمہ کیا گیا۔
- 1732ء جیمز فرینکلن نے Poor Richard's Almanak کی اشاعت شروع کر دی۔
- 1735ء جان پیٹر زیٹگر نے پریس کی آزادی کیلئے امریکہ میں ادارہ قائم کیا۔

1736ء: آسٹریا اور روس کے ساتھ ترکی کی سلطنت عثمانیہ کی جنگ۔

1739ء: ترکی سے یوگوسلاویہ کا بیشتر علاقہ چھن گیا۔

1740ء: Capt. Vitus نے الاسکا دریافت کر لیا۔ فریڈرک دوم نے سلطنت آف پروشیا کی بنیاد رکھی۔

1746ء: برطانیہ نے سکاٹ لینڈ کو شکست دی۔ برطانوی زمین پر آخری جنگ۔

1751ء: فرانس میں Encyclopedie کی اشاعت شروع۔

1755ء: سیسول جانسن کی ڈکشنری کی پہلی اشاعت۔ لزبن (پرتگال) میں ہولناک زلزلہ 60,000 سے زائد افراد ہلاک۔ امریکن ڈاک سسٹم قائم۔

1756ء: سات سالہ جنگ شروع (1763ء تک)۔ برطانیہ اور Prussia نے فرانس، سپین، آسٹریا اور روس کو شکست دی۔ فرانس کو شمالی امریکی نوآبادیوں سے ہاتھ دھونا پڑے۔ سپین نے فلوریڈا کیوبا کے بدلے برطانیہ کو دے دیا۔

1757ء: برطانیہ کے کمانڈر رابرٹ کلائیو نے بنگال کے نواب سراج الدولہ کو جنگ پلاسی میں شکست دے کر ہندوستان کو برطانوی نوآبادی بنا دیا۔

1762ء: کیتھرائن دوم روس کی زارینا (Czarina) بن گئیں۔

1765ء: جیمز واٹ نے سٹیم انجن ایجاد کر لیا۔

1769ء: سرولیم آرک رائٹ نے سپنگ مشین ایجاد کی جو صنعتی انقلاب کا باعث بنی۔

1772ء: جوزف پریسلے اور ڈینیئل رور فورڈ نے نائٹروجن دریافت کی۔ پولینڈ کی تقسیم

(1795ء-1772ء) آسٹریا، Prussia اور روس نے پولینڈ کا علاقہ اور عوام آپس میں تقسیم کر لیے۔ پولینڈ کا خاتمہ۔

1775ء: امریکہ کی جنگ آزادی شروع۔ پریسلے نے ہائیڈروکلورک اور سلفیورک ایسڈ دریافت کئے۔

1776ء: ایڈم سمٹھ کی Wealth of Nations کی اشاعت۔ Edward Gibbon کی Decline

and Fall of the Roman Empire کی اشاعت۔ برطانیہ نے امریکہ کو آزاد ملک کی حیثیت دے دی۔

1778ء: کیپٹن جیمز کک نے ہوائی دریافت کر لیا۔ فرانز مسر نے ہپٹانزوم کا مظاہرہ کیا۔

1781ء: ہرشل نے یورینس سیارہ دریافت کیا۔

1783ء: پتھوون کا پہلا Printed ورک۔

1784ء: روس نے کریمیا پر قبضہ کر لیا۔

1785ء: روس نے Aleutian جزائر آباد کر لئے۔

1788ء: گوٹے کی Egmont کی اشاعت۔

1789ء: فرانسیسی انقلاب۔ امریکہ میں جارج واشنگٹن صدر منتخب۔

- 1790ء: فلاڈیلفیا (Philadelphia) کو امریکہ کا عارضی دارالحکومت بنایا گیا۔
- 1791ء: بوسویل کی Life of Johnson کی اشاعت۔
- 1796ء: نیولین بونا پارٹ نے آسٹریا کو شکست دی۔ جان ایڈم امریکہ کا صدر منتخب۔
- 1798ء: نیولین نے فرانسیسی سرحدیں روم اور مصر تک پھیلا دیں۔ امریکی بحریہ کا قیام۔
- 1799ء: نیولین نے فرانس کی بادشاہت حاصل کر لی۔
- 1800ء: نیولین نے اٹلی فتح کر لیا اور خود کو فرانس کا پہلا Consul اعلان کر دیا۔
- Alessandro Vota نے بجلی کی پیداوار شروع کر دی۔
- 1801ء: برطانیہ اور آئرلینڈ ایک بادشاہت اور ایک پارلیمنٹ کے تحت متحد ہو گئے۔
- 1802ء: برطانیہ میں پہلے فیکٹری ایکٹ کا نفاذ۔
- 1803ء: امریکہ نے فرانس سے لوزیانا کی ریاست 15 ملین امریکی ڈالر میں خریدنے کا معاہدہ کیا۔
- 1804ء: ہٹی نے فرانس سے آزادی حاصل کرنے کا اعلان کیا۔ پہلی سیاہ فام ریاست جس نے یورپی حکمرانی سے آزادی حاصل کی۔ نیولین نے فرانس کا شہنشاہ ہونے کا اعلان کیا۔
- 1805ء: نیولین افواج نے آسٹرین اور روسی فوجوں کو Austerlitz میں شکست دی۔
- 1806ء: برلن پر نیولین کا قبضہ۔
- 1807ء: رابرٹ فلٹن نے پہلی سٹیم بوٹ (Steam Boat) کے ذریعے نیویارک سے Albany کے درمیان فاصلہ کامیابی سے طے کیا۔
- 1808ء: فرانسیسی افواج نے روم اور سپین پر قبضہ کر لیا۔ برطانیہ نے نیولین کے خلاف Spanish چھاپہ ماروں کی مدد کرنا شروع کر دی۔
- 1812ء: نیولین کی افواج نے جون میں روس کی طرف پیش قدمی کی۔ ماسکو داخل ہونے سے قبل موسم سرما کی برفباری نے نیولین افواج کو آگے نہ بڑھنے دیا۔ 600,000 نیولین فوجی ہلاک یا گم ہو گئے۔
- 1814ء: جنگ آزادی (War of Liberation) میں اتحادی افواج (برطانیہ، روس، پرتگال، سویڈن اور پرتگال) نے فرانس کو شکست دی۔ نیولین Elba کی طرف فرار، شاہ لوئیس XVIII نے فرانس کا اقتدار سنبھال لیا۔
- 1815ء: نیولین کو وائٹلو کے مقام پر شکست، سینٹ ہیلینا (جنوبی بحر اوقیانوس) میں جلا وطنی، اتحادی افواج نے یورپ کا نقشہ بدل دیا۔
- 1817ء: بولیور کولمبیا (Colombia) کا صدر نامزد۔
- 1819ء: سائمن بولیور نے آزاد وینزویلا قائم کر دیا۔
- 1820ء: میسوری (امریکی ریاست) نے غلام ریاست ہونا تسلیم کر لیا۔
- 1821ء: پیرڈگوئے مالا پاناما اور سانتو ڈومنگو نے ہسپانیہ سے آزاد ہونے کا اعلان کر دیا۔

- 1822ء: یونانیوں (Greeks) نے ترکی سے آزاد ہونے اور ایک ریاست کا اعلان کر دیا۔ ترکی نے یونان پر قبضہ کر لیا۔
- 1823ء: امریکی Monroe Doctrine کی تشہیر۔
- 1824ء: آزادی کے 3 سال بعد میکسیکو نے جمہوریہ ہونے کا اعلان کر دیا۔
- 1825ء: برطانیہ میں پہلی مسافر بردار ٹرین کیلئے پٹری تیار۔
- 1828ء: روس نے ترکی کے خلاف یونان کی حمایت میں جنگ شروع کر دی۔ ترکی کے خلاف فرانس اور برطانیہ بھی روس ایونان کی مدد کو آ گئے۔ جنگ کے خاتمہ پر ترکوں نے یونانیوں کی آزادی تسلیم کر لی۔
- 1829ء: برازیل نے آزاد ہونے کا اعلان کر دیا۔
- 1830ء: فرانس نے الجزائر پر قبضہ کر لیا۔
- 1831ء: پیٹنم نیدر لینڈز سے علیحدہ ہو گیا۔
- 1833ء: برطانیہ میں غلامی خلاف قانون قرار دے دی گئی۔
- 1834ء: چارلس باج نے Analytical انجن ایجاد کیا۔
- 1836ء: Natal, Transvaal اور Orange Free State کا جنوبی افریقہ میں قیام۔ Taxans نے جنگ کے بعد میکسیکو سے آزادی حاصل کر لی۔
- 1837ء: وکٹوریہ برطانیہ کی ملکہ بن گئیں۔
- 1839ء: چین میں افیون کی درآمد پر پہلی برطانیہ اچھین جنگ کا آغاز۔
- 1840ء: بالائی (Upper) اور زریں (Lower) کینیڈا متحد۔
- 1841ء: امریکی صدر ہیریسن کا منتخب ہونے کے ایک ماہ بعد انتقال۔
- 1844ء: جان ٹائیلر پہلا امریکی نائب صدر جو صدر منتخب ہوا۔
- 1844ء: پانچ چینی بندر گاہیں امریکی بحری جہازوں کیلئے کھول دی گئیں۔
- Samuel F.B. Morse نے ٹیلیگراف کے حقوق رجسٹرڈ (Patent) کرائے۔
- 1845ء: ایڈگر ایلن پو نے The Raven And Other Poems شائع کی۔
- 1846ء: امریکہ نے میکسیکو کے خلاف جنگ شروع کر دی۔
- Elias Howe نے سلائی مشین کے جملہ حقوق رجسٹرڈ کرائے۔
- 1848ء: فرانس میں انقلاب 'لوئیس فلپ تخت سے دستبردار بادشاہت کا خاتمہ۔ نپولین فرانس کا صدر منتخب۔ ویانا، وینس، برلن، میلان، وارسا اور روم میں انقلاب۔ امریکہ، میکسیکو جنگ کا خاتمہ۔ کارل مارکس اور فریڈرک انجلز نے Communist Manifesto شائع کی۔
- 1849ء: کیلیفورنیا (امریکہ) میں سونے کی کانیں دریافت۔
- 1850ء: امریکہ میں ہنری کلمے کا غلامی کے خلاف بحث کا آغاز۔

- 1851ء: جنوبی افریقہ کا قیام۔
- 1852ء: نیپولین نے خود کو نیپولین سوم اعلان کیا۔
- 1853ء: ترکی نے روس کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ کموڈور پیری ٹوکیو پہنچ گیا۔
- 1854ء: برطانیہ اور فرانس ترکی کی حمایت میں روس کے خلاف جنگ میں شامل۔
- 1855ء: تھائی لینڈ نے غیر ملکی تجارت کیلئے بندرگاہیں کھول دیں۔
- 1857ء: امریکہ اور یورپ میں معاشی بحران۔ ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف ناکام جنگ آزادی۔ ہند برطانوی سلطنت کا ماتحت بن گیا۔
- 1858ء: پہلی Trans-Atlantic کیبل ٹیلی گراف کو Cyrus W. Field نے مکمل کر لیا۔
- 1859ء: سویٹزرلینڈ کی تعمیر شروع، فرانس کا آسٹریا کے خلاف جنگ کا آغاز۔ ایڈورڈ ٹرنز جیرالڈ کی "رباعیات عمر خیام" کی اشاعت، چارلس ڈارون کی Origin of Species (نظریہ ارتقاء) کی اشاعت۔ J.S. Mill کی On Liberty کی اشاعت۔
- 1860ء: فرانس اور برطانوی افواج کا چین کے شہر پکنگ پر قبضہ۔
- 1861ء: امریکہ میں سول وار شروع۔ لوکی باسچر کی Theory of Germs کی اشاعت۔ King Victor Emmanuel II کے تحت کنکلم آف اٹلی کا قیام۔
- 1863ء: فرانس نے میکسیکو پر قبضہ کر لیا۔ Archduke Maximilian نے آسٹریا کی سلطنت کا اعلان کر دیا۔
- 1865ء: ابراہم لنکن کو جان وکس نے گولی مار دی۔ جوزف لشر نے Antiseptic Surgery شروع کر دی۔
- 1866ء: افریڈ نوبل نے ڈائنامائٹ (Dynamite) ایجاد کیا۔ Seven Weeks War شروع، اٹلی اور Prussia نے آسٹریا کو شکست دی۔
- 1867ء: آسٹریا، ہنگری کی متحدہ سلطنت کا قیام۔ فرانس نے میکسیکو چھوڑ دیا۔ Dominion of Canada کا قیام۔ امریکہ نے روس سے الاسکا ریاست 7,200,000 امریکی ڈالر میں خرید لی۔ کارل مارکس کی Das Kapital کا پہلا وائیم شائع۔ سٹراس کی Blue Danube کی اشاعت۔
- 1868ء: چین میں انقلاب، ملکہ ازایلا فرانس منتقل۔
- 1869ء: پہلی امریکن Transcontinental ریل روڈ مکمل، سویٹزرلینڈ کی نال کھول دی گئی۔
- 1870ء: فرانس میں انقلاب، تیسری ری پبلک کا اعلان۔
- 1871ء: شکاگو میں ہولناک آتشزدگی، 250 افراد ہلاک، 196 ملین ڈالر کا نقصان۔
- 1872ء: Jules Verne کی Around The World in 80 Days۔
- 1873ء: یورپ میں اقتصادی بحران، امریکہ نے Gold Standard کا نظام قائم کیا۔

- 1875ء: پہلی Kentucky Derby شروع۔
- 1876ء: الیگزینڈر گراہم بیل نے ٹیلی فون کے جملہ حقوق محفوظ کرائے۔ کراچی میں محمد علی جناح کی پیدائش۔
- 1877ء: روسو ترک جنگ شروع۔
- 1878ء: روسو ترک (Russo-Turkish) جنگ کا خاتمہ۔ New Haven میں پہلی ٹیلی فون Exchange کا قیام۔
- 1881ء: امریکی صدر گارفیلڈ کا قتل۔
- 1882ء: آئرلینڈ میں دہشت گردی برطانیہ نے مصر پر قبضہ کر لیا۔ برلن میں Robert Koch نے Tuberculosis جراثیم کی دریافت کا اعلان کیا۔
- 1883ء: امریکہ میں Brooklyn برج اور میٹرو پولیٹن اوپیرا ہاؤس کی تعمیر مکمل۔
- 1885ء: برطانوی جرنیل چارلس جی گورڈن کا سوڈان میں خرطوم کے مقام پر قتل۔ ہندوستان میں کانگریس نامی سیاسی جماعت قائم۔
- 1886ء: شکاگو کے Haymarket سکوائر پر بمباری پولیس کے 7 سپاہی ہلاک اور لاقعدا زخمی۔
- 1887ء: ملکہ وکٹوریہ کی سلور جوبلی سر آرتھر کوٹان Doyle کی پہلی شرلاک ہومز کہانی A Study in Scarlet کی اشاعت۔
- 1888ء: امریکہ کے شمالی مشرقی حصہ میں تاریخی مارچ، متعدد املاک تباہ 25 ملین ڈالر کا نقصان۔ George Eastman کا کیمرہ (The Kodak) تیار۔
- 1889ء: اسفل ماور پیرس کے شہریوں کیلئے تیار۔
- 1891ء: برازیل کا قیام۔
- 1892ء: ڈیزل انجن رجسٹرڈ کیا گیا۔
- 1894ء: چین جاپان جنگ شروع۔ تھامس اے ایڈیسن نے Kinetoscope پہلی مرتبہ عوام کو نیویارک سٹی میں دکھائی۔
- 1895ء: جرمن سائنس دان ولیم رونتجن نے X-Rays دریافت کیں۔
- 1896ء: الفریڈ نوبل نے امن کیلئے نوبل انعام کا اجراء کیا۔ سائنس اور ادب کیلئے بھی نوبل انعام جاری کئے گئے۔ مارکونی نے برطانیہ میں پہلے وائرلیس کے حقوق حاصل کئے۔ پہلے جدید اولمپک مقابلے ایتھنز (یونان) میں منعقد ہوئے۔
- 1897ء: یونان کا سلطنت عثمانیہ (ترکی) پر حملہ یونان کو شکست ترکی نے یونانی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔
- 1898ء: پیمین امریکہ جنگ شروع۔ Pierre اور Marie Curie نے ریڈیم اور Polonium دریافت کئے۔
- 1899ء: بوئر جنگ (جنوبی افریقہ کی جنگ) کا آغاز۔

2008ء-1900ء

- 1900ء: سنگنڈ فرامڈ نے The Interpretation of Dreams لکھی۔
- 1901ء: ملکہ وکٹوریہ کا انتقال، ایڈورڈ ہفتم شاہ انگلستان بن گیا۔ امریکی صدر میکینلی جو دوسری دفعہ صدر بنے تھے، قتل کر دیئے گئے۔
- 1902ء: مصر میں اسوان ڈیم کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ Enrico Caruso کی پہلی گراموفون ریکارڈنگ۔ مملکت سعودیہ کی بنیاد رکھی گئی۔
- 1903ء: رائٹ برادرز (Orville and Wilbur) نے پہلی فضائی پرواز کا تجربہ کیا۔ امریکہ میں فورڈ کمپنی کی بنیاد رکھی گئی۔
- 1904ء: روس جاپان جنگ کا آغاز، کوریا اور منچوریا کیلئے مقابلہ۔ فرانس اور برطانیہ نے اپنے بین الاقوامی اختلافات حل کر لئے۔ رور فورڈ اور Soddy کی Radioactivity کے بارے میں جزل تھیوری۔
- 1905ء: روس جاپان جنگ میں جاپان نے Port Arthur پر قبضہ کر لیا، روس کو شکست۔ کوریا پر جاپان کا قبضہ تسلیم کر لیا گیا۔ منچوریا چین کو واپس۔
- 1906ء: سان فرانسسکو میں تباہ کن زلزلہ 3 دن آگ لگی رہی۔ 500 سے زائد افراد ہلاک۔
- 1907ء: دوسری ہیک امن کانفرنس میں 46 ممالک شامل۔ اوکلاہا امریکہ کی 46 ویں ریاست بن گئی۔
- 1908ء: اٹلی اور سسلی میں زلزلہ سے 150,000 افراد ہلاک۔
- 1909ء: امریکی مہم جویتھیو ہینسن اور رابرٹ امی پیری قطب شمالی (North Pole) پر پہنچ گئے۔
- 1910ء: جنوبی افریقہ میں یونین کا قیام۔
- 1911ء: ترک اٹلی جنگ میں پہلی مرتبہ ہوائی جہاز کا بطور ہتھیار استعمال۔ اٹلی نے ترکی کو شکست دے کر تربولی اور لیبیا پر قبضہ کر لیا۔
- 1912ء: جنگ بلقان (Balkan) کا آغاز (1913ء-1912ء) 'ترکی کو بلغاریہ، سربیا، یونان اور مونٹی نیگرو کے اتحاد سے شکست' ترکی کا یورپی علاقہ فاتح قوموں نے آپس میں تقسیم کر لیا۔ ترکوں نے Adrianople واپس لے لیا۔ ٹانینیک بحری جہاز ڈوب گیا، 1500 افراد ہلاک۔ نیو میکسیکو اور ایریزونا امریکی ریاستیں بن گئیں۔
- 1913ء: نیویارک اور بوٹن (امریکہ) میں گارمنٹس ورکرز کی ہڑتال، تنخواہوں میں اضافہ اور کام کے اوقات میں کمی کا مطالبہ منظور۔ وڈروولسن امریکہ کے 28 ویں صدر بن گئے۔
- 1914ء: جنگ عظیم اول شروع، آسٹریا نے سربیا، جرمنی نے روس، فرانس اور برطانیہ نے جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ پانامہ کینال کھول دی گئی۔
- 1915ء: Lusitania کو جرمن آبدوز نے ڈبو دیا۔ قتل عام سے 6 لاکھ سے ایک ملین آرمینین ترک فوجی ہلاک۔ آئن سٹائن کی جزل تھیوری آف Relativity

- 1916ء: جنگ 'Verdun'، جنگ 'The Somme' امریکہ نے ڈنمارک سے Virgin Islands 25 ملین ڈالر میں خریدا۔ امریکی صدر ولسن دوبارہ منتخب۔
- 1917ء: امریکہ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ پہلی مرتبہ امریکی فوجوں کا فرانس میں داخلہ (6 اپریل)۔ Ypres کے محاذ پر تیسری جنگ۔ روس میں انقلاب۔ بالشویک (Bolsheviks) لینن اور ٹروٹسکی نے زار کا تختہ الٹ دیا۔ بالفور (Balfour) ڈیکلریشن میں یہودیوں کو فلسطین میں ملک دینے کا وعدہ۔ امریکہ کا آسٹریا اور ہنگری کے خلاف اعلان جنگ۔ سگمنڈ فرائڈ کی Introduction to Psychoanalysis
- 1918ء: دنیا بھر میں انفلوینزا (Influenza) کی وبا پھیل گئی (1920ء تک)۔ 20 ملین افراد ہلاک۔ امریکہ میں 500,000 افراد ہلاک۔ قیصر جرمنی (German Kaiser) نے ہالینڈ میں پناہ لے لی۔ ولادی واسٹک (روس) پر جاپانیوں کا قبضہ۔
- 1920ء: لیگ آف نیشنز کی جنیوا سوئٹزر لینڈ میں پہلی میٹنگ۔ اگاتا کرسٹی (Agatha Christie) کا پہلا ناول شائع ہوا۔
- 1921ء: جنگ عظیم اول کے ہرجانے کے طور پر جرمنی کو 132 بلین گولڈ مارک دینے کا پابند کیا گیا۔ جرمنی میں افراط زر۔
- 1922ء: موسولینی (Mussolini) کا روم کی طرف مارچ، ترکی میں خلافت کا خاتمہ، اتاترک کمال پاشا جدید ترکی کے بانی کے طور پر سامنے آئے۔
- 1923ء: ٹوکیو کا تیسرا حصہ زلزلہ سے تباہ۔ آئرش شاعر William Butler نے ادب کا نوبل انعام جیت لیا۔
- 1924ء: لینن انتقال کر گئے، شالین روس کے حکمران بنے۔
- 1925ء: امریکہ میں پہلی خاتون گورنر Nellie Taylor Ross کا Wyoming ریاست میں کامیاب انتخاب۔ البانیہ جمہوریہ بن گیا۔ ایران میں رضا شاہ کی حکومت۔ ہٹلر نے خودنوشت Mein Kampf کا پہلا ایڈیشن شائع کیا۔
- 1926ء: برطانیہ میں عام ہڑتال۔ Gertrude پہلی امریکی خاتون جس نے English Channel تیر کر عبور کیا۔
- 1927ء: چارلس اسے لنڈ برگ نے نیویارک اور پیرس کے درمیان پہلی Solo Non-Stop پرواز کی۔ Trotsky کوریو کیونسٹ پارٹی سے نکال دیا گیا۔
- 1928ء: 65 اقوام نے Kellogg-Briand معاہدہ پر دستخط کر دیے۔ الیگزینڈر فلیمنگ نے پنسلین دریافت کی۔ 44 سالہ تحقیق کے بعد آکسفورڈ ڈیکشنری کی اشاعت۔
- 1929ء: ٹروٹسکی (Trotsky) کو U.S.S.R سے نکال دیا گیا۔ آزاد ویمپکن شی کا قیام۔ دنیا میں کساد بازاری عالمی معیشت تباہ۔

- 1930ء: برطانیہ، امریکہ، جاپان، فرانس، اٹلی کے Naval Disarmament معاہدہ پر دستخط۔
جرمن انتخابات میں نازی کامیاب۔ پلوٹو (Pluto) سیارہ دریافت۔
- 1931ء: جاپان نے منچوریا پر قبضہ کر لیا۔ Hardd C. Urey نے ہیوی ہائیڈروجن دریافت کی۔ چین جمہوریہ بن گیا۔
- 1932ء: جرمنی میں نازیوں نے الیکشن میں 230 سیٹیں لے کر کامیابی حاصل کی۔
- 1933ء: ہٹلر جرمنی کا چانسلر منتخب ہو گیا۔ جرمنی اور جاپان لیگ آف نیشنز سے نکل گئے۔
- 1934ء: آسٹریا کے چانسلر Dollfuss کو نازیوں نے پھانسی دے دی۔ سوویت یونین لیگ آف نیشنز میں شامل ہو گیا۔
- 1935ء: مسولینی نے ایٹھویں فتح کر لیا۔
- 1936ء: جرمنی نے Rhineland فتح کر لیا۔ کنگ جارج پنجم کا انتقال۔
- 1937ء: اٹلی لیگ آف نیشنز سے نکل گیا۔ جاپان نے چین پر قبضہ کر لیا۔
- 1938ء: اٹلی نے آسٹریا کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔ جرمنی اور آسٹریا کی متحدہ ریاست قائم۔
- 1939ء: جرمنی نے پولینڈ پر قبضہ کر لیا۔ دوسری جنگ عظیم شروع ہو گئی۔
- 1940ء: ہٹلر نے ناروے، ڈنمارک، نیدرلینڈز، بلجیئم، لکسمبرگ اور فرانس پر قبضہ کر لیا۔ چرچل برطانیہ کا وزیر اعظم بنا۔ ٹروٹسکی کو میکسیکو میں پھانسی دے دی گئی۔ NBC نے پہلی ٹیلی ویژن براڈ کاسٹنگ کا آغاز کیا۔
- 1941ء: جرمنی نے بلقان اور روس پر حملہ کر دیا۔ پرل ہاربر (امریکہ) پر جاپان کا حیرت انگیز حملہ۔ امریکہ جنگ عظیم دوم میں شامل۔ امریکہ اور برطانیہ کا جاپان کے خلاف جنگ کا آغاز۔ اقوام متحدہ کے ڈیکلریشن پر واشنگٹن میں دستخط کئے گئے۔
- 1943ء: چرچل اور روز ویلٹ نے کاسابلانکا کانفرنس میں شرکت کی۔
- 1944ء: اتحادیوں نے نارمنڈی پر قبضہ کر لیا۔ IMF اور ورلڈ بینک کا قیام۔
- 1945ء: ہٹلر نے خودکشی کر لی۔ جرمنی نے ہتھیار ڈال دیے۔ امریکہ نے دو جاپانی شہروں "ہیروشیما اور ناگاساکی" پر ایٹم بم گرائے۔ اقوام متحدہ کا قیام عمل میں آیا۔ پہلے الیکٹرونک کمپیوٹر کی ایجاد۔
- 1946ء: اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا پہلا اجلاس لندن میں ہوا۔ اٹلی میں بادشاہت کا خاتمہ۔
- 1947ء: رومانیہ، بلغاریہ، ہنگری اور فن لینڈ کیلئے معاہدہ امن پر پیرس میں دستخط کئے گئے۔ برصغیر کی تقسیم۔ پاکستان اور بھارت دو آزاد ریاستیں بنادی گئیں۔
- 1948ء: گاندھی کا قتل۔ برما اور سیلون (سری لنکا) نے آزادی حاصل کی۔ جمہوریہ کوریا کا قیام۔ یونائیٹڈ نیشنس آف انڈونیشیا کا قیام۔ قائد اعظم محمد علی جناح کا انتقال۔
- 1949ء: فلسطین میں سیز فائر اسرائیل کا قیام۔ NATO کے قیام کیلئے 12 ملکوں نے دستخط کر دیئے۔ فیڈرل ری پبلک آف جرمنی کا قیام۔ چیرمین ماؤ نے کیونسٹ چین کے قیام کا اعلان کیا۔

- مشرقی جرمنی کا روس کے ماتحت ریاست کا قیام۔
- 1950ء: جنگ کوریا کا آغاز۔ کیونسٹ کوریائی افواج نے جنوبی کوریا پر قبضہ کر لیا۔
- 1951ء: جاپان کے معاہدہ امن پر سان فرانسسکو میں 49 ملکوں نے دستخط کئے۔ امریکہ میں رنگین ٹیلی ویژن کا آغاز۔ لیبیا نے آزادی حاصل کی۔
- 1952ء: جارج ششم کا انتقال۔ الزبتھ دوم ملکہ بن گئی۔ پاکستان میں ٹیلی فون تیار کرنے کی پہلی فیکٹری کا قیام۔
- 1953ء: سلطان کا انتقال۔ مشرقی برلن پر کمیونسٹوں کا قبضہ۔ ماسکو نے ہائیڈروجن بم کے دھماکے کا اعلان کیا۔ پاکستان میں خواجہ ناظم الدین کی حکومت ختم، محمد علی بوگرہ نے اقتدار سنبھال لیا۔
- 1954ء: دنیا کی پہلی ایٹمی آبدوز تیار کی گئی۔ سوویت یونین نے مشرقی جرمنی کو خود مختاری دے دی۔ الجزائر نے آزادی حاصل کی۔ امریکہ کی پہلی سکواش چیمپئن شپ پاکستان کے ہاشم خان نے جیت لی۔ ملتان میں پاکستان کے سب سے بڑے ہسپتال کا قیام۔
- 1955ء: جرمنی نے استعفیٰ دے دیا۔ مغربی جرمنی نے خود مختاری کا اعلان کیا۔ مغربی یورپی یونین کا قیام۔ وارسا پیکٹ کا قیام۔ پاکستان میں پہلا کرکٹ ٹیسٹ کھیلا گیا۔ چوہدری محمد علی نے پاکستان میں وزیراعظم کا عہدہ سنبھالا۔ امریکہ اور پاکستان کے درمیان ویزا اسسٹم شروع۔
- 1956ء: اسرائیل نے مصر پر حملہ کیا۔ سوویت فوجیں بڈاپسٹ (بلغاریہ) میں داخل ہو گئیں۔ مراکش نے آزادی حاصل کی۔ پاکستان میں بنگالی اور اردو کو سرکاری زبانیں قرار دیا گیا۔ پاکستان کا پہلا آئین تیار ہوا۔ سکندر مرزا نے بطور صدر حلف اٹھایا۔
- 1957ء: روسیوں نے پہلا مصنوعی خلائی سیارہ "سپٹک 1" خلا میں بھیجا۔ دنیا میں خلائی دور کا آغاز۔ پاکستان میں آئی آئی چندرگیر وزیراعظم نامزد۔ 16 دسمبر کو ملک فیروز خان نون نے وزیراعظم پاکستان کے عہدے کا حلف اٹھایا۔
- 1958ء: مصر اور شام متحدہ عرب جمہوریہ کے طور پر آپس میں مدغم ہو گئے۔ فرانس میں نئے آئین کا نفاذ۔ پاکستان نے مسقط کے سلطان سے گوادر کا علاقہ واپس لے لیا۔ پاکستان نے چالیس لاکھ پونڈ سٹرلنگ ادا کئے۔ پاکستان میں جنرل ایوب خان نے مارشل لا نافذ کر دیا۔
- 1959ء: تبت کے دلائی لامہ بھارت فرار۔ الاسکا اور ہوائی امریکی ریاستیں بن گئیں۔
- 1960ء: پاکستان سے اُڑنے والا امریکی جاسوس طیارہ 2-لا روس میں مار گرایا گیا۔ سیدکال، گھانا، نامیبیریا، مڈغاسکر اور زائر نے آزادی حاصل کر لی۔
- 1961ء: امریکہ اور کیوبا میں سفارتی تعلقات ختم ہو گئے۔ سوویت یونین نے پچاس میگاٹن کا تاریخ میں سب سے بڑا ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کیا۔
- 1962ء: فرانس نے الجزائر کو آزادی دے دی۔ بروٹھی، جیکا، مغربی ساموآ، یوگنڈا، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو نے آزادی حاصل کی۔

- 1963ء: ہاسکو اور واشنگٹن کے درمیان "ہاٹ لائن" کا قیام۔ کینیڈا نے آزادی حاصل کر لی۔
- 1964ء: نیلسن منڈیلا کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ پاکستان میں جماعت اسلامی کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا۔
- 1965ء: ایوب خان نے صدارتی انتخاب جیت لیا۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان 17 روزہ جنگ۔ روس اور پاکستان کے درمیان اقتصادی تعاون کا معاہدہ۔
- 1966ء: امریکہ میں سیاہ فام نوجوانوں کے مظاہرے۔
- 1967ء: چھ روزہ عرب اسرائیل جنگ کا آغاز۔ اسرائیل نے صحرائے سینا، گولان کی پہاڑیاں، غزہ کی پٹی اور سوئز کینال کی مشرقی پٹی پر قبضہ کر لیا۔ چین نے پہلے ہائیڈروجن بم کے دھماکے کا اعلان کیا۔
- 1968ء: چیکوسلواکیہ پر روس اور اسکی اتحادی فوجوں کا قبضہ۔
- 1969ء: چاند پر پہلے انسان نیل آرمسٹرانگ (امریکہ) کی چہل قدمی۔ انٹرنیٹ کا آغاز۔ مشرقی پاکستان میں علیحدگی کی تحریک۔
- 1970ء: ناٹھیر یا سے آزادی کیلئے 32 ماہ کی لڑائی کے بعد بھارت نے سرنڈر کر لیا۔ کمبوڈیا پر امریکی فوجی دستوں نے قبضہ کر لیا۔ پاکستان میں عام انتخابات، مشرقی حصہ میں عوامی لیگ اور مغربی حصہ میں پیپلز پارٹی کی عظیم کامیابی، مذہبی اور دیگر سیاسی جماعتوں کو عوام نے بری طرح مسترد کر دیا۔ صدر نکسن کا کیونٹ چین 8 روزہ حیران کن دورہ۔
- 1971ء: اقوام متحدہ میں کیونٹ چین کو رکنیت مل گئی۔ مشرقی پاکستان میں بنگالیوں نے علیحدہ حکومت تشکیل دے دی۔ بھارت کی مدد سے بنگلہ دیش کا قیام۔ پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو نے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھال کر پہلے منتخب حکمران کا اعزاز حاصل کر لیا۔
- 1972ء: میونخ (جرمنی) میں 11 اسرائیلی کھلاڑی اولمپک گیمز کے موقع پر فلسطینی جاں بازوں کے ہاتھوں ہلاک۔ امریکہ میں صدر نکسن کے خلاف واٹر گیٹ سکینڈل۔ ویت نام پر خوفناک امریکی بمباری۔
- 1973ء: برطانیہ، آئرلینڈ اور ڈنمارک یورپی اکنامک کمیٹی میں شامل ہو گئے۔ ویت نام میں جاری جنگ کا خاتمہ۔ چلی کے مارکسٹ لیڈر اور صدر Salvador Allende قتل۔ سب سے بڑی جنگ عرب اسرائیل کا آغاز۔ شام اور مصر کی افواج نے اسرائیل پر کامیاب ترین حملہ کیا۔ امریکی حمایت سے اسرائیل جنگ بندی کرانے میں کامیاب۔
- 1974ء: صدر نکسن کا استعفیٰ، جیرالڈ فورڈ امریکہ کے 38 ویں صدر بن گئے۔ ذوالفقار علی بھٹو حکومت نے اسلامی سربراہی کانفرنس لاہور میں منعقد کرائی۔
- 1975ء: پاپوٹ اور صومالیہ نے کمبوڈیا پر کنٹرول حاصل کر لیا۔ شاہ فیصل (سعودی حکمران) شہید۔
- 1976ء: اسرائیلی کمانڈوز نے یوگنڈا میں ایزر پورٹ پر حملہ کر کے اپنے ہائی جیک شدہ طیارے پر قبضہ کر

لیا۔ جمی کارٹر امریکی صدر بن گئے۔

1977ء: سیاسی و مذہبی جماعتوں نے شکست پر پیپلز پارٹی پر دھاندلی کا الزام لگا دیا۔ ملک میں خانہ جنگی شروع۔ جنرل ضیاء نے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔ بھارت میں اندرا گاندھی کا اقتدار ختم۔ مصر کے صدر سادات نے اسرائیل کا دورہ کیا۔ Nuclear Proliferation معاہدہ پر امریکہ، روس سمیت 15 ممالک نے دستخط کر دیئے۔

1978ء: ریموڈیشیا کے وزیر اعظم Ian D. Smith اور 3 سیاہ فام رہنماؤں میں سیاہ فانا اکثریت کو اقتدار کی منتقلی کا معاہدہ ہند۔ اسرائیل کے درمیان 13 روزہ کانفرنس (کمپ ڈیوڈ) کے بعد امریکی صدر کارٹر نے Frame Work for Peace کا معاہدہ کرادیا۔ پوپ پال VI کا 60 سالہ عمر میں انتقال۔ پولینڈ

Wojtyla جان پال II منتخب۔

1979ء: ایران: شہنشاہ ایران جلاوطن۔ مارگریٹ تھیچر برطانیہ کی وزیر اعظم بن گئیں۔ امریکی صدر کارٹر اور روسی صدر برٹنیف کے درمیان SALT II معاہدہ پر دستخط۔ ماؤنٹ بیتن بم دھماکہ میں ہلاک۔ سابق وزیر اعظم بھٹو کو پھانسی۔ افغانستان پر روس کا قبضہ۔

1980ء: امریکہ ایران تعلقات منقطع۔ شاہ ایران کا 60 سال کی عمر میں انتقال۔ عراق نے ایران کا 90 مربع میل علاقہ قبضہ میں لے لیا۔ 8 سالہ ایران عراق جنگ کا آغاز۔ رونالڈ ریگن امریکی صدر منتخب۔ "ہیٹلرز" کے جان لیون نیویارک میں قتل۔

1981ء: تہران میں امریکہ ایران معاہدہ برائے امریکی یرغمالیوں کی رہائی۔ امریکہ میں 51 سالہ Sandra Day O'Connor کا سپریم کورٹ میں پہلی خاتون جج کی حیثیت سے تقرر۔ AIDS بیماری دریافت۔

1982ء:ارجنٹائن اور برطانیہ کے درمیان فاک لینڈ پر جنگ۔ اسرائیل نے لبنان پر حملہ کیا۔ روسی صدر برٹنیف کا انتقال۔ سالٹ لیک سٹی (امریکہ) کے میڈیکل پیمائشیوں میں پتہ چلا کہ پلاسٹک کے گٹھ جوڑنے کا کامیاب تجربہ۔

1983ء: شمالی کوریا کے بونگ 747 کو ہوائی حادثہ میں مار گرایا، 269 مسافر ہلاک۔ بیروت میں حریت پسند مسلمانوں نے امریکی بیوی کے 237 جوان مار ڈالے۔ امریکہ اور کریمین ممالک نے گریناڈا پر قبضہ کر لیا۔

1984ء: سوویت یونین نے امریکہ میں اولمپک گیمز کا بائیکاٹ کر دیا۔ افغانستان میں روس اور مجاہدین میں شدید جنگ۔ اندرا گاندھی سکھ مخالف فتنوں کے ہاتھوں ہلاک۔ راجیو گاندھی بھارت کے نئے وزیر اعظم بنے۔ ریگن 59% ووٹ لے کر امریکہ کے دوبارہ صدر منتخب۔

1985ء: روسی صدر چرنومکوف 73 سال کی عمر میں انتقال، میخائل گورباچوف نئے صدر منتخب۔

1986ء: چین اور پرتگال یورپی یونین میں شامل۔ فلپائن کے صدر مارکوس 20 سالہ اقتدار سے ہٹ گئے۔

- 1987ء: خلیج فارس میں عراقی میزائل نے امریکی بحریہ کے جہاز پر میزائل برسا کر 37 جوان ہلاک کر دیئے۔
- 1988ء: امریکی نیوی نے ایرانی طیارہ مار گرایا، 290 افراد جاں بحق۔ پاکستان میں 130 C-طیارہ تباہ جزل ضیاء امریکی سفیر سمیت جاں بحق۔ امریکہ میں ری پبلکن پارٹی کے امیدوار بش صدر منتخب۔ پاکستان میں عام انتخابات، بے نظیر بھٹو پہلی مسلم خاتون وزیر اعظم منتخب۔ امریکی PAN_AM کا بونگ 747 طیارہ دہشت گردی کا شکار، 259 افراد ہلاک، 11 زخمی چل بسے۔
- 1989ء: امریکہ نے لیبیا کے دو طیارے بین الاقوامی فضائی حدود میں بحیرہ روم میں مار گرائے۔ جاپان کے شہنشاہ ہیرو ہیٹو کا 87 سال کی عمر میں انتقال۔ میخائل گورباچوف روس کے دوبارہ صدر منتخب۔ 28 سال بعد دیوار برلن گرا دی گئی۔ مغربی اور مشرقی جرمنی میں رابطہ بحال۔ چیکو سلواکیہ میں اشتراکی حکومت ختم۔ رومانیہ کا کمیونسٹ نظام سے اظہار لائق۔ دلائی لامہ کو نوبل انعام دیا گیا۔
- 1990ء: یوگوسلاویہ میں 45 سالہ کمیونسٹ نظام کا خاتمہ۔ جنوبی افریقہ کی حکومت نے نلسن منڈیلا کو 27½ سالہ قید کے بعد رہا کر دیا۔ روس امریکہ سرد جنگ کا خاتمہ۔ مشرقی اور مغربی جرمنی کا اتحاد ہو گیا۔ روسی صدر گورباچوف نے ہنگامی اختیارات سنبھال لئے۔ لٹویا پولینڈ میں برسر اقتدار آ گئے۔
- 1991ء: عراق کے کویت پر قبضہ کے بعد امریکہ اور اتحادی افواج نے حملہ کر دیا۔ وارسا پیکٹ معاہدے کا خاتمہ۔ البانیہ میں کمیونسٹ حکومت ختم۔ لیتھوانیا، آسٹونیا اور لٹویا نے اعلان آزادی کر دیا۔ اسرائیل روس تعلقات 24 سال بعد بحال۔ گورباچوف کے استعفیٰ کے بعد سوویت یونین کی وحدت کا خاتمہ۔ متعدد ریاستیں آزاد ہو گئیں۔ بورس یلسن نے اقتدار سنبھال لیا۔
- 1992ء: انٹرنیٹ Web عام لوگوں کیلئے اعلان کر دی گئی۔ یوگوسلاویہ ریاست بکھر گئی۔ فلپائن میں ایک سو سالہ امریکی فوجی اڈے کا خاتمہ۔ چیکو سلواکیہ کی پارلیمنٹ نے ملک میں دو علیحدہ قوموں کی تقسیم کی منظوری دے دی۔
- 1993ء: کینیڈا میں اپوزیشن جماعت لیبرل پارٹی نے اکثریت حاصل کر لی۔ ٹونی مورین نے ادب کا نوبل انعام جیت لیا۔
- 1994ء: نلسن منڈیلا جنوبی افریقہ کے پہلے سیاہ فام صدر منتخب۔ اسرائیل اور فلسطین میں معاہدہ۔ اسرائیل اردن امن معاہدہ۔ روس نے چیچنیا پر حملہ کر دیا۔
- 1995ء: بوسنیا اور کروشیا میں جھڑپیں۔ اسرائیل اور فلسطین میں ویسٹ بنک عربوں کو دینے کا معاہدہ۔
- 1996ء: طالبان نے کابل پر قبضہ کر لیا۔
- 1997ء: اسرائیل نے ویسٹ بنک کا علاقہ بشمول ہیرون شہر عربوں کے حوالہ کر دیا۔ چینی رہنما ڈینگ ڈیاو پنگ کا 92 سال کی عمر میں انتقال۔ روسی صدر نے چیچنیا امن معاہدہ پر دستخط کر دیئے۔ شہنشاہ موسیقی نصرت فتح علی خان انتقال کر گئے۔ مدرٹریا کا 87 سال کی عمر میں انتقال۔

- 1998ء: یورپی ممالک سنگل کرنسی "یورو" پر متفق ہو گئے۔ بھارت کے ایشی تجربات۔ پاکستان نے ایشی دھماکے کے پہلی اسلامی اور 7 ویں عالمی ایشی طاقت ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ انڈونیشیا کے آمر سہار تو 32 سالہ اقتدار سے الگ۔
- 1999ء: اردن کے شاہ حسین کا انتقال۔ نواز شریف واجپائی ملاقات۔ نیٹو نے کوسوو کے مہاجرین کی مدد شروع کر دی۔ کارگل (کشمیر) کے محاذ پر پاک بھارت فوجی کارروائی۔ پاکستان نے Ballistic میزائل کا تجربہ کیا۔ 12 اکتوبر کو نواز حکومت برطرف، اقتدار فوج نے سنبھال لیا۔
- 2000ء: اتھنز (یونان) میں 20 کلو میٹر طویل زیر زمین ریلوے نظام 2 ارب ڈالر کی لاگت سے تیار۔ آئوری کو سٹ میں فوجی انقلاب۔ یوگوسلاویہ میں سلابودان ملازمت کی حکومت کا خاتمہ کو شانیہ کا اقتدار میں آ گئے۔ نئے امریکی ریپبلکن صدر جونیز بش نے 20 جنوری 2001ء کو حلف اٹھایا۔ نواز شریف سعودی عرب جلا وطن۔ میکسیکو میں حکمران جماعت کا 73 سالہ اقتدار ختم۔ افغانستان پر سلامتی کونسل کی پابندیاں۔
- 2001ء: کانگو میں صدر قتل۔ پاکستان میں فوجی حکومت کے تحت ملدیاتی انتخابات کا پہلا مرحلہ مکمل۔ نیپال کے بادشاہ شاہ بریندر ارا قتل۔ جنرل مشرف اور واجپائی کی آگرہ میں ملاقات۔ بنگلہ دیش میں خالدہ ضیاء کی حکومت۔ ایران میں صدر خاتمی کا دوسرا دورہ اقتدار۔ امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر (نیو یارک) 'پینا گون' واشنگٹن پر اغوا شدہ طیارے ٹکرا کر تباہی پھیلادی گئی۔ امریکہ کا افغانستان میں مقیم اسامہ بن لادن پر الزام۔ 17 اکتوبر سے افغانستان پر امریکہ اور اتحادی افواج کے حملے۔ شمالی اتحاد کا مزار شریف پر قبضہ۔ پاکستانی حکومت کا دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد سے بھرپور تعاون۔ اسرائیل اور فلسطینیوں میں شدید جھڑپیں۔ چین کو WTO کا ممبر بنالیا گیا۔ نیو یارک میں اربوں گرنے سے 260 مسافر ہلاک۔
- 2002ء: اتحادی افواج نے افغانستان پر کنٹرول حاصل کیا۔ لونی جرگہ نے حامد کرزئی کو افغانستان کا صدر چنا۔ چین اور مراکش کے درمیان جبرالٹر جزائر کا تنازعہ۔ اسرائیل نے فلسطین کے خلاف کاروائیاں کیں۔ یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹر کا محاصرہ کیا گیا۔ پاکستان اور بھارت میں جنگ کا خطرہ پیدا ہوا۔ بھارتی افواج کا پاکستانی سرحدوں پر اجتماع 17 اکتوبر 2002ء میں واپس لپجائی گئیں۔ فرانس میں صدر شیراک اور جرمنی میں شیر وڈر کامیاب ہوئے۔ روس امریکہ ایشی تھریا روں کی پابندی کا معاہدہ۔ بھارت میں نئے صدر عبدالکلام منتخب ہوئے۔ سری لنکا اور تامل دہشت گردوں میں معاہدہ امن ہوا۔ ایرانی صدر خاتمی کا سیاب ہوئے۔ دولت مشترکہ کی کھیلیں اور سرمائی اولمپک گیمز 2002ء منعقد ہوئیں۔ 11 ستمبر کی دوسری برسی۔ پاکستان میں انتخابات، مذہبی جماعتوں کے گروہ متحدہ مجلس عمل نے 60 سے زائد سیٹیں حاصل کیں۔ انڈونیشیا (بالی) میں دہشت گردی کے نتیجہ میں تباہی ہوئی۔ امریکی صدر کے عراق پر ممکنہ حملے کے خلاف امریکہ اور یورپ میں مظاہرے ہوئے۔

2003ء:

- 6 جنوری اتر پردیش بھارت کا پہلا صوبہ بنا جہاں گائے ذبح کرنے پر پابندی عائد ہوئی۔
- 10 جنوری شمالی کوریا بائیسویں عدم پھیلاؤ کے معاہدہ سے الگ ہو گیا۔
- 20 جنوری لیبیا انسانی حقوق کمیشن کا سربراہ بن گیا۔
- 28 جنوری جرمن دانشور اور ماہر اقبالیات ڈاکٹر اپن میئر نے شمالی اقبالیہ کرگئیں۔
- یکم فروری امریکی خلائی شٹل زمین پر اترنے سے قبل تباہ ہو گیا۔
- 7 فروری 2000ء میں آسٹریلیا میں پیدا ہونے والی دنیا کی پہلی کلونڈ بھیڑ "میلڈا" مر گئی۔
- 11 مارچ امریکہ نے 21 ہزار پاؤنڈ وزنی "مدر بم" کا فلوریڈا میں کامیاب تجربہ کیا۔
- ☆ بیگ میں دنیا کی پہلی مستقل بین الاقوامی عدالت قائم۔
- 14 مارچ امریکہ کا مین البر اعظمی 7,750 کلومیٹر دور ہدف کو نشانہ بنانے والے میزائل کا تجربہ۔
- 19 مارچ عراق پر امریکی بمباری کا آغاز۔ صدام کو پناہ دینے کی سعودی اور بحرینی پیشکش۔
- 16 اپریل غطارد کے 6 نئے چاند دریافت۔
- 18 اپریل "کمڈکولا" کا مراکش میں افتتاح آمدنی 10 فیصد فلسطینیوں کیلئے وقف ہو گا۔
- 19 اپریل عراق کے خلاف کارروائی کے 21 ویں روز صدام حکومت ختم۔
- 19 اپریل قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر احمد لندن میں 75 سال کی عمر میں مر گیا۔
- 23 اپریل صاحبزادہ سرور احمد قادیانی جماعت کا پانچواں سربراہ منتخب۔
- 28 اپریل روس اور سابق سوویت ریاستوں کی مشترکہ دفاعی فورس کا قیام۔
- 29 اپریل کیوبا انسانی حقوق کمیشن کا چیئر مین منتخب۔
- 30 اپریل امریکہ نے ایران، عراق، لیبیا، شمالی کوریا، سوڈان، شام، کیوبا کو بد معاش ریاستیں قرار دے دیا۔
- 6 مئی عراقی، سابق امریکی سفارتکار پال بریمر باضابطہ ایچی مقرر۔
- 9 مئی نیوٹن بلغاریہ، اسٹونیا، لٹویا، لیتھوانیا، رومانیہ، سلوواک، سلوونیائی شامل۔
- 14 مئی مشتری سیارہ کے مزید 23 چاند دریافت۔
- 31 مئی 20 سال بعد امریکہ نے بیروت میں اپنا سفارتخانہ دوبارہ کھولا۔
- 6 جون چین جاننا زوں کیلئے عام معافی کا ردی اعلان۔
- 24 جون بھارت نے تبت کو چین کا حصہ تسلیم کر لیا۔ چین کا سکھ بھارتی حصہ تسلیم کرنے سے انکار۔
- 25 جون بھارت نے ملک سے باہر پہلا فوجی اڈہ تاجکستان میں قائم کیا۔
- یکم جولائی 44 غریب ممالک کا دھمکیوں کے بعد امریکی فوجیوں کے مقدمات جنگی جرائم کی بین الاقوامی عدالت میں نہ بھجوانے کا فیصلہ۔
- 3 جولائی چینیا کو انتظامی اختیارات دینے کا ردی اعلان۔
- ☆ عطارد سے ملتے جلتے سیارے کی دریافت کا دعویٰ زمین سے 90 نوری سال فاصلہ ہے۔

- 4 جولائی ایرانی شہاب III میزائل کا تجربہ۔ اسرائیل تک مار کر سکتا ہے۔
 6 اگست بھارتی آثار قدیمہ کی بامری مسجد کی کھدائی کے دوران مندر کے آثار نہ ملنے کی رپورٹ۔
 15 اگست لیبیا نے لاکربی طیارہ حادثہ کی ذمہ داری قبول کر لی۔
 16 اگست یوگنڈا کے سابق جلاوطن حکمران عیدی امین جدہ میں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔
 20 اگست غزہ میں دوبارہ اسرائیلی افواج تعینات۔ مسجد اقصیٰ غیر مسلموں کیلئے اوپن۔
 21 اگست کیمیکل علی گرفتار۔ جرمنی، جاپان، تھائی لینڈ کا عراق میں فوج بھیجنے سے انکار۔
 29 اگست نجف، حضرت علیؑ کے مزار کے باہر بم دھماکہ، شیعہ راہنما آیت اللہ محمد باقر عبدالحکیم سمیت 82 افراد شہید۔

- 10 ستمبر ہائیڈروجن بم کے موڈائیڈورڈ ٹیلر 95 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔
 15 ستمبر علی گیلانی 15 رہنماؤں کی حمایت سے حریت کانفرنس کے نئے سربراہ منتخب۔
 26 ستمبر بزرگ سیاستدان نواز ابراہیم نصر اللہ اسلام آباد کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے۔
 13 اکتوبر امریکہ نے حرکت الجاہدین، الشکر طیبہ، الشکر تھنکو، جیش محمد سمیت دنیا کی 36 تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے دیا۔
 18 اکتوبر امریکیوں کو جنگی جرائم کی عدالت میں پیش نہ کرنے کا پاکستانی معاہدہ۔
 10 اکتوبر بھارت نے اسرائیل سے فالکن راڈار سسٹم کا جدید ترین نظام حاصل کر لیا۔
 ☆ ایرانی وکیل شیریں عبادی امن نوبل انعام حاصل کرنے والی پہلی مسلمان خاتون بنیں۔
 15 اکتوبر دسویں اسلامی سربراہی کانفرنس ملائیشیا کے شہر پتراجایا میں شروع۔ روس پہلی بار شریک ہوا۔
 ☆ امریکہ، روس کے بعد چین خلائی کلب میں شامل ہونے والا تیسرا عالمی اور پہلا ایشیائی ملک بنا۔
 22 اکتوبر سول مقاصد کیلئے یورینیم افزودگی کا ایرانی اعلان۔
 24 اکتوبر کنکارڈ ہوائی جہاز کی آخری کمرشل پرواز 100 مسافر لے کر لندن سے نیویارک پہنچی۔
 14 دسمبر صدام حسین نگریت سے گرفتار۔ ساڑھے 7 لاکھ امریکی ڈالر رقم برآمد۔
 26 دسمبر ایران میں شدید زلزلہ تقریباً 40 ہزار افراد جاں بحق۔

2004ء:

- 26 جنوری حامد کرزئی نے افغانستان کے نئے آئین پر دستخط کر دیئے۔
 8 فروری بنگلہ دیش، انڈیا، سری لنکا، میانمار، تھائی لینڈ، بھوٹان نے تھائی لینڈ میں آزاد تجارتی علاقہ قائم کیا۔
 13 فروری سابق چیچن صدر زلمیخان قسری بم دھماکے میں شہید۔
 25 فروری خطرناک ہتھیاروں سے پاک ہونے پر امریکہ نے لیبیا سے سفری پابندیاں ختم کر دیں۔
 10 مارچ ایٹمی معائنہ کے اجازت نامے پر لیبیا کے دستخط۔ مقصد ایٹمی ہتھیاروں سے پاک کرنا تھا۔
 11 مارچ میڈرڈ ٹرین بم دھماکے 190 افراد ہلاک، 1247 زخمی، القاعدہ کی ذمہ داری۔
 15 مارچ سورج سے 13 ارب کلومیٹر دور نیا سیارہ "سیڈنا" دریافت، قطر 1100 کلومیٹر ہے۔

- 18 مارچ پاکستان کو بڑے غیر نیٹو اتحادی کا درجہ دینے کا امر کی اعلان۔
- 22 مارچ حماس کے رہنما شیخ یاسین داماد اور محافظوں سمیت اسرائیلی حملے میں شہید۔
- 28 مارچ آواز سے 7 گنارفتار کے ساتھ امر کی طیارے کی پرواز کا ریکارڈ۔
- 19 اپریل ایف-16 کے ہم پلہ ایف-17 تھنڈر طیارے کی چین میں آزمائشی پرواز۔
- 17 اپریل اسرائیل نے حماس کے نئے سربراہ عبدالعزیز رنسی کو غزہ میں شہید کر دیا۔
- 18 اپریل نئے سینی وزیراعظم نے عراق سے 1000 فوجیوں کی واپسی کا حکم جاری کر دیا۔
- کیم مکی برطانوی اخبار نے عراقی قیدیوں کو اذیت پہنچانے کی کئی تصاویر چھاپ دیں۔
- 5 مئی بش اور امریکی جرنیل نے عراقی قیدیوں سے بدسلوکیوں پر معافی مانگ لی۔
- 7 مئی اقوام متحدہ نے فلسطینی خود مختاری کو تسلیم کر لیا۔
- 9 مئی گردوزی میں بم دھماکہ، چیچن صدر احمد قاروف، روسی جرنیل سمیت 32 افراد ہلاک، 46 زخمی۔
- 10 مئی پلی آئی اے کے 50 سال مکمل۔ 10 مئی 1954ء کو مغربی اور مشرقی پاکستان کے درمیان فلاح شروع ہوئی۔
- 17 مئی خودکش کار بم دھماکہ میں عراقی کونسل کے سربراہ عزیز الدین سلیم بغداد میں شہید۔
- 21 مئی زہرہ اور چاند ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔ یہ مظہر 120 سال کے بعد وقوع پذیر ہوا۔
- 22 مئی دولت مشترکہ میں پاکستان کی رکنیت بحال۔
- ☆ بھارتی وزیراعظم من موہن سنگھ اور ان کی 60 رکنی کابینہ نے حلف اٹھالیا۔
- 2 جون جنوبی افریقہ میں سیاہ فام تحریک کے بانی، سابق صدر اور رہنما نیلسن منڈیلا سیاست سے ریٹائر۔
- 5 جون سابق امریکی صدر رونالڈ ریگن 93 برس کی عمر میں چل بسے۔
- 10 جون شمالی کوریا کا امریکہ تک مار کرنے والے میزائل کا کامیاب تجربہ۔
- 20 جون گلواریا دیو عام انتخابات میں دوبارہ قلمپائین کی صدر منتخب۔
- 28 جون عراق میں اقتدار عبوری حکومت کے حوالے۔ امریکی منتظم پال بریر نے عراق چھوڑ دیا۔
- 10 جولائی سین اور تھائی لینڈ کے بعد قلمپائین نے عراق سے فوج واپس بلانے کا اعلان کر دیا۔
- 12 جولائی پاکستان کے اشرف جہانگیر قاضی عراق کیلئے اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندہ مقرر۔
- 16 جولائی سرے محل 45 لاکھ پاؤنڈ میں فروخت، رقم حکومت پاکستان کو دینے کا اعلان۔
- 17 اگست علی گیلانی کی نئی جماعت "تحریک حریت جموں و کشمیر" کا باقاعدہ اعلان۔
- 3 ستمبر یسولان، روسی فوج کے آپریشن میں سکول طلبہ سمیت سینکڑوں رہا، 23 چیچن جانباڑوں سمیت 1394 افراد ہلاک۔
- 10 ستمبر یمن، امریکہ مخالف عالم دین حسین الہادی درجنوں ساتھیوں سمیت شہید۔
- 27 ستمبر دمشق، حماس کے سینئر رہنما عزیز الدین شیخ خلیل کار بم دھماکہ میں شہید۔

- کیم اکتوبر سرینگر کل جماعتی حریت کانفرنس کے سرکردہ رہنما محمد رفیق شاہ قتل۔
- 17 اکتوبر مصر شرم الشیخ کے مقام پر 3 کار بم دھماکے 100 سیاح و ملکی باشندے ہلاک و زخمی۔
- 19 اکتوبر بدنام زمانہ بھارتی ڈاکو برائین ہلاک۔ 100 افراد کے قتل میں مطلوب تھا۔
- 20 اکتوبر ایرانی میزائل شہاب سوم کا تجربہ۔ 2 ہزار کلومیٹر تک مار کر سکتا ہے۔
- ☆ افغان صدارتی انتخابات میں حامد کرزئی کامیاب۔
- 128 اکتوبر ایران کا بھاری پانی کا ایٹمی پلانٹ چلانے کا اعلان۔
- 2 نومبر متحدہ عرب امارات کے بانی اور صدر شیخ زید بن سلطان النہیان انتقال کر گئے۔
- 3 نومبر امریکی صدارتی انتخابات میں جارج بوش دوسری مدت کیلئے صدر منتخب۔
- ☆ شیخ زید سپرد خاک، ان کے بڑے بیٹے اور امیر ابوظہبی خلیفہ بن زید نے صدر منتخب۔
- 10 نومبر سرپا کا بوسنیائی مسلمانوں کے قتل کا اعتراف۔ سوڈانی حکومت اور باغیوں میں امن معاہدہ۔
- 11 نومبر فلسطینی صدر یاسر عرفات 75 سال کی عمر میں پیرس میں انتقال کر گئے۔
- 16 نومبر کولن پاول رچرڈ آرمیٹج سمیت 6 امریکی وزراء مستعفی۔ کنڈولیزا رائس نئی وزیر خارجہ مقرر۔
- 17 دسمبر بھوٹان ہر قسم کے تباہ کو کی فروخت پر پابندی لگانے والا پہلا ملک بنا۔
- 23 دسمبر سابق بھارتی وزیر اعظم نرسہا راؤ نئی دہلی میں چل بسے۔
- 26 دسمبر انڈونیشیا 9 درجے کے ہولناک زلزلہ سے 9 ممالک میں وسیع تباہی، درجنوں جزائر مکمل تباہ۔
- 31 دسمبر زلزلے سے ہلاکتیں ڈیڑھ لاکھ سے تجاوز۔ 11 متاثرہ ممالک کیلئے خصوصی یو این فنڈ قائم۔

2005ء:

- 10 جنوری تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین محمود عباس فلسطینی صدارتی انتخابات میں کامیاب۔
- 9 فروری سعودی عرب کی 73 سالہ تاریخ میں پہلے بلدیاتی انتخابات۔
- 14 فروری بیروت میں کار بم دھماکہ سابق وزیر اعظم رفیق حریری سمیت 9 افراد جاں بحق۔
- 22 فروری ایرانی صوبے کرمان میں شدید زلزلہ 500 افراد جاں بحق۔
- کیم مارچ کابل میں 30 ہزار مربع کلومیٹر زمین امریکہ کو دے دی گئی۔
- 29 مارچ زلزلے سے انڈونیشی جزیرے ساٹھ افراد میں دو ہزار افراد کی ہلاکت کا خدشہ۔
- 2 اپریل عیسائیوں کے مذہبی پیشوا پوپ جان پال دوم انتقال کر گئے۔
- 17 اپریل عراق کے صدر جلال طالبانی نائب صدر عادل عبدالمہدی اور غازی الیادور نے حلف اٹھالیا۔
- 18 اپریل برطانیہ کے شہزادہ چارلس اور کیلیلا پارکر کی شادی۔
- 11 اپریل بھارت اور چین کے درمیان سرحدی تنازع طے کرنے کا معاہدہ۔
- 19 اپریل جرمنی کے کارڈینل جوزف رٹزگر کو نیا پوپ چن لیا گیا۔
- 25 اپریل جاپان میں 4 عشروں میں ٹرین کے بدترین حادثہ میں 53 افراد ہلاک اور 400 سے زائد زخمی۔
- 3 مئی بھارت کے سابق جنرل اور بنگلہ دیش کے قیام کا اہم کردار جنرل جے ایس اروڑہ چل بسے۔

- 5 مئی برطانوی ایکشن میں ٹوٹی بلیر مسلسل تیسری بار وزیراعظم منتخب۔
- 6 مئی فلسطینی بلدیاتی انتخابات میں الفتح کی کامیابی، کئی اہم کونسلوں میں حماس جیت گئی۔
- 9 جون پاکستانی سینٹری فوج جزائر ابتدائی معائنہ جوہری ہتھیار نہ بنانے کے ایرانی دعوے کی تصدیق۔
- 13 جون افغانستان میں خودکش کار بم دھماکے میں 15 امریکی فوجی ہلاک۔
- 21 جون بھارتی فوج نے سیاحین سے واپسی کاروڈمپ تیار کر لیا۔
- 22 جون اسرائیل نے فلسطینی جھگڑوں کے قتل کی پالیسی بحال کر دی۔
- 25 جون ایران میں محمود احمدی نژاد بھاری اکثریت سے صدر منتخب۔
- 3 جولائی شیو سینا دھڑوں میں تقسیم ہو گئی۔ عراق میں مصری سفیر ایجاب الشریف اغوا۔
- 5 جولائی ایوڈھیا میں قنارہ رام مندر پر چھڑپ میں 6 حملہ آور ہلاک ہو گئے۔
- 7 جولائی لندن میں 4 بم دھماکے 45 افراد ہلاک، سینکڑوں زخمی۔ بغداد میں مغوی مصری سفیر قتل۔
- 8 جولائی آئی اے کی افروڈہ یورینیم اور دوسرے خطرناک ایٹمی مواد کے تحفظ کیلئے سخت معاہدے کی منظوری۔ جی ایٹ کانفرنس میں غریب ممالک کیلئے 2010ء تک ہر سال 50 ارب ڈالر کی امداد کا اعلان کرنے پر اتفاق۔
- 23 جولائی شرم الشیخ (مصر) میں 3 خودکش دھماکے 9 غیر ملکیوں سمیت 88 افراد ہلاک، 200 زخمی۔
- 28 جولائی بابر مسجد کیس میں ایل کے ایڈوائی سمیت 7 افراد پر فرد جرم عائد۔ آئرش ری پبلکن آرمی نے مسلح جدوجہد ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ مہاراشٹر میں بارشوں سے 800 ہلاکتیں۔
- 29 جولائی امریکہ نے تورابورا کی لڑائی کے بارے میں لکھی جانے والی کتاب ضبط کر لی۔
- یکم اگست ایران نے ایٹمی سرگرمیاں شروع کرنے کا اعلان کر دیا۔
- ☆ سعودی فرمانروا شاہ فہد بن عبدالعزیز انتقال کر گئے۔ ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے بادشاہ بن گئے۔ سوڈان کے نائب صدر جان کیرنگ 15 ساتھیوں سمیت فضائی حادثے میں ہلاک۔
- 13 اگست موریتانیہ کی فوج نے صدر معاویہ کی غیر موجودگی میں حکومت کا تختہ الٹ دیا۔
- 15 اگست برطانیہ میں حزب التحریر اور الہبا جروں پر پابندی۔ ہیروشیما پر ایٹم بم گرانے کے 60 سال مکمل۔
- 18 اگست ایران نے یورینیم کی افروڈگی دوبارہ شروع کر دی۔
- 11 اگست سکھ مخالف فسادات میں کانگریس کے ملوث ہونے پر من موہن سنگھ کی قوم سے معافی۔
- 13 اگست کولمبو میں وزیر خارجہ لکشمنٹ کادرگامر کے قتل کے بعد سری لنکا میں ایمر جنسی نافذ کر دی گئی۔
- 15 اگست غزہ کی 21 اور مغربی کنارے کی 4 بستیوں سے یہودیوں کی واپسی شروع ہو گئی۔
- 17 اگست بنگلہ دیش کے مختلف شہروں میں 350 چھوٹے بم دھماکے 12 افراد ہلاک، 300 زخمی۔
- 21 اگست غزہ کی آخری 3 بستیوں سے یہودیوں کا انخلاء۔ آباد کاروں کی اسرائیلی فوج سے جھڑپیں۔
- 26 اگست ازبک پارلیمنٹ نے فوجی اڈوں پر امریکہ سے زرعتی ناگ لیا۔ بنگلہ دیش کے سابق صدر جنرل ضیاء الرحمن کے دو قاتل گرفتار۔

- یکم ستمبر بعد میں امام موسیٰ کاظم کی برسی کے جلوس میں ہنگلہ 1000 افراد جاں بحق، سینکڑوں زخمی۔
- 5 ستمبر انڈونیشیا میں مسافر طیارہ تباہ آچے اور ساڑھے گورنروں سمیت 147 افراد جاں بحق۔
- 6 ستمبر جانا میں سمندری طوفان سے 100 سے زائد افراد ہلاک۔ قطرینا طوفان سے نیو اور لینز (امریکہ) میں 5 لاکھ افراد بے گھر، 10 ریاستوں میں ہنگامی حالت نافذ۔
- 7 ستمبر مصر کے پہلے صدارتی انتخاب کیلئے پولنگ مکمل۔ نیو اور لینز شٹی خالی کرانے کا حکم۔
- 11 ستمبر اسرائیل کا غزہ سے 38 سالہ قبضہ ختم، فوج واپس۔ انتظام فلسطینی اتھارٹی نے سنبھال لیا۔
- 14 ستمبر بغداد میں 11 خودکش کار بم دھماکے، 170 افراد جاں بحق اور 570 زخمی ہو گئے۔
- 18 ستمبر افغانستان میں 35 سال بعد پارلیمانی انتخابات کا انعقاد ہوا۔
- 19 ستمبر شمالی کوریائی ایٹمی ہتھیاروں سے دستبرداری پر تیار ہو گیا۔
- 21 ستمبر ریٹا سمندری طوفان، گیلوشن اور ہوشن سے ہزاروں افراد کا انخلاء۔ فلوریڈا میں تباہی۔
- 25 ستمبر آئی ایم ایف 18 انتہائی غریب ممالک کے 40 ارب ڈالر کے قرضے معاف کرنے پر آمادہ۔
- 26 ستمبر عراق میں پہلی خاتون کا خودکش حملہ اور جھڑپیں، 15 افراد جاں بحق۔ سوئٹزرلینڈ نے نا بحیرہ کے سابق ڈکٹیٹر بزل ساغی اباچا کی لوٹی ہوئی رقم واپس کر دی۔
- 29 ستمبر پکتیکا (افغانستان) میں اجتماعی قبر سے سابق صدر نجیب کے حامی 530 فوجیوں کی لاشیں برآمد۔
- یکم اکتوبر انڈونیشیا کے جزیرے بالی میں 4 دھماکوں میں غیر ملکیوں سمیت 132 افراد ہلاک، 101 زخمی۔
- 12 اکتوبر عالمی بینک کے ماہرین نے بنگلیہار ڈیم کا معائنہ شروع کر دیا۔
- 13 اکتوبر مقبوضہ کشمیر میں پہلی خاتون کے خودکش حملے میں 5 بھارتی فوجی ہلاک۔ روس میں چیچن جانیازو کے سرکاری عمارتوں پر حملے اور لڑائی میں 90 افراد ہلاک۔
- 17 اکتوبر تھائی لینڈ، روس، ترکی اور رومانیہ میں برڈ فلو ہزاروں پرندے تلف۔
- 20 اکتوبر امریکہ نے چاند کی سطح فروخت کرنا شروع کر دی، چین نے سطح خریدی۔ ایران نے ایٹمی ہتھیاروں کی دستاویز اقوام متحدہ کے حوالے کر دی۔
- 29 اکتوبر دہلی کے تین بازاروں میں دھماکوں سے غیر ملکیوں سمیت 165 افراد ہلاک۔ مفتی سعید مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے مستعفی ہو گئے۔
- یکم نومبر سلامتی کونسل میں شام کے خلاف قرارداد منظور۔ قرارداد کے خلاف دمشق میں مظاہرے۔
- بھارت میں لال قلعہ حملہ کیس میں ملوث مبینہ پاکستانی محمد عارف کو سزائے موت سنائی گئی۔
- 3 نومبر روس کا جدید ٹوپول ایم میزائل کا کامیاب تجربہ امریکی میزائل شکن نظام کو ناکارہ بنا سکتا ہے۔
- 9 نومبر فرانس میں ہنگامے، 30 شہروں میں ہنگامی حالت۔ امریکہ میں سی سی آئی اے کی خفیہ جیلوں کے بارے میں تحقیقات کا آغاز۔
- 13 نومبر سارک سربراہ اجلاس میں افغانستان کو تنظیم کی رکنیت، جاپان اور چین کو مبصر کا درجہ دیا گیا۔

- 16 نومبر فلوچہ میں جنگجوؤں کے خلاف کیمیائی ہتھیار استعمال کرنے کا امریکی و برطانوی اعتراف۔
 19 نومبر سری لنکا کے صدر مہندرا راجہ پا کے نے حلف اٹھایا۔
 20 نومبر چین امریکہ انسداد دہشت گردی اور ایٹمی عدم پھیلاؤ میں تعاون کا معاہدہ۔ ایرانی پارلیمنٹ میں عالمی انسپکٹرز کو جوہری تنصیبات کے معائنے سے روکنے کا بل منظور۔
 22 نومبر جرمنی میں پہلی خاتون چانسلر انجیلا مرکل نے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔
 6 دسمبر بھارت کے سابق وزیر خارجہ منو منٹھ مستعفی۔
 8 دسمبر او آئی سی اجلاس میں 10 سالہ ایکشن پلان منظور۔ اعلان کہ میں کہا گیا کہ قتل و برداشت کیلئے نیا تعلیمی نصاب تیار کیا جائے۔ ریڈ کراس اور ہلال احمر "ریڈ کرسٹل" کے نئے شناختی نام پر متفق۔
 18 دسمبر امیر ممالک 2013 تک زرعی زرتلائی ختم کرنے پر تیار۔ راج ٹھاکرے شیو سینا سے مستعفی۔
 19 دسمبر افغانستان میں 30 سال بعد پارلیمنٹ کا اجلاس صدر حامد کرزئی نے 1317 ارکان سے حلف لیا۔
2006ء:

- 5 جنوری دہی کے حکمران شیخ مکتوم کے انتقال کے بعد شہزاد محمد بنے سربراہ مقرر۔
 7 جنوری عراق پر حملے کا فیصلہ درست نہیں تھا، بش کا اعتراف۔
 14 جنوری منی میں بھگدڑ میں 140 عازمین حج شہید 40 پاکستانی بھی شامل تھے۔
 16 جنوری امیر کویت شیخ جابر الاحمد الصباح انتقال کر گئے۔
 27 جنوری فلسطینی انتخابات میں حماس کی تاریخی فتح، وزیر اعظم احمد قریع مستعفی۔
 30 جنوری کویت میں شیخ صباح الاحمد الصباح نے کویتی امیر کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔
 31 جنوری ڈنمارک کے خلاف مسلم دنیا میں مظاہرے اور احتجاج۔
 4 فروری 1400 مسافر لے جانے والا مصری بحری جہاز بحیرہ احمر میں ڈوب گیا۔
 5 فروری تھران نے یورینیم افزودہ کرنے کا اعلان کر دیا۔
 20 فروری توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ڈنمارک کے اخبار نے مسلمانوں سے معافی مانگ لی۔
 23 فروری عراق میں بم دھماکے سے حضرت امام فقیہ اور حضرت امام عسکریؑ کا روضہ شہید۔
 24 فروری عراق میں شدید خونریزی 18 امریکیوں سمیت 164 افراد ہلاک۔
 2 ماسچی صدر بش کے دورہ بھارت کے موقع پر دہلی میں 13 لاکھ افراد کا مظاہرہ۔
 21 مارچ فلسطین کیلئے 78 ملین ڈالر کی یورپی امداد۔
 23 مارچ افغان کابینہ میں رد و بدل پاکستان مخالف عبداللہ عبداللہ کو وزارت خارجہ سے ہٹا دیا گیا۔
 یکم اپریل مغربی ایران میں شدید زلزلہ 166 افراد جاں بحق 1200 زخمی۔
 13 اپریل دنیا کے تیز ترین زیر آب ایرانی میزائل کا تجربہ۔
 4 مئی آرمینیا ازلانسز کا طیارہ روس میں گر کر تباہ 113 مسافر ہلاک۔
 5 مئی بھارتی موسیقار اعظم نوشاد 87 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

- 7 مئی کشمیر میں امریکی اور بصرہ میں برطانوی ہیلی کاپٹر تباہ 14 اتحادی ہلکار ہلاک۔
- 15 مئی بھارت کا فلسطینی عوام کیلئے 100 ملین روپے امداد دینے کا اعلان۔
- 16 مئی امریکا کا 25 سال بعد لیبیا سے سفارتی تعلقات بحال کرنے کا اعلان۔
- 17 مئی امریکا میں 5 سال سے مقیم غیر قانونی تارکین تمام ٹیکس ادا کر کے شہریت حاصل کر سکیں گے۔
- 21 مئی عراقی تاریخ کی سب سے بڑی کابینہ کی منظوری۔
- 28 مئی انڈونیشیا کے جزیرے جاوا میں شدید زلزلہ ساڑھے تین ہزار سے زائد افراد جاں بحق۔
- 9 جون عراق میں امریکی فضائی حملے میں ابو مصعب الزرقاوی جاں بحق۔
- 28 جون حماس نے اسرائیل کو غیر اعلانیہ طور پر تسلیم کر لیا۔
- 4 جولائی پاکستان کو 36 ارب 16 لاکھ روپے فروخت کرنے کے منصوبے کا امریکی اعلان۔
- 6 جولائی شمالی کوریا کے 7 میزائل تجربات 'سلامتی کونسل' کا ہنگامی اجلاس۔
- 12 جولائی ممبئی میں 7 بم دھماکے 174 افراد ہلاک 400 افراد زخمی۔
- 13 جولائی حزب اللہ کا جوابی حملہ 7 اسرائیلی فوجی ہلاک 12 اغواء اسرائیلی فوج لبنان میں گھس گئی۔
- 14 جولائی بیروت پر وحشیانہ اسرائیلی بمباری 52 شہری شہید، 100 زخمی، کئی اہم تنصیبات تباہ۔
- 27 جولائی لبنان میں گھسان کی جنگ 'حزب اللہ' نے 17 اسرائیلی فوجی ہلاک کر دیئے۔
- 16 اگست پاکستان اور بھارت نے ایک دوسرے کے سفارت کار نکال دیئے۔
- 7 اگست حزب اللہ کے تباہ کن حملوں میں 15 اسرائیلی ہلاک 80 زخمی۔
- 11 اگست برطانیہ سے امریکا جانے والے 10 طیارے تباہ کرنے کا منصوبہ بنا دیا گیا۔
- 13 اگست لبنان اسرائیل جنگ بندی کی قرارداد منظور۔
- 16 اگست اسرائیلی فوج کا جنوبی لبنان سے انخلاء شروع۔
- 19 اگست افغانستان پاکستان عراق ترکی کی سرحدوں کے ساتھ بڑی ایرانی مشقیں شروع۔
- 20 اگست ایران نے یورینیم افزودگی روکنے سے انکار کر دیا 'کم ریخ میزائل' کا تجربہ۔
- 22 اگست ایران نے بین الاقوامی معائنہ کاروں کو جوہری تنصیبات کے نمائندے سے روک دیا۔
- 27 اگست ایران کا سمندر سے فضا میں مار کرنے والے میزائل کا تجربہ۔
- 4 ستمبر قندھار میں نیٹو کا بڑا آپریشن 200 طالبان شہید۔
- 5 ستمبر ایران کا میزائل شکن دفاعی نظام کا کامیاب تجربہ۔
- 7 ستمبر ٹوئی بلیر کے خلاف بغاوت 'حکمران جماعت' کے 7 وزراء مستعفی۔
- 8 ستمبر مہاراشٹر 'مسجد کے باہر اور قبرستان میں دھماکے' 37 مسلمان شہید۔
- 18 ستمبر اسلام کا احترام کرتا ہوں 'مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچنے پر افسوس ہے' پوپ بینی ڈکٹ۔
- 24 ستمبر لبنان میں حزب اللہ کا جشن فتح 'لاکھوں افراد کے اسرائیل مخالف نعرے۔
- 15 اکتوبر یورپ کے دورہ ترکی کے خلاف احتجاج 'ترک طیارہ اغواء' اٹلی پہنچ کر تمام مسافر رہا۔

- 16 اکتوبر نیو نے افغانستان میں امن فوج کی کمان سنبھال لی۔
- 110 اکتوبر عالمی دباؤ کے باوجود شمالی کوریا کا کامیاب ایٹمی تجربہ۔
- 17 اکتوبر سری لنکا بحریہ کے قافلے پر خودکش حملے میں 102 فوجی ہلاک، 150 زخمی۔
- 7 نومبر سابق ترک وزیر اعظم بلند البجوت انتقال کر گئے۔
- 9 نومبر امریکی انتخابات، ایوان نمائندگان اور سینٹ میں ڈیموکریٹس کی اکثریت، رمز فیلڈ مستعفی۔
- 11 نومبر چلی کے سابق آمر، گسٹو پٹوشے دل کا دورہ پڑنے سے ہلاک ہو گئے۔
- 12 نومبر قیدیوں پر تشدد کی اجازت، رمز فیلڈ پر مقدمہ چلانے کا اعلان۔
- 16 نومبر سعودی عرب کا پُر امن مقاصد کیلئے ایٹمی تجربات کرنے کا اعلان۔
- 22 نومبر عراق اور شام کے 25 سال بعد سفارتی تعلقات بحال۔
- 29 نومبر اٹلی نے عراق سے اپنی فوج واپس بلانے کا اعلان کر دیا۔
- 18 دسمبر ایران کا غیر ملکی لین دین امریکی ڈالر کی بجائے یورو میں شروع کرنے کا اعلان۔
- ☆ صدر بش نے امریکہ بھارت سول ایٹمی ٹیکنالوجی معاہدے پر دستخط کر دیئے۔
- 20 دسمبر امریکہ نے گوانتانامو سے مختلف ملکوں کے مزید 33 قیدی رہا کر دیئے۔
- ☆ تاتارستان میں دنیا کے پہلے ”مسلم ملکہ حسن“ مقابلے کا انعقاد 22 سالہ طالبہ جیتی۔
- 21 دسمبر ترکمانستان کے 66 سالہ صدر مراد نیازوف انتقال کر گئے۔
- 23 دسمبر سلامتی کونسل نے ایران کے خلاف پابندیوں کی قرارداد منظور کر لی۔
- ☆ امریکہ کا اسامہ کے ساتھی ملا اختر عثمانی کو بھارت میں 2 ساتھیوں سمیت شہید کرنے کا دعویٰ۔
- 27 دسمبر سابق امریکی صدر جیرالڈ فورڈ 93 برس کی عمر میں چل بسے۔
- 28 دسمبر سارک ممالک سڑک ریل، فضائی اور بحری رابطوں کے قیام پر متفق۔
- 29 دسمبر برطانیہ نے دوسری جنگ عظیم کا واجب الادا قرضہ کینیڈا اور امریکہ کو واپس کر دیا۔
- 30 دسمبر صدام کو بغداد میں پھانسی 5 امریکی فوجیوں سمیت 77 افراد ہلاک۔
- ☆ انڈونیشیا، مسافر بحری جہاز ڈوبنے سے 500 ہلاکتوں کا خدشہ۔
- 31 دسمبر صدام نگریت کے قریب آبائی گاؤں عوجہ میں سپرد خاک۔
- ☆ چین میں 67 سالہ خاتون جزواں بچوں کو جنم دے کر سب سے عمر رسیدہ ماں بن گئی۔

2007ء:

- 4 جنوری امریکی کانگریس کی پہلی خاتون سپیکر نینسی پلوسی نے حلف اٹھایا۔
- 6 جنوری فلسطینی صدر محمود عباس نے حماس ملیشیا کو غیر قانونی قرار دیا۔
- 8 جنوری پاک افغان سرحد پر تارخ کی پہلی پرچم کشائی پر پُر منعقد ہوئی۔
- 11 جنوری بنگلہ دیش میں انتخابات ملتوی کر کے ہنگامی حالت نافذ کر دی گئی۔
- 12 جنوری بش انتظامیہ کی طرف سے پاکستان کیلئے مزید ایک ارب ڈالر امداد کا پیکیج۔

- 14 جنوری امریکی اجارہ داری کے خاتمے کیلئے ایران اور ویتنام کے درمیان مذاکرات کا مشترکہ فیصلہ قائم کیا۔
- 16 جنوری عراق میں یونیورسٹی اور مسجد کے قریب بم دھماکوں میں 150 افراد جاں بحق۔
- 20 جنوری سابق امریکی خاتون اول ہیلری کلنٹن کا صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کا اعلان۔
- 25 جنوری بھارت روس خلائی ٹیکنالوجی کے سولین استعمال میں تعاون اور تجارت و ثقافت سے متعلق 9 معاہدوں پر دستخط۔
- 30 جنوری برطانوی پولیس نے دہشت گردی ایکٹ کے تحت 9 پاکستانی نژاد برطانوی شہریوں کو گرفتار کر کے اغوا اور قتل کا منصوبہ ناکام بنادیا۔
- یکم فروری افغان پارلیمنٹ نے ملا عمر اور حکمت یار سمیت تمام جنگجوؤں کو عام معافی دے دی۔
- 2 فروری امریکا نے چین سے خلائی تعاون معطل کر دیا۔
- 3 فروری بغداد میں خودکش ٹرک حملہ 121 عراقی جاں بحق، سینکڑوں زخمی۔
- 8 فروری فلسطین میں قومی حکومت بنانے کیلئے حماس اور فتح متفق۔
- 9 فروری اسرائیلی پولیس مسجد اقصیٰ میں داخل نمازیوں سے شدید جھجھپٹیں 35 افراد زخمی۔
- 11 فروری روسی صدر پیوٹن سعودی عرب کے تاریخی دورے پر ریاض پہنچ گئے۔
- 13 فروری شمالی کوریا اقتصادی امداد کے بدلے ایٹمی پروگرام ختم کرنے پر تیار ہو گیا۔
- 14 فروری ایران میں پاکستانی سرحد کے قریب بم دھماکے 11 پاسداران انقلاب جاں بحق۔
- 21 فروری برطانیہ نے 1,600 اورڈنمارک نے تمام فوجی عراق سے نکالنے کا اعلان کیا۔
- 24 فروری 46 ممالک کلکسٹر بم پر پابندی سے متعلق ایک بین الاقوامی سمجھوتے پر رضامند۔
- 27 فروری افغانستان میں امریکی فوجی اڈے پر خودکش حملے میں 23 افراد ہلاک، امریکی نائب صدر ڈک چینسٹی بال بال بچے۔
- 28 فروری بھارتی صدر نے امریکا کے ساتھ نیوکلیر معاہدے پر دستخط کر دیئے۔
- یکم مارچ ایران نے پاکستان سے ملحقہ سات سو کلو میٹر سرحد پر دیوار کی تعمیر شروع کر دی۔
- 3 مارچ برطانوی اداکارہ الزبتھ ہرلے نے بھارتی تاجر سے شادی کر لی۔
- 6 مارچ عراق، دو خودکش حملے 93 زائرین جاں بحق، 164 زخمی۔ بم دھماکوں میں 9 امریکی فوجی ہلاک۔
- 10 مارچ افغان پارلیمنٹ میں جنگجوؤں کو عام معافی دینے کا بل منظور۔
- 14 مارچ روس نے پاکستان سے چاول کی درآمد پر پابندی عائد کر دی۔
- 24 مارچ سلامتی کونسل نے ایران پر نئی پابندیاں لگا دیں۔
- 28 مارچ برطانیہ نے ایران کے ساتھ تمام دوطرفہ تعلقات ختم کرنے کا اعلان کیا۔ یہ اعلان 15 برطانوی فوجیوں کے اغوا کے بعد کیا گیا۔
- 29 مارچ امریکی سینٹ نے عراق سے فوجیوں کے انخلا کا بل پاس کر دیا۔
- ☆ عرب لیگ کے اعلامیہ "اعلان ریاض" میں کہا گیا کہ ہر ملک کو ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال کا

حق حاصل ہے۔

- 13 اپریل 14 ویں سارک سربراہ کانفرنس نئی دہلی میں شروع۔
- 14 اپریل ایران نے 15 برطانوی سیلرز کو رہا کر دیا۔
- ☆ اعلان دہلی کے بعد 14 ویں سارک سربراہ کانفرنس ختم۔
- 16 اپریل افغان پارلیمنٹ کی عمارت پر خودکش حملہ 16 افراد جاں بحق۔
- 19 اپریل ایران نے صنعتی پیمانے پر یورینیم کی افزودگی کا اعلان کر دیا۔
- 11 اپریل الجزائر وزیر اعظم کے دفتر پر خودکش حملہ از پورٹ پر 3 دھماکے 30 افراد جاں بحق۔
- ☆ بنگلہ دیش سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد پر 14 افراد کے قتل کا الزام۔
- ☆ بنگلہ دیش سابق وزیر اعظم خالدہ ضیاء ملک چھوڑنے سے انکار کے بعد رہائش گاہ پر نظر بند۔
- 12 اپریل بغداد پارلیمنٹ ہاؤس پر خودکش حملہ 13 ارکان ہلاک۔ دجلہ پل پر دھماکہ 13 افراد جاں بحق۔
- ☆ بھارت کابینہ ملک میزائل اگنی III کا تجربہ۔
- 14 اپریل کربلا میں کار بم دھماکہ پاکستانی زائرین سمیت 66 افراد جاں بحق۔
- ☆ ایران کی پاکستان کو وسط ایشیائی ممالک تک اپنے زمینی راستے استعمال کرنے کی اجازت۔
- 16 اپریل درجینا یونیورسٹی میں مسلح حملہ آور نے طلباء کو گولیوں سے بھون دیا 32 ہلاک 22 زخمی۔
- ☆ افغانستان پولیس کے تربیتی مرکز پر خودکش حملہ 10 ہلاک ہلاک۔
- 17 اپریل قندھار بم دھماکے میں اقوام متحدہ کے ہلاکروں کی گاڑی تباہ 5 ہلاک۔
- 18 اپریل بغداد میں بے در پے 5 بم دھماکے 200 عراقی جاں بحق۔
- 19 اپریل بلند اتحادی فوج کی فضائی کارروائی 27 طالبان جاں بحق۔
- 20 اپریل بالی وڈ ستارز ابھیشک اور ایشوریہ کی شادی ہو گئی۔
- 22 اپریل شیخ حسینہ واجد کے وارنٹ گرفتاری جاری۔ لندن سے واپسی روک دی گئی۔
- ☆ بھارت کا سپر سوئک کرو میزائل براہموس کا تجربہ۔
- 24 اپریل سعودی عرب نے خالدہ ضیاء کو طویل قیام کا ویزہ دینے سے انکار کر دیا۔
- ☆ نئی دہلی کشمیر پر گول میز کانفرنس تیسری مرتبہ ناکامی سے دوچار۔
- ☆ ایتھوپیا میں آئل فیلڈ پر حملہ 174 افراد ہلاک۔
- ☆ بغداد میں بم دھماکے 11 امریکی فوجیوں سمیت 35 افراد ہلاک۔
- 26 اپریل کانگریس میں عراق سے امریکی فوج کے انخلا کا بل منظور۔
- 29 اپریل ترکی 10 لاکھ افراد کا سیکولر ازم کے حق میں مظاہرہ۔
- 30 اپریل ہرات میں اتحادی فوج و طالبان میں 14 گھنٹے طویل جھڑپ 87 جنگجو جاں بحق۔
- ☆ اداکار دیپ کمار کو دادا صاحب پھالکے ایوارڈ دیا گیا۔
- ☆ برطانیہ دھماکوں کی منصوبہ بندی کا الزام پاکستانی نژاد ملزمان کی عمر قید۔

- ☆ یکم مئی عراق میں القاعدہ کا سربراہ ابوالیوب المصری شہید۔ سر کی قیمت 50 لاکھ ڈالر مقرر تھی۔
- ☆ 4 مئی ویزویلا کے صدر ہوگو شواہز نے امریکی ویوزیپی ٹیل کمپنیوں کو تحویل میں لینے کا فیصلہ کیا۔
- ☆ 6 مئی برطانیہ کے بلدیاتی انتخابات میں ٹونی بلیر کی لیبر پارٹی کو زبردست شکست کا سامنا۔
- ☆ 13 مئی فرانس کے صدارتی انتخاب میں نکولس سرکوزی کی فتح۔
- ☆ 15 مئی مغربی پر طالبان کمانڈر ملا داد اللہ ہلمند میں جاں بحق۔
- ☆ 16 مئی افغانستان میں اتحادی فوج کی بمباری 8 گاؤں تباہ 60 طالبان جاں بحق۔
- ☆ 18 مئی کابل میں پاکستانی سفارت خانے پر ایک ہزار افراد کا حملہ۔
- ☆ 23 مئی حیدرآباد دکن کی تاریخی مسجد میں جمعہ کی نماز کے دوران دو بم دھماکوں میں 13 نمازی شہید۔
- ☆ 24 مئی گرل فرینڈ کی تنخواہ میں اضافے کے سینیڈل پر عالمی بینک کے امریکی صدر پال ولفوئٹز مستعفی۔
- ☆ 27 مئی پاک افغان جرگہ کامیاب سیز فائر اور آمدورفت کے راستے کھولنے کا اعلان۔
- ☆ 28 مئی امریکا کا ایران پر اقوام متحدہ کے تحت نئی پابندیاں عائد کرنے کا فیصلہ۔
- ☆ 12 جون عراق میں خودکش حملے دھماکے اور فائرنگ میں 10 امریکی فوجیوں سمیت 90 افراد ہلاک۔
- ☆ 13 جون مسیٰ میں چلی ذات کے 50 ہزار ہندوؤں نے بدھ مذہب اپنایا۔
- ☆ 14 جون 27 سال بعد امریکا اور ایران بغداد میں مذاکرات کیلئے اکٹھے ہوئے۔
- ☆ 19 جون متحدہ عرب امارات کا پاکستان میں سرمایہ کاری دگنی کر کے 26 ارب ڈالر کرنے کا اعلان۔
- ☆ 23 جون امریکی ایوان نمائندگان کی کمیٹی نے پاکستان کیلئے 5 کروڑ کی فوجی امداد منظور کی۔
- ☆ 27 جون فلسطینی صدر محمود عباس نے فلسطین میں حماس حکومت برطرف کر کے امیر جنسی نافذ کی۔
- ☆ 29 جون عراق میں بم دھماکوں اور چھڑیوں میں 14 امریکی فوجی ہلاک۔
- ☆ 7 جولائی چین کو انتہائی مطلوب 22 علیحدگی پسندوں کی فہرست پاکستان کے حوالے۔
- ☆ 13 جولائی سلمان رشدی کو ”سر“ کا خطاب دینے پر برطانوی پارلیمنٹ دو حصوں میں تقسیم۔
- ☆ 16 جولائی ٹونی بلیر کا 10 سالہ دور اقتدار ختم، گورڈن براؤن برطانوی وزیر اعظم بنے۔
- ☆ 21 جولائی اسرائیلی صدر موسے کساف جنسی جرائم میں ملوث ہونے کے بعد مستعفی۔
- ☆ 27 جولائی بنگلہ دیش سابق صدر حسین محمد ارشاد اپنی سیاسی پارٹی کی چیئر مین شپ سے مستعفی۔
- ☆ 7 جولائی کرکوک کے نزدیک خودکش ٹرک بم دھماکا 125 عراقی جاں بحق۔
- ☆ 13 جولائی امریکی ایوان نمائندگان میں عراق سے اگلے اپریل تک انخلا کا بل منظور۔ اسامہ کے سر کی قیمت 5 کروڑ ڈالر مقرر۔
- ☆ 16 جولائی بنگلہ دیش سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد گرفتار۔
- ☆ 21 جولائی برازیل طیارہ اترتے ہوئے نزدیکی عمارت سے ٹکرا گیا 200 مسافر ہلاک۔
- ☆ 27 جولائی پریتھیا پائل بھارت کی 13 ویں اور ملک کی پہلی خاتون صدر بن گئیں۔
- ☆ 27 جولائی ہلمند نیٹو اور افغان افواج کی فضائی بمباری 50 طالبان اور 28 شہری جاں بحق۔

- 30 جولائی بنگلہ دیش 'حسینہ واجد ضمانت پر رہا۔ دوسرے مقدمے میں دوبارہ گرفتار۔
- کیم اگست یمن کے دارالحکومت صنعاء میں برطانوی سفارت خانے پر فائرنگ۔
- 25 اگست بھارتی شہر حیدرآباد دکن میں یکے بعد دیگرے 3 دھماکے 134 افراد ہلاک۔
- 28 اگست فوج کی مخالفت کے باوجود اسلام پسند جماعت کے عبداللہ گل ترکی کے صدر منتخب۔
- 3 ستمبر بنگلہ دیش وزیراعظم خالدہ ضیاء بیٹے سمیت بدعنوانی کے الزام میں گرفتار۔
- 5 ستمبر بنگلہ دیش ڈیڑھ لاکھ محصورین پاکستان کو بنگلہ دیشی شہریت دے دی گئی۔
- 9 ستمبر جنوبی افغانستان میں خودکش حملہ 7 پولیس اہلکاروں سمیت 20 افراد جاں بحق۔
- 16 ستمبر تھائی لینڈ مسافر طیارہ تقریبی مقام پر گر کر تباہ 89 مسافر ہلاک۔
- 17 ستمبر وسطی چین میں ریسٹورنٹ میں دھماکا 9 افراد ہلاک 25 زخمی۔
- 19 ستمبر بیروت میں کاریم دھماکا رکن پارلیمنٹ سمیت 6 افراد ہلاک۔
- 25 ستمبر جاپان یا سو فلو ڈا ملک کے نئے وزیراعظم منتخب۔
- 13 اکتوبر مقبوضہ کشمیر خوزیر جھڑپ 2 مجبوروں سمیت 12 بھارتی ہلاک۔
- 15 اکتوبر سعودی عرب میں عدالتی نظام کی تشکیل نو جوڈیشل کونسل کی جگہ سپریم کورٹ کا قیام۔
- 11 اکتوبر درگاہ اجیر شریف اور سری نگر میں دھماکے 10 افراد جاں بحق 25 سے زائد زخمی۔
- 12 اکتوبر سابق امریکی نائب صدر الگور کیلئے امن نو بل انعام کا اعلان۔
- 20 اکتوبر امریکا کا اگلے سال عراق میں فوج کی جگہ نیشنل گارڈز کی تعیناتی کا فیصلہ۔
- 22 اکتوبر چین ہو جن تاؤ مزید 5 سال کیلئے ملک اور کیونسٹ پارٹی کے صدر منتخب۔
- 24 اکتوبر چین کا خلائی راکٹ پہلی بار چاند کے سفر پر روانہ۔
- 29 اکتوبر بغداد پولیس ہیڈ کوارٹرز پر خودکش حملہ 28 افراد جاں بحق۔
- 6 نومبر افغانستان خودکش حملے میں 6 ارکان پارلیمان سمیت 90 افراد جاں بحق۔
- ☆ جدہ خونفک ٹریفک حادثہ 80 گاڑیاں ٹکرائیں 14 افراد جاں بحق۔
- 16 نومبر بنگلہ دیش میں خونفک سمندری طوفان 11,100 افراد جاں بحق۔
- 19 نومبر ایران غیر جانبدار ملک میں یورینیم افزودہ کرنے پر آمادہ۔
- 23 نومبر بھارت یوپی کی تین عدالتوں میں بم دھماکے 14 افراد ہلاک۔
- 24 نومبر لندن بھارت کے ہائی کمنشنر کیش شرمادہ دولت مشترکہ کے نئے سیکرٹری جنرل منتخب۔
- 25 نومبر آسٹریلیا نے عراق سے اپنی تمام فوج واپس بلانے کا اعلان کر دیا۔
- 30 نومبر ترکی مسافر بردار طیارہ گر کر تباہ عملے سمیت 57 افراد جاں بحق۔
- 11 دسمبر الجزائر 2 کاریم دھماکے اقوام متحدہ کے 10 اہلکاروں سمیت 62 افراد جاں بحق۔
- 12 دسمبر بیروت صدارتی محل کے قریب بم دھماکا 6 افراد ہلاک۔
- 13 دسمبر بھارتی آکاش میزائل کا کامیاب تجربہ۔

14 دسمبر بھارت زمین سے فضا میں وار کرنے والے میزائل کا ایک اور تجربہ۔

16 دسمبر سعودی عرب میں ٹریفک حادثہ 5 بھارتی حجاج جاں بحق 19 زخمی۔

18 دسمبر افغانستان طالبان نے امریکی سکیورٹی کمپنی کے 15 محافظوں کو ہلاک کر دیا۔

☆ جاپان کا بیلٹک میزائل فضا میں تباہ کرنے کا کامیاب تجربہ۔

27 دسمبر نیپال بادشاہت ختم کرنے کیلئے سیاسی جماعتوں کا معاہدہ۔

2008ء

یکم جنوری کینیا میں صدارتی انتخاب میں دھاندلی کے خلاف احتجاج میں 130 افراد ہلاک۔

3 جنوری عراقی خاتون خودکش بمبار کا حملہ تشدد میں 47 افراد ہلاک۔

6 جنوری سینکڑوں آبادکار صیہونیوں نے بیت اللہم کے مغربی گاؤں خضر کی تاریخی مسجد حمیدہ کو شہید کر دیا۔

15 جنوری عراق میں خودکش دھماکوں اور تشدد میں امریکی فوجی سمیت 36 افراد ہلاک۔

☆ جاپان کی جانب سے میزائل دفاعی نظام کا پہلا کامیاب تجربہ۔

☆ غزہ پروضیانہ اسرائیلی حملے 19 فلسطینی شہید۔

16 جنوری عراق میں خاتون کے خودکش حملے میں 8 افراد ہلاک 7 زخمی۔

18 جنوری عراق کے صوبہ دیالا میں مسجد میں ماتمی جلوس پر خودکش حملے میں 11 افراد ہلاک۔

20 جنوری بھارت نے ایرانی ایٹمی پروگرام کی نگرانی کرنے کیلئے اسرائیلی جاسوس سیارہ خلا میں بھیج دیا۔

21 جنوری اسرائیل نے غزہ کی ناکہ بندی کر کے فلسطین کی خوراک اور بجلی بند کر دی۔

22 جنوری طالبان کا اتحادی طیارہ مارگرانے 3 نینو گاڑیاں تباہ اور 15 اتحادی فوجی ہلاک کرنے کا دعویٰ۔

27 جنوری سابق انڈونیشی صدر محمد سوبارتو 86 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔

28 جنوری عراق میں 7 امریکی فوجی ہلاک پر تشدد واقعات میں 21 افراد جاں بحق۔

29 جنوری اسرائیل کا ایران کو نشانہ بنانے والے بیلٹک میزائل کا تجربہ رینج ساڑھے 4 ہزار کلومیٹر تھی۔

30 جنوری گاندھی کی راکھ 60 برس بعد سمندر میں بہادی گئی۔

3 فروری روائڈ اور کانگو میں زلزلے سے 40 افراد ہلاک ہزاروں زخمی۔

☆ کولمبو میں خاتون بمبار کے خودکش حملے میں 18 افراد ہلاک 100 زخمی۔

4 فروری ایران کے پہلے خلائی شیشن کے افتتاح کے موقع پر امریکہ کی جانب سے تنقید۔

☆ غزہ اسرائیلی فضا نیکی بمباری سے 7 فلسطینی شہید۔

13 فروری دمشق میں کار بم دھماکے میں امریکہ کو مطلوب حزب اللہ کاسینٹر کا نذر عباد المغنی شہید۔

17 فروری قندھار میلے میں کتوں کی لڑائی کے دوران خودکش دھماکے میں 80 افراد جاں بحق۔

19 فروری کیوبا کے صدر فیڈل کاسترو نے 47 برس بعد اقتدار چھوڑنے کا اعلان کر دیا۔

28 فروری ڈھاکہ میں دریائے گنگا میں کشتیاں ٹکرانے سے 40 افراد ڈوب کر ہلاک۔

2 مارچ روس میں صدارتی انتخاب میں روسی صدر پوٹن کے نامزد امیدوار نائب وزیر اعظم دمتری

میدوڈوف نے کامیابی حاصل کر لی۔

- 9 مارچ ☆ سری لنکا میں تازہ جھڑپوں میں 56 باغی اور 4 فوجی ہلاک۔
- 11 مارچ ☆ ملائیشیا کے عام انتخابات میں حکمران جماعت کو 8 ریاستوں میں شکست۔
- 12 مارچ ☆ عراق میں مسافر بس پر حملے اور دھماکے میں 3 امریکی فوجیوں سمیت 50 افراد ہلاک۔
- 13 مارچ افغانستان اتحادی فوج اور جنگجوؤں میں 4 گھنٹے جھڑپ میں 41 طالبان کی ہلاکت کا دعویٰ۔
- 17 مارچ کر بلا میں روضہ حضرت امام حسین کے نزدیک عورت کا خودکش حملہ 42 زائرین جاں بحق۔
- 23 مارچ بغداد کے گرین زون پر گولہ باری 47 افراد جاں بحق۔
- 24 مارچ عراق میں دودن میں 69 سے زائد ہلاکتیں مرنے والے امریکیوں کی تعداد 4 ہزار ہو گئی۔
- 26 مارچ عراق میں مہدی ملیشیا اور امریکی فوج میں جنگ 40 جاں بحق 300 افراد زخمی۔
- 28 مارچ مقبوضہ کشمیر بھارتی فوج کے ہاتھوں مارے جانے والے کشمیریوں کی ہزار قبروں کا انکشاف۔
- کیم اپریل افغانستان میں طالبان کمانڈر ملا نعیم اللہ گرفتار۔ جنگجوؤں کا پولیس پر حملہ۔
- 2 اپریل جرمنی کے جریدے میں گستاخانہ جملے اور خاکے شائع کرنے پر مسلمانوں کا احتجاج۔
- 6 اپریل قذہار میں آپریشن میں 15 طالبان شہید، ملاداد اللہ کا اہم ساتھی گرفتار۔
- ☆ حالی وڈا کار چارلٹن، سٹن انتقال کر گئے۔
- 14 اپریل بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان ٹرین سروس 4 عشروں بعد بحال ہو گئی۔
- 15 اپریل عراق کے شہروں بھقوبہ اور رمادی میں بم دھماکے 74 افراد جاں بحق۔
- 18 اپریل عراق میں جنازے پر خودکش حملہ 55 افراد جاں بحق درجنوں زخمی۔
- 19 اپریل افغانستان میں بم دھماکہ ہالینڈ کے چیف آف سٹاف کے بیٹے سمیت نیٹو کے 3 فوجی ہلاک۔
- 21 اپریل عراق میں امریکی فوج کی فائرنگ اور بمباری میں 15 شہری جاں بحق۔
- ☆ امریکہ اور امارات نے سویلین نیوکلیر معاہدے پر دستخط کر دیے۔
- 22 اپریل جاپان کی حکومت کا ایران کے ایٹمی پروگرام میں مدد دینے کے الزام پر 13 ایرانی کمپنیوں کے اثاثے ضبط کرنے کا حکم۔
- 24 اپریل سری لنکا، جھڑپوں میں 100 تامل باغی اور 76 فوجی ہلاک۔
- 28 اپریل چین، دو مسافر ٹرینوں میں تصادم 100 افراد ہلاک، سینکڑوں زخمی۔
- ☆ بھارت کا 10 مواصلاتی سیارچے خلا میں راکٹ کے ذریعے بھیجنے کا ریکارڈ۔
- 29 اپریل امریکی ریاست ورجینیا میں ہولناک طوفان سے 200 افراد زخمی۔
- کیم مئی صومالیہ میں امریکی فضائی حملہ القاعدہ رہنما سمیت 15 افراد شہید۔
- 5 مئی برما میں سمندری طوفان سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 10 ہزار ہو گئی۔

- 6 مئی امریکہ اور روس میں جوہری توانائی پر تعاون کے معاہدے پر دستخط۔
- 7 مئی بھارت نے اگنی تھری ہیلٹک میزائل کا کامیاب تجربہ کیا۔
- 11 مئی افغانستان میں نیوفوج کی بمباری 12 طالبان شہید۔
- 12 مئی چین میں قیامت خیز زلزلہ 12 ہزار سے زائد افراد ہلاک۔
- 13 مئی بھارت میں بچے پور میں پڑے 6.6 کم دھماکے 80 افراد ہلاک 200 شدید زخمی۔
- 15 مئی افغانستان میں برقع پوش بمبار کا خودکش حملہ 18 افراد شہید۔
- ☆ ناٹجیر یا میٹیل کی پائپ لائن میں دھماکہ 100 افراد جاں بحق۔
- 23 مئی روس اور چین نے ایک ارب ڈالر کے ایٹمی معاہدے پر دستخط کر دیئے۔
- 25 مئی فوجی سربراہ مائیکل سلیمان نے لبنان کے گیارہویں صدر کے عہدے کا حلف اٹھالیا۔
- 28 مئی نیپال میں 240 سالہ بادشاہت کا خاتمہ ملک جمہوریہ قرار دے دیا گیا۔
- 29 مئی عراق کے شہر موصل میں پولیس سٹیشن پر خودکش حملہ 20 افراد جاں بحق۔
- 2 جون عراق سے آسٹریلیوی فوج کا انخلا مکمل ہو گیا۔
- 3 جون مکہ مکرمہ میں بین المذاہب مکالمے کی اہمیت پر کانفرنس کا افتتاح شاہ عبداللہ نے کیا۔
- 4 جون سینیٹر بارک حسین اوباما امریکا کے پہلے سیاہ فام صدر ترقی امیدوار نامزد ہو گئے۔
- 12 جون صوبہ پکتیا میں اتحادی طیاروں کی بمباری سے 40 عام شہری جاں بحق ہو گئے۔
- 15 جون افغان صدر حامد کرزئی نے پاکستان میں کاروائی کیلئے افغان فوجیں اتارنے کی دھمکی دیدی۔
- 16 جون نیپال کے شاہی محل پر قومی پرچم لہرایا گیا۔ شاہ گیانندر کی بادشاہت کے خاتمے کے بعد اسے شاہی عجائب گھر بنادیا گیا۔
- 19 جون امریکہ میں ایٹمی میزائلوں کے سیکٹروں پر زے غائب ہو گئے۔
- 22 جون سعودی عرب نے تیل کی یومیہ پیداوار میں 2 لاکھ بیرل کا اضافہ کر دیا۔
- 23 جون ایران کے سرکاری بینک پر یورپ میں کام کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔
- 27 جون جموں میں ہندوؤں کو زمین دینے کے خلاف 50 ہزار سے زائد کشمیریوں کا مظاہرہ بھارتی فوج کی فائرنگ سے 3 مظاہرین جاں بحق۔
- ☆ شمالی کوریا نے بڑے ایٹمی ری ایکٹر کا کوئلہ ٹاور تیار کر دیا۔
- 29 جون سری نگر میں ہنگاموں کے بعد حکومت نے ہندوؤں کو زمین دینے کا فیصلہ واپس لے لیا۔
- 30 جون افغانستان کے مغربی علاقے میں اتحادی افواج کا آپریشن 33 طالبان سمیت 50 شہید۔
- کیم جولائی ترکی میں حکومت کا تختہ الٹنے کی منصوبہ بندی دو سابق جرنیلوں سمیت 7 افراد گرفتار۔
- 4 جولائی افغانستان میں فضائی بمباری اور جھڑپوں میں خواتین اور بچوں سمیت 36 جاں بحق۔
- 7 جولائی کابل میں بھارتی سفارتخانے پر خودکش فوجی اتاشی سمیت 42 افراد ہلاک 150 زخمی۔
- 10 جولائی عالمی ایٹمی ایجنسی بھارت کی سول جوہری تنصیبات کی نگرانی کرے گی معاہدے کا متن جاری۔

- 12 جولائی سعودی عرب پاکستان سے تیل کے 15.9 ارب ڈالر کی وصولی مؤخر کرنے پر تیار۔
 15 جولائی عراق میں پے در پے 3 خودکش حملے 37 افراد جاں بحق 66 زخمی۔
 20 جولائی نیٹو نے طالبان کے شے میں کابل میں افغان پولیس پر بم برسا دیئے 9 ہلاک جاں بحق۔
 22 جولائی بھارت 'من موہن سنگھ 275 ارکان کی حمایت سے حکومت بچانے میں کامیاب۔
 24 جولائی بھارت اور بنگلہ دیش کی سرحد پر جھڑپ 21 بھارتی فوجی ہلاک۔
 27 جولائی ترکی کے سیاحتی شہر استنبول میں دو بم دھماکے 15 افراد جاں بحق 90 زخمی۔
 28 جولائی بھارت نے فوجی اور سولین جوہری تنصیبات کا مسودہ عالمی ایجنسی کے حوالے کر دیا۔
 30 جولائی بوسنیائی مسلمانوں کے قتل عام پر 7 سربوں کو 38 سے 42 سال قید کی سزائیں۔
 31 جولائی سارک ممالک دہشت گردی کے خلاف مشترکہ جدوجہد پر متفق 'علاقائی ترقیاتی فنڈ اور نوڈ بینک کی منظوری۔

- 3 اگست ہماچل پردیش میں نینادیوی کے مندر میں بھگدڑ 145 یا تری ہلاک 500 سے زیادہ زخمی۔
 4 اگست ایران نے 300 کلومیٹر رینج کے بحری جہاز ٹینکس میزائل کا تجربہ کیا۔
 5 اگست مقدمہ چلانے کیلئے پانچ برس سے لاپتہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی افغانستان سے نیویارک منتقل۔
 8 اگست روس نے جارجیا کے علاقے جنوبی اوسیشیا پر حملہ کر دیا جنگ میں 1600 سے زیادہ ہلاکتیں۔
 10 اگست افغانستان میں اتحادی میں طیاروں کی بمباری سے 16 شہری جاں بحق۔
 11 اگست لاکھوں کشمیریوں کا کنٹرول لائن کی طرف مارچ بھارتی فائرنگ سے حریت رہنما عبدالعزیز شہید۔

- 12 اگست مقبوضہ کشمیر میں کنٹرول لائن کی جانب دوبارہ مارچ کرنے والوں پر بھارتی فوج کی فائرنگ سے مزید 25 کشمیری شہید۔

- 7 اگست ایران نے اپنا پہلا خلائی سیارچہ مدار میں پہنچا دیا۔
 19 اگست کابل کے نواحی علاقے سردہلی میں طالبان سے جھڑپ میں 10 فرانسیسی فوجی ہلاک ہو گئے۔
 20 اگست روس نے جارجیا سے فوجوں کا انخلا شروع کر دیا۔
 ☆ میڈرڈ ائر پورٹ پر طیارے میں آتشزدگی سے 50 مسافر زندہ جل گئے۔
 22 اگست افغان صوبہ ہرات میں اتحادی طیاروں کی بمباری سے 76 شہری جاں بحق ہو گئے۔
 24 اگست نیوکلیر سپلائرز گروپ نے بھارت کو یورینیم فروخت کرنے کی منظوری دینے سے انکار کر دیا۔
 25 اگست سری لنک میں آزادی مارچ کو روکنے کیلئے کشمیری رہنماؤں کی گرفتاریاں فائرنگ سے مزید 5 افراد شہید۔

- 28 اگست سری لنک میں بھارتی فوج کا کریک ڈاؤن آپریشن حریت رہنما سمیت 6 افراد شہید 25 زخمی۔
 30 اگست سمندری طوفان کے خوف سے امریکا کے شہر نیو آئرلینڈ سے 10 لاکھ افراد کا انخلا۔
 یکم ستمبر جاپانی وزیر اعظم یاسوفاکو ڈاؤن اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا۔

- 2 ستمبر امریکا، روس، اسرائیل اور بھارت، پاکستان کے ایٹمی اثاثوں پر نظر رکھنے پر متفق ہو گئے۔
- 3 ستمبر مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے 4 کشمیری شہید اور 70 زخمی۔
- 10 ستمبر بنگلہ دیش کی سابق وزیراعظم خالدہ ضیا ضمانت منظور ہونے کے بعد رہا۔
- 12 ستمبر سرینگر میں بھارت مخالف مظاہروں کے دوران پولیس تشدد سے 17 افراد شہید 80 زخمی۔
- ☆ امریکا اور وینزویلا نے ایک دوسرے کے سفیر ملک بدر کر دیئے۔
- ☆ بیٹی میں طوفان سے 326 افراد ہلاک ہو گئے۔
- 13 ستمبر نئی دہلی میں 7 بم دھماکوں سے 20 افراد ہلاک اور 90 زخمی ہو گئے۔
- ☆ سمندری طوفان امریکی ریاست فلکس اس کے ساحل سے ٹکرا گیا۔ ہوشن سے 10 لاکھ افراد بے گھر۔
- 14 ستمبر روس کا مسافر طیارہ پہاڑی علاقے میں گرنے سے 88 افراد ہلاک ہو گئے۔
- 15 ستمبر 1930ء کے بعد سب سے بڑا مالیاتی بحران امریکا کا چوتھا بڑا بینک دیوالیہ ایک فروخت ہو گیا۔
- ☆ عراق میں خاتون کا خودکش حملہ اور کار بم دھماکے میں 32 افراد ہلاک۔
- 17 ستمبر یمن میں امریکی سفارتخانے کے قریب خودکش دھماکہ اور راکٹ حملہ 16 افراد ہلاک۔
- 21 ستمبر امریکی اقتصادی بحران 700 ارب ڈالر مالیاتی سیکٹر کو فراہم کرنے کا منصوبہ۔
- 22 ستمبر افغانستان میں کار بم دھماکے میں 6 شہری جاں بحق، ہرات سے 150 افراد اغوا۔
- 23 ستمبر افغانستان میں خودکش حملہ اور بارودی سرنگ کا دھماکہ، ضلعی گورنر سمیت 12 افراد جاں بحق۔
- 27 ستمبر نئی دہلی بم دھماکے 16 افراد ہلاک 26 زخمی۔
- 28 ستمبر مقبوضہ کشمیر میں خونریز جھڑپ 11 مجاہدین شہید۔
- ☆ چینی خلا باز ڈاکٹر ڈی گانگ نے پہلی مرتبہ خلا میں چہل قدمی کی۔
- 29 ستمبر مغوی افغان سفیر عبدالقادر فرامی کو خلیج فارس سے بازیاں کرا لیا گیا۔
- 30 ستمبر بھارت اور فرانس میں جوہری تعاون کے معاہدے پر دستخط ہو گئے۔
- یکم اکتوبر امریکی سینٹ نے بھارت سے جوہری معاہدے کی منظوری دے دی۔
- ☆ بھارتی ریاست تریپورہ کے شہر اگرتلہ میں 5 بم دھماکوں میں 4 افراد ہلاک 70 زخمی۔
- 10 اکتوبر بھارتی وزیراعظم من موہن سنگھ نے بنگھیار ڈیم کا افتتاح کر دیا۔
- 12 اکتوبر آندھ پردیش، ہندو بلوائیوں نے کرفیو کے باوجود 6 مسلمانوں کو زندہ جلا دیا۔
- ☆ افغانستان میں اتحادی طیاروں کی بمباری اور جھڑپوں میں 100 سے زیادہ طالبان شہید۔
- 14 اکتوبر افغانستان کے صوبہ میدان وردگ میں جنگجوؤں نے چھ امریکی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔
- 15 اکتوبر افغانستان میں ہونیوالی جھڑپوں میں 92 طالبان شہید 4 نیٹو فوجی ہلاک ہو گئے۔
- 17 اکتوبر افغان صوبہ ہلمند میں اتحادی طیاروں کی بمباری سے 27 شہری جاں بحق ہو گئے۔

- 18 اکتوبر صدر جارج بش نے پاکستان کو آبدوز شکن بحری جہاز دینے کی منظوری دیدی۔
- 19 اکتوبر بھارت نے متبوضہ کشمیر میں انتخابات 7 مرحلوں میں کرانے کا اعلان کر دیا۔
- 22 اکتوبر بھارت نے خلائی سیارہ چندریان اچاند کی طرف روانہ کر دیا۔
- ☆ سری لنکا میں تامل باغیوں نے بحریہ کے 2 جنگی جہاز تباہ کر دیئے۔
- ☆ امریکا نے ایرانی بینک پر پابندی عائد کر دی۔
- ☆ امریکی فوج نے صوبہ بابل کا کنٹرول عراقی فورسز کے حوالے کر دیا۔
- 26 اکتوبر اسرائیل، مخلوط حکومت قائم کرنے کی کوششیں ناکام ہونے کے بعد نئے انتخابات کا اعلان۔
- 27 اکتوبر طالبان نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ طیاروں کی بمباری سے تعمیراتی کمپنی کے 23 ملازمین جاں بحق ہو گئے۔
- 30 اکتوبر بھارتی ریاست آسام کے شہر گوہاٹی میں 25 بم دھماکوں سے 188 افراد ہلاک 300 سے زیادہ زخمی۔
- 5 نومبر امریکی صدارتی انتخابات میں ڈیموکریٹ امیدوار باراک حسین اوباما نے ری پبلکن امیدوار میک کین کے مقابلے میں کامیابی حاصل کر لی۔
- ☆ قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں شادی کی تقریب پر امریکی طیاروں کی بمباری سے 140 افراد شہید ہو گئے۔
- 6 نومبر بغداد میں خودکش دھماکے میں 20 افراد جاں بحق متعدد زخمی ہو گئے۔
- 7 نومبر یوم شہداء کے موقع پر متبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال، حریت قیادت نظر بند۔
- 9 نومبر روسی اسٹی آبدوز کو حادثہ 20 نیول اہلکار دم گھٹنے سے ہلاک ہو گئے۔
- 10 نومبر بغداد میں خودکش دھماکوں میں سکول کے بچوں سمیت 36 افراد جاں بحق ہو گئے۔ پاک افغان سرحد پر امریکی فائرنگ سے 14 افغان سکیورٹی گارڈ جاں بحق ہو گئے۔
- 11 نومبر روس اور اسرائیل نے بھارتی فضائیہ کو 24 جنگی طیارے فراہم کر دیئے۔
- 12 نومبر بھارت نے 700 کلومیٹر رینج کے میزائل K-15 کا کامیاب تجربہ کیا۔
- 18 نومبر سمجھوتہ ایکسپریس میں آگ لگانے اور بھارتی شہروں میں بم دھماکوں کے ماسٹر مائنڈ کرنل شری کانت نے اعتراف جرم کر لیا۔
- 22 نومبر بنگلہ دیش کی دو سابق وزرائے اعظم شیخ حسینہ واجد اور خالدہ فیا کی 18 سال بعد ملاقات۔
- 24 نومبر امریکی حکومت نے ملک کے سب سے بڑے بینک سٹی گروپ کو بچانے کے لئے 20 ارب ڈالر کے حصص خرید لئے۔
- 26 نومبر ممبئی میں 9 مقامات پر دھماکوں اور فائرنگ سے 182 افراد ہلاک 900 سے زیادہ زخمی۔
- 30 نومبر ممبئی میں 59 گھنٹے طویل آپریشن ختم 16 امریکیوں اور 18 اسرائیلیوں سمیت 32 غیر ملکیوں کی ہلاکت کی تصدیق۔ ممبئی حملے میں بھارتی وزیر داخلہ شیوراج چوہیل اور تو می سلامتی کے مشیر ایم کے

تاریخ عالم اور متفرق عالمی معلومات

☆ افغانستان میں جرمن سفارتخانے کے قریب خودکش دھماکہ اور جھڑپیں 16 طالبان سمیت 23 افراد شہید۔

☆ 2 دسمبر امریکی صدر بارک اوباما نے ہیلری کلنٹن کو وزیر خارجہ نامزد کر دیا۔

☆ عراق کے سابق وزیر داخلہ کیمیکل علی کو دوسری بار سزائے موت سنا دی گئی۔

☆ ممبئی حملے بھارت نے پاکستانی سرحد پر میزائل اور ریڈار نصب کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

☆ 3 دسمبر کنٹرول لائن بھارت کا گیٹ کھولنے سے انکار سامان سے لدے ٹرک واپس۔

☆ دنیا کے 100 ممالک نے کلسٹر بموں پر پابندی کے کھجوتے پر دستخط کرنا شروع کر دیئے۔

☆ 5 دسمبر بھارت کا روس سے جوہری اور خلائی تعاون کا معاہدہ۔

☆ 11 دسمبر بھارتی وزیر اعظم من موہن سنگھ نے ممبئی حملوں کا الزام پاکستان پر عائد کر دیا۔

☆ 14 دسمبر بغداد میں عراقی وزیر اعظم نوری المالکی کے دفتر میں امریکی صدر بش کی تقریر کے دوران عراقی صحافی منتظر الزیدی نے دو جوتے پھینکے۔

☆ 18 دسمبر بھارت کا سپر سائیک کروزمیزائل برائے موس کا کامیاب تجربہ۔

☆ 21 دسمبر افغانستان میں مزید 30 ہزار امریکی فوجیوں کی تعیناتی طالبان کی مزید حملوں کی دھمکی۔

☆ 22 دسمبر بھارتی فوج راجستھان سرحد پر جمع پاکستانی جنگی طیاروں کی پروازیں۔

☆ 23 دسمبر ایران کا 2014ء تک مزید 15 ایٹمی ری ایکٹرز تعمیر کرنے کا اعلان۔

☆ افغانستان 14 امریکی فوجی ہلاک ٹینک تباہ 11 طالبان شہید۔

☆ 24 دسمبر اوپیک طرز پر گیس پیدا کرنے والے ممالک کا نئی تنظیم ”گیس ایکسپورٹنگ کنفریر فورم“ بنانے کا اعلان۔

☆ 27 دسمبر غزہ اسرائیلی بمباری سے 230 فلسطینی شہید 800 زخمی حماس کے دفاتر اور 40 سکیورٹی

تخصیبات تباہ۔

☆ بھارت کا ایٹمی ٹینک میزائل ”ناگ“ کا کامیاب تجربہ۔

☆ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں کشن گنگا اور پراجیکٹ کی منظوری دیدی۔

☆ 28 دسمبر غزہ اسرائیلی بمباری سے مزید 60 فلسطینی شہید دنیا بھر میں احتجاج۔

☆ امریکہ لیبیا سفارتی تعلقات 36 سال بعد بحال۔

☆ ملائیشیا کے سابق بادشاہ جگوجعفر عبدالرحمن 86 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

☆ 29 دسمبر بنگلہ دیش میں عام انتخابات عوامی لیگ نے دو تہائی اکثریت سے جیت لئے۔

☆ 30 دسمبر خلیج تعاون کونسل نے مالیاتی اتحاد کی منظوری دیدی مرکزی بنک بھی قائم کرنے کا اعلان۔

☆☆☆☆☆☆

مذاہب (Religions)

اس وقت دنیا کی آبادی تقریباً دس بڑے مذاہب کی پیروی کا رہے۔ ہر ایک مذہب کا طریقہ تعلیم الگ ہے۔ ان مذاہب کے بارے میں صرف بنیادی معلومات دی جا رہی ہیں جن سے مذاہب اور ان کی تعلیمات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

دنیا کے 10 بڑے مذاہب (2007ء)

(Top Ten Organized Religions of the World)

نمبر شمار	مذہب	پیروکار	شرح
1.	عیسائیت (Christianity)	2.1 بلین	33.3%
2.	اسلام (Islam)	1.3 بلین	21%
3.	ہندومت (Hinduism)	875 ملین	13.2%
4.	بدھ مت (Buddhism)	385 ملین	5.8%
5.	سکھ مت (Sikhism)	23 ملین	0.3%
6.	یہودیت (Judaism)	15 ملین	0.2%
7.	بہائی مت (Baha'ism)	7.5 ملین	0.1%
8.	کنفیوشس مت (Confuciasism)	6.4 ملین	0.1%
9.	جین مت (Jainism)	4.5 ملین	0.1%
10.	شینتو مت (Shintoism)	2.8 ملین	0.0%

اسلام (Islam):

اسلام ایک عالمگیر دین ہے اور دنیا میں ہر پانچواں انسان اس کا پیروکار ہے۔ 58 ممالک میں اس کے ماننے والوں کی حکومت ہے۔ علاوہ ازیں دنیا کے ہر خطہ میں مسلمان موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اسے روشناس کرایا۔

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب اطاعت ہے اور مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بتائے راستوں پر چلتے ہوئے پانچوں وقت نماز کی صورت میں اس کے سامنے حاضری دے۔

- 1- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن عقائد کو پیش کیا اور جن ارکان پر عمل فرمایا وہ یہ ہیں:
اللہ تعالیٰ پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، آسمانی کتب پر ایمان، آخرت پر ایمان، انبیاء کرام پر ایمان۔
 - 2- پانچوں وقت نماز کی ادائیگی۔
 - 3- ایک ماہ کے روزے رکھنا (ماہ رمضان میں)۔
 - 4- زکوٰۃ کی ادائیگی (سال کے بعد اڑھائی فیصد کے حساب سے)۔
 - 5- زندگی میں ایک بار کعبہ اللہ کی زیارت (بشرطیکہ استطاعت رکھتا ہو)۔
- پیغمبر اسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 571ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ 25 سال کی عمر میں حضرت خدیجہ سے شادی ہوئی۔ 40 سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز ہوئے۔
- ابتداء میں حضور ﷺ نے مکہ مکرمہ کو تبلیغ کا مرکز بنایا، پھر 622ء میں مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ بعد میں مکہ مکرمہ کو فتح کر لیا۔ 632ء میں حضور ﷺ کا وصال ہوا۔ وصال کے بعد حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ خلفاء بنے۔ قرآن پاک مسلمانوں کی دینی کتاب ہے۔ قرآن پاک کے بعد حدیث کو درجہ حاصل ہے۔ اس وقت 80% سے زائد مسلمان سنی عقیدہ رکھتے ہیں۔ مشرق وسطی (Middle East) ایشیا اور افریقہ کے 50% حصہ پر مسلمان حکومتیں قائم ہیں۔

☆.....

دنیا میں سب سے زیادہ مسلم آبادی والے ممالک (Countries With The Largest Muslim Population)

1. انڈونیشیا (Indonesia)	2. پاکستان (Pakistan)
3. بھارت (India)	4. بنگلہ دیش (Bangladesh)
5. ترکی (Turkey)	6. ایران (Iran)
7. مصر (Egypt)	8. نائجیریا (Nigeria)
9. الجزائر (Algeria)	10. مراکش (Morocco)

یہودیت (Judaism):

اسے دنیا کا قدیم ترین مذہب بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے پیروکار ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ اسے چار ہزار سال پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وساطت سے پھیلا یا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی۔ یہ قانون روایات اور عقائد کا مجموعہ ہے۔ اس کا اولین سرچشمہ عہد نامہ قدیم اور ثانوی تلمود (Talmud) ہے۔

یہودیوں کے مذہبی راہب کو ربی کہا جاتا ہے اور یہیٹل میں اجتماع ہوتا ہے۔ اہم ترین مذہبی جشن

عید فتح ہے۔ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ روحوں کا سلسلہ ابد تک جاری رہے گا۔

موجودہ دور میں یہودیت کے تین بڑے فرقے ہیں:

Orthodox	-1
Conservative	-2
Reform	-3

عیسائیت (Christianity):

حضرت عیسیٰ علیہ السلام (Jesus Christ) کے ماننے والے عیسائی مذہب کے پیروکار کہلاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی مرضی سے کنواری حضرت مریم علیہ السلام سے پیدا ہوئے جن کی پاکبازی کی گواہی اللہ نے خود قرآن مجید میں دی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا کی واحدانیت کا پیغام دیا۔ آپ علیہ السلام کو خدا نے بہت سے معجزوں سے نوازا تھا۔ آپ مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل (بائبل) Bible کتاب اتاری گئی جو اب اصل صورت میں ناپید ہے۔

عیسائیت دو بڑے فرقوں میں منقسم ہے۔ ایک فرقہ Roman Catholicism کہلاتا ہے جبکہ دوسرا Protestantism ہے۔ Protestantism فرقہ مارٹن لوتھر Martin Luther نے 16 ویں صدی میں متعارف کرایا۔

Roman Catholicism فرقہ کے پیروکار رومن کیتھولک چرچ (Roman Catholic Church) کے ماننے والے ہیں اور Bishop of Rome کے ماتحت رہتے ہیں جو پوپ کہلاتا ہے۔ رومن کیتھولک چرچ عیسائیت کا دنیا میں سب سے بڑا تنظیمی مرکز ہے۔

بدھ مت (Buddhism):

بدھ مت کی بنیاد گوتم بدھ نے رکھی جو 567 ق م میں نیپال کے ایک گاؤں لمبینی میں پیدا ہوئے۔ 29 سال کی عمر میں نروان کی تلاش شروع کر دی۔ بالآخر 500 ق م میں انہوں نے گیا (بنارس) میں بدھ مت کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے اپنے پیروکاروں کو آٹھ اعلیٰ طریقے (Noble Eightfold Paths) بتلائے یعنی:

(Right Views)	صدق و عقیدت	(1)
(Right Intention)	صدق ارادہ	(2)
(Right Speech)	راست گوئی	(3)
(Right Action)	راست بازی	(4)
(Right Livelihood)	حلال روزی	(5)
(Right Effort)	عزم مصمم	(6)
(Right Concentration)	محنت توجہ	(7)

(Right Ecstasy)

صادق تصور

(8)

انہوں نے درمیانی راستے کیلئے چار اصولوں سے یہ اخذ کیا:

(All living beings suffer)

تکلیف

(1)

(The origion of the suffering is desire)

اسباب تکلیف

(2)

(Desire can be overcome)

انسداد تکلیف

(3)

(There is a path that leads to release from desire)

طریقہ انسداد تکلیف

(4)

483 ق م میں مہاتما بدھ کا انتقال ہوا۔ ان کی تعلیمات کے مطابق نفس کی صفائی سے نروان مل

سکتا ہے۔ بدھ مت برابری، انسانی احترام، مہربانی اور بنی نوع انسان کی فلاح کا مذہب ہے۔ بدھ مت کی

مقدس کتاب کا نام Tripitaka (Three Baskets) ہے جو بدھ کی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ اس کے

پیروکار مراقبہ کی پرکٹش کرتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ روح تغیر پذیر ہے۔ ہنایان (Hinayana) اور

مہایان (Mahayana) اس کے دو فرقے ہیں۔

بہائی (Baha'ism):

اس مذہب کی بنیاد بہاء اللہ نے 19 ویں صدی عیسوی میں ایران میں رکھی۔ بعد ازاں یہ بہت سے

ممالک میں پھیل گیا۔ اس کی مقدس کتاب قرآن پاک اور عہد نامہ قدیم کی تعلیمات کا مرکب ہے۔ بہائیوں

کے مطابق ان کا کوئی گروہ یا لیڈر نہیں ہوتا۔ اس کے تمام امور ایک کمیٹی سرانجام دیتی ہے جس کا صدر دفتر اسرائیل

میں ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ تمام مذاہب صرف ایک ہی راستے یعنی سچائی کی طرف جاتے ہیں۔

تاؤ مت (Taoism):

یہ مکمل طور پر چینی مذہب ہے۔ اس کا بانی ہان عہد میں صوبہ چیانگسو کا ایک باشندہ Tao Te

Ching تھا۔ اس مذہب کے پیروکار Lao-Tzu (604 ق م) کو اپنا دیوتا اور اس کی کتاب تاؤ تی چنگ (تاؤ

مت کی بنیادیں) کو اپنا عقیدہ قرار دیتے ہیں۔

جین مت (Jainism):

اسے درودھن مہادیو نے قائم کیا۔ جین مت خدا کی ہستی کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس کا کہنا ہے کہ جو بڑا

ہے وہی انسان کی روح میں پائی جانے والی طاقت خدا ہے۔ دنیا میں ہر چیز جاودانی ہے۔ روہیں جون بدل

بدل کر آتی ہیں مگر انہیں اپنی الگ ہستی کا احساس باقی رہتا ہے۔ نروان یعنی مادے اور جسم سے رہائی نویں

جون کے بعد حاصل ہو سکتی ہے۔ جانوروں کا ہلاک کرنا، درختوں کا کاٹنا اور پتھروں کا کاٹنا بھی ان کے

نزدیک گناہ ہے۔ سادھو بارہ برس کے بعد نروان حاصل کرتا ہے۔

82ء کے بعد یہ مذہب دو فرقوں میں بٹ گیا یعنی (1) ڈگمہر اس: جو کپڑے وغیرہ نہیں پہنتے اور

(2) شیونمر اس: جو سفید کپڑے پہنتے ہیں۔ ان کے حج کے مقامات میں ساتا کا پہاڑ جہاں مہاویر کا انتقال ہوا کوہ آہورا جستان، شریون بلگول اور کرناٹک میں گوتمیشوری کا مجسمہ ہے۔

زرتشت (Zoroastrianism):

چھٹی صدی ق م پرانا ایران کا مذہب۔ اس کا بانی زرتشت تھا۔ اس کا خیال تھا کہ زندگی اچھی اور بری قوتوں کے درمیان جدوجہد کا نام ہے۔ اس نے اچھائی کو اہور مزدا (یاروشنی) اور برائی کو اہرمن کا نام دیا۔ مسٹر اپستی (سورج کی پرستش) اس کی شاخ ہے۔ اسلام کی آمد سے اس مذہب کے ماننے والوں کی کمی واقع ہو گئی۔ ژند اوستا اس کی مقدس کتاب ہے۔ عبادت گاہ کو آتش کدہ کہتے ہیں۔

شینٹو مت (Shintoism):

اس کا لغوی مطلب ہے خداؤں کا طریق (Way of the Gods)۔ یہ جاپان کا روایتی مذہب ہے اور کنفیوشس مت اور بدھ مت سے متاثر نظر آتا ہے۔ یہ کوئی مرتب اور منظم مذہب نہیں ہے۔ چند مذہبی رسوم اور رواجات ان کی تین کتب کو جسکی (712ء) نہوگی (720ء) 'ہنگی شکی (10 ویں صدی عیسوی) میں درج ہیں۔ اس مذہب میں مافوق الفطرت ہستیوں کو کامی (Kami) کا نام دیا گیا ہے۔ ان کے نزدیک سورج کی دیوی Amaterasu Kami جاپانی شہنشاہوں کی ماں تھی اس لیے اس کی کوکھ سے جنم لینے والا بادشاہ دیوتا ہے۔ تاہم 31 دسمبر 1945ء کو جاپان کے شہنشاہ ہیرو ہیتو نے اس عقیدے کو مسترد کر دیا۔ یہ مذہب کوریا کے راستہ جاپان میں آیا۔ شہنشاہ میجی (Meiji) کے دور (1868ء-1912ء) میں شینٹو مت جاپان کا سرکاری مذہب رہا۔

سکھ مت (Sikhism):

اسے گوردوناٹک نے بنارس کے ایک صوفی کبیر کی تعلیمات سے متاثر ہو کر رواج دیا۔ اس کا عقیدہ تھا کہ تمام مذاہب میں کچھ سچائیاں خدا کے بارے میں موجود ہیں۔ وہ جن کی پرستش برادری نظام اور رسومات کی مذمت کرتے ہیں۔ گوردوناٹک نے اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر بڑا زور دیا اور اپنے پیروکاروں کو تعلیم دی کہ محبت کے ذریعے خدا کی عبادت کریں۔ اس کی تعلیمات کو 17 ویں صدی عیسوی میں گرو ارجن نے گرنتھ صاحب میں مرتب کیا۔ گرو ارجن کی وفات کے بعد گردوؤں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ دسویں اور آخری گردو کو بند سنگھ تھے۔ انہوں نے پنج پیاروں اور پانچ رواجوں کو مروج کیا جن میں ہر سکھ کے پاس کیس (پگڑی) 'کچھا (انڈرویز) 'کڑہ' کنگھا اور کرپان کا ہونا ضروری ہے۔ اکثر سکھ کہتے ہیں کہ جو شخص گردوناٹک سے گردو بند سنگھ تک ان گردوؤں کو مانتا ہے اور گردو گرنتھ صاحب کو مذہبی کتاب تسلیم کرتا ہے وہ سکھ ہے۔ نامدھاری اور زنگاری فرتے اس تعریف کو نہیں مانتے۔

کنفیوشس مت (Confuciasism):

اسے چین میں چھٹی صدی ق م میں کنفیوشس نے رواج دیا۔ کنفیوشس شمالی چین میں پیدا ہوا

تھا۔ چین اور تائیوان میں اس کی پرستش کی جاتی ہے۔ اس مذہب کے پانچ صحائف ہیں یعنی (1) شوکنگ (2) شی کنگ (3) لی کی (4) ژی کنگ اور (5) چون کنگ۔ خدا کے بارے میں کنفیوشس کا نظریہ ہے کہ خدا ایسے قانون وضع کرتا ہے جن کے ذریعے کائنات وجود میں آئی اور اپنے مقررہ وقت تک قائم رہے گی۔ یہ جنت کے عقیدے پر یقین رکھتے ہیں اور پیش روؤں اور بہت سے خداؤں کو مانتے ہیں۔ کنفیوشس نے باہمی مراعات اور ہمدردی کی پانچ بنیادی باتوں پر بڑا زور دیا یعنی بادشاہ اور رعایا (King and Subject) باپ اور بیٹا (Father and Son) بڑا اور چھوٹا بھائی (Older and Younger Brother) میاں اور بیوی (Man and Wife) اور دوست اور دوست (Friend and Friend)۔ اس میں راہبوں یا پادریوں کا کوئی تصور نہیں۔

ہندومت (Hinduism):

دیگر کئی مذاہب کی طرح ہندوؤں کے بانی اور متعین عقیدے کا پتہ نہیں چلایا جاسکا۔ اس کی بہت سی مقدس تحریریں مختلف مقامات اور تاریخوں میں سامنے آئیں۔ اس میں نظریات، مسلک، فلسفاتی نظام، ریاضت اور پرستش کی بہت سی باتیں شامل ہیں۔ یہ ایک طرح کا زندگی گزارنے کا ایک طریقہ اور مذہب ہے۔ اس کے بارے میں صرف اتنا پتہ چل سکا ہے کہ اس کی ابتدا 1500 ق م میں ہوئی تھی۔ اس کی مقدس کتاب وید ہے۔ اس کے پیروکار بے شمار دیوتاؤں اور دیویوں کو مانتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ روحوں کی تعداد محدود ہے۔ اللہ تعالیٰ نئی روح پیدا نہیں کر سکتا۔ اس وجہ سے ہر روح کو اس کے گناہ کی وجہ سے آواگون کے چکر میں ڈال رکھا ہے اور ہر گناہ کے بدلے میں روح ایک لاکھ چوراسی ہزار مرتبہ مختلف شکلوں میں جنم لیتی ہے۔ ہندوؤں کی سب سے قدیم تحریر کو رگ وید Rig Veda کہتے ہیں۔ وید اپنشد Upanishads، بھگوت گیتا، رامائن اور مہا بھارت ہندوؤں کی مقدس کتب ہیں۔

رامانند (الہ آباد) ولہجہ اچاریہ (بنارس) نام دیو (مہاراشٹر) میرابائی (راجستھان) 'ایکانتھ' نکارام اور رامداس (مہاراشٹر) 'سوراس' (آگرہ) 'ملا' (کشمیر) 'مہار پر بھو' (بنگال) 'سوامی دیانند سرسوتی' رام کرشن 'نریندر ناتھ دتہ' ہندوؤں کے صوفی ہیں۔ اس مذہب کے ماننے والے بھارت، بنگلہ دیش، نیپال، بھوٹان اور پاکستان میں موجود ہیں۔ ہندومت کی ایک بعد کی شکل تنزوں اور پرانوں میں نظر آتی ہے۔ تنز زیادہ تر ہدایات ہیں جن کے ذریعے بھگوان کی ذیہ حاصل کی جاتی ہے۔ پرانوں میں نظمیں ہیں۔ ہندو مذہب میں عوام کو چار گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یعنی:

(1)	برہمن	(Brahman)
(2)	کھشتری	(Kashatriya)
(3)	ویش	(Vaishya)
(4)	شودر	(Sudra)

دُنیا کے سات عجائبات Seven Wonders of the World

1- اہرام مصر (The Pyramids of Egypt):

مصر میں قاہرہ سے باہر جیزہ (GIZA) کے مقام پر 13 اہراموں کا گروپ خوفو، خافرہ اور میدنکورا دُنیا کے عجائبات میں پہلے نمبر پر ہیں۔

جیزہ میں سب سے بڑا ہرم خوفو (Khufu) یا چیوپس (Cheops) ہے جو 113 میٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ اس ن ابتدا میں بلندی 482 فٹ تھی جو ایک منزل گرنے سے اب اندازاً 450 فٹ رہ گئی ہے۔ اس کی چوڑائی 755 مربع فٹ ہے اور اس کی تعمیر میں 2,300,000 پتھر کے بلاک استعمال کیے گئے جن میں ہر پتھر کا وزن 2.5 ٹن ہے جبکہ جسامت 40 مکعب فٹ ہے۔ ان کی تاریخ تکمیل اندازاً 2,680 قبل مسیح بیان کی جاتی ہے۔ اہرام مصر کی بنیاد چوکور ہے مگر ان کے پہلو ٹکڑے ہیں۔ یہ ٹکڑے اوپر جا کر ایک نقطے پر مل جاتی ہیں۔ ہر فرعون مصر نے اپنی مٹی کو ابد تک محفوظ رکھنے کیلئے علیحدہ ہرم تعمیر کروایا تھا۔ اصل مدفن ہرم سے بہت نیچے اس چٹان میں کھود کر بنایا جاتا تھا جس پر ہرم کی تعمیر کی جاتی تھی۔

2- بابل کے معلق باغات (Hanging Gardens of Babylon):

بابل کے معلق باغات عجائبات عالم میں دوسرے نمبر پر آتے ہیں۔ چھٹی صدی قبل مسیح میں بنوکدنصر (بخت نصر) کے عہد میں بابل (عراق) میں کلدانی سلطنت کا احیاء ہوا تو اس نے یہ عظیم الشان باغات تعمیر کرائے جس کے سبب بابل قدیم بابل اور نینوا دونوں پر بازی لے گیا۔

یہ باغات حقیقتاً معلق نہ تھے بلکہ ایسی جگہ لگائے گئے تھے جو درجہ بدرجہ بلند ہوتی ہوئی ساڑھے تین سو فٹ تک پہنچ گئی تھی۔ عین چوٹی پر ایک بڑا حوض تھا جو پانی سے بھرا رہتا تھا۔ اسی حوض سے مختلف درجوں کے باغات کو پانی مہیا کیا جاتا تھا۔ ان درجوں کی تعمیر میں اس امر کا خیال رکھا گیا تھا کہ زمین ایسی ہو کہ نہ تو درختوں کی نشوونما میں کمی آنے نہ ہی پانی کی زائد مقدار نچلے درجوں میں جا کر دیگر باغات کو خراب کرے۔

بابل کے صفحہ ہستی سے مٹنے کے بعد یہ باغات بھی ختم ہو گئے جو دُنیا کے سات عجائبات میں شمار ہوتے تھے۔

3- ڈائنا کا مندر (Temple Artemis (Diana) at Ephesus):

ڈائنا کا مندر ایشیائے کوچک کی ایک قدیم سلطنت ”لیڈیا“ کے شہر افسس (Ephesus) (یا اپھی سس) میں واقع تھا۔ یہ علاقہ اب موجودہ ”ترکی“ (Turkey) میں شامل ہے۔ اس مندر کے اب صرف

آثار کھنڈرات کی شکل میں موجود ہیں۔

ڈائنا کا یہ مندر قدیم دنیا کے سات عجائبات میں شمار ہوتا ہے۔ تاریخ میں کئی مرتبہ تعمیر ہوا، کئی مرتبہ تباہ کیا گیا۔ یونانی شہنشاہ سکندر اعظم نے بھی اس کی ایک مرتبہ تعمیر کرائی تھی۔ اس کے طول کے ہر ضلع میں سنگ مرمر کے بنے 127 ستون نصب تھے۔ مندر کی عمارت 60 فٹ بلند تھی۔ 262ء میں گوٹھ (Goths) نے ایک حملے میں یہ مندر تباہ و برباد کر دیا۔ اس مندر میں ڈائنا دیوی (DIANA) کی مورتی بھی تھی جو مٹا کے جذبات کے اظہار کا شاہکار تصور کی جاتی تھی۔ اس دیوی کا یونانی میں نام ARTEMIS تھا۔

4- زیوس کا اولیپیا میں مجسمہ (Statue of Zeus (Jupiter) at Olympia):

لگ بھگ 500 سال قبل مسیح میں مشہور سنگ تراش فیدیاس (Phidias) نے یونان کے ایک مقام اولیپیا (Olympia) میں یہ مجسمہ تعمیر کیا تھا۔ سنگ مرمر کا بنایا مجسمہ 40 فٹ بلند تھا اور اس پر سونے اور ہاتھی دانت سے انتہائی خوبصورت نقش و نگار بنائے گئے تھے۔ حالات کی گردش نے یہ مجسمہ اب ختم کر دیا ہے، ماسوائے سکوں (Coins) کے اور کسی قسم کے آثار باقی نہیں رہے۔

زیوس (Zeus) (یا۔ ڈوس) یونانی دیو مالا میں سب سے بڑا دیوتا ہے۔ کروئس (Cronus) اور ریا (Rhea) کا بیٹا اور اپنی بہن ہیرا (Hera) کا خاوند۔ Titanomachy کی عظیم جنگ میں زیوس نے کروئس کے خلاف کامیاب بغاوت کی اور پھر بھائیوں میں کائنات تقسیم ہوئی۔ زیوس کو آسمان اور زمین ملی۔ پوسائیڈن (Posedion) کو سمندر ملا جبکہ ہڈیز (Hades) کو عالم سفلی۔ زیوس کا مطلب ہے آسمان، موسم کے دیوتا کی حیثیت سے اس کی صفات ریجہ اور برق تھیں جن کے زور سے وہ اپنا اقتدار قائم رکھتا تھا۔ وہ دیوتاؤں کا باپ تھا اور طاقت اور قانون کی علامت۔ چنانچہ وہ اخلاقی قوانین کا نفاذ کرتا تھا۔

5- مسولیس کا مقبرہ (Mausoleum at Halicarnassus):

ملکہ Artemisia نے اپنے شوہر شاہ Mausolus کی یاد میں ایشیائے کوچک کے ایک شہر Halicarnassus میں تعمیر کروایا جو 353 قبل مسیح میں فوت ہو گیا تھا۔ اس مقبرہ کے کچھ حصے ”برٹش میوزیم“ میں محفوظ ہیں۔

6- روڈز کا بت (Colossus at Rhodes):

ہند گاہ روڈز میں سورج دیوتا Helios (ہیالو) کا یہ مجسمہ 105 فٹ بلند تھا۔ یہ ایک خلیج پر نصب کیا گیا تھا۔ اس کی ایک ٹانگ خلیج کے ایک طرف اور دوسری دوسری طرف ہوتی تھی۔ اس کے نیچے سے بحری جہاز گزرتے تھے۔ قدیم دنیا کے عجائبات میں شمار ہوتا ہے۔ اس بت کو ایک یونانی سنگ تراش Chares نے 280 قبل مسیح میں 12 سال کی محنت کے بعد تعمیر کیا۔ 224 قبل مسیح میں ایک زلزلہ سے تباہ ہو

گیا۔ آٹھویں صدی عیسوی میں اس بت کے ٹکڑے مسلمان تاجروں کے ہاتھ فروخت کر دیے گئے تھے۔

7- سکندریہ کا روشنی کا مینار (Pharos of Alexandria):

4 سوئٹ اڈنچاہیہ مینار تیسری صدی قبل مسیح میں Sostratus of Cnidus نے تعمیر کرایا تھا۔
13 ویں صدی میں ایک زلزلے سے تباہ ہو گیا۔

سات جدید عجائبات عالم

ایک سوئس تنظیم نے 2001ء میں جدید دنیا کے 7 عجائبات کیلئے دنیا بھر سے رائے مانگی۔ اس مقابلے میں ابتدائی طور پر 200 عجائبات شامل کئے گئے۔ یکم جنوری 2006ء کو ان عجائبات کی تعداد کم کر کے 21 کر دی گئی۔

7 جولائی 2007ء کو درج ذیل عجائبات عالم کا اعلان کیا گیا:

- 1- دیوار چین (6400 کلومیٹر طویل دیوار جو پانچویں صدی قبل مسیح سے سولہویں صدی عیسوی تک تعمیر ہوئی)
- 2- مسیح کا مجسمہ (12 اکتوبر 1931ء کو برازیل میں واقع مجسمہ سیاحوں کیلئے کھولا گیا)
- 3- ماچو پیچو (پیرو میں واقع ایک قدیم پہاڑی)
- 4- روم کا کلوزیم (یہ اٹلی کا سب سے بڑا قدیم تفریحی مرکز ہے)
- 5- تاج محل آگرہ (مغل بادشاہ شاہجہان نے 1648ء میں تعمیر کروایا)
- 6- چیچن ایتزا (میکسیکو میں واقع ”پری کولمبین“ عہد کے آثار قدیمہ)
- 7- پیٹرا (اردن کے جنوب مغرب میں واقع قدیم آثار)

☆☆☆☆☆☆

دُنیا کی آبادی (World Population)

دُنیا کی آبادی میں اضافہ کی رفتار:

1 بلین	1804ء
2 بلین	1927ء
3 بلین	1960ء
4 بلین	1974ء
5 بلین	1987ء
6 بلین	1999ء
6½ بلین	2005ء
(123 سال بعد)	
(33 سال بعد)	
(14 سال بعد)	
(13 سال بعد)	
(12 سال بعد)	
(6 سال بعد)	

آبادی کے لحاظ سے دُنیا کے 10 بڑے ممالک (2006ء)

آبادی	نام ملک
1,313,973,713	1- چین
1,095,351,995	2- بھارت
298,444,215	3- امریکہ
245,452,739	4- انڈونیشیا
188,078,227	5- برازیل
165,803,560	6- پاکستان
147,365,352	7- بنگلہ دیش
142,893,540	8- روس
131,859,731	9- نائجیریا
127,463,611	10- جاپان

دُنیا کی مذہبی آبادی (2007ء)

ممالک	کل آبادی کا فیصد	کل تعداد	مذہب
239	33.3	2,199,817,400	عیسائیت
210	21.0	1,387,454,500	اسلام
126	13.2	875,726,000	ہندومت
136	5.8	385,609,000	بدھ مت
44	0.3	22,927,500	سکھ مت
135	0.2	14,956,000	یہودیت

دُنیا کی 10 بلند ترین عمارتیں

World's 10 Tallest Buildings

عمارَتِ اَشہر	سنِ تعمیر	منزلیں	میٹر	فٹ
1- تاکی 101 ٹاؤر (تائیوان)	2004ء	101	509	1,670
2- پیٹر وئس ٹاور ا کوآلپور (ملائیشیا)	1998ء	88	452	1,483
3- پیٹر وئس ٹاور ا کوآلپور (ملائیشیا)	1998ء	88	452	1,483
4- سیر زٹاور شکاگو (امریکہ)	1974ء	110	442	1,450
5- جن ماؤ بلڈنگ شنگھائی (چین)	1999ء	88	421	1,380
6- ٹوانٹرنٹیل فنانس سنٹر (ہانگ کانگ)	1999ء	88	415	1,362
7- سیٹک پلازہ گوانگ زو (چین)	1996ء	80	391	1,283
8- شن ہنگ سکوائر شین زین (چین)	1996ء	69	384	1,260
9- ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ نیویارک (امریکہ)	1931ء	102	381	1,250
10- سنٹرل پلازہ (ہانگ کانگ)	1992ء	78	374	1,227

دُنیا کے 5 بڑے ڈیم

World's Five Largest Dams

نام	محل وقوع	سال تکمیل	والیم ہزاروں میں کیوبک یارڈز	کیوبک میٹر
1- سکرو ڈیمینگو	کینیڈا	تعمیر جاری	706,320	540,000
2- چاہیون	ارجنٹائن	تعمیر جاری	387,410	296,200
3- پتی	ارجنٹائن	تعمیر جاری	276,026	238,180
4- نیو کورنیلیا ٹیلنگٹو ڈیم	امریکہ	1973ء	274,026	209,500
5- تریلا ڈیم	پاکستان	1976ء	159,210	121,720

دُنیا کی 5 زیر زمین بڑی گزرگاہیں

World's 5 Largest Subway Systems

شہر	تاریخ تکمیل منصوبہ	لمبائی (کلومیٹر)
لندن	1863ء	415
نیویارک شہر	1904ء	371
ماسکو	1935ء	340
ٹوکیو	1927ء	281
سیول	1974ء	278

دُنیا کے بڑے بجلی گھر

World's Largest Hydroelectric Plants

(4,000 میگا واٹ سے زیادہ پیداواری گنجائش والے بجلی گھر)

نام بجلی گھر	ملک	پیداواری گنجائش (میگا واٹ)	سال تکمیل
ایتاپو	برازیل اہیراگوئے	14,000	1983ء
گیوری	ویتنام	10,000	1986ء

1942ء	6,494	واشنگٹن (امریکہ)	گرینڈ کیولی
1989ء	6,400	روس	سایانوسوسک
1968ء	6,000	روس	کراسنویارسک
1971ء	5,428	کینیڈا	چرچل فائر
1979ء	5,328	کینیڈا	لاگرینڈے II
1979ء	4,500	روس	برائسک
1977ء	4,328	برازیل	ہاکسٹو

دنیا کے 10 مصروف ترین ایئر پورٹس

World's Busiest Airports

مسافروں کی تعداد	نام ایئر پورٹ
83,578,906	1- اٹلانٹا ہارٹس فیلڈ (ATL)
75,373,888	2- شکاگو اوہیئر (ORD)
67,343,960	3- لندن ہیٹھرو (LHR)
62,320,968	4- ٹوکیو ہیڈا (HND)
60,710,830	5- لاس اینجلس (LHR)
59,412,217	6- ڈیلاس (DWF) Ft. Worth
51,098,271	7- فرینکفرٹ مین (FRA)
50,860,561	8- پیرس چارلس ڈی گال (CDG)
42,541,180	9- ایمسٹرڈیم شیپھول (AMS)
42,393,693	10- ڈینیور (DEN)

مختلف ممالک کی قومی تعطیلات

قومی دن	ممالک	قومی دن	ممالک	قومی دن	ممالک
یکم نومبر	الجزائر	28 نومبر	البانیہ	19 اگست	افغانستان
یکم نومبر	اسٹریگا اینڈ باربوڈا	11 نومبر	انگولا	8 ستمبر	انڈورا
26 جنوری	آسٹریلیا	21 ستمبر	آرمینیا	25 مئی	ارجنٹائن
10 جولائی	بھاماس	28 مئی	آذربائیجان	26 اکتوبر	آسٹریا
30 نومبر	بارباڈوس	26 مارچ	بیلجیئم	16 دسمبر	بحرین
21 ستمبر	بنیلور	21 جولائی	بنگلہ دیش	3 جولائی	بیلاروس
16 اگست	بولیویا	17 دسمبر	بھوٹان	یکم اگست	بٹین
7 ستمبر	برازیل	30 ستمبر	بوسنیا	25 نومبر	بوسنیا ہرزیگووینا
11 دسمبر	برکینا فاسو	3 مارچ	بلغاریہ	23 فروری	برونائی
20 مئی	کیمرون	9 نومبر	کمبوڈیا	یکم جولائی	برونڈی
یکم دسمبر	وسطی افریقی جمہوریہ	5 جولائی	کیپ ورڈے	یکم جولائی	کینیڈا
یکم اکتوبر	چین	18 ستمبر	چلی	11 اگست	چاڈ
15 اگست	ری پبلک کانگو	6 جولائی	کوموروس	20 جولائی	کولمبیا
17 اگست	آئیوری کوسٹ	15 ستمبر	کوسٹاریکا	30 جون	ڈومینیک ری پبلک آف کانگو
یکم اکتوبر	قبرص	10 دسمبر	کیوبا	18 اکتوبر	کروشیا
27 جون	جبوتی	5 جون	ڈنمارک	28 اکتوبر	جمہوریہ چیک
28 نومبر	مشرقی تیمور	27 فروری	ڈومینیک ری پبلک	3 نومبر	ڈومینیکا
15 ستمبر	ایل سلواڈور	23 جولائی	مصر	10 اگست	ایکواڈور
24 فروری	ایسٹونیا	24 مئی	ارٹیریا	12 اکتوبر	استوائی گنی
6 دسمبر	فن لینڈ	اکتوبر کا دسرا ایئر	فجی	28 مئی	ایٹھوپیا
18 فروری	گیامبیا	12 مارچ	گابون	14 جولائی	فرانس
6 مارچ	گھانا	13 اکتوبر	جرمنی	26 مئی	جارجیا
15 ستمبر	گوئٹے مالا	7 فروری	گرینیڈا	25 مارچ	یونان
23 فروری	گیانا	24 ستمبر	گنی بساؤ	12 اکتوبر	گنی
20 اگست	ہانگری	15 ستمبر	ہنڈوراس	یکم جنوری	ہٹی

آئس لینڈ	17 جون	بھارت	26 جنوری	انڈونیشیا	17 اگست
ایران	یکم اپریل	آئر لینڈ	17 مارچ	اسرائیل	اپریل یا مئی
اٹلی	2 جون	جیکا	6 اگست	جاپان	23 دسمبر
اردن	25 مئی	قازقستان	16 دسمبر	کینیا	12 دسمبر
کریباٹی	12 جولائی	تاتھ کوریا	9 ستمبر	ساؤتھ کوریا	15 اگست
کویت	25 فروری	کرغزستان	31 اگست	لاؤس	2 دسمبر
لٹویا	18 نومبر	لبنان	22 نومبر	لیسوتھو	14 اکتوبر
لائبیریا	26 جولائی	لیبیا	یکم ستمبر	لائمڈھائن	15 اگست
لیتھوانیا	16 فروری	لکسمبرگ	23 جون	مقدونیہ	2 اگست
مڈغاسکر	26 جون	ملاوی	6 جولائی	ملائیشیا	31 اگست
مالدپ	26 جولائی	مالی	22 ستمبر	مالٹا	21 ستمبر
مارشل جزائر	یکم مئی	موریطانیہ	28 نومبر	موریشس	12 مارچ
میکسیکو	16 ستمبر	مائیکرونیشیا	10 مئی	مالدووا	27 اگست
مٹاکو	19 نومبر	منگولیا	11 جولائی	مونٹینیگرو	13 جولائی
مراکش	30 جولائی	موزمبیق	25 جون	میانمار	4 جنوری
نمیبیا	21 مارچ	نورو	31 جنوری	نیپال	7 جولائی
نیدرلینڈز	130 اپریل	نوزی لینڈ	6 فروری	نکاراگوا	15 ستمبر
نائیجر	18 دسمبر	نائیجیریا	یکم اکتوبر	ناروے	17 مئی
اومان	18 نومبر	پاکستان	23 مارچ / 14 اگست	پالاؤ	9 جولائی
پانامہ	3 نومبر	پاپوا نیوگنی	16 ستمبر	پیراگوئے	14، 15 مئی
پیرو	28 جولائی	فلپائن	12 جون	پولینڈ	3 مئی
پرتگال	10 جون	قطر	3 ستمبر	رومانیہ	یکم دسمبر
روس	12 جون	روانڈا	یکم جولائی	سینٹ کٹس اینڈ نیوز	19 ستمبر
سینٹ لوسیا	22 فروری	سینٹ ونسٹ	27 اکتوبر	ساموا	یکم جون
سان مرینو	3 ستمبر	ساؤتھ ائیڈرپریسی	12 جولائی	سعودی عرب	23 ستمبر
سیرکال	14 اپریل	سربیا	27 اپریل	سیشلز	18 جون
سرالیون	27 اپریل	سنگاپور	19 اگست	سلواکیہ	یکم ستمبر

سلاوینیا	25 جون	سالون جزائر	7 جولائی	صومالیہ	یکم جولائی
جنوبی افریقہ	27 اپریل	بہین	12 اکتوبر	سری لنکا	4 فروری
سوڈان	یکم جنوری	سرینام	25 نومبر	سوازی لینڈ	6 ستمبر
سویڈن	6 جون	سوئٹزر لینڈ	یکم اگست	شام	17 اپریل
تائیوان	10 اکتوبر	تاجکستان	9 ستمبر	تنزانیہ	26 اپریل
تھائی لینڈ	5 دسمبر	ٹوگو	27 اپریل	ٹوگا	4 جون
ٹرینیڈاڈ و ایبٹوباگو	31 اگست	تیونس	20 مارچ	ترکی	29 اکتوبر
ترکمانستان	27 اکتوبر	ٹوالو	یکم اکتوبر	یوگنڈا	19 اکتوبر
یوکرین	24 اگست	متحدہ عرب امارات	2 دسمبر	امریکہ	4 جولائی
یوراگوئے	25 اگست	ازبکستان	یکم ستمبر	وینزواٹو	30 جولائی
ڈینشکین سٹی	24 اپریل	وینزویلا	5 جولائی	ویت نام	2 ستمبر
یمن	22 مئی	زیمبیا	24 اکتوبر	زمبابوے	18 اپریل



منتخب ممالک کے قومی نام

(National Names of the Selected Countries)

افغانستان	دولت اسلامیہ افغانستان
البانیہ	Republika E Shqiperise
الجزائر	الجمهورية الجزائة ايربها الديمقراطية آس مہیا
انڈورا	ولاس ڈی انڈورا
ارجنٹائن	ریپبلک ارجنٹائن
آسٹریا	Republik Osterreich
بلجیئم	Royamne de Beligique- Koningrijk van Belgie
بہین	ری پبلک ڈی بہین
بھوٹان	Druk-yul
بولیویا	ریپبلک ڈی بولیویا
برازیل	ریپبلک ڈو برازیل
بلغاریہ	ناروڈنارپبلک بلغاریا

Phidaungsu Myanmar Naingandau	برما (میانمار)
Republika.Yuburundi	برونڈی
Republique du cameron	کیمرون
ری پبلک ڈی کیبورڈے	کیپ ورڈے
ری پبلک سینٹر افریقانیہ	وسطی افریقی جمہوریہ
ری پبلک ڈیوینچیاڈ	چاڈ
ری پبلک ڈی چلی	چلی
ٹونگ ہاؤرٹین جوائنگ یو	چین
ریپبلک ڈی کولمبیا	کولمبیا
Republique Populaire du Congo	کانگو
ری پبلک ڈی کوسٹاریکا	کوسٹاریکا
Republique de la Cote Divoire	آئیوری کوسٹ
Republica de cuba	کیوبا
Kypriaki Dimokratia-Kibris Cumhuriyeti	قبرص (یونانی)
کونگریٹ ڈنمارک	ڈنمارک
جمہوریہ جیونی	جیونی
Republica Dominicana	ڈومینیکن جمہوریہ
Republica Del Ecuador	ایکواڈور
ری پبلک ڈی ایلسلواڈور	ایلسلواڈور
Republica de Guinea Equatorial	گنی استوائی
Eesti	استونیا
Suomen Tasavalta - Republiken Finland	فن لینڈ
Republique Francaise	فرانس
ری پبلک گیونیا	گابون
سکارٹ ویلو	جارجیا
ہینڈوس ری پبلک ڈوچے لینڈ	جرمنی
ہیلینی ڈیموکریٹا	یونان
Republica de Guatemala	گوٹے مالا

گنی	Republique de Guinee
گنی بساؤ	ری پبلک ڈاگنی بساؤ
ہٹی	ری پبلک ڈی ہٹی
ہنڈوراس	ری پبلک ڈی ہنڈوراس
ہنگری	Magyar Koztargasag
آئس لینڈ	Lydveldid Island
انڈیا	بھارت
انڈونیشیا	Republik Indonesia
عراق	جمہوریۃ العراق
آئر لینڈ	EIRE
اسرائیل	Medinat Yisra'el
اطلی	ری پبلک اٹالینا
جاپان	نپون
اردن	المکة الاردنية ال هاشميه
کینیا	جمہوریہ کینیا
شمالی کوریا	Choson Minjujuui Inmin Kanghwaguk
جنوبی کوریا	Taehan Min'guk
کویت	دولة الكويت
لٹویا	Latvija
لبنان	الجمهورية اللبنانية
لیبیا	موشلسٹ، پبلز لیبن عرب جمہوریہ
لیتھوانیا	Lietuva
لکسمبرگ	گرینڈ ڈوچے آف لکسمبرگ
مقدونیا	ری پبلک مقدونیا
مڈغاسکر	ری پبلک مڈغاسکر
مالی	ری پبلک ڈی مالی
موریطانیہ	ری پبلک اسلامیک ڈی موریطانیہ
میکسیکو	ایستادوس یونیدوس میکسیکانوس

مناکو	پرنسپاٹیو ڈی موناکو
مراکش	المکة المغربیه
موزمبیق	ری پبلک ڈی موزمبیق
نیدرلینڈز	Koninkrijk der Nederlanden
نکاراگوا	ری پبلک ڈی نکاراگوا
نائیجر	ری پبلک ڈیو نائجر
ناروے	Kongeriket Norge
اومان	سلطنت اومان
پانامہ	ری پبلک ڈی پانامہ
پیراگوئے	Republica del Paraguay
پیرو	Republica del Peru
فلپائن	ری پبلک کانگ فلیپائن
پولینڈ	Rzeczpospolita Polska
پرتگال	ری پبلک پرتگیزیا
روانڈا	Republika Yu Rwanda
سان مارینو	Republica di San Marino
سعودی عرب	المکة العربیه السعودیه
سیدگال	ری پبلک سیدگال
سربیا	Srbja - Cma Gora
صومالیہ	الجمهورية الصومالیہ الیوموکریہ
ہسپین	Reino de Espana
سوڈان	جمهورية السودان
سویڈن	Kaungariket Sverige
سوئٹزرلینڈ	Schweiz/ Suisse/ Svizzera/ Svizra
شام	الجمهورية العربیه السوریہ
ٹوگو	ری پبلک Togolaise
تونس	الجمهورية التونسیه
ترکی	Türkiye Cumhuriyeti

اُزبکستان	اُزبکستان ریپبلیکاسی
ویٹیکن سٹی	Stato della Citta del Vaticano
وینزویلا	ری پبلک ڈی وینزویلا
ویت نام	Cong Hoa Za Hoi Chu Nghia Vietnam
یمن	الجمهورية اليمنية

منتخب ممالک کے بڑے اخبارات

(Largest Circulated Newspapers of the Selected Countries)

جاپان : یوموری شمون، آساہی شمون، میچی شمون، چیچی شمون

امریکہ : وال سٹریٹ جرنل، یو ایس اے ٹو ڈے، لاس اینجلس ٹائمز، نیویارک ٹائمز، واشنگٹن پوسٹ

پاکستان : روزنامہ جنگ، روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ خبریں، روزنامہ پاکستان، روزنامہ جناح

روزنامہ وقت، روزنامہ ایکسپریس، روزنامہ دن، ڈیلی ڈان، ڈیلی دی نیوز، ڈیلی دی نیشن

چین : سی چوان ریباؤ، رن من ریباؤ، گوگ رن ریباؤ، ڈیلی اکٹامک، جی فونگ ریباؤ، زی

جیاگ ریباؤ

برطانیہ : دی سن، ڈیلی میل، ڈیلی سر، ڈیلی ایکسپریس، ڈیلی ٹیلیگراف، دی ٹائمز، دی ڈیلی سٹار

جنوبی کوریا : چوسن بو، ڈوگ اے بو، ڈیلی جونگ آنگ

جرمنی : ویسٹ ڈیچے، آلمیننی، بلڈ

مصر : اخبار الایوم، الاحرام، الاخبار

بھارت : ملاپ، ہندو ہندوستان ٹائمز، انڈین ایکسپریس

یونان : ایلفتی روٹا پیپا

تائیوان : یونائیٹڈ ڈیلی نیوز، چانگ ٹائمز

فرانس : اوسا فرانس

ہانگ کانگ : ڈیلی اورینٹل

ترکی : حریت، ہلال

ارجنٹائن : لائیون

سکاٹ لینڈ : ڈیلی ریکارڈر

- Pb کیوبا : گرانما انٹرنیشنل
Pb پرنسٹن : ڈیپارٹمنٹ
Pb تھائی لینڈ : تھائی راتھ
Pb برازیل : جوبل ڈائری
Pb پولینڈ : رکوٹاوائی بوروکزا
Pb نیدر لینڈز : دی ٹیلی گراف
Pb انلی : لاری ہیلیکا
Pb چین : اے بی سی
Pb یوکرین : ہالوس یوکرینی
Pb ناروے : ورڈ نیو گینگ
Pb آسٹریلیا : ہیرالڈ
Pb کویت : اساسیہ کویت ٹائمز
Pb بنگلہ دیش : بنگلہ دیش آبزرو بنگلہ دیش ٹائمز
Pb تیزانیہ : ڈیلی نیوز اوہورو
Pb پیچیم : لی سائز دی شینڈرڈ
Pb سعودی عرب : عرب نیوز المدینہ سعودی گزٹ سعودی ٹائمز
Pb روس : ازویستا
Pb عرب امارات : الخلیج، الاتحاد، خلیج ٹائمز، الفجر۔
Pb افغانستان : کابل ٹائمز، اصلاح
Pb الجزائر : المجاہد، النصر
Pb ایران : کیہان، صبح آزادگان، تہران ٹائمز
Pb شام : البعث، الشورہ
Pb کینیڈا : گلوب میل، اڈاواہ شیزن، ٹورنٹو سٹار

بین الاقوامی تنظیمیں

International Organizations

اقوام متحدہ (U.N:O)

(یونائیٹڈ نیشنز آرگنائزیشن)

صدر دفتر: United Nations, New York, N.Y. 10017, U.S.A.

سرکاری زبانیں: انگریزی، چینی، عربی، فرانسیسی، اطالوی اور ہسپانوی۔

اقوام متحدہ کا قیام: نسل پرستی و ظلمیت و قومیت اور دنیا پر برتری حاصل کرنے کے سلسلہ میں بڑی قوموں کے درمیان رقابت نے 1939ء میں دنیا کو دوسری مرتبہ تباہی کے دہانے پر لاکھڑا کیا۔ چھ سال تک بڑی قومیں اپنے اتحادی ممالک سمیت کرائے کے سپاہیوں اور تباہ کن اسلحہ کے ذریعہ انسانیت کو بربادی کا پیغام دیتی رہیں۔ بالآخر ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرانے سے یہ تصادم ختم ہوا۔ لاکھوں انسانوں کی موت اور بے پناہ اقتصادی بربادی کو دیکھ کر انسانیت بلبل اٹھی تو دوسری جنگ عظیم کے فاتحین نے امن کو برقرار رکھنے کے لئے ایک عالمی تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

25 اپریل 1945ء سے 26 جون 1945ء تک سان فرانسسکو (امریکہ) میں پچاس ملکوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں ایک بین الاقوامی ادارے کے قیام پر غور کیا گیا۔ چنانچہ اقوام متحدہ کا منشور (چارٹر) مرتب کیا گیا۔ اس چارٹر پر 26 جون 1945ء کو دستخط ہو گئے لیکن اقوام متحدہ 24 اکتوبر 1945ء کو معرض وجود میں آئی۔ اقوام متحدہ (یو۔ این۔ او) کا نام امریکہ کے سابق صدر روز ویلٹ نے تجویز کیا تھا۔

اقوام متحدہ کا منشور و مقاصد: اقوام متحدہ کا 26 صفحات پر مشتمل چارٹر اس کے بنیادی اصول اس کے مقاصد اس کے تنظیمی ڈھانچے اور طریق کار کی وضاحت کرتا ہے۔ ”اقوام متحدہ“ کے مقاصد درج ذیل ہیں:

- 1- آئندہ نسلوں کو جنگ کی تباہ کاریوں سے بچانا۔
- 2- قوموں کے باہمی تنازعات کو حل کرنے کے لئے بین الاقوامی قوانین بنانا، تنازعات کو ان قوانین کے ذریعے حل کر دانا اور مثبت طور پر ایسے اقدامات کرنا جن سے امن کو لاحق خطرات

اور چار حیت کو روکا جاسکے۔

3- انسانوں کے بنیادی حقوق کے بارے میں یقین و احترام کی فضا پیدا کرنا اور رنگ و نسل، زبان و مذہب اور جنس کی بنیاد پر امتیازات کے بغیر انسانی حقوق کو تسلیم کروانا۔

4- نئی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے مثبت اقدامات کرنا۔

5- باہمی آزادی و خود مختاری کا احترام کرتے ہوئے اقوام عالم کے درمیان اچھے تعلقات و دوستی کا فروغ، لیکن اقوام کو ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں مداخلت سے روکنا۔

مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے لئے اقوام متحدہ ایک ایسے ادارہ کا کام کرتی ہے جو رکن ممالک کو بین الاقوامی ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے، انہیں انصاف کی راہ اختیار کرنے پر آمادہ کرتا ہے اور ایک دوسرے کے احترام کے لئے اخلاقی دباؤ ڈالتا ہے۔ یو این او چارٹر کی روشنی میں تنازعات حل کرنے، باہمی خوشگوار تعلقات قائم کرنے اور معاشرتی و معاشی تعاون پیدا کرنے کے لئے یہ ادارہ ہم آہنگی پیدا کرنے والے (Co-ordinator) کا رول ادا کرتا ہے۔

رکنیت:

ہر ملک جو یو این او کے چارٹر سے اتفاق رکھتا ہو، اقوام متحدہ کی رکنیت کی درخواست دے سکتا ہے۔ کونسل کی منظوری کے بعد یہ درخواست جنرل اسمبلی میں پیش کی جاتی ہے جو 2/3 اکثریت سے اس کی منظوری دیتی ہے۔ فروری 2007ء تک اقوام متحدہ کے ارکان کی تعداد 192 تھی تاہم سلامتی کونسل میں 5 مستقل ارکان (امریکہ، برطانیہ، روس، فرانس اور چین) کے پاس ویتو کا حق موجود ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک رکن بھی کسی قرارداد سے اختلاف کرے تو قرارداد پاس نہیں ہو سکتی۔ عوامی جمہوریہ چین کی درخواست رکنیت 1971ء تک اس لئے نہ منظور ہو سکی کہ امریکہ کو اس پر اعتراض تھا اور جب بدلے ہوئے بین الاقوامی حالات کے تحت امریکہ نے اپنی پالیسی تبدیل کی تو چین نے اپنا وہ مقام حاصل کر لیا جو مستقل رکن کی حیثیت سے ابے حاصل تھا۔

اقوام متحدہ کے ادارے:

اقوام متحدہ نے اپنے مقاصد کے حصول اور فرائض کی انجام دہی کے لئے مختلف ذیلی ادارے قائم کئے ہیں۔ چند بنیادی ادارے اس کا مرکزی ڈھانچہ تشکیل دیتے ہیں اور باقی اس کی معاشی و سماجی بہبود سے متعلق ذمہ داریاں پوری کرتے ہیں۔ اس کے بنیادی ادارے درج ذیل ہیں:

1- جنرل اسمبلی (General Assembly) کے ارکان تمام ممبر ملک ہوتے ہیں۔ سب ارکان کو ووٹ کا حق حاصل ہے۔ اہم مسائل کا فیصلہ 2/3 ووٹوں سے ہوتا ہے۔

- 2- سلامتی کونسل (Security Council) 15 اہکان پر مشتمل ہے۔ 5 ارکان مستقل ہیں اور دس غیر مستقل جن کا انتخاب دو دو سال کے لئے ہوتا ہے۔ پانچ مستقل ارکان کو ویٹو کا حق حاصل ہے۔ امن و سلامتی کو لاحق خطرات کا نوٹس سب سے پہلے یہی ادارہ لیتا ہے۔
- 3- معاشی و معاشرتی کونسل (Economic and Social Council) 27 منتخب ارکان پر مشتمل ہے جن میں سے ہر تین سال بعد 9 ارکان ریٹائر ہوتے ہیں اور جنرل اسمبلی نئے ارکان منتخب کرتی ہے۔ یہ کونسل اپنی ایجنسیوں (AGENCIES) کے ذریعے تعلیم و سائنس کی ترقی اور صحت و محنت کے مسائل وغیرہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔
- 4- تولیتی کونسل (Trustee Ship Council) میں مستقل ارکان سلامتی کونسل کے علاوہ وہ رکن جو کسی علاقہ کے ٹرشی یا نگران مقرر کئے جائیں بھی شامل ہوتے ہیں۔
- 5- بین الاقوامی عدالت انصاف (International Court of Justice) 15 ججوں پر مشتمل ہوتی ہے جو مختلف قوموں سے متعلق ہوتے ہیں اور 9 سال کے لئے منتخب ہوتے ہیں۔ اس کا صدر مقام ہیگ میں ہے۔
- 6- سیکرٹریٹ (Secretariat) کا سربراہ سیکرٹری جنرل ہوتا ہے۔ اقوام متحدہ کے بارے میں تمام ریکارڈ اپنے پاس رکھتا ہے۔ نیز امن عالم کو برقرار رکھنے اور تنازعات کو حل کر دالنے کے لئے سیکرٹری جنرل موثر کردار ادا کرتا ہے۔
- اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ میں مندرجہ ذیل دفاتر شامل ہیں:
- 1- سیکرٹری جنرل کا دفتر
 - 2- خصوصی سیاسی حالات کے انڈر سیکرٹریوں کے دفاتر
 - 3- قانونی امور کا دفتر
 - 4- کنٹرولر کا دفتر
 - 5- سیاسی اور تحفظاتی امور کا محکمہ
 - 6- اقتصادی اور سماجی امور کا محکمہ
 - 7- تولیتی اور غیر خود مختار علاقوں کا محکمہ
 - 8- اطلاعات عامہ کا محکمہ
 - 9- کانفرنس سروس کا دفتر
 - 10- جنرل سروسز کا دفتر
 - 11- اقوام متحدہ کا جینیوا کا دفتر

ذیلی ادارے	صدر دفتر
1- بین الاقوامی ترقیاتی انجمن	واشنگٹن (امریکہ)
2- بین الاقوامی تنظیم جوہری توانائی	ویانا
3- بین الاقوامی بحری مشاورتی کونسل	لندن
	(IAEA)
	(IMO)

4-	عالمی تنظیم موسمیات (WMO)	جنیوا (سوئٹزرلینڈ)
5-	بین الاقوامی ٹیلی کمیونیکیشن یونین (ITU)	جنیوا (سوئٹزرلینڈ)
6-	عالمی تنظیم ڈاک (WPU)	برن (سوئٹزرلینڈ)
7-	عالمی تنظیم تجارت (WTO)	واشنگٹن (امریکہ)
8-	بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)	واشنگٹن (امریکہ)
9-	بین الاقوامی مالیاتی کمیشن (IMC)	واشنگٹن (امریکہ)
10-	بین الاقوامی بینک برائے تعمیر نو یا عالمی بینک (WB)	واشنگٹن (امریکہ)
11-	بین الاقوامی تنظیم شہری ہوابازی (ICAO)	مونٹریال (کینیڈا)
12-	عالمی تنظیم صحت (WHO)	جنیوا (سوئٹزرلینڈ)
13-	بین الاقوامی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم (UNESCO)	پیرس (فرانس)
14-	غذا اور زراعت کی تنظیم (FAO)	روم (اطالی)
15-	بین الاقوامی مزدور تنظیم (ILO)	سوئٹزرلینڈ
16-	بین الاقوامی مہاجرین تنظیم	سوئٹزرلینڈ
17-	بین الاقوامی سیاسی تنظیم	سوئٹزرلینڈ
18-	بین الاقوامی بچوں کا ہنگامی فنڈ	نیویارک (امریکہ)
19-	اقوام متحدہ کی یونیورسٹی	جاپان



اقوام متحدہ کے 192 ممبرز (2008ء تک)

افغانستان	1946ء	البانیہ	1955ء	الجزائر	1962ء
آئڈورا	1993ء	انگولا	1976ء	اسٹیکائیڈ باربوڈا	1981ء
آرجنٹائن	1945ء	آرمینیا	1992ء	آسٹریلیا	1945ء
آسٹریا	1955ء	آذربائیجان	1992ء	بہاماس	1973ء
بحرین	1971ء	بنگلہ دیش	1974ء	بارباڈوس	1966ء
بیلاروس	1945ء	بلجیئم	1945ء	بیلیز	1981ء
بنین	1960ء	بھوٹان	1971ء	بولیویا	1945ء
بوسنیا اینڈ ہرزیگووینا	1992ء	بوٹسوانا	1966ء	برازیل	1945ء
برونائی دارالسلام	1984ء	بلغاریہ	1955ء	برکینا فاسو	1960ء
برما (میانمار)	1948ء	برونڈی	1962ء	کمبوڈیا	1955ء
کیمرون	1960ء	کینیڈا	1945ء	کیپ ورڈی	1975ء
وسطی افریقی جمہوریہ	1960ء	چاڈ	1960ء	چلی	1945ء
چین (تائیوان)	1945ء	کولمبیا	1945ء	کوموروس	1975ء
کاگو	1960ء	کاگو (ڈیموکریٹک)	1960ء	کوسٹاریکا	1945ء
آئیوری کوسٹ	1960ء	کروشیا	1992ء	کیوبا	1945ء
قبرص	1960ء	چیک ری پبلک	1993ء	ڈنمارک	1945ء
جبوتی	1977ء	ڈومینیکا	1978ء	ڈومینیکن ری پبلک	1945ء
ایکواڈور	1945ء	مصر	1945ء	ایل سلواڈور	1945ء
گنی (استوائی)	1968ء	اریٹریا	1993ء	اسٹونیا	1991ء
ایتھوپیا	1945ء	فجی	1970ء	فن لینڈ	1955ء
فرانس	1945ء	گابون	1960ء	گیمبیا	1965ء
جارجیا	1992ء	جرمنی	1973ء	گھانا	1957ء
یونان	1945ء	گرینیڈا	1974ء	گوئٹے مالا	1945ء
گنی	1958ء	گنی بساؤ	1974ء	گیانا	1966ء

1955ء	ہنگری	1945ء	ہندوستان	1945ء	بھٹی
1950ء	انڈونیشیا	1945ء	انڈیا	1946ء	آکس لینڈ
1955ء	آئر لینڈ	1945ء	عراق	1945ء	ایران
1962ء	جمیکا	1955ء	اٹلی	1949ء	اسرائیل
1992ء	قازقستان	1955ء	اردن	1956ء	جاپان
1991ء	ساؤتھ کوریا	1991ء	تاتھ کوریا	1963ء	کینیا
1955ء	لاؤس	1992ء	کرغیزستان	1963ء	کویت
1966ء	لیسوتھو	1945ء	لبنان	1991ء	لٹویا
1990ء	لائبیریا	1955ء	لیبیا	1945ء	لائبیریا
1993ء	مقدونیا	1945ء	لکسمبرگ	1991ء	لیتھوانیا
1957ء	ملائیشیا	1964ء	ملاوی	1960ء	مڈغاسکر
1964ء	مانا	1960ء	مالی	1965ء	مالدیپ
1968ء	ماریشس	1961ء	موریتانیہ	1991ء	مارشل آئی لینڈ
1992ء	مالدووا	1991ء	مائیکرونیشیا	1945ء	میکسیکو
1956ء	مراکش	1961ء	منگولیا	1993ء	مناکو
1955ء	نیپال	1990ء	نیپیا	1975ء	موزمبیق
1945ء	نکاراگوا	1945ء	نیوزی لینڈ	1945ء	نیدر لینڈز
1971ء	اومان	1945ء	ناروے	1960ء	نائجیر
1945ء	پانامہ	1994ء	پالاؤ	1947ء	پاکستان
1945ء	پیرو	1945ء	پیراگوئے	1975ء	پاپوا نیو گنی
1955ء	پرتگال	1945ء	پولینڈ	1945ء	فلپائن
1955ء	ریشین فیڈریشن	1955ء	رومانیہ	1971ء	قطر
1979ء	سینٹ لوسیا	1975ء	سینٹ کٹس اینڈ نیوز	1962ء	روانڈا
1975ء	ساؤتھم اینڈرپریسی	1976ء	ساموآ	1980ء	سینٹ وینسٹ اینڈ
					گریناڈا سز

1960ء	سینگمال	1945ء	سعودی عرب	1992ء	سان مریٹو
1965ء	سنگاپور	1961ء	سریلون	1976ء	سیشلز
1978ء	سولومن آئی لینڈ	1992ء	سلووانیا	1993ء	سلواکیہ
1955ء	سین	1945ء	ساؤتھ افریقہ	1960ء	صومالیہ
1975ء	سرینام	1956ء	سوڈان	1955ء	سری لنکا
1945ء	شام	1946ء	سوڈین	1968ء	سوازی لینڈ
1946ء	تھائی لینڈ	1961ء	تنزانیہ	1992ء	تاجکستان
1956ء	تیونس	1962ء	ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو	1960ء	ٹوگو
1962ء	یوگنڈا	1992ء	ترکمانستان	1945ء	ترکی
1945ء	برطانیہ	1971ء	متحدہ عرب امارات	1945ء	یوکرین
1992ء	ازبکستان	1945ء	یوراگوئے	1945ء	امریکہ
1977ء	ویت نام	1945ء	وینزویلا	1981ء	وینزواٹو
1964ء	زیمبیا	1960ء	تاجیکستان	1947ء	یمن
1999ء	ٹونگا	1999ء	نورو	1980ء	زمبابوے
2000ء	سریا	2000ء	ٹوالو	1999ء	کریاتی
2006ء	مونو نیگرو	2002ء	سوئزر لینڈ	2002ء	تیور (مشرقی)

1- 125 اکتوبر 1971ء کو تائیوان کی جگہ چین کو اقوام متحدہ میں ممبر شپ دی گئی۔

2- 19 جنوری 1993ء میں چیکو سلواکیہ سے آزاد ہونے والی ریاست سلواک کو اقوام متحدہ کا ممبر بنایا گیا۔

3- درج ذیل آزاد اور خود مختار ریاستیں اقوام متحدہ کی ممبر نہیں ہیں:
1- تائیوان 2- وٹیکن سٹی سٹیٹ (وٹیکن سٹی سٹیٹ اقوام متحدہ کی مستقل ممبر ریاست ہے)۔



نٹو (North Atlantic Treaty Organization)

4 اپریل 1949ء میں بلجیم، کینیڈا، ڈنمارک، فرانس، آئس لینڈ، اٹلی، کسمبرگ، دی نیدر لینڈز، ناروے، پرتگال، برطانیہ اور امریکہ کے وزرائے خارجہ نے واشنگٹن میں اس تنظیم کی تشکیل کے معاہدے پر دستخط

کئے۔ 1952ء میں یونان اور ترکی نے اس میں شمولیت اختیار کر لی جبکہ 1955ء میں فیڈرل ری پبلک آف جرمنی، 1982ء میں سپین اور 1999ء میں چیک ری پبلک، ہنگری اور پولینڈ نے تنظیم کی رکنیت اختیار کی۔ نیٹو (NATO) کا بنیادی مقصد رکن ممالک کو اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق سیاسی اور فوجی تعاون فراہم کرنا ہے۔ 1991ء میں وارسا پیکٹ کے خاتمہ اور روس کے ساتھ تعلقات کے ضمن میں نیٹو نے اپنے ڈھانچہ اور پالیسیوں میں تبدیلی پیدا کی تاکہ یورپ کو درپیش نئے مسائل سے عہدہ برآ ہوا جاسکے۔

NATO: 1110, Brussels. Belgium :

http: //www.nato.int :

جپ ڈی ہوپ شیفر (نیدر لینڈز) (5 جنوری 2004ء سے)

26

ویب سائٹ :
سیکرٹری جنرل :
رکن ممالک:

دولت مشترکہ کی تنظیم (The Common Wealth)

وہ ریاستیں جو کبھی برطانیہ کے زیر نگین تھیں اب آزاد و خود مختار صورت میں برطانیہ سے علامتی اتحاد رکھتے ہوئے دولت مشترکہ نامی تنظیم کی رکن ہیں۔ 2008ء تک اس کے ممبر ممالک کی تعداد 52 تھی۔ یہ ممالک 1.7 بلین سے زائد آبادی جو دنیا کی کل آبادی کا 30% ہے رکھتے ہیں۔ دولت مشترکہ کا کسی قسم کا باقاعدہ منشور پالیسی آئین نہیں ہے۔ یہ ممالک باہمی اتفاق رائے اور دیگر مسائل کے حل کے لیے مل جل کر کام کرتے ہیں۔ مصر، عراق، اردن، برا (اب Myanmar)، فلسطین، سوڈان، برطانوی صومالی لینڈ، ساؤتھ کیمرون اور اومان اگرچہ برطانوی نوآبادی رہ چکے ہیں مگر اس تنظیم کے ممبر نہیں۔ آئر لینڈ 1949ء میں جنوبی افریقہ 1961ء میں پاکستان 1972ء میں اورنجی (اب فجی Islands) 1987ء میں دولت مشترکہ چھوڑ گئے۔ تاہم پاکستان 1989ء میں دوبارہ شامل ہو گیا۔ 1999ء میں پاکستان میں فوجی انقلاب کے بعد اس ادارت معطل کر دی گئی جو 2004ء میں بحال کی گئی۔ جنوبی افریقہ 1994ء میں دوبارہ شامل ہوا۔ موزمبیق وہ واحد ملک ہے جو برطانوی نوآبادی کا حصہ تو نہیں رہا البتہ نومبر 1995ء میں وہ دولت مشترکہ کا ممبر بن گیا۔ Tuvalu اور Nauru اس کے پیشمل ممبر ہیں۔ تاہم یہ سربراہی اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ پاکستان کی رکنیت تیسری بار 22 نومبر 2007ء کو ایمیجر جنسی کے نفاذ کے باعث معطل کی گئی جو 6 ماہ کے بعد 12 مئی 2008ء کو لندن میں دولت مشترکہ تنظیم کے وزارتی اجلاس میں بحال کی گئی۔

دولت مشترکہ کے ممبر ممالک:

لبنان، کینیڈا، آسٹریلیا، بھارت، بنگلہ دیش، بارباڈوس، بیلجیئم، بونٹواتا، برونائی، برطانیہ، کیمرون، کینیڈا، قبرص، ڈومیکا، جمیکا، گھانا، گرینیڈا، گیانا، بھارت، جیک، کینیا، کریاتی، لیسوتھو، ملاوی، ملائیشیا، مالدیپ، مالٹا، مارشس، موزمبیق، نیپیا، نورو، نیوزی لینڈ، ناٹمیر، پاکستان، پاپوا نیو گنی، سینٹ کٹس اینڈ

نیوس، سینٹ لوسیا، سینٹ وینسٹ اینڈ گریناڈا، ساموآ، سیشلز، سرالیون، سنگاپور، سولوسن آئی لینڈ، جنوبی افریقہ، سری لنکا، سوازی لینڈ، تنزانیہ، ٹونگا، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو، ٹوالو، یوگنڈا، وینزویلا، زمبیا۔

تنظیم کا ہیڈ کوارٹر : Marlborough House

Pall Mall, London SW 1Y 5HX UK

ویب سائٹ : <http://www.the.commonwealth.org>

میکرنزی جنرل : مکلیش شرما (بھارت) (یکم اپریل 2008ء)

آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ (CIS) (Common Wealth of Independent States)

آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کی تنظیم 8 دسمبر 1991ء کو Viskuli (بیلاروس) میں قائم کی گئی۔ یہ تنظیم سابقہ سوویت یونین سے علیحدہ ہونے والی ریاستوں پر مشتمل ہے۔

ممبر ممالک : آرمینیا، آذربائیجان، جارجیا، قازقستان، کرغیزستان، مالدووا، تاجکستان، ترکمانستان، ازبکستان، یوکرین، روس، بیلاروس۔

ہیڈ کوارٹر : 220000 Minsk Kirava 17 Belarus

ویب سائٹ : <Http://www.cis.minsk.by>

ایگزیکٹو سیکرٹری : سرگئی لیمینوف (روس) (15 اکتوبر 2007ء سے)

امریکی ممالک کی تنظیم (OAS) (Organization of American States)

قیام : 30 اپریل 1948ء (کوبا، کولمبیا)

ممبر ممالک : تمام ممبر ممالک کو مساوی حیثیت حاصل ہے۔ ہر ممبر ملک کا ایک ووٹ ہے۔ کسی ملک کو ویٹو (Veto) پاور حاصل نہیں۔ OAS کے ممبر ممالک درج ذیل ہیں:

اینٹیگوا اینڈ باربوڈا، ارجنٹائن، بھاس، بارباڈوس، بلیز، بولیویا، برازیل، کینیڈا، چلی، کولمبیا، کوسٹاریکا، کیوبا (1962ء سے معطل)، ڈومینیکا، ڈومینیک ری پبلک، ایکواڈور، ایل سلواڈور، گرینیڈا، گوئےٹالا، گیمبیا، ہیٹی، ہنڈوراس، جیک، میکسیکو، نکاراگوا، پانامہ، پیراگوئے، ہیرڈینٹ کلس اینڈ نیوس، سینٹ لوسیا، سینٹ وینسٹ، سرینام، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو، امریکہ، یوراگوئے، وینزویلا۔

مستقل مبصر ممالک : الجزائر، انگولا، آسٹریا، بلجیئم، بوسنیا ہرزگووینا، کروشیا، قبرص، چیک ری پبلک، مصر،
گنی استوائی، یورپی یونین، فن لینڈ، فرانس، جرمنی، گھانا، یونان، ڈینمیک، سٹی، ہنگری،
بھارت، اسرائیل، اٹلی، جاپان، قازقستان، ری پبلک آف کوریا، لٹویا، لبنان، مراکش،
نیدرلینڈز، پاکستان، پولینڈ، پرتگال، رومانیہ، روس، سعودی عرب، سپین، سری لنکا،
سویڈن، سوئٹزرلینڈ، تیونس، برطانیہ، یوکرین۔

تنظیم کے مقاصد : امن کا قیام اور براعظم کا تحفظ، جمہوریت کا استحکام، ممبر ممالک کے باہمی
تفازات پر امن طریق کار کے تحت حل کرنا، معاشی، ثقافتی اور دیگر ترقیاتی امور
میں باہمی تعاون، ہتھیاروں میں کمی۔

OAS کے منشور کے مطابق اس کے درج ذیل ادارے ہیں:

- 1- جنرل اسمبلی : سالانہ اجلاس ہوتا ہے۔
- 2- وزراء خارجہ کا اجلاس : وزراء خارجہ کا اجلاس جس میں فوری نوعیت کے مسائل پر
بحث کی جاتی ہے۔
- 3- کونسل : مستقل کونسل کا اجلاس OAS کے ہیڈ کوارٹر میں ہوتا ہے جس میں
جنرل اسمبلی میں بحث کردہ امور پر تصفیہ کے سلسلہ میں پیش رفت
کی جاتی ہے۔

4- انٹرامریکن قانونی کمیٹی

5- انٹرامریکن انسانی حقوق کی کمیٹی

6- جنرل سیکرٹریٹ

7- Specialized کانفرنس

8- Specialized تنظیمیں

سیکرٹری جنرل، جنرل اسمبلی 5 سال کے لیے منتخب کرتی ہے۔ جنرل اسمبلی سالانہ بجٹ منظور کرتی
ہے اور ممبر ممالک سے اُن کے کوٹہ کے مطابق بجٹ کیلئے حصہ طلب کیا جاتا ہے۔

17th St. & Constitution Avenue N.W

Washington D.C. 20006, USA

سیکرٹری جنرل : جوزمیگوئل انسلاو سالیاس (چلی) (26 مئی 2005ء)

اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) (Economic Co-operation Organization)

قیام : 1985ء
 پاکستان، ایران اور ترکی نے علاقائی تعاون برائے اقتصادی ترقی کے لیے تنظیم قائم کی۔ 2000ء تک اس کے ممبر ممالک کی تعداد 10 تک پہنچ گئی۔
 ممبر ممالک : ایران، پاکستان، ترکی، افغانستان، آذربائیجان، قازقستان، کرغیزستان، تاجکستان، ترکمانستان، ازبکستان۔

ہیڈ کوارٹر : 1 Goulbou Alley,
 Kamarinich, P.O.Box 14155-6176 Tehran
 Islamic Republic of Iran.

آسیان (ASEAN) (Association of South East Asian Nations)

قیام : 18 اگست 1967ء
 ASEAN تنظیم علاقائی تعاون کے لیے انڈونیشیا نے قائم کی۔
 ممبر ممالک : انڈونیشیا، ملائیشیا، فلپائن، سنگاپور، تھائی لینڈ، برونائی (1984ء) ویت نام (1995ء)، لاؤس، میانمار (برما) (1997ء)، کمبوڈیا (1997ء) میں معطل ہوا، پاپوانیوگنی بطور مبصر شامل ہے۔

مقاصد : بنیادی مقاصد میں معاشی ترقی کے اہداف حاصل کرنا۔ سماجی، ثقافتی اور باہمی دلچسپی کے امور خصوصاً معاشی اور سیاسی استحکام کے لیے تعاون۔

ہیڈ کوارٹر : P.O.Box 2072
 Jakarta 12110
 Indonesia

ویب سائٹ : <http://www.asean.or.id>

سیکرٹری جنرل : سورن پتھودان (تھائی لینڈ) (7 جنوری 2008ء سے)

جنوبی ایشیائی علاقائی تعاون کی سارک (SAARC) (South Asian Association for Regional Co-operation)

- قیام : جنوبی ایشیا میں باہمی تعاون کی اس تنظیم کے قیام کے لیے ابتداء میں 7 ممبر ممالک کے وزرائے خارجہ کا پہلا اجلاس نئی دہلی (بھارت) میں 1983ء میں ہوا۔ ڈھاکہ میں دسمبر 1985ء کو پہلی سٹ میٹنگ میں سارک تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔
- ممبر ممالک : بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، مالدیپ، نیپال، پاکستان، سری لنکا اور افغانستان۔
- ہیڈ کوارٹر : P.O. Box 4222
Kathmandu, Nepal
- سیکرٹری جنرل : شیل کانتا شرما (بھارت) (یکم مارچ 2008ء سے)
- تیل برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم (OPEC)

(Organization of the Petroleum Exporting Countries (OPEC)

- قیام : بغداد (عراق) 1960ء
- مقاصد : عراق، ایران، کویت، سعودی عرب اور وینزویلا نے قائم کی۔
- تیل کی برآمدی تجارت بہتر انداز میں منافع بخش طریقہ سے کرنا، تیل کی قیمتوں میں استحکام لانا اور تیل برآمد کرنے والے ممالک کی آمدن میں اضافہ کرنا۔
- اوپیک ممبر ممالک تیل کی کل عالمی تجارت کے 75% حصے کے مالک ہیں۔
- ممبر ممالک : انگولا، ایکواڈور، الجزائر، اندونیشیا، ایران، عراق، کویت، لیبیا، نايجیریا، قطر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، وینزویلا۔
- گابون 1973ء میں Associated ممبر بنا۔ 1975ء میں مکمل ممبر کی حیثیت اختیار کی۔ تاہم 1996ء میں یہ تنظیم سے خارج ہو گیا۔
- ہیڈ کوارٹر : Obere Donaustrasse 93,
A-1020 Vienna Austria
- ویب سائٹ : <http://www.opec.org>
- ای میل : e-mail: prid@opec.org
- سیکرٹری جنرل : عبداللہ سالم البدری (لیبیا) (دوسری بار: یکم جنوری 2007ء)
- صدر : کلیب ظلیل (الجزائر)

ایشیائی ایٹمی طاقتیں

(Asian Nuclear Powers)

دُنیا میں ایٹمی صلاحیت رکھنے والے 8 ایٹمی ممالک ہیں۔ ان 8 ایٹمی طاقتوں میں سے 4 ایٹمی ممالک براعظم ایشیا میں ہیں۔

ان کے نام درج ذیل ہیں:

1- چین 2- پاکستان 3- بھارت 4- شمالی کوریا

دیگر 4 عالمی ایٹمی طاقتیں درج ذیل ہیں:

1- امریکہ 2- روس 3- فرانس 4- برطانیہ

ایشیائی ایٹمی طاقتوں کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں:

چین (China):

آبادی

ایک ارب 32 کروڑ (2007ء)

مجموعی داخلی پیداوار (GDP)

8.182 ٹریلین امریکی ڈالر

دفاعی اخراجات

37.5 بلین امریکی ڈالر

دفاعی اخراجات کی شرح بمطابق GDP : 5.3 فیصد

ایٹمی صلاحیت

☆ دنیا کی تیسری بڑی ایٹمی طاقت ہے۔ چین کے پاس

اندازاً 450 ایٹمی ہتھیاروں کا ذخیرہ ہے۔

☆ 2700 ایٹمی ہتھیار بنانے کی صلاحیت اور مواد موجود ہے۔

☆ امریکہ تک مار کرنے والے Dong Feng-5 میزائل

20 کی تعداد میں تیار موجود ہیں۔

☆ بیلٹک میزائل کی کارکردگی مزید بہتر بنائی جا رہی ہے۔

پاکستان (Pakistan):

دنیا کا 7واں اور پہلا اسلامی ایٹمی ملک ہے۔

آبادی

ساڑھے 16 کروڑ (2007ء)

مجموعی داخلی پیداوار (GDP)

384.9 بلین امریکی ڈالر

دفاعی اخراجات

4 بلین امریکی ڈالر

دفاعی اخراجات کی شرح بمطابق GDP : 6.5 فیصد

ایشی صلاحیت

- ☆ 28 اور 30 مئی 1998ء کو 16 ایشی تجربات کئے۔
 ☆ 22 سے 43 ایشی ہتھیاروں کی تیاری کیلئے Weapons
 Grade Uranium کی صلاحیت رکھتا ہے۔
 ☆ بھارت تک مار کرنے والے غوری، ابدالی، شاہین اور
 بابر کروڑ میزائلوں کے کامیاب تجربات کر چکا ہے۔
 ☆ NPT اور CTBT پر دستخط نہیں کئے۔

بھارت (India):

- آبادی
 مجموعی داخلی پیداوار (GDP)
 دفاعی اخراجات
 دفاعی اخراجات کی شرح برطابق GDP
 ایشی صلاحیت
- ☆ ایک ارب 12 کروڑ (2007ء)
 ☆ 3.699 ٹریلین ڈالر
 ☆ 14.1 بلین ڈالر
 ☆ 3 فیصد
 ☆ مئی 1998ء میں 15 ایشی تجربات کئے۔
 ☆ 40 سے 90 ایشی ہتھیار بنانے کیلئے Weapon
 Grade Plutonium رکھتا ہے۔
 ☆ چین اور پاکستان تک مار کرنے والے اگنی، پرتوی، ترشول
 میٹلک میزائلوں کے کامیاب تجربات کر چکا ہے۔
 ☆ NPT اور CTBT پر دستخط نہیں کئے۔

شمالی کوریا (North Korea):

- آبادی
 مجموعی داخلی پیداوار (GDP)
 دفاعی اخراجات کی شرح برطابق GDP
 ایشی صلاحیت
- ☆ سوا 2 کروڑ (2007ء)
 ☆ 40 بلین ڈالر
 ☆ 18.8 فیصد
 ☆ 9 اکتوبر 2006ء کو پہلا کامیاب ایشی دھماکہ کر کے آٹھویں
 عالمی ایشی طاقت ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔
 ☆ شمالی کوریا کے پاس 16 ایشی ہتھیاروں کے برابر مواد ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا / پہلا

● دُنیا میں سب سے بڑی رضا کارانہ ایسویولینس سروس:

ایدمی ایسویولینس سروس (پاکستان) دُنیا کی سب سے بڑی رضا کارانہ (Volunteer) ایسویولینس سروس ہے جس کا سالانہ بجٹ 5 بلین ڈالر ہے۔ عبدالستار ایدمی کی قائم کردہ یہ سروس 500 سے زائد ایسویولینس گاڑیوں، 300 امدادی کیپس، 3 ائیر ایسویولینس، 24 ہسپتالوں اور 3 فشیات سے بچاؤ کے سینٹرز پر مشتمل ہے۔ خواتین کے دارالامان، فری شفا خانے اور Soup Kitchens اس کے علاوہ ہیں جہاں سے ماہانہ ایک لاکھ ضرورت مندوں کو غذا بہم پہنچائی جاتی ہے۔ ایدمی نے زندگی بھر رضا کارانہ کام سے ایک دن کی بھی چھٹی نہیں کی۔

● دُنیا کی سب سے بڑی عمارت:

”ٹاؤن 101“ ٹاپے (ٹائیوان) 1,667 فٹ بلندی کے ساتھ دُنیا کی سب سے اونچی عمارت کا درجہ رکھتی ہے۔

● دُنیا کا سب سے بڑا تعمیراتی منصوبہ:

چین میں Three Gorges Dam کا تعمیراتی پراجیکٹ جو 2009ء میں مکمل ہوگا، دُنیا کا سب سے بڑا تعمیراتی پراجیکٹ ہے۔ یہ پراجیکٹ 24.5 بلین امریکی ڈالر کی لاگت سے تیار ہوگا۔ ڈیم میں پانی جمع کرنے کی جگہ سنگاپور کے رقبہ کے برابر ہے۔

● دُنیا میں سب سے اونچا ہوٹل:

The Grand Hyatt ہوٹل شنگھائی (چین) Jin Mao Tower کی 88 منزلوں میں سب سے اوپر کی 35 منزلوں پر مشتمل دُنیا کا سب سے اونچا ہوٹل ہے۔ Jin Mao Tower دُنیا کی پانچویں بلند ترین عمارت ہے۔ یہ ہوٹل 18 مارچ 1999ء کو کھولا گیا۔

● دُنیا کا نیا اور بھاری ترین عنصر:

کیلیفورنیا (امریکہ) کی لارنس لیورمور نیشنل لیبارٹری کے سائنس دانوں نے جنوری 1999ء میں دُنیا کا نیا اور بھاری ترین عنصر Element-114 دریافت کیا۔ Element-114 میں 114 پروٹاز ہیں۔

● دُنیا میں سب سے بڑا شمسی توانائی کا پلانٹ:

کیلینورنیا (امریکہ) کے موراوے صحرائیں 9 & 8 LSP ہارپر لیک سائٹ پلانٹ دنیا کا سب سے بڑا شمسی توانائی کا پلانٹ ہے۔ یہ پلانٹ 1,280 ایکڑ پر مشتمل ہے۔ 21 دسمبر 2000ء تک اس کی پیداواری گنجائش 160MW تھی۔

● دُنیا میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی بچوں کی کتاب:

آر۔ ایل۔ سٹائن کی تحریر کردہ Goosebumps Series کتب دنیا میں بچوں کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتب ہیں۔ 1992ء میں اس سیریز کی پہلی کتاب "ڈیڈ ہاؤس" شائع ہوئی تھی۔ دسمبر 2000ء تک اس سیریز کی 220 ملین کاپیاں فروخت ہو چکی تھیں۔

● دُنیا میں سب سے بڑی کتب کی دکان:

Barnes and Noble بک سٹور نیویارک سٹی (امریکہ) دُنیا میں کتب کی سب سے بڑی دکان ہے جو 154,250 فٹ کا رقبہ رکھتی ہے اور جس کے شیفوں کی لمبائی 12 میل 4,594 فٹ ہے۔

● سب سے بڑا سیارہ:

مشتری نظام شمسی کا سب سے بڑا سیارہ ہے۔ اس کا قطر 142,800 کلومیٹر ہے۔ نظام شمسی کے دوسرے سیاروں کی نسبت یہ اڑھائی گنا زیادہ کیت رکھتا ہے۔

● سب سے چھوٹا سیارہ:

پلوٹو سب سے چھوٹا سیارہ ہے۔ یہ ہمارے نظام شمسی کا سب سے بیرونی سیارہ ہے اور جمی ہوئی گیسوں کا ایک گیند ہے۔ اس کا حجم زمین کے چاند کے حجم جتنا ہے۔ کلائڈ ٹومبائنے 1930 میں پلوٹو دریافت کیا۔ 2006ء میں فلکیاتی ماہرین نے پلوٹو کی سیارے کی حیثیت ختم کر دی۔

● سب سے روشن سیارہ:

زہرہ سب سے روشن سیارہ ہے۔ چمک دمک میں صرف چاند اس سے بڑھ کر ہے۔ اس کو صبح یا شام کا ستارہ کہا جاتا ہے۔

● سب سے بڑا براعظم:

ایشیا دنیا کا سب سے بڑا براعظم ہے۔ اس کا رقبہ 17,212,000 مربع میل (44,579,000 مربع کلومیٹر) ہے اور یہ دنیا کی خشکی کے تقریباً ایک تہائی حصہ پر محیط ہے۔ مغرب کی جانب سے یہ کوہ اراٹل تک پھیلا ہوا ہے اور جنوب میں بحیرہ احمر اس کو براعظم افریقہ سے الگ کرتا ہے۔ مشرقی جانب اس کی سرحد بحرِ جاپان اور بحرِ الکاہل سے ملتی ہے۔ ایشیا میں دنیا کا بلند ترین مقام (ماؤنٹ

ایورسٹ) اور سب سے پست مقام (بحر مردار) واقع ہے۔ 14 ارب آبادی (دنیا کی آبادی کا 62 فیصد) رکھنے کے باعث یہ دنیا کا سب سے گنجان آباد براعظم ہے۔ ایشیا کی آبادی تین بڑے گروہوں یعنی چینی، منگول اور کاکیشیائی پر مشتمل ہے۔ یہ براعظم دنیا کے تقریباً تمام مذاہب مثلاً ہندومت، اسلام، بدھ مت، جین مت، شنتو ازم اور کنفیوشس ازم کا گہوارہ رہا ہے۔

● سب سے چھوٹا براعظم:

آسٹریلیا کو دنیا کا سب سے چھوٹا براعظم ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس کا رقبہ 3,132,000 مربع میل (8,112,000 مربع کلومیٹر) ہے اور اس کی آبادی 264,082 ہے۔ یہ براعظم بحر الکاہل کے جنوب میں واقع ہے۔

● سب سے بڑا بحر:

بحر الکاہل دنیا کا سب سے بڑا بحر ہے۔ یہ ایشیا، آسٹریلیا، قطب جنوبی اور امریکہ کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ اس کا رقبہ 60,060,700 مربع میل (155,557,000 مربع کلومیٹر) ہے۔

● سب سے چھوٹا سمندر:

بحر ہند دنیا کے تین بڑے سمندروں میں سے ایک ہے۔ اس کا رقبہ 26,469,500 مربع میل (68,556,000 مربع کلومیٹر) ہے۔ بحر ہند براعظم ایشیا کے جنوب میں واقع ہے اور آسٹریلیا تک پھیلا ہوا ہے۔

● سب سے بڑا ریگستان:

صحارا (صحرائے اعظم) دنیا کا سب سے بڑا ریگستان ہے۔ اس کا رقبہ 3,474,171 مربع میل (9,000,000 مربع کلومیٹر) ہے اور یہ شمالی افریقہ کے بیشتر حصے پر محیط ہے۔

● رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا ملک:

روس رقبہ کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اس کا رقبہ 6,592,772 مربع میل (17,075,200 مربع کلومیٹر) ہے۔ یہ جسامت میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے تقریباً دو گنا اور پاکستان سے بیس گنا ہے۔ اس کے ساحل کی لمبائی 26,582 میل (42,777 کلومیٹر) ہے۔ کینیڈا 3,855,182 مربع میل (9,984,670 مربع کلومیٹر) رقبہ کے ساتھ دوسرے درجہ پر اور چین 3,705,407 مربع میل (9,596,960 مربع کلومیٹر) رقبہ کے ساتھ دنیا میں تیسرے درجہ پر ہے۔

● رقبہ کے لحاظ سے سب سے چھوٹا ملک:

ویٹیکن سٹی رقبہ کے لحاظ سے دنیا کا سب سے چھوٹا ملک ہے۔ اس کا رقبہ 108.7 ایکڑ

(44 ہیکٹر) ہے۔ روم کے اندر یہ ایک چھوٹی سی آزاد ریاست ہے۔ اس ریاست کا نظم و نسق پوپ کے مقرر کردہ ایک کمیشن کے سپرد ہے۔ ریاست کی اپنی ایک فوج، پولیس، سفارتی سروس، کرنی، ڈاک کی سہولت اور ریڈیو سٹیشن ہے۔

◎ سب سے زیادہ آبادی والا ملک:

آبادی کے لحاظ سے چین دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ 2006ء کے ایک اندازے کے مطابق اس کی آبادی 1,313,973,713 ہے۔ اس کے بعد زیادہ آبادی رکھنے والے ممالک بھارت 1,095,351,995، یو ایس اے 298,444,215، انڈونیشیا 245,452,739، برازیل 188,078,227، روس 142,893,540، پاکستان 165,803,560، بنگلہ دیش 147,365,352 اور جاپان 127,463,611 ہیں۔

◎ سب سے کم آبادی والا ملک:

وٹیکن سٹی (اٹلی) دنیا کا سب سے کم آبادی والا ملک ہے۔ اس کی آبادی 911 افراد پر مشتمل ہے۔

◎ سب سے بڑی جمہوریت:

بھارت کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت سمجھا جاتا ہے اس کی آبادی 1,095,351,995 ہے۔

◎ رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا اسلامی ملک:

رقبہ کے لحاظ سے قازقستان دنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ اس کا رقبہ 1,049,150 مربع میل (2,717,300 مربع کلومیٹر) ہے۔ اس کی سرحدیں رشین فیڈریشن، چین، کرغزستان، ازبکستان اور ترکمانستان کے ساتھ ملتی ہیں۔ اس کے بحر کیسپین کے ساتھ ساحل کی لمبائی 1,177 میل (1,894 کلومیٹر) ہے۔

◎ رقبہ کے لحاظ سے سب سے چھوٹا اسلامی ملک:

رقبہ کے لحاظ سے مالدیپ دنیا کا سب سے چھوٹا اسلامی ملک ہے۔ اس کا رقبہ 116 مربع میل (300 مربع کلومیٹر) ہے جو کہ واشنگٹن ڈی سی کے رقبہ سے صرف ڈیڑھ گنا ہے۔

◎ آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا اسلامی ملک:

انڈونیشیا آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ اس کی آبادی 245,452,739 ہے۔ پاکستان 165,803,560 آبادی کے ساتھ دوسرے نمبر پر بنگلہ دیش

147,365,352 آبادی کے ساتھ تیسرے نمبر پر اور نامیجیر یا 131,859,731 آبادی کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہیں۔

● آبادی کے لحاظ سے سب سے چھوٹا اسلامی ملک:

آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے چھوٹا اسلامی ملک مالدیپ ہے۔ اس کی آبادی 359,008 ہے جو کہ زیادہ تر سی عقیدہ سے تعلق رکھتی ہے۔

● 20 ویں صدی میں دنیا کی سب سے زیادہ آبادی:

19 جولائی 1999ء کو 12.24 منٹ 2 سیکنڈ (GMT) پر دنیا کی آبادی 6 ارب ہو گئی تھی۔ 2005ء میں دنیا کی آبادی ساڑھے 6 ارب ہو گئی۔

● سب سے بڑا جزیرہ:

گرین لینڈ جو کہ شمالی امریکہ کے شمال مشرق میں واقع ہے دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ اس کا رقبہ 131,931 مربع میل (341,701 مربع کلومیٹر) ہے۔ رقبہ کے اعتبار سے دوسرا بڑا جزیرہ نیوگنی ہے جس کا رقبہ 309,000 مربع میل ہے۔

● سب سے بڑا جزیرہ نما:

سعودی عرب دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ نما ہے۔ اس کا رقبہ 1,250,000 مربع میل (3,250,000 مربع کلومیٹر) ہے۔

● سب سے زیادہ آبادی والا میٹروپولیٹن علاقہ:

2005ء کے ایک جائزے کی رو سے ٹوکیو (جاپان) دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا علاقہ ہے۔ 2005ء میں اس کی آبادی 35,327,000 تھی۔

● سطح سمندر سے بلند ترین سطح مرتفع:

سطح مرتفع تبت (ایشیا) کی سطح سمندر سے بلندی دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ یہ سطح سمندر سے 4,900 میٹر (16,000 فٹ) بلند ہے۔

● بلند ترین دارالحکومت:

جنوبی امریکہ کے ملک بولیویا کا دارالحکومت لاپاز دنیا کا بلند ترین دارالحکومت ہے۔ یہ سطح سمندر سے 3,630 میٹر (11,910 فٹ) کی بلندی پر واقع ہے۔

● سب سے بڑی قدرتی جھیل:

بحیرہ کیسپین دنیا کی سب سے بڑی قدرتی جھیل ہے۔ اس کی سرحدیں روس، قازقستان، آذربائیجان، ایران اور ترکمانستان سے ملتی ہیں۔ اس کا رقبہ 152,239 مربع میل (394,299 مربع کلومیٹر) ہے۔ کینیڈا میں واقع جھیل سپیریئر 31,820 مربع میل رقبہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر اور جھیل وکٹوریہ 26,828 مربع میل رقبہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔

● سب سے بڑی مصنوعی جھیل:

گھانا کی جھیل وولٹا دنیا کی سب سے بڑی مصنوعی جھیل ہے۔ اس کا رقبہ 3,275 مربع میل (8,482 مربع کلومیٹر) ہے۔ یہ ایک سو سو ڈیم کے آبائی ذخیرے کا کام کرتی ہے۔

● نمکین پانی کی سب سے بڑی جھیل:

بحیرہ کیسپین (ایشیا) کو دنیا کی سب سے بڑی نمکین پانی کی جھیل سمجھا جاتا ہے۔ یہ 143,240 مربع میل (370,992 مربع کلومیٹر) علاقہ پر محیط ہے۔

● بلند ترین مقام پر واقع جھیل:

کوہ ہمالیہ کے دامن میں واقع جھیل پنچ پوکھری دنیا کی بلند ترین جھیل ہے۔ سطح سمندر سے اس کی بلندی 5,414 میٹر (17,762 فٹ) ہے۔

● سب سے گہری جھیل:

روس میں واقع جھیل بیکال کی زیادہ سے زیادہ گہرائی 5,712 فٹ ہے۔ جھیل ٹانگانیکا 4,708 فٹ گہرائی کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔

● سب سے لمبا دریا:

دریائے نیل (مصر) دنیا کا سب سے لمبا دریا ہے۔ یہ شمالی افریقہ میں بہتا ہے۔ اس کی مجموعی لمبائی 4,180 میل (6,690 کلومیٹر) ہے۔ دریائے امیزون (شمالی امریکہ) 3,912 میل (6,296 کلومیٹر) لمبائی کے ساتھ دوسرے نمبر پر اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں واقع دریائے مسیسیپی 3,710 میل (5,970 کلومیٹر) لمبائی کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔

● سب سے بڑا سمندر:

جنوبی چین کا سمندر دنیا کا سب سے بڑا سمندر ہے۔ اس کا رقبہ 895,400 مربع میل (2,319,000 مربع کلومیٹر) ہے۔

◎ سب سے بڑی خلیج:

خلیج بنگال 839,000 مربع میل (2,172,000 کلومیٹر) رقبہ پر محیط ہونے کے باعث دنیا کی سب سے بڑی خلیج ہے۔ تاہم ساحل سمندر کی لمبائی کی لحاظ سے کینیڈا میں واقع خلیج ہڈسن سرفہرست ہے۔ اس کے ساحل کی لمبائی 7,623 میل ہے۔

◎ سب سے بڑا ڈیلٹا:

بنگال میں دریائے برہم پتر اور دریائے گنگا سے بننے والا ڈیلٹا دنیا کا سب سے بڑا ڈیلٹا ہے۔ یہ 30,000 مربع میل (75,000 کلومیٹر) علاقہ پر پھیلا ہوا ہے۔

◎ سب سے بڑی خلیج:

خلیج میکسیکو (شمالی امریکہ) دنیا کی سب سے بڑی خلیج ہے۔ اس کا رقبہ 615,000 مربع میل (1,592,800 مربع کلومیٹر) ہے۔ اس کا 3,100 میل (4,990 کلومیٹر) لمبا ساحل میکسیکو میں واقع کیوبہ کیٹوچے سے لیکر کیپ سٹیل (فلوریڈا) تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ میکسیکو کا تمام مشرقی ساحل اور امریکہ کی ریاستوں ٹیکساس، لوئیانا، مسیسیپی، الاباما، جارجیا اور فلوریڈا کے ساحل بناتا ہے۔

◎ سب سے عظیم پہاڑی سلسلہ:

ایشیا میں واقع کوہ ہمالیہ کا پہاڑی سلسلہ دنیا کا سب سے عظیم پہاڑی سلسلہ ہے۔ کوہ ہمالیہ ایک غربا شرفاً 125 تا 250 میل چوڑی قوس کی صورت میں ہندوستان کی شمالی سرحد کے ساتھ ساتھ 1,500 میل (2,400 کلومیٹر) تک پھیلا ہوا ہے۔ دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ اسی سلسلے میں واقع ہے۔

◎ سب سے طویل پہاڑی سلسلہ:

جنوبی امریکہ کا پہاڑی سلسلہ انڈس دنیا کا طویل ترین پہاڑی سلسلہ ہے۔ اس کی لمبائی 4,500 میل (7,250 کلومیٹر) ہے۔ یہ کیپ ہارن سے لیکر خاکنائے پانامہ تک پھیلا ہوا ہے۔

◎ بلند ترین چوٹی:

ماؤنٹ ایورسٹ (27,59 N 86,56 E) دنیا کی بلند ترین چوٹی ہے۔ یہ کوہ ہمالیہ میں نیپال اور تبت کی سرحد پر واقع ہے۔ اس کی بلندی 8,850 میٹر (29,035 فٹ) ہے۔ سب سے پہلے ایڈمنڈ ہلیری اور شرپا نے 29 مئی 1953ء کو اسے سر کیا۔ دوسرے نمبر پر کے ٹو (گڈون آسٹن) کی چوٹی ہے جو کہ 8,611 میٹر (28,250 فٹ) بلند ہے۔

◎ سب سے بڑی دریائی کھائی:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں دنیا کی سب سے بڑی دریائی کھائی ہے۔ یہ کھائی دریائے

کلوریڈو نے کثیر رنگی چٹانوں کی افقی تہوں کی کٹائی کر کے بنائی ہے۔ یہ 280 میل (451 کلومیٹر) لمبی، 4 سے 18 میل (6 سے 29 کلومیٹر) چوڑی اور ایک میل (1.5 کلومیٹر) گہری ہے۔

● سب سے مقبول آبشار:

دنیا میں بے شمار آبشاریں ہیں، جو کہ بلندی، لمبائی اور چوڑائی میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ہر آبشار اپنی منفرد خوبصورتی کی حامل ہے۔ تاہم آبشار نیا گرا کو سیاحوں میں سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہے۔ حقیقت میں یہ دو آبشاروں کا مجموعہ ہے، جو کہ امریکہ، کینیڈا سرحد پر دو جھیلوں ایری اور اونٹاریو کے درمیان دریائے نیا گرا پر واقع ہے۔ امریکی آبشاریں سیدھی ہیں جب کہ کینیڈین آبشاریں خم دار ہیں۔ یہ آبشاریں شاندار منظر پیش کرتی ہیں۔ ہر سال لاکھوں سیاح نیا گرا آبشار کو دیکھنے جاتے ہیں۔

● بلند ترین آبشار:

ونیزویلا میں واقع سالٹو اٹخل آبشار دنیا کی بلند ترین آبشار ہے۔ اس کی بلندی 3,212 فٹ (979 میٹر) ہے۔

● سب سے بڑا آبی ذخیرہ:

یوگنڈا میں جھیل وکٹوریہ اور دریائے نیل پر واقع اوون ڈیلز کے آبی ذخیرے کی گنجائش 77 لاکھ کعب میٹر ہے۔ اس طرح یہ دنیا کا سب سے بڑا آبی ذخیرہ ہے۔ اس میں ایک قدرتی جھیل بھی شامل ہے۔ یوکرائن میں واقع کاخوف سکایا کا آبی ذخیرہ 182,000 کعب فٹ گنجائش کے ساتھ دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔

● حجم کے لحاظ سے سب سے بڑا ڈیم:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں واقع نیو کارینلیا ٹیلنگر 209,500 ملین کعب میٹر حجم کے ساتھ حجم کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ڈیم ہے۔ دوسرے نمبر پر پاکستان کا تربیلا ڈیم ہے جس کا حجم 121,720 ملین کعب میٹر ہے۔

● سب سے زیادہ بلندی پر واقع ڈیم:

تاجکستان کے دریائے واخش پر واقع روگن ڈیم 335 میٹر (1,099 فٹ) کی بلندی کے ساتھ دنیا کا سب سے زیادہ بلندی پر واقع مکمل شدہ ڈیم ہے۔ تاجکستان میں واقع ایک اور ڈیم نوریک کی بلندی 300 میٹر ہے جو کہ دنیا کا دوسرا بلند ترین ڈیم ہے۔

● سب سے لمبا ڈیم:

دریائے ڈنپر پر تعمیر شدہ کے ڈیم دنیا کا سب سے لمبا ڈیم ہے۔ اس کی لمبائی 25.6 میل

(41.2 کلومیٹر) ہے۔

● سب سے بڑا پین بجلی گھر:

برازیل کے دریائے پاراناہ پر تعمیر شدہ تینو پاور سٹیشن دنیا کا سب سے بڑا پین بجلی گھر ہے۔ اس کی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت 13,320 میگا واٹ ہے۔ وینزویلا کا کوری پاور سٹیشن (10,300 میگا واٹ) دوسرے اور واشنگٹن (امریکہ) کا گرینڈ کولی پاور پلانٹ (9,070 میگا واٹ) تیسرے نمبر پر ہے۔

● سب سے زیادہ ایٹمی بجلی پیدا کر نیوالا ملک:

امریکہ دنیا کا سب سے زیادہ ایٹمی بجلی پیدا کرنے والا ملک ہے۔ یہ 98,784 میگا واٹ بجلی پیدا کرتا ہے جو کہ دنیا میں ایٹمی بجلی کی کل پیداوار کا 30 فیصد ہے۔

● براعظموں میں سب سے اونچے مقامات:

- 1- ایشیا: ماؤنٹ ایورسٹ (نیپال/چین) بلندی: 8,850 میٹر (29,035 فٹ)
- 2- جنوبی امریکہ: ماؤنٹ ایلکنوا (ارجنٹائن) بلندی: 6,960 میٹر (22,834 فٹ)
- 3- شمالی امریکہ: ماؤنٹ میکینلے (امریکہ) بلندی: 6,194 میٹر (20,320 فٹ)
- 4- افریقہ: ماؤنٹ کینجیاریو (تنزانیہ) بلندی: 5,895 میٹر (19,340 فٹ)
- 5- یورپ: ماؤنٹ ایلبروز (روسین فیڈریشن) بلندی: 5,642 میٹر (18,510 فٹ)
- 6- انٹارکٹیکا: وینسن ماسف بلندی: 4,897 میٹر (16,066 فٹ)
- 7- آسٹریلیا: ماؤنٹ کوسیوسکو (نیو ساؤتھ ویلز) بلندی: 2,228 میٹر (7,310 فٹ)

● براعظموں میں سب سے نیچے مقامات:

- 1- ایشیا: بحیرہ مردار (اردن) گہرائی: 400 میٹر (1,312 فٹ)
- 2- افریقہ: جمہیل آسل (جیبوتی) گہرائی: 156 میٹر (512 فٹ)
- 3- شمالی امریکہ: موت کی وادی (امریکہ) گہرائی: 86 میٹر (282 فٹ)
- 4- جنوبی امریکہ: جزیرہ نمادولاڈیز (ارجنٹائن) گہرائی: 40 میٹر (131 فٹ)
- 5- یورپ: بحیرہ کیسپین (قازقستان) گہرائی: 28 میٹر (92 فٹ)
- 6- آسٹریلیا: جمہیل آزل (جنوبی آسٹریلیا) گہرائی: 12 میٹر (52 فٹ)
- 7- انٹارکٹیکا: گہرائی: 2,538 میٹر (8,327 فٹ)

● بلند ترین عمارت:

اس وقت دنیا کی بلند ترین عمارت ”تاہی 101“ تاپے (تائیوان) ہے۔ 2004ء میں مکمل

ہونے والی اس عمارت کی بلندی 508 میٹر (1,667 فٹ) اور 101 منزلیں ہیں۔
دنیا کی دیگر بلند ترین عمارات مندرجہ ذیل ہیں:

2- پیٹر وئاس ٹاور (کوالالمپور) 452 میٹر (1,483 فٹ)

3- سیر زٹاور (شکاگو، امریکہ) 442 میٹر (1,451 فٹ)

4- جن ماؤ بلڈنگ (شنگھائی، چین) 421 میٹر (1,381 فٹ)

◎ گرم ترین مقام:

ایتھوپیا میں واقع مقام ڈیول ڈائنٹا کرہ ارض پر گرم ترین مقام ہے۔ اس کا سالانہ اوسط درجہ حرارت 35 ڈگری سینٹی گریڈ (95 ڈگری فارن ہیٹ) ہے۔

◎ سرد ترین مقام:

انٹارکٹیکا میں واقع مقام ہیلو سٹیشن دنیا کا سرد ترین مقام ہے۔ اس کا اوسط درجہ حرارت منفی 56.7 ڈگری سینٹی گریڈ (منفی 71.7 ڈگری فارن ہیٹ) ہے۔

◎ سب سے زیادہ بارش والا مقام:

آسام (بھارت) میں واقع مقام میزورام دنیا کا سب سے زیادہ بارش والا مقام ہے۔ یہاں سالانہ اوسطاً 11,873 میٹر (38,925 فٹ) بارش ہوتی ہے۔

◎ سب سے خشک مقام:

چلی کا صحرائے اٹا کا ماڈینا کا سب سے خشک مقام ہے۔ یہاں اتنی کم بارش ہوتی ہے کہ اس کی پینائش کرنا ممکن نہیں ہے۔

◎ طویل ترین ماحل سمندر والا ملک:

کینیڈا دنیا کا سب سے طویل ساحل رکھنے والا ملک ہے۔ اس کے ساحل کی لمبائی 151,489 میل (243,798 کلومیٹر) ہے۔

◎ مختصر ترین ساحل سمندر والا ملک:

منا کو مختصر ترین ساحل سمندر رکھنے والا ملک ہے۔ اس کے ساحل سمندر کی لمبائی صرف 3.5 میل (5.61 کلومیٹر) ہے۔

◎ سب سے بڑی تجارتی عمارت:

آلس میر (نیدرلینڈز) میں واقع کوپرینو ڈیلیوبی اے کی پھولوں کی نیلامی والی عمارت دنیا کی سب سے بڑی تجارتی عمارت ہے۔ اس کے فرش کا رقبہ 191.5 ایکڑ (368,477 مربع میٹر) ہے۔

◎ سب سے وسیع چھت والی تعمیر:

جدہ (سعودی عرب) میں شاہ عبدالعزیز ائر پورٹ کی حج ٹرمینل عمارت دنیا کی سب سے وسیع چھت والی تعمیر ہے۔ اس کی چھت کا رقبہ 1370 ایکڑ ہے۔

◎ سب سے بڑا محل:

برونائی کے صدر مقام بندر سری میں واقع برونائی کے سلطان کا شاہی محل دنیا کا سب سے بڑا (زیر استعمال) محل ہے۔ یہ عمارت 1,788 کمرؤں پر مشتمل ہے۔

◎ سب سے بڑا ہوٹل:

نواڈا (امریکہ) میں واقع ایم جی ایم گرینڈ ہوٹل دنیا کا سب سے بڑا ہوٹل ہے جس کے 5005 کمرے ہیں اور 1112 ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے۔

◎ بلند ترین عمارت والا ہوٹل:

ریٹلووٹی (سنگاپور) میں واقع ویسٹن سنیم فورڈ ہوٹل کی عمارت دنیا میں بلند ترین ہے۔ یہ 73 منزلوں پر مشتمل ہے اور اس کی اونچائی 226 میٹر (451 فٹ) ہے۔

◎ سب سے لمبی دیوار:

دیوار چین دنیا کی سب سے لمبی دیوار ہے۔ اس کی لمبائی 1,500 میل (2,400 کلومیٹر) ہے۔ یہ بیجنگ کے شمال میں زرد سمندر سے لیکر اندرون چین تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ دیوار چین کے بادشاہوں نے بیرونی حملہ آوروں سے بچاؤ کیلئے 214 قبل مسیح میں تعمیر کی۔ دیوار چین 9 میٹر (30 فٹ) اونچی اور 32 فٹ چوڑی ہے۔ یہ دیوار واحد انسانی تعمیر ہے جو کہ چاند کی سطح سے زمین کا مشاہدہ کرنے پر نظر آتی ہے۔

◎ سب سے بڑا کنکریٹ ڈیم:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے دریائے کولمبیا پر تعمیر شدہ کولی ڈیم دنیا کا سب سے بڑا کنکریٹ ڈیم ہے۔

◎ سب سے طویل پلیٹ فارم:

سویڈن میں واقع سنوروک ریلوے اسٹیشن کا پلیٹ فارم دنیا کا طویل ترین پلیٹ فارم ہے۔ اس کی لمبائی 2,470 فٹ (753 میٹر) ہے۔

◎ سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن:

نویارک (امریکہ) کا گرینڈ سنٹرل ٹرمینل دنیا کا سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن ہے۔ یہ 148 ایکڑ

رقبہ پر محیط ہے۔

● سب سے اونچا ریلوے سٹیشن:

کوئٹہ ور ریلوے سٹیشن (بولیویا) دنیا کا بلند ترین ریلوے سٹیشن ہے۔ یہ 4,786 میٹر (15,705 فٹ) کی بلندی پر واقع ہے۔

● سب سے طویل ریلوے لائن:

ٹرانس سائبیرین لائن (روس) دنیا کی طویل ترین ریلوے لائن ہے۔ یہ ماسکو سے ناکوڈانک پہنچی ہوئی ہے اور اس کی لمبائی 5,864 میل (9,438 کلومیٹر) ہے۔

● بلند ترین ریلوے لائن:

ہیرڈسٹیٹ ریلویز کی "سورڈ کو چارمنچ" دنیا کی بلند ترین ریلوے لائن ہے۔ لاسیما کے مقام پر اس کی بلندی 4,818 میٹر (15,806 فٹ) ہے۔

● سب سے پست مقام پر واقع ریلوے لائن:

جاپان میں واقع سرنگ سیکان میں سے گزرنے والی ریلوے لائن سطح سمندر سے 240 میٹر (786 فٹ) نیچی ہے۔

● طویل ترین سڑک:

پان امریکن ہائی وے دنیا کی طویل ترین سڑک ہے۔ اس کی لمبائی 15,000 میل (24,140 کلومیٹر) ہے۔

● بلند ترین سڑک:

بھارت میں واقع درہ خاردنگا میں سے گزرنے والی سڑک کی بلندی سطح سمندر سے 5,682 میٹر (18,640 فٹ) ہے۔

● سب سے طویل ریلوے سرنگ:

جاپان میں واقع سیکان ریلوے سرنگ دنیا کی سب سے طویل ریلوے سرنگ ہے۔ اس کی لمبائی 33.50 میل (53.9 کلومیٹر) ہے۔

● طویل ترین زیر زمین ریلوے سرنگ:

ماسکو میں واقع کالوز ہسکایا کی زیر زمین ریلوے سرنگ دنیا میں طویل ترین ہے۔ اس کی لمبائی میٹر دو کروڑ سے بیسویں کی تک 23.5 میل (37.9 کلومیٹر) ہے۔

● پانی کی سطح سے بلند ترین پل:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ریاست کلو ریڈو کے دریائے آرکنساس کے رائل گارج پر تعمیر شدہ پل پانی کی سطح سے بلند ترین پل ہے۔ دریا کے پانی کی سطح سے اس کی بلندی 321 میٹر (1,053 فٹ) ہے۔

● 10 طویل ترین سرنگیں:

نام	لوکیشن	میل	کلومیٹر	سن تکمیل
سیکان	جاپان	33.5	53.9	1988ء
چینل	انگلش چینل، برطانیہ، فرانس	31.1	50	1994ء
ایوانے	جاپان	16.0	25.8	2002ء
ڈبلیو میزڈ	جاپان	13.8	22.2	1982ء
سپلون (I&II)	سوئٹزرلینڈ، اٹلی	12.3	19.8	1906-22ء
ویرینا	سوئٹزرلینڈ	11.8	19.1	1999ء
شن کسمان	جاپان	11.6	18.7	1975ء
لیپینائن	بولوگنا، فلورنس، اٹلی	11.5	18.5	1934ء
کنلنگ (I&II)	چین	11.5	18.5	2002ء
روکو	جاپان	10.1	16.3	1972ء

● سطح سمندر سے بلند ترین پل:

لداخ (بھارت) میں واقع نیلے پل سطح سمندر سے 5,602 میٹر (18,380 فٹ) بلند ہے۔

● سب سے لمبا پل:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ریاست لوئیانا میں واقع پل دنیا کا سب سے لمبا پل ہے۔ اس کی لمبائی 23.87 میل (38,422 میٹر) ہے۔ دنیا کے دوسرے طویل ترین پل کی لمبائی 23.83 میل (38,353 میٹر) ہے۔

● سب سے چوڑی سڑک:

دنیا کی سب سے چوڑی سڑک برازیلیا (برازیل) میں واقع مانوئیل ایکنز نامی سڑک ہے۔ یہ

شاہراہ 250 میٹر (820 فٹ) چوڑی ہے۔

● بلند ترین آتش فشاں پہاڑ:

دنیا کا بلند ترین آتش فشاں پہاڑ چلی اور ارجنٹائن کی سرحد پر واقع ہے۔ اس کی اونچائی 6,887 میل (22,595 فٹ) ہے۔

● سب سے بڑا زندہ آتش فشاں پہاڑ:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ریاست ہوائی میں واقع آتش فشاں پہاڑ مانا لواد دنیا کا سب سے بڑا زندہ آتش فشاں پہاڑ ہے۔ اس کا گنبد 75 میل (120 کلومیٹر) لمبا اور 31 میل (50 کلومیٹر) چوڑا ہے۔

● زیادہ آتش فشاں پہاڑوں والا ملک:

انڈونیشیا دنیا کا سب سے زیادہ آتش فشاں پہاڑوں والا ملک ہے۔ اس میں تقریباً 200 زندہ آتش فشاں پہاڑ ہیں جو کہ دنیا کے آتش فشاں پہاڑوں کی کل تعداد کا 20 فیصد ہیں۔ جاپان اور وسطی امریکہ میں بھی آتش فشاں پہاڑوں کے بڑے بڑے سلسلے ہیں۔

● آگ کے حلقے میں شامل علاقے:

آگ کا حلقہ وہ علاقہ ہے جس میں دنیا کے زندہ آتش فشاں پہاڑوں کے 75 فیصد آتش فشاں پہاڑ واقع ہیں۔ یہ علاقہ امریکہ کے مغربی ساحل کے ساتھ چلی سے الاسکا تک ہے اور ایشیا کے مشرقی ساحل کے ساتھ سائبریا سے نیوگنی تک پھیلتا ہوا نیوزی لینڈ تک چلا گیا ہے۔

● سب سے بڑا دریائی طاس:

دریائے امیزون کے طاس کا رقبہ 2,702,800 مربع میل ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا دریائی طاس ہے۔

● سب سے بڑا نیشنل پارک:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں واقع یلو سٹون نیشنل پارک دنیا کا سب سے بڑا نیشنل پارک ہے۔ اس کا رقبہ 3,350 مربع میل ہے۔

● شہاب ثاقب کا سب سے بڑا ہانہ:

دنیا کا سب سے بڑا شہاب ثاقب کا دہانہ نیوکیوبک (کینیڈا) میں واقع ہے۔ اس کی چوڑائی دو میل ہے۔

◎ سب سے بڑی یونیورسٹی:

امریکہ میں واقع کیلی فورنیا یونیورسٹی دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔

◎ سب سے اونچا مجسمہ:

نیویارک (امریکہ) میں واقع مجسمہ آزادی دنیا کا سب سے اونچا مجسمہ ہے۔ اس کی اونچائی 152 فٹ (46 میٹر) ہے۔ یہ ایک عورت کا مجسمہ ہے جس نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک فطعل پکڑی ہوئی ہے۔ یہ مجسمہ ایک فرانسیسی ماہر تعمیرات بارتھولڈی نے بنایا۔ فرانس کے عوام نے فرانس اور امریکہ کے انقلابات کی یاد میں 1884ء میں امریکی عوام کو پیش کیا۔ 1924ء سے اس مجسمہ کو امریکہ کی قومی یادگار کا درجہ دیدیا گیا۔

◎ سب سے بڑا بحری جنگی جہاز:

”یو ایس ایس میسوری“ دنیا کا سب سے بڑا بحری جنگی جہاز ہے۔ اس کا وزن 58,000 ٹن ہے۔ اس میں 16 انچ دھانے کی 9 توپیں نصب ہیں۔

◎ سب سے بڑا ہوائی اڈہ:

شاہ فیصل انٹرنیٹ پورٹ ریاض (سعودی عرب) دنیا کا سب سے بڑا ہوائی اڈہ ہے۔ یہ 86 مربع میل (225 مربع کلومیٹر) کے علاقے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس ہوائی اڈے کا کنٹرول ٹاور دنیا میں بلند ترین ٹاور ہے۔ اس کی بلندی 81 میٹر (265 فٹ) ہے۔ ہوائی اڈے کا افتتاح 1983ء میں کیا گیا۔

◎ سب سے بڑی بندرگاہ:

نیویارک اور نیوجرسی (امریکہ) کی بندرگاہیں دنیا کی سب سے بڑی بندرگاہیں ہیں۔ یہ 92 مربع میل (238 مربع کلومیٹر) علاقے پر محیط ہے۔ اس بندرگاہ میں 391 بحری جہازوں کی گنجائش ہے۔

◎ سب سے بڑا مسافر بردار بحری جہاز:

نومبر 99ء میں امریکہ نے دنیا کا سب سے بڑا بحری جہاز بنایا۔ اس کا وزن 142,000 ٹن اور 3114 مسافر سفر کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے رائل نیجی شپ کوئین الزبتھ (یو۔ کے) دنیا کا سب سے بڑا مسافر بردار بحری جہاز تھا۔ اس کی لمبائی 314 میٹر (1,031 فٹ) اور چوڑائی 36 میٹر (118 فٹ) تھی۔ یہ جہاز 1940ء میں سمندر میں اتارا گیا تھا۔

◎ سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان:

مینڈارین (چینی) زبان دنیا میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا کے ایک ارب 8 کروڑ افراد اس زبان کو بولتے ہیں۔ دنیا میں دیگر زیادہ بولی جانے والی

زبانیں مندرجہ ذیل ہیں:

ہندی (50 کروڑ)، ہسپانوی (43 کروڑ)، انگلش (51 کروڑ)، بنگالی (22 کروڑ)، عربی (26 کروڑ)، پرتگیزی (20 کروڑ)، روسی (28 کروڑ)، جاپانی (126 ملین)، جرمن (124 ملین) اور فرانسیسی (13 کروڑ)۔ اردو زبان دنیا کے 104 ملین لوگ بولتے ہیں۔

◎ سب سے زیادہ پیر و کار رکھنے والا مذہب:

پیر و کاروں کی تعداد کے لحاظ سے عیسائیت دنیا کے مذاہب میں سرفہرست ہے۔ 2006ء کے ایک سروے کے مطابق دنیا میں اس کے 2.1 ملین پیر و کار ہیں۔ اسلام 1.3 ملین پیر و کاروں کے ساتھ دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔

◎ سب سے بڑی مسجد:

اسلام آباد (پاکستان) میں واقع فیصل مسجد دنیا کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس کا رقبہ 146.87 ایکڑ ہے۔ اس کا بڑا ہال 11.19 کڑ پر محیط ہے اور اس میں ایک لاکھ افراد کے بیٹھنے کی گنجائش موجود ہے۔ اس مسجد کا ڈیزائن ترکی کے ایک ماہر تعمیرات دیدات دیلو نے تیار کیا۔ یہ مسجد 24 جون 1988ء کو نمازیوں کے لئے کھول دی گئی۔ فیصل مسجد دنیا میں فن تعمیر کے خوبصورت ترین نمونوں میں سے ایک ہے۔

◎ سب سے بڑا چرچ:

اٹلی کے شہر وینیکن سٹی میں واقع کیتھولک پیلیس کی عمارت دنیا کے تمام گرجا گھروں سے بڑی ہے۔ موجودہ عمارت سترھویں صدی عیسوی میں تعمیر کی گئی۔ یہ عمارت اصل گاتھ عمارت کی جگہ تعمیر کی گئی۔

◎ سب سے بڑا کتب خانہ:

امریکہ کی کانگریس لائبریری دنیا کی سب سے بڑی لائبریری ہے۔ 1800ء میں پہلے یہ کانگریس کے لئے تعمیر کی گئی تھی مگر بعد ازاں اس کی خدمات دوسری ایجنسیوں اور افراد کو بھی فراہم کر دی گئیں۔ اس کتب خانے میں دنیا کی 470 زبانوں میں 80 ملین نمونے ہیں جن میں 16,764,805 کتب، 23,934,708 مطبوعہ مواد اور 82,498,662 بھری مواد شامل ہے۔

◎ سب سے بڑا انعام:

نوبل پرائز دنیا کا سب سے بڑا انعام ہے۔ ہر انعام کے ساتھ ایک لاکھ ڈالر کی رقم ادا کی جاتی ہے۔ نوبل پرائز ڈائنامائٹ کے موجد الفریڈ نوبل (1833ء تا 1896ء) نے قائم کیا تھا۔ اس نے 90 لاکھ ڈالر کی رقم ترکے میں چھوڑی اور وصیت کی کہ اس کے سود کو ہر سال ان افراد میں تقسیم کر دیا جائے جنہوں نے طبیعیات، کیمیا، میڈیسن، ادب اور امن کے میدانوں میں بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچایا ہو۔ یہ انعامات سب

سے پہلے 1901ء میں تقسیم کئے گئے۔

◎ قدیم دنیا کے سات عجائبات:

فن تعمیر کے مندرجہ ذیل شاہکاروں کو قدیم دنیا کے سات عجائبات سمجھا جاتا ہے:

(i) اہرام مصر	(ii) بابل کے معلق باغات
(iii) زیوس کا مجسمہ	(iv) رہوڈز کا مجسمہ
(v) ڈیانا کا مندر	(vi) ہیلی کارنسس کا مقبرہ
(vii) سکندریہ کا روشنی کا منار	

◎ جدید دنیا کے سات عجائبات:

جدید دنیا کے سات عجائبات مندرجہ ذیل ہیں (اعلان 2007ء میں کیا گیا):

(i) تاج محل آگرہ	(ii) عظیم دیوار چین
(iii) چیچن اتر (میکسیکو کے آثار قدیمہ)	(iv) مسیح کا مجسمہ (برازیل)
(v) پینرا (اردن کے قدیم آثار)	(vi) روم کا کلوزیم (اطلی کا قدیم تفریحی مرکز)
(vii) ماچو پیچو (پیرو کی قدیم پہاڑی)	(viii) اہرام مصر (اعزازی حیثیت)

◎ سب سے بڑا ابرفانی تودہ:

لیمبرٹ گلشیر دنیا کا سب سے بڑا ابرفانی تودہ ہے۔ یہ قطب جنوبی آسٹریلوی علاقہ میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی 440 میل (700 کلومیٹر) ہے۔

◎ سب سے بڑی یونیورسٹی:

متعلمین کی تعداد کے لحاظ سے نیویارک یونیورسٹی (امریکہ) دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔ یہ 64 جامعات پر مشتمل ہے۔ اس میں 381,568 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ تاہم 1995ء میں نیویارک یونیورسٹی کی 21 جامعات میں 206,500 طلباء و طالبات زیر تعلیم تھے۔

◎ سب سے زیادہ حروف تہجی والی زبان:

کبوڈیا کی زبان 74 حروف پر مشتمل ہے۔

◎ سب سے بڑا انگریزی زبان کا انسائیکلو پیڈیا:

انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا انگریزی زبان کا سب سے بڑا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ یہ سب سے پہلے 1768ء سے 1771ء تک ایڈن برگ (سکاٹ لینڈ) سے شائع کیا گیا۔ آج کل اس کی ادارت شکاگو (امریکہ) میں کی جاتی ہے۔ انسائیکلو پیڈیا کا تازہ ترین ایڈیشن 32 جلدوں پر مشتمل ہے جن میں صفحات کی

کل تعداد 32,330 ہے۔

● سب سے پہلا انسائیکلو پیڈیا:

روم کے پلینی دی الیڈر نے 77 عیسوی میں "ہسٹوریا نچرلیس" (نچرل ہسٹری) نامی دنیا کا پہلا قابل ذکر بین الاقوامی انسائیکلو پیڈیا مرتب کیا۔ اس میں میڈیسن، جغرافیہ، فلکیات، حیاتیات، نباتات اور قیمتی پتھروں کے بارے میں معلومات تھیں۔ یہ انسائیکلو پیڈیا 37 جلدوں پر مشتمل تھا اور سترھویں صدی تک سائنسی معلومات کا بڑا ذریعہ رہا۔

● سب سے پہلی انگریزی زبان کی لغت:

"اے نیبل الفا بیلککل آف ہارڈ ورڈز" دنیا کی سب سے پہلی انگریزی زبان کی لغت تھی۔ یہ لغت 1604ء میں رابرٹ کاؤڈرے نے مرتب کی۔ اس کے بعد کئی دیگر لغات مرتب کی گئیں جن میں سے مندرجہ ذیل اہم ہیں:

- (i) جاسن ڈکشنری (1755ء)
- (ii) آکسفورڈ انگلش ڈکشنری آن ہسٹاریکل پرنسپل (1884ء تا 1928ء)
- (iii) امریکی ڈکشنری آف انگلش لینگویج (1928ء)
- (iv) کالز انگلش ڈکشنری (1979ء)

● قدیم ترین تہذیب:

میسری تہذیب کو دنیا کی سب سے قدیم تہذیب سمجھا جاتا ہے۔ یہ تہذیب 5000 سال قبل مسیح میں میسوپوٹیمیا (دریائے دجلہ اور دریائے فرات کی وادی) میں پروان چڑھی۔ میسری تہذیب کے لوگ اریڈو اور یورک پرکش اور لاگاش جیسے منظم شہروں میں رہتے تھے۔ وہ بادبانی کشتیاں، پیہر گاڑیاں، برتن بنانے والے پسینے اور بھٹیاں استعمال کرتے تھے۔ وہ اپنا ریکارڈ رکھنے کے لئے تصویری علامات والی مٹی کی لکھیاں استعمال کرتے تھے۔

● قدیم ترین عمارات جو اب تک موجود ہیں:

اہرام مصر قدیم ترین عمارات ہیں، جو اب تک محفوظ ہیں۔ عظیم ترین اہرام خوف، خافرے اور منکورہ کے ہیں۔ یہ اہرام غرہ میں واقع ہیں۔ یہ 2700 سے 2500 قبل مسیح کے دور میں تعمیر کئے گئے۔ اہرام شاعی مقبرے تھے۔ خوف کا سب سے بڑا اہرام چونے کے پتھر کے بڑے بلاکوں کی ایک ٹھوس عمارت ہے۔ یہ 453 فٹ بلند اور 13 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔

● قدیم ترین مذہبی کتاب:

ہندوؤں کی مذہبی کتاب ارگ وید دنیا کی قدیم ترین کتاب ہے۔ یہ 1500 قبل مسیح کے لگ

ہجرت کی گئی۔ یہ دس مندلوں (ابواب) اور 1028 بھجوں پر مشتمل ہے۔ دیگر تین ویدوں کا نام سام وید، یجور وید، اتھرو وید ہیں۔ ہندوان ویدوں کو الہامی کتب خیال کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ رشیوں (پیغمبروں) نے خدائی فیض کے تحت یہ کتب تحریر کیں۔

● دنیا کا قدیم ترین قصبہ:

وادی اردن میں واقع جریکو قصبہ دنیا کا قدیم ترین قصبہ ہے۔ کیتھلین کینین نے اس قصبہ کے قریبی مقام کی کھدائی کی جس سے 8000 سال قبل مسیح کی قدیم آبادی کا سراغ ملا جو کہ بڑے پتھروں سے بنی تھی اور دائرے میں بنے ہوئے اینٹوں کے مکانات سے گھری ہوئی تھی۔

● ریکارڈ شدہ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت:

اب تک کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت (136.4؛ گری فارن ہیٹ) 13 ستمبر 1922ء کو لیبیا کے شہر عزیزیہ میں ریکارڈ کیا گیا۔

● ریکارڈ شدہ کم سے کم درجہ حرارت:

کم سے کم درجہ حرارت (منفی 129.6؛ گری فارن ہیٹ) 24 اگست 1960ء کو انٹارکٹیکا میں ریکارڈ کیا گیا۔

● ایک ماہ میں زیادہ سے زیادہ بارش:

ایک ماہ کے دوران زیادہ سے زیادہ بارش جولائی 1861ء میں بھارت کے شہر چانچئی میں ریکارڈ کی گئی۔ اس کی مقدار 1366.14 انچ تھی۔

● خشکی کا سب سے بڑا ممالیہ جانور:

افریقی ہاتھی خشکی کا سب سے بڑا ممالیہ جانور ہے۔ کھڑی حالت میں اس کی اونچائی 14 فٹ ہوتی ہے۔ اس کا وزن 5 سے 7.5 ٹن تک ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں بھارت، برما، تھائی لینڈ اور ملائیشیا کے ہاتھی حجم میں چھوٹے ہوتے ہیں۔

● سب سے بڑا سمندری ممالیہ جانور:

وہیل سب سے بڑا سمندری ممالیہ ہے۔ کچھ وہیل 60 فٹ سے زیادہ لمبی ہوتی ہیں اور ان کا وزن 20 ٹن سے زیادہ ہوتا ہے۔

● جہاز رانی کیلئے موزوں طویل ترین نہر:

بالٹی مور (امریکہ) میں واقع وائٹ سی بالٹک کینال جہاز رانی کے لئے موزوں دنیا کی طویل

ترین نہر ہے۔ اس کی لمبائی 152 میل (258 کلومیٹر) ہے۔

◎ جہاز رانی کیلئے غیر موزوں طویل ترین نہر:

چین کی گریڈ کینال (عظیم نہر) 1,085 میل لمبائی کے ساتھ جہاز رانی کیلئے غیر موزوں طویل ترین نہر ہے۔

◎ سب سے طویل آبائے:

آبائے ملا کا دنیا کا طویل ترین آبائے ہے۔ اس کی لمبائی 500 میل (800 کلومیٹر) ہے۔ یہ ساٹرا اور جزیرہ نما ملائیشیا کے درمیان واقع ہے اور بحر ہند کو بحر الکابل سے ملاتا ہے۔

◎ سب سے بڑی دفتری عمارت:

یو۔ ایس ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کوارٹر کی عمارت جو کہ بینا گان کہلاتی ہے دنیا کی سب سے بڑی دفتری عمارت ہے۔ یہ 15 جنوری 1943ء کو تعمیر کی گئی۔ یہ ایک عظیم پانچ طرفہ عمارت پر مشتمل ہے جس کا رقبہ 149.2 ایکڑ ہے۔

◎ سب سے لمبا جانور:

زرافہ دنیا کا سب سے لمبا جانور ہے۔ اس کا اوسط قد 4 سے 5 میٹر تک ہوتا ہے۔

◎ سب سے بڑا پرندہ:

افریقہ میں پایا جانے والا شتر مرغ دنیا کا سب سے بڑا پرندہ ہے۔ اس کا قد 2.7 میٹر (9 فٹ) تک اور اس کا وزن 160 کلو گرام تک ہوتا ہے۔ شتر مرغ پرواز نہیں کر سکتا۔ تاہم یہ 40 میل (65 کلومیٹر) فی گھنٹہ کی رفتار کے ساتھ دوڑ سکتا ہے۔

◎ سب سے چھوٹا پرندہ:

ایمنگ برڈ دنیا کا سب سے چھوٹا پرندہ ہے۔ اس کی لمبائی 5.5 سے 20 سینٹی میٹر تک ہوتی ہے۔ اس کا وزن 16 گرام ہوتا ہے۔ یہ پرندہ ایک جگہ رک کر پرواز کر سکتا ہے۔ پیچھے کی جانب اڑ سکتا ہے اور پرواز کے دوران اپنے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ سے گھٹنوں کی آواز پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

◎ سب سے تیز رفتار جانور:

چیتا دنیا کا سب سے تیز رفتار جانور ہے۔ یہ 60 سے 90 میل فی گھنٹہ کی رفتار کے ساتھ دوڑ سکتا ہے۔

◎ سب سے بڑا کلاک:

فرانس کے شہر بولیس میں واقع سینٹ پیری کے گرجا گھر کا کلاک دنیا کا سب سے بڑا کلاک

ہے۔ اس کی پیمائش 9x20x40 فٹ ہے۔

◎ سب سے لمبا درخت:

ریڈ وڈ (جائٹ سیکوا) دنیا کا سب سے قد آور درخت ہے۔ اس کی بلندی 111 میٹر (366 فٹ) تک ہوتی ہے۔ یہ درخت ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں کیلی فورنیا اور اوریگان کے درمیانی علاقہ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ درخت 2000 سال پرانے ہیں۔

◎ قطب شمالی پر پہنچنے والا پہلا شخص:

ایک امریکن مہم جو رائٹ ای بیئر لے (1856ء تا 1920ء) انسانی تاریخ میں پہلی مرتبہ 16 اپریل 1909ء کو قطب شمالی پر پہنچا۔

◎ قطب جنوبی پر پہنچنے والا پہلا شخص:

ناروے کا باشندہ رونالڈ ایسنڈن 14 دسمبر 1911ء کو قطب جنوبی پر پہنچنے والا پہلا شخص تھا۔ اس کے بعد 1928ء میں سر جارج ہیو برٹ وکنز (آسٹریلیا) نے ایک طیارہ میں قطب جنوبی کے اوپر پرواز کی۔

◎ چاند پر چہل قدمی کرنے والا پہلا شخص:

ایک امریکی خلا باز نیل ایلمڈرن آرمسٹرانگ نے 21 جولائی 1969ء میں چاند کی سطح پر چہل قدمی کر کے تاریخی کارنامہ سرانجام دیا۔ چاند کی سطح پر قدم رکھتے ہوئے اس نے کہا ”انسان کیلئے یہ ایک چھوٹا قدم ہے مگر نئی نوع انسان کیلئے ایک بہت بڑی چھلانگ ہے۔“

◎ خلا میں جانے والا پہلا سیٹلائٹ:

روسیوں نے خلائی دوڑ میں مغرب پر اس وقت بالا دستی حاصل کر لی جب انہوں نے یکم اکتوبر 1957ء کو پہلا سیارہ سپونک اول خلا میں بھیجا۔

◎ انسان کی پہلی خلائی پرواز:

روسی خلا باز یوری گاگرین 12 اپریل 1961ء کو زمین کے گرد چکر لگانے والا پہلا انسان تھا۔

◎ پہلی خلا باز خاتون:

روسی خاتون خلا باز ویلنٹینا ولادی میرونا خلا میں داخل ہونے والی پہلی خاتون تھی۔ وہ 16 سے 19 جون 1963ء تک خلا میں رہی۔

◎ خلائی مشن کی پہلی پرواز:

جان یگ اور رابرٹ کرپن (امریکہ) نے پہلی بار 4 دسمبر 1981ء کو خلائی مشن پر پرواز کی۔

● اہم خلائی پروازیں

مشن کا نام ملک	تاریخ	خلا باز	پرواز کا دورانیہ	پرواز کی تفصیل
واسک (روس)	12 اپریل 1961ء	یوری گگارین	1/48	خلا میں جانے والا پہلا انسان
MR-III (امریکہ)	5 مئی 1961ء	الین بی	0/15	خلا میں پہلا امریکی
واسک II (روس)	6-7 اگست 1961ء	جرمین اسس	25/18	پہلی طویل ترین پرواز
MAVI (امریکہ)	20 فروری 1962ء	جان ایچ جونز	4/55	مدار میں پہلا امریکی
MAIX (امریکہ)	15-16 مئی 1963ء	ایل گارڈن کوپر	34/20	مرکزی کی طویل ترین فاصلے
واسک-6 (روس)	16-19 جون 1963ء	وہلینینا	70/50	خلا میں پہلی خاتون
واسکڈ (روس)	12 اکتوبر 1964ء	ولاڈی میر	24/17	خلا میں پہلی مرتبہ 3 افراد کی روانگی
واسکڈ II (روس)	18 مارچ 1965ء	ایکس پاول	26/2	پہلی خلائی چہل قدمی (ایکسی) 10 منٹ
GTW (امریکہ)	23 مارچ 1965ء	ورگل آئی جان ڈلیو	4/53	ٹیسٹ آف Genuine
GTIV (امریکہ)	3-7 جون 1965ء	جیمز ڈورڈوائٹ	97/48	پہلے امریکی کی خلائی چہل قدمی (دوامت)
GTVIII (امریکہ)	16-17 مارچ 1966ء	نیل آرمسٹرانگ اڈیوڈ	10/42	—
اپالو 7 (امریکہ)	11-22 اکتوبر 1968ء	والٹر سچرا	260/9	مدار سے پہلی TV سیمین
اپالو 8 (امریکہ)	21-27 دسمبر 1968ء	فریک جیمز ولیم	147/00	—
اپالو 9 (امریکہ)	3-13 مارچ 1969ء	جیمز ڈیوڈ راسل	241/1	—
اپالو 11 (امریکہ)	16-24 جولائی 1969ء	نیل آرمسٹرانگ ایڈن رن	195/18	چاند پر پہلا انسان
سکاٹی لب SL2 (امریکہ)	25 مئی - 22 جون 1969ء	چارلس جفرسن پال	672/50	پہلی سکاٹی لب پرواز - امریکہ کا پہلا خلائی شیش
اپالو Soyuz (امریکہ اور روس)	15-24 جولائی 1975ء	تھامس وٹس ڈونلڈ	216/05	—
کولمبیا (امریکہ)	12-14 اپریل 1981ء	رابرٹ جان یانگ	54/20	پہلی Space Craft
میر (روس)	8 فروری - 29 دسمبر 1987ء	یوری دی	326.5 دن	—
کولمبیا (امریکہ)	8-23 جولائی 1994ء	رابرٹ جیمز وٹس جیا کی	14 دن 17 گھنٹے 53 منٹ	—
ڈسکوری (امریکہ)	3-11 فروری 1995ء	جیمز ڈی برٹارڈ	8 دن 6 گھنٹے 29 منٹ	—

—	15 دن 17 گھنٹے 40 منٹ	ایڈمز پروف من	22 فروری۔ 19 مارچ 1996ء	کولمبیا (امریکہ)
—	9 دن	کرت براؤن سٹیون	29 اکتوبر۔ 7 نومبر 1998ء	ڈکوری (امریکہ)
—	5 دن	کلنز جفری سٹیون	26-21 جنوری 1999ء	کولمبیا (امریکہ)

◎ جدید اوپیکس کا پہلا سال:

جدید اولپک کھیلیں پہلی بار 1896ء میں ایتھنز (یونان) میں منعقد کی گئیں۔ ایک فرانسیسی ماہر تعلیم بیرن پیری ڈی کوبرٹن نے کھیلوں کے احیاء میں کلیدی کردار ادا کیا۔

◎ سب سے زیادہ جزائر والا ملک:

انڈونیشیا 17,000 جزائر پر مشتمل ہے جو کہ بحرالکاہل اور بحر ہند میں دو ہزار میل تک پھیلے ہوئے ہیں۔ فلپائن (ایشیا) 7,100 جزائر کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔

◎ دنیا کا سب سے بڑا بینک:

31 دسمبر 2000ء کے اعداد و شمار کے مطابق جرمنی کا ڈوئچے بینک دنیا کا سب سے بڑا بینک تھا۔ اس کے اثاثوں کی مالیت 843,379.6 ملین ڈالر تھی۔ امریکہ کا سٹی گروپ 716,937.0 ملین ڈالر کے اثاثوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر تھا۔

◎ دنیا کی سب سے بڑی بینکنگ کمپنیاں:

نمبر شمار	نام بینک	نالیٹ اثاثے (ملین ڈالر)
1-	ڈوئچے بینک ای۔ بی	جرمنی
2-	سٹی گروپ	امریکہ
3-	BNP پارے باس	فرانس
4-	بنک آف ٹوکیو۔ معوشی	جاپان
5-	بنک آف امریکا گروپ	امریکہ
6-	یو بی ایس AG (گروپ)	سوئٹزرلینڈ
7-	HSBC ہولڈنگز PLC	برطانیہ
8-	فوجی بینک لمیٹڈ	جاپان
9-	Sumitomo بینک لمیٹڈ	جاپان
10-	HYPO Vereinsbank ای۔ جی	جرمنی

◎ سب سے زیادہ فی کس آمدنی والا ملک:

2005ء کے اعداد و شمار کے مطابق لکسمبرگ 55,600 امریکی ڈالر فی کس آمدنی کے ساتھ دنیا میں سرفہرست تھا۔ استوائی گنی دوسرے نمبر پر تھا جس کی فی کس آمدنی 150,200 امریکی ڈالر تھی۔

◎ سب سے زیادہ فی کس آمدنی والے ممالک (امریکی ڈالر میں):

نام ملک	فی کس آمدن
1. لکسمبرگ	55,600
2. استوائی گنی	50,200
3. متحدہ عرب امارات	43,400
4. ناروے	42,300
5. امریکہ	41,800
6. آئرلینڈ	41,000
7. آئس لینڈ	35,600
8. ڈنمارک	34,600
9. سان مرینو	34,600
10. کینیڈا	34,000

◎ سب سے کم فی کس آمدنی والے ممالک (امریکی ڈالر میں):

نام ملک	فی کس آمدن
1. ایسٹ تیمور	400 ڈالر
2. کوموروس	600 ڈالر
3. صومالیہ	600 ڈالر
4. ملاوی	600 ڈالر
5. بروڈری	700 ڈالر
6. تنزانیہ	700 ڈالر
7. جمہوریہ کانگو	700 ڈالر
8. افغانستان	800 ڈالر
9. کریبائی	800 ڈالر

10. گنی بساؤ	800 ڈالر
11. سریلونکا	800 ڈالر

● سب سے زیادہ مہاجرین رکھنے والا ملک:

مہاجرین کی سب سے زیادہ تعداد ایران میں ہے۔ اس میں افغانستان اور عراق کے مہاجرین کی تعداد 2,075,500 ہے۔ زائرے دوسرے نمبر پر ہے جہاں انگولا اور صومالیہ کے مہاجرین کی تعداد 1,332,000 ہے۔ اسی طرح اردن 1,294,800 مہاجرین کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ ان کا تعلق فلسطین اور عراق سے ہے۔

● سب سے بڑی بین الاقوامی تنظیم:

اقوام متحدہ سب سے بڑی بین الاقوامی تنظیم ہے۔ 2007ء تک 192 ممالک اس کے رکن تھے۔ اقوام متحدہ کی ابتدا دوسری عالم کیر جنگ کے دوران ہوئی۔ اس کا منشور 25 سے 26 جون 1945ء تک سان فرانسسکو میں تیار کیا گیا جس پر 51 ممالک نے دستخط کئے۔ یہ منشور 24 اکتوبر 1945ء سے نافذ العمل ہوا۔ اس وقت سے لیکر اب تک اقوام متحدہ کے اراکین کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا رہا ہے۔ اقوام متحدہ بین الاقوامی امن و سلامتی کے قیام کے لئے کام کرتی ہے اور رکن ممالک کے درمیان معاشی، سماجی، ثقافتی و سیاسی تعاون کی جو صلاحیتیں کرتی ہے۔

● تاریخ عالم کا قدیم ترین دور:

پری کیمبرین دور دنیا کا قدیم ترین دور ہے جو کہ 4500 سے 590 ملین سال قبل مسیح تک جاری رہا۔ اس کے ہیلو ذوا تک، میزو ذوا تک اور سینو ذوا تک ادوار آئے۔ موجودہ سینو ذوا تک دور کا آغاز 65 ملین سال پہلے ہوا۔ تمام ممالیہ جانور پرنڈے اور پھولدار پودے اسی دور میں نمودار ہوئے۔

● سب سے قدیم اسلامی سلطنت:

سلطنت بنو امیہ (611ء سے 750ء) دنیا کی سب سے پہلی اسلامی سلطنت تھی۔ یہ 661ء میں خلفائے راشدین کے زمانہ کے بعد قائم کی گئی۔ معاویہ اول امیہ سلطنت کا بانی تھا۔

● بھارت میں اولین مسلم سلطنت:

بھارت میں اولین باقاعدہ سلطنت ہونے کا اعزاز سلطنت خاندان غلاماں (1206ء تا 1290ء) کو حاصل ہے۔ ہندوستان میں قائم کی جانے والی اہم سلطنتیں مندرجہ ذیل تھیں:

- 1- سلطنت خاندان غلاماں : (1206ء تا 1290ء)
- 2- غلی سلطنت : (1290ء تا 1320ء)
- 3- تغلق سلطنت : (1320ء تا 1414ء)

- 4- سید سلطنت : (1414ء تا 1451ء)
 5- لودھی سلطنت : (1451ء تا 1526ء)
 6- مغل سلطنت : (1526ء تا 1857ء)
 نوٹ: اسی دوران 1540ء سے 1555ء تک خاندان سوری نے تختِ دہلی پر حکومت کی۔

● سب سے بڑی جنگ:

دوسری جنگِ عظیم (1939ء تا 1945ء) تاریخِ عالم میں لڑی جانے والی جنگوں میں سب سے بڑی جنگ ہے۔ یہ جنگ محوری طاقتوں (جرمنی، اٹلی، جاپان) اور اتحادی طاقتوں (امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس وغیرہ) کے درمیان لڑی گئی۔ 1945ء میں اتحادی طاقتیں اس جنگ میں فتح یاب ہوئیں۔
 ● دوسری جنگِ عظیم میں ہونے والا جانی نقصان:

ملک	جنگی قوت	ہلاک ہونے والی فوجی اشہری	زخمی فوجی اشہری
آسٹریلیا	1,000,000	26,976	180,864
آسٹریا	800,000	280,000	350,117
بلجیئم	625,000	8,460	55,513
برازیل	40,334	943	4,222
بلغاریہ	339,760	6,671	21,875
کینیڈا	1,086,343	42,042	53,145
چین	17,250,521	1,324,516	1,762,008
چیکوسلوواکیہ	—	6,683	8,017
ڈنمارک	—	4,339	—
فن لینڈ	500,000	79,047	50,000
فرانس	—	201,568	400,000
جرمنی	20,000,000	3,250,000	7,250,000
یونان	—	17,024	47,290
ہنگری	—	147,435	89,313
اٹلیا	2,393,891	32,121	64,354

66,716	149,496	3,100,000	اٹلی
140,000	1,270,000	9,700,000	جاپان
2,860	6,500	280,000	نیار لینڈز
17,000	11,625	1,94,000	نیزوی لینڈ
—	2,000	75,000	ٹاروے
530,000	664,000	—	پولینڈ
—	350,000	650,000	رومانیہ
—	2,473	410,056	ساؤتھ افریقہ
14,012,000	6,115,000	—	روس
369,267	357,116	5,896,000	برطانیہ
670,846	291,557	16,112,256	امریکہ
425,000	305,000	3,741,000	یوگوسلاویہ

۴۰ مشرق کا عظیم ترین شاعر:

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کو مشرق کا عظیم ترین فلسفی شاعر سمجھا جاتا ہے۔ وہ نہ صرف ایک ممتاز شاعر تھے بلکہ ایک بہت بڑے فلسفی بھی تھے۔ آپ کی شاعری نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو ان کا شاندار عہد رفتہ یاد دلایا اور ان میں آزادی کی ایک تڑپ پیدا کر دی۔ وہ آزادی کے علمبردار تھے۔ علامہ اقبال کی اہم تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

- (i) بانگ درا (ii) بال جبریل (iii) ضرب کلیم
(iv) زبورِ عجم (v) اسرارِ خودی (vi) ارمغانِ حجاز

۴۱ مغرب کا عظیم ترین شاعر:

شیکسپیر کو مغرب کا عظیم ترین ڈرامہ نگار شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس نے مہمکت، میکبتھ، سٹیک لیر، جولیئس سیزر، ٹیولڈ، پلٹھ، ٹائٹ اور مرچنٹ آف ونس جیسے کئی شاہکار ڈرامے تخلیق کئے۔

۴۲ کائنات میں تیز ترین شے:

روشنی کائنات کی تیز ترین شے ہے۔ یہ ایک لاکھ ستاسی ہزار میل کی حیران کن رفتار کے ساتھ سفر کرتی

ہے۔ اس رفتار کے ساتھ روشنی ایک سیکنڈ میں دنیا کے گرد چھ بار چکر لگا سکتی ہے۔

● سب سے زیادہ گندم پیدا کرنے والا ملک :

چین دنیا میں سب سے زیادہ گندم پیدا کرنے والا ملک ہے۔ یہ سالانہ 102,207,000 میٹرک ٹن گندم پیدا کرتا ہے۔ بھارت 63,007,000 میٹرک ٹن کے ساتھ دوسرے اور امریکہ 59,494,000 میٹرک ٹن کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان کی سالانہ پیداوار 17,002,000 میٹرک ٹن ہے۔

● سب سے زیادہ چاول پیدا کرنے والا ملک :

چین دنیا کا سب سے زیادہ چاول پیدا کرنے والا ملک ہے۔ اس کی سالانہ پیداوار 185,226,000 میٹرک ٹن ہے۔ بھارت 122,372,000 میٹرک ٹن کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان 5,714,000 ٹن چاول پیدا کرتا ہے۔

● سب سے زیادہ سونا پیدا کرنے والا ملک :

جنوبی افریقہ دنیا میں سب سے زیادہ سونا پیدا کرنے والا ملک ہے۔ اس نے 1995ء میں 16,800,000 ٹرائے اونس سونا پیدا کیا۔ امریکہ 10,300,000 ٹرائے اونس اور آسٹریلیا 8,150,000 ٹرائے اونس کے ساتھ دوسرے اور تیسرے نمبر پر تھے۔

● سب سے زیادہ گندم برآمد کرنے والا ملک :

1994ء میں امریکہ 30,571,000 میٹرک ٹن گندم برآمد کر کے دنیا میں سرفہرست تھا۔ دوسرے نمبر پر کینیڈا تھا جس نے 21,378,000 ٹن گندم برآمد کی۔

● سب سے زیادہ شرح پیدائش والا ملک :

شرح پیدائش کے لحاظ سے ملاوی (افریقہ) 5.4 فیصد شرح پیدائش کے ساتھ دنیا میں سرفہرست ہے۔ افغانستان 5.3 فیصد اور روانڈا 5.2 فیصد شرح پیدائش کے ساتھ دوسرے اور تیسرے نمبر پر تھے۔

● سب سے کم شرح پیدائش والا ملک :

ہیڈو 0.8 فیصد شرح پیدائش کے ساتھ دنیا کا سب سے کم شرح پیدائش والا ملک ہے۔ یونان اور اٹلی ایک فیصد شرح پیدائش کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔

● سب سے زیادہ شرح اموات والا ملک :

ہیڈو (جنوبی امریکہ) میں شرح اموات 65 فی ہزار ہے جب کہ افغانستان اور سریلون دونوں

22 فی ہزار شرح اموات کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔

● سب سے کم شرح اموات والا ملک:

1990ء سے 1995ء میں کویت میں سب سے کم شرح اموات 2 فی ہزار ریکارڈ کی گئی۔ اس کے

بعد متحدہ عرب امارات 4 فی ہزار کی شرح کے ساتھ دوسرے نمبر پر تھا۔

● آبادی میں کمی کی زیادہ شرح:

یورپ کی آبادی میں کمی کا رجحان پایا جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 2050 تک یورپ کی

آبادی 498 ملین سے کم ہو کر 486 ملین رہ جائے گی۔ یورپین ممالک مثلاً روس، جرمنی، اٹلی، یوکرین، سپین وغیرہ میں آبادی میں کمی کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔

● عالمی آبادی میں اضافے کی شرح:

سن 1ء میں دنیا کی آبادی صرف 200 ملین تھی۔ یکساں رفتار سے بڑھتے ہوئے 1650ء تک یہ

500 ملین تک جا پہنچی۔ بعد ازاں اگلے دو سو سال (1850ء) میں دنیا کی آبادی 1,000 ملین ہو گئی۔ تاہم

1850ء کے بعد اس میں بے پناہ اضافہ ہوا اور صرف 80 سال میں (1930ء) تک یہ دو گنی ہو کر

2,000 ملین تک جا پہنچی۔ 1930ء کے بعد آبادی میں اضافہ کی رفتار میں مزید اضافہ ہو گیا اور

اگلے 45 برسوں میں یہ 2,000 ملین (2 بلین) سے چھلانگ لگا کر 4,000 ملین (4 بلین) ہو گئی۔ پس

1975ء میں دنیا کی آبادی 4 بلین تھی۔ وسط 1996ء تک یہ بڑھ کر 5772 ملین (5.772 بلین) ہو گئی تھی۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق 2005ء میں دنیا کی آبادی 6.5 بلین ہو چکی ہے۔ آبادی میں

اضافے کی سنگین صورت حال کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہر سیکنڈ کے بعد دنیا کی آبادی میں

تین افراد کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک منٹ کے بعد 180 افراد کا اضافہ ہو جاتا

ہے۔ ہر ایک گھنٹے میں 10,800 افراد کا، ہر روز 259,200 افراد کا، ہر ماہ 7,776,000 افراد کا اور ہر سال

93,312,000 افراد کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ یعنی گزرنے والے ہر سال میں تقریباً 94 ملین افراد دنیا کی

آبادی میں شامل ہو جاتے ہیں۔ 94 ملین کی تعداد اس وقت بہت بڑی نظر آتی ہے جب ہم یہ خیال کرتے

ہیں کہ آسٹریلیا کی آبادی صرف 18 ملین ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر سال دنیا کی آبادی میں پانچ

آسٹریلیا شامل کئے جا رہے ہیں۔

● سب سے زیادہ ارب پتیوں والا ملک:

فوربس میگزین کے مطابق دنیا میں 311 افراد ارب پتی تھے جن میں سے 108 کا تعلق امریکہ

سے، 44 کا جرمنی اور 34 کا جاپان سے تھا۔

◎ دنیا کا امیر ترین آدمی:

دنیا کا امیر ترین شخص بل ٹیش (امریکہ) ہے۔

◎ دنیا کی امیر ترین عورت:

برطانیہ کی ملکہ الزبتھ ثانی دنیا کی امیر ترین خاتون ہے۔ وہ 450 ملین سٹرلنگ پونڈ اثاثوں کی مالک ہے۔

◎ سب سے زیادہ جانی نقصان والا زلزلہ:

24 جنوری 1556ء کو چین کے صوبوں شانزی اور ہونان میں آنے والے زلزلوں سے آٹھ لاکھ تین ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ چین ہی میں 28 جولائی 1776ء کو آنے والے زلزلے نے صوبہ تانگ شی میں سات لاکھ پچاس ہزار افراد کو موت کی نیند سلا دیا۔ 11 اکتوبر 1737ء کو کلکتہ میں ایک شدید زلزلہ آیا جس سے تین لاکھ افراد ہلاک ہو گئے۔

◎ سب سے بڑے گیارہ زلزلوں کی تواریخ اور نقصانات:

نمبر شمار	تاریخ	ملاقہ	ملک	جانی نقصانات
1-	24 جنوری 1556ء	شانزی اور ہونان	چین	830,000
2-	28 جولائی 1776ء	تانگ شان	چین	750,000
3-	11 اکتوبر 1737ء	کلکتہ	بھارت	300,000
4-	26 دسمبر 2004ء	بحر ہند انڈونیشیا	ایشیائی ممالک	300,000
5-	20 مئی 526ء	ایشی اوج	ترکی	250,000
6-	22 مئی 1927ء	نان شان	چین	200,000
7-	31 مارچ 1983ء	پوپیان	کولمبیا	200,000
8-	16 دسمبر 1920ء	کانسو	چین	180,000
9-	یکم ستمبر 1923ء	ٹوکیو/یوکوباما	جاپان	143,000
10-	30 دسمبر 1730ء	جزیرہ ہوکائیڈو	جاپان	137,000
11-	10 جولائی 1949ء	تاجکستان	تاجکستان	120,000

نوٹ: 18 اکتوبر 2005ء کو پاکستان کے صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر میں ملی تاریخ کا سب سے شدید زلزلہ آیا جس سے لاکھوں افراد ہلاک و زخمی اور 57 لاکھ متاثر ہوئے۔

◎ بدترین قحط:

چھین 1954ء سے 1961ء تک دنیا کے بدترین قحط کا شکار ہوا۔ ایک تخمینے کے مطابق اس قحط میں 7 کروڑ پچاس لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔

◎ سب سے بڑا فضائی حادثہ:

دنیا کا سب سے بڑا فضائی حادثہ اس وقت پیش آیا جب 27 مارچ 1977ء کو پان امریکن ائر لائنز کا ایک طیارہ ٹیمر (نیدرلینڈز) میں حادثہ کا شکار ہوا۔ اس حادثہ میں طیارہ پر سوار 583 افراد ہلاک ہو گئے۔

◎ بدترین دھماکہ:

دنیا کا بدترین دھماکہ 3 دسمبر 1984ء کو بھوپال (بھارت) میں ہوا جس سے 3,849 افراد ہلاک ہوئے۔ اسی طرح 6 دسمبر 1917ء کو ہیلی ٹیکس (کینیڈا) میں ہونے والے دھماکے نے 1,654 افراد کو موت کی نیند سلا دیا۔

◎ 1910ء کے بعد پیش آنیوالے دس بدترین دھماکے:

نمبر شمار	تاریخ	جگہ	ملک	جانی نقصانات
1-	3 دسمبر 1984ء	بھوپال	بھارت	3,849
2-	6 دسمبر 1917ء	ہیلی ٹیکس	کینیڈا	1,654
3-	7 اگست 1956ء	کالی	کولمبیا	1,100
4-	2 نومبر 1982ء	سالانگ سرینگ	افغانستان	1 ہزار سے 3 ہزار
5-	14 اپریل 1944ء	بمبئی	بھارت	700
6-	3 جون 1989ء	ادفا آ شاگیس لائن	روس	650
7-	16 اپریل 1947ء	ٹیکساس	امریکہ	576
8-	21 ستمبر 1921ء	اوپاؤ	جرمنی	561
9-	25 فروری 1984ء	کوپیتاؤ	برازیل	508
10-	27 دسمبر 1975ء	چش نالہ	بھارت	431

◎ بدترین طوفان:

جدید عہد کا بدترین طوفان 13 نومبر 1970ء کو بنگلہ دیش میں آیا۔ اس طوفان سے تین لاکھ افراد

لقمہ اجل بنے۔ اسی طرح 30 اپریل 1991ء کو بنگلہ دیش میں ہی آنے والے ایک اور طوفان سے ایک لاکھ انتالیس ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

● بدترین سیلاب:

اگست 1931ء میں چین کے دریا ہوانگ ہی میں آنے والے ایک شدید سیلاب سے 30 لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔

● دنیا کی سب سے بڑی فوج:

عوامی جمہوریہ چین کی فوج دنیا کی سب سے بڑی فوج ہے۔ یہ 29 لاکھ 30 ہزار افراد، 8,000 ٹینکوں، 4,000 لاکھ گیلیاروں اور 52 ہزاروں پر مشتمل ہے۔ افواج کی تعداد کے لحاظ سے امریکہ، روس اور بھارت بالترتیب دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔

● دنیا کی دس سب سے بڑی افواج:

نمبر شمار	ملک	فوج کے افراد کی تعداد	ٹینک	لڑاکا طیارے	آبدوزیں
1-	چین	2,930,000	8,000	4,000	52
2-	امریکہ	1,547,000	12,000		100
3-	روس	1,520,000	19,000		183
4-	بھارت	1,145,000	2,400	500	15
5-	شمالی کوریا	1,128,000	3,400	500	25
6-	جنوبی کوریا	633,000	2,250	130	3
7-	پاکستان	587,000	2,050	243	9
8-	ویت نام	572,000	1,300	125	-
9-	ایران	513,000	1,440	115	2
10-	ترکی	507,000	4,280	125	16

● انگریزی زبان کا سب سے عظیم شاعر:

ولیم شکسپیر کو بین الاقوامی طور پر انگریزی زبان کا سب سے عظیم شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے سب سے ڈراموں مثلاً مرچنٹ آف ونس، ٹو ویلفتھ نائٹ، ایڈیولانگ ان، جولیس سیزر، ہیملٹ، اوٹھیلو، کنگ لیئر، میکبیتھ اور وینز ویش کو عظیم ادبی شاہکاروں کا درجہ حاصل ہے۔ کوئی دوسرا برطانوی مصنف اس کے معیار کو

نہیں پہنچ سکا۔

◎ اٹلی کا عظیم ترین شاعر:

دانتے بلیغیری (1265ء تا 1321ء) اٹلی کا سب سے عظیم شاعر تھا۔ اس کی عظیم تصانیف میں ”دی ڈیوائن کامیڈی“ اور ”لا دیٹانووا“ شامل ہیں۔

◎ جرمنی کا عظیم ترین شاعر:

گوٹے (1749ء تا 1832ء) جرمنی کا عظیم ترین شاعر تھا۔ اس کا رزمیہ ڈرامہ ”گوٹزووان بریشن جن“ اور اس کی خودنوشت عبری پر مشتمل ناول ”دی ساروز آف یگ وروڈ“ جرمن ادب کے شاہکار ہیں۔ گوٹے چھ زبانیں جانتا تھا۔ اس نے سٹیج کرافٹ، طبعیات، فلکیات، فلاسفی اور سائنسز سے متعلقہ کئی کتب کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔

◎ بھارت کا عظیم ترین شاعر:

پانچویں صدی عیسوی سے تعلق رکھنے والے شاعر کالی داس کو سنسکرت زبان کا سب سے عظیم بھارتی شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے سات شاہکاروں میں دور رزمیہ تحریریں، دو مختصر نظمیں اور تین ڈرامے شامل ہیں۔ اس کا ڈرامہ ٹکلتا سنسکرت زبان کا شاہکار مانا جاتا ہے۔

◎ روس کا عظیم ترین ناول نگار:

لیو ٹالسٹائی (1828ء تا 1910ء) روس کا عظیم ترین ناول نگار تھا۔ اس کا تعلق انیسویں صدی سے تھا۔ ٹالسٹائی کے ناول ”وار اینڈ پیس“ (جنگ اور امن) جو کہ 1865ء تا 1869ء کے عرصہ کے درمیان لکھا گیا، روسی ادب کا ایک عظیم شاہکار ہے۔

◎ فارسی زبان کا عظیم ترین شاعر:

شیخ سعدی کو بین الاقوامی طور پر فارسی زبان کا عظیم ترین شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کی تصانیف گلستان اور بوستان نے اسے عالمی شہرت دی۔

◎ سب سے زیادہ دھوپ والی جگہ:

امریکہ کی ریاست ایریزونا میں واقع مقام ”یم“ دنیا میں سب سے زیادہ دھوپ والی جگہ ہے۔ یہ جگہ 91 فیصد ممکنہ گھنٹوں میں دھوپ حاصل کرتی ہے۔

◎ سب سے طویل خلیہ:

تمام خلیوں میں سے عصی خلیوں (نوران) کی لمبائی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ موٹر نیوران

1.3 میٹر (4 فٹ 3 انچ) لمبے ہوتے ہیں۔

● انسانی جسم کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت:

اطالیا، جارجیا (امریکہ) کے رہنے والے شخص ولی جوز کے جسم کا درجہ حرارت 10 جولائی 1980ء کو 46.5 ڈگری سینٹی گریڈ (115.7 ڈگری فارن ہیٹ) تک پہنچ گیا۔ یہ انسانی جسم کا ریکارڈ کیا جانے والے زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ہے۔

● سب سے بھاری بھر کم آدمی:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا جان بروورمینوچ (1941ء تا 1983ء) دنیا کا سب سے بھاری بھر کم آدمی تھا۔ اس کا وزن 635 کلو گرام تھا۔

● دونوں قطبین پر جانے والا پہلا شخص:

رابرٹ سوان زمین کے دونوں قطبین پر جانے والا پہلا شخص تھا۔ وہ قطب جنوبی پر 11 جنوری 1986ء اور قطب شمالی پر 14 مئی 1989ء کو پہنچا۔

● سب سے زیادہ مرتبہ خلا میں چہل قدمی:

خلا میں سب سے زیادہ مرتبہ چہل قدمی کرنے کا ریکارڈ روس کے الیکزینڈر سیری بروف نے قائم کیا۔ اس نے 1990ء اور 1993ء میں اپنے خلائی مشن کے دوران دس مرتبہ خلا میں چہل قدمی کی۔

● سب سے بڑا انفرادی ذخیرہ کتب:

امریکہ کی ریاست انڈیانا کے قصبہ ایوڈا کے ایک شخص جان پنہم کا ذاتی کتب خانہ 15 لاکھ کتب پر مشتمل ہے۔ یہ کتب ایک دو منزلہ عمارت 'چھکار گیراجوں اور ترپال کے بنے کردوں میں رکھی گئی ہیں۔

● سب سے کم ممکنہ درجہ حرارت:

سب سے کم ممکنہ درجہ حرارت منفی 273.15 ڈگری سینٹی گریڈ (منفی 459.76 ڈگری فارن ہیٹ) ہے۔ یہ وہ نقطہ ہے جس پر تمام مائیکرو لی حرارتی حرکت ختم جاتی ہے۔ تاہم 1993ء میں ہیلنکی (فن لینڈ) میں کم سے کم ریکارڈ کیا جانے والا درجہ حرارت 280 میکرو کیلون ($2.8 \times 10^{-10} K$) تھا۔

● سب سے زیادہ پایا جانے والا عنصر:

دنیا میں سب سے زیادہ پایا جانے والا عنصر ہائیڈروجن ہے۔ اس کی مقدار کائنات میں 90 فیصد سے زائد نظام شمسی میں 70.68 فیصد اور زمین پر 36 فیصد ہے۔

● سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا ملک:

سعودی عرب دنیا کا سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا ملک ہے۔

● سب سے زیادہ تیل استعمال کرنے والا ملک:

یو ایس اے دنیا میں سب سے زیادہ تیل استعمال کرنے والا ملک ہے۔

● سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا مقام:

سعودی عرب میں واقع یاد آور آئل فیلڈ دنیا میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا مقام ہے۔ اس میں 82 ملین بیرل تیل پیدا کرنے کی گنجائش ہے۔

● سب سے بڑا تیل صاف کرنے کا کارخانہ:

امریکہ کی ریاست ٹیکساس میں واقع ”امو کو ریفا سٹری“ دنیا میں سب سے بڑا تیل صاف کرنے کا کارخانہ ہے۔ یہ 433,000 بیرل خام تیل یومیہ صاف کر سکتا ہے۔

● سب سے زیادہ چوڑائی رکھنے والا طویل پل:

آسٹریلیا میں واقع سنڈی ہاربر برج 48.8 میٹر (160 فٹ) چوڑا ہے۔ اس پر دو پہلی کی ٹریٹوں کے ریلوے ٹریک، آٹھ سڑکیں، ایک سائیکل ٹریک اور ایک فٹ پاتھ موجود ہے۔

● سب سے بڑی دور بین:

امریکہ کی ریاست ہوائی کے مقام مانا کی میں واقع دور بین دنیا کی سب سے بڑی دور بین ہے۔ اس کا عدد 1,000 سینٹی میٹر (394 انچ) کا ہے۔ اس دور بین کی مدد سے 15,500 میل (25,000 کلومیٹر) کے فاصلے سے ایک کار کی دونوں ہیڈ لائٹس کو الگ الگ دیکھا جاسکتا ہے۔

● بلند ترین مینار:

کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں واقع سی این ٹاور دنیا کا بلند ترین مینار ہے۔ اس کی بلندی 553.34 میٹر (1,815 فٹ 5 انچ) ہے۔ اس مینار میں زمین کی سطح سے 351 میٹر (1,150 فٹ) کی بلندی پر ایک 416 نشست کا گھومنے والا ریسٹورانٹ ہے۔

● سب سے پہلا کمپیوٹر:

”1500 والو-کولاس“ دنیا کا سب سے پہلا پروگرام والا کمپیوٹر تھا۔ اس کمپیوٹر کو ٹی ایچ فلاور نے پروفیسر میکس ایچ اے کے دیے ہوئے ڈیزائن پر بنایا۔ دسمبر 1943ء میں برطانیہ میں اس کمپیوٹر کو استعمال کیا گیا۔

◎ کاری زیادہ سے زیادہ رفتار:

ایک میل فاصلہ کیلئے زمین پر زیادہ سے زیادہ رفتار کا ریکارڈ 1019.467 کلومیٹر فی گھنٹہ (633.468 میل فی گھنٹہ) ہے۔ یہ ریکارڈ 14 اکتوبر 1983ء کو رچرڈ ٹوٹل نے اپنی 17,000 پونڈ قمرست والی رولٹر اس ایوان کاری میں نیواڈا (امریکہ) کے صحرائیں قائم کیا۔

◎ سب سے طویل گلی:

"یونگے سٹریٹ" دنیا کی طویل ترین گلی ہے۔ اس کی لمبائی 1,178 میل (1,869.3 کلومیٹر) ہے اور یہ ٹورنٹو کو اونٹاریو (کینیڈا) سے ملاتی ہے۔

◎ سب سے تیز رفتار جیٹ جہاز:

یہ ایس آر نورس کالاک ہیڈ ایس آر۔ 71 فضائی نگرانی کا طیارہ دنیا کا تیز ترین جیٹ جہاز ہے۔ اس نے جولائی 1976ء میں 2,193.17 میل فی گھنٹہ (3,529.56 کلومیٹر فی گھنٹہ) کی رفتار کے ساتھ پرواز کی۔

◎ اولین بالاصوتی پرواز:

کپٹن چارلز ایکوڈ ہیگر نے 14 اکتوبر 1947ء کو اس وقت دنیا کی سب سے پہلی بالاصوتی پرواز کی جب اس نے اپنا راکٹ طیارہ ہیل ایکس ایس۔ ون 1,015 میل فی گھنٹہ رفتار کے ساتھ اڑایا۔

◎ مصروف ترین بندرگاہ:

روٹرڈیم (نیدرلینڈز) دنیا کی مصروف ترین بندرگاہ ہے۔

◎ مصروف ترین ہوائی اڈہ:

امریکہ کی ریاست الینوائس کے شہر شکاگو کے نزدیک واقع "اوہیئرے" کا ہوائی اڈہ دنیا کا مصروف ترین ہوائی اڈہ ہے۔ اس نے 1995ء میں 900,207 طیاروں اور 76,253,358 مسافروں کی آمد و رفت کا اہتمام کیا۔

◎ سب سے بڑا عجائب گھر:

واشنگٹن ڈی سی (امریکہ) میں واقع سمیٹھ سوئین انٹی ٹیوشن 16 عجائب گھروں اور ایک نیشنل زوالوجیکل پارک پر مشتمل ہے۔

◎ برطانیہ کی سب سے بڑی لائبریری:

لندن میں واقع برٹش لائبریری برطانیہ کی سب سے بڑی لائبریری ہے۔ یہ 19 عمارات پر

مشتمل ہے اور 160 یکر قبہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں 18 ملین سے زائد کتب موجود ہیں۔

● زیادہ کتب لکھنے والا مصنف:

برازیل کا ناول نگار ”جوز کارلوس ریوکی ڈی الیویم اینونی“ دنیا کا سب سے زیادہ کتب لکھنے والا مصنف ہے۔ اس نے یکم جون 1986ء سے اگست 1995ء تک 1,036 ناول تحریر کئے۔

● گر جاگھر میں گانے والا سب سے بڑا حافظہ:

1937ء میں جرمنی کے شہر برسلڈ میں ساٹھ ہزار افراد نے اکٹھے ل کر گایا۔ یہ گر جاگھر میں گانے والا سب سے بڑا حافظہ تھا۔

● زیادہ آسکرا یوارڈز والی فلم:

مشہور انگلش فلم ”بن جڑ“ نے 1959ء میں گیارہ آسکرا یوارڈز حاصل کئے۔

● سب سے بڑا سٹیڈیم:

پراگ (چیکو سلواکیہ) کا اوپن سٹرا ہوو سٹیڈیم دنیا کا سب سے بڑا سٹیڈیم ہے۔ اس میں دو لاکھ چالیس ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔

● سب سے کم عمر عالمی شطرنج چیمپیئن:

1985ء میں روسی کھلاڑی اناطولی کارپوف دنیا کا سب سے کم عمر عالمی شطرنج چیمپیئن بنا۔

● سب سے قیمتی پینٹنگ:

ڈاکٹر گچٹ کی تصویر سب سے قیمتی پینٹنگ سمجھی جاتی ہے۔ 15 مئی 1990ء کو یہ 82.5 ملین امریکی ڈالر میں فروخت کی گئی۔

● سب سے قدیم دارالحکومت:

دمشق (شام) دنیا کا قدیم ترین دارالحکومت ہے۔ اس کی بنیاد 2500 قبل مسیح میں رکھی گئی۔

● طویل ترین بادشاہت:

سب سے طویل بادشاہت کا ریکارڈ اراکان (برما) کے بادشاہ من ہی نے قائم کیا۔ اس نے 1279ء سے 1374ء تک 95 سال حکومت کی۔

● سب سے مختصر مدت کی حکمرانی:

پرتگال کے شہزادہ فلپ کو یکم فروری 1908ء میں تخت نشین ہونے کے صرف بیس منٹ بعد گولی

باردی گئی۔

● سب سے زیادہ زبانوں والا ملک:

پاپوانیو گنی وہ ملک ہے جہاں دنیا میں سب سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق وہاں 869 زبانیں بولی جاتی ہیں۔ بھارت میں 845 زبانیں بولی جاتی ہیں۔

● سکولوں کی زیادہ تعداد والا ملک:

1999ء میں چین میں پرائمری سکولوں کی تعداد (251,253) سب سے زیادہ تھی۔ ثانوی مدارس کے حوالے سے بھارت 241,129 سکولوں کے ساتھ سرفہرست ہے۔

● سب سے کم عمر میں گریجویشن:

امریکہ کی ریاست الاباما کے مقام موبائل سے تعلق رکھنے والے مائیکل کیے نے 10 سال 4 ماہ کی عمر میں گریجویشن کی۔

● سب سے کم عمر میں ڈاکٹریٹ:

1814ء میں لوچاؤ کے رہنے والے کارل وٹے کو برسی کی ایک یونیورسٹی نے جب ریاضی میں ڈاکٹریٹ کی سند دی تو وہ اس وقت 12 سال کا تھا۔

● سب سے طویل مسلسل جنگ:

دنیا کی طویل ترین مسلسل جنگ تیس سالہ یورپین جنگ تھی جو کہ 1618ء سے 1648ء تک لڑی گئی۔

● سب سے بڑا فوجی انخلاء:

ڈنکرک کے فوجی انخلاء کو دنیا کا سب سے بڑا فوجی انخلاء سمجھا جاتا ہے۔ اس انخلاء میں 26 مئی سے 4 جون 1940ء کے عرصہ کے دوران 338,226 برطانوی اور فرانسیسی فوجیوں کو ڈنکرک (فرانس) کی بندرگاہ سے اگلینڈ پہنچایا گیا۔

● سب سے بڑی کھکشاں:

کھکشاؤں کے جمرٹ اسپل 2029 کی وسطی کھکشاں 5,600,000 نوری سالوں کے قطر کے ساتھ کائنات کی سب سے بڑی کھکشاں ہے۔ اس کا قطر "ملکی وے" کھکشاں کے قطر کا 80 گنا ہے۔

● سب سے بڑا ستارہ:

کائنات کا سب سے بڑا ستارہ ایم کلاس پر جانٹ پیل گیوز ہے جس کا قطر 700 ملین کلومیٹر

ہے۔ یہ سورج سے 500 گنا بڑا ہے۔

● سب سے بڑا ستاروں کا جھرمٹ:

کائنات میں پائے جانے والے ستاروں کے 88 جھرمٹوں میں سے ہائڈرا سب سے بڑا ہے۔ یہ پورے آسمان کا تقریباً 3.16 فیصد حصہ ڈھانپے ہوئے ہے۔

● سب سے بڑا ڈائٹونوسار:

زمین پر 265 سے 208 ملین سال پہلے پائے جانے والے سارو پوڈ دنیا کے سب سے بڑے ڈائٹونوسار تھے۔

● سب سے تیز رفتار پرندہ:

بھری گرائٹ فالکن 124 میل فی گھنٹہ (200 کلومیٹر فی گھنٹہ) کی رفتار کے ساتھ دنیا کا سب سے تیز رفتار پرندہ ہے۔ دوسرے پرندوں پر جھپٹتے ہوئے یہ اور بھی زیادہ تیز رفتار ہو جاتا ہے۔

● آبادی کے بغیر براعظم:

قطب جنوبی (انٹارکٹیکا) دنیا کا واحد براعظم ہے جہاں کوئی باقاعدہ آبادی نہیں ہے۔ اس کی غیر مستقل آبادی ان سائنس دانوں پر مشتمل ہے جن کی تعداد سال کے دوران تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ باقاعدہ آبادی کی عدم موجودگی کا باعث قطب جنوبی کا انتہائی سرد درجہ حرارت ہے۔

● سب سے بڑی سیاسی تقسیم:

دولت مشترکہ دنیا کی سب سے بڑی سیاسی تقسیم ہے۔ یہ دنیا کے 53 خود مختار آزاد ممالک پر مشتمل ہے جن کی آبادی 2 ارب اور رقبہ 122,753,51 مربع میل (317,931,93 مربع کلومیٹر) ہے۔

● سب سے زیادہ گنجان آباد علاقہ:

مکاؤ (جنوبی چین) دنیا کا سب سے زیادہ گنجان آباد علاقہ ہے۔ اس کی آبادی کا تناسب 57,067 افراد فی مربع میل (22,176 افراد فی مربع کلومیٹر) ہے۔ دوسرے نمبر پر ہانگ کانگ ہے جہاں ایک مربع میل علاقہ میں 14,952 افراد اور ایک مربع کلومیٹر میں 5772 افراد رہتے ہیں۔ 19 دسمبر 1999ء کو ہانگ کانگ چین کے حوالے کر دیا گیا۔

● سب سے کم گنجان آباد علاقہ:

گرین لینڈ دنیا کا سب سے کم گنجان آباد علاقہ ہے۔ اس کی آبادی 39 افراد فی مربع میل (15 افراد فی مربع کلومیٹر) ہے۔

① سب سے زیادہ آبادی والا شہر:

ٹوکیو (جاپان) دنیا میں سب سے زیادہ آبادی والا شہر ہے۔ 2003ء کے اقوام متحدہ کے تخمینہ کے مطابق اس کی آبادی 3 کروڑ 14 لاکھ تھی۔ میکسیکوٹی نیویارک سٹی اور ممبئی بالترتیب دوسرے تیسرے اور چوتھے نمبر پر تھے۔

② سب سے بڑی لہریں:

دنیا کی سب سے بڑی لہریں خلیج ہندی (کینیڈا) میں وجود میں آتی ہیں۔ ان لہروں کا اوسط اچھال 14.50 میٹر (47 فٹ 6 انچ) ہے۔

③ سب سے کثیف سیارہ:

زمین کائنات کا سب سے کثیف سیارہ ہے۔ اس کی کثافت پانی سے 5.515 گنا زیادہ ہے۔

④ سب سے زیادہ متحرک آتش فشاں پہاڑ:

جزائر ہوائی (ہوائیس) میں واقع کیلائی نامی آتش فشاں پہاڑ دنیا کا سب سے زیادہ متحرک آتش فشاں پہاڑ ہے کیونکہ 1983ء سے یہ باقاعدگی کے ساتھ لادافشانی کرتا چلا آ رہا ہے۔

⑤ سب سے کم کثیف سیارہ:

زحل کائنات کا سب سے کم کثیف سیارہ ہے۔ اس کی کثافت پانی کے مقابلہ میں 0.685 گنا ہے۔

⑥ سب سے چھوٹی جمہوریت:

مغربی بحر الکاہل میں واقع نورو کا جزیرہ دنیا کی سب سے چھوٹی جمہوریت ہے۔ اس کا رقبہ 8 مربع میل (21 مربع کلومیٹر) ہے اور آبادی صرف دس ہزار افراد پر مشتمل ہے۔

⑦ طویل ترین خلائی چہل قدمی:

دنیا کی طویل ترین خلائی چہل قدمی پیرے تقوٰات راکٹ سپر اور ٹام ایمرز نے 13 مئی 1992ء کو کی جب انہوں نے 8 گھنٹے اور 29 منٹ کا عرصہ خلا میں چلتے ہوئے گزارا۔

⑧ سب سے تیز رفتار آبدوز:

روس کی ایٹمی قوت سے چلنے والی لیفا کلاس آبدوز کی زیادہ سے زیادہ رفتار 40 ناٹ (72 کلومیٹر فی گھنٹہ) ہے۔ اندازہ ہے کہ یہ 760 میٹر (2500 فٹ) کی گہرائی تک غوطہ کھا سکتی ہے۔

⑨ مختصر ترین جنگ:

دنیا کی مختصر ترین جنگ 27 اگست 1896ء کو برطانیہ اور زنجبار کے مابین لڑی گئی۔ یہ 9 بجے سے لیکر 9:45 بجے تک صرف 45 منٹ تک جاری رہی۔

● سب سے بڑا قومی دفاعی بجٹ:

دفاعی تحقیق اور ترقی پر صرف کیا جانے والا امریکی دفاعی بجٹ دنیا کا سب سے بڑا قومی دفاعی بجٹ ہے۔ یہ حکومت کے تمام اخراجات کا 5.3% فیصد ہے۔

● سب سے بڑا تراشا ہوا ہیرا:

دنیا کا سب سے بڑا تراشا ہوا ہیرا گوئلڈن جوہلی کا وہ ڈائمنڈ ہے جو کہ تھائی لینڈ کے صنعت کاروں کے ایک گروپ نے ڈی بیئرز سے خرید کر تھائی لینڈ کے بادشاہ کو گوئلڈن جوہلی کے موقع پر پیش کیا۔ اس ہیرے کا وزن 545.67 قیراط ہے اور یہ شاہی عصا میں جڑا ہوا ہے۔

● تیز ترین تیزاب:

ہائیڈروفلورک ایسڈ میں اینٹی منی پیٹینا فلورائیڈ کا 80% فیصد محلول دنیا کا تیز ترین تیزاب ہے۔ اس کا 50% فیصد کمزور محلول مرکز مند حک کے تیزاب سے 10^{18} گنا زیادہ طاقتور ہے۔

● سب سے بڑا مصنوعی جزیرہ:

جزیرہ فلیوولینڈ پولڈر کے دونوں حصے یعنی شرقی (کوسٹلیجک) پولڈر اور جنوبی (ڈوئیڈلیجک) پولڈر ایک مسلسل زمینی رقبہ کی صورت میں ہیں اور بقیہ نیدر لینڈز کے ساتھ ڈائیکس، پلوں اور کارولے کے ذریعے منسلک ہیں۔

● مضبوط ترین ڈیم:

دریائے ہینسی (روس) پر واقع سیانوشوینسکا یا ڈیم مکمل طور پر بھرے ہوئے 313000 ملین کیوبک میٹر (41000 ملین کیوبک گز) کی گنجائش کے ساتھ ذخیرہ آب کا 18 ملین ٹن وزن برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ ڈیم جو کہ 1987ء میں مکمل کیا گیا تھا 245 میٹر (803 فٹ) بلند ہے۔

● طویل ترین رنگ روڈ:

لندن کی M-25 موٹروے 195.5 کلومیٹر (121.5 میل) لمبی ہے۔ یہ 1972ء سے 1986ء تک تعمیر کی گئی اور اس پر اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ 909 ملین پاؤنڈ یا 7.5 ملین پاؤنڈ فی میل ہے۔

● مصروف ترین ریلوے نظام:

سب سے زیادہ مسافر لے جانے والا ریلوے کا نظام مشرقی جاپان ریلوے کمپنی کا ہے جس کے ذریعے 1995-96ء میں 6.067 ملین مسافروں نے سفر کیا۔

© سب سے بڑا طیارہ بردار جہاز:

امریکی بحریہ کے طیارہ بردار جہازوں یو ایس ایس نمٹز، یو ایس ایس ڈوائٹ ڈی آئزن ہاور، یو ایس ایس کارل ونسن، یو ایس ایس تھیوڈور روز ویلٹ، یو ایس ایس ابراہام لنکن، یو ایس ایس جارج واشنگٹن اور جان سی سٹینس ایک ہی کلاس سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا وزن مساوی ہے۔ ان کا شمار دنیا کے سب سے بڑے طیارہ بردار جہازوں میں کیا جاتا ہے۔

© سب سے تیز رفتار ٹینک:

برطانیہ کا ٹینک ”سکارمین“ دنیا کا سب سے تیز رفتار ٹینک ہے۔ یہ 75 فیصد وزن کے ساتھ 80 کلومیٹر فی گھنٹہ (50 میل فی گھنٹہ) کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔

© کان کنی کا بدترین حادثہ:

26 اپریل 1942ء کو چین کے مقام ہان کیکو میں کوئلہ کی کان کے ایک حادثہ میں 1549 افراد ہلاک ہوئے۔

© خلائی گردش کا طویل ترین دورانیہ:

”ہرشل ریگولٹ“ نامی دم دار ستارے کی خلائی گردش کا دورانیہ 156 سال ہے جو کہ خلائی گردش کا طویل ترین دورانیہ ہے۔

© طویل ترین سورج گرہن:

سورج گرہن کا زیادہ سے زیادہ ممکن دورانیہ 7 منٹ 31 سیکنڈ ہے۔ گذشتہ طویل ترین دورانیہ کا سورج گرہن ۱۲ نومبر 1955ء کو فلپائن میں پیش آیا جب سورج گرہن 7 منٹ 8 سیکنڈ تک جاری رہا۔ اگرچہ زیادہ وقت یہ بادلوں کی زد میں رہا۔ آئندہ 7 منٹ 29 سیکنڈ دورانیے کا ایک طویل سورج گرہن 16 جولائی 2186ء کو وسطی بحر اوقیانوس میں متوقع ہے۔

© زیر زمین ٹرین کا بدترین حادثہ:

28 اکتوبر 1995ء کو باکو (آذربائیجان) میں زیر زمین ٹرین پیش آنے والے ٹرین کے ایک حادثہ میں 300 افراد ہلاک ہوئے۔

© انفلوئنزا کی بدترین وبا:

عالمی سطح پر انفلوئنزا کی وبا پھیلنے کا بدترین واقعہ 1918-19ء میں پیش آیا، جب اس مرض سے 21,640,000 افراد ہلاک ہوئے۔

© سب سے تیز رفتار گلیشیر :

الاسکا (یو ایس) کے مقامات انگریج اور والدیز کے درمیان واقع کولمبیا نامی گلیشیر 20 میٹر (65 فٹ) فی یوم کی شرح کے ساتھ بہہ رہا ہے۔

© سب سے پہلا ٹیسٹ ٹیوب بچہ :

دنیا کا سب سے پہلا ٹیسٹ ٹیوب بچہ بی لوئیس براؤن تھا۔ 25 جون 1978ء کو لاسکاز انگلینڈ میں واقع اولڈہیم جنرل ہسپتال میں پیدائش کے وقت اس کا وزن 2.6 کلوگرام تھا۔

© انسانی جسم کی طویل ترین ہڈی :

انسانی جسم میں طویل ترین ہڈی ران کی ہڈی ”فیمر“ ہے۔ اس کی لمبائی 6 فٹ قد رکھنے والے انسان میں 19.75 انچ ہوتی ہے۔ دیو قامت جرسن کانسیٹینا کن کو طویل ترین ہڈی رکھنے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس کی ہڈی کی لمبائی 29.9 انچ تھی۔

© انسانی جسم کی سب سے چھوٹی ہڈی :

انسانی جسم کی سب سے چھوٹی ہڈی سٹپس یا سٹریپ ہے۔ یہ انسانی کان کے اندر واقع تین سماعتی ہڈیوں میں سے ایک ہے۔ اس کی لمبائی 0.10 سے 0.13 انچ تک ہوتی ہے۔

© بدترین قتل عام :

بدترین قتل عام کا واقعہ 1311ء سے 1340ء کے عرصہ کے دوران پیش آیا جب منگولوں نے 3 کروڑ 50 لاکھ چینی باشندوں کو ہلاک کر دیا۔

© بذریعہ انتقال جگر حاصل کرنے والا پہلا شخص :

جاپان کا باشندہ لی چیرہ سورویا بذریعہ انتقال جگر حاصل کرنے والا پہلا شخص تھا۔ اس نے جولائی 1889ء میں 18 ماہ کی عمر میں جگر حاصل کیا۔

© سب سے زیادہ ٹریفک کا مقام :

دنیا میں سب سے زیادہ ٹریفک رکھنے والا مقام آرٹج کاؤنٹی کیلیفورنیا (یو ایس) میں واقع انٹر سٹیٹ روٹ 405 ہے۔ اس مقام پر ہر گھنٹہ کے دوران 25500 گاڑیاں گزرتی ہیں۔

© سب سے طویل خشک سالی کا مقام :

شمالی چلی میں واقع صحرائے ایٹا کا سال بھر بہت زیادہ خشک سالی سے دوچار رہتا ہے، کیونکہ یہاں بارش تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔

© سب سے طاقتور لیزر شعاعیں:

1996ء میں کیلیفورنیا (یو ایس) میں واقع لارنس لیور مورٹیشل لیبارٹری میں ”پیلا واٹ“ نے 1.3×10^{15} واٹ طاقت کی استعداد رکھنے والی لیزر شعاعیں پیدا کیں۔ ان شعاعوں میں سے بیشتر کوریٹ کے ایک ذرہ کے مساوی ہدف تک 1×10^{-12} سیکنڈ میں منتقل کیا گیا۔

© طویل ترین دن:

ہر سال 21 جون طویل ترین دن ہوتا ہے۔

© مختصر ترین دن:

سال کے دوران مختصر ترین دن 22 دسمبر ہوتا ہے۔

© سب سے وزنی اوالے:

1986ء میں بنگلہ دیش کے ضلع کوپال گنج میں ایک کلوگرام (2 پاؤنڈ 3 اونس) وزنی اوالے

گرے۔

© فضا میں سب سے کم پایا جانے والا عنصر:

فضا میں سب سے کم پایا جانے والا عنصر تابکار گیس ریڈان ہے۔

© سب سے زیادہ دیر تک رہنے والی قوس قزح:

14 مارچ 1994ء کو شیفلڈ یارک شائر انگلینڈ میں صبح نو بجے سے لیکر 3 بجے پہر تک قوس قزح

(چھ گھنٹے) دکھائی دیتی رہی۔

© سب سے زیادہ مہلک متعدی مرض:

پلیگ کی نمونیائی شکل سب سے زیادہ مہلک متعدی مرض ہے۔ اس کی ہلاکت کی شرح

99.99 فیصد ہے۔

© زیادہ ایٹمی ری ایکٹرز والا ملک:

1995ء کے آخر تک امریکہ میں 109 ایٹمی ری ایکٹرز تھے۔ اس کے بعد فرانس 56 اور

جاپان 51 ایٹمی ری ایکٹرز کے ساتھ دوسرے اور تیسرے نمبر پر تھے۔

© سب سے زیادہ برف باری:

پیراڈائز ماؤنٹ ریڈوائٹن سٹیٹ (امریکہ) میں 19 فروری 1971ء سے 18 فروری 1972ء

تک 31102 ملی میٹر (1244.5 انچ) برف باری ہوئی۔

◎ بلند ترین یادگار:

28 اکتوبر 1965ء کو امریکہ کی ریاست میسوری کے مقام سینٹ لوئیس میں واقع مغربی محراب کا شین لیس سٹیل سے بنا ہوا دروازہ تعمیر کیا گیا تاکہ 1803ء میں لوزیانا کی خرید کے بعد مغرب کی جانب وسعت کی یاد کو زندہ رکھا جاسکے۔ یہ ایک گولائی دار محراب ہے جس کی چوڑائی 192 میٹر (630 فٹ) ہے اور بلندی بھی اتنی ہی ہے۔ اس یادگار کا ڈیزائن 1947ء میں ایڈو ساری سن نے تیار کیا اور اس پر 29 ملین ڈالر لاگت آئی۔

◎ سب سے بڑا قلعہ:

دنیا کا سب سے بڑا قلعہ ”فورٹ جارج“ ہے جو کہ یو کے میں واقع آرڈر سینر ہائی لینڈ میں 69-1748ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کی لمبائی 640 میٹر (2100 فٹ) اور اوسط چوڑائی 189 میٹر (620 فٹ) ہے۔ یہ قلعہ 17.2 ہیکٹر (42.5 ایکڑ) رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔

◎ بدترین سیلاب:

دنیا کا بدترین سیلاب اکتوبر 1887ء میں چین کے دریا ہوانگ ہی میں آیا۔ اس سیلاب میں 9 لاکھ افراد موت کا شکار ہوئے۔

◎ سب سے بڑا داخلی سٹیڈیم:

نوا اور لینز لوزیانا (یو ایس) میں واقع سپر ڈوم دنیا کا سب سے بڑا داخلی سٹیڈیم ہے۔ یہ 83.2 میٹر (273 فٹ) بلند ہے اور اس کا رقبہ 5.26 ہیکٹر (113 ایکڑ) ہے۔ اس سٹیڈیم میں 97365 افراد کے بیٹھے کی گنجائش ہے۔

◎ سب سے بڑا داخلی واٹر پارک:

میازاکی (جاپان) میں واقع اوشین ڈوم دنیا کا سب سے بڑا داخلی واٹر پارک ہے۔ اس کی لمبائی 300 میٹر (985 فٹ) چوڑائی 100 میٹر (328 فٹ) اور اونچائی 38 میٹر (124 فٹ) ہے۔ اس کے ساحل کی لمبائی 140 میٹر (459 فٹ) ہے۔

◎ سب سے کم عمر جج:

پلانو ٹیکساس (یو ایس) سے تعلق رکھنے والا جان ہٹن دنیا کا سب سے کم عمر جج تھا۔ جنوری 1991ء میں جب اس نے اپنا عہدہ سنبھالا تو اس کی عمر صرف 18 سال 11 ماہ تھی۔ پاکستان کا سب سے کم عمر جج جسٹس محمد الیاس تھا۔ 1952ء میں لاہور میں تقرری کے وقت اس کی عمر صرف 20 سال 9 ماہ تھی۔

© زیر زمین سب سے بڑی جھیل:

زیر زمین واقع دنیا کی سب سے بڑی جھیل ڈریکن ہاک لاک نامی غار کے اندر گروت فاؤنٹین (نمیبیا) کے نزدیک واقع ہے۔ یہ جھیل 1986ء میں دریافت کی گئی۔ یہ 66 میٹر (217 فٹ) زمین سے نیچے ہے اور ایک جائزے کے مطابق اس کا رقبہ 2.61 ہیکٹر (6.45 ایکڑ) ہے۔

© سب سے عمر رسیدہ اولمپک چیمپئن:

پیٹرک جوزف بیب میکڈلڈ (امریکہ) اولمپک اعزاز جیتنے والا سب سے عمر رسیدہ کھلاڑی اس وقت بنا جب 21 اگست 1920ء کو اس نے 42 سال 26 دن کی عمر میں اینٹورپ (بیلجیئم) میں منعقدہ 25.4 کلوگرام (56 پاؤنڈ) قہر و کا مقابلہ جیتا۔

© سب سے نو عمر اولمپک چیمپئن:

باربرا اپرل جونز (امریکہ) 27 جولائی 1952ء کو سب سے کم عمر سونے کا تمغہ جیتنے والی کھلاڑی بن گئی جب اس نے 15 سال 123 دن کی عمر میں ہلسکی (فن لینڈ) میں 4x100 میٹر ریلے دوڑ جیتنے والی ٹیم میں حصہ لیا۔

© سب سے طویل پیدل دوڑ:

1929ء میں منعقد ہونے والی نیویارک سے لاس اینجلس، کیلیفورنیا (امریکہ) تک براعظمی دوڑ میں 5898 کلومیٹر (3.665 میل) کا فاصلہ طے کیا گیا۔ فن لینڈ میں پیدا ہونے والے جانی شالونے یہ دوڑ 79 دنوں میں جیتی۔

© مہنگا ترین سٹیڈیم:

466 ملین ڈالر سے تعمیر شدہ فرانس میں پیرس کے مقام سینٹ ڈینس پر سٹیڈی ڈی فرانس فٹ بال سٹیڈیم دنیا کا مہنگا ترین سٹیڈیم ہے۔ یہاں 1998ء میں فرانس نے 3-0 سے برازیل کو ہرا کر فٹ بال ورلڈ کپ جیتا تھا۔

سٹیڈیم میں 80,000 تماشائیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔

© سب سے بڑی عجائب گیلری:

Guggenheim Museum Gallery پلداؤ (سین) میں 450.2 فٹ اونچی اور 98 فٹ چوڑی یہ عجائب گیلری 100 ملین ڈالر سے مکمل ہوئی اور 10 اکتوبر 1997ء کو عوام کیلئے کھولی گئی۔

© سب سے بڑا جانور:

نیل دھیل (Balaenoptera Musculus) دنیا کا سب سے بڑا سمندری جانور ہے۔ پیدائش کے وقت اس کا وزن 3 ٹن اور 12 ماہ کی عمر تک پہنچ کر اس کا وزن تقریباً 26 ٹن ہو جاتا ہے۔
1994ء میں 209 ٹن وزنی اور 90 فٹ 6 انچ لمبی فیمیل نیل دھیل پکڑی گئی تھی جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔

© سب سے زیادہ ہوٹل کمرے:

لاس ویگاس (Nevada- امریکہ) جو دنیا بھر میں جوئے خانوں کے لئے مشہور ہے، یہاں کے ہوٹلوں کے ٹوٹل کمرے 109,365 ہیں جو دنیا میں کسی بھی شہر میں واقع ہوٹل کے کمروں سے زیادہ ہیں۔ دنیا کے پہلے دس بڑے ہوٹل لاس ویگاس میں ہیں۔

© سب سے زیادہ قیمتی فروخت ہونے والی کتاب:

8 جولائی 1998ء کو جفری چاسر کی کتاب Canterbury Tales کی اصل کاپی لندن میں 7,394,400 ڈالر میں فروخت ہوئی۔ یہ کتاب 1477ء میں شائع ہوئی تھی۔

© سب سے زیادہ خلائی سفر کرنے والا خلا باز:

امریکہ کے ستوری ماگر یونانی خلا باز نے 1983ء سے 1996ء تک کل 53 دنوں پر مشتمل 6 خلائی سفر کئے۔ ان کا آخری مشن سپیس شٹل کولمبیا کے ذریعے 19 نومبر تا 7 دسمبر 1996ء کو زمین کے گرد 278 ریکارڈ چکر لگاتا تھا۔ 17 دن 15 گھنٹے اور 53 منٹ میں 7 ملین میل سے زائد فاصلہ طے کیا۔

© معمر ترین خلا باز:

جان گلین جونیر دنیا کا معمر ترین خلا باز ہے جو 77 سال 103 دن کی عمر میں Discovery STS-95 کے ذریعے 29 اکتوبر 1998ء کو مشن پر روانہ ہوا۔ 11 دن بعد 7 نومبر 1998ء کو زمین پر واپسی ہوئی۔

© خلائی سٹیشن کے ذریعے سب سے زیادہ خلائی پروازیں:

2 مارچ 1999ء تک میر خلائی سٹیشن کے ذریعے زمین کے گرد 75000 چکر مکمل کئے گئے۔

© قدیم ترین تہذیب:

وادئ سندھ کی تہذیب دنیا کی قدیم ترین تہذیب شمار کی جاتی ہے جو 3300 ق م پرانی ہے۔ اسے 1820ء میں چارلس مین نے ہڑپہ کے قریب دریافت کیا۔

© ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے والا کم عمر ترین کوہ پیما:

سامبو تانگ (نیپال) 17 سال 6 ماہ اور 15 دن کی عمر میں 5 مئی 1973ء کو ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے والا دنیا کا کم عمر ترین کوہ پیما ہے۔

© سب سے زیادہ ایجادات کا موجد:

امریکی موجد تھامس ایلو ایڈیسن 1,093 ایجادات رجسٹرڈ کروانے والا تاریخ کا عظیم ترین موجد ہے۔

© سب سے بڑا تعمیراتی پراجیکٹ:

2009ء میں مکمل ہونے والا Gorges ڈیم (چین) 600 فٹ اونچا ہوگا۔ اس پر 25.5 بلین ڈالر کی لاگت کا تخمینہ ہے۔

© سب سے بڑا ڈیپارٹمنٹل سٹور:

Macy's نامی ڈیپارٹمنٹل سٹور دنیا کا سب سے بڑا سٹور ہے جو 2.15 ملین فٹ پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ سٹور 11 منزلہ ہے۔ Macy's سٹور نیویارک میں ہے۔

© سب سے بڑا اہلتا ہوا دریا:

دیلڈا تنگور آکس لینڈ میں واقع گرم پانی کے چشموں سے 245 لٹر (65 گیلن) فی سیکنڈ کی شرح سے پانی کے فوارے اچلتے ہیں۔ جس جگہ سے فوارے اچلتے ہیں اس کا درجہ حرارت 99 ڈگری سینٹی گریڈ (210 ڈگری فارن ہیٹ) ہے۔ کچھ دور نیچے جا کر ریکیگا والسا کے ساتھ اتصال کے مقام پر پانی کا درجہ حرارت 82 ڈگری سینٹی گریڈ (180 ڈگری فارن ہیٹ) ہے۔

© سب سے بڑے پتے:

جزائر میکارین (بحر ہند) میں پائے جانے والے ریفلینیا پام اور جنوبی امریکہ و افریقہ میں پائے جانے والے ہیمبو پام درخت کے پتوں کی لمبائی 20 میٹر (65 فٹ 6 انچ) ہے۔ پتوں کی ڈنڈیوں کی لمبائی 4 میٹر (13 فٹ) ہے۔

© سب سے تیز رفتار بڑھنے والا درخت:

جون 1947ء میں صباح (ملائیشیا) میں لگائے جانے والے درخت "الیز یا فالکینا" کے بڑھنے کی شرح 13 ماہ میں 10.74 میٹر (35 فٹ 3 انچ) یا 28 ملی میٹر (1 1/10 انچ) فی یوم تھی۔

© سب سے ست رفتار بڑھنے والا درخت:

کینیڈا کے گریٹ لیک ایریا میں پہاڑی کے پہلو میں اگنے والا سفید صنوبر دنیا میں سب سے ست رفتار شو و نما پانے والا درخت ہے۔ 155 سالوں کے بعد بھی اس کی بلندی 10.2 سینٹی میٹر (14 انچ) تھی۔ اس کا وزن صرف 17 گرام (3/5 اونس) اور اس کے وزن میں اضافے کی سالانہ شرح 0.11 گرام (1/250 اونس) تھی۔

© سب سے زیادہ میڈل جیتنے والا کھلاڑی:

کارل لیوس دس میڈل اور ایک خاتون میلن اونے تیرہ میڈل جیت کر دنیا میں سرفہرست ہیں۔
© زیادہ میچ کھیلنے والا فٹ بالر:

سعودی عرب کے ساجد عبداللہ محمد نے 1978ء سے 1994ء تک اپنی قومی ٹیم کے لئے 147 میچوں میں حصہ لیا۔

© سب سے زیادہ ہاکی میچ کھیلنے والے کھلاڑی:

ہینز ڈوپ نے 1975ء سے 1989ء تک 286 مرتبہ مغربی جرمنی کی نمائندگی کی۔

© سب سے طویل کرکٹ میچ:

3 سے 14 مارچ 1939ء تک ڈربن (جنوبی افریقہ) میں انگلستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان کھیلا جانے والا ٹیسٹ میچ دسویں دن ادھورا چھوڑ دیا گیا کیونکہ انگلستان کی ٹیم کو وطن لے جانے والے بحری جہاز نے اس دن روانہ ہونا تھا۔ کھیل کل 43 گھنٹے 16 منٹ جاری رہا اور میچ میں 1981 رنز بنائے گئے۔

© ایک میچ میں سب سے زیادہ کیچ:

16 سے 17 اگست 1928ء کو چیمپئن ہام (یو کے) میں گلوٹر شائر اور سرے کے درمیان کھیلے جانے والے میچ میں والٹر ہیمنڈ نے 10 کیچ پکڑے جن میں سے چار پہلی انگلز اور چھ دوسری انگلز میں تھے۔

☆☆☆☆☆☆

دُنیا کے بڑے شہر (World's Largest Cities)

نیویارک (New York):

امریکی ریاست نیویارک (N.Y) کا شہر ہے۔ آبادی 8,085,742 ہے۔ رقبہ 321.8 مربع میل ہے۔ دُنیا بھر میں بلند ترین عمارتیں اس شہر میں ہیں۔ اقوام متحدہ اور دُنیا کی بڑی بڑی تنظیموں کے دفاتر یہاں واقع ہیں۔ تجارت، ٹیلی کمیونی کیشن، صنعت، فیشن اور اشتہارات کا مرکز ہے۔ دُنیا کی چوتھی بڑی بلڈنگ سیرز ٹاور یہاں واقع ہے جو 1998ء تک دُنیا کی بلند ترین عمارت کا اعزاز رکھتی تھی۔

لاس اینجلس (Los Angeles):

امریکی ریاست کیلیفورنیا کا شہر ہے۔ آبادی 3,819,951 ہے جبکہ رقبہ 467.4 مربع میل ہے۔ امریکہ کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ دُنیا کی مشہور فلمی صنعت Holly Wood یہاں واقع ہے۔ دُنیا بھر سے لاکھوں سیاح ہر سال یہاں آتے ہیں۔

دمشق (Damascus):

شام (Syria) کا دارالحکومت اور دُنیا کا قدیم ترین شہر ہے۔ آبادی 2,318,800 ہے۔ آشوری اور ایرانی کے بعد دیگر حکمران رہے۔ 332 ق م میں سکندر اعظم نے فتح کیا۔ قدیم مصری زبان میں اس کا نام دمشق تھا۔ 64 ق م میں پانچویں کی زیر قیادت رومنوں کے قبضہ میں رہا۔ 635ء میں عربوں نے فتح کر لیا۔ 375ء میں شہنشاہ تھیوڈوسیوس اول کے عہد میں قدیم رومی معبود کی جگہ عظیم الشان کلیسا تعمیر کیا گیا جو مسلمانوں کے عہد میں جامع مسجد بن گیا۔ اعظم محل، سینٹ انا، مسجد اموی، مسجد سلیمانیہ قابل دید تاریخی عمارات ہیں۔ سینٹ انا نیوہ جگہ ہے جہاں روایات کے مطابق سینٹ پال کی یونانی مجرمانہ طور پر واپس آئی تھی۔

روم (Rome):

اطلی (Italy) کے دارالحکومت کی آبادی 3,550,900 ہے۔ Etemal City یعنی ابدی شہر بھی کہلاتا ہے۔ سلطنت بازنطیس، کیلی گولا (Caligula) اور کلاؤڈیس اول کے ماتحت جزائر، برطانیہ سے ایشیا تک مغرب کی عظیم ترین متحدہ سلطنت کا دارالحکومت بھی رہا۔ نیرو (Nero) کے عہد میں 68ء میں روم میں آگ لگ گئی۔ تاہم دوبارہ خوبصورت بنا لیا گیا۔ پاپائی نظام کو عروج دیا۔ عیسائیت کا مرکز رہا ہے۔ تاریخی عمارات، کلوزیم، لے ٹرن، سینٹ پیٹرکس، پال سینٹ لارنس کے گرجے مشہور ہیں۔ فوریزے محل، فارینیزا، ولا بورگیزے جیسے محل اور مذہبی عبادت گاہوں کی وجہ سے دُنیا کا بہت بڑا سیاحتی شہر ہے۔

ملتان (Multan):

پاکستان کا قدیم ترین شہر ہے۔ آبادی 10 لاکھ سے زائد ہے۔ 327 ق م میں سکندر اعظم نے

اس پر قبضہ کر لیا۔ البیرونی نے اپنے سفرنامہ میں اسے 2 لاکھ سولہ ہزار 4 سو 30 برس پرانا شہر لکھا ہے۔ ہندوؤں کی مقدس کتاب ”رگ وید“ یہاں لکھی گئی تھی۔ چندر گپت اشوک چندر سہارس رائے راجہ جج اور راجہ داہر حکمران رہے۔ محمد بن قاسم کے بعد 1010ء میں محمود غزنوی نے فتح کیا۔ پاکستان میں زرعی پیداوار اور تجارت کا مرکز ہے۔ اولیائے کرام کے مزارات کی وجہ سے مشہور ہے۔ گردگرم، گدا اور گورستان چار چیزیں مشہور ہیں۔ پاکستان کا سب سے بڑا میڈیکل کالج نیشنل کالج یہاں واقع ہے۔

ماسکو (Moscow):

روس کا دارالحکومت۔ آبادی 11,970,500 ہے۔ دریائے ماسکو کے کنارے آباد ہے۔ 12 ویں صدی عیسوی میں تعمیر کیا گیا۔ 1572ء میں آگ لگائی گئی۔ پیٹریارکات لینن کا مقبرہ ریڈسکوائر میں واقع ہے۔ دنیا کا مشہور ترین تھیٹر ”ماسکوارت تھیٹر“ ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں ہٹلر کی فوجیں ماسکو سے 20 میل دور روہ گئی تھیں۔ روس کی اہم حکومتی عمارتیں خصوصاً کریمین یہاں واقع ہے۔ روس کی سب سے بڑی یونیورسٹی ماسکو یونیورسٹی جو 1755ء میں بنی یہاں واقع ہے۔ اس کی بنیاد لومونوسوف Lomonosov نے رکھی تھی۔

ڈھاکہ (Dhaka):

بنگلہ دیش کا دارالحکومت ہے۔ آبادی 10,356,500 ہے۔ 700 سے زائد مساجد ہیں اس لیے مسجدوں کا شہر بھی کہلاتا ہے۔ قدیم عمارتوں میں 17 ویں صدی کی مسجد مغلوں کا قلعہ اور عظیم ہندو مندر ڈھاکہ کی شہر مندروں کا واقع ہے۔ شاہ باغ ایونٹو میں تعمیر ہونے والی مراکشی طرز تعمیر کی مسجد دیدہ زیب ہے۔ پٹ سن کی صنعت کا بہت بڑا مرکز ہے۔

دہلی (Dehli):

بھارت کا دارالحکومت اور قدیم ترین شہر ہے۔ آبادی 17,037,900 ہے۔ قطب مینار اور لوہے کی لاکھ کی وجہ سے مشہور ہے۔ دہلی کی جامع مسجد جو مغلیہ دور میں بنی دیدہ زیب ہے۔ 1206ء میں سلطنت دہلی کے پہلے دارالحکومت کی ابتدا ”دہلی“ شہر سے ہی ہوئی۔ 1803ء میں انگریز دہلی پہنچے۔ 1912ء میں متحدہ ہندوستان کا دارالحکومت بنا۔ لال قلعہ اور چاندنی چوک بازار مشہور ترین جگہیں ہیں۔

بالتی مور (Baltimore):

امریکی ریاست میری لینڈ (Mary Land) کا شہر ہے۔ آبادی 636,251 ہے۔ بحری جہاز بنانے کی صنعت کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ شہر کا رقبہ 252.3 مربع میل ہے۔

اسلام آباد (Islamabad):

پاکستان کا جدید ترین دارالحکومت ہے۔ آبادی 8 لاکھ ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی مسجد ”فیصل مسجد“ یہاں واقع ہے۔ جدید بلند و بالا عمارات اور قدرتی خوبصورتی کی وجہ سے مشہور ہے۔

قاہرہ (Cairo):

مصر کا دار الحکومت اور افریقہ کا سب سے بڑا شہر ہے۔ آبادی 15,892,400 ہے۔ دریائے نیل کے کنارے آباد ہے۔ سنگ بنیاد 969ء میں دوسرے فاطمی خلیفہ معز الدین کے عہد میں رکھا گیا۔ دنیا کی مشہور اسلامی یونیورسٹی جامعہ ازہر یہاں واقع ہے۔ قدیم و جدید عمارتوں کا شہر ہے۔ اہرام مصر کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

شکاگو (Chicago):

امریکی ریاست الینوائس کا شہر ہے۔ رقبہ 228.469 مربع میل اور آبادی 2,869,121 ہے۔ امریکہ کا تجارتی، صنعتی اور ثقافتی مرکز ہے۔ شکاگو بورڈ آف ٹریڈ دنیا کا سب سے بڑا تجارتی مرکز ہے۔ 1871ء میں یہ شہر مکمل طور پر جل گیا تھا۔

لاپاز (Lapaz):

جنوبی امریکہ کے ملک بولیویا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ آبادی 1,576,100 ہے۔ سطح سمندر سے 11,910 فٹ کی بلندی پر دنیا کا بلند ترین انتظامی دار الحکومت ہے۔ 1548ء میں اس شہر کی بنیاد رکھی گئی۔

لاہور (Lahore):

دریائے راوی کے مشرقی کنارے پر واقع پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ آبادی 70 لاکھ سے زائد ہے (1999ء کا تخمینہ)۔ مغل دور کی تاریخی عمارات خصوصاً شالامار باغ اور بادشاہی مسجد کی وجہ سے مشہور ہے۔ پاکستان کا تعلیمی مرکز ہے۔ ہندوؤں کی روایات کے مطابق اس کا نام رامائن (Ramayana) کی رزمیہ نظم کے مشہور ہیرو رام چندر کے دو لڑکوں میں سے ایک کے نام (لوہ) سے لاہور پڑا۔ بطلیموس کے مطابق اس شہر کی بنیاد پہلی صدی عیسوی کے آخر میں پڑی۔ البیرونی نے اپنی کتاب ”القانون“ جو محمود غزنوی دور میں لکھی گئی اس کا نام لوہارو (Loharo) لکھا ہے۔

پیرس (Paris):

فرانس کا دار الحکومت ہے۔ 2003ء کے مطابق آبادی 11,330,700 ہے۔ دریائے سین (Seine) کے کنارے آباد ہے۔ فیشن اور سامانِ تعیش کا عالمی مرکز کہلاتا ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا سیاحتی شہر ہے۔ فرانس اکادمی، پامپرائسٹی ٹیوٹ، ایکول ڈیس بوز آرٹس (Ecole des Beaux Arts) ’فرانسیسی قومی تماشگاہ‘ اور جیرا، عجائب خانہ لوور (Louvre) مشہور جگہیں ہیں۔

یہاں دنیا کی شہرہ آفاق سڑکیں ہیں۔ مثلاً شانزے ایلیزے (Champs Elysees) آرک ڈی ٹرائیومف (Arc de Triumphe)۔ بیلس ڈیلا کنکارڈ (Palace de La Concorde) نیولین کا عالی شان مقبرہ ہے۔ پیرس کی پہچان ایفل ٹاور (Eiffel Tower) ہے۔ 1940ء میں جرمنی کے قبضہ میں رہا۔ یہ جدید دنیا کا خوبصورت ترین شہر ہے۔

رباط (Rabat):

مراکش کا دارالحکومت ہے۔ اس کی آبادی 1,636,600 ہے۔ بحر اوقیانوس کی اہم بندرگاہ ہے۔ اسے 12 ویں صدی میں خلیفہ عبدالمومن موحدین نے آباد کیا تھا۔ 1969ء میں پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس یہاں منعقد ہوئی۔ اس پر 19 جولائی 1911ء کانفرنس نے قبضہ کر لیا۔ آزادی کے بعد شہر نے بے پناہ ترقی کی۔ بنارس (Banaras):

جنوب مشرقی اتر پردیش (بھارت) میں دریائے گنگا کے کنارے آباد ہے۔ آبادی 10 لاکھ سے زائد ہے۔ چھٹی صدی ق م سے ہندوؤں کا عظیم مرکز چلا آ رہا ہے۔ بدھ مت اور جین مت کے نزدیک بھی مقدس شہر ہے۔ قدیم نام کاشی ہے۔ دارانی بھی کہتے ہیں۔ ہر سال لاکھوں پجاری یہاں آتے ہیں۔ سنہری مندر اور عالمگیری کی تعمیر کردہ عظیم الشان مسجد یہاں واقع ہے۔ برلن (Berlin):

فیڈرل ری پبلک جرمنی کا دارالحکومت ہے۔ آبادی 3,933,300 ہے۔ براؤن برگ میں دریائے سپری (Spree) اور ہافل (Havel) پر واقع ہے۔ جرمنی کا سیاسی، اقتصادی، ثقافتی مرکز ہے۔ پندرہویں صدی میں پروشیا کا دارالحکومت رہا۔ 1871ء میں جرمنی کا دارالحکومت بنا۔ (مشرق اور مغربی جرمنی کے دوبارہ متحد ہونے سے 13 اکتوبر 1999ء کو دوبارہ جرمنی کا دارالحکومت بنا)۔ 1760ء میں آسٹریا اور 1805ء میں فرانس کے قبضہ میں رہا۔ 13 اگست 1961ء کو مشرقی جرمنی نے اپنے حصہ کے شہر کو مغربی جرمنی کے حصہ کے شہر سے علیحدہ کرنے کیلئے 254 میل لمبی کنکریٹ کی بنی دیوار بنا کر علیحدہ کر دیا تھا۔ یورپ کا عظیم ترین شہر ہے۔

بیروت (Beirut):

لبنان کا دارالحکومت آبادی 1,916,100 ہے۔ لبنانی سلسلہ کوہ کے دامن سے بحیرہ روم پر عظیم بندرگاہ ہے۔ قدیم دور میں یہ سلطنت روم، بازنطینی، سلواک کے ماتحت رہا۔ 635ء میں عرب مسلمانوں نے فتح کر لیا۔ 1110ء میں صلیبی (Crusaders) اس پر قابض ہو گئے۔ 1187ء میں عظیم مسلمان مجاہد سلطان صلاح الدین ایوبی نے دوبارہ فتح کر لیا۔ 1197ء میں دوبارہ عیسائیوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ مشرق وسطیٰ کا سب سے خوبصورت اور جدید ترین شہر تھا۔ اسرائیل کے حملوں اور خانہ جنگی نے حالت کافی خستہ حال کر دی ہے۔ تعلیمی مرکز ہے۔ 1866ء میں بننے والی امریکن یونیورسٹی دنیا بھر میں مشہور ہے۔

واشنگٹن ڈی سی (Washington D.C.):

امریکہ کا دارالحکومت رقبہ 68.25 مربع میل اور آبادی 570,898 ہے۔ 65.8 فیصد آبادی سیاہ فام ہے۔ اس شہر کا نقشہ فرانسیسی ماہر تعمیرات پیری ایل انفال (Pierre L. Enfant) نے بنایا۔ امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کے نام پر رکھا گیا ہے۔ امریکی صدر کی رہائش گاہ وائٹ ہاؤس کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور

ہے۔ وائٹ ہاؤس 1792ء سے 1799ء کے درمیان تعمیر کیا گیا۔ لیکن میوریل، جارج واشنگٹن کا مقبرہ، جیفرسن میوریل، کانگریس لائبریری، پیٹاگان کا ہیڈ کوارٹر، پان امریکن یونیورسٹی، ہارڈ یونیورسٹی مشہور مقامات ہیں۔
عدن (Aden):

یمن کا مشہور شہر آبادی 568,700 ہے۔ جزیرہ نما عرب کے جنوب مغرب میں خلیج عدن پر واقع اہم ترین بندرگاہ ہے۔ 1839ء میں برطانیہ قابض ہو گیا۔ 1967ء میں آزاد ہوا۔ عدن میں بعض پرانے تالاب ہیں جنہیں حضرت سلیمان سے منسوب کیا جاتا ہے۔
شنگھائی (Shanghai):

چین کا سب سے بڑا شہر ہے۔ آبادی 12,039,900 ہے۔ دریائے وانگ پو اور دریائے دوسنگ کے کنارے اہم ترین بندرگاہ اور چین کا سب سے بڑا صنعتی مرکز ہے۔ 1937ء سے 1945ء تک جاپان کے قبضے میں رہا۔ بچوں کا محل، شنگھائی عجائب گھر، پیپلز سکوئر، لومن میوریل ہال قابل دید مقامات ہیں۔
پیانگ یانگ (Pyong Yong):

شمالی کوریا کا دار الحکومت ہے۔ آبادی 3,222,000 ہے۔ چینی بزرگ کی تے نے 1122 ق م میں آباد کیا۔ 1592ء، 1894ء اور 1904ء میں جاپان نے قبضہ کیا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد روس کے قبضہ میں آ گیا۔ عظیم صنعتی اور تجارتی مرکز ہے۔

پشاور (Peshawer):

پاکستان کا قدیم ترین شہر ہے۔ آبادی دس لاکھ سے زائد ہے۔ جی ٹی روڈ کا آخری مقام ہے۔ قدیم تہذیبوں کا گہوارہ اور گندھارا تہذیب کا مرکز رہا ہے۔ بالا حصار، گورکھری، مسجد مہابت خان اور دو ہزار سالہ شہرہ آفاق بازار قصہ خوانی یہاں واقع ہیں۔ پشاور میں سٹوپا کے کھنڈرات بھی ہیں جہاں کشن کنشک کے کتبے اور گوتم بدھ کے تبرکات ہیں جو اب پشاور عجائب گھر کی زینت ہیں۔ وسطی ایشیائی ریاستوں اور افغانستان کی پاکستان سے تجارت کا مرکز ہے۔

مکہ (Makkah):

سعودی عرب کا اہم شہر اور عالم اسلام کا سب سے بڑا اور مقدس ترین شہر ہے۔ آبادی 1,614,800 ہے۔ جدہ سے 80 کلومیٹر کے فاصلہ ہے۔ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت اسی شہر میں ہوئی تھی۔ یہاں مسجد الحرام ہے جس کے اندر دنیا میں خدا کا پہلا گھر کعبہ ہے۔ اس کے قریب ہی حبرک چاہ زمزم ہے۔ بطلمیوس نے اسے میکورابا لکھا ہے۔ ظہور اسلام سے قبل تجارت کا بہت بڑا مرکز تھا۔ حضور ﷺ نے 630ء میں اسے فتح کیا۔ 930ء میں قرامطہ نے تاراج کیا۔ 1517ء میں ترک عثمانی قابض رہے۔ کچھ

عرصہ دہائیوں کے قبضہ میں بھی رہا۔ ابن سعود نے 1924ء میں اسے قبضہ میں لے لیا۔ شہر میں غیر مسلموں کا داخلہ ممنوع ہے۔ موجودہ دور میں تعمیراتی منصوبوں کے ذریعے شہر جدید ترین حالت میں ہے۔ مکہ میں بین الاقوامی عبدالعزیز یونیورسٹی اور رابطہ عالم اسلامی کا دفتر واقع ہے۔

لندن (London):

یونائیٹڈ کنگ ڈم (برطانیہ) کا دارالحکومت آبادی 11,219,000 ہے۔ آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سولہواں بڑا شہر ہے۔ دریائے ٹیمز کے دونوں کناروں پر واقع ہے۔ ازمنہ و سنی میں سینٹ پال گرچا اور ویسٹ منسٹر ایسے کی بنیاد رکھی گئی۔ 1666ء میں عظیم آتشزدگی کے نتیجہ میں شہر کا بیشتر حصہ جل گیا تھا۔ اسے کرسٹوفر رن نے دوبارہ تعمیر کرایا۔ برٹش لائبریری، برٹش میوزیم، وکٹوریہ اینڈ البرٹ میوزیم، ٹیٹ گیلری، نیشنل گیلری، لندن یونیورسٹی، پکاڈیلی فلیٹ سٹریٹ، بانڈ سٹریٹ، ریجٹ سٹریٹ اور وائٹ ہال مشہور ترین جگہیں ہیں۔ Tower of London شہر کا قدیم قلعہ ہے جسے Gunduf نے تعمیر کرایا، یہ تاریخی اہمیت کا ثبوت ہے۔

استنبول (Istanbul):

ترکی کا سب سے بڑا شہر ہے۔ آبادی 8,831,805 ہے۔ قدیم نام قسطنطنیہ ہے۔ آبادی کے لحاظ سے دنیا کا آٹھواں بڑا شہر ہے۔ یہ شہر آبنائے بسفورس کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ 1930ء میں سرکاری طور پر قسطنطنیہ کی بجائے استنبول نام رکھا گیا۔ اہم تجارتی مرکز اور بندرگاہ ہے۔ یونانی آرتھوڈوکس، رومن کیتھولک اور اہرمین بطریقوں کی مقدس عبادت گاہیں ہیں۔ شہر براعظم ایشیا اور براعظم یورپ میں واقع ہے۔ بازنطینی عہد کی اہم یادگار یا صوفیہ ہے۔ یہ جامع مسجد دنیا بھر میں مشہور ہے۔ بایزید دوم، سلیمان اعظم اور احمد اول کی 16 ویں صدی کی مساجد، حرم، سرائے وغیرہ فن تعمیر کا شاہکار ہیں۔ 1973ء میں ایشیائی اور یورپی حصہ کو باسفورس پل کے ذریعے ملا دیا گیا۔ یہ پل 3,524 فٹ لمبا ہے۔ استنبول (قسطنطنیہ) تاریخی اہمیت کا حامل شہر ہے۔

ساؤ پالو (Sao Paulo):

برازیل کا سب سے بڑا شہر اور دنیا کا آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا شہر ہے۔ آبادی 18,847,400 ہے۔ ٹیکسٹائل، کانی اور چائے کی صنعت کا مرکز ہے۔ سطح سمندر سے 2,700 فٹ بلند شہر ہے۔ برازیل کا اہم تجارتی اور صنعتی مرکز ہے۔



تاریخ پاکستان (حصہ اول)

History of Pakistan

(3000 ق م سے 1947ء تک)

6 نومبر 2000ء کو آئی کیو خان لیبارٹریز اسلام آباد کے بائیومیڈیکل اینڈ جینک انجینئرنگ ڈویژن (BMGE) نے یہ تحقیقی رپورٹ شائع کی کہ ”پاکستان میں بسنے والی اقوام کا اصل تعلق آغاز کیا ہے؟“ بی ایم جی ای کی تحقیق کے مطابق پاکستان کی غالب اکثریتی آبادی کا تعلق بحیرہ روم (Mediterranean Sea) اور وسط ایشیا (Central Asia) کے علاقوں سے ہے۔ پاکستان کی آبادی خصوصاً پنجاب (Punjab) میں آباد لوگوں سے متعلق جینیاتی ریسرچ سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ یہ یورپین (Europeans) سے زیادہ نزدیک ہیں۔

پاکستانیوں کا ”چین فلو“ مغرب سے ہوا ہے۔ پاکستانی باشندوں میں ایران، ترکی، افغانستان، یونان اور وسط ایشیا (تاجکستان، کرغزستان، قازقستان، ازبکستان، آرمینیا وغیرہ) کے حشر پائے جاتے ہیں۔ پاکستانی باشندوں سے متعلق جدید ترین جینک انجینئرنگ سائنس کی اس تحقیقی رپورٹ نے اس ضرورت کو اجاگر کر دیا ہے کہ پاکستان کی قدیم ترین تہذیب کا جائزہ لیا جائے۔ گذشتہ صدی (1971ء) میں سقوط ڈھاکہ کے بعد پاکستان کی قدیم تاریخ و تہذیب سے متعلق مواد نصابی کتب سے خارج کر دیا گیا تھا۔ ”ڈوگرز یونیک واقفیت عامہ“ کے پاکستان سے متعلق اس باب میں طلباء اور عام قاری کی دلچسپی اور معلومات کیلئے پاکستان کی قدیم تہذیب پر ایک مختصر مگر جامع تحریر دی جا رہی ہے۔

پاکستان ہزار ہا سال قدیم تہذیب کا گہوارہ:

14 اگست 1947ء کو قائم ہونے والا پاکستان محض 60 سالہ تاریخ کا حامل کوئی نیا ملک نہیں بلکہ ہزار ہا سال پرانی تہذیب و تمدن کا گہوارہ ایک قدیم ترین ملک ہے۔ پنجاب میں راولپنڈی کے نزدیک پوشوہار کے علاقہ وادی سواں میں آج سے 5 لاکھ سال پہلے کے زمانہ کے آثار دریافت ہو چکے ہیں۔ 3 ہزار سے 15 سو سال قبل مسیح (Before Common Era) میں پاکستان کے علاقہ میں وادی ہند دنیا میں تہذیب یافتہ شہروں کا مرکز تھی۔ یہ دنیا کی قدیم ترین تہذیب تھی۔ موہن جو دڑو، ہڑپہ، کوٹ ڈیجی، گدھارا، نیلسلا پاکستان کی قدیم تہذیبوں کے ترقی یافتہ شہر تھے جو ہزار ہا سال سے آباد چلے آ رہے ہیں۔ Indus Valley تہذیب کے علاوہ معلوم شدہ تاریخ کے مطابق صرف سمری (Sumerian) تہذیب 3200 سے 2360 ق م (مشہور شہر Ur, Nippur) جو وادی فرات میں تھی اس کے ہم پلہ قرار دی جاسکتی ہے۔

ہزار ہا سال قبل پاکستان کے اس علاقہ میں آباد باشندوں نے گلہ بانی اور کھیتی باڑی کا نظام قائم کیا۔ پختہ مکان بنائے، گلی محلہ کی صورت میں شہر تعمیر کئے اور مشترکہ آبادی کی بنیاد رکھی۔ ان علاقوں پر بعد میں آریا قوم (ARYANS)، ایرانی (PERSIANS)، یونانی (GREEKS)، عرب (ARABS)، ترک (TURKS) اور دیگر اقوام نے حملے کئے۔ کچھ واپس چلے گئے اور کچھ یہاں آباد ہو گئے۔ ان آبادکاروں کے جین کا موجودہ پاکستانی باشندوں میں موجود ہونا ان تاریخی حقائق کی نشاندہی ہے کہ پاکستان کی تاریخ اسلام سے بہت پہلے کی ہے۔

اسلام 711ء میں موجودہ پاکستانی علاقوں میں داخل ہوا لیکن اس سے بھی پہلے عرب جنوبی ہند میں تجارت کی غرض سے سفر کرتے رہے تھے۔ جنوبی ہند میں ان کی نوآبادیاں بھی تھیں۔ ان عرب تاجروں نے پُر امن اسلام کی تبلیغ کی اور اسلام کی یہاں اشاعت ہونے لگی۔

والی نکران (سندھ) سے مسلمانوں کی پہلی جنگ 644ء اور دوسری 645ء میں ہوئی۔ راجہ سندھ نے اس کی مدد کی۔ وہ عرب مسلمانوں کے خلاف لڑا لیکن اس وقت کی خلافت اسلامیہ نے سندھ پر براہ راست حملہ سے گریز کیا۔ تاؤتھیک راجہ سندھ نے از خود ایک بھرپور جواز پیش نہ کر دیا۔

خلیفہ ولید کے عہد میں راجہ لٹکا (موجودہ سری لنکا) نے ایک مسلمان تاجر کی بیوہ اور یتیم بچوں کو تحائف کے ساتھ بحری راستہ سے مسلم خلیفہ کی طرف روانہ کیا جو سندھی بحری قزاقوں نے لوٹ لیا۔ سندھی راجہ داہران قزاقوں کا پشت پناہ تھا۔ مسلمانوں کیلئے قزاقوں اور ان کے سرپرستوں سے بدلہ لینا فرض بن چکا تھا۔ 711ء میں ججاج بن یوسف نے 17 سالہ جرنیل محمد بن قاسم کو سندھی راجہ داہر کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ راجہ داہر لڑائی میں مارا گیا۔ مسلمان قیدی خواتین راجہ داہر کے وزیر ساگر کی تحویل سے برآمد ہوئیں۔ محمد بن قاسم نے 714ء تک برہمن آباد اور ڈولتان اور دیہل تک کا پورا ملک سندھ (جو اس وقت کشمیر تک پھیلا ہوا تھا) فتح کر لیا۔

محمد بن قاسم کی ان فتوحات سے جنوبی ایشیا میں مسلمانوں کی ایک علیحدہ اور خود مختار ریاست پاکستان کی بنیاد پڑ گئی۔

مسلمانوں نے 12 سو سال تک اس خطہ میں جسے اب ”پاکستان“ کہتے ہیں اور لگ بھگ 8 سو سال ان علاقوں میں جو آج بھارت (INDIA) کے نام سے جانے جاتے ہیں، حکومت کی ہے۔ مسلمانوں نے اپنی اسلامی تعلیمات، تعلیم و تہذیب اور معاشرت کی عظیم الشان روایات اس علاقہ میں پروان چڑھائیں۔ اسلامی اصولوں کے تحت بہترین ذہنی و فکری اور ترقی و خوشحالی کے لیے یہاں کچھ کیا۔ انگریزوں نے آخری مغلیہ سلطنت کے حکمرانوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا اور مسلمانوں سے اقتدار چھین لیا۔ صدیوں سے مسلمانوں کے ماتحت چلے آنے والے ہندوؤں نے ان سے تعاون کیا۔

انگریز حکمران ہوتے ہی اس نظریہ کو پروان چڑھانے لگے کہ جنوبی ایشیا (برصغیر Sub-Continent) ایک ملک ہے اور اس کی پوری آبادی ایک قوم (Nation) ہے۔

مسلمان جنوبی ایشیا میں آبادی کے لحاظ سے اقلیت (Minority) میں تھے۔ سکھ، پارسی، جین مت، بدھ مت، عیسائیت اور دیگر لاتعداد مذاہب کی بہت ہی چھوٹی چھوٹی سی اقلیتیں بھی یہاں آباد تھیں۔ دوسری طرف ہندو تھے جو آبادی میں کثیر (Majority) تھے۔ درحقیقت ہندو اور مسلمان ہی پورے جنوبی ایشیا میں آبادی کے لحاظ سے 22 ویں اقوام تھیں جن کے عقائد مذہبی رسومات، رہن سہن کے طریقے بول چال غرض سب کچھ ایک دوسرے سے مختلف تھا۔ باوجود اس کے کہ دونوں اقوام ضد یوں سے اکٹھی رہتی چلی آ رہی تھیں۔

انگریزوں نے جنوبی ایشیا کی ان متضاد اقوام کو ایک قوم قرار دے کر "اکثریت کی حکمرانی کا اصول" جنوبی ایشیا میں نافذ کیا تو اختلاف پیدا ہوا۔ انگریزوں اور ہندوؤں کا موقف بلکہ اصرار یہ تھا کہ مسلمان اقلیت میں ہیں، لہذا انہیں غیر مسلم اکثریت کی برتری تسلیم کر لینی چاہیے۔

مسلمانوں نے یہ تسلیم نہ کیا اور ہندوؤں سے جداگانہ ایک علیحدہ قوم ہونے کا دعویٰ کیا۔ انگریزوں اور ہندوؤں نے اس کی مخالفت کی لیکن مسلمان جو اس جنوبی ایشیا کو ایک ملک اور اس کی آبادی کو ایک قوم قرار دینے کے مخالف تھے اپنی علیحدہ قومیت اور اپنے علیحدہ آزاد ملک کے قیام پر اصرار کر رہے تھے بالآخر کامیاب ہو گئے۔



تاریخ پاکستان (حصہ دوم)

History of Pakistan

(1947ء سے تاحال)

پاکستان کا قیام

پاکستان کا قیام

پاکستان کا 14 اگست 1947ء کو وجود میں آنا اور حقیقت ایک معجزہ ہے جو مسلمانانِ جنوبی ایشیائے دکھایا۔ بانی پاکستان نے فرمایا:

”قوت کا یہ کرشمہ میرا نہیں ہے میں تو وہی مسٹر جناح ہوں جو پہلے تھا..... یہ کرشمہ تمہارا ہے۔ مسلم قوم کا ہے اس کی وحدت، فکر و عمل کا۔“

پاکستان کی جدوجہد میں انگریز اور ہندو مخالفت کے دو سب سے بڑے فریق مسلمانوں کے مقابلے پر تھے لیکن ایک تیسرا فریق خود مسلمانوں کے اندر سے ان چھوٹی چھوٹی پارٹیوں اور مذہبی جماعتوں کی صورت میں بھی تھا جو اپنی گروہ بندیوں کے تنگ دائروں سے نکل کر اتحاد ملی کی جمہوری راہ اختیار کرتے تھے۔ آج پاکستان کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔

پاکستان..... ابتدائی مشکلات اور قیادت کا فقدان:

قیام پاکستان کے فوراً بعد پاکستان کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ زیادہ تر بھارت کی جارحانہ پالیسی کا نتیجہ تھے اور بعض ایسے تھے جو ہر نوزائیدہ مملکت کو پیش ہوتے ہیں۔ پاکستان کی نئی حکومت کو فوری طور پر درج ذیل مسائل کا سامنا کرنا پڑا:

- ☆ محدود اقتصادی و مادی وسائل
- ☆ بھارت سے آئے لاکھوں خانماں برباد مظلوم مہاجرین اور ان کی آباد کاری
- ☆ انتظامی عملے کی کمی
- ☆ غیر مسلموں کے اخلاء کے بعد تاجر، ڈاکٹر، بنکار، پروفیسر، ماہرین فن تعمیرات، ہر نوع کے شعبہ جات سے محرومی
- ☆ پاکستان کے حصہ کے اثاثہ جات اور نقد بھایا جات کی تقسیم میں بدترین دھاندلی
- ☆ دارالحکومت کا نہ ہونا
- ☆ صنعتی کارخانوں کی عدم موجودگی
- ☆ اشیاء کی نقل و حمل اور رسید کی فراہمی کے راستے بند

☆ پاکستانی زرعی اجناس کی بھارت کی طرف سے خریداری بند

☆ دفاعی ساز و سامان کی عدم دستیابی

درحقیقت پاکستان ماؤنٹ بیٹن نے اس پالیسی کے تحت قبول کیا تھا کہ اقتصادی و دفاعی اعتبار سے یہ وجود قائم رکھ ہی نہ سکے گا اور بھارت کے آگے گھٹنے ٹیک دے گا۔ بھارت نے تو پہلے روز ہی باقاعدہ جنگ کی دھمکیاں دینا شروع کر دی تھیں، جو یک طرفہ تھیں۔ کیونکہ پاکستان باقاعدہ جنگ تو کیا، معمولی نوعیت کی کسی فوجی جھڑپ کا بھی تصور نہ کر سکتا تھا۔

ایک مغربی تاریخ دان Ian Stephen نے اپنی کتاب "HORNED MOON" میں لکھا ہے کہ:

”تاریخ عالم میں شاید ہی کسی ملک نے اتنے ہمت شکن حالات میں جنم لیا ہو“

جن میں پاکستان وجود میں آیا۔“

قائد اعظم کی وفات کے بعد بد قسمتی سے نئی مملکت کی قیادت کے لیے دور دور تک کوئی مخلص نظر نہ آیا۔ لیاقت علی خان کے قتل کے بعد گورنر جنرل غلام محمد نے تمام اختیارات ایوب خان اور سکندر علی مرزا کی مدد سے سپیٹ لیے اور ملک کا سیاسی و معاشی مستحکم نظام کا خاتمہ کر دیا۔

ہر نوزائیدہ مملکت کے لیے ایک دستور یا ایک آئین کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اُس میں وضع کردہ اصول و ضوابط کے تحت ملکی نظم و نسق کو چلایا جاسکے لیکن پاکستان میں کسی حکمران نے ابتدا میں اس جانب توجہ ہی نہ دی۔ پاکستان 14 اگست 1947ء کو معرض وجود میں آیا۔ 10 اگست 1947ء کو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے جس کا اجلاس 14 اگست 1947ء تک جاری رہا، گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء میں مناسب ترامیم کر کے اس کو عارضی طور پر پاکستان کے آئین کی حیثیت دے دی گئی لیکن آزاد و خود مختار پاکستان کے آئین پر کام جاری رہا۔

پاکستان میں قومی انتشار، سیاسی بحرانوں کا سلسلہ، صوبائی تعصب کے علاوہ دستور سازی کی ناکامی بھی ابتدائی مشکلات میں شامل تھیں۔

وہ جماعتیں جنہوں نے پاکستان کی جدوجہد میں اپنے مخصوص نظریہ کی بنا پر حصہ نہ لیا تھا، قیام پاکستان کے فوراً بعد جب آئین سازی کا کام شروع ہوا تو اسلامی آئین کے مختلف تصورات پر اختلاف پیدا کرنے لگیں۔ مختلف گروہوں نے جنم لیا اور یوں آغاز سے ہی کشمکش اور سرکشی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

روشن خیال مسلمانوں کو کافر قرار دیا جانے لگا اور اسلامی آئین کے نام پر اختلافات پیدا کئے گئے جس سے قائد اعظم سخت نالاں تھے۔ قائد اعظم نے تحریک پاکستان کے دنوں میں ملک کو اسلامی جمہوری مملکت بنانے کا وعدہ کیا تھا کیونکہ اسلام میں آمریت کی گنجائش نہیں۔ اسلام میں جمہوری نظام اپنایا جاتا ہے اور جمہوری حکومت ایسی ہوتی ہے جسے عوام منتخب کرتے ہیں اور عوام ہی کے ذریعے اسے چنا جاتا ہے۔

اسلام میں آمریت کا کوئی تصور نہیں۔ اسلامی تاریخ میں بنیادی جھگڑا اسی وجہ سے رہا ہے۔ قائد اعظم روشن خیال مسلمان کی حیثیت سے مذہبی نقطہ نظر سے کسی انسان کی وابستگی کو اس کا اور خدا کا معاملہ قرار دیتے تھے۔ جیسا کہ ایک مسلمان بادشاہ ہارون الرشید کے دربار میں ایک بہت بڑے مسلمان عالم نے ہارون الرشید سے پوچھا کہ:

”فرض کیجئے کہ میں آپ سے یہ کہوں کہ آج سے میں خدا پر ایمان نہیں رکھتا تو.....“

ہارون الرشید نے جواب دیا:

”میں تمہاری بات پر یقین نہیں کروں گا کیونکہ اس پر یقین کرنا میرا کام نہیں۔ یہ تمہارا اور خدا کا معاملہ ہے۔ وہیں پر طے ہوگا کہ آپ جو کہہ رہے ہیں وہ صحیح ہے یا نہیں اور جہاں تک میرا تعلق ہے تو میرا عقیدہ ہے کہ آپ مسلمان ہیں کیونکہ آپ ایک مسلمان تھے۔ میں اپنے سماج کی اس بددباری کی تحت اسے قبول کرتا ہوں۔“

قائد اعظم کا پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی سے خطاب پاکستان کے آئین کے سلسلہ میں ان کی اسلامی مساوات اور حقیقی اسلامی تصورات کا آئینہ دار ہے۔ بد قسمتی سے قائد اعظم کی اچانک رحلت نے پاکستان کو عظیم اسلامی جمہوری ملک بننے ہی نہ دیا۔

پہلی دستور ساز اسمبلی سے قائد اعظم کا خطاب:

11 اگست 1947ء کو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی سے قائد اعظم نے آئین کی تشکیل کے لیے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

”پاکستان کو صرف اس صورت خوشحال بنایا جاسکتا ہے جب اس کی حکومت اپنی تمام تر توجہ غریب لوگوں کی بہبود پر صرف کرے۔ پاکستان میں بسنے والا ہر شخص اس امر سے قطع نظر کہ اس کا تعلق کس طبقے سے ہے، اس کا ماضی میں آپ سے کیا تعلق رہا ہے۔ اس کا رنگ، نسل یا مذہب کیا ہے۔ اول و آخر پاکستان کا شہری اور یکساں حقوق، یکساں مراعات اور یکساں ذمہ داریوں کا حامل ہے۔ آپ خواہ کسی مذہب ذات یا مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہوں اس کا ریاست کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ ان باتوں کو آئینہ ذیل کے طور پر سامنے رکھیں تو آپ دیکھیں گے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہندو ہندو نہیں رہیں گے، مسلمان مسلمان نہیں رہیں گے۔

مذہبی نقطہ نظر سے نہیں کیونکہ یہ ہر شخص کا ذاتی عقیدہ ہے بلکہ ریاست کا شہری ہونے کی حیثیت سے سیاسی سطح پر۔“

قائد اعظم کے اسلامی مساوات کے اصولوں کے تحت ملک کے اس دستوری خاکہ پر ملک کے بعض حلقوں نے شدید مخالفت کی کیونکہ انہیں اس اسلامی مساوات پر مبنی خیالات سے سیکولرزم کی بو آنے لگی تھی۔ قبل اس کے کہ وہ مجاز آرائی کی فضا کو نقطہ عروج پر لے جاتے اور اس مجاز آرائی کا کوئی نتیجہ برآمد ہوتا، قائد اعظم محمد علی جناح، بانی پاکستان 11 ستمبر 1948ء کو رحلت فرما گئے۔

اسلامی دستور سازی کا مطالبہ :

قائد اعظم کی وفات کے بعد مختلف مذہبی تنظیموں نے ملک کا اسلامی دستور بنانے کے لیے تحریکیں شروع کر دیں۔ جماعت اسلامی کے مولانا مودودی اور جمعیت علمائے اسلام کے مولانا شبیر احمد عثمانی (جو دستور ساز اسمبلی کے ممبر بھی تھے) نے اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کیا اور 4 بنیادی اصول پیش کیے :

- 1- حاکمیت اعلیٰ اللہ کی ذات کو قرار دیا جائے۔
 - 2- بنیادی قانون اسلامی شریعت ہو۔
 - 3- اسلامی شریعت کے خلاف تمام قوانین منسوخ کیے جائیں۔
 - 4- حکومتی اختیارات شریعت سے تجاوز نہ کریں۔
- تحریک پاکستان کا مقصد اسلام تھا، تھیوکریسی (Theocracy) نہیں۔ ملک کے روشن خیال اراکین پاکستان کو Theocracy State بنانے کے خلاف تھے۔
- مولانا شبیر احمد عثمانی نے آئین کے بنیادی اصولوں پر مشتمل جو قرارداد مرتب کی، اسے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے ملک میں بڑھتے ہوئے دباؤ کو دیکھ کر منظور کر لیا۔ اس قرارداد مقاصد کا متن Daily Dawn کے 2 مارچ 1949ء کے شمارے میں شائع کر دیا گیا۔ 7 مارچ 1949ء کو یہ متن دستور ساز اسمبلی میں پیش کیا گیا جسے 12 مارچ 1949ء کو اسمبلی نے بھی منظور کر لیا۔
- نوٹ: قرارداد مقاصد کا متن 1956ء، 1962ء، 1973ء کے آئین میں بطور بیاچے کے شامل کیا گیا۔

قرارداد مقاصد

1949ء میں دستور ساز اسمبلی میں منظور ہونے والی اس دستاویز کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

1- اقتدارِ اعلیٰ:

اقتدارِ اعلیٰ کا مالک اللہ ہے۔ پاکستان کے عوام حاکمیت کو اللہ کی مقرر کردہ حدود کے مطابق بطور امانت استعمال کریں گے۔

2- اسلامی اصول:

جمہوریت، مساوات اور عدل کے اسلامی تصورات نافذ کیے جائیں گے۔

3- اسلامی تعلیمات:

ایسے حالات پیدا کئے جائیں گے کہ پاکستانی مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ترتیب دے سکیں۔

4- اسلامی مساوات:

اقلیتیں آزادی کے ساتھ اپنے مذاہب پر عقیدہ رکھ سکیں گی۔ اپنی مذہبی رسومات ادا کر سکیں گی اور اپنی ثقافت کو ترقی دے سکیں گی۔

5- وفاقی نظام حکومت:

مملکت کا وفاقی نظام حکومت ہوگا۔ صوبوں کو مقررہ آئینی حدود میں خود مختاری حاصل ہوگی۔

6- بنیادی حقوق کی ضمانت:

بنیادی حقوق کی مکمل آزادی ہوگی۔ ان حقوق میں قانون و اخلاق عامہ کی حیثیت (Status) مواقع (Opportunity)، مساوات (Equality)، قانون کی نظر میں برابری (Equality Before Law)، عمرانی، اقتصادی اور سیاسی عدل (Social, Economic & Political Justice)، اظہارِ خیال، عقیدہ، عبادات اور ارتباط کی آزادی شامل ہیں۔

7- عدلیہ کی آزادی:

ملک میں عدل کا نظام آزاد ہوگا۔ عدلیہ کی آزادی کا تحفظ کیا جائے گا۔

بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی تشکیل

12 مارچ 1949ء کو دستور ساز اسمبلی نے قرارداد مقاصد کی منظوری دینے کے بعد ایک 24 رکنی

کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی کا مقصد قرارداد مقاصد کے تحت دستور کے بنیادی اصول وضع کرنا تھا۔
سب کمیٹیاں:

- 1- اس کمیٹی نے درج ذیل تین سب کمیٹیاں بھی تشکیل دیں:
- 2- سب کمیٹی برائے وفاقی و صوبائی امور اور تقسیم اختیارات
- 3- حق رائے دہی کے اصول وضع کرنے والی سب کمیٹی
- 3- سب کمیٹی برائے عدلیہ

کمیٹی کی عبوری رپورٹ:

بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا کام ست روی سے جاری تھا جس کے سبب عوام میں بھی تشویش پیدا ہوئی۔ تاہم وزیراعظم کا کہنا تھا کہ یہ معمولی قسم کا دستور نہیں ہر مسئلے پر اسلامی اصولوں کی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے مشورہ لینا پڑتا ہے۔

تاہم بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے عبوری رپورٹ 28 ستمبر 1950ء کو پیش کر دی۔ یہ ایک ایسی رپورٹ تھی جس میں قرارداد مقاصد کی نفی کی گئی تھی نہ اسلامی طرز حکومت کی ضمانت دی گئی تھی۔ رپورٹ کے اہم نکات درج ذیل تھے:

مقتنہ (پارلیمنٹ):

مقتنہ دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی۔ اختیارات مساوی ہوں گے۔ معیاد 5 سال ہوگی۔ وزیراعظم کے حکم سے پہلے بھی توڑی جاسکے گی۔
سربراہ مملکت:

انتظامیہ کا سربراہ صدر ہوگا۔ وہ کسی بھی رکن کو وزیراعظم نامزد کر سکے گا۔ صدر 5 سال کے لیے دونوں ایوان منتخب کرے گا۔ دو تہائی اکثریت سے وفاقی پارلیمنٹ اسے علیحدہ بھی کر سکے گی۔ صدر دومرتبہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکے گا اور نہ ہی کسی عدالت کو دوران صدارت جواب دہ ہوگا۔
صوبائی مقتنہ:

صوبائی مقتنہ ایک ایوانی مقتنہ ہوگی۔ مرکزی نظام سے ملتا جلتا نظام ہوگا۔ صوبائی سربراہ کا تقرر صدر کرے گا۔ صدر کی طرح صوبائی سربراہ بھی کسی عدالت کے آگے جواب دہ نہ ہوگا۔ اس کی معاونت کے لیے وزراء کی کونسل ہوگی جس کا سربراہ وزیراعلیٰ ہوگا۔

عدلیہ:

عدلیہ بااختیار آزاد اور غیر جانبدار ہوگی۔

قومی زبان:

اُردو کو قومی زبان کی حیثیت حاصل ہوگی۔

عبوری رپورٹ پر تنقید:

12 مارچ 1949ء کو بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے جس کام کا آغاز کیا تھا اس کی رپورٹ 28 ستمبر 1958ء کو آئین ساز اسمبلی میں پیش کی جسے قوم نے متفقہ طور پر مسترد کر دیا۔

روزنامہ ”نوائے وقت“ کے مدیر اعلیٰ حمید نظامی جو تحریک پاکستان کے اہم رکن رہ چکے تھے نے اخبار کے ادارہ میں لکھا کہ:

”عبوری رپورٹ کی سفارشات کو پڑھنے کے بعد بلا خوف و تردد یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ ان کا اسلام یا اسلامی اصولوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ اسلام کا امر کی ایڈیشن ہے اور وہ بھی سستا۔ ان سفارشات کی بنیاد قرآن نہیں امر کی دستور ہے۔“ جبکہ روزنامہ ”زمیندار“ نے لکھا کہ:

”عبوری رپورٹ کی ان سفارشات نے آزاد و خود مختار ملک کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء سے بھی پیچھے دکھیل دیا ہے۔“

عبوری رپورٹ پر اس تنقید کی وجہ یہ تھی کہ اسمبلی سربراہ مملکت کے لیے مسلمان ہونے کی شرط موجود نہ تھی۔ اسلام اور بنیادی حقوق کے تحفظ کا ذکر نہ تھا اور اس وجہ سے قرارداد مقاصد سے کوئی مطابقت نہ رکھتی تھی۔

اسلامی آئین کے لیے علماء کی یادداشت:

عبوری رپورٹ میں اصلاح کے لیے مغربی اور مشرقی پاکستان کے 31 علماء نے متفقہ طور پر 22 نکات پر مشتمل ایک دستاویز تیار کی جس پر مولانا سید سلیمان ندوی کی صدارت میں کراچی میں منعقدہ اجلاس 21 تا 24 جنوری 1951ء غور و خوض کے بعد اسے شائع کیا گیا۔

لیاقت علی خان کا قتل:

16 اکتوبر 1951ء کو لیاقت علی خان قتل کر دیے گئے۔ انہیں قتل کرنے کے بارے میں رپورٹیں حکومت کو مل چکی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ خفیہ پولیس کے ڈی آئی جی نے 21 فروری 1950ء تا 24 فروری 1950ء اور 2 مارچ 1950ء کو خفیہ مراسلہ کے ذریعے متعلقہ پولیس افسران کو وزیراعظم کی حفاظت کے لیے خصوصی اقدامات کی ہدایت کی تھی۔ لیاقت علی خان نے عبوری کمیٹی کی رپورٹ پر تنقید کو دیکھتے ہوئے آئین سازی کے کام سے ہاتھ روک لیا تھا اور ان کے بقیہ دور حکومت میں دستور سازی کا نام بھی نہ لیا گیا۔

خواجہ ناظم الدین کا دور:

لیاقت علی خان کے قتل کے بعد ملک کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے اپنے لیے وزیراعظم کا عہدہ پسند کر لیا اور اپنے ماتحت ایک وزیر غلام محمد کو مملکت کا گورنر جنرل بنادیا۔ خواجہ ناظم الدین نے لیاقت علی خان کے دستور سازی سے متعلق ادھرے کام کو پورا کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔

عبوری کمیٹی کی ترمیم شدہ رپورٹ:

خواجہ ناظم الدین نے اپنی زیر نگرانی عبوری کمیٹی کی پہلی رپورٹ میں بہت سی ترامیم کر کے 22 دسمبر 1952ء کو اسمبلی میں ترمیم شدہ رپورٹ پیش کر دی۔

رپورٹ میں سربراہ مملکت کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔ قوانین کو قرآن و سنت کی روشنی میں بنانے کے لیے علماء بورڈ بنانا تجویز کیا گیا۔ شراب، جوا، عصمت فروشی اور سود کو ختم کرنے کا وعدہ کیا گیا۔

ترمیم شدہ رپورٹ پر تنقید:

خواجہ ناظم الدین کی حکومت نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی طرف سے مرتب کردہ ترمیم شدہ رپورٹ 22 دسمبر 1952ء کو آئین ساز اسمبلی کے سامنے پیش کی۔ اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد ملک کے دونوں حصوں میں طوفان کھڑا ہو گیا۔ پارلیمنٹ میں مساوی نمائندگی کے اصول پر پنجابی سیاست دانوں نے سخت تنقید کی۔ مشرقی بنگال والوں نے بھی اس پر شدید رد عمل ظاہر کیا۔ "پاکستان ٹائمز" نے 12 جنوری 1953ء کو لکھا کہ:

"بھریٹی (Parity) کا اصول مشرقی پاکستانیوں کے لیے قابل قبول نہ تھا کیونکہ اس طرح ان کی عددی اکثریت کو نظر انداز کرنے کی نامنصفانہ کوشش کی گئی۔ جبکہ پنجاب کا موقف تھا کہ مشرقی پاکستان مغربی پاکستان کے کسی چھوٹے یونٹ کو ساتھ ملا کر عددی اکثریت حاصل کر لے گا اور یوں ہمیشہ سارے ملک پر حکومت کرتا رہے گا۔"

خواجہ ناظم الدین کی برطرفی:

خواجہ ناظم الدین ابھی اس رپورٹ کی مخالفت سے نبرد آزما تھے کہ علماء کے ایک گروپ نے احمدیوں کے خلاف زبردست ایجنی ٹیشن شروع کر دیا۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ:

☆ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے برطرف کیا جائے۔

☆ دیگر مرزائیوں کو تمام کلیدی آسامیوں سے بھی برطرف کیا جائے۔

ختم نبوت کی اس تحریک سے حکومت نے آہنی ہاتھوں سے نمٹا۔ حالات کنٹرول سے باہر ہو گئے۔ مارشل لاء لگایا گیا، علماء گرفتار کیے گئے۔ مولانا مودودی اور مولانا عبدالستار نیازی کو فوجی عدالت نے چھائی کی سزا سنائی۔ ان حالات میں گورنر جنرل ملک غلام محمد نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کی دفعہ 10 کا سہارا لیتے ہوئے 17 اپریل 1953ء کو خوبہ ناظم الدین کو برطرف کر دیا۔

خوبہ ناظم الدین کی برطرفی پر ”ڈان“ نے 22 ستمبر 1953ء کو لکھا کہ:
 ”یہ مسلم لیگی لیڈروں کی انتہائی پستی اور کمزوری تھی۔ اگر مسلم لیگی پارلیمانی پارٹی کے اراکین ذرا سی بھی ہمت سے کام لیتے تو شاید غلام محمد کو قوم کی تقدیر سے کھیلنے کا یوں حوصلہ نہ ہوتا۔“

محمد علی بوگرہ کی امریکہ سے آمد:

خوبہ ناظم الدین کی غیر قانونی، غیر آئینی اور جمہوریت کے منافی برطرفی کے بعد غلام محمد نے امریکہ میں پاکستان کے سفیر محمد علی بوگرہ کو فوری طور پر ملک بلایا اور انہیں وزارت عظمیٰ سونپ دی گئی۔ محمد علی بوگرہ فارمولہ:

محمد علی بوگرہ نے اعلان کیا کہ وہ ملک کو بہت جلد ایک ”عبوری دستور“ دیں گے۔ انہوں نے چھ ماہ بعد ایک فارمولہ پیش کیا جسے دستور ساز اسمبلی نے منظور کر لیا۔

بوگرہ فارمولہ کے اہم نکات یہ تھے:

☆ قومی اسمبلی دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی۔

☆ ایوان بالا کے 50 اراکین ہوں گے جو پاکستان کے 5 یونٹوں (1) مشرقی پاکستان (2) پنجاب (3) سرحد، قبائلی علاقہ جات (4) سندھ، خیرپور (5) بلوچستان، مع بہاولپور اور کراچی میں یکساں تقسیم ہوں گے۔

☆ صدر مشرقی پاکستان سے اور وزیراعظم مغربی پاکستان سے یا صدر مغربی پاکستان سے اور وزیراعظم مشرقی پاکستان سے ہوگا۔

گورنر جنرل کے اختیارات میں کمی کی پلاننگ:

بوگرہ بڑی سنجیدگی سے ملک کے آئین کے لیے کام کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ اعلان کیا گیا کہ 25 دسمبر قائداعظم کی پوم ولادت کو یہ دستور پیش کر دیا جائے گا۔

وزیراعظم محمد علی بوگرہ، ملک غلام محمد کے بہ حیثیت گورنر جنرل اختیارات سے خائف تھے۔ انہوں نے گورنر جنرل کے اختیارات کم کرنے کی منصوبہ بندی کی۔ 20 ستمبر 1954ء کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ

1935ء کی دفعات (9-10-10 الف 10 ب اور 17) کو منسوخ کر دیا گیا جن کی رو سے گورنر جنرل کو کابینہ برطرف کرنے کا حق حاصل تھا۔

گورنر جنرل کے اختیارات کم کرنے میں مشرقی پاکستان کے فضل الرحمن اور سندھ کے ہاشم گزدر نے نمایاں کردار ادا کیا۔ وزیراعظم بوگرہ یہ ترمیم کر کے توڑا امریکہ کے دورے پر چلے گئے۔ دستور ساز اسمبلی کا خاتمہ:

گورنر جنرل ملک غلام محمد نے محمد علی بوگرہ کو امریکہ سے واپس بلایا۔ وطن واپسی پر ان کے ساتھ کیا کیا گیا اس کے لیے "New York Times" کی 23 اکتوبر 1954ء کی اشاعت میں تحریر ہے کہ:

"انرپورٹ پر بوگرہ اپنی کیڈلک کی طرف بڑھے۔ ان کی اہلیہ ان کے ساتھ تھیں۔ جرنیلوں نے ان کی اہلیہ کو کندھا مار کر پرے کر دیا اور خود بوگرہ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ بیگم بوگرہ کو کہا گیا کہ تمہارے لیے یہاں جگہ نہیں دوسری کار میں گھر چلی جاؤ۔ بوگرہ کو ہم گورنر جنرل کے پاس لیجا رہے ہیں۔"

"مسلم لیگ کا دو حکومت" میں ڈاکٹر صفدر محمود صفحہ نمبر 330 میں لکھتے ہیں کہ:

"گورنر جنرل ملک غلام محمد کے سامنے وزیراعظم بوگرہ کو لایا گیا تو انہوں نے بٹکنے کے نیچے سے ریوالور نکال لیا اور آئین ساز اسمبلی توڑنے کی تجویز مان لینے کو کہا۔ گورنر جنرل نے وزیراعظم کو قتل کی دھمکی دی جبکہ پردے کے پیچھے جنرل ایوب خان ریوالور ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا۔"

چنانچہ 24 اکتوبر 1954ء کو گورنر جنرل پاکستان ملک غلام محمد نے دستور ساز اسمبلی توڑ دی اور سارے ملک میں Emergency نافذ کر دی۔

نئے گورنر جنرل اور نئے وزیراعظم کی تعیناتی:

گورنر جنرل ملک غلام محمد نے وزیراعظم محمد علی بوگرہ کو پستول کی نوک پر تعادون کرنے کیلئے مجبور کیا۔ اس دوران گورنر جنرل ملک غلام محمد جو خرابی طبیعت کی وجہ سے مجبوط الحواس ہو چکے تھے ان سے چوہدری محمد علی (قائد اعظم کے ایک معتمد ساتھی) نے دو ماہ کی چھٹی لینے کی درخواست کی جو مان لی گئی۔ میجر جنرل سکندر علی مرزا قائم مقام گورنر جنرل بنائے گئے۔ 16 اگست 1955ء کو گورنر جنرل غلام محمد سے استعفیٰ بھی لکھوا لیا گیا اور 16 اگست 1955ء کو سکندر علی مرزا مکمل گورنر جنرل بن گئے۔ سکندر علی مرزا نے وزیراعظم محمد علی بوگرہ کی وزارت عظمیٰ سے چھٹی کرا کر چوہدری محمد علی کو بطور وزیراعظم 11 اگست 1955ء کو عہدے کا حلف دلا دیا۔

وزیراعظم چوہدری محمد علی اور ون یونٹ کا قیام:

چوہدری محمد علی نے 14 اکتوبر 1955ء کو مغربی پاکستان کو ون یونٹ بنا دیا۔ وفاقی کورٹ نے جسٹس محمد منیر کی قیادت میں بعض شرائط کے ساتھ نئی دستور ساز اسمبلی بنانے کی اجازت دے دی۔ دوسری دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس 7 جولائی 1955ء کو مری میں ہوا۔

مسلم لیگ، عوامی لیگ اور کرشنک سرامک پارٹی میں ایک سمجھوتہ کے تحت ملک کے دستور کے لیے رہنما اصول مرتب کر لیے گئے جو کہ درج ذیل تھے:

1- نئے آئین کے تحت پاکستان صرف دو حصوں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان پر مشتمل ہوگا۔

2- دونوں صوبوں کو مکمل خود مختاری دی جائے گی۔

3- مرکزی اسمبلی میں دونوں صوبوں کی مساوی نمائندگی ہوگی۔

4- اردو اور بنگالی کو قومی زبان کی حیثیت حاصل ہوگی۔

1956ء کا آئین

پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے خاتمہ کے بعد فیڈرل کورٹ نے جسٹس محمد منیر کی قیادت میں بعض شرائط کے ساتھ سیاست دانوں کو نئی دستور ساز اسمبلی بنانے کی اجازت دی۔ نئی دستور ساز اسمبلی 180 ارکان پر مشتمل تھی۔ 40 ارکان مشرقی پاکستان سے لیے گئے تھے جن میں 19 اراکین غیر مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ 40 اراکین مغربی پاکستان سے لیے گئے۔ ان 40 اراکین میں صرف 2 غیر مسلم تھے۔

دوسری دستور ساز اسمبلی کا اجلاس 7 جولائی 1955ء کو مری میں ہوا۔ چوہدری محمد علی پاکستان کے وزیراعظم اور سہروردی قائد حزب اختلاف تھے۔

پاکستان مسلم لیگ، عوامی لیگ اور کرشنک سرامک پارٹی نے ایک سمجھوتہ کے تحت دستور سازی کے لیے معاہدہ کیا۔ اس سمجھوتے کے 6 ماہ بعد 1956ء کا آئین مکمل کر لیا گیا۔

1956ء کا آئین تحریری اور طویل تھا۔ اس میں ایک ابتدائی (Preamble) 334 دفعات اور 6 گوشوارے تھے۔ آئین میں بنیادی حقوق سے لے کر انتظامی نوعیت کے تمام امور تحریر کئے گئے تھے۔

1956ء کے آئین کے اہم نکات / اسلامی دفعات

23 مارچ 1956ء کو گورنر جنرل سکندر علی مرزا نے آئین کو نافذ کیا۔ اس آئین کی اہم اور اسلامی دفعات درج ذیل تھیں:

1- مملکت کا اسلامی نام:

1956ء کے آئین میں پاکستان کو "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کا نام دیا گیا۔

2- اسلامی ابتدائیہ:

قرارداد مقاصد کو آئین کے ابتدائیہ (Preamble) کا درجہ دیا گیا جو اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے دستاویز ہے۔

3- سربراہ کا مسلمان ہونا:

1956ء کے آئین میں مملکت کے سربراہ کے لیے یہ شرط عائد کی گئی کہ وہ مسلمان ہوگا۔

4- اللہ کی حاکمیت کا اعلان:

1956ء کے آئین میں اللہ تعالیٰ کی ذات کو برتر تسلیم کرتے ہوئے اس کی حاکمیت کو تسلیم کیا گیا تھا۔ آئین کا پہلا فقرہ یہ تھا:

"ارض و سما کی حاکمیت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔"

5- قرآن و سنت کی رہنمائی:

1956ء کے آئین میں واضح کیا گیا کہ ملک کے تمام قوانین کی تیاری کے لیے قرآن اور سنت سے رہنمائی لی جائے گی اور ان سے متصادم کوئی قانون نہ بنایا جائے گا۔

6- اسلامی طرز زندگی:

مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری سہولتیں دینے کے لیے آئین میں خاص طور پر شق رکھی گئی تھی۔

7- غیر اسلامی سرگرمیوں کا خاتمہ:

1956ء کے آئین میں مملکت میں ایسی تمام سرگرمیوں پر پابندی لگائی گئی جن کا اسلام سے کوئی واسطہ نہ تھا۔

8- غیر اسلامی قوانین کا خاتمہ:

1956ء کے آئین میں رائج الوقت غیر اسلامی قوانین فی الفور ختم کر دیے جانے کا حکم دیا گیا تھا۔

9- سود کے نظام پر پابندی:

1956ء کے آئین میں سود پر مشتمل نظام کے خاتمہ کا خصوصی ذکر کیا گیا۔

دیگر اہم نکات

- 1- وفاقی مملکت:
1956ء کے آئین کے تحت مملکت پاکستان ایک وفاقی مملکت قرار پائی۔
- 2- ون یونٹ کا قیام:
مغربی پاکستان کے پانچ یونٹوں کو ختم کر کے ایک یونٹ بنا دیا گیا جو ون یونٹ کہلائے۔ وفاقی دو صوبوں پر مشتمل ہو گیا۔ ایک صوبہ مشرقی پاکستان دوسرا ون یونٹ مغربی پاکستان۔
- 3- پارلیمانی نظام:
1935ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تحت پاکستان میں نیم پارلیمانی نظام رائج تھا لیکن 1956ء کے آئین میں پاکستان میں مکمل طور پر پارلیمانی نظام نافذ کیا گیا۔ صدر ملک کا سربراہ بنا اور انتظامی اختیارات وزیراعظم کو سونپے گئے۔
- 4- ایک ایوان کا قیام:
مجلس قانون ساز صرف ایک ہی ایوان پر مشتمل تھی۔ دوسرے ایوان کی کمی کو صدر کے اختیارات سے پورا کیا گیا۔
- 5- بااختیار صدر:
1956ء کے آئین کے تحت پاکستانی صدر علامتی نہ تھا۔ اسے چند ہنگامی اختیارات بھی حاصل تھے۔ صدر کسی بھی صوبے میں صدر راج نافذ کر سکتا تھا۔ اسمبلیاں برطرف کر سکتا تھا۔ صدر کو برطرف کیا جاسکتا تھا لیکن صدر بھی قومی اسمبلی پر خاست کر سکتا تھا۔
- 6- بنیادی حقوق کی ضمانت:
1956ء کے آئین میں مملکت کے شہریوں کو یکساں بنیادی حقوق سے نوازا گیا تھا۔ عوام اپنے حقوق کے لیے عدلیہ سے رجوع کر سکتے تھے۔
- 7- آزاد عدلیہ:
1956ء کے آئین میں عدلیہ کو مکمل آزادی دی گئی تھی۔ سپریم کورٹ آئین کے خلاف کسی فیصلہ یا قانون کو بدلنے کا اختیار رکھتی تھی۔
- 8- دوسرکاری زبانیں:
1956ء کے آئین میں اردو کے ساتھ ساتھ بنگالی کو بھی سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا۔ انگریزی کو

20 سال تک دفتری زبان کا درجہ دینے کی شق شامل کی گئی۔

9- حق بالغ رائے دی:

1956ء کے آئین میں بالغ حق رائے حق دی کے اصول کو تسلیم کیا گیا۔ ووٹر کی عمر کے علاوہ تعلیم یا جائیداد کی شرط عائد نہیں کی گئی۔

10- اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ:

1956ء کے آئین میں اقلیتوں کو ان کے جائز حقوق دینے اور انہیں اپنے عقیدہ و مذہب پر عمل کرنے کی ثقافت کو برقی دینے کی آزادی تھی۔

1956ء کے آئین کی ناکامی کے اسباب:

پاکستان کے قیام کے 9 سال بعد ملک کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ کیا گیا۔ ملک بھر میں اس آئین کو سراہا گیا لیکن یہ آئین ناکام ثابت ہوا۔

1956ء کے آئین کی ناکامی کے اسباب درج ذیل ہیں:

1- مرکزیت کا خاتمہ:

1956ء کے آئین میں اقتدار صدر و وزیراعظم اور اس کی کابینہ اور پھر صوبوں میں تقسیم کر کے مرکزیت کا خاتمہ کر دیا گیا جس کے سبب یہ آئین ناکام ہوا۔

2- تعلیمی پسماندگی:

1956ء کا آئین مغربی طرز جمہوریت کی نقل تھا۔ اس کی سمجھ بوجھ کے لیے عوام کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری تھا لیکن ملک میں شرح خواندگی بہت کم تھی۔ لوگوں کی کم علمی بھی اس آئین کی ناکامی کا سبب بنی۔

3- صدر کو فوقیت:

1956ء کا آئین پارلیمانی نظام کا اعلان کرتا تھا مگر وزیراعظم کی جگہ صدر کے عہدے کو فوقیت دی گئی۔ وزیراعظم صدر کے آگے بے بس تھا۔ آئین 1956ء کی ناکامی کا یہ بھی ایک اہم پہلو تھا کیونکہ صدر جب چاہے اس آئین کے تحت وزیراعظم کو برطرف کر سکتا تھا۔

4- بنگالی زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دینا:

قائد اعظم نے دو ٹوک الفاظ میں پاکستان کی واحد سرکاری زبان اردو کو قرار دیا تھا۔ 1956ء کے آئین میں بنگالی زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا۔ اس طرح دیگر صوبائی اور علاقائی زبانیں بولنے والوں کے اعتراضات بھی اس آئین کی ناکامی کا سبب بنے۔

5- آئین سے انحراف:

1956ء کے آئین میں چونکہ صدر کو فوقیت حاصل تھی اس لیے صدر نے انتخابات کرانے کا خطرہ ہی مول نہ لیا کہ اس طرح صدر سکندر علی مرزا کو اپنی صدارت جانے کا خوف تھا اس لیے اس نے اس آئین کے تحت انتخابات ہی نہ کرائے۔ عوام کی آئین سے مایوسی کا ایک سبب یہ بھی تھا جس کی وجہ سے یہ آئین ناکام ہوا۔ ملک پر قابض حکمران طبقہ ہر صورت چونکہ اقتدار میں رہنا چاہتا تھا اس لیے آئین پر عمل ہی نہ کیا گیا۔ آئینی اصولوں سے انحراف کرنا عام ہو گیا۔ جب آئین پر عمل ہی نہ ہوا تو وہ آئین ناکام ہی کہلائے گا۔

سیاسی افراتفری کا نیا دور:

1956ء کے آئین کے نفاذ کے بعد سکندر علی مرزا صدر بن گیا۔ سکندر علی مرزا نے ڈاکٹر خان صاحب سے ری پبلکن جماعت بنوائی جس میں مسلم لیگی بھاری تعداد میں شامل ہو گئے۔ وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے صدر سکندر علی مرزا کی ایماء پر ڈاکٹر خان کی ری پبلکن جماعت کی حمایت کی جو مسلم لیگ کی دیرینہ حریف تھی۔ مسلم لیگی وزیر اعظم سے ناراض ہو گئے۔ وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے 12 ستمبر 1956ء کو استعفیٰ دے دیا۔

صدر سکندر علی مرزا نے عوامی لیگ کے حسین شہید سہروردی کو وزارت عظمیٰ کی پیشکش کی۔ صدر کی حمایت یافتہ ری پبلکن نے بھی حسین شہید سے تعاون کیا۔ سہروردی وزیر اعظم بنے جنہوں نے عوامی لیگ اور ری پبلکن کے جرائم پیشہ اور بدنام عناصر کی سرپرستی کی۔ سنگٹنگ چور بازاری سیاسی انار کی ملک میں عام ہو گئی۔ معیشت تباہ و برباد ہو کر رہ گئی۔ صدر سکندر علی مرزا نے حسین شہید سہروردی سے بدگمان ہو کر ایسی چال بازیوں دکھائیں کہ وزیر اعظم حسین شہید سہروردی کو برطرف کر کے دم لیا۔ اس کے بعد آئی آئی چند دیگر کی حمایت کی مگر یہ وزارت صرف 59 دن چلی۔ اب صدر سکندر علی مرزا نے ری پبلکن کی سفارش پر فیروز خان نون کو وزیر اعظم بنایا جن کے دور میں ذخیرہ اندوزی، سنگٹنگ عام ہوئی۔ اسمبلیوں میں غیر جمہوری رویہ اپنایا گیا۔ مشرقی پاکستان میں ڈپٹی چیمبر شاہد علی کو اسمبلی اجلاس کے دوران ہی مار مار کر ہلاک کیا گیا۔ 1956ء کے آئین کے مطابق 3 نومبر 1958ء کو عام انتخابات ہونا تھے جو صدر سکندر علی مرزا نے شکست کے خوف سے ملتوی کر دیئے۔ صدر سکندر علی مرزا اس سیاسی افراتفری سے فائدہ اٹھا کر اختیارات پر گرفت مضبوط کرتا چلا گیا اور بالآخر ایک دن کل اختیارات کا مالک بننے کی خاطر جمہوریت کا خاتمہ کرنے کے لیے جنرل ایوب سے مشورے کرنے لگا۔ جنرل ایوب صدر سکندر کا قریبی دوست تھا۔

پاکستان میں فوجی آمریت کا آغاز..... ایوبی مارشل لاء:

جنرل ایوب خود اقتدار پر قابض ہونے کا خواہش مند تھا۔ جنرل ایوب جمہوریت مخالف تھا اور

نظریہ پابند جمہوریت کا قائل تھا۔ جنرل ایوب اپنی خودنوست سوانح عمری ”جس رزق سے آتی ہو.....“ کے صفحہ 311 پر لکھتا ہے کہ:

”عوام آسانی سے گمراہ ہو جاتے ہیں اس لیے ایسی جمہوریت جس پر کوئی روک ٹوک نہ ہو وہ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔“

چنانچہ ایوب خان کے تعاون سے صدر سکندر علی مرزا نے 17 اکتوبر 1958ء کی رات 8 بجے ڈرامائی انداز میں آئین منسوخ کر کے سارے ملک میں مارشل لاء لگا دیا اور جنرل ایوب کو چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بنادیا گیا۔

سکندر علی مرزا کی برطرفی:

جنرل ایوب نے 27 اکتوبر 1958ء کو (مارشل لاء نافذ ہونے کے ٹھیک 3 ہفتے بعد) 3 جرنیل سکندر علی مرزا کی خواہگاہ میں داخل کر دیے۔ سکندر علی مرزا نے ایم اے ایچ اصفہانی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:

”3 جرنیل داخل ہوئے مجھے کہا کہ ملک کے مفاد میں آپ کو ملک سے باہر جانا ہو گا اور پھر فوجیوں کا ایک دستہ مجھے ماڑی پور ائیر پورٹ لے گیا۔“

جنرل ایوب کا دور حکومت:

جنرل ایوب بلا شرکت غیرے اقتدار کا مالک بن چکا تھا۔ اس نے ملک میں درج ذیل کام کئے:

زرعی اصلاحات:

ایوب نے زرعی اصلاحات پر ترجیحی انداز میں کام شروع کیا۔ 500 ایکڑ غیر بارانی اور 1000 ایکڑ بارانی سے زیادہ زمین رکھنے پر پابندی لگادی لیکن یہ اصلاحات بُری طرح ناکام رہیں۔

سرکاری عہدے داروں کی نااہلی کا آرڈیننس مجریہ 1959ء (پوڈو):

جنرل ایوب نے سرکاری عہدے داروں کو منظر سے ہٹانے کیلئے 21 مارچ 1959ء کو پوڈو (Public Offices Disqualification Ordinance) بنایا۔ اس قانون کے تحت پاکستان بھر سے ہزار ہا سرکاری ملازمین کو نوکریوں سے نکالا گیا۔

انتخابی اداروں کی نااہلی کا آرڈیننس مجریہ 1959ء (لبڈو):

7 اگست 1959ء کو ایوب خان نے (لبڈو) Election Bodies Disqualification Ordinance کے تحت سیاست دانوں پر پابندی لگائی گئی۔ اس قانون میں ایک رعایت یہ ضرور کی گئی کہ اگر

کوئی سیاست دان اپنے اوپر عائد الزامات کا جواب عدالت میں نہ دینا چاہے تو خود ہی 6 سال کے لیے سیاست سے کنارہ کشی کا اعلان کر دے۔ خواجہ ناظم الدین، مولوی تمیز الدین، اے کے فضل الحق وغیرہ جیسے اہل تعداد سیاست دانوں نے از خود ہی سیاست سے کنارہ کشی کر لی۔

بنیادی جمہوریتوں کا نظام 1959ء:

27 اکتوبر 1959ء کو جنرل ایوب نے Basic Democracy Ordinance جاری کیا۔ یکم نومبر 1959ء کو یہ ملک بھر میں نافذ ہو گیا۔

اس قانون کے مطابق پاکستانی عوام سوجھ بوجھ سے عاری ہیں۔ ووٹ کے تقدس سے نا سمجھ ہیں، لہذا یہ لوگ مقامی طور پر انتخاب میں حصہ لے کر بنیادی جمہوریت کے ارکان منتخب کریں، پھر یہ ارکان صدر اور اسمبلیوں کے انتخاب میں عوام کی نمائندگی کریں گے۔ پاکستانی عوام کے شعور کی توہین اس سے قبل کبھی نہ ہوئی تھی۔

جنرل ایوب نے اپنی آمریت کے دوران آجودیگر اقدامات اٹھائے ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

☆ جنرل ایوب 17 فروری 1962ء کو ملک کا صدر بن گیا۔

☆ 2 ستمبر 1963ء میں اخبارات کو صحیح خبروں کی اشاعت سے روکنے کے لیے جنرل ایوب نے

1963 Press and Publication Ordinance جاری کیا جس کے تحت اخبارات جنرل

ایوب کی حکومت سے متعلق کوئی بدعنوانی عوام کے سامنے نہ پیش کر سکتے تھے۔

☆ جنرل ایوب نے ایک آئینی کمیشن بنایا جس کی مئی 1961ء کی سفارشات کی روشنی میں 1962ء کا

آئین تیار کیا گیا جو 8 جون 1962ء کو ملک میں نافذ ہوا۔

1962ء کا آئین:

1962ء کا آئین 12 حصوں پر مشتمل تھا جس کی 250 دفعات تھیں۔ آئین میں 5 گوارے

تھے۔ 1962ء کا آئین جنرل ایوب کی شخصی آمریت قائم کرنے کے لیے اس کی ذاتی سوچ اور خواہشات کا

آئینہ دار تھا۔ اس آئین کے اہم نکات درج ذیل تھے:

1- مملکت کا اسلامی نام:

1956ء کے آئین کی طرح 1962ء کے آئین میں بھی مملکت کا نام ”اسلامی جمہوریہ پاکستان“

رکھا گیا۔

2- ابتدائی:

1949ء کی منظور کردہ قرارداد مقاصد کو 1962ء کے آئین میں بھی بطور ابتدائی شامل کیا گیا۔

3- شریعت کا نفاذ:

1962ء کے آئین میں وعدہ کیا گیا کہ قانون سازی میں قرآن و سنت سے راہنمائی لی جائے گی اور کوئی غیر شرعی قانون نہ بنایا جائے گا۔

4- صدارتی آئین:

1962ء کا آئین صدارتی طرز حکومت کا آئینہ وار تھا۔

5- اسلامی نظریاتی کونسل:

1962ء کے آئین میں ایک اسلامی نظریاتی کونسل کے قیام کا وعدہ کیا گیا۔ یہ کونسل غیر اسلامی پہلوؤں کی نشاندہی کرے گی جو مروجہ قوانین میں شامل تھے۔

6- ادارہ تحقیقات اسلامیہ:

1962ء کے آئین کے تحت ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ ملک میں اسلامی فقہ اور تاریخ کی تحقیق کو فروغ دیا جاسکے۔

صدارتی انتخاب 1964ء:

اقتدار پر قابض رہنے کے لیے جنرل ایوب نے 1964ء میں صدارتی انتخاب کرائے کا اعلان کیا۔ ایوب خان کے مقابلہ پر محترمہ فاطمہ جناح کو متحدہ حزب اختلاف نے متفقہ امیدوار بنایا۔ جنرل ایوب ہر قیمت پر اقتدار میں رہنا چاہتا تھا۔ سو 1964ء کے انتخاب میں محترمہ فاطمہ جناح کو شکست دلوائی گئی اور جنرل ایوب صدر کا روپ دھار کر بلا شرکت غیرے ملک پر قابض ہو گیا۔

کراچی میں پہلے پٹھان مہاجر نسلی فسادات:

جنرل ایوب کے اس عمل سے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں دوریاں ہی نہیں پیدا ہوئیں بلکہ کراچی میں پہلی مرتبہ ”پٹھان مہاجر“ نسلی فساد کا آغاز ہوا۔ کراچی محترمہ فاطمہ جناح کے حامیوں کا گڑھ تھا۔ جنرل ایوب کا بیٹا گوہر ایوب باپ کی فتح کا جشن منانے کراچی گیا جہاں نسلی بنیاد پر فسادات شروع ہو گئے۔ درحقیقت ملک میں یہ ایوب کی آمریت کے خلاف پہلا عملی مظاہرہ تھا۔

معمر کے دن کچھ:

جنوری 1965ء میں بھارتیوں نے بکھر کوٹ کے قریب پاکستانی فوج کے خلاف پیش قدمی کی۔ تاہم پاکستانی فوج نے بھارتی فوج پر برتری ظاہر کر دی اور دشمن سے وہ علاقے خالی کرا لیے جن پر وہ ملکیت کا دعویٰ رکھتا تھا۔ بھارتی فوج اپنا تعداد اسلحہ چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی تھی۔ 29 جون 1965ء کو رن کچھ

میں پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ ہو گیا۔

بھارت میں انتہا پسند اس معاہدہ سے سخت مشتعل ہو گئے۔ اس دوران 17 اگست 1965ء کو بھارتی فوج نے کارگل (کشمیر) میں پاکستان کی 3 چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ 20 اگست 1965ء کو فی دہلی میں ہونے والی رن کچھ پروڈارتی سطح کی کانفرنس بھارت نے یکطرفہ طور پر منسوخ کردی۔ 31 اگست 1965ء کو آزاد کشمیر اور پاکستان کی افواج نے جموں کے نزدیک جنگ بندی لائن عبور کر کے بھارت کے خلاف باقاعدہ فوجی کارروائی کا آغاز کر دیا۔ کشمیر پر اس دباؤ کو ختم کرنے کے لیے بھارت نے 5 اور 6 ستمبر کی درمیانی رات پاکستان کی بین الاقوامی سرحد پر حملہ کر دیا۔

1965ء کی جنگ کا آغاز:

پاک بھارت باقاعدہ جنگ 17 دن جاری رہی جس میں بری فضاوی اور سمندری افواج نے حصہ لیا۔ پاک فوج نے اپنی بہترین حکمت عملی کے تحت دشمن کو ناکوں پننے چبوائے اور بالآخر بھارت کو ہار ماننا پڑی۔ جنرل ایوب پر پاکستان کے دیرینہ دوست ملک چین نے زور دیا کہ وہ بھارت سے جنگ بندی کا حکم نہ دیں لیکن جنرل ایوب دیگر عالمی طاقتوں کی دھمکی سے ڈر کر فوراً جنگ بندی پر تیار ہو گیا۔ ایوب خان اس قدر خوفزدہ تھا کہ اس نے تاشقند میں پاکستان کی عوام کی خواہشات کے خلاف بھارت سے جیتی ہوئی جنگ معاہدہ کر کے ہار میں تبدیل کر دی۔ تاشقند میں دستخط کے بعد مغربی پاکستان میں جنرل ایوب کے خلاف شدید ہنگامے اور مظاہرے شروع ہو گئے۔

معاہدہ تاشقند:

10 جنوری 1966ء کو جنرل ایوب اور بھارتی وزیر اعظم کے درمیان سابقہ سوویت یونین کے شہر تاشقند میں جنگ بندی کا معاہدہ ہوا جس کے اہم نکات درج ذیل تھے:

☆ دونوں ملکوں کی فوج 25 فروری 1966ء تک اپنے اُن مورچوں پر چلی جائیں گی جہاں وہ 5 اگست 1965ء کو تھیں۔

☆ دونوں ملک اقوام متحدہ کے تحت پراسن طریقے سے باہمی جھگڑے حل کریں گے۔

☆ دونوں ملک جنگی قیدیوں کی واپسی کا اعلان کریں گے۔

☆ دونوں ملک ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ بند کر دیں گے۔

ایوبی آمریت کے خلاف تحریک:

1966ء کے معاہدہ تاشقند کے خلاف مغربی پاکستان کے عوام میں جنرل ایوب کے خلاف نفرت دو چند ہو گئی۔ عوام جنرل ایوب کی شخصی آمریت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ جنرل ایوب نے

اختیارات کا ناجائز استعمال کیا، محترمہ فاطمہ جناح کے خلاف جنرل ایوب نے جس دھونس دھاندلی کا استعمال کیا، عوام میں اس سبب بھی ایوب سے نفرت پیدا ہو گئی۔ جنرل ایوب کی پالیسیوں سے مشرقی پاکستان کے عوام میں احساس محرومی پیدا ہوا اور اس کا فائدہ علیحدگی پسند رہنما مجیب الرحمن نے اٹھایا۔

ذوالفقار علی بھٹو جنرل ایوب کی ملک دشمن پالیسیوں کے سخت خلاف تھے۔ خصوصاً معاہدہ تاشقند کے حوالہ سے وہ جنرل ایوب سے بدظن ہو چکے تھے۔ بھٹو کو عوام، خصوصاً نوجوانوں میں بے پناہ مقبولیت حاصل تھی۔

جنرل ایوب دور میں ملک پر چند سرمایہ دار اور جاگیردار خاندانوں کی اجارہ داری مسلط کر دی گئی تھی۔ امیر امیر تر ہو گیا اور مفلس مفلس ترین۔ ایوبی آمریت کے خلاف طلبہ اور عوام کی تحریک ایک شہر سے دوسرے شہر میں پھیلتے پھیلتے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔

اس تحریک میں طلبہ، سیاسی کارکن، مزدور تنظیمیں، کسان، سرکاری ملازمین، صحافی غرض زندگی کا کونسا شعبہ تھا جس سے تعلق رکھنے والا ایوب کے خلاف نفرت کا اظہار کرنے سڑک پر نہ نکلا ہو۔ جنرل ایوب نے سیاست دانوں سے مذاکرات کرنا چاہے مگر سیاست دانوں نے عوامی رد عمل کے ڈر سے ہمت نہ دکھائی۔

آمریت کا دوسرا دور..... مارشل لاء 1969ء:

ایوب کے خلاف ملک گیر عوامی تحریک میں ذوالفقار علی بھٹو اور مولانا بھاشانی کو بے پناہ عوامی مقبولیت حاصل ہو چکی تھی۔ ایوب خان صورتحال سنبھالنے کی پوزیشن میں نہ رہا تھا۔ حالات اتنے سنگین تھے کہ سیاست دان بھی حکومتی ذمہ داریاں سنبھالنے کی جرأت نہ کر سکے۔ دوسری طرف فوج بھی 1962ء کے آئین کی منسوخی سے پہلے حکومت سنبھالنے پر تیار نہ تھی۔ ایوب کے خلاف ملک گیر تحریک کے دوران ابھرنے والی نئی سماجی و معاشی قوتیں، بنگالی قوم پرستی اور عوامی رجحان کو دیکھ کر فوج بھی اس امر کا ساتھ دینے پر تیار نہ تھی۔ چنانچہ ایوب نے 1962ء کا آئین منسوخ کر کے 25 مارچ 1969ء کو اقتدار یکجہی خان کے حوالے کر دیا۔

یکجہی خان کے اقدامات:

26 مارچ 1969ء کو یکجہی خان نے اپنے پہلے خطاب میں عوام کو یقین دلایا کہ ملک میں آئینی حکومت کے قیام کے علاوہ اس کے کوئی سیاسی عزائم نہیں ہیں۔

28 نومبر 1969ء کو یکجہی خان نے 15 اکتوبر 1970ء کو عام انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔ یکجہی خان نے 13 اہم اقدامات کا اعلان بھی کیا جو کہ درج ذیل تھے:

1- و ن یونٹ کا خاتمہ:

مغربی پاکستان جو و ن یونٹ تھا اسے ختم کر کے سندھ، پنجاب، بلوچستان اور سرحد کے صوبے بحال کر دیئے۔

2- پارلیمانی نظام کی بحالی:

جنرل یحییٰ نے ملک کا پارلیمانی نظام بحال کرنے اور صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری دینے کا اعلان کیا اور اس کے لیے دو ایوانی متفقہ کی شرط عائد نہیں کی۔

3- بالغ رائے دہی کی بنیاد پر انتخابات:

جنرل یحییٰ نے نمائندگی آبادی کی بنیاد پر یعنی ایک آدی ایک ووٹ کے اصول کا اعلان کیا۔

1970-71ء کا سیاسی بحران

یحییٰ خان پاکستان میں پہلی مرتبہ آزادانہ اور شفاف انتخابات کرانے کا اعزاز رکھتے ہیں۔ انہوں نے 1969ء میں جب اقتدار سنبھالا اور اپنا مقصد صرف آئینی حکومت کی بحالی بتایا تو پھر اس پر عمل کر کے دکھایا۔

5 اکتوبر 1970ء کے انتخابات کا اعلان ہوتے ہی سیاسی جماعتوں نے اپنے منشور شائع کر دیئے۔ سیاسی سرگرمیاں بحال ہوتے ہی سیاستدانوں نے ایک دوسرے پر الزام تراشی اور تشدد کی سیاست کا بازار گرم کر دیا۔

انتخابی مہم میں حصہ لینے والے سیاسی گروہ:

1970ء کے عام انتخابات میں حصہ لینے والی سیاسی جماعتوں کو 3 گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- (1) وہ سیاسی جماعتیں جو عوام کی اقتصادی خوشحالی کا پروگرام لے کر آئیں۔
- (2) وہ سیاسی جماعتیں جو دینی عقائد کی روشنی میں بالواسطہ مسائل کے حل کو ترجیح دیتی تھیں۔
- (3) وہ سیاسی جماعتیں جو صوبوں کی زیادہ سے زیادہ خود مختاری کی علم بردار بن گئی تھیں۔

1970ء کے عام انتخابات کے نتائج حیران کن رہے۔ یہ نتائج نہ صرف سیاسی جماعتوں بلکہ انتظامیہ کے لیے بھی حیرت کا سبب تھے۔ ان انتخابات میں عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی نمایاں سیاسی جماعتیں بن کر ابھریں۔ دینی جماعتوں کو تو عوام نے اس بڑی طرح مسترد کر دیا کہ انتخابی نتائج میں ان کا نام ڈھونڈنے سے بھی نہ ملا۔

1970ء کے عام انتخابات میں سیاسی پارٹیوں کی پوزیشن اس طرح رہی:

سیاسی جماعت	نقشبندی
عوامی لیگ (شرقی پاکستان)	60
پیپلز پارٹی	84
مسلم لیگ (قیوم)	9
کنسل مسلم لیگ	7
جمعیت العلماء پاکستان	7
جمعیت العلماء اسلام	7
نیپ دلی گروپ	6
جماعت اسلامی	4
کنونشن مسلم لیگ	2
پاکستان ڈیموکریٹک پارٹی	1
آزاد	16

اسی طرح صوبائی انتخابات میں عوامی لیگ کو مشرقی پاکستان میں پیپلز پارٹی کو پنجاب اور سندھ میں عوامی نیشنل پارٹی اور جمعیت علماء اسلام کو سرحد اور بلوچستان میں کامیابی ملی۔

1970ء کے انتخابات کے بعد سیاسی بحران:

1970ء کے انتخابی نتائج نے ملک کو دو واضح حصوں میں تقسیم کر دیا۔ مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ واحد اکثریتی جماعت تھی۔ جبکہ مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی (پیپلز پارٹی نئی جماعت تھی۔ انتخابات کے وقت اس کی عمر صرف 3 سال تھی اس لیے سرحد اور بلوچستان میں کام کرنے کا موقع نہ ملا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ سرحد اور بلوچستان میں دوسری جماعتیں کامیاب ہو گئیں)۔

عوامی لیگ نے مشرقی پاکستان میں قیام پاکستان کے بعد 24 سال تک ہونے والے معاشی و سیاسی استحصال کو انتخابی پروگرام بنایا جو مشرقی پاکستان میں تو مقبول ہوا مگر 1500 میل دور مغربی پاکستانیوں کو اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ مسلم لیگ قیام پاکستان کے فوراً بعد اور خصوصاً قائد اعظم کی وفات کے بعد انتشار کا شکار ہو گئی۔ اس جماعت میں سارے لیڈر سوائے اقتدار کے اور کچھ نہ چاہتے تھے اس لیے مسلم لیگ کو پاکستان میں کہیں بھی حمایت نہ ملی۔ دوسری طرف پاکستان میں کوئی ایسی واحد جماعت نہ تھی جو مشرقی اور مغربی حصہ میں یکساں مقبولیت رکھتی۔ یحییٰ خان نے صورتحال کو دیکھ کر چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو اپنے

تقصید کے لیے استعمال کرنا چاہا کہ کسی طرح وہ اسے مستقل صدر پاکستان بنادیں۔

دینی جماعتوں نے عوامی لیگ کو ملک دشمن جماعت قرار دے دیا۔ پیپلز پارٹی نے بھی مغربی پاکستان کی واحد اکثریتی جماعت ہونے کے ناطے اقتدار میں حصہ طلب کر لیا۔ دوسری طرف شیخ مجیب الرحمن نے اپنے 6 نکاتی پروگرام کے تحت ملک کا آئین تشکیل دینے کا اعلان کیا۔ شیخ مجیب نے جنرل یحییٰ کو قومی اسمبلی کا اجلاس بلا کر واحد اکثریتی جماعت کو اقتدار دینے کا بھی مطالبہ کیا۔ پیپلز پارٹی مجیب کے 6 نکاتی منصوبے کو ملک کی سلامتی کے لیے بہتر خیال نہیں کرتی تھی۔ شیخ مجیب الرحمن نے 23 مارچ 1971ء کو واضح کیا کہ دو الگ الگ آئین بنائے جائیں۔ ان کی تیاری کے بعد کنفیڈریشن آف پاکستان کے لیے آئین وضع کیا جائے لیکن یحییٰ خان نے اسے مسترد کر دیا اور کہا کہ کنفیڈریشن ایک صوبے کے دیونوں میں نہیں بلکہ دو آزاد ملکوں کے درمیان ہوتی ہے۔ شیخ مجیب نے صورتحال دیکھ کر مشرقی پاکستان میں سول نافرمانی کی تحریک چلا دی۔ پورے صوبے میں قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا۔ عوامی لیگ عملاً ایک متوازی حکومت قائم کر چکی تھی۔ یہ دیکھ کر 25 مارچ 1971ء کو مشرقی پاکستان میں فوجی کارروائی کی گئی۔ مجیب کو گرفتار کر کے میانوالی جیل ڈالا گیا اور عوامی لیگ کو غیر قانونی قرار دے کر مشرقی پاکستان میں ضمنی انتخابات کا اعلان کر دیا گیا۔ جنرل یحییٰ عوامی لیگ کی مقبولیت کا صحیح اندازہ نہ لگا سکے۔ وہاں انتخابات کرا کر درجنوں کے حساب سے شیخ مسلم لیگ، جماعت اسلامی اور پی ڈی پی میں بلا مقابلہ ہی دے دی گئیں۔ مشرقی پاکستان میں عوامی غیض و غضب عروج پر پہنچ گیا اور حالات قابو سے باہر ہو گئے۔ مشرقی پاکستان کی سنگین صورتحال سے جنرل یحییٰ غیر متاثر سردمہر اور بے پرواہ رہے۔

1971ء کی پاک بھارت جنگ: مشرقی پاکستان میں عملاً بغاوت ہو چکی تھی۔ وہاں کے عوام مغربی پاکستان کی انتظامیہ کے شدید ترین خلاف تھے۔ عوامی لیگ کے کادروں نے خانہ جنگی کا ماحول بنالیا تھا۔ بھارت صورتحال کا بغور جائزہ لے رہا تھا اور جنرل یحییٰ اپنی مخصوص مصروفیات میں مشغول تھا۔ گنگا طیارہ کا اغواء: ان حالات میں ایک کشمیری مجاہد بھارتی گنگا نامی طیارہ اغواء کر کے لاہور لے آیا جو بعد ازاں اس نے دھماکے سے جلا ڈالا۔ بھارت نے موقع سے فائدہ اٹھا کر پاکستان کے دونوں حصوں میں فضائی رابطہ پر پابندی لگا دی۔ اب پاکستانی طیارے بھارت کی فضا میں داخل ہو کر مشرقی پاکستان نہیں جا سکتے تھے۔

اس دوران فوج مشرقی پاکستان میں جماعت اسلامی کی تنظیموں کے ساتھ ملکر فوجی کارروائی کا آغاز کر چکی تھی اور بعض حوالہ جات کے مطابق اس فوجی کارروائی میں بنگالیوں کے ساتھ سختی کا سلوک کیا گیا۔ عوامی لیگ کے کارکن پناہ لینے جوق در جوق بھارت داخل ہونا شروع ہو گئے۔ بنگالی عوام نے فوجی کارروائی پر مشتعل ہو کر حکومت کے خلاف سرگرمیاں تیز کر دیں۔ مشرقی پاکستان میں صورتحال کو اپنے گھٹاؤ نے مقاصد کے لیے مکمل طور پر تیار پا کر بھارت نے 3 دسمبر 1971ء کو باقاعدہ جنگ کا آغاز کر دیا۔ مشرقی

پاکستان کے عوام مغربی پاکستان کی انتظامیہ کے سخت خلاف تھے۔ پاکستانی فوج کو مقامی آبادی کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ بھارت نے مقامی آبادی کی مدد سے پاکستانی فوج کے یونٹوں کے درمیانی رابطے کاٹ دیئے۔ پاکستانی فوج کی تعداد اور گولابارود بھی کم تھا۔ پاک فوج کے جوانوں نے ان نامساعد حالات کے باوجود بھارت کی بڑی فوج کا جواں مردی سے مقابلہ کیا لیکن اس وقت کی نا اہل بجٹی حکومت ان فوجیوں کو کسی قسم کی عملی مدد نہ دے سکی اور محض طفل تسلیاں ہی دیتی رہی۔ بالآخر 16 دسمبر 1971ء کو جنرل نیازی نے ہتھیار ڈال دیئے۔ تاریخ اسلام میں مسلمانوں کو اس سے زیادہ عبرت ناک اور بھیانک شکست کا سامنا پہلے کبھی نہ کرنا پڑا تھا۔ پاکستان کی یہ شکست پاکستانی افواج کی نہیں بلکہ پاکستان کی اس فوجی قیادت کی شکست تھی جس نے حالات کا صحیح ادراک نہ کیا۔ 18 دسمبر 1971ء کو جنرل یحییٰ نے استعفیٰ لکھا اور بھٹو کو 20 دسمبر 1971ء کو امریکہ سے پاکستان بلا کر اقتدار سونپ دیا۔ کیونکہ پاکستان میں کوئی آئین نہ تھا اس لیے مجبوراً بھٹو کو پاکستان کے پہلے سول چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے طور پر ملک کا اقتدار سنبھالنا پڑا۔

سانحہ ڈھاکہ..... جمود الرحمن کمیشن رپورٹ

سقوط مشرقی پاکستان کے اسباب کا جائزہ لینے کے لیے حکومت پاکستان کی وزارت صدارتی امور نے 26 دسمبر 1971ء کو ایک انکوائری کمیشن قائم کیا جس کے سربراہ جسٹس حمود الرحمن مقرر کئے گئے۔ جسٹس انوار، چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ، جسٹس طفیل علی عبدالرحمن، چیف جسٹس ہائی کورٹ سندھ اور بلوچستان اس انکوائری کمیشن کے ممبر تھے۔ لیفٹیننٹ جنرل الطاف قادر کمیشن کے ملٹری ایڈوائزر اور ایم اے لطیف اسسٹنٹ رجسٹرار سپریم کورٹ کو کمیشن کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ کمیشن کا پہلا اجلاس 31 دسمبر 1971ء کو لاہور اور بقیہ تمام اجلاس راولپنڈی میں ہوئے۔

کمیشن کے کل 157 اجلاس ہوئے جن میں 213 افراد کے بیانات اور 72 افراد کی شہادتیں قلمبند کی گئیں۔

حمود الرحمن کمیشن کی مرتب کردہ رپورٹ 31 دسمبر 2000ء (30 سال بعد) کو 1999ء میں پاکستان میں برسر اقتدار آنے والی چوتھی فوجی حکومت کے سربراہ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے عوام الناس کے لیے جاری کی۔ تاہم کمیشن کی رپورٹ کا وہ حصہ جو بیرونی ممالک کے طرز عمل کے حوالہ سے قرار دیا گیا ملک کی خارجہ پالیسی کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جاری نہیں کیا گیا۔

حمود الرحمن کمیشن نے سانحہ ڈھاکہ کی ذمہ داری کے حوالہ سے جو رپورٹ مرتب کی اس کے چیدہ چیدہ نکات درج ذیل ہیں:

☆ 675 صفحات کی حمود الرحمن کمیشن رپورٹ کے مطابق سقوط ڈھاکہ کا سبب غلط فوجی حکمت عملی اور فوجی حکمرانوں کا غیر اخلاقی کردار تھا۔

☆ جنرل نیازی جوائسٹ پاکستان کے فوجی کمانڈر تھے، نے از خود حوصلہ ہار کر ہتھیار ڈال دیئے جبکہ GHQ نے ہتھیار ڈالنے کے احکامات جاری نہیں کئے تھے۔

☆ شرقی پاکستان میں سول نا فرمانی اور عوام میں احساس محرومی جنرل ایوب کے بنیادی جمہوریوں کے نظام کی وجہ سے پیدا ہوا جس کے سبب ملک کی یکجہتی کو شدید نقصان پہنچا۔ جنرل ایوب کے دور حکومت میں یہ تاثر پیدا کیا گیا کہ جمہوریت اب کبھی بحال نہ ہوگی۔ جنرل ایوب کا فلسفہ تھا کہ پاکستانی عوام جمہوریت کے لیے فٹ نہیں ہیں اور انہیں پہلے جمہوریت سکھائی جائے گی۔ شرقی پاکستان کے لوگ جو سیاسی طور پر زیادہ باشعور اور متحرک تھے، انہیں یہ محسوس ہونے لگا کہ جنرل ایوب کے بنیادی جمہوریتوں کے نظام نے شرقی بنگال کو ایک نوآبادیاتی کالونی کی شکل دے دی ہے۔

☆ جنرل یحییٰ نے قومی امور کے بارے میں انتہائی نا عاقبت اندیشی کا مظاہرہ کیا۔ جنرل یحییٰ کے ساتھی جنرل بھی اس قومی سانحہ میں برابر کے شریک تھے۔ کمیشن نے واضح کیا کہ فوج کا ہر افسر اس میں ملوث نہ تھا۔ تاہم جنرل عبدالحمید، لیفٹیننٹ جنرل گل حسن، لیفٹیننٹ جنرل پیرزادہ، میجر جنرل عمر، میجر جنرل رحیم اور میجر جنرل مٹھا اس سازش میں شریک رہے ہیں، لہذا کمیشن نے ان کے خلاف کورٹ مارشل کی سفارش کی۔

☆ کمیشن کے روبرو جنرل نکا خان نے اعتراف کیا کہ شرقی پاکستان میں فوجی ایکشن کے دوران 15 ہزار افراد مارے گئے۔ جبکہ رپورٹ میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا کہ ملٹری ایکشن میں 26 ہزار افراد قتل ہوئے تھے۔

☆ محمود الرحمن کمیشن نے سقوط ڈھاکہ کے اصل اور بڑے ذمہ دار جنرل یحییٰ، جنرل نیازی، جنرل پیرزادہ، جنرل عمر اور جنرل مٹھا سمیت 15 جرنیلوں کو قرار دیا۔

☆ رپورٹ میں جنرل نیازی کے کردار کا خصوصی جائزہ پیش کیا گیا کہ جنرل نیازی بجائے ڈھاکہ کا دفاع کرنے کے پان سسگٹنگ اور کریمنل کیسز کے ڈسپوزل کے دوران لاکھوں روپے کمانے لگے۔

☆ رپورٹ میں سفارش کی گئی کہ شرمناک سرنڈر اور دیگر 15 الزامات کی بنیاد پر جنرل نیازی کا کورٹ مارشل کیا جائے کیونکہ ان کے پاس اتنے وسائل تھے کہ وہ مزید کچھ عرصہ بھارتی فوج کا مقابلہ کر سکتے تھے۔

(19) ذوالفقار علی بھٹو کا دور (1971ء تا 1977ء):

سقوط ڈھاکہ کے بعد جنرل یحییٰ خان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ بعد ازاں ذوالفقار علی بھٹو نے 20 دسمبر 1971ء کو صدر مملکت اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھالا۔ بھٹو حکومت کی مرکزی کابینہ میں

نورالامین، ڈاکٹر مبشر حسن، محمود علی قصوری، ملک معراج خالد، شیخ رشید، غلام مصطفیٰ جتوئی، عبدالحفیظ پیرزادہ، محمد حنیف اور راجہ تری دیورائے شامل تھے جبکہ صوبوں میں ممتاز علی بھٹو کو گورنر سندھ، غلام مصطفیٰ کھر کو گورنر پنجاب، غوث بخش ریسائی کو گورنر بلوچستان اور حیات محمد شیرپاؤ کو گورنر سرحد مقرر کیا گیا۔

بھٹو حکومت کے اقدامات:

ذوالفقار علی بھٹو نے اقتدار سنبھالتے ہی ان انقلابی اقدامات پر عمل کرنے کا آغاز کر دیا جس کا نعرہ انہوں نے انتخابی مہم کے دوران لگایا تھا۔ یہ اقدامات درج ذیل تھے:

(i) جنرل یحییٰ خان کی جگہ جنرل گل حسن کو فوج کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ سات جرنیلوں کو ریٹائر کر دیا گیا۔

(ii) سقوط مشرقی پاکستان کے اسباب کی تحقیقات کرنے کے لئے محمود الرحمن کمیشن تشکیل دیا گیا۔

(iii) غداری کے علاوہ سیاسی جرائم میں ملوث قیدیوں کو رہا کر دیا گیا۔

(iv) 5 جنوری 1972ء میں شیخ مجیب الرحمن کو رہا کر دیا گیا۔

(v) 2 جنوری 1972ء کو ملک کی تمام بھاری صنعتوں کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا۔

(vi) مارچ 1972ء میں 313 بدعنوان سرکاری افسروں کو برطرف کر دیا گیا۔

(vii) سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا گیا۔

(viii) مارچ 1972ء میں ملک میں زرعی اصلاحات نافذ کی گئیں۔

(ix) یکم اکتوبر 1972ء کو ملک بھر میں تمام نجی سکول اور کالج قومی تحویل میں لے لئے گئے۔

(x) اگست 1973ء میں لیبر اصلاحات کا اعلان کیا گیا۔

(xi) اگست 1972ء میں قانونی اصلاحات کا ترمیمی آرڈینیس جاری کیا گیا۔

(xii) ملک میں صحت پالیسی نافذ کی گئی جس کے تحت 7 نئے میڈیکل کالج کھولے گئے۔ میڈیکل پریکٹیشنرز کے لئے رجسٹریشن کا طریقہ کار رائج کیا گیا۔

(xiii) فروری 1972ء میں پولیس اصلاحات کا اعلان کیا گیا۔

(20) 1973ء کا آئین:

ذوالفقار علی بھٹو چونکہ جمہوریت پر یقین رکھتے تھے اس لئے تمام سیاسی مکاتب فکر کے تعاون سے ایک نیا دستور مرتب کیا جو ملک میں 14 اگست 1973ء کو نافذ کر دیا گیا۔ اس کے تحت فضل الہی چوہدری نے بطور صدر مملکت اور بھٹو نے بطور وزیراعظم حلف اٹھایا۔ 1973ء کے آئین کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- (i) یہ ایک تحریری آئین ہے جو کہ 12 حصوں 27 ابواب اور 280 دفعات پر مشتمل ہے۔
- (ii) آئین کے ابتدائے میں قرارداد مقاصد شامل ہے۔
- (iii) یہ ایک پلکار آئین ہے کیونکہ اس میں ترمیم کرنا آسان ہے۔ دونوں ایوانوں کے دو تہائی اراکین آئین میں ترمیم کرنے کے مجاز ہیں۔
- (iv) ملک میں ایک وفاقی نظام تشکیل دیا گیا ہے جس کے تحت ایک مرکزی اور چار صوبائی حکومتیں تشکیل دی گئی ہیں۔ صدر مملکت وفاق کا سربراہ ہے۔
- (v) آئین کے ذریعہ ایک پارلیمانی طرز حکومت رائج کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم ملک کی سرکاری مشینری کا منتظم اعلیٰ ہے۔ وہ اپنی کابینہ کے ارکان کا انتخاب خود کرتا ہے۔
- (vi) ملک میں دو ایوانی مقننہ تشکیل دی گئی ہے جو کہ سینٹ اور قومی اسمبلی پر مشتمل ہے۔ ابتدا میں سینٹ کے اراکین کی تعداد 87 (موجودہ تعداد 100) اور قومی اسمبلی کے اراکین کی تعداد 217 تھی (2002ء میں یہ تعداد 342 کر دی گئی)۔
- (vii) ملک کے تمام شہریوں کو بنیادی حقوق فراہم کئے گئے ہیں۔
- (viii) ملک میں ایک آزاد عدلیہ قائم کی گئی ہے جو کہ ایک سپریم کورٹ چار ہائی کورٹس اور ماتحت عدالتوں پر مشتمل ہے۔
- (ix) آئین میں حکمت عملی کے اصول شامل کئے گئے ہیں۔
- (x) اردو کو ملک کی قومی زبان قرار دیا گیا ہے۔
- (xi) کئی دستوری ادارے قائم کئے گئے جن میں درج ذیل نمایاں ہیں:
- | | | | |
|-----|-------------------------|-----|-------------------------|
| (1) | پبلک سروس کمیشن | (2) | الیکشن کمیشن آف پاکستان |
| (3) | ایڈووکیٹ جنرل | (4) | اسلامی نظریاتی کونسل |
| (5) | قومی اقتصادی کونسل | (6) | سپریم جوڈیشل کونسل |
| (7) | آڈیٹر جنرل | (8) | انٹرنی جنرل |
| (9) | مستترکہ مفادات کی کونسل | | |
- بھٹو دور کے دیگر اہم واقعات:
- (i) 22 تا 24 فروری 1974ء کو لاہور میں دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں عالم اسلام کے نامور رہنماؤں نے حصہ لیا۔
- (ii) دسمبر 1974ء میں قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔
- (iii) جولائی 1972ء میں بھٹو اور اندرا گاندھی (وزیر اعظم بھارت) نے شملہ معاہدہ پر دستخط کئے۔

(iv) 18 اگست 1973ء کو معاہدہ دہلی طے کیا گیا جس کے تحت بھارت نے پاکستان کے 90 ہزار جنگی قیدی رہا کر دیئے۔

پاکستان قومی اتحاد کی تحریک اور بھٹو حکومت کا خاتمہ:

بھٹو حکومت نے مارچ 1977ء میں قومی اسمبلی کے انتخابات کا انعقاد کیا جن میں پاکستان پیپلز پارٹی نے قومی اسمبلی کی 156 اور قومی اتحاد نے 36 نشستیں حاصل کیں۔ حزب مخالف نے حکومت پر انتخابی دھاندلی کا الزام لگایا اور نئے انتخابات کا مطالبہ کیا۔ پاکستان قومی اتحاد نے ملک میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے ایک ملک گیر تحریک کا آغاز کیا۔ بھٹو نے قومی اتحاد کے رہنماؤں کیساتھ مذاکرات کئے جو کہ ناکام ہو گئے۔ ملک میں خانہ جنگی کو روکنے کے لئے 5 جولائی 1977ء کو جنرل ضیاء الحق نے بھٹو حکومت کو ختم کر کے مارشل لاء نافذ کر دیا۔

(21) جنرل ضیاء الحق کا دور (1977ء تا 1988ء):

جنرل ضیاء الحق نے 5 جولائی 1977ء کو مارشل لاء نافذ کر کے عمان حکومت سنبھالا۔ اس موقع پر قوم سے خطاب میں فرمایا:

”اب مسٹر بھٹو کی حکومت ختم ہو چکی ہے۔ سارے ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ قومی اور صوبائی اسمبلیاں توڑ دی گئی ہیں۔ صوبائی گورنر ہٹا دیئے گئے ہیں۔ البتہ دستور کو منسوخ نہیں کیا گیا۔ اس کے بعض حصوں پر عمل درآمد روک دیا گیا ہے۔“

ضیاء دور کے اہم واقعات:

- (i) ملک کا نظم و نسق چلانے کے لئے پانچ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کئے گئے۔
- (ii) ضیاء حکومت نے ذوالفقار علی بھٹو کو گرفتار کر لیا۔ نصرت بھٹو نے اس کے خلاف سپریم کورٹ میں رٹ دائر کی۔ عدالت نے حکومتی اقدام کو درست قرار دیا۔
- (iii) ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف نواب محمد احمد خان کے قتل کا مقدمہ درج کیا گیا۔ لاہور ہائی کورٹ نے 18 مارچ 1978ء کو بھٹو کو پھانسی کی سزا سنائی۔ بعد ازاں سپریم کورٹ نے 6 فروری 1971ء کو یہ فیصلہ درست قرار دیا اور 2 مارچ 1978ء کو فیصلہ بحال رکھا۔ چنانچہ 14 اپریل 1979ء کو بھٹو کو پھانسی دے دی گئی۔
- (iv) دسمبر 1979ء میں سوویت یونین نے افغانستان میں ایک لاکھ فوجی اور سینکڑوں مینک بھیج دیئے۔ روسی قبضہ 1988ء تک جاری رہا۔ جینو معاہدے کے تحت روسی افواج واپس چلی گئیں۔
- (v) دسمبر 1981ء میں ملک میں مجلس شوریٰ قائم کی گئی۔

- (vi) فروری 1981ء میں حکومت مخالف جماعتوں نے تحریک بحالی جمہوریت تشکیل دی جس نے 1981ء تا 1986ء تک ضیاء حکومت کے خلاف تحریک چلائی مگر ناکام ہو گئی۔
- (vii) دسمبر 1984ء میں ضیاء الحق نے ملک میں صدارتی ریفرنڈم کا انعقاد کیا جس میں وہ بھاری اکثریت سے ملک کے صدر منتخب ہوئے۔
- (viii) 1985ء میں ملک میں عام انتخابات کا انعقاد کیا گیا جس کے نتیجے میں محمد خان جونیو ملک کے وزیراعظم بنے۔
- (ix) 31 دسمبر 1985ء کو ملک سے مارشل لاء ہٹا لیا گیا۔
- نفاذ اسلام کے اقدامات:**
- (i) فروری 1979ء میں حدود آرمڈی نینس نافذ کیا گیا۔
- (ii) 1977ء سے 1986ء تک سالانہ سیرت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔
- (iii) جون 1980ء میں زکوٰۃ و عشر کا نظام نافذ کیا گیا۔
- (iv) نومبر 1980ء میں اسلامی یونیورسٹی قائم کی گئی۔
- (v) جنوری 1981ء میں بلاسود بینکاری کا نظام قائم کیا گیا۔
- (vi) دسمبر 1981ء میں مجلس شوریٰ قائم کی گئی۔
- (vii) فروری 1982ء میں زکوٰۃ فاؤنڈیشن قائم کی گئی۔
- (viii) اگست 1983ء میں وفاقی محتسب کا ادارہ قائم کیا گیا۔
- (ix) اپریل 1984ء میں قادیانیوں کا آرمڈی نینس جاری کیا گیا۔
- (x) اگست 1984ء میں نظام صلوة نافذ کیا گیا۔
- (xi) دسمبر 1984ء میں قاضی عدالتیں قائم کی گئیں۔
- (xii) جولائی 1986ء میں شریعت بل منظور کیا گیا۔

(22) جو نیجو وزارت (1985ء تا 1988ء):

- 1985ء کے غیر جماعتی انتخابات کے نتیجے میں محمد خان جونیو نے حکومت تشکیل دی۔ جو نیجو نے ملک میں ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے درج ذیل پانچ نکاتی پروگرام کا اعلان کیا:
- (i) نظریہ پاکستان کی بنیاد پر مستحکم جمہوری سیاسی نظام کا قیام۔
- (ii) منصفانہ بنیادوں پر معاشی نظام کا قیام۔

- (iii) ملک سے ناخواندگی کا خاتمہ۔
 (iv) معاشرے سے رشوت ستانی کا خاتمہ۔
 (v) مضبوط دفاع اور غیر جانبدار متوازن خارجہ پالیسی۔
 جو نیچو حکومت کی برطرنی:

محمد خان جو نیچو نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھال کر آزاد حکمت عملی اپنائی۔ اس سلسلے میں ضیاء الحق کے وفادار ساتھیوں سے جان چھڑانے کے لئے دوبارہ وفاقی کابینہ تشکیل دی۔ اس طرح جو نیچو ضیاء چیلنج کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں او جڑی کمپ کے واقعہ کے بعد یہ اخلاقیات شدید ہو گئے۔ چنانچہ ضیاء الحق نے دفعہ 58 (2) بی کا استعمال کرتے ہوئے 29 مئی 1988ء کو جو نیچو حکومت کو برطرف کر دیا۔
 فضائی حادثے میں ضیاء الحق کی ہلاکت:

17 اگست 1988ء کو ضیاء حکومت کا اچانک خاتمہ ہو گیا جب وہ بہاولپور کے قریب ایک فضائی حادثے کا شکار ہو گئے۔

(23) غلام اسحاق خان (1988ء تا 1993ء):

ضیاء الحق کی ہلاکت کے بعد سینٹ کے چیئرمین غلام اسحاق خان نے اگست 1988ء میں صدر کا عہدہ سنبھالا اور 16 نومبر 1988ء کو انتخابات کروانے کا اعلان کیا۔
 1988ء کے عام انتخابات:

نومبر 1988ء کے عام انتخابات میں قومی اسمبلی میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی قیادت میں پاکستان پیپلز پارٹی نے 93 نشستیں حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس کے مقابلے میں اسلامی جمہوری اتحاد نے 54 اور جمعیت العلمائے اسلام نے 7 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ صوبائی انتخابات میں پنجاب میں اسلامی جمہوری اتحاد نے 108 اور پاکستان پیپلز پارٹی نے 93 نشستیں حاصل کیں۔ صوبہ سندھ میں پاکستان پیپلز پارٹی کو 67 نشستوں کے ساتھ اکثریت حاصل ہوئی جبکہ ایم کیو ایم 31 نشستوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہی۔ صوبہ بلوچستان میں کوئی بھی سیاسی جماعت واضح برتری حاصل نہ کر سکی۔

(24) بینظیر بھٹو کا پہلا دور وزارت (1988ء تا 1990ء):

1988ء کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے مرکز میں 93 نشستیں حاصل کیں۔ اس کے نتیجے میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے 2 دسمبر 1988ء کو وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا۔ وہ پاکستان کی پہلی خاتون وزیر اعظم تھیں۔ محترمہ کا پہلا دور وزارت 16 اگست 1990ء تک جاری رہا۔ اس عرصہ کے دوران کئی اہم واقعات رونما ہوئے جن میں درج ذیل نمایاں تھے:

میں بھی پاکستان پیپلز پارٹی نے حکومت بنائی۔ بے نظیر بھٹو کی وزارت کے دوسرے دور میں بے نظیر اور نواز شریف کے درمیان محاذ آرائی جاری رہی۔ سیاسی مخالفین کو انتقام کا نشانہ بنایا گیا۔ صدر فاروق احمد خان لغاری نے 5 نومبر 1996ء کو بے نظیر حکومت کو برطرف کر دیا اور انتخابات کے انعقاد کے لئے معراج خالد کو نگران وزیراعظم مقرر کیا۔

(27) سردار فاروق احمد خان لغاری (1993ء تا 1997ء):

13 نومبر 1993ء کو صدارتی انتخابات کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے امیدوار سردار فاروق احمد خان لغاری نے 274 ووٹ حاصل کر کے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے امیدوار وسیم سجاد (168) کو شکست دی۔ سردار فاروق احمد خان لغاری کے عہد صدارت کا ایک اہم واقعہ بے نظیر بھٹو کی وزارت کی برطرفی ہے۔ 2 دسمبر 1997ء کو صدر اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے۔

(28) نواز شریف کی وزارت کا دوسرا دور (1997ء تا 1999ء):

1997ء میں عام انتخابات کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستان مسلم لیگ (ن) نے قومی اسمبلی کی 134 نشستیں جیت کر واضح برتری حاصل کی۔ اس کے نتیجے میں 17 فروری 1997ء کو میاں نواز شریف نے وزیراعظم کا عہدہ سنبھالا۔ صوبہ پنجاب میں شہباز شریف کو وزیر اعلیٰ منتخب کیا گیا۔ صوبہ سندھ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے لیاق ت علی جتوئی جبکہ صوبہ سرحد میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے مہتاب خان عباسی نے وزارت تشکیل دی۔ نواز شریف کی وزارت کے دوسرے دور کے اہم واقعات درج ذیل تھے:

- (i) 26 نومبر 1997ء کو لاہور۔ اسلام آباد موٹروے کا افتتاح کیا گیا۔
- (ii) 13 اگست 1997ء کو اوندہ دھشت گردی کا بل منظور کیا گیا۔
- (iii) 28 اور 30 مئی 1998ء کو پاکستان نے چاغی کے مقام پر چھ ایٹمی دھماکے کئے جس سے وہ ایٹمی قوت رکھنے والا دنیا کا ساتواں اور پہلا اسلامی ملک بن گیا۔
- (iv) اپریل 1997ء میں تیرہویں ترمیم جولائی 1997ء میں چودھویں ترمیم اور اگست 1998ء میں آئین میں پندرہویں ترمیم منظور کی گئی۔
- (v) 21 فروری 1999ء کو بھارتی وزیراعظم اٹل بھاری واجپائی اور میاں نواز شریف نے قرارداد لاہور پر دستخط کئے۔
- (vi) مئی اور جون 1999ء میں کارگل کے مقام پر پاک بھارت افواج میں جھڑپیں ہوئیں۔

(29) جنرل پرویز مشرف (1999ء تا 2008ء):

12 اکتوبر 1999ء کو جنرل پرویز مشرف نے نواز شریف کی حکومت کو برطرف کر کے ملک کا انتظام خود سنبھال لیا۔ 1973ء کے آئین پر عملدرآمد روک کر عارضی آئینی حکم نمبر 1 جاری کیا گیا۔ پرویز

شرف نے بطور صدر اور چیف ایگزیکٹو اختیارات سنبھال لئے۔
شرف حکومت کی اصلاحات:

(i) ملک کی ترقی و خوشحالی کے لئے سات نکاتی ایجنڈے کا اعلان کیا گیا۔

(ii) ملک کو اقتصادی طور پر مستحکم کرنے کے لئے بیرونی قرضوں سے نجات حاصل کرنے اور تجارت کو فروغ دینے کے لئے پروگرام شروع کئے گئے۔ اس کے نتیجے میں پیرس کلب نے اپنے قرضہ جات کو ری شیڈول کر دیا۔ امریکہ نے نہ صرف 1.2 بلین ڈالر کا قرضہ معاف کر دیا بلکہ 3.5 بلین ڈالر کا ایک چیک بھی دیا۔ اس طرح دسمبر 2004ء میں پاکستان آئی ایم ایف کے قرضوں سے آزاد ہو گیا۔

(iii) 2002ء میں ایل ایف او کے تحت قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں میں اضافہ کر دیا گیا۔

(iv) اگست 2001ء میں ملک میں ضلعی حکومتوں کا نظام رائج کر دیا گیا۔

(v) اکتوبر 2002ء میں عام انتخابات کا انعقاد کروایا گیا۔

(vi) جنوری 2004ء میں منعقدہ اسلام آباد سارک کانفرنس کے بعد پاک بھارت امن مذاکرات کا آغاز کیا گیا۔

(vii) ستمبر 2001ء میں امریکہ میں کئے جانے والے دہشت گردی کے واقعات کے بعد پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا۔

(viii) پاکستان کی تجارت کو ترقی دینے کے لئے گوادری کی بندرگاہ کے منصوبے پر کام شروع کر دیا گیا۔

(30) میر ظفر اللہ خان جمالی (2002ء تا 2004ء):

اکتوبر 2002ء میں عام انتخابات کا انعقاد کیا گیا جن میں پاکستان مسلم لیگ (ق) نے مرکز اور صوبہ پنجاب میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے نتیجے میں میر ظفر اللہ جمالی نے 23 نومبر 2002ء کو بطور وزیر اعظم حلف اٹھایا۔ جمالی وزارت 26 جون 2004ء تک جاری رہی۔ آپ پارٹی قیادت کی خواہش پر اپنے عہدہ سے مستعفی ہوئے اور شوکت عزیز کو اپنا جانشین نامزد کیا۔
اسلام آباد سارک کانفرنس کی کامیابی:

میر ظفر اللہ خان جمالی کے دور وزارت میں جنوری 2004ء میں اسلام آباد میں سارک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں رکن ممالک کے سربراہوں نے شرکت کی۔ بھارت کی نمائندگی وزیر اعظم اٹل بھاری واجپائی نے کی۔ اس موقع پر شرف واجپائی ملاقات کامیاب رہی۔ دونوں قائدین نے پاک بھارت امن مذاکرات شروع کرنے کا عہد کیا۔ بعد ازاں عملی طور پر یہ مذاکرات شروع ہو گئے جن کے تحت اعتماد سازی

مشرف نے بطور صدر اور چیف ایگزیکٹو اختیارات سنبھال لئے۔

مشرف حکومت کی اصلاحات:

(i) ملک کی ترقی و خوشحالی کے لئے سات نکاتی ایجنڈے کا اعلان کیا گیا۔

(ii) ملک کو اقتصادی طور پر مستحکم کرنے کے لئے بیرونی قرضوں سے نجات حاصل کرنے اور تجارت کو فروغ دینے کے لئے پروگرام شروع کئے گئے۔ اس کے نتیجے میں بیس کلب نے اپنے قرضہ

جات کو ری شیڈول کر دیا۔ امریکہ نے نہ صرف 1.2 بلین ڈالر کا قرضہ معاف کر دیا بلکہ 3.5

بلین ڈالر کا ایک پیکیج بھی دیا۔ اس طرح دسمبر 2004ء میں پاکستان آئی ایم ایف کے قرضوں

سے آزاد ہو گیا۔

(iii) 2002ء میں ایل ایف او کے تحت قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں میں اضافہ کر دیا گیا۔

(iv) اگست 2001ء میں ملک میں ضلعی حکومتوں کا نظام رائج کر دیا گیا۔

(v) اکتوبر 2002ء میں عام انتخابات کا انعقاد کروایا گیا۔

(vi) جنوری 2004ء میں منعقدہ اسلام آباد سارک کانفرنس کے بعد پاک بھارت امن مذاکرات کا

آغاز کیا گیا۔

(vii) ستمبر 2001ء میں امریکہ میں کئے جانے والے دہشت گردی کے واقعات کے بعد پاکستان

نے دہشت گردی کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا۔

(viii) پاکستان کی تجارت کو ترقی دینے کے لئے گوادر کی بندرگاہ کے منصوبے پر کام شروع کر دیا گیا۔

(30) میر ظفر اللہ خان جمالی (2002ء تا 2004ء):

اکتوبر 2002ء میں عام انتخابات کا انعقاد کیا گیا جن میں پاکستان مسلم لیگ (ق) نے مرکز اور

صوبہ پنجاب میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے نتیجے میں میر ظفر اللہ جمالی نے 23 نومبر 2002ء کو بطور وزیر

اعظم حلف اٹھایا۔ جمالی وزارت 26 جون 2004ء تک جاری رہی۔ آپ پارٹی قیادت کی خواہش پر اپنے

عہدہ سے مستعفی ہوئے اور شوکت عزیز کو اپنا جانشین نامزد کیا۔

اسلام آباد سارک کانفرنس کی کامیابی:

میر ظفر اللہ خان جمالی کے دور وزارت میں جنوری 2004ء میں اسلام آباد میں سارک کانفرنس کا

انعقاد کیا گیا جس میں رکن ممالک کے سربراہوں نے شرکت کی۔ بھارت کی نمائندگی وزیر اعظم اٹل بھاری

واجپائی نے کی۔ اس موقع پر مشرف واجپائی ملاقات کامیاب رہی۔ دونوں قائدین نے پاک بھارت امن

مذاکرات شروع کرنے کا عہد کیا۔ بعد ازاں عملی طور پر یہ مذاکرات شروع ہو گئے جن کے تحت اعتماد سازی

کے کچھ اقدامات کئے گئے۔ ان میں اپریل 2005ء میں مظفر آباد سری نگر بس سروس کا اجرا شامل تھا۔
چوہدری شجاعت حسین:

میر ظفر اللہ خان جمالی کے مستعفی ہونے کے بعد چوہدری شجاعت حسین نے 26 جون 2004ء کو بطور نگران وزیر اعظم حلف اٹھایا۔ آپ کا دور وزارت 28 اگست 2004ء تک جاری رہا۔ اسی دوران وزیر خزانہ شوکت عزیز نے ایک سے زائد انتخابات میں کامیابی حاصل کر کے اسمبلی کی رکنیت حاصل کی۔ شوکت عزیز بطور وزیر اعظم (2004ء تا 2007ء):

شوکت عزیز کو قومی اسمبلی میں ایوان کا قائد منتخب کیا گیا۔ آپ نے 29 اگست 2004ء کو بطور وزیر اعظم اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ شوکت عزیز وزیر خزانہ بھی رہے۔ آپ اقتصادیات کے ماہر بھی تھے۔ ان کے دور میں ملکی برآمدات 11 ارب ڈالر اور زرمبادلہ کے ذخائر 16 ارب ڈالر سے زیادہ ہو گئے۔ پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری میں بھی اضافہ ہوا جس سے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوئے۔ شوکت عزیز 15 نومبر 2007ء تک وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز رہے۔ وہ تین سال اڑھائی ماہ وزیر اعظم رہے۔ محمد میاں سومرو (نگران وزیر اعظم):

چیرمین سینٹ محمد میاں سومرو نے بطور نگران وزیر اعظم 16 نومبر 2007ء کو عہدہ سنبھالا۔ ان کی غیر موجودگی میں جان محمد جمالی (ڈپٹی چیرمین سینٹ) قائم مقام چیرمین سینٹ بنے۔ وہ 24 مارچ 2008ء کو 49 دن بعد نگران وزارت عظمیٰ کے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ یوسف رضا گیلانی (2008ء تا حال):

پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر وائس چیرمین اور سابق سپیکر قومی اسمبلی مخدوم سید یوسف رضا شاہ گیلانی 25 مارچ 2008ء کو 24 ویں وزیر اعظم بنے۔ 29 مارچ کو ملکی پارلیمانی تاریخ میں پہلی بار قومی اسمبلی میں حکومتی اور اپوزیشن جماعتوں سے متفقہ طور پر اعتماد کا ووٹ حاصل کیا۔ آصف علی زرداری (2008ء تا حال):

پاکستان پیپلز پارٹی کے شریک چیرمین اور سینئر آصف علی زرداری 6 ستمبر 2008ء کو ملک کے گیارہویں اور پیپلز پارٹی کے چوتھے (ذوالفقار علی بھٹو، فضل الہی چوہدری اور فاروق احمد خان لغاری کے بعد) صدر مملکت بنے۔ انہوں نے اپنے عہدے کا حلف 9 ستمبر 2008ء کو ایوان صدر اسلام آباد میں اٹھایا۔ اُن سے حلف سپریم کورٹ کے چیف جسٹس عبدالحمید ڈوگر نے لیا۔

1973ء کے آئین میں آئینی ترامیم

پاکستان کے 1973ء کے آئین میں اب تک جو ترامیم کی جا چکی ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی ترمیم (First Amendment):

1974ء میں کی جانے والی پہلی آئینی ترمیم کے ذریعے 1973ء کے آئین میں دو ترامیم کی گئیں۔ پہلی ترمیم بنیادی حقوق سے متعلقہ آرٹیکل 17 میں لائی گئی جس میں شق (2) کا اضافہ کر کے پاکستان کے ہر شہری کو سیاسی جماعت بنانے کا حق دیا گیا، ماسوائے ان لوگوں کے جو کہ حکومت پاکستان کے سرکاری ملازم تھے۔ مزید یہ کہ وفاقی حکومت کو یہ حق بھی دیا گیا کہ وہ سپریم کورٹ میں ریفرنس کے ذریعے پندرہ دن کے اندر کسی بھی سیاسی جماعت کو غیر قانونی قرار دلوادے۔ اسی ترمیم کے تحت آرٹیکل 17 میں شق (3) کا اضافہ کیا گیا جس کے تحت تمام سیاسی جماعتوں پر لازم قرار دیا گیا کہ وہ پارٹی کے لئے فنڈ حاصل کرنے والے ذرائع کے بارے میں حکومت کو آگاہ کریں۔

دوسری ترمیم (Second Amendment):

1974ء میں دوسری آئینی ترمیم کی گئی۔ اس ترمیم میں پیپلز پارٹی کی حکومت نے قادیانیوں کو پاکستان میں اقلیت قرار دیدیا۔

تیسری ترمیم (Third Amendment):

تیسری ترمیم 1975ء میں کی گئی جس کے مطابق بنیادی حقوق کے آرٹیکل 10 میں ترمیم کی گئی اور ایسے لوگوں کے لئے 24 ماہ سے زائد قید میں نہ رکھے جانے کے آئینی تحفظ کو ختم کر دیا جو کہ ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث پائے جائیں۔

چوتھی ترمیم (Fourth Amendment):

پاکستان کے 1973ء کے آئین میں چوتھی ترمیم 1975ء میں کی گئی جس میں قومی اسمبلی میں اقلیتوں کے لئے مختص نشستوں میں چھ نشستوں کا اضافہ کر دیا گیا۔ اس کے آرٹیکل 199 میں ترمیم کے ذریعے ہائی کورٹ سے ایسے لوگوں کی ضمانت لینے کا اختیار واپس لے لیا گیا جو ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث پائے جائیں۔

پانچویں ترمیم (Fifth Amendment):

آئین میں پانچویں ترمیم 1976ء میں کی گئی۔ اس کے مطابق آرٹیکل 101 میں ترمیم کی گئی اور

طے پایا کہ کسی شخص کو ایسے صوبے کا گورنر مقرر نہیں کیا جائے گا جس کا وہ رہائشی ہو۔ اس طرح اس ترمیم کے ذریعے یہ پابندی بھی لگائی گئی کہ ہائیکورٹ کا جج بطور جج سپریم کورٹ اپنی تقرری قبول نہیں کرے گا اور اس کو ریٹائر تصور کیا جائے گا۔

چھٹی ترمیم (Sixth Amendment):

1976ء میں آئین میں چھٹی ترمیم کی گئی جس میں وزیراعظم کے مشیر وزیراعلیٰ کے مشیر پارلیمانی سیکرٹری چیئر مین لاء کمیشن وزیراعظم کے خصوصی اسٹنٹ حضرات کی تعریف بیان کی گئی۔

ساتویں ترمیم (Seventh Amendment):

ساتویں ترمیم بھٹو حکومت کی آخری ترمیم تھی جو 1977ء میں کی گئی جس کے ذریعے وزیراعظم کو یہ حق دیا گیا کہ وہ ملکی حالات کے پیش نظر صدر مملکت کو یہ مشورہ دے کہ کسی بھی اہم قومی مسئلے پر ریفرنڈم کروایا جائے۔ بھٹو حکومت کی ساتویں ترمیم ایک منتخب اسمبلی کے ذریعے کی گئی۔

آٹھویں ترمیم (Eighth Amendment):

جنرل ضیاء الحق نے آٹھویں ترمیم 1985ء میں کی جو کہ غیر جماعتی انتخابات کے نتیجے میں منتخب ہونے والی اسمبلی نے منظور کی جس نے 1973ء کے متفقہ آئین کی روح میں بنیادی تبدیلیاں متعارف کروائیں جس میں صدر کو وزیراعظم کی نسبت بہت زیادہ اختیارات حاصل ہو گئے۔

نویں ترمیم (Nineth Amendment):

آئین میں نویں ترمیم 1985ء میں کی گئی جس کے ذریعے قرآن و سنت کو پاکستان کا سپریم لاء قرار دیا گیا اور حکومتی سطح پر سو کے خاتمے کے لئے عملی کوششیں کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

دسویں ترمیم (Tenth Amendment):

آئین میں 1987ء میں دسویں ترمیم کی گئی جس کے ذریعے سینٹ کے اجلاس کی مدت کا رروائی 160 روز سے کم کر کے 130 روز کر دی گئی۔

گیارہویں ترمیم (Eleventh Amendment):

اسلم لیگ (ن) کے پہلے دور حکومت میں آئین میں گیارہویں ترمیم کا بل سینٹ میں پیش کیا گیا جسے شریعت بل کا نام بھی دیا جاتا ہے تاہم یہ بل قومی اسمبلی میں پیش نہ ہو سکا اور اس کی معیاد بھی ختم ہو گئی۔

بارہویں ترمیم (Twelfth Amendment):

مسلم لیگ (ن) کے پہلے دور حکومت کے دوران ہی آئین میں بارہویں ترمیم لائی گئی جس کے ذریعے اسناددہشت گردی کی خصوصی عدالتوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔

تیرہویں ترمیم (Thirteenth Amendment):

آئین میں تیرہویں ترمیم کا بل مسلم لیگ (ن) حکومت نے یکم اپریل 1997ء کو پارلیمنٹ سے منظور کروایا اور آئین کی دفعات B (2) اور b (2) 112 کو خارج کر دیا گیا۔ اس سے صدر اور گورنروں کے قومی اور صوبائی اسمبلیاں توڑنے کے اختیارات ختم ہو گئے۔ آئین کی دفعہ C (2) 243 کو تبدیل کر دیا گیا اور صدر سے مسلح افواج کے سربراہوں کی تقرری کے صوابدیدی اختیارات لے لئے گئے۔ دفعہ 101 (1) کو بھی تبدیل کر کے صدر کا گورنروں کی نامزدگی کا استحقاق ختم کر دیا گیا اور صدر کو وزیراعظم کی ایڈوائس کا پابند کر دیا گیا۔

آٹھویں ترمیم کی بعض دفعات ایسی ہیں جس سے صدر مملکت اب بھی ٹرائیکا کے طاقتور ممبر ہیں۔ یہ دفعات 47، 50، 75، 97 اور 99 ہیں۔ ان سب دفعات نے صدر کو کچھ صوابدیدی اختیارات دیئے ہیں جن سے صدر منتخب وزیراعظم کو کسی نہ کسی طریقے سے نقصان پہنچا سکتا ہے۔ آئین کا آرٹیکل 76 وزیراعظم کے صدر سے تعلقات کے فرائض سے متعلق ہے اور وزیراعظم کیلئے ضروری ہے کہ وہ فیڈریشن کے تمام انتظامی معاملات اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں کابینہ کے تمام فیصلوں کو صدر تک پہنچائے۔

1973ء کے آئین کی اصل دفعہ 47 اس طرح ہے:

”صدر اپنے فرائض کی ادائیگی میں وزیراعظم کے مشورے پر اور مشورے کے مطابق عمل کرے گا اور صدر اس مشورے کا پابند ہوگا۔“

اس دفعہ کو آٹھویں ترمیم کے ذریعے ختم کر دیا گیا اور اب یہ آرٹیکل اس طرح ہے:

”صدر اپنے اختیارات کے استعمال میں کابینہ (یا وزیراعظم) کی ایڈوائس کے مطابق عمل کرے گا۔“ آئین کی دفعہ 47 میں ایک مزید بنیادی اضافہ یہ کیا گیا تھا:

”صدر اسی معاملے میں صوابدیدی اختیارات پر عمل کریں گے جس معاملے میں آئین نے انہیں ایسا کرنے کے اختیارات دیئے ہوں۔“

اگرچہ مسلم لیگ (ن) نے مارچ 1997ء میں کی گئی تیرہویں ترمیم سے صدر کے اسمبلیاں توڑنے کے صوابدیدی اختیارات کو ختم کر دیا ہے لیکن آٹھویں ترمیم کی بعض دفعات اب بھی ایسی ہیں جن کو استعمال کر کے صدر مملکت کسی بھی سیاسی حکومت کیلئے مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ پارلیمنٹ میں 13 ویں ترمیم کا بل منظور کرانے کے بعد مسلم لیگ کی حکومت 1973ء کے بنیادی آئین کی ترمیم شدہ 67 دفعات میں سے

صرف 6 دفعات ختم کر سکی ہے۔ 13 ویں ترمیم کا مقصد آئین کی ان دفعات کو ختم کرنا تھا جن سے وزیراعظم کے اختیارات کم ہو گئے تھے اور صدر کو طاقتور ترین ٹرائیکا کا رکن بنادیا گیا تھا۔

موجودہ آئین میں 17 دفعہ ترمیم کی گئی ہیں لیکن سب سے متنازع اور خوفناک ترمیم 1985ء میں غیر جماعتی الیکشن کے نتیجے میں قائم ہونے والی اسمبلی نے کی تھی جو کہ اس وقت ضیاء الحق کے مارشل لاء کے براہ راست دباؤ میں تھی۔ یہ ترمیم آئین کے بنیادی فریم ورک میں بہت سی بنیادی تبدیلیاں لائی جس کے نتیجے میں آئین کی بنیادی روح تبدیل ہو گئی۔

صدر کو بے پناہ اختیارات ملنے کی وجہ سے آئین کا پارلیمانی کردار ختم ہو گیا۔

آٹھویں ترمیم کو جنرل ضیاء الحق نے 9 نومبر 1985ء کو منظور کر کے اسے 1985ء کے ایکٹ کے طور پر نافذ کر دیا۔ 20 آرٹیکلز اور ایک شیڈول کے ایکٹ نے بظاہر صرف سترہ دفعات کو تبدیل کیا لیکن اس نے ضیاء الحق کی پہلے سے وقفاً وقفاً ترمیم کو جائز اور قابل عمل بنادیا۔

اس سے قبل بھٹو حکومت نے 15 اگست 1973ء سے 5 جولائی 1977ء تک آئین میں سات ترمیم کی تھیں۔

پارلیمنٹ سے متعلق آئین کی دفعہ 50 کو ضیاء الحق کی خواہش کے مطابق تبدیل کر دیا گیا۔ اصل دفعہ 150 اس طرح تھی:

”پارلیمنٹ دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی اور انہیں قومی اسمبلی اور سینٹ کہا جائیگا۔“

آئین کی دفعہ 50 ترمیم کے بعد اس طرح ہے:

”پاکستان میں ایک ”مجلس شوریٰ“ (پارلیمنٹ) ہوگی جو کہ صدر اور دو ایوانوں، قومی اسمبلی اور سینٹ پر مشتمل ہوگی۔“

سب سے خوفناک ترمیم آئین کی دفعہ 58 میں کی گئی جو قومی اسمبلی کی تحلیل کے بارے میں تھی۔ یہ ترمیم صدر کو اسمبلی کی تحلیل کے بارے میں صوابدیدی اختیارات دینے کے بارے میں تھی جو کہ اب ختم کر دی گئی ہے۔ اب صدر کے علاوہ چاروں صوبائی اسمبلیوں کے گورنر بھی صوبائی اسمبلیاں توڑنے کے اہل نہیں رہے ہیں۔

چودھویں ترمیم (Fourteenth Amendment):

یکم جولائی 1997ء کو برسرِ اقتدار حکومت نے چودھویں ترمیم کا بل منظور کیا۔ چودھویں ترمیم کے تحت آئین کے مطابق اب کوئی بھی رکن پارلیمنٹ فلور کر اسنگ کا متحمل نہیں ہوگا۔ تمام سیاسی جماعتوں کے ممبران اب آئینی طور پر اپنی جماعت سے وفادار رہنے کے مجاز ہو گئے۔ اگر کوئی رکن پارلیمنٹ اپنی وفاداری تبدیل کرے گا تو اس کی رکنیت کا عدم قرار دی جائیگی۔

پندرھویں ترمیم (Fifteenth Amendment):

28 اگست 1998ء کو قومی اسمبلی میں پندرھویں آئینی ترمیم کا بل پیش کیا گیا۔ اس بل کے مطابق آرٹیکل 2A کے بعد دفعات نمبر 2B اور آرٹیکل نمبر 239 کے بعد دفعات نمبر 3A، 3B، 3C اور 3D کا اضافہ کیا گیا ہے۔ پندرھویں ترمیم کی رو سے قرآن و سنت کو ملک کے سب سے برتر قانون کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں وفاقی حکومت کو یہ ذمہ داری تفویض کی گئی ہے کہ وہ ملک میں شریعت کے نفاذ، زکوٰۃ کے انتظام و انصرام، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو فروغ دینے، کرپشن کے خاتمہ اور اسلامی اصولوں کے مطابق سماجی و معاشی انصاف مہیا کرنے کے لئے اقدامات کرے گی۔ ترمیم کی رو سے غیر مسلموں کے ذاتی، قانونی و مذہبی آزادی اور رواجات متاثر نہیں ہوں گے۔

آئین کی معطلی:

12 اکتوبر 1999ء کے فوجی انقلاب کے بعد آئین کو عارضی طور پر معطل کر دیا گیا۔

سولہویں ترمیم:

1973ء کے آئین میں سولہویں ترمیم 27 جولائی 1999ء کو منظور کی گئی۔ اس کے تحت کوئٹہ سسٹم بیس سال تک بڑھا دیا گیا۔

سترہویں ترمیم:

قومی اسمبلی نے 29 دسمبر 2003ء کو سترہویں ترمیم کا بل منظور کیا۔ اسمبلی کے 248 ارکان نے اس کے حق میں ووٹ دیا جبکہ مخالفت میں کوئی ووٹ نہیں تھا کیونکہ اے آر ڈی نے اجلاس کا بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ اگلے روز سینٹ نے بھی اس ترمیم کو صفر کے مقابلے میں 72 ووٹ سے منظور کر لیا۔ سترہویں ترمیم نے صدر کو قومی اسمبلی تحلیل کرنے کے اختیارات تفویض کر دیئے اور اسے 31 دسمبر 2004ء تک چیف آف آرمی سٹاف کا عہدہ رکھنے کی اجازت دیدی۔ سترہویں ترمیم کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

- (i) سترہویں ترمیم کا ایکٹ فوری طور پر نافذ العمل ہو گیا ہے۔
- (ii) سترہویں ترمیم کی منظوری کے بعد 30 یوم کے اندر صدر کے عہدہ کی توثیق کے لئے بل پیش کیا جائے گا۔ اعتماد کا ووٹ منظور ہو جانے کے بعد صدر کو پانچ سال کی مدت کیلئے منتخب تصور کیا جائے گا۔
- (iii) قومی اسمبلی کو تحلیل کر دینے کی صورت میں صدر 15 یوم کے اندر تحلیل کرنے کا معاملہ سپریم کورٹ کو بھیجے گا جس کے بارے میں عدالت 30 یوم کے اندر فیصلہ کرے گی۔
- (iv) صوبائی اسمبلی کو تحلیل کرنے کی صورت میں گورنر یہ معاملہ 15 روز کے اندر سپریم کورٹ کو بھیجے گا

جو کہ 30 دن کے اندر اس کا فیصلہ سنا دے گی۔

(v) ہائی کورٹ کا جج 62 سال کی عمر تک اپنے عہدے پر قائم رہے گا، اگر اس سے پہلے وہ مستعفی نہ ہو جائے یا عہدے سے سبکدوش کر دیا جائے۔

(vi) 12 اکتوبر 1999ء سے لے کر سترھویں ترمیم کے بل کے نفاذ تک کے عرصہ کے دوران جاری کیا گیا 14 اکتوبر 1999ء کا ہنگامی حالت کا اعلان چیف ایگزیکٹو کے احکامات بشمول پی سی او نمبر 1 اور آئین میں کی گئی تمام ترامیم کو کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جائے گا۔

(vii) 12 اکتوبر 1999ء سے لے کر اس آرٹیکل کے نفاذ تک دیئے گئے احکامات اور کی گئی تقرریوں کو کسی بھی قانونی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جائے گا۔

ایمر جنسی پلس:

3 نومبر 2007ء کو چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف نے ملک میں ایمر جنسی پلس کا نفاذ کرتے ہوئے 1973ء کا آئین معطل کر کے نیا پی سی او (پروویڈنٹل کانسٹیٹیوشنل آرڈر) نافذ کر دیا۔ 15 دسمبر 2007ء کو 42 روز کے بعد ایمر جنسی پلس ختم اور پی سی او واپس لے کر آئین 4 ترامیم کے ساتھ بحال کر دیا گیا۔ صدارتی حکم نامے میں آئینی ترمیمی آرڈر (2007ء) 'سپریم کورٹ کے ججز کی پنشن و مالی فوائد کا آرڈر' ہائیکورٹ کے ججز کی پنشن و مالی فوائد کا آرڈر اسلام آباد ہائیکورٹ کے قیام کا آرڈر شامل تھے۔ صدر پرویز مشرف نے مختلف آئینی ترامیم کے تحت اپنے اقدامات کو تحفظ بھی دیا۔

ججوں کی بحالی:

16 مارچ 2009ء کو وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی نے ٹی وی خطاب میں معزول چیف جسٹس افتخار محمد چودھری سمیت 11 باقی ماندہ ججوں کو بحال کرنے کا اعلان کیا۔ سپریم کورٹ کے 5 (افتخار محمد چودھری، جاوید اقبال، ظلیل الرحمن رمدے، راجہ فیاض احمد، چودھری اعجاز احمد) لاہور ہائیکورٹ کے 3 (خوابہ محمد شریف، اعجاز احمد، اقبال حمید الرحمن) سندھ ہائیکورٹ کے 2 (مشیر عالم مقبول باقر) اور پشاور ہائیکورٹ کے 1 (اعجاز افضل خان) ججز کو 2 نومبر 2007ء کی پوزیشن پر بحال کیا گیا۔ افتخار محمد چودھری نے عبدالحمید ڈوگر کی ریٹائرمنٹ پر 22 مارچ 2009ء سے دوبارہ چیف جسٹس آف پاکستان کے عہدے کا چارج سنبھالا۔

☆☆☆☆☆

معلومات پاکستان

سرکاری نام	اسلامی جمہوریہ پاکستان
رقبہ	796096 مربع کلومیٹر..... (310401 مربع میل)
محل وقوع	(اس رقبہ میں شمال علاقہ جات اور آزاد ریاست جموں و کشمیر کا رقبہ شامل نہیں ہے) 24°N to 37°N عرض بلد اور 61°E to 75.5°E طول بلد کے درمیان واقع ہے۔
سرحدیں	پاک چین سرحد: 370 میل (592 کلومیٹر)
	پاکستان کے شمال اور شمال مشرق (گلگت ایجنسی) میں چین کا صوبہ سینکیانگ (Sinkiang) ہے۔
	پاک بھارت سرحد: مشرق میں پاکستان کی بھارتی صوبوں پنجاب اور راجستھان سے سرحد ملتی ہے جو ریڈ کلف لائن کہلاتی ہے اور 1600 کلومیٹر طویل ہے۔
	پاک افغان سرحد: افغانستان کے ساتھ مغرب اور شمال مغرب میں سرحد ملتی ہے جو ڈیورنڈ لائن کہلاتی ہے۔ یہ سرحد 2252 کلومیٹر طویل ہے۔
	☆ شمال مغرب میں افغانستان کی محض 20 میل چوڑی ایک پٹی جو واخان (Wakhan) کہلاتی ہے پاکستان کو تاجکستان اور دیگر وسطی ایشیا کی ریاستوں (یہ مسلم ریاستیں 1991ء میں سوویت یونین ٹوٹنے سے آزاد ہوئی تھیں) کو جدا کرتی ہے۔
	پاک ایران سرحد: جنوب مغرب میں پاکستان کی سرحد (پاکستانی صوبہ بلوچستان اور ایرانی صوبہ بلوچستان) ایران سے ملتی ہے۔ یہ سرحد 805 کلومیٹر طویل ہے۔
	☆ پاکستان مقبوضہ کشمیر سرحد: یہ سرحد لائن آف کنٹرول LoC کہلاتی ہے جو آزاد کشمیر کو بھارت کے زیر تسلط ریاست جموں و کشمیر کے علاقہ سے جدا کرتی ہے۔

سمندری سرحد پاکستان بحیرہ عرب کے ساتھ جو بحر ہند کا ایک حصہ ہے، جنوب میں ساحل رکھتا ہے۔ پاکستان کی بحری حدود 200 میل تک ہیں۔
پہاڑی سلسلے ہمالیہ، قراقرم، کوہ ہندوکش۔

پہاڑی چوٹیاں	کے ٹو (گڈون آسٹن)	= 28,250 فٹ
	نانگا پربت	= 26,660 فٹ
	کیشر بروم I	= 26,470 فٹ
	براڈ پیک	= 26,400 فٹ
	کیشر بروم II	= 26,360 فٹ
	Disteghil Sar	= 25,858 فٹ
	میشر بروم	= 25,660 فٹ
	راکا پوٹی	= 25,551 فٹ
	Kanjut Sar	= 25,461 فٹ
	ترج میر	= 25,230 فٹ
	Skyang Kangri	= 24,750 فٹ
	Sia Kangri	= 24,350 فٹ
	Haramosh Peak	= 24,270 فٹ
	Istoro Nal	= 24,240 فٹ
	Baltoro Kangri	= 39,990 فٹ
	Nunkun	= 23,410 فٹ

صحرا تھریں وادی سندھ کے جنوب میں بھارتی صوبہ راجستھان میں کچھ حصہ ہے۔
چولستان بہاولپور اور بہاولنگر میں واقع ہے۔ لال سہارا کا معروف پارک یہاں واقع ہے۔

پہاڑی درے درہ خیبر، درہ بولان، درہ لواری، درہ شندور، درہ بابوسر، درہ خجراب (درہ خجراب کو دنیا کی چھت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ درہ پاکستان اور چین کو آپس میں ملاتا ہے۔)

برفانی تودے
جھیلیں

سیاحین، بالتور و چوگولنگما، ہتورا، پسو۔

ہالیجی (کراچی کے نزدیک)، پنجر (ٹھٹھہ کے نزدیک)، راول (پنڈی کے نزدیک)

راہوند (واہی سوات)، سیف الملوک (لاہور)، وادی کاغان، ہند (کوئٹہ)، ہامون، شخیل

نوشکی (بلوچستان)، فنڈر، پنڈرپست پارا (شمالی علاقہ جات)۔

آتش فشاں پہاڑ
کوہ قنمان (بلوچستان) Active یعنی فعال آتش فشاں پہاڑ ہے۔ سطح سمندر سے 13 ہزار فٹ بلند ہے۔

صوبہ جات
1- پنجاب 2- سندھ 3- سرحد 4- بلوچستان۔

وفاقی علاقہ جات
1- ریاست آزاد جموں و کشمیر

2- فٹا (FATA) قبائلی علاقے

3- شمالی علاقہ جات (گلگت / سکرو)

4- اسلام آباد

ڈویژن
28

اضلاع
114

دارالحکومت
اسلام آباد (1998ء کی مردم شماری کے مطابق 799000 آبادی)

آبادی
16 کروڑ 77 لاکھ (2008ء)

آبادی میں صوبوں کا حصہ
(پنجاب 56%، سندھ 23%، سرحد 13%، بلوچستان 7.5%، فٹا 2%، اسلام آباد 1%)

شہری آبادی
30 فیصد۔

دیہاتی آبادی
70 فیصد۔

زیادہ شہری آبادی والا علاقہ
اسلام آباد (وفاق کے زیر انتظام) شہری آبادی کی شرح 65.6%

زیادہ شہری آبادی والا صوبہ
سندھ 48.9%

کم شہری آبادی والا علاقہ
فٹا (FATA) 2.7%

زیادہ آبادی والا صوبہ
پنجاب پاکستان کی کل آبادی کا 56.0%

بڑے شہروں کی تعداد
0.2 ملین یا اس سے زیادہ آبادی والے کل 23 شہر ہیں۔

سب سے بڑا شہر
کراچی آبادی 9.3 ملین (برطانیق 1998ء مردم شماری)

دیگر بڑے شہر
لاہور آبادی 5.7 ملین

فیصل آباد آبادی 2.2 ملین

10 لاکھ سے زائد آبادی والے شہر
ملتان، حیدر آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی، پشاور

26.1 فی ہزار (بھارتی PDS سروے 2007ء)	خام شرح پیدائش
7.1 فی ہزار (بھارتی PDS سروے 2007ء)	خام شرح اموات
551 افراد فی مربع میل (2007ء)	آبادی کی گنتی
64.5 سال (2007ء)	اوسط عمر
1.8 فیصد	سالانہ شرح اضافہ آبادی
108 اور 100	مرد اور عورت میں نسبت
شہروں میں مردوں کی نسبت 112 ہے۔	
دیہات میں مردوں کی نسبت 106 ہے۔	
43.3%	15 برس سے کم عمر آبادی
53.5%	15-64 برس کی آبادی
3.2% (F.B.S اسلام آباد)	65 سال سے زائد عمر کی آبادی
22 لاکھ (2008ء)	افغان مہاجرین
50.33 ملین (2006ء)	افراد کی قوت
43.61%	زراعت سے وابستہ افرادی قوت
13.54%	مینوفیکچرنگ / کان کنی سے وابستہ
6.56%	تعمیرات سے وابستہ
14.43%	عام تجارت سے وابستہ
5.39%	ٹرانسپورٹ سے وابستہ
14.41%	فنانس / دیگر سروسز سے وابستہ
2.06%	دیگر شعبوں سے وابستہ
5.32 فیصد (2007ء)	بیروزگاری
پنجابی، سرائیکی، سندھی، پشتو، کشمیری، بلوچی، ہندکو، براہوی، شینا، برو، شہلکی، بلتی، گجراتی، مکرانی۔	زبانیں
اُردو (8% آبادی اُردو بولنے والوں پر مشتمل ہے)	سرکاری زبان
97% اسلام	مذہب
ہندومت، بدھ مت، عیسائیت، سکھ ازم، پارسی = 3%	

شرح خواندگی:

55% (2007ء)

نیشنل ایجوکیشن پالیسی کے تحت 2010ء تک شرح خواندگی 70% تک
بجائے کارپروگرام ہے۔

384.9 بلین روپے (2006ء)

کل وسائل

5.8% (2007ء)

مجموعی قومی پیداوار میں اضافہ کی شرح

امریکی ڈالر میں = \$1,085 (2008ء)

فی کس سالانہ آمدن

پاکستانی روپے میں = 78,000 روپے تقریباً

زرعی پیداوار

گندم، کپاس، چاول، گنا، جو، چائے، سن فلاور، کیوٹا، دودھ، پھل،
سبزیاں، مٹن، بیف، اٹے۔

21,749 ہزار ٹن

گندم کی پیداوار

5,563 ہزار ٹن

چاول کی پیداوار

11,655 ملین کھانسیں

کپاس کی پیداوار

63,920 ہزار ٹن

گنا کی پیداوار

31.8 ملین

موشیوں کی تعداد

29 ملین

بھینسوں کی تعداد

27.1 ملین

بھیڑوں کی تعداد

56.7 ملین

بکریوں کی تعداد

1.0 ملین

اُونٹوں کی تعداد

0.3 ملین

گھوڑوں کی تعداد

4.4 ملین

گدھوں کی تعداد

دودھ، گائے کا گوشت، بکرے کا گوشت، مرغی کا گوشت، اُون،
اٹے، کھالیں، چمڑہ۔

لائسٹاک مصنوعات

38.37 بلین لیٹر

دودھ کی پیداوار

1174.4 ہزار ٹن

گائے کا گوشت

782.1 ہزار ٹن

بکرے کا گوشت

462.5 ہزار ٹن

مرغی کا گوشت

9057 ملین	انڈے
9.1 ملین	کھالیں
45.2 ملین	چمڑہ
ڈبہ بند غذائی اجناس، سگریٹ، ٹیکسٹائل مصنوعات، چمڑے کی مصنوعات، کاغذ اور گتے، کیمیکل، ریڈیو، پلاسٹک، پٹرول کی مصنوعات، ٹائر اور ٹیوب، ٹان، مینا لک، منرل مصنوعات، بنیادی دھاتی مصنوعات، دھاتی مصنوعات، مشینری، آٹوموبائل، کھانا، سینٹ، پٹ سن کی مصنوعات، دفاعی ہلکا و بھاری اسلحہ۔	صنعتی پیداوار
7,791 کلو میٹر	کل ریلوے روٹ
264,853 کلو میٹر (178,423 ہائی ٹاپ + 86,430 لو ٹاپ)	سڑکوں کی کل لمبائی
3,47,478 کلو میٹر	پی آئی اے کے کل روٹ
42	پی آئی اے کے طیاروں کی تعداد
1,122,465	رجسٹرڈ کاریں / جیپیں
83,819	رجسٹرڈ ٹیکسیاں
134,991	رجسٹرڈ بسیں
147,561	رجسٹرڈ ٹرک
2,133,527	رجسٹرڈ موٹر سائیکل
87,640	رجسٹرڈ رکشہ
732,316	دیگر مشینی سواریاں
12,343	ٹوٹل ڈاک خانے
73 لاکھ 80 ہزار (اپریل 2008ء)	ٹوٹل ٹیلی فون لائنیں
35 لاکھ	ٹوٹل انٹرنیٹ کنکشن
9 کروڑ 41 لاکھ (دسمبر 2008ء)	ٹوٹل موبائل فون کنکشن
2214 (فروری 2009ء)	ٹوٹل سی این جی سٹیشنز
3,87,490	ٹوٹل PCO

3,759,800

ٹوٹل T.V سیٹ

135,900

ٹوٹل V.C.R سیٹ

(mm cft) 1221994

گیس کی کل قیمت

(MW) 11,654 میگا واٹ

ہائیڈرو الیکٹرک بجلی کی کل پیداوار

(MW) 462 میگا واٹ

نیوکلیئر بجلی کی کل پیداوار

(دسمبر 2000ء میں چشمہ نیوکلیئر پاور نے 300 میگا واٹ بجلی کی پیداوار شروع کی)

پاکستان پیپلز پارٹی : بٹول بھٹو زرداری

سیاسی جماعتیں

(شریک چیئرمین: آصف علی زرداری)

پاکستان مسلم لیگ (ن) : میاں محمد نواز شریف

عوامی نیشنل پارٹی : اسفندیار ولی خان

ایم کیو ایم : الطاف حسین

جمعیت علمائے اسلام (ف) : مولانا فضل الرحمن

جمعیت علمائے اسلام (س) : مولانا سمیع الحق

پاکستان جمہوری پارٹی : نواز زادہ منصور احمد خان

جمعیت علمائے پاکستان : صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

پاکستان مسلم لیگ (ق) : چوہدری شجاعت حسین

جمہوری وطن پارٹی : طلال اکبر بکٹی

پاکستان تحریک انصاف : عمران خان

جماعت اسلامی : سید منور حسن

عوامی مسلم لیگ : شیخ رشید احمد

عالمی جمعیت اہلحدیث پاکستان : ڈاکٹر علامہ ریاض الرحمن یزدانی

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان : پروفیسر ساجد میر

مسلم لیگ ف : پیر یگانا

عوامی پیپلز پارٹی : انجینئر غلام جیلانی

پختون خواہ ملی عوامی پارٹی : محمود خان اچکزئی

سندھ نیشنل فرنٹ : ممتاز بھٹو

پیپلز پارٹی شہید بھٹو : غنوی بھٹو

خاکسار تحریک : حمید الدین مشرقی

پاکستان نیشنل پارٹی : غلام مصطفیٰ جتوئی

بلوچستان نیشنل پارٹی : سردار اختر خان مینگل

آئین

1956ء، 1962ء اور 1973ء

1973ء کا آئین سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے قوم کو متفقہ طور پر دیا تھا جو 1977ء میں ضیاء مارشل لاء میں معطل کیا گیا اور متعدد ترامیم سے اس کا حلیہ بگاڑا گیا۔ 12 اکتوبر 1999ء کو جنرل مشرف کی فوجی حکومت میں آئین 1973ء کے چند حصے معطل کئے گئے۔ 3 نومبر 2007ء کو پرویز مشرف نے ملک میں "ایمر جنسی پلس" نافذ کر کے اعلیٰ عدلیہ کو معطل کر کے پی سی او آرڈر جاری کر دیا جو 42 روز بعد 15 دسمبر 2007ء کو واپس لے کر آئین بحال کر دیا گیا۔

1958ء جنرل ایوب خان

مارشل لاء

1969ء جنرل یحییٰ خان

1977ء جنرل ضیاء الحق

1999ء ملک میں فوجی حکومت 12 اکتوبر کو باقاعدہ مارشل لاء کی بجائے ایمر جنسی کے نفاذ سے برسرِ اقتدار آئی۔

اقوام متحدہ، اسلامی کانفرنس تنظیم، دولت مشترکہ، موتمر عالم اسلامی، غیر جانبدار تحریک، سارک، ایکو۔

بین الاقوامی تنظیموں سے وابستگی

چین، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات۔

خصوصی خارجہ تعلقات



ریاست آزاد جموں و کشمیر

☆ مختصر تاریخ:

متحدہ ہندوستان میں ریاست کشمیر شاہی ریاستوں میں سب سے بڑی ریاست تھی۔ اس کا رقبہ 222,773 مربع کلومیٹر تھا۔

اس میں درج ذیل علاقے شامل تھے:

(1) صوبہ جموں	(2) صوبہ کشمیر
(3) گلگت	(4) لداخ

اگست 1947ء میں متحدہ ہندوستان کی تقسیم کے وقت ریاست کے ہندو راجہ نے اس مسلم اکثریتی ریاست کا غیر قانونی طور پر بھارت سے الحاق کر دیا۔ جموں و کشمیر کے عوام نے اس کے خلاف آزادی کی جنگ لڑی جس میں پاکستانی قبائلیوں نے بھرپور ساتھ دیا۔ 24 اکتوبر 1947ء کو ریاست کا بہت سا حصہ بھارت کی افواج سے آزاد کروانے کے بعد آزاد ریاست کا اعلان کر دیا گیا۔

اس وقت ریاست کا علاقہ لداخ چین کے قبضہ میں ہے جبکہ گلگت انجینی کوڈوالفقار علی بھٹو (سابق وزیر اعظم پاکستان) نے شمالی علاقہ جات قرار دے کر پاکستان میں ضم کر دیا۔ جموں و کشمیر کا کچھ حصہ بھارت کے زیر تسلط ہے جبکہ آزاد جموں و کشمیر پاکستان کے زیر انتظام ریاست ہے۔

☆ آزاد جموں و کشمیر:

محل وقوع : ریاست 33°N To 36°N عرض بلد اور 73°E To 75°E طول بلد میں واقع ہے۔

رقبہ : 13,297 مربع کلومیٹر

انتظامی تقسیم : ریاست 8 اضلاع 19 ٹاؤنز اور 182 یونین کونسلوں میں تقسیم ہے۔ اضلاع کے نام یہ ہیں (بریکٹس میں اضلاع کے صدر مقام دیئے گئے ہیں):

- 1- مظفر آباد (مظفر آباد)
- 2- پونچھ (راولاکوٹ)
- 3- نیلم (ٹھماگام)
- 4- کوٹلی (کوٹلی)
- 5- میرپور (میرپور)
- 6- بھمبر (بھمبر)
- 7- باغ (باغ)
- 8- سدھوتائی (پلندری)

آبادی : 2008ء کے تخمینہ کے مطابق ریاست کی آبادی 45 لاکھ ہے۔ 1981ء کی مردم

شماری کے مطابق ریاست کی آبادی 1,982,456 تھی جس میں 1,032,859 مرد اور 949,597 خواتین تھیں۔

فی مربع کلومیٹر آبادی: 306 افراد

سالانہ شرح پیدائش: 2.7%

دیہاتی آبادی کی شرح: 90%

شہری آبادی کی شرح: 10%

زبانیں: کشمیری (سرکاری)، پہاڑی، گوجری، ہندکو، کوہستانی، میرپوری، پوٹھوہاری۔

سرکاری زبان: اردو۔

نسلی اقوام: منگول آریمن (ARYANS)، ایرانی، ترک اور عرب النسل۔

آب و ہوا: سالانہ 100 تا 155 سینٹی میٹر بارش ہوتی ہے۔ جون جولائی سے ستمبر تک مون

سون کی بارشیں اور دسمبر تا مارچ بھی بارش کا موسم رہتا ہے۔

معیشت: زرعی۔

قابل کاشت رقبہ: 204,922 ہیکٹر۔

کل رقبہ کا قابل کاشت حصہ: 14.6%

اہم زرعی فصلیں: گندم، جوار، جڑے چاول، مکی، Cereal Crops، سیب، انار، مردانگور۔

صنعت: عمارتی لکڑی، ہینڈ کریکٹس، ٹیکسٹائل، بناسیتی گھ، ہلکا انجینئرنگ کا سامان۔

سیاحت: آزاد کشمیر سیاحت کے لیے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ سالانہ 7 لاکھ پاکستانی اور غیر

ملکی سیاح یہاں آتے ہیں۔

اہم سیاحتی مقام: لیپاوا دلی، دیر کوٹ، راولا کوٹ، بانجوسا، پلندری، گڑھی دوپٹہ، چناری، چکوشی، چیکار

لون باگلہ، Dumgain، شد منجلی۔

موجودہ حکومت: 11 جولائی 2006ء کے عام انتخابات میں مسلم کانفرنس نے کامیابی حاصل کر

کے حکومت بنائی جس کے صدر راجہ ذوالقرنین خان اور وزیراعظم سردار عتیق احمد

خان ہیں۔ دونوں نے بالترتیب 27 جولائی 2006ء اور 25 اگست 2006ء کو

حلف اٹھایا۔ 6 جنوری 2009ء کو وزیراعظم سردار عتیق احمد خان تحریک عدم اعتماد

کے ذریعے وزارت عظمیٰ کے عہدے سے فارغ ہوئے اور اسی روز پیپلز پارٹی

کے سردار محمد یعقوب خان نے وزیراعظم بنے۔

☆☆☆☆☆

پاکستان..... اہم واقعات

(آزادی سے تا حال)

14 اگست 1947ء سے بے سروسامانی کی حالت میں مملکت کے کام کا آغاز اور پھر 50 سال بعد دنیا کی ساتویں ایشیائی ریاست کے طور پر منظر عام پر آنا..... ”ڈوگرزیونیک“ عالمی انسائیکلو پیڈیا کے اس باب میں پاکستان کی جدید تاریخ کو لمحہ بہ لمحہ بیان کیا گیا ہے۔ مفاد پرست سیاست دانوں کے سیاسی جوڑ توڑ۔ اقتدار کی خاطر جنگیں اور سازشیں۔ فوجی آمروں کا اقتدار پر قابض ہونا۔ مفاد پرست عناصر کی سرگرمیاں۔ بھارت کے ساتھ 3 جنگوں کا احوال۔ ان نامساعد حالات کے ساتھ ساتھ ملک کی معاشی ترقی۔ زراعت و صنعت۔ تعلیم۔ سائنس و ٹیکنالوجی۔ ادب و ثقافت۔ دفاع۔ کھیل اور بین الاقوامی خصوصاً اسلامی دنیا کے لیے پاکستان کی راہنمائی سمیت ہر اہم واقعہ کے ساتھ ساتھ خوفناک حادثات۔ المناک قدرتی آفات۔ جنگیں۔ نسلی و لسانی فسادات۔ قتل و غارت..... اور کس نے پاکستان کا نام روشن کیا۔ کس نے وطن عزیز کی عزت و آؤ پر لگائی..... سب کچھ تحریر ہے۔

14 اگست 1947ء..... ایک تاریخ ساز دن..... ہندوستان میں آخری برطانوی وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی سے خطاب کیا اور رات 12 بجے..... پاکستان دنیا کے نقشہ پر ایک آزاد اور خود مختار دنیا کی سب سے بڑی اسلامی اور پانچویں بڑی عالمی ریاست کی حیثیت سے ابھرا۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح مملکت کے پہلے گورنر جنرل اور نوابزادہ لیاقت علی خان وزیر اعظم منتخب ہوئے۔

1947ء

14 اگست رات بارہ بجے انگریزی اور اردو میں یہ الفاظ ریڈیو کے ذریعہ دنیا بھر میں گونجے ”یہ پاکستان براؤ کا شنگ سروس ہے۔“

15 اگست قائد اعظم محمد علی جناح نے گورنر جنرل اور لیاقت علی خان نے وزیر اعظم کا حلف اٹھایا۔

16 اگست سندھ اور پنجاب میں بالترتیب ایم اے کھوڑو اور خان افتخار حسین ممدوٹ وزیر اعلیٰ بن گئے۔ پاکستان نے اقوام متحدہ میں رکنیت کی درخواست دی۔

☆ ریاست بہاولپور کے وزیر اعظم مشتاق احمد گودمانی نے پاکستان کے ساتھ الحاق کی درخواست دی۔

☆ مہر نے پاکستان کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔

17 اگست ریڈ کلف ایوارڈ کا اعلان..... 1941ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کا مسلم اکثریتی علاقہ پاکستان کے حوالے کر دیا گیا۔

☆ راولپنڈی بری فوج اور کراچی فضائیہ کا ہیڈ کوارٹر بنادیا گیا۔

☆ پاکستان اقوام متحدہ کا ممبر بن گیا۔

- 118 اگست سرحد میں کانگریس کو شکست۔ صوبہ پاکستان میں شامل ہو گیا۔
- 122 اگست صوبہ سرحد میں کانگریسی وزارت برطرف۔
- 129 اگست پاکستانی پنجاب میں مہاجرین کی تعداد 4 لاکھ سے تجاوز کر گئی۔
- ☆ کراچی کے سینماؤں میں پاکستان کی پہلی دستاویزی فلموں کی نمائش۔
- 131 اگست پنجاب ہاؤسڈری فورس ختم کر دی گئی۔
- 2 ستمبر پاکستان کی پہلی فلم ”تیری یاد“ کا سٹ آف شام بھوسلے اور ناصر خان پر مشتمل ریلیز کر دی گئی۔
- 10 ستمبر مہاجرین کے مسائل حل کرنے کے لیے مہاجرین کی وزارت قائم کر دی گئی۔
- 15 ستمبر جونا گڑھ کے حکمران نے پاکستان کے ساتھ ریاست کے الحاق کا فیصلہ کر لیا۔
- 16 ستمبر صوبہ سرحد میں سرخ پوش تنظیم کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔
- 23 ستمبر ریاست مناد اور پاکستان میں شامل ہو گئی۔
- 26 ستمبر قائد اعظم نے ولیک ٹیکسٹائل ملز کا کراچی میں سنگ بنیاد رکھا۔
- 30 ستمبر پاکستان اقوام متحدہ کا باضابطہ رکن بن گیا۔
- 15 اکتوبر جونا گڑھ اور کراچی کے درمیان ہوائی سروس کا آغاز۔
- 17 اکتوبر خانپور رحیم یار خان، بہاولنگر، چشتیاں پر مشتمل ریاست بہاولپور پاکستان میں شامل ہو گئی۔
- 115 اکتوبر روزنامہ جنگ نے کراچی سے اشاعت کا آغاز کر دیا۔
- 116 اکتوبر رائل فورس کا چارج پاک فضائیہ نے سنبھال لیا۔
- 122 اکتوبر بھارت نے ریاست مناد اور پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا اور ریاست کا نظم و نسق سنبھال لیا۔
- 124 اکتوبر آزاد کشمیر حکومت نے پلندری (پونچھ میں واقع) کو اپنا صدر مقام قرار دے دیا۔
- 126 اکتوبر مشرقی اور مغربی پاکستان میں بذریعہ وائرس رابطہ قائم ہو گیا۔
- 127 اکتوبر بھارت نے فضائیہ کی مدد سے کشمیر میں فوجیں اتار دیں۔ کشمیر کا دہلی سے الحاق کا سرکاری اعلان۔
- جنرل گریسی نے قائد اعظم کی طرف سے کشمیر میں حرکت کرنے کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔
- 128 اکتوبر پاکستان نے کشمیر کا بھارت سے غیر قانونی الحاق تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔
- 130 اکتوبر شیخ عبداللہ ریاست جموں و کشمیر کا کھپلی و وزیر اعلیٰ بن گیا۔
- 131 اکتوبر گلبرگ پر آزاد فوجوں کا قبضہ، گلگت نے حکومت کشمیر کے خلاف بغاوت کر دی۔
- 3 نومبر چترال نے پاکستان میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔
- 5 نومبر ہنزہ اور گمرکی ریاستوں کا پاکستان کے ساتھ شامل ہونے کا اعلان۔
- 8 نومبر بارہ مولا پر بھارت کا قبضہ، سری نگر کے نواح سے آزاد کشمیر کی فوج پسپا، چترال اور دیر کی ریاستیں پاکستان میں شامل ہو گئیں۔
- 11 نومبر آزاد کشمیر کی فوجیں مظفر آباد میں داخل ہو گئیں۔

- 17 نومبر آزاد کشمیر کی فوجوں نے میرپور پر قبضہ کر لیا۔
- 18 نومبر کراچی ملک کا صدر مقام بنادیا گیا۔
- 19 نومبر راجپوتی پر آزاد کشمیر فوجوں کا قبضہ۔
- 26 نومبر میرپور پر پاکستان کا قبضہ مکمل۔
- 28 نومبر مسئلہ کشمیر پر بھارت میں پاکستان، بھارت اور کشمیر کے وزرائے اعظم کی پہلی سہ فریقی کانفرنس۔
- ☆ پاکستان اور بھارت میں سفارتی تعلقات کا قیام۔
- 1 دسمبر آزاد کشمیر فوجوں نے کوٹلی پر قبضہ کر لیا۔
- ☆ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کا قیام۔
- 3 دسمبر مشرقی پنجاب اور دہلی سے تاریخ انسانی کی سب سے بڑی ہجرت 40 لاکھ مسلمان پاکستان آ گئے۔
- 4 دسمبر آزاد کشمیر کی فوجوں نے اٹھنور پر قبضہ کر لیا۔
- 8 دسمبر مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے لاہور میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی صدارت میں مشترکہ دفاعی کونسل کا اجلاس۔
- 9 دسمبر پاکستان اور بھارت کے درمیان مالیات کی تقسیم، آرڈیننس فیکٹریوں کی تقسیم۔ ریلوے ٹٹری شور کی تقسیم اور پٹنر کی ادائیگی کا سمجھوتہ۔
- 10 دسمبر آزاد کشمیر کی فوجوں کا نوشہرہ پر قبضہ۔
- ☆ اردو کو سرکاری زبان قرار دینے پر مشرقی پاکستان میں مظاہرے۔
- ☆ پاکستان شہری ہوا بازی تنظیم کا رکن بن گیا۔
- 15 دسمبر آل انڈیا مسلم لیگ کو 41 سال بعد آل انڈیا مسلم لیگ اور پاکستان مسلم لیگ میں تقسیم کر دیا گیا۔
- 21 دسمبر بھارتی حکام نے دہلی میں روزنامہ جنگ کے دفتر پر قبضہ کر لیا۔
- 31 دسمبر بھارت نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے اقوام متحدہ سے رجوع کر لیا۔

1948ء

- 3 جنوری پاکستان کے نئے کرنسی نوٹ اور سکے جاری۔
- 5 جنوری اقوام متحدہ نے کشمیر کمیشن قائم کر دیا۔
- 26 جنوری کاکول میں پاکستان اکیڈمی کا کورس شروع۔
- 27 جنوری 1921 پرل کوعلامہ اقبال کے یوم وفات پر عام تعطیل کا سرکاری اعلان۔
- 10 فروری سر ڈگلس گریسی بری فوج کے کمانڈر انچیف مقرر ہو گئے۔
- 16 فروری پاکستان کے پہلے فلم سٹوڈیو ”پنجولی“ افتتاح۔
- 22 فروری خواتین کی تنظیم اپوا کا قیام۔
- 23 فروری پاکستان کی قومی اسمبلی کا پہلا اجلاس۔
- 25 فروری اردو کو سرکاری زبان قرار دے دیا گیا۔

- 13 مارچ: بینک آف جمہورپال پاکستان کاشیڈولڈ بینک قرار دے دیا گیا۔
- 18 مارچ: کمران ٹرس بیل اور خاران کو پاکستان میں شامل کر لیا گیا۔
- 27 مارچ: ریاست قلات نے پاکستان کے ساتھ الحاق کر لیا۔
- 28 مارچ: پاکستان نے اسرائیل کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی مخالفت کر دی۔
- 18 اپریل: پاکستان کے پہلے بحری جہاز کا نام محمد بن قاسم رکھ دیا گیا۔
- 28 اپریل: قیام پاکستان کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کا پہلا امتحان شروع۔
- یکم مئی: پاکستان اور روس میں سفارتی تعلقات کا قیام۔
- 2 مئی: واہ میں السجہ سائیکلری کی تعمیر شروع۔
- 18 مئی: پاکستان کی پہلی نہر (جلو میں) کی کھدائی شروع۔
- 24 مئی: پاکستان اور سعودی عرب میں سفارتی تعلقات کا قیام۔
- 2 جون: کوسٹ میں گداگری خلاف قانون قرار دے دی گئی۔
- 16 جون: خان عبدالغفار خان کو بغاوت کے الزام میں 3 سال قید با مشقت۔
- 25 جون: زاہد حسین سٹیٹ بینک کے پہلے گورنر بن گئے۔
- یکم جولائی: قائد اعظم نے کراچی میں سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کیا۔
- ☆: پاک ائرویز نے کام شروع کر دیا۔ لاہور سے کراچی پہلا طیارہ پہنچ گیا۔
- 3 جولائی: چاند کھینے کے لیے رویت ہلال کمیٹی قائم کر دی گئی۔
- 13 جولائی: گلگت اور لداخ کا 40 ہزار مربع میل کا علاقہ آزاد کر لیا گیا۔
- 22 جولائی: کراچی اور اس کے نواحی علاقے سندھ سے الگ کر دیئے گئے۔
- 12 اگست: گوجرانوالہ میں گندھک سے تیزاب تیار کرنے والا پہلا کارخانہ مکمل ہو گیا۔
- 14 اگست: کراچی میں ریڈیو پاکستان نے کام شروع کر دیا۔
- 11 ستمبر: قائد اعظم رات 10 بج کر 25 منٹ پر انتقال کر گئے۔
- 12 ستمبر: قائد اعظم شام 6 بج کر 20 منٹ پر کراچی میں سپرد خاک، مولانا شبیر احمد عثمانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔
- 13 ستمبر: بھارت نے حیدر آباد دکن میں فوج داخل کر کے قبضہ کر لیا۔
- 14 ستمبر: خواجہ ناظم الدین نے پاکستان کے پہلے قائم مقام گورنر جنرل کا عہدہ سنبھال لیا۔
- 14 اکتوبر: قادیانیوں نے ربوہ مائی بستی بنائی۔
- 16 اکتوبر: پاکستان اور بھارت میں آنے جانے کے لیے میرٹ سسٹم جاری۔
- 9 نومبر: ضلع ہزارہ میں کولے کی بڑی کان کی دریافت۔
- 26 نومبر: روزنامہ ڈان جنگ اور انجام پر پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت پابندی۔
- 18 دسمبر: پارلیمنٹ نے فحاشی اور تجہ گری کے خاتمے کا بل منظور کر لیا۔

24 دسمبر ہالینڈ کی انڈونیشیا کے خلاف کارروائی پر پاکستان کا احتجاج، حکومت پاکستان نے ہالینڈ کے طیاروں کی آمدورفت پر پابندی لگادی۔

1949ء

- یکم جنوری آغا شورش کاشمیری نے لاہور سے ہفت روزہ ”چٹان“ کا اجرا کیا۔
- 6 جنوری اقوام متحدہ کے کمیشن نے کشمیر میں رائے شماری کا اعلان کر دیا۔
- 29 جنوری پاکستان نے اسرائیل کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔
- یکم فروری ”سول اینڈ ملٹری گزٹ“ کی کراچی سے اشاعت کا آغاز۔
- 6 فروری پاکستان اور چلی میں سیاسی تعلقات قائم ہو گئے۔
- 8 فروری مظفر آباد کو حکومت آزاد کشمیر نے اپنا دار الحکومت بنالیا۔
- 26 فروری کراچی میں عصمت فروشی کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا۔
- 6 مارچ لیاقت علی خان نے پارلیمنٹ میں قرارداد مقاصد پیش کی۔
- 11 مارچ گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدین نے پاکستان کے پہلے سکیورٹی پرچنگ پریس کا کراچی میں سنگ بنیاد رکھا۔
- 15 مارچ راولپنڈی میں امور کشمیر سے متعلق سیکرٹریٹ کے قیام کا اعلان۔
- 17 اپریل بھولوپیلوان کو خواجہ ناظم الدین نے رستم پاکستان کا خطاب دیا۔
- 22 اپریل سٹیٹ بینک آف پاکستان کی پشاور برانچ کا افتتاح۔
- 17 مئی کراچی کی پہلی مردم شماری کا آغاز۔
- 18 مئی بی آر بی نہر کی کھدائی شروع۔
- 22 مئی پاکستان اور مصر میں پہلے تجارتی معاہدے پر دستخط۔
- 13 جون افغان فوج کا پاکستانی علاقہ وزیرستان پر حملہ۔
- 28 جون پاکستان اور بھارت میں متروکہ جائیداد کے بارے میں معاہدہ ہو گیا۔
- 4 جولائی سندھ یونیورسٹی نے دینیات کو نصاب سے خارج کر دیا۔
- 22 جولائی مغربی پنجاب کو سیراب کرنے والی نہروں کا پانی بھارتی حکومت نے بند کر دیا۔
- 29 جولائی پاکستان نے افغانستان سے بمباری کیس میں ہرجانہ طلب کر لیا۔
- 15 اگست پاکستان اور برطانیہ کے درمیان پاؤنڈ سٹرلنگ کا معاہدہ۔
- 26 اگست بھارت نے پاکستانی مسلمانوں کا روپیہ زیورات، حصص اور دیگر قیمتی چیزیں روک لیں۔
- 8 ستمبر لاہور میں غیر مسلموں کے تجارتی ادارے بند کر دیے گئے۔
- 19 ستمبر مشرقی پاکستان میں نشا آور ادویات کی تشہید پر پابندی۔
- 26 ستمبر بلوچستان کونسل نے شراب اور جوا خانوں پر پابندی لگادی۔

- 17 اکتوبر کراچی میں ملک کے پندرہ معروف صحافیوں کی گرفتاری۔
- 25 اکتوبر پاکستانی اخبارات کے ایڈیٹروں نے نیا پبلک سیفٹی ایکٹ مسٹر کر دیا۔
- 30 اکتوبر شعیب قریشی کی روس میں پہلے سفیر کے طور پر تقرری۔
- 3 نومبر ممتاز شاعر میراجی انتقال کر گئے۔
- 8 نومبر پاکستان پینشنل بینک کے قیام کا آرڈیننس جاری۔
- 9 نومبر کراچی میں سائیکل رکشہ پر پابندی۔
- 17 نومبر پاکستان کو مشرق بعید کمیشن کی رکنیت مل گئی۔
- 24 نومبر راولپنڈی میں اسلحہ ساز کارخانہ کی تعمیر مکمل۔
- یکم دسمبر پاکستان میں ہندوستانی سکے بند کر دیے گئے۔
- 2 دسمبر پاکستان اقوام متحدہ کی انجمن خوراک و زراعت کا رکن بن گیا۔
- 22 دسمبر لاہور میں پاکستان کے سب سے بڑے ٹیلی فون ایکس چینج نے کام شروع کر دیا۔
- 27 دسمبر پاکستان نے انڈونیشیا کو تسلیم کر لیا۔
- 30 دسمبر قرآن پاک کے پشتو ترجمہ کی اشاعت۔

1950ء

- 4 جنوری پاکستان نے عوامی جمہوریہ چین کو تسلیم کر لیا۔
- 6 جنوری صوبہ مغربی پنجاب کا نام پنجاب رکھ دیا گیا۔
- 12 فروری 3000 فٹ لمبے کوٹری بیراج کا گورنر جنرل نے سنگ بنیاد رکھا۔
- 14 فروری پاکستان انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ اور عالمی بینک کا رکن بن گیا۔
- 6 مارچ حکمہ آٹا رقبہ میر نے موہن جوڈارو میں 3 ہزار سال قبل مسیح کا ایک قلعہ دریافت کیا۔
- 11 اپریل ڈان کا نام بدل کر ہیرالڈ اردو ڈان کا نام نقیب اور گجراتی کا نام پاکستانی ساچا رکھ دیا گیا۔
- 127 اپریل حکومت پنجاب نے پنجاب کاٹن مل قومی تحویل میں لے لی۔
- خیر پور سندھ میں 104 پوٹھ کا شہاب ثاقب کرنے سے 4 فٹ گہرا گڑھا پڑ گیا۔
- وزیراعظم لیاقت علی خان امریکی صدر ٹرومین کے ذاتی طیارے میں لندن سے واپس لوٹنے پر روانہ۔
- 2 مئی لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ جاہز قرار دے دیا۔
- 8 جون لاہور کے چڑیا گھر میں ایک ہزار جانوروں کا اضافہ کر دیا گیا۔
- 9 جون سٹیٹ بینک کے گورنر زاہد حسین کو نیشنل بینک آف پاکستان کا پہلا صدر بنا دیا گیا۔
- 4 جولائی کراچی میں رنجھوڑ لائن کی سات منزلہ عمارت گرنے سے 118 افراد جاں بحق۔
- 13 اگست پاکستان کی پہلی پنجابی فلم "پھیرے" کاسٹ سورن لٹا اور نریر پیلیز کر دی گئی۔
- 10 اگست روزنامہ نوائے وقت کے ایڈیٹر حمید نظامی کو پنجاب سیفٹی ایکٹ کی دفعہ 17 کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔

- 19 اگست روزنامہ تسنیم لاہور کے ایڈیٹر معصباح الاسلام فاروقی پنجاب سینٹی ایکٹ کے تحت گرفتار۔
- 4 ستمبر اقوام متحدہ کے کمیشن برائے بھارت و پاکستان نے آزاد کشمیر کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔
- 14 ستمبر پاکستان بین الاقوامی بینک کا ڈائریکٹر بن گیا۔
- 13 اکتوبر علامہ مشرقی کو پاکستان پیپلز کوڈ کی دفعہ 186 کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔
- 16 اکتوبر پاکستانی افواج نے افغان لشکر کو سرحدوں سے مار بھگا دیا۔
- 14 اکتوبر ”تسنیم“ اور ”قاصد“ اخبارات ایک سال کے لیے بند کر دیے گئے۔
- 20 اکتوبر پاکستان کو امن کمیشن کا رکن بنا دیا گیا۔
- 30 اکتوبر وزیراعظم پاکستان نے پشتاور یونیورسٹی کا افتتاح کیا۔
- 3 نومبر جارج برنارڈ شا کے سوگ میں پاکستانی پرچم سرنگوں۔
- 6 نومبر پاکستانی اخبارات کی تنظیم نے اشتہارات پر فیس لگانے کے خلاف احتجاج کیا۔
- 29 نومبر پاکستان کا پہلا ترقیاتی منصوبہ تیار ہو گیا۔
- 30 نومبر مشہور ادیب اور ماہر تعلیم ڈاکٹر محمد دین تاثیر انتقال کر گئے۔
- 6 دسمبر حکومت نے تمام اداروں کو اردو میں خط و کتابت کی ہدایت جاری کر دی۔
- 19 دسمبر ایشیا کے سب سے بڑے چینی کے کارخانے کامردان میں افتتاح۔

1951ء

- 11 جنوری پاکستان میں تیل کی تلاش کے لیے 3 کمپنیوں کو لائسنس جاری کر دیے گئے۔
- 17 جنوری پاکستانی فوج کے پہلے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان اپنے عہدے پر فائز ہو گئے۔
- 19 جنوری سندھ اسمبلی میں مہاجرین کی نشستیں رکھنے کا فیصلہ۔
- 21 جنوری معروف شاعر اور صحافی علامہ سیماپ اکبر آبادی 71 برس کی عمر میں کراچی میں انتقال کر گئے۔
- یکم فروری سکيورٹی پرنٹنگ پریس نے پہلا نوٹ چھاپا۔
- 2 فروری پاکستان نے چین کے خلاف اقوام متحدہ میں رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔
- 9 فروری پاکستان کی پہلی مردم شماری کا آغاز۔
- 10 فروری پنجاب حکومت نے روزنامہ نوائے وقت پر سنسکر کی پابندی لگا دی۔
- 12 فروری لفظ ”پاکستان“ کے خالق چودھری رحمت علی لندن میں انتقال کر گئے۔
- 13 فروری جوہر آباد شہر کاسنگ بنیاد رکھا گیا۔
- 6 مارچ پاکستان کے بحری بیڑہ میں جاہ کن جہاز ظفر ل کا اضافہ۔
- 9 مارچ فوجی افسروں اور شہریوں پر مشتمل انقلاب لانے کی کوششیں کرنے کے الزام میں میجر جنرل اکبر خان بیگم اکبر خان فیض احمد فیض کو راولپنڈی سب ڈویژن کیس کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔
- 15 مارچ فیض احمد فیض کو پاکستان نائنس سے علیحدہ کر دیا گیا۔

17 مارچ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے ایک بل کے تحت سرحد اسمبلی میں 50 کی بجائے 85 نشستیں کردی گئیں۔

22 مارچ 1951ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 7 کروڑ 56 لاکھ 87 ہزار ہو گئی۔

16 اپریل پارلیمنٹ نے اقبال اکیڈمی کے قیام کی منظوری دے دی۔

28 اپریل ملتان میں نیشنل میڈیکل کالج کاسنگ بنیاد گورنر پنجاب سردار نیشنل نے رکھا۔

5 مئی لاہور میں پاکستان کے پہلے ریشم کے کارخانے کا افتتاح۔

13 مئی اردو کے معروف شاعر حسرت موہانی انتقال کر گئے۔

21 مئی پاکستان اور چین میں سفارتی تعلقات قائم ہو گئے۔

25 مئی پاکستانی نرس کو چیوا کی عالمی کمیٹی نے سب سے بڑا اعزاز فلورنس نائٹنگیل میڈل دیا۔

28 مئی پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت روزنامہ امروز کے ظہیر باہر گرفتار۔

31 مئی بلوچستان کے شمال مشرقی علاقے میں معدنیات کے ذخائر دریافت۔

16 جون کونسل کی وادی میں تاریخی گاؤں کی دریافت، عورتوں کے مجسمے اور نایاب اشیاء دریافت۔

20 جون حکومت نے سرحدوں اور چوراہوں سے تمام بت ہٹانے کا حکم دے دیا۔

6 جولائی پاکستان نے برازیل، جاپان، چین، مغربی جرمنی اور آئرلینڈ سے سفارتی تعلقات کے قیام کا اعلان کر دیا۔

11 جولائی چترال میں ہوائی اڈے کی تعمیر مکمل۔

15 جولائی بلوچستان میں پاکستان کے پہلے اولیٰ پٹرول کے کارخانے کا افتتاح۔

3 اگست کراچی میں 18 لاکھ کی لاگت سے پاکستان کے سب سے بڑے پریس کا افتتاح۔

18 اگست لاہور کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لیے 40 لاکھ روپے سے 14 میل لمبا بند تیار۔

3 ستمبر روزنامہ ایوننگ سٹار کراچی کا آغاز۔

23 ستمبر قلات میں کرومائنٹ دریافت۔

24 ستمبر میاں امین الدین نے کونسل میں سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کیا۔

30 ستمبر پاکستان میں ٹھیک آدمی رات کو معیاری وقت نافذ کر دیا گیا۔

110 اکتوبر تھائی لینڈ اور پاکستان کے درمیان سفارتی تعلقات کا آغاز۔

16 اکتوبر وزیراعظم لیاقت علی خان کو راولپنڈی میں دوران تقریر قتل کر دیا گیا۔

17 اکتوبر خواجہ ناظم الدین وزیراعظم اور غلام محمد گورنر جنرل بنادئے گئے۔

2 نومبر قتل میں قائداعظم کے نام پر قائد آباد اور مولانا محمد علی جوہر کے نام پر جوہر آباد کی تعمیر کا 5 فیصد کام مکمل۔

16 نومبر بھارت نے داکٹر سرحد بنو کر دی۔

21 نومبر برطانیہ نے جیٹ طیاروں کی پاکستان کو ترسیل شروع کر دی۔

- کیم دبیر 12
6 دبیر 27
12 دبیر 27
27 دبیر 27
- کراچی پاکستان نے ایم سی سی کو 4 وکٹوں سے ہرایا۔ برصغیر میں ایم سی سی کی پہلی شکست۔
پاکستان سلامتی کونسل میں غیر مستقل رکن کی سیٹ جیت گیا۔
بہاولپور کی حد بندی کر دی گئی۔
بلوچستان میں کپاس کی کاشت کا تجربہ ناکام۔

1952ء

- 12 جنوری ملک میں ایٹمیٹرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن بنادی گئی۔
23 جنوری کینیڈا نے پاکستان کو ایک کروڑ 25 لاکھ کی مشینری اور سینٹ فیکٹری تحفہ میں دی۔
25 جنوری کوڑی (سندھ) میں پاکستان کی پہلی ٹیلی گراف ورکشاپ کا افتتاح۔
28 جنوری صوبہ سرحد نے کیم فروری سے پنجاب کو بجلی دینے کا اعلان کر دیا۔
6 فروری پاکستان نے ملکی شہریت کے قواعد کا اعلان کر دیا۔
2 مارچ ریاست بہاولپور میں آنکئی اصلاحات کے نفاذ کا اعلان۔
3 مارچ پاکستان کا سیٹھی ایکٹ خلاف آئین ہے: فیڈرل کورٹ کا فیصلہ۔
24 مارچ چٹان کے ایڈیٹر آغا شورش کاشمیری گرفتار کر لیے گئے۔
12 اپریل اے آر خان کو وزیراعظم ریاست بہاولپور مقرر کیا گیا۔
17 اپریل کیم جنوری 1952ء سے پہلے پاکستان آنے والوں کو شہریت کے حقوق دے دیے گئے۔
25 اپریل پبلک سیٹھی ایکٹ کی جگہ نیا سکیورٹی بل 8 کے مقابلے میں 27 دہائیوں سے منظور کر لیا گیا۔
13 مئی حکومت نے گوجرانوالہ کورجہ اول کا شہر قرار دے دیا۔
25 مئی سکیورٹی ایکٹ کے خلاف پورے ملک کے صحافیوں نے یوم احتجاج منایا۔
8 جون سیٹھی ایکٹ کے تحت ایشیا اور چٹان کی اشاعت پر ایک سال کی پابندی۔
15 جون پاکستان نے شاہ فاروق کو مصر اور سوڈان کا بادشاہ تسلیم کر لیا۔
3 جولائی کشمور جیکب آباد ریلوے پراجیکٹ پر کام شروع ہو گیا۔
24 جولائی سعودی عرب نے پاکستانی طیاروں کو جدہ اترنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔
31 جولائی مصر اور سوڈان کے نابالغ بادشاہ احمد فوادانی کو پاکستان نے تسلیم کر لیا۔
15 اگست پاکستان کے پہلے تاریخہ بحریہ کے ڈپٹی کمانڈر انچیف کوڈوراچ ایم صدیقی نے افتتاح کیا۔
19 اگست افغان علاقہ میں غلطی سے اترنے والا پاکستانی طیارہ افغانستان نے واپس کر دیا۔
26 اگست پاکستان کی 5 سالہ تاریخ میں فضائیہ کا سب سے بڑا حادثہ 118 علی افسران ہلاک۔
28 ستمبر ذاکر حسین کو پبلک سروس کمیشن کا صدر بنادیا گیا۔
12 اکتوبر ہری پور ہزارہ میں پاکستان کی پہلی ٹیلی فون تیار کرنے والی فیکٹری کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
10 اکتوبر بلوچستان میں مصنوعی بارش کا پہلا تجربہ کامیاب۔

- 116 اکتوبر پاک بھارت پہلا میٹس میچ (کرکٹ) نئی دہلی کے فیروز شاہ کوٹلہ گراؤنڈ میں شروع۔
- 126 اکتوبر پاکستان نے بھارت کو دوسرے میٹس کرکٹ میچ میں ایک اننگز اور 43 رنز سے شکست دی۔
- 129 اکتوبر بھارتی فلموں کی پاکستان درآمد پر پابندی۔
- 130 اکتوبر لبنان میں نئے شہر کی تعمیر کا آغاز۔
- 7 نومبر پاکستان نے فرانس سے 235 ریل کے ڈبے خرید لیے۔
- 24 نومبر کوہ نور ٹیکسٹائل ملز راولپنڈی میں کام کا آغاز۔
- 26 دسمبر 31 دسمبر کو میٹس بینک آف پاکستان میں تعطیل کا اعلان کیا گیا۔
- 30 دسمبر حکومت کے خلاف "ایونٹک ہائمنز" میں کارٹون کی اشاعت پر صحافیوں پر بغاوت کا مقدمہ اور گرفتاری۔

1953ء

- 5 جنوری راولپنڈی سازش کیس میں بیگم نسیم اکبر بری۔ باقی ملزمان کو قید کی سزا سنائی گئی۔
- 7 جنوری ضلع لدراخ کو بھارت نے اپنی تحویل میں لے لیا۔
- 13 جنوری ریاست بہاولپور نے بہاولنگر کو ضلع بنادیا۔
- 23 جنوری بہاولپور میں ایچی سن کالج کی طرز پر صادق پبلک سکول قائم کر دیا گیا۔
- 5 فروری قومی ترانہ کی دہن بنانے والے استاد غلام علی چھاگلہ کا انتقال۔
- 18 فروری پاکستان میں این یو کمپنی نے بلب بنانا شروع کر دیئے۔
- 22 فروری ریڈیو پاکستان میں کٹر لہر براڈ کاسٹنگ کا عہدہ ختم ڈائریکٹر جنرل کا عہدہ قائم کر دیا گیا۔
- 5 مارچ روسیہ براہ مارشل سٹائن انتقال کر گئے۔ پاکستان کا اٹھارہ تعزیت۔
- 13 مارچ اورینٹل انڈین کالونیہ کرچی سے ڈھاکہ جاتے ہوئے تباہ 15 افراد ہلاک۔
- 15 اپریل چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر میجر جنرل اعظم خان نے روزنامہ آفاق اور ہفتہ وار اقدام کی اشاعت پر پابندی لگادی۔
- 17 اپریل گورنر جنرل غلام محمد نے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کی کابینہ برطرف کر کے امریکہ میں پاکستان کے سفیر محمد علی بوگرہ کو وزیر اعظم نامزد کر دیا۔ نئی کابینہ نے حلف اٹھالیا۔
- 7 مئی ختم نبوت کے سلسلہ میں سول نا فرمانی کی تحریک ختم۔
- 11 مئی فوجی عدالت نے مولانا سوری کو موت کی سزا سنائی۔
- 6 جون مجلس احرار اسلام کو پنجاب حکومت نے خلاف قانون قرار دے دیا۔
- 23 جولائی حیدرآباد میں پہلے طبیب کالج نے کام کا آغاز کر دیا۔
- ☆ اڑ مارشل اصغر خان پہلے مسلمان کمانڈر انچیف پاک فضائیہ مقرر ہوئے۔
- 24 جولائی زاہد حسین کی جگہ عبدالقادر کو میٹس بینک کا گورنر بنادیا گیا۔
- 10 اگست ساکھرسندھ کا ضلع بنادیا گیا۔

- 25 ستمبر درگئی میں بجلی گھر مکمل ہو گیا۔
 16 اکتوبر پاکستان اقوام متحدہ کی معاشرتی کونسل کا رکن چن لیا گیا۔
 20 اکتوبر موٹر کاروں میں مٹی کے تیل کے استعمال پر پابندی۔
 15 نومبر روزنامہ ڈان اور ایوننگ سٹار کے اشتہارات بند۔
 22 نومبر ممتاز عالم دین مولانا سید سلیمان ندوی 68 سال کی عمر میں کراچی میں انتقال کر گئے۔
 26 نومبر خواجہ ناظم الدین سیاست سے علیحدہ ہو گئے۔
 20 دسمبر کراچی ملتان اور پشاور کے درمیان ٹیلی فون رابطہ قائم ہو گیا۔

1954ء

- 3 جنوری امریکہ کی پہلی سکواش چیمپئن شپ ہاشم خان نے جیت لی۔
 4 جنوری وارسک پراجیکٹ پر کام کا آغاز۔
 5 جنوری 23 کروڑ کی لاگت سے جہاز سازی اور جہازوں کی مرمت کا کارخانہ مکمل۔
 6 جنوری حیدرآباد میں لیاقت میڈیکل کالج کاسک بنیاد رکھا گیا۔
 یکم فروری پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار خاتون کو سرائے موت۔
 24 فروری تحصیل چوئیاں کے 152 دیہات کو تحصیل قصور میں شامل کر دیا گیا۔
 7 مارچ ریاست خیرپور کی پہلی اسمبلی کا افتتاح۔
 19 مارچ مشرقی پاکستان میں متحدہ محاذ 237 میں سے 151 نشستیں جیت کر اکثریتی پارٹی بنا۔
 30 مارچ بلوکی سلیمانی بند مکمل۔
 12 اپریل 223 نشستیں متحدہ محاذ اور 10 مسلم لیگ - مشرقی پاکستان میں متحدہ محاذ نے فضل الحق کو اپنا لیڈر چن لیا۔
 26 اپریل کراچی میں چینی کے برتن تیار کرنے کے کارخانے کا افتتاح۔
 29 اپریل معروف شاعر بیدل لاہور میں انتقال کر گئے۔
 6 مئی اردو اور بنگالی کو سرکاری زبانیں قرار دے دیا گیا۔
 11 مئی پنجاب یونیورسٹی نے ایف اے کے نصاب میں بنگالی زبان شامل کر دی۔
 ☆ برطانیہ میں پاکستان کرکٹ ٹیم نے برطانوی ٹیم کو 8 وکٹوں سے شکست دی۔
 1 جون عالمی بینک نے سوئی گیس کی ترقی کے لیے پاکستان کو 50 لاکھ پونڈ کا قرض دیا۔
 6 جون پاکستان نے برطانیہ سے تباہ کن جہاز کی خریداری کی۔
 10 جون نیگم رعنا لیاقت علی خان پاکستان کی پہلی خاتون سفیر کے طور پر ہالینڈ روانہ ہو گئیں۔
 13 جولائی عراق اور پاکستان نے ٹرانزٹ پابندی ختم کر دی۔
 26 جولائی کوسٹہ میں ٹیکسٹائل مل کاسک بنیاد رکھا گیا۔
 17 اگست قومی ترانہ کو شائع کر دیا گیا۔

- 8 ستمبر پاکستان نے فیلا میں جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی معاہدے پر دستخط کر دیے۔
- 26 ستمبر سیلاب کے باعث سیالکوٹ کا ملک سے رابطہ منقطع۔
- 15 اکتوبر سیلاب نے ملتان میں تباہی مچادی۔
- 11 اکتوبر تھل میں قدرتی گیس کی دریافت۔
- 15 اکتوبر ملتان میں پاکستان کے سب سے بڑے ہسپتال کا سنگ بنیاد۔
- 19 اکتوبر ایشیائی توانائی کے لیے ایک کروڑ کا بجٹ۔
- 24 اکتوبر گورنر جنرل غلام محمد نے پارلیمنٹ توڑ کر 18 اراکین پر مشتمل کابینہ تشکیل دے دی۔
- 28 اکتوبر لاہور اور ملتان کے درمیان 7 سال بعد ٹرین سروس شروع۔
- 12 نومبر بھارت نے دریائے چناب کا رخ موڑنے کا فیصلہ کر لیا۔
- 27 نومبر امریکی فوجی امداد کی پہلی کھپ اسلحہ اور ٹینک لے کر پاکستان پہنچ گئی۔
- 29 نومبر پنجابی کے نامور شاعر استاد بھدram کا انتقال۔
- 9 دسمبر پاکستان کو یونیسکو کی مجلس عالمہ کا رکن بنادیا گیا۔
- 11 دسمبر ایشیائی تحقیقات کا مرکز کھولنے کے لیے امریکہ پاکستان کو ضروری سامان فراہم کرے گا۔
- 17 دسمبر ون یونٹ کے قیام سے مغربی پاکستان 150 اضلاع اور 10 کشتریوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

1955ء

- 1 جنوری پاکستان میں پہلا کرکٹ ٹیسٹ کھیلا گیا۔
- 10 جنوری اورینٹل اورینٹل کوپا پاکستان انٹرنیشنل کارپوریشن میں شامل کرنے کا آرڈیننس جاری۔
- 13 جنوری معروف سارنگی نواز بندوق خان 71 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔
- 18 جنوری سعادت حسن منٹو لاہور میں انتقال کر گئے۔
- 4 فروری کیوبا اور پاکستان میں سفارتی تعلقات کا قیام۔
- 20 فروری ملتان میں یونائیٹڈ ملز نے کام کا آغاز کر دیا۔
- 13 مارچ سکریٹ میں کیڈٹ کالج کی منظوری۔
- 18 مارچ جوہر آباد میں شوگر ملز کا افتتاح۔
- 25 مارچ پاکستان نے تونسہ بیراج کی تعمیر کے سلسلہ میں امریکہ سے معاہدہ کر لیا۔
- 14 اپریل گورنر جنرل نے مغربی پاکستان میں مشتاق احمد گورمانی کو گورنر اور ڈاکٹر خان کو وزیر اعلیٰ مقرر کر دیا۔
- 12 اپریل راولپنڈی سازش کیس کے ملزمان کو مقدمہ کے فیصلہ تک رہا کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔
- 18 اپریل کراچی سے سوئی تک پائپ لائن مکمل۔
- 29 مئی سعودی عرب نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان معاہدہ کر دیا۔
- 30 مئی مولانا مودودی اور عبدالستار خان نیازی رہا۔

- 1 جون افغان ملیشیا اور قبائلیوں میں زبردست تصادم۔
- 27 جون اردو کے ادیب اور صحافی مولانا چراغ حسن حسرت کا انتقال۔
- 7 جولائی پاکستان کی نئی دستور ساز اسمبلی کا عارضی چیئرمین مشتاق گورمانی کو چن لیا گیا۔
- 6 جولائی نوائے وقت کا پنڈی سے اجرا۔
- 15 جولائی ہمسہہ ضلع ہزارہ میں نیلم کی کان تلاش کر لی گئی۔
- یکم اگست خواجہ حسن نظامی انتقال کر گئے۔
- 11 اگست چودھری محمد علی نے وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف اٹھالیا۔
- 17 اگست ریڈیو پاکستان حیدرآباد کی نشریات کا آغاز۔
- 3 ستمبر کراچی میں سوئی گیس کی فراہمی کا آغاز۔
- 19 ستمبر گورنر جنرل پاکستان غلام محمد نے استعفیٰ دے دیا۔
- 29 ستمبر کراچی میں صنعتی کارخانوں کو سوئی گیس کی فراہمی۔
- 30 ستمبر دستور یہ نے 13 کے مقابلہ میں 43 ووٹوں سے ون یونٹ میں منظور کر لیا۔
- یکم اکتوبر حکومت نے راولپنڈی سازش کیس کے ملزمان کو پھانسی کی سزا سنائی۔
- 16 اکتوبر گورنر جنرل کی حیثیت سے سکندر علی مرزا نے حلف اٹھالیا۔
- 14 اکتوبر مغربی پاکستان صوبہ بن گیا۔
- 16 اکتوبر مظفر گڑھ میں سیلاب کا پانی داخل ہو گیا۔
- 17 اکتوبر امریکہ سے سرنگیں صاف کرنے والا جہاز مل گیا۔
- 11 نومبر ملتان سے بہاولپور کو ملانے کے لیے 60 میل لمبی سڑک کی تعمیر کا آغاز۔
- 17 نومبر 84 لاکھ روپے کی تعمیر سے نوشہرہ میں کانغہ کے کارخانہ نے کام شروع کر دیا۔
- یکم دسمبر جوش ملیح آبادی نے پاکستان کی شہریت حاصل کر لی۔
- 2 دسمبر امریکہ اور پاکستان کے درمیان ویزہ سسٹم شروع۔
- 21 دسمبر پاکستان اور ترکی کے درمیان ویزہ ختم۔

1956ء

- یکم جنوری پاکستان نے سوڈان کی حکومت تسلیم کر لی۔
- 5 جنوری عالم اسلام کا سب سے بڑا جہاز سازی کا کارخانہ کراچی میں تیار۔
- 15 جنوری نیوزی لینڈ کے تعاون سے ذیل پاک سینٹ فیکٹری کا افتتاح۔
- 7 فروری بنگالی اور اردو کو پاکستان کی سرکاری زبانیں قرار دے دیا گیا۔
- 15 فروری یونان جانے کے لیے پاکستانیوں کو ویزے کی ضرورت نہیں۔
- 23 فروری پاکستان کو "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کا نام دے دیا گیا۔

- 29 فروری پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے پاکستان کا پہلا آئین منظور کر لیا۔
- 4 مارچ پاکستان کے پہلے صدر سکندر علی مرزا بلال مقابلہ منتخب۔
- 23 مارچ سکندر علی مرزا نے صدر کا حلف اٹھایا۔ فیڈرل کورٹ کا نام سپریم کورٹ رکھا گیا۔
- 12 اپریل بلوچستان میں قدرتی گیس مل گئی۔
- 13 اپریل ڈاکٹر نذیر احمد خان کو پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کا پہلا صدر بنادیا گیا۔
- 8 مئی فیروز پور روڈ پر پنجاب یونیورسٹی کے لیے 1200 ایکڑ زمین حاصل کر لی گئی۔
- 14 مئی پہلے 5 سالہ منصوبے کا اعلان کر دیا گیا۔
- 10 جون سمندر میں شدید طوفان کے باعث کراچی میں ہزاروں ٹن کھار پانی داخل ہو گیا۔
- 23 جون حکومت پاکستان کا ہر سال 23 مارچ کو یوم جمہوریہ منانے کا اعلان۔
- 25 جون صدر پاکستان نے ایکشن کمیشن تشکیل دے دیا۔
- 23 جولائی کراچی میں کاریں اسمبلہ کرنے کے کارخانے کا افتتاح۔
- 30 جولائی ذیرہ غازی خان میں 400 مربع میل کا علاقہ زیر آب آ گیا۔
- 16 اگست کراچی اور حیدرآباد میں بارشوں نے تباہی مچادی۔
- 19 اگست سیلاب کا پانی سکھر میں داخل ہو گیا۔
- 29 اگست سابق گورنر جنرل اور وزیر خزانہ غلام محمد طویل علالت کے باعث انتقال کر گئے۔
- 31 اگست مشرقی پاکستان میں صدارتی راج کا نفاذ۔
- 8 ستمبر وزیراعظم محمد علی نے استعفیٰ دے دیا۔
- 16 ستمبر دریائے جہلم پر تعمیر ہونے والے سنگا ڈیم کے منصوبے کا ابتدائی کام مکمل ہو گیا۔
- 5 ستمبر قومی اسمبلی میں اچھوت ممبر راشو راج منڈل کو مرکزی کابینہ میں وزیر لے لیا گیا۔
- یکم اکتوبر لاہور میں ایک طرف ڈریفٹ کا نظام رائج کر دیا گیا۔
- 19 اکتوبر مغربی پاکستان میں جداگانہ اور مشرقی پاکستان میں مخلوط انتخابات کے طریق کار پر معاہدہ ہو گیا۔
- 13 اکتوبر مغربی پاکستان میں زرعی ترقیاتی کارپوریشن کا قیام۔
- 15 اکتوبر آسٹریلیا کو پاکستان کے ہاتھوں پہلے ٹیسٹ میں شکست کا سامنا۔
- 31 اکتوبر اسرائیل کا مصر پر حملہ۔ پاکستان کا شدید احتجاج۔
- 16 نومبر پاکستانی فوج کو عالمی فوج میں شامل کر لیا گیا۔
- 27 نومبر بابائے صحافت مولانا ظفر علی خان کا انتقال۔
- 6 دسمبر سٹیٹ بینک آف پاکستان کی لائل پور (فیصل آباد) برانچ کا آغاز۔
- 29 دسمبر ڈھاکہ میں چینی وزیراعظم چو این لائی کا خطاب سننے کے لیے ایک لاکھ عوام کا تاریخی اجتماع۔

1957ء

- جنوری ناول نگار احمد حسین خان کا انتقال۔
- جنوری ہاشم خان نے امریکہ میں اوپن سکولز سنگرز جمین شپ جیت لی۔
- 9 جنوری کینیڈا نے میچل ایف سینٹ فیکٹری کے حقوق پاکستان کو دے دیے۔
- 11 جنوری سوئی سے ملتان تک 200 میل لمبی گیس پائپ لائن بچانے کا کام شروع۔
- 14 جنوری کینیڈین سکولز بورڈ مینٹ اعظم خان نے جیت لیا۔
- 18 جنوری پاکستان نے برطانیہ سے 3 جنگی جہاز خرید لیے۔
- 2 فروری گدویراج کے ہیڈورس کاسنگ بنیاد رکھا گیا۔
- 25 فروری پاکستان اسرائیل کو بھی تسلیم نہیں کرے گا: حکومت کا اعلان۔
- 8 مارچ سٹیٹ بینک آف پاکستان کی 12 منزلہ بلڈنگ کاسنگ بنیاد رکھا گیا۔
- 30 مارچ صدر نے مغربی پاکستان کی حکومت کے تمام اختیارات گورنر کو دے دیے۔
- 13 اپریل مغربی پاکستان میں 20 ستمبر تک صدر راج نافذ کر دیا گیا۔
- 15 اپریل نوائے وقت کا پریس کنونینر روڈ (لاہور) پر منتقل ہو گیا۔
- 23 اپریل پاک بحریہ نے 2 نئے جنگی جہاز خرید لیے۔
- 29 اپریل اقوام متحدہ کا کشمیر مشن ناکام ہو گیا۔
- 10 مئی 1857ء کی جنگ آزادی کی صد سالہ تقریبات کا ملک بھر میں آغاز۔
- 15 مئی پاکستان کا تیار شدہ پہلا بحری جہاز (800 ٹن وزنی اور 200 فٹ لمبا) کا افتتاح۔
- 19 مئی معروف تاجر شیخ عتایت اللہ کالہاہور میں انتقال۔
- 31 مئی پاکستان ایران ترکی اور عراق مشترکہ طور پر دفاعی تنظیم میں شامل ہو گئے۔
- 19 جون کوئلی آزاد کشمیر میں کوئلہ کی دریافت۔
- 20 جون مشہور اداکارہ بیٹا شوری کو پاکستان کی شہریت دے دی گئی۔
- 5 جولائی قلات ڈویژن میں ضلع بولان کو شامل کر لیا گیا۔
- 11 جولائی اسماعیلیوں کے راہنما سر آغا خان کا انتقال۔
- 21 جولائی نہری پانی سے متعلق عالمی بینک کی تمام تجاویز کو بھارت نے تسلیم کر لیا۔
- 22 جولائی بلوچستان میں سونے کے ذخائر مل گئے۔
- 22 اگست منگل ڈیم کی تعمیر کے خلاف بھارت کا سلامتی کونسل سے احتجاج۔
- 27 اگست مشتاق احمد گورمانی مغربی پاکستان کے گورنر کے عہدے سے مستعفی ہو گئے۔
- 29 اگست سیلاب سے ملتان اور مظفر گڑھ میں لاکھوں کا نقصان۔
- 2 ستمبر ضلع ہزارہ میں یورینیم کے ذخائر کی دریافت۔

- 12 اکتوبر پاکستان سکیورٹی ایکٹ کی معیار میں ایک سال کی توسیع۔
 11 اکتوبر حسین شہید سہروردی نے وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دیا۔
 17 اکتوبر آئی آئی چندر بیکر وزیراعظم نامزد۔
 20 اکتوبر ملک فیروز خان نون نے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کے عہدے کا حلف لے لیا۔
 21 اکتوبر موسیقار مبارک علی کا انتقال۔
 14 نومبر سٹیٹ بینک کے پہلے گورنر زاہد حسین کا 62 سال کی عمر میں انتقال۔
 19 نومبر ذوالفقار علی بھٹو کے والد سر شاہنواز بھٹو گڑھی خدا بخش میں انتقال کر گئے۔
 3 دسمبر کراچی میں ترقیاتی ادارے کے ڈی اے نے کام کا آغاز کر دیا۔
 5 دسمبر مولانا حسین احمد مدنی انتقال کر گئے۔
 11 دسمبر وزیراعظم آئی آئی چندر بیکر نے استعفیٰ دے دیا۔
 15 دسمبر لاکھڑ میں نئے ڈگری کالج کا قیام۔
 16 دسمبر ملک فیروز خان نون نے وزیراعظم کے عہدے کا حلف اٹھایا۔
 21 دسمبر اردو کے نامور نقاد اور تاریخ دان رام بابو سکینہ انتقال کر گئے۔
 24 دسمبر پاکستان میں کرنسی نوٹوں پر قائداعظم کی تصویر کی اشاعت۔
 30 دسمبر فیروز پور روڈ پر یونیورسٹی ٹاؤن کی عمارتوں کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

1958ء

- 11 جنوری سرگلس صاف کرنے والا امریکی بحری جہاز پاکستان نے خرید لیا۔
 12 جنوری برطانوی وزیراعظم ہیکلین کی پاکستان آمد۔
 20 جنوری داؤد خیل میں پہلے پاکستانی کھاد تیار کرنے والے کارخانے کا افتتاح۔
 ☆ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوہارنو کی پاکستان آمد۔
 22 جنوری موٹر ویہیکلو آرڈیننس 1958ء نافذ کر دیا گیا۔
 6 فروری پاکستان اور ایران نے سو سال پرانے سرحدی تنازعے کے معاہدے پر دستخط کر دیے۔
 14 فروری سردار عبدالرب نثر انتقال کر گئے۔
 21 فروری مولانا ابوالکلام آزاد انتقال کر گئے۔ پاکستان میں سوگ کا اعلان۔
 26 فروری خیر پور کے موضع کوٹ ڈیجی میں آغا قادیان کی مصیبت۔
 1 مارچ آئین پاکستان کی دستخط شدہ نقل تم ہو گئی۔
 24 مارچ نوزی لینڈ کے وزیراعظم کی پاکستان آمد۔
 16 اپریل تونسہ بیراج مکمل ہو گیا۔
 14 اپریل حکومت نے بنگلہ کمپنیوں کے کنٹرول ایکٹ 1948ء میں ترمیم کر دی۔

- 9 مئی سابق وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خان کو ایک پٹواری نے قتل کر دیا۔
- 15 مئی نئی دہلی میں پی آئی اے کے طیارہ کو حادثہ 21 افراد ہلاک۔
- 17 مئی زیڈ اے سلہری کو نواب مشتاق احمد گورمانی کیس میں 2 سال قید اور 6 ہزار جرمانہ۔
- 25 جون صدر سکندر علی مرزا نے شرقی پاکستان میں حکومت کے تمام اختیارات سنبھال لیے۔
- 12 جولائی دریائے سندھ میں سیلاب سے نو سو ہزار کے بڑے بند کو نقصان۔
- 30 جولائی کرناٹکی میں اخباری کانگہ کے کارخانے نے کام کا آغاز کر دیا۔
- 10 اگست ملتان اور مظفر گڑھ میں سیلاب نے جاہی مچا دی۔
- 12 اگست خیر پور میں نئی جسم کی گیس دریافت۔
- 18 اگست ضلع ڈیرہ غازی خان کا 450 مربع میل رقبہ زیر آب۔ مجلس احرار اسلام سے پابندی ختم۔
- 20 اگست پنجابی اکیڈمی لاہور نے کام کا آغاز کر دیا۔
- 25 اگست روداد افغانستان پار کرنے کے مقابلے میں پاکستانی تیراک بروجن داس کامیاب۔ ملک میں چھٹی کا اعلان۔
- 28 اگست لاہور میں امریکی گندم کھانے سے 4 افراد ہلاک۔
- 7 ستمبر مسقط کے سلطان نے خیر سگالی جذبہ کے تحت گوادار کا ساحلی علاقہ پاکستان کے حوالہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ گوادار کا ساحلی علاقہ 18 ویں صدی سے مسقط کے قبضے میں تھا۔
- 8 ستمبر گوادار میں حکومت پاکستان نے انتظام سنبھال لیا۔
- 19 ستمبر پاکستان نے الجوزاڑی آزاد حکومت کو تسلیم کر لیا۔
- 29 ستمبر گوادار حاصل کرنے کے لئے پاکستان نے 40 لاکھ پونڈ سٹرلنگ ادا کئے۔
- 17 اکتوبر بڑی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان نے ملک میں مارشل لا لگا دیا۔ آئین معطل، قوی و صوبائی اسمبلیاں تحلیل۔ جنرل محمد ایوب خان چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر مقرر۔
- 19 اکتوبر جنرل موسیٰ کوٹلی کمانڈر انچیف مقرر کر دیا گیا۔
- 11 اکتوبر جی ایم سعید اور خان عبدالغفار خان گرفتار کر لئے گئے۔
- 12 اکتوبر اشیائے خورد و نوش کی نئی قیمتیں گندم 5 آنے سیر، دسی گھی ساڑھے 4 روپے سیر، دودھ آٹھ آنے سیر، چھوٹا گوشت 2 روپے سیر، مٹی کا تیل 3 آنے فی بوتل مقرر کر دی گئی۔
- 20 اکتوبر راولپنڈی میں فوجی عدالتیں قائم کر دی گئیں۔
- 25 اکتوبر معروف شاعر ادیب، صحافی احمد نعیم قاسمی سیٹی ایکٹ کے تحت گرفتار۔
- 27 اکتوبر صدر سکندر علی مرزا نے اپنے تمام اختیارات جنرل ایوب کے حوالے کر دیے۔ صدر پاکستان کے طور پر جنرل ایوب نے چارج سنبھال لیا۔ جنرل محمد موسیٰ خان نے کمانڈر انچیف کا عہدہ سنبھال لیا۔
- 28 اکتوبر ملک میں صدارتی نظام حکومت رائج، وزیراعظم کا عہدہ ختم کر دیا گیا۔

- 5 نومبر کماڈر انچیف ارواٹس مارشل اصغر خان کو از مارشل کے عہدے پر ترقی۔
 15 نومبر محمد شعیب وزیر خزانہ بنادیئے گئے۔
 5 دسمبر معروف مزاح نگار پروفیسر احمد شاہ پطرس بخاری نیویارک میں انتقال کر گئے۔
 12 دسمبر مارشل لاء کے خلاف ملک بھر کے صحافیوں کا احتجاج۔

1959ء

- 11 جنوری حنیف محمد نے آسٹریلیا کے سر ڈان بریڈمین کا فرسٹ کلاس عالمی ریکارڈ 499 رنز بنا کر توڑ دیا۔
 20 جنوری حکومت نے میڈیکل کالجوں کو اپنی تحویل میں لے لیا۔
 27 جنوری حکومت پاکستان نے بنیاتی بورڈ قائم کر دیا۔
 16 فروری زابدان ریلوے حکومت پاکستان نے ایران کے حوالے کر دی۔
 23 فروری مشکل اور بدھ کو ملک بھر میں گوشت کے ناقصے کا اعلان۔
 14 مارچ صدر ایوب نے پانچ نئے اعزازات تمغہ پاکستان ہلال شجاعت ستارہ جرأت تمغہ شجاعت اور ستارہ خدمت دینے کا اعلان کر دیا۔
 24 مارچ مغربی پاکستان میں رنجرز کی تشکیل کے لیے آرڈیننس کا قیام۔
 ☆ ایم ڈی حبیب بینک سینٹر محمد علی حبیب انتقال کر گئے۔
 یکم اپریل گوادریٹلک کرمان میں شامل کر دیا گیا۔
 18 اپریل حکومت نے پاکستان ٹاکس اور روزنامہ امروز پر قبضہ کر لیا۔
 13 مئی جاوا موٹر سائیکل 50 سی سی کی قیمت 1378 روپے مقرر کی گئی۔
 14 مئی پراسن ایٹمی توانائی کے استعمال کا پاکستان اور کینیڈا میں معاہدہ۔
 12 جون دفاعی دارالحکومت راولپنڈی کے نزدیک بنانے کا فیصلہ۔
 25 جون پاکستانی بحریہ کوسرنگیس صاف کرنے والا امریکی جہاز مل گیا۔
 13 جولائی ملتان منظر کشہ اور ڈیرہ غازی خان کو سیلاب کی وجہ سے آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا۔
 22 جولائی مرکزی سیکرٹریٹ کے شعبہ راولپنڈی منتقل کرنے کا اعلان۔
 17 اگست پاکستانی فلم "جاگمہ ہوا سویرا" کو ماسکوس ایوارڈ مل گیا۔
 22 اگست روزنامہ ہلال کو حکومت نے ضبط کر لیا۔
 29 اگست ضلع ہزارہ میں یورینیم دریافت۔
 31 اگست حکومت پاکستان نے بیرون ملک ڈاک کے نرخ بڑھا دیئے۔
 7 ستمبر نیا دفاعی دارالحکومت بنانے کے لیے کمیشن کا اعلان۔
 27 ستمبر ممتاز صحافی اور شاعر مولانا عبدالحجید سائل انتقال کر گئے۔
 30 ستمبر چین نے گلگت ایجنسی میں 300 مربع میل کے پاکستانی علاقہ پر اپنے قبضے کا دعویٰ کر دیا۔

- 16 اکتوبر - کیمبرج یونیورسٹی 34 سالہ پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کو انعام دینے کا فیصلہ۔
 123 اکتوبر - پاکستان میں آری چیف آف شاف کا عہدہ ختم۔
 128 اکتوبر - کراچی سے مرکزی ملازمین کی راولپنڈی منتقلی کا پہلا مرحلہ مکمل۔
 13 نومبر - روزنامہ جنگ راولپنڈی سے شائع ہونے لگا۔
 20 نومبر - بھارت نے 3 سرحدی چوکیاں پاکستان کے حوالے کر دیں۔
 3 دسمبر - بنیادی جمہورتوں کے انتخابات کا پہلا مرحلہ مکمل۔
 7 دسمبر - امریکی صدر آئزن ہاور پاکستان کے دورہ پر کراچی پہنچ گئے۔

1960ء

- 11 جنوری - داتا گنج بخش کے مزار کو صوبائی حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا۔
 15 فروری - الیکشن کمیشن نے محمد ایوب خان کے صدر بننے کی کامیابی کا اعلان کر دیا۔
 ☆ متعدد سیاست دانوں نے 6 سال کے لیے سیاسی زندگی سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔
 16 مارچ - حکومت نے مسجد نیلا گنبد اور دی مسلم ہوٹل لاہور اپنی تحویل میں لے لیا۔
 23 مارچ - مینار پاکستان کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
 18 اپریل - پاکستانی میڈیکل کالجوں کی ڈگریاں برطانوی میڈیکل کالج بھی تسلیم کریں گے۔
 20 اپریل - صدر ایوب نے ملک میں پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس بحریہ 1960ء نافذ کر دیا۔
 23 مئی - رستم زماں گاگاں پہلوان 84 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔
 31 مئی - ذریعہ غازی خان کے قریب مہاتما بدھ کے دور کے شہر کی دریافت۔
 22 جون - CDA کے قیام کا آرڈیننس صدر نے جاری کر دیا۔
 13 جولائی - چناب میں طغیانی کے باعث ضلع جھنگ پانی میں ڈوب گیا۔
 21 جولائی - سیلاب کی وجہ سے سکھر کا بیشتر حصہ پانی میں ڈوب گیا۔
 31 جولائی - کراچی میں قائد اعظم کے مزار کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا۔ اگلے روز مقبرے کی تعمیر کا آغاز۔
 2 اگست - وزارت خزانہ نے انعامی بانڈ سکیم کا اعلان کر دیا۔ 100 سے 20 ہزار کا انعام ملے گا۔
 ☆ اسلام آباد کی تعمیر تک راولپنڈی مرکزی صدر مقام بنادیا گیا۔
 8 اگست - اعشاری نظام کے تحت نئے سکے یکم جنوری 61ء سے جاری کرنے کا اعلان۔
 15 اگست - پاک فضائیہ کے دو طیارے قندھار اتار لیے گئے۔
 18 اگست - ملک بھر میں عید میلاد النبی کی چھٹی ہر سال کرنے کا اعلان۔
 2 ستمبر - پاکستان میں 2 بڑے اور 4 چھوٹے بند 7 انک نہریں اور 5 بیراج بنانے کا اعلان۔
 9 ستمبر - پاکستان نے اوبلپک ہاکی چیمپئن شپ جیت لی۔
 ☆ ممتاز غزل گو شاعر جگر مراد آبادی کا انتقال۔

- 17 ستمبر ضلع شاہ پور کا نام سرگودھا رکھ دیا گیا۔
- 19 ستمبر نہری پانی کے معاہدے پر ایوب اور نہرو نے دستخط کر دیئے۔
- 30 ستمبر سابق وزیر اعظم آئی آئی چندر شیکر کراچی میں انتقال کر گئے۔
- 12 اکتوبر راول ڈیم کی تعمیر مکمل۔
- 112 اکتوبر لاہور میں واہڈ اہاؤس کی تعمیر شروع۔
- 25 اکتوبر سرکاری ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی عمر 60 سال مقرر کر دی گئی۔
- 127 اکتوبر اسلام آباد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
- 13 نومبر شاہی قلعہ میں قیدی سیاسی کارکن حسن ناصر پر اسرار طور پر ہلاک۔
- 23 نومبر ایف اے تک اردو کو لازمی مضمون قرار دے دیا گیا۔
- 4 دسمبر خان عبدالغفور خان نے سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔
- 26 دسمبر کارکن صحافیوں کے اوقات کار چھٹیوں اور پراویڈنٹ فنڈ کے قواعد و ضوابط کا اعلان۔

1961ء

- یکم جنوری پاکستان میں اعشاری نظام کے تحت ایک روپے کو 100 پیسوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک پیسہ 2 پیسے 5 پیسے 10 پیسے اور 50 پیسے کے نئے سکے جاری کر دیئے گئے۔
- 27 جنوری صدر ایوب نے وار سک ڈیم کا افتتاح کیا۔
- یکم فروری کراچی میں 10 لاکھ افراد نے ملکہ الزبتھ اور ڈیوک آف ایڈنبرا کا استقبال کیا۔
- 3 مارچ پاکستان کی پہلی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 9 کروڑ 38 لاکھ ہو گئی۔
- 4 مارچ ذوالفقار علی بھٹو نے روس سے تیل کی تلاش کا معاہدہ کر لیا۔
- 25 اپریل پاکستان میں 13-بشی بجلی گھر قائم کئے جائیں گے: جسر میں آئی ایچ سی۔
- 30 اپریل مغربی پاکستان میں کلیم داخل کرنے کا محکمہ ختم کر دیا گیا۔
- 22 مئی معروف صنعت کار سید مراتب علی کا 78 سال کی عمر میں انتقال۔
- 23 مئی پاکستان کی دستاویزی فلم "کھیلوں کی جھلک" نے عالمی انعام حاصل کر لیا۔
- 13 جون حکومت نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (APP) کو سرکاری تحویل میں لے لیا۔
- 27 جون پاکستان ریلوے کا پہلا مسافر ٹرین چٹیش کر دیا گیا۔
- 15 جولائی حکومت نے چینیلی کے پھول کو پاکستان کا قومی پھول قرار دے دیا۔
- 16 اگست بابائے اردو مولوی عبدالحق انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 98 سال تھی۔
- 21 اگست شعلہ بیاں مقرر اور ممتاز عالم دین سید عطاء اللہ شاہ بخاری انتقال کر گئے۔
- 5 ستمبر افغانستان نے پاکستان سے سفارتی تعلقات ختم کر لیے۔
- 26 ستمبر مشہور ادیب صاحب طرز شاعر مزاح نگار حاجی لقی انتقال کر گئے۔

- 110 اکتوبر عالی ایٹمی توانائی ایجنسی کے بورڈ آف گورنرز کا آئی ایچ سی پی کو چیئر مین جن لیا گیا۔
- 114 اکتوبر کراچی کاسٹریٹجیٹن ایئر فورس کے نائب صدر بنی جانسن کی دعوت پر امریکہ پہنچ گیا۔
- یکم نومبر لائل پور میں زرعی یونیورسٹی کی تعمیر شروع۔
- 8 نومبر کوسٹ میں چاندی کی کان دریافت ہوئی۔
- 18 دسمبر دریائے راوی کے قریب نیشنل پارک کی تعمیر کا فیصلہ۔
- 29 دسمبر جی ٹی سی اداروں کے لیے رجسٹریشن کی پابندی لازمی قرار دے دی گئی۔

1962ء

- 3 جنوری مس گلشن آرا عالم کو پاکستان کی پہلی خاتون فوری پبلک مقرر کر دیا گیا۔
- 8 جنوری اعظم خان نے نیو جرسی امریکہ میں اوپن سکواش چیمپئن شپ جیت لی۔
- 22 فروری کراچی کو بذریعہ سڑک کوسٹ تک ملادیا گیا۔
- 25 فروری ممتاز سمانی، تحریک پاکستان کے کارکن اور نوائے وقت کے بانی حمید نظامی انتقال کر گئے۔ ملک بھر میں اخبارات نے سوگ میں چھٹی کر دی۔
- یکم مارچ صدر ایوب نے نئے آئین پر دستخط کر کے اس کو نافذ کر دیا۔
- 6 مارچ پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایٹمی سامان اور ری ایکٹر فراہم کرنے کا معاہدہ ہو گیا۔
- 26 اپریل نئے آئین کے نفاذ کی روشنی میں مرکزی حکومت کے ڈھانچے میں اہم تبدیلیوں کا اعلان کر دیا گیا۔
- آئین کے مطابق صدر پاکستان کا سیکرٹریٹ 5 ڈویژنوں اور 11 وزارتوں پر مشتمل ہوگا۔ 11 وزارتیں مزید 17 ڈویژنوں میں تقسیم ہوں گی۔
- 27 اپریل ڈھاکہ میں قرارداد پاکستان کے محرک مولوی فضل الحق انتقال کر گئے۔
- 30 اپریل معروف شاعر فیض احمد فیض کو روسی حکومت نے ادبی خدمات پر لینن انعام دینے کا اعلان کیا۔
- 6 مئی سکھر میں صدر ایوب خان نے دنیا کے تیسرے بڑے بحر الابیہ کا افتتاح کیا۔
- 8 مئی منگلا ڈیم کی تعمیر کا آغاز ہو گیا۔
- یکم جون 1914ء کے کاپی رائٹ ایکٹ کی جگہ نیا کاپی رائٹ ایکٹ نافذ کر دیا گیا۔
- 6 جون میاں افتخار الدین دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔
- 13 جولائی ”میں نے امریکہ کی ہدایت پر پاکستان کا آئین معطل کیا تھا“..... سکندر علی مرزا۔
- 16 جولائی پونے چار سال کی پابندی کے بعد صدر پاکستان نے سیاسی جماعتوں کی بحالی کے مسودہ پر دستخط کر دیے۔
- 30 جولائی اسلامی نظریاتی کونسل قائم کر دی گئی۔ جسٹس محمد اکرام پہلے چیئر مین مقرر کئے گئے۔
- 4 اگست صدر ایوب نے داؤد اچکزئی کو کالج کاسٹنگ بنیاد رکھا۔
- 11 اگست آزاد جموں و کشمیر میں جموں و کشمیر لبریشن لیگ کا قیام عمل میں آیا۔

- 3 ستمبر پاکستان نے ایشیائی گیمز ہاکی کے فائنل میں بھارت کو 2 گول سے شکست دے دی۔
 27 اکتوبر خواجہ ناظم الدین کو پاکستان مسلم لیگ کا صدر جنم لیا گیا۔
 28 اکتوبر خان عبدالکرم خان نے گورنر مشرقی پاکستان کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔
 16 نومبر مردان میں خیبر ٹوبیکو کمپنی کا افتتاح۔
 23 نومبر گیارہ امریکی طیارے اسلحہ لے کر دہلی پہنچ گئے۔ پاکستان کو سخت تشویش۔
 26 دسمبر چین اور پاکستان کے مابین سنگاپور کی سرحدوں کے بارے میں معاہدہ ہو گیا۔

1963ء

- 23 جنوری وزیر خارجہ محمد علی بوگرہ دہلی کا دورہ کرنے سے انتقال کر گئے۔
 3 فروری ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ بن گئے۔
 16 فروری پی آئی اے کی پہلی یونٹ پرواز لاہور سے ڈھاکہ پہنچ گئی۔
 27 فروری وزیر خارجہ بھٹو چین سے سرحدی معاہدوں پر دستخط کے لیے پیکنگ پہنچ گئے۔
 یکم مارچ گدویراج کا افتتاح کیا گیا۔
 2 مارچ پیکنگ میں پاکستان چین سرحدی معاہدہ پر دستخط 750 مربع میل کے علاقے سے چین دستبردار ہو گیا۔ K2 کی چوٹی پر پاکستان کا قبضہ تسلیم کر لیا۔
 30 مارچ معروف شاعر علامہ طاہرہ طاہرہ میں انتقال کر گئے۔
 ☆ ڈھاکہ میں شدید طوفان 850 ہلاک۔
 یکم اپریل گندھارا انٹرنیشنل نے جنرل نورز کا کاروبار سنبھال لیا۔
 11 اپریل پاکستان کے احتجاج پر امریکہ نے بھارت کی فوجی امداد روک دی۔
 15 اپریل پاکستان کے پہلے سندھری تیل بردار جہاز کی تعمیر مکمل ہو گئی۔
 20 اپریل ذوالفقار علی بھٹو نے اسلام آباد میں ایٹمی ری ایکٹر کی بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا۔
 4 مئی معروف مزاح نگار ڈرامہ نگار اور صحافی شوکت حسین تھانوی انتقال کر گئے۔
 22 مئی صدر ایوب کھٹن مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔
 یکم جون عالم دین اور مورخ سلیمان بدایونی انتقال کر گئے۔
 19 جون استاد برکت علی خان معروف موسیقار انتقال کر گئے۔
 26 جون معروف شاعر اثر مہبائی انتقال کر گئے۔
 19 جولائی مغربی پاکستان کی اسمبلی نے نوری اکمل ٹیکس کا عمل منسوخ کر لیا۔
 19 اگست قوی اسمبلی کے سپیکر مولوی فیروز الدین دل کا دورہ پڑنے سے ڈھاکہ میں انتقال کر گئے۔
 24 اگست حکومت نے 50 جینیوں کو پاکستان کی شہریت دے دی۔
 27 اگست علامہ عنایت اللہ مشرقی لاہور میں پھر ڈھاکہ۔

- 2 ستمبر حکومت نے اخبارات پر پابندیوں کا آرڈی نینس نافذ کر دیا۔
 3 ستمبر قدیم ترین انگریزی اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" بند کر دیا گیا۔
 10 ستمبر پی آئی اے نے قراقرم کے اوپر سکیا ٹک تک طیارے کی پہلی تجرباتی پرواز کی۔
 28 ستمبر ناؤن شپ لاہور کی تعمیر کا ابتدائی کام شروع ہو گیا۔
 16 اکتوبر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں کام شروع ہو گیا۔
 19 اکتوبر میر غلام علی تالپور انتقال کر گئے۔
 30 نومبر قوی اسمبلی نے سنگھوں کو کوڑے مارنے کا آرڈی نینس منظور کر لیا۔
 5 دسمبر پاکستان کے سابق وزیراعظم حسین شہید سہروردی انتقال کر گئے۔
 13 دسمبر پاکستان نے 1962-63ء کے دوران مختلف ممالک سے 47 کروڑ ڈالر کا قرضہ لیا۔

1964ء

- 6 جنوری حکومت نے جماعت اسلامی کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام دفاتر بند کر دیئے۔
 9 جنوری معروف ادیبہ خالدہ ادیب کا انتقال۔
 15 جنوری آئین کے پہلے ترمیمی ایکٹ 1963ء کے ذریعے بنیادی حقوق کا قانون صدر نے منظور کر لیا۔
 24 فروری چینی وزیراعظم چو این لائی نے مغربی پاکستان اسمبلی سے خطاب کیا۔
 25 فروری باکسر محمد علی کے عالمی ہیروئیٹ جمپیمین بننے پر ملک بھر میں خوشی کی لہر۔
 12 مارچ ملک کے نامور قوال استاد فتح علی خان لائل پور میں انتقال کر گئے۔
 13 مارچ بیگم نصرت بھٹو نے روسی فلمی میلہ کا افتتاح کیا۔
 27 مارچ حکومت نے نیشنل پریس ٹرسٹ قائم کر دیا۔
 26 اپریل پی آئی اے نے شکسائی تک تجرباتی پرواز کا آغاز کیا۔
 10 مئی پاکستان کے پہلے انٹرکانٹیننٹل ہوٹل کا افتتاح۔
 27 مئی بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو انتقال کر گئے۔
 یکم جون پاک بحریہ کو پہلی آبدوز غازی دے دی گئی۔
 12 جون قائداعظم کی تصویر والا 50 روپے کا نیا نوٹ سٹیٹ بینک نے جاری کر دیا۔
 21 جون وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو کو ہلال پاکستان کا اعزاز دیا گیا۔
 18 جولائی سرکاری ملازمین کے چندہ سے بنائی گئی الفلاح بلڈنگ کا افتتاح۔ 70 لاکھ خرچ ہوئے۔
 19 جولائی پاکستان میں ڈاکٹار مائٹ تیار کرنے والے پہلے کارخانے نے کام شروع کر دیا۔
 13 اگست پنشنڈ کابند ٹوٹنے سے طلع مظفر گڑھ میں سیلاب۔
 10 اگست پاکستانی علاقہ پر بھارتی طیارہ کی ناجائز پرواز طیارہ لاہور میں اتار لیا گیا۔
 31 اگست پاکستان ٹائمز روزنامہ مشرق روزنامہ امر دکن نیشنل پریس ٹرسٹ نے خرید لیا۔

- 17 ستمبر اپوزیشن پارٹیوں نے محترمہ فاطمہ جناح کو اپنا صدارتی امیدوار نامزد کر دیا۔
 یکم اکتوبر نامور مصور فیضی انتقال کر گئے۔
 یکم نومبر عام انتخابات کا انعقاد۔
 19 نومبر رستم زمان گاما پہلوان کا انتقال۔
 6 دسمبر طلباء کی تحریک کراچی حیدر آباد کے بعد سکھریک پھیل گئی۔

1965ء

- 2 جنوری صدارتی انتخابات، ایوب خان 49647 ووٹ لیکر کامیاب فاطمہ جناح کو 28343 ووٹ ملے۔
 15 فروری حکومت بلوچستان کا یکم جولائی 1965ء سے بلوچستان میں نئے ضلع کچھی کے قیام کا اعلان۔
 17 فروری 12 جولائی سے نور خان کماٹرا چیف برائے پاک فضا سیانہ ہو گئے۔
 24 فروری معروف ناول نگار رے آر خاتون لاہور میں انتقال کر گئیں۔
 12 مارچ پاکستان اپنی حفاظت کے لیے ایٹم بم بنانے کا بیٹھ۔
 21 مارچ قومی اسمبلی کے انتخابات میں نوابزادہ نصر اللہ چوہدری کھورا الہی شوکت حیات خان سمیت دیگر اہم قومی راہنما ہار گئے۔ گوہر ایوب سب سے زیادہ ووٹ لے کر کامیاب۔
 31 مارچ خواتین کے پہلے بینک نے گلبرگ لاہور میں کام شروع کر دیا۔
 12 اپریل کراچی میں وزیراعظم چواین لائی کی آمد صدر ایوب اور وزیر خارجہ بھٹو سے ملاقات۔
 17 اپریل بھارتی فوج رن کچھ کے علاقہ میں پہنچ گئی۔
 20 اپریل انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو نے بھٹو کو اپنے ملک کا سب سے بڑا اعزاز دیا۔
 28 اپریل رن کچھ میں بھارتی فوج مار کھا کر نکل گئی۔
 20 مئی نئے دارالحکومت اسلام آباد میں پہلا معاہدہ پاکستان اور رومانیہ کے درمیان ہوا۔
 ☆ قاہرہ جانے والی PIA کی پہلی فلائٹ کو حادثہ 12 اپریل 1965ء میں ہوا۔
 31 مئی صدر ایوب نے انٹارکٹک انجی کمیشن کے قیام کا اعلان کر دیا۔
 2 جون وزیراعظم چواین لائی کا پاکستان میں شاندار استقبال۔
 24 جون مغربی پاکستان کی سرحد پر بھارت نے فوج جمع کر دی۔
 17 اگست مسلح مجاہدین آزادی نے پونچھ کے علاقہ میں 8 بھارتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔
 21 اگست مجاہدین نے بھارتیوں کو نکال کر بارہ مولا پر قبضہ کر لیا۔
 22 اگست پونچھ کے ہوائی اڈے پر مجاہدین آزادی نے بھارتی طیارہ مار گرایا۔
 یکم ستمبر پاک فوج نے کنٹرول لائن پار کر کے مقبوضہ کشمیر کے بیشتر سیکٹر میں بھارتی چوکیوں کو ویران کر دیا۔
 2 ستمبر پاک آرمی آزاد کشمیر کی فوجوں کی جھڑپوں کی طرف پیش قدمی۔

- 3 ستمبر پاک فضائیہ نے 3 بھارتی طیارے مار گرائے۔
- 4 ستمبر پاک فوج جوڑیاں پر قبضہ کر کے اکھنور کے نواح میں داخل ہو گئی۔
- 6 ستمبر کشمیر میں شدید ناکامی کے بعد بھارت نے لاہور پر حملہ کر دیا۔
- 7 ستمبر پاک فضائیہ نے بھارت کے 31 طیارے مار گرائے۔
- 8 ستمبر کراچی سے 200 میل دور بھارتی ساحل کے اندر دو دراکا کا قلعہ اور بھارتی راڈر سسٹم تباہ۔
- 9 ستمبر انڈونیشیا کے حوام نے بھارتی سفارتخانہ کی چکارتہ میں بھارت کو آگ لگا دی۔
- 10 ستمبر پاک فضائیہ نے ہواڑہ آج پور جو دھپو شہان کوٹ اور جام نگر کے ائر پورٹ تباہ کر دیے۔
- 12 ستمبر سیالکوٹ کے محاذ پر عالمی جنگ کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ دشمن نکل بھاگا۔
- 14 ستمبر بھارت کے 209 ٹینک اور 140 طیارے تباہ کر دیے گئے۔
- 17 ستمبر بھارت کا 5000 مربع میل کا رقبہ قبضہ میں آ گیا۔
- 20 ستمبر پاک فضائیہ نے لاہور میں بھارت کے 2 طیارے مار گرائے۔
- 22 ستمبر راجستھان کی 6 چوکیوں پر پاکستان کا قبضہ۔
- 23 ستمبر پاک بحریہ نے دشمن کا جنگی جہاز ڈوب دیا۔ جنگ بندی کر دی گئی۔
- 19 اکتوبر ریڈ کراس کا نامہ لالہ احمد رکھ دیا گیا۔
- 28 اکتوبر روس اور پاکستان کے درمیان اقتصادی تعاون کا معاہدہ۔
- 12 نومبر بوہر فرقہ کے سربراہ سیدنا طاہر سیف الدین بمبئی میں انتقال کر گئے۔
- 4 دسمبر 65ء کی جنگ میں پاکستان کے 1033 افراد شہید، 217 زخمی اور 630 لاپتہ ہوئے۔ 165 ٹینک (جن میں آدھے مرمت کر لئے گئے) اور 16 طیارے تباہ ہوئے۔ بھارت کے 9500 افراد ہلاک
- 22 دسمبر 11000 زخمی، 5000 لاپتہ، 475 ٹینک اور 110 طیارے تباہ ہوئے۔
- اسلام آباد میں ملک کے پہلے ایٹمی ری ایکٹر کے ذریعے پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے سائنس دانوں اور انجینئروں نے پہلی بار ایٹم بم کو منتشر کیا۔

1966ء

- 3 جنوری روسی وزیر اعظم کی دعوت پر صدر ایوب بھارتی وزیر اعظم کے ساتھ تاشقند گئے۔
- 10 جنوری اعلان تاشقند پر دستخط کرتے ہی شامی کے انتقال ہو گیا۔
- 5 اپریل نامور صحافی نغمہ ماری انتقال کر گئے۔
- 26 اپریل راولپنڈی میں عین کے صدر کا شاعر انتقال۔
- 24 مئی امیر آف بہاولپور سردار صادق محمد خان عباسی انتقال کر گئے۔
- 9 جون حکومت نے سکولوں اور کالجوں میں ناچ گانے کی تربیت پر پابندی لگا دی۔

- 23 جون پاکستان اور افغانستان میں ریلوے لائن کی تعمیر کا معاہدہ۔
 28 جون چواین لائی کاراولپنڈی میں شاعراراستقبال۔
 20 جولائی شریف الدین پیرزادہ وزیر خارجہ مقرر ہو گئے۔
 19 اگست یوم دفاع 6 ستمبر کو منایا جایا کرے گا۔ اعلان۔
 23 اگست پاکستان کی پہلی سکیورٹی پیپر ملز کا کراچی میں سنگ بنیاد رکھا گیا۔
 6 ستمبر ملک میں پہلی بار یوم دفاع منایا گیا۔
 7 ستمبر ملک میں پہلی بار یوم فضا سیہ منایا گیا۔
 17 اکتوبر نور خان کو پاکستان ہاکی فیڈریشن کا صدر مقرر کیا گیا۔
 31 اکتوبر پاکستان نے فرانس کو 2 آبدوزیں بنانے کا آرڈر دے دیا۔
 23 نومبر چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنایا جائے پاکستان کا مطالبہ۔
 30 نومبر وزیر داخلہ علی اکبر کو ان کے عہدے سے سبکدوش کر دیا گیا۔
 19 دسمبر ایشیائی گیمز ہاکی کے فائنل میں بھارت نے پاکستان کو ہرا دیا۔

1967ء

- یکم جنوری جنگ گروپ نے کراچی سے ہفت روزہ میگزین اخبار جہاں کا اجرا کیا۔
 2 جنوری اسلام آباد میں گندھک ملے پانی کے چشمے کی دریافت۔
 15 جنوری راولپنڈی اسلام آباد میں TV شیڈن کا افتتاح۔
 21 جنوری رسالہ پورکالج کو پاکستان انٹرنس اکائی کا درجہ دے دیا گیا۔
 20 فروری لاہور میں اپوا کالج کی بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
 18 مارچ مال روڈ کا نام شاہراہ قائد اعظم رکھنے کی تجویز۔
 یکم اپریل بجلی کا بھاری سامان تیار کرنے کے کارخانہ کے قیام کے لیے روس پاکستان معاہدہ۔
 15 اپریل اردو آزاد کشمیر کی سرکاری زبان قرار دے دی گئی۔
 15 اپریل این پی ٹی کاروژ نامہ انجام بند کر دیا گیا۔
 30 مئی کراچی کے نزدیک ایک کروڑ کا سونا پکڑا گیا۔
 8 جون ہم اسرائیل کے خلاف عربوں کو اپنا تمام اسلحہ دینے کا اعلان کرتے ہیں پاکستان۔
 13 جون چین نے پاکستان کو 2 ڈویرین فوج کا اسلحہ دے دیا۔
 21 جون اسلام آباد یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
 5 جولائی جزل اسمبلی میں اسرائیل کے خلاف پاکستان کی قرارداد منظور۔
 9 جولائی مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح 74 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ ملک میں سوگ۔
 25 جولائی کوئٹہ روڈ لاہور کا نام شارع فاطمہ جناح رکھ دیا گیا۔

- یکم اگست پولیس نے ڈاکو محمد خان کو زخمی حالت میں گرفتار کر لیا۔
- 17 اگست پاکستان اور سعودی عرب میں فوجی معاہدہ ہو گیا۔
- 15 ستمبر اسلام آباد میں نئے ایوان صدر کی تعمیر کا آغاز۔
- 16 ستمبر ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان پیپلز پارٹی کے قیام کا اعلان کیا۔
- 18 ستمبر واپڈا ہاؤس لاہور کی تعمیر مکمل ہو گئی۔
- 17 اکتوبر پاکستان نے ریڈیو آنسو ٹوپ تیار کر لیے۔
- 2 نومبر ایوب خان نے پاکستان کے پہلے مکمل ٹیلی ویژن سینٹر کراچی میں افتتاح کیا۔
- 7 نومبر پاکستان سلامتی کونسل میں بلا مقابلہ رکن منتخب ہو گیا۔
- 8 نومبر کوہاٹ کے نزدیک ہائیڈرو پمپ مکمل۔
- 22 نومبر ماسٹر پاراسکھ چل بسا۔
- 23 نومبر منگلا ڈیم کا افتتاح کیا گیا۔
- 26 نومبر نواب آف کالا باغ کو ان کے بیٹے نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔
- 30 نومبر بھٹو نے پی پی پی کے منشور کا اعلان کرتے ہوئے کہا 'اسلام ہمارا دین اور سوشلزم ہماری معیشت ہے جبکہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں۔'
- 14 دسمبر پاکستان نے جمہوریہ یمن کو تسلیم کر لیا۔
- 18 دسمبر کشمیری راہنما غلام عباس پنڈی میں انتقال کر گئے۔
- ☆ معروف موسیقار رشید عطرے انتقال کر گئے۔

1968ء

- 6 جنوری مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی سازش پکڑی گئی، بھارت ملوث تھا۔
- 10 جنوری راولپنڈی میں یوگوسلاویہ کے سربراہ مارشل ٹیٹو کا شاعر اراستقبال۔
- 29 جنوری لاہور میں اردن کے شاہ حسین کا شاعر اراستقبال۔
- 24 فروری پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان مشترکہ جہاز سازی کا کارخانہ لگانے کا معاہدہ۔
- 18 مارچ اپوانے بیگم رعنا لیاقت علی خان کو تاحیات صدر منتخب کر لیا۔
- 24 مارچ اگر تکہ سازش کیس میں گرفتاریاں۔
- 23 اپریل وزیر خارجہ شریف الدین جبر زادہ نے استعفیٰ دے دیا۔
- 24 اپریل استاد بڑے غلام علی خان انتقال کر گئے۔
- ☆ روزنامہ چٹان کا ڈیکلریشن منسوخ، پریس ضبط کر لیا گیا۔
- 7 مئی ارشد حسین پاکستان کے نئے وزیر خارجہ بنادے گئے۔
- 24 مئی ملتان اور سرگودھا میں نئے تعلیمی بورڈ قائم کر دیئے گئے۔

- 21 جون مشرقی پاکستان آزاد کر کے بنگلہ دیش بنانا تھا اگر تلہ سازش کیس کے طرمان کا بیان دریاے جہلم کے نئے نپل کا افتتاح۔
- 21 اگست حکومت نے آٹا کی راشن بندی ختم کر دی۔
- 22 اگست گلگت کو سکرو سے ملانے والی 155 میل لمبی سڑک کا افتتاح کیا گیا۔
- 28 ستمبر لاہور میں مسجد شہداء کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
- 12 اکتوبر رئیس احمد جعفری انتقال کر گئے۔
- 28 اکتوبر پنڈی میں پولیس فائرنگ سے طالب علم ہلاک۔
- 7 نومبر پنڈی میں ہنگاموں پر کنٹرول کے لیے فوج طلب کر لی گئی۔
- 8 نومبر پولیس فائرنگ سے دو افراد ہلاک پنڈی میں کرفیو لاہور میں تعلیمی ادارے بند۔
- 9 نومبر صدر ایوب پر پشاور میں نوجوان نے گولی چلا دی۔ پشاور اور کراچی کے تعلیمی ادارے بند۔
- 10 نومبر ملک میں طلبہ کے مظاہرے جاری۔
- 17 نومبر بھٹو کو سنٹرل جیل ساہیوال منتقل کر دیا گیا۔
- 19 نومبر پشاور میں رکن اسمبلی قسمت خان قتل۔ مغربی پاکستان میں طلبہ کے مظاہرے۔
- 21 نومبر مغربی پاکستان میں شدید ہنگامے۔
- 23 نومبر مغربی پاکستان اور صوبہ پنجاب میں پولیس کا مظاہرین کے خلاف شدید ایکشن۔
- 24 نومبر تحریک جمہوریت کے تحت پورے مغربی پاکستان میں مظاہرے۔
- 25 نومبر کونسل مسلم لیگ سے خان عبدالقیوم خان نے استعفیٰ دے دیا۔
- 27 نومبر پیپلز پارٹی کی ایجنڈا پر لاہور میں جلوس پورے صوبے میں مظاہرے۔
- 28 نومبر ایوب خان نے ضمنی انتخابات بحال کر دیئے۔ سیکنڈ ڈویژن 45% فیسروں کی کر دی گئی۔
- 6 دسمبر طلباء پر راولپنڈی میں لاشمی چارج۔
- 7 دسمبر میر داغ محمد یوسف کا 76 سال کی عمر میں انتقال۔
- 11 دسمبر صحافیوں کی ملک گیر ہڑتال احتجاجی مظاہرے چٹاگانگ میں فائرنگ سے کئی افراد ہلاک۔
- 13 دسمبر چٹاگانگ میں فائرنگ سے 15 افراد زخمی 12 بیس نذر آتش۔
- 17 دسمبر ڈاکو محمد خان کو 87 سال قید 14 ہزار روپے جرمانہ۔
- 19 دسمبر پشاور سے امریکی اڈہ قتل ایبٹ منتقل کرنے کا کام شروع۔
- 20 دسمبر ملک بھر میں حکومت کے خلاف مظاہرے جلوس۔
- 23 دسمبر مذہبی جماعتوں کے جلوس پر پولیس کا وحشیانہ لاشمی چارج۔

1969ء

9 جنوری مسلم لیگ سے ملک معراج خالد کی علیحدگی۔

- 15 جنوری پورے ملک میں مزدوروں اور طلباء کی پولیس کے ساتھ جھڑپیں مظاہرے ہنگامے۔
- 19 جنوری ڈھاکہ میں پولیس کا طلباء پر لاٹھی چارج آنسو گیس کا استعمال۔
- 23 جنوری حکومت نے بدنام زمانہ یونیورسٹی آرڈیننس واپس لے لیا۔
- 24 جنوری ڈھاکہ میں شدید ہنگامے کرفیو کا نفاذ۔
- 25 جنوری کراچی، کھٹا نرائن سٹیج، سندھ سٹیج میں کرفیو لگا دیا گیا۔
- 27 جنوری حکومت کے خلاف شدید مظاہروں کے بعد لاہور میں کرفیو لگا دیا گیا۔
- 28 جنوری پورا مغربی پاکستان ہنگاموں کی لپیٹ میں آ گیا۔ کراچی میں 16 افراد ہلاک۔
- یکم فروری صدر ایوب کا عوامی مطالبات پورے کرنے کے لیے سیاسی جماعتوں کی کانفرنس بلائے کا اعلان۔
- 10 فروری ڈھاکہ میں نوابزادہ نصر اللہ اور صدر ایوب میں مذاکرات۔
- 14 فروری بھٹو کا طحانہ حملہ پورے ملک میں ہڑتال ہنگاموں میں 13 افراد ہلاک، بھٹو کو رہا کر دیا گیا۔
- 15 فروری ڈھاکہ میں خوجہ شہاب الدین اور دیگر رہنماؤں کے مکانات مندر آتش۔
- 17 فروری کراچی میں خون ریز ہنگامے 4 ہلاک 120 زخمی۔
- 20 فروری ایشی بکلی گھر کے ہزاروں مزدوروں کا شدید ہنگامہ 11 گاڑیاں جلادیں۔
- 22 فروری شیخ مجیب الرحمن کو رہا کر دیا گیا۔
- 3 مارچ ڈاک خانوں اور ہسپتالوں میں ہڑتال۔
- 10 مارچ صدر ایوب اور حزب اختلاف کی گولی میز کانفرنس، بھٹو، بھاشانی اور جنرل اعظم کا بائیکاٹ۔
- 13 مارچ شیخ مجیب الرحمن نے اپوزیشن سے علیحدگی اختیار کر لی۔
- 14 مارچ ملک میں ٹیلی فون آپریٹروں کی ہڑتال سے مواصلات کا نظام درہم برہم۔
- 17 مارچ مغربی پاکستان میں 25 لاکھ مزدوروں نے ہڑتال اور مظاہرے کئے۔
- 25 مارچ صدر ایوب خان صدارت سے مستعفی ہو گئے۔ ملک کا انتظام جنرل یحییٰ خان کے حوالے کر دیا۔ ملک میں مارشل لا کا نفاذ۔ مرکزی اور صوبائی اسمبلیاں توڑ دی گئیں۔
- 26 مارچ صدر ایوب کے استعفیٰ سے ملک میں امن و امان بحال ہو گیا۔
- 31 مارچ چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل یحییٰ خان نے 25 مارچ سے صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔
- یکم مئی سلامتی کونسل میں آغا شہابی کو صدر چن لیا گیا۔
- 30 مئی روس کے وزیر اعظم کوسیجن کے پنڈی میں صدر یحییٰ خان سے مذاکرات۔
- 25 جون ملک میں ابن الہیثم کی ایک ہزار سالہ تقریبات منانے کا اعلان۔
- 9 جولائی محترمہ فاطمہ جناح کا گلہ گھونٹ کر قتل کیا گیا، گردن پر نشانات تھے، حسن اے شیخ۔
- یکم اگست امریکی صدر رکنس کونشان پاکستان دیا گیا۔
- 19 ستمبر سابق صدر ایوب نے سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

- 17 اکتوبر سابق وزیر اعلیٰ پنجاب اور تحریک پاکستان کے راہنما افتخار حسین ممدوٹ انتقال کر گئے۔
- 27 اکتوبر ملک میں سابق صدر ایوب کی نافذ کردہ یوم انقلاب کی چھٹی منسوخ کر دی گئی۔
- 28 اکتوبر چوہدری محمد علی نے سیاست سے علیحدہ ہونے کا اعلان کر دیا
- 13 نومبر پاکستان کے سابق صدر سکندر علی مرزا لندن میں انتقال کر گئے۔
- 30 نومبر صوبائی حکومت کے ایک آرڈیننس کے تحت مغربی پاکستان میں جرگہ نظام ختم۔

1970ء

- 4 جنوری کسی سے انتخابی اتحاد نہ ہوگا 6 نکات کی بنیاد پر الیکشن لڑیں گے، شیخ مجیب الرحمن۔
- 12 جنوری بہاولپور کو پنجاب کراچی کو سندھ اور مالاکنڈ ڈویژن کو سرحد میں مدغم کرنے کا فیصلہ۔
- 19 جنوری ڈھاکہ میں ہنگامہ شہر میں احتجاجی ہڑتال۔
- 22 جنوری پاکستان اور روس میں چری کے مقام پر فولاد کا کارخانہ لگانے کا معاہدہ۔
- 31 جنوری گورنر مغربی پاکستان ازراشل نور خان مستعفی۔ صدر پاکستان نے عتیق الرحمن کو نیا گورنر بنادیا۔
- 7 فروری پاکستان میں ہپیوں کے داخلہ پر پابندی۔
- 24 فروری سوشلزم اسلام کے خلاف ہے 113 علماء کا فتویٰ۔
- 17 مارچ عوامی لیگ کا چھ نکاتی پروگرام ملک دشمنی کا منشور ہے، بھٹو۔
- 31 مارچ بھٹو پر ساکھڑ میں قاتلانہ حملہ 4 افراد ہلاک، بھٹو بال بال بچ گئے۔
- یکم اپریل جنرل یحییٰ نے ون یونٹ توڑ دیا۔
- 18 اپریل ڈرامہ نگار سید امتیاز علی تاج پر قاتلانہ حملہ شدید زخمی ہو گئے۔ اگلے روز انتقال کر گئے۔
- 27 اپریل مغربی پاکستان کے نئے صوبوں نے کام شروع کر دیا۔
- 2 مئی قدرت اللہ شہاب کا استعفیٰ منظور۔
- 7 مئی پاکستان اور یوگوسلاویہ میں ویزہ سسٹم ختم۔
- 5 جون لاہور میں اسرائیل کے خلاف جلوس میں رومی وفد کی شرکت۔
- 28 جون ملتان میں ریڈیو ٹیشن کی تنصیب کا کام مکمل ہو گیا۔
- 25 ستمبر حکومت نے میٹرک پاس نوجوانوں کے لیے ایک سال کی فوجی تربیت لازمی کر دی۔
- 28 ستمبر مصر کے صدر جمال عبدالناصر کی وفات پر پاکستان میں تین روزہ سوگ۔
- 28 اکتوبر پاکستان کی انتخابی تاریخ کی پہلی تقریر شیخ مجیب الرحمن نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر کی۔
- 31 اکتوبر سردار عبدالقیوم خان آزاد کشمیر کے صدر بن گئے۔
- یکم نومبر پی آئی اے کی وین پولینڈ کے صدر کا استقبال کرنے والوں پر چڑھ گئی۔
- ☆ نائب وزیر خارجہ پولینڈ سمیت 4 افراد ہلاک۔
- 13 نومبر مشرقی پاکستان میں ہولناک طوفان 50 لاکھ افراد متاثر۔

- 21 نومبر ملک میں پہلی بار ایک آدمی ایک ووٹ کی بنیاد پر غیر جانبدارانہ اور منصفانہ انتخابات کا اعلان 'شرقی پاکستان' میں عوامی لیگ اور مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی نے بھاری اکثریت حاصل کر لی۔
- 8 دسمبر قومی اسمبلی میں عوامی لیگ نے 133 اور پیپلز پارٹی نے 81 نشستیں حاصل کر لیں۔
- 9 دسمبر ملک فیروز خان نون طویل علالت کے باعث انتقال کر گئے۔
- 18 دسمبر پیپلز پارٹی نے پنجاب اور سندھ میں بھی بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کر لی۔
- 24 دسمبر پاک بحریہ میں دو آبدوزیں شامل کر دی گئیں۔

1971ء

- 14 جنوری شیخ مجیب الرحمن کو صدر یحییٰ نے حکومت بنانے کی دعوت دے دی۔
- 15 جنوری مزار قائد کی تعمیر مکمل۔
- 31 جنوری حکومت پاکستان نے انڈین طیارہ اغوا کرنے والوں کو سیاسی پناہ دے دی۔
- 2 فروری اغوا کنندگان نے بھارتی طیارہ لاہور میں تباہ کر دیا۔
- یکم مارچ جنرل یحییٰ نے قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا۔
- 2 مارچ قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہونے کی خبر ملتے ہی ڈھاکہ میں ہنگامے کرفیو لگا دیا گیا۔
- 23 مارچ شیخ مجیب الرحمن نے اپنی رہائش گاہ پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرا دیا۔
- 26 مارچ شیخ مجیب الرحمن کو گرفتار کر لیا گیا۔
- 16 اپریل مشرقی پاکستان میں بھارتی فوج کی مداخلت 'پاک فوج' نے کھس پیٹیوں کو گرفتار کر لیا۔
- 5 مئی کومیلہ سے چٹاگانگ تک پاکستان نے بھارت کے ساتھ پوری سرحد بند کر دی۔
- 18 جون بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں بنگلہ دیش کو منظور کرنے کی قرارداد پیش کی گئی۔
- 29 اگست پائلٹ راشد منہاس نے پاکستانی طیارہ بھارت لیجانے کی کوشش جان دے کر ناکام بنا دی۔
- 19 اکتوبر ملک میں ہر قسم کی سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی۔
- 30 اکتوبر بھارت میں عام لام بندی 'شرقی پاکستان' میں بھارتی تحریکی کارروائیوں میں اضافہ۔
- 23 نومبر پاکستان میں بھارتی حملہ کے پیش نظر ہنگامی حالت نافذ 'شرقی پاکستان' میں مختلف محاذوں پر بھارتی فوج کے ساتھ پاک فوج کی خوفناک جھڑپیں۔
- 3 دسمبر بھارت کا مغربی پاکستان پر بھی حملہ 'پاکستان' نے امرتسر، پٹھان کوٹ، سری نگر کے ہوائی اڈے تباہ کر دیئے۔
- 16 دسمبر ڈھاکہ میں پاک فوج نے ہتھیار ڈال دیئے۔ بھارتی فوج ڈھاکہ میں داخل ہو گئی۔ 99 ہزار فوجی قیدی بنالے گئے۔
- 17 دسمبر بھارت نے مشرقی پاکستان پر قبضہ کر لیا۔

20 دسمبر بجلی خان نے استعفیٰ دے کر اقتدار بھٹو کے حوالے کر دیا۔

1972ء

30 جنوری بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے پر پاکستان نے دولت مشترکہ سے علیحدگی اختیار کر لی۔

29 فروری حکومت نے 50 روپیہ کا کرنسی نوٹ منسوخ کر دیا۔

یکم مارچ بھٹو نے زرعی اصلاحات کا اعلان کر دیا۔

2 مارچ ممتاز شاعر ناصر کاظمی انتقال کر گئے۔

3 مارچ تینوں مسلح افواج میں کمانڈر انچیف کا عہدہ ختم۔ افواج کے سربراہ چیف آف سٹاف کہلائیں گے۔

14 اپریل امریکہ نے بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا۔

25 اپریل صدر بھٹو نے یوم مٹی کی چھٹی کا اعلان کر دیا۔

3 جولائی معاہدہ شملہ توپش کے لیے قومی اسمبلی میں پیش بھارت پاکستان کا 5 ہزار مربع میل اور پاکستان بھارت کا 75 مربع میل علاقہ واپس کرے گا۔

14 جولائی قومی اسمبلی نے بھاری اکثریت سے شملہ معاہدہ کی توثیق کر دی۔

10 ستمبر میونخ اولمپکس میں اسپارٹوز کی جانبداری نے پاکستان کو ہرا دیا، مغربی جرمنی جیت گیا۔ پاکستان ہاکی ٹیم نے وکٹری شینڈ پر تحفہ احتجاجاً پیروں میں ڈال دیے۔

27 نومبر بھٹو نے کراچی میں ایٹمی بجلی گھر کا افتتاح کیا۔

31 دسمبر قومی اسمبلی میں نیا آئینی مسودہ پیش کر دیا گیا۔

1973ء

23 جنوری ہرمز دور کے بچے کی میٹرک تک تعلیم فری کر دی گئی۔

10 فروری اسلام آباد میں عراقی سفارتخانہ سے بھاری مقدار میں روسی اسلحہ برآمد۔

30 مارچ حکومت کے خلاف سازش کے الزام میں 59 فوجی افسر گرفتار۔

10 اپریل پاکستان کا پہلا مستقل آئین تسلیم کر لیا گیا۔

2 مئی فوج اور فضائیہ کے 12 افسر خداری کے الزام میں گرفتار۔

یکم جولائی پاکستان میں شناختی کارڈ یکسٹم شروع۔

14 اگست نئے آئین کے تحت صدر چوہدری فضل الہی اور وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے حلف اٹھالیا۔

14 ستمبر آئین منسوخ کرنے اور خداری کرنے والوں کے خلاف سزا دینے کا بل منظور۔

19 اکتوبر بھارت کے مختلف کیپوں سے پاکستانی فوجی قیدیوں کی واپسی۔

10 نومبر کھر پنجاب کے وزیر اعلیٰ منتخب ہو گئے۔

12 دسمبر بھٹو نے کراچی شیل ملز کا سنگ بنیاد رکھا۔

31 دسمبر تمام بینک قومی تحویل میں لے لئے گئے۔

1974ء

- 22 فروری بھٹو نے اسلامی سربراہی کانفرنس کے آغاز سے چند منٹ پہلے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا۔
ایران اور ترکی نے بھی بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا۔
20 مارچ پاکستان کے پہلے ارضی مواصلاتی شیڈن کا افتتاح کیا گیا۔
20 اپریل ایوب خان اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔
12 اگست بھٹو پر قاتلانہ حملہ 12 افراد ہلاک۔
7 ستمبر حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی نہ ماننے والے کافر قرار دے دیے گئے۔
24 ستمبر ہنزہ کو پاکستان میں ضم کر لیا گیا۔
22 اکتوبر سائنس اور ٹیکنالوجی کو مکمل وزارت کا درجہ دے دیا گیا۔
20 نومبر اقوام متحدہ میں جنوبی ایشیا کو غیر ایشی علاقہ قرار دینے کی پاکستان کی قرارداد منظور۔
29 دسمبر سوات میں قیامت خیز زلزلہ سے زبردست تباہی۔

1975ء

- 17 جنوری نامور پاکستانی مصور عبدالرحمن چغتائی انتقال کر گئے۔
10 فروری حکومت نے نیشنل عوامی پارٹی پر پابندی لگا دی۔
23 مارچ سعودی شاہ فیصل کو ان کے بھتیجے نے قتل کر دیا۔
30 اپریل 90 سالہ قدیم محمد علی ٹرام نے کراچی میں اپنا کاروبار بند کرنے کا اعلان کر دیا۔
24 مئی حضورِ فلم بنانے کی اجازت نہیں دیں گے حکومت پاکستان۔
21 جون سینٹ کے ارکان اسمبلی کیلئے عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنا لازمی قرار دے دیا گیا۔
8 جولائی ایل ڈی اے کا قیام۔
15 اگست بنگلہ دیش میں انقلاب شیخ مجیب قتل فسادات شروع۔
14 اکتوبر پاکستان اور بنگلہ دیش میں سفارتی تعلقات۔
19 اکتوبر ن۔م۔راشد انتقال کر گئے۔
24 اکتوبر آغا شورش کاشمیری وفات پا گئے۔
6 نومبر علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش 9 نومبر قرار دی گئی۔
17 دسمبر جامع مسجد اسلام آباد کا نام شاہ فیصل مسجد رکھ دیا گیا۔
31 دسمبر بلوچستان میں صدر راج نافذ۔

1976ء

- یکم جنوری قائد اعظم کی صد سالہ تقریبات کا آغاز۔
- 2 جنوری کراچی کو میٹرو پولیٹن کا درجہ دے دیا گیا۔
- 23 مارچ بھٹو نے اسلام آباد میں سپریم کورٹ کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔
- 27 اپریل بلوچستان میں 86 کھرب اور 2 ارب مکعب فٹ گیس دریافت۔
- 24 جون لاہور اور امرتسر کے دوران سمجھوتہ ایکسپریس چلانے کا پاک بھارت معاہدہ ہو گیا۔
- 17 جولائی چاول چھڑنے کے کارخانے، فلور ملز اور کاشن جنٹل فیکٹریاں قومی تحویل میں لے لی گئیں۔
- 31 جولائی ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی سربراہی میں انجینئرنگ ریسرچ لیبارٹری کا افتتاح۔
- 18 اگست ذوالفقار علی بھٹو کا ایٹمی پروگرام پر امریکہ کا دباؤ قبول کرنے سے انکار۔ لاہور آئے امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے بھٹو کو "عبرت ناک مثال" بنا دینے کی واضح دھمکی دے دی۔
- 9 ستمبر ماؤزے تنگ کے انتقال پر پاکستان میں سوگ پاکستانی پرچم سرنگوں۔
- 13 اکتوبر پاکستان نے ایٹمی ری پراسیٹنگ پلانٹ کی تنصیب کے لیے ابتدائی تیاریاں مکمل کر لیں۔
- 17 نومبر مولانا عبدالحمد خان بھاشانی 96 سال کی عمر میں چل بسے۔
- 20 دسمبر پاکستانی ٹیلی ویژن کی رنگین نشریات کا آغاز ہو گیا۔
- 21 دسمبر ڈھوڈک کے مقام پر تیل اور گیس کے ذخائر دریافت۔

1977ء

- یکم جنوری قومی اسمبلی توڑ دی گئی۔ الیکشن کمیشن نے عام انتخابات کے قواعد و ضوابط کا اعلان کر دیا۔
- 2 مارچ وزیر اعظم بھٹو نے کراچی میں 20 لاکھ افراد کے طویل جلوس کی قیادت کی۔
- 8 مارچ کرشن چندر 62 سال کی عمر میں بمبئی میں انتقال کر گئے۔
- ☆ قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی نے تین چوتھائی سے زیادہ اکثریت حاصل کر لی۔
- 10 مارچ چاروں صوبائی اسمبلیوں میں پیپلز پارٹی بھاری اکثریت سے جیت گئی۔ جماعت اسلامی اور دیگر چھوٹی بڑی جماعتوں کے اتحاد نے دھاندلی کا الزام لگادیا۔
- 28 اپریل موجودہ بحران بین الاقوامی ہے، ہاتھی مجھ سے ایٹمی پراجیکٹ کے سلسلہ میں ناراض ہے۔ عبرت ناک مثال بنا دینے کی دھمکی دے چکا ہے ڈالر پانی کی طرح بہہ رہا ہے لیکن پاکستان کی آزادی اور سالمیت پر سرکٹا دوں گا جھکاؤں گا نہیں پارلیمنٹ سے بھٹو کا خطاب۔
- 30 اپریل امریکی وزیر خارجہ نے بھٹو کو دھمکی آمیز خط لکھ کر کہا کہ تمام بات چیت خاموشی سے طے کر لی جائے۔
- بھٹو نے امریکی وزیر خارجہ کا خط راولپنڈی کے چوراہے میں عوام کو دکھا دیا۔
- 26 مئی منتقی محمود نصر اللہ اور پروفسر غفور کو اپوزیشن نے بھٹو سے مذاکرات کے لیے نمائندہ نامزد کر دیا۔

اپوزیشن کی تحریک سے ملک کو 5 ارب روپے کا بھاری نقصان۔

پاکستان میں جمعہ کے روز کی پہلی چھٹی۔

ملک میں مارشل لاء کا نفاذ وزیراعظم سمیت تمام سیاسی رہنما گرفتار آئین معطل، سینٹ توڑ دی گئی
چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء کا 90 روز بعد عام انتخابات کروانے کا وعدہ۔

3 ستمبر بھٹو کو ایک قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

یکم اکتوبر جنرل ضیاء نے انتخابات اچانک ملتوی کر دیئے۔

10 نومبر پاکستان سپریم کورٹ نے نظریہ ضرورت کے تحت جنرل ضیاء کے مارشل لاء کو قانونی قرار دے دیا۔

1978ء

12 جنوری ابن انشاء انتقال کر گئے۔

7 فروری معروف شاعر صوفی نجم انتقال کر گئے۔

28 فروری سیاسی سرگرمیوں پر پابندی۔ سیاسی لیڈروں اور کارکنوں کو قید اور کوڑوں کی سزائیں۔

18 مارچ بھٹو کو مارشل لاء دور میں سزائے موت سنائی گئی۔

27 اپریل افغانستان میں خون ریز انقلاب، صدر داؤد قتل، نئی افغان حکومت کو روس نے فوراً تسلیم کر لیا۔

25 جون راولپنڈی جیل میں بے نظیر بھٹو کی 25 ویں سالگرہ منائی گئی۔

17 جولائی ملک میں مارشل لاء کے نفاذ کے بعد حکومت میں شامل ہونے کے لیے میاں طفیل اور پیر پکاڑا کی

جنرل ضیاء سے ملاقاتیں۔

16 ستمبر جنرل ضیاء نے صدر کے عہدے کا حلف اٹھایا۔

13 اکتوبر لاہور، سندھ میں حکومت کے خلاف بھرپور مظاہرے، میڈیکل کالج اور یونیورسٹیاں بند کر دی گئیں

طلبا کو قید اور کوڑوں کی سزائیں۔

12 اکتوبر امریکہ نے اچانک پاکستان کی اقتصادی امداد بحال کر دی۔

29 نومبر بے نظیر بھٹو نے جنرل ضیاء کے خیر قافلی اقدامات کے خلاف عدالتوں میں رٹیں دائر کر دیں۔

29 دسمبر ملک میں شراب پر مکمل پابندی لگا دی گئی۔

1979ء

24 جنوری امریکہ کا پاکستان کو 4 کروڑ ڈالر امداد دینے کا اعلان۔

24 فروری دنیا بھر سے ذوالفقار علی بھٹو کی سزائے موت معاف کرنے کی اپیلیں آنا شروع ہو گئیں۔

26 مارچ جیل میں بھٹو سے تمام مراعات لے لی گئیں، ملاقاتیں بند۔

14 اپریل بھٹو کو جنرل ضیاء انتظامیہ نے سزائے موت دے دی۔ ملک بھر میں مظاہرے۔

30 مئی بھٹو کو پھانسی سے قبل شدید جسمانی اذیتیں پہنچائی گئی تھیں، نصرت بھٹو۔

- 24 جون زکوٰۃ و عشر آؤنٹس نافذ کر دیا گیا۔
- 12 اگست امریکہ نے پاکستان کی ایٹمی تخصیبات تباہ کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا، نیویارک ٹائمز۔
- 22 ستمبر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی امریکہ میں انتقال کر گئے۔
- 18 اکتوبر عام انتخابات ایک بار پھر ملتوی، جنرل ضیاء نے نئی تاریخ دینے کا اعلان کر دیا۔
- 16 اکتوبر جنرل ضیاء نے عام انتخابات غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیئے، سیاسی جماعتوں پر پابندی، سیاسی سرگرمیوں پر پابندی، خلاف ورزی پر قید اور کوڑوں کی سزاؤں کا اعلان۔
- 21 نومبر خانہ کعبہ پر قبضہ کی کوششیں ناکام بنادی گئیں۔ امریکہ کے سفارتخانوں پر عوام کے حملے۔
- ☆ 1400 ھ شروع ہو گیا۔
- 27 دسمبر افغانستان میں صدر حفیظ اللہ امین کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ ببرک کارمل نئے صدر بن گئے۔ حفیظ اللہ امین کو گولی مار دی گئی۔

1980ء

- 14 جنوری اندرا گاندھی نے دوبارہ وزیراعظم ہند کا حلف اٹھالیا۔ جنرل ضیاء کی مبارکباد۔
- 11 مارچ لیبیا نے پاکستانیوں کے داخلے پر پابندی لگا دی۔
- 8 مئی پشاور تھانہ میں بم دھماکہ، 18 پولیس اہلکار ہلاک۔
- 13 جون کنسورشیم پاکستان کو 10 ارب روپے کی امداد دے گا۔
- 6 جولائی اسلام آباد میں فقہ جعفریہ کا مظاہرہ پولیس سے تصادم۔ اسلام آباد سیکرٹریٹ پر قبضہ۔ جنرل ضیاء نے اہل تشیع کے قوانین کے مطابق زکوٰۃ آؤنٹس میں ترمیم کرنے کا وعدہ کر لیا۔
- یکم اگست عظیم گلہ کار محمد رفیع بھٹی میں انتقال کر گئے۔
- 9 اگست سابق صدر جنرل یحییٰ خان 63 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔
- 31 اگست پاکستان یورینیم سے ایندھن تیار کرنے والا دنیا کا 12 واں ملک بن گیا۔
- 20 ستمبر شیخوپورہ میں زائرین سے بھری بس نہر میں جا گری، 151 افراد جاں بحق۔
- 14 اکتوبر مفتی محمود 61 سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔
- 20 نومبر جنرل اسمبلی نے افغانستان سے روسی فوجوں کی واپسی کی قرارداد منظور کر لی۔
- 18 دسمبر بینک کیم جنوری سے نفع و نقصان کی شراکت داری کی بنیاد پر کاروبار کریں گے۔

1981ء

- 20 جنوری ایران نے تمام شرائط پوری ہونے پر 444 روز بعد امریکی ریغمالی رہا کر دیئے۔
- یکم مارچ ملک بھر میں چوٹی مردم شماری شروع ہو گئی۔
- 2 مارچ کراچی سے پشاور جانے والا پٹی آئی اے کا طیارہ اغوا کاٹل پہنچا دیا گیا۔

- 24 مارچ جنرل ضیاء نے عبوری آئین نافذ کر دیا۔
- 19 اپریل امریکہ پاکستان کی فوجی حکومت کو ایک ارب ڈالر امداد دے گا۔
- 25 اپریل پنجاب کا بینہ کا حلف حامد ناصر چھہ اور نواز شریف وغیرہ شامل ہو گئے۔
- 5 مئی رحیم یار خان کے قریب گیس کے وسیع ذخائر دستیاب۔
- 30 مئی بنگلہ دیشی صدر ضیاء الرحمن قتل، جنرل ضیاء کا اظہار افسوس۔
- 12 جون کنسورشیم کی طرف سے پاکستان کو ایک ارب 17 کروڑ ڈالر کی امداد۔
- 29 جون نواب مشتاق گورمانی انتقال کر گئے۔
- 6 جولائی برطانیہ میں نسلی فسادات پاکستانیوں پر حملے سینکڑوں عمارتیں جلادی گئیں پورے برطانیہ میں فسادات کی آگ، برطانوی سفیر کو دفتر خارجہ بلا کر تشویش سے آگاہ کیا گیا۔
- 22 جولائی بیگم نصرت بھٹو طویل نظر بندی کے بعد رہا۔
- 25 ستمبر مسلم لیگی سیاست دان چوہدری ظہور الہی کا قتل۔
- 16 اکتوبر مصری صدر انور سادات کو قتل کر دیا گیا۔
- 21 اکتوبر امریکی سینٹ نے پاکستان میں فوجی حکومت کے لیے چھٹیوں پر پابندی ختم کر دی۔
- 4 نومبر حسن عابدی کے بینک بی سی آئی کی پراسرار سرگرمیوں کا انکشاف۔
- 29 نومبر جہانگیر خان نے سکواش کی عالمی چیمپئن شپ جیت لی۔
- 11 دسمبر امریکی ایوان نمائندگان نے جنرل ضیاء حکومت کی امداد بحال کرنے کی منظوری دے دی۔

1982ء

- 12 جنوری پاکستان نے عالمی ہاکی کپ جیت لیا۔
- 16 فروری وزیر خارجہ آغا شاهی مستعفی، یعقوب خان نے عہدہ سنبھال لیا۔
- 22 فروری جوش ملیح آبادی کا انتقال۔
- 3 مارچ فراق گورکھپوری دہلی میں انتقال کر گئے۔
- 23 اپریل ایک مذہبی جماعت کی طلبہ تنظیم کے مسلح کارکنوں نے جنگ اور نوائے وقت کے دفاتر پر حملہ کر دیا۔
- 26 مئی اخباری کارکنوں کو زخمی کیا، قتل کی دھمکیاں ملک بھر میں اخبارات کی ہڑتال۔
- 13 جون نامور طبیب اور دانشور حکیم نیر واسطی انتقال کر گئے۔
- 26 جولائی سعودی شاہ خالد انتقال کر گئے۔
- 8 ستمبر معروف افسانہ نگار خدیجہ مستور لندن میں انتقال کر گئیں۔
- 11 نومبر شیخ محمد عبداللہ انتقال کر گئے۔
- 15 نومبر رومی صدر برٹنیز انتقال کر گئے۔
- بے نظیر بھٹو کو نظر بند کر دیا گیا۔ ان کی رہائش گاہ کو سب جیل قرار دے دیا گیا۔

- 4 دسمبر ملکہ روشن آراء بیگم انتقال کر گئیں۔
21 دسمبر حفیظ جالندھری انتقال کر گئے۔

1983ء

- 9 فروری کراچی میں ہنگامے تشدد ہڑتال لاقانونیت کا دور دورہ۔
12 فروری لاہور میں خواتین کے جلوس پر پولیس کا وحشیانہ تشدد۔
22 مارچ کراچی میں بدترین فسادات شہر میں کرفیو۔
26 مارچ طلبہ تحریکوں پر پابندی لگادی گئی۔
31 مئی بھارت نے دریائے راوی کا رخ پھیر دیا۔
16 جون فری میسن تحریک کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا اہلک ضبط۔
16 اگست اندرون سندھ فوجی آمریت کے خلاف شدید ہنگامے سیاسی کارکنوں کو کوڑوں کی سزائیں۔
14 اکتوبر ایم آر ڈی کے جلوس پر فوج کی فائرنگ سیاسی کارکنوں کو کوڑوں کی سزا۔
22 نومبر انیکشن کیشن نے جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرانے کی سفارش کردی۔

1984ء

- 10 جنوری بے نظیر 3 سالہ قید تنہائی سے رہا علاج کے لیے جیواہری گئیں۔
10 فروری روسی صدر آندروپوف کے انتقال پر حکومت پاکستان کا اظہار افسوس۔
18 مارچ جنرل ضیاء کے دور میں کراچی میں ایم کیو ایم کا قیام۔
26 اپریل قادیانیوں کے لیے اسلامی اصطلاحات کا استعمال کرنا جرم قرار دے دیا گیا۔
31 مئی رمضان کے دوران گھروں اور کمروں میں کھانا پینا جرم قرار دے دیا گیا۔
15 جون ملک بھر میں ہفتہ وار 2 چھٹیوں کا اعلان۔
10 جولائی ابو الحسنین محمد یوسف علی کو جنرل ضیاء نے شوری کا نیا رکن بنا دیا۔
(بعد ازاں یوسف علی نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد جیل میں پراسرار طور پر ہلاک ہو گیا تھا)۔
11 اگست پاکستان ہاکی کا اولمپک ٹیمپس بن گیا۔
31 اکتوبر سکھوں نے اندرا گاندھی کو قتل کر دیا۔ پاکستان میں قوی پرچم سرنگوں 3 دن سوگ کا اعلان۔
20 نومبر ممتاز شاعر اور ادیب فیض احمد فیض لاہور میں انتقال فرما گئے۔
19 دسمبر محب و غریب ریفرنڈم کا انعقاد۔ ”اگر آپ اللہ کو مانتے ہیں تو پھر جنرل ضیاء 5 سال کے لیے پاکستان کے صدر رہوں گے۔“ عوام کی عدم دلچسپی کے باوجود جنرل ضیاء جیت گئے۔

1985ء

- 25 فروری 8 سال بعد ملک میں غیر جماعتی انتخابات کرادیے گئے۔

- 5 مارچ ناصر بلوچ کو سزائے موت دے دی گئی۔
 23 مارچ محمد خان جونیجو نے وزیراعظم کے عہدے کا حلف اٹھالیا۔
 20 اپریل کراچی میں بڑے تشدد و اذیتاں ہنگامے مٹا دیے۔
 28 مئی کراچی میں مزید ہنگامے 3 افراد ہلاک پولیس سے تصادم 50 افراد گرفتار۔
 18 جون کالے دھن کو جائز قرار دینے کے لیے قواعد کا اعلان۔
 19 جولائی ذوالفقار علی بھٹو کے چھوٹے صاحبزادے شاہنواز بھٹو کو زہر دے کر ہلاک کر دیا گیا۔
 21 اگست بے نظیر بھٹو بھائی کی میت لے کر پاکستان آئیں تو انہیں گرفتار کر کے 3 ماہ کے لیے نظر بند کر لیا گیا۔
 یکم ستمبر سر ظفر اللہ خان انتقال کر گئے۔
 20 اکتوبر ڈاکٹروں اور انجینئروں پر پولیس کا وحشیانہ تشدد دلائی چارج 33 نسوگیس کا بے دریغ استعمال۔
 3 نومبر بے نظیر کو ملک بدر کر دیا گیا۔
 29 دسمبر مسلم لیگ حسب معمول ایک مرتبہ پھر سرکاری سیاسی جماعت بن گئی۔ جو نجوسر براہ بنے۔

1986ء

- یکم جنوری 5 جولائی 1977ء کو رات کے اندھیرے میں نافذ ہونے والا مارشل لا اٹھالیا گیا۔
 25 فروری فلپائن کا آمر مارکوس فرار ہو گیا۔ فلپائن میں سزائے موت کی حکومت بن گئی۔
 10 اپریل بے نظیر بھٹو جلا وطنی ختم کر کے وطن واپس لاکھوں افراد نے لاہور میں تاریخی استقبال کیا۔
 6 مئی افغانستان میں ببرک کارمل کی برطرفی۔
 5 جون چینی ساخت کے سام طیارے پاکستان میں تیار ہوں گے۔
 18 اگست ملک میں جمہوریت کے لیے مظاہرے 16 افراد ہلاک، تشدد و زخمی۔ ریلوے سٹیشن، گمرڈ سٹیشن اور ٹیلی فون ایکسچینج نذر آتش۔
 15 ستمبر چین اور پاکستان میں نیا ایٹمی سمجھوتہ۔
 31 اکتوبر کراچی، حیدرآباد میں خون ریز ہنگامے، کر فیو لگا دیا گیا۔
 21 نومبر سیاحین پر بھائی افواج کا اجتماع۔
 12 دسمبر سہراب گوٹھ اور اورنگی میں کر فیو۔ اسلحہ اور منشیات کی برآمدگی کے لیے گھر گھر تلاشی۔

1987ء

- 11 جنوری کراچی میں تاریخ کے بدترین ہنگامے، فسادات، کر فیو۔
 26 فروری وزیرستان میں افغان طیاروں کی وحشیانہ بمباری 160 افراد ہلاک۔
 17 مارچ پاکستان کرکٹ ٹیم نے بھارت کو بنگلور میں ہرا کر کرکٹ سیریز جیت لی پاکستان بھر میں جشن۔
 31 مئی ٹکھڑ ڈوین میں قیامت خیز آندھی۔ خالہ باری اور بارش۔ درجنوں ہلاک۔

- 31 جون مسز چیچر کی برطانوی انتخابات میں تیسری مرتبہ کامیابی۔
 9 جولائی عظیم دانشور پروفیسر وارث میر دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔
 29 جولائی بے نظیر بھٹو کی سندھی جاگیر دار اور صنعتکار آصف علی زرداری سے معافی۔ 18 دسمبر کو شادی ہوئی۔
 13 ستمبر بلدیہ بہاولپور کو کارپوریشن کا درجہ دے دیا گیا۔
 13 اکتوبر سندھ میں ہنگامے کوڑی اور حیدر آباد میں فوج طلب کر لی گئی۔
 20 نومبر سیاحین پر پاک فوج نے بھارت سے 6 چوکیاں چھین لیں۔

1988ء

- 20 جنوری خان عبدالغفار خان پشاور میں انتقال کر گئے، جلال آباد دفن کر دیا گیا۔
 5 مارچ تمام سیاسی جماعتوں بشمول پیپلز پارٹی نے جنیوا معاہدہ پر جوہنجوکی حمایت کر دی۔
 10 اپریل اوچھڑی کیمپ راولپنڈی میں گولابارود کا ڈپو پھنسنے سے راولپنڈی اسلام آباد میں تباہی۔
 19 اپریل جہانگیر خان نے 7 ویں مرتبہ مسلسل برٹش اوپن سکواش چیمپین شپ جیت لی۔
 29 مئی جزل ضیاء نے جوہنجوکی چھٹی کراچی۔ وفاقی کابینہ توڑ دی۔
 19 جون کراچی اور حیدر آباد میں شدید ہنگامے، کرفیو لگا دیا گیا۔
 15 جولائی میزائل بردار برطانوی فریگیٹ پاک بحریہ کے حوالے کر دیا گیا۔
 17 اگست بہاولپور، جزل ضیاء اپنے ساتھیوں اور امریکی سفیر سمیت فضائی حادثہ میں جاں بحق۔ غلام اسحاق خان نے صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔
 21 ستمبر بے نظیر بھٹو جی کی ماں بن گئیں۔
 یکم اکتوبر حیدر آباد میں ایک رات میں 160 افراد کا قتل۔ کراچی میں بھی قتل عام۔
 17 نومبر پیپلز پارٹی انتخابات جیت گئی۔ پی پی پی 92 اور آئی جے 54 نشستیں لے سکی۔
 2 دسمبر بے نظیر بھٹو نے پاکستان اور اسلامی دنیا کی پہلی خاتون وزیراعظم بنیں۔

1989ء

- 25 جنوری وزیراعظم بے نظیر نے دوہرے آبیانے کے نظام کو ختم کر دیا۔
 5 فروری پاکستان کے تیار کردہ دور مار گائیڈ میزائل قحط اور قحط کا کامیاب تجربہ۔
 31 مارچ بھٹو کو سزائے موت سنائے والے سابق چیف جسٹس مولوی مشتاق انتقال کر گئے۔ جنازے پر شہد کی کھینوں کا حملہ۔ بج وکلاء اور دوسرے لوگ شدید زخمی۔
 17 اپریل بے نظیر نے کارکنوں اور بیواؤں کی پنشن میں 100% اضافہ کر دیا۔
 ☆ جہانگیر خان نے مسلسل 8 ویں بار برٹش اوپن سکواش چیمپین شپ جیت لی۔
 25 مئی طاہر القادری نے عوامی تحریک کے نام سے نئی سیاسی جماعت بنائی۔

- 4 جون آیت اللہ ضعیٰ انتقال کر گئے۔
5 جولائی پاکستان میں پہلے ٹیٹ ٹیوب بے بی کا کامیاب تجربہ۔
25 اگست پی آئی اے کا نوکر طیارہ 54 مسافروں سمیت لاہور۔
2 ستمبر جہانگیر خان نے 9 ویں مرتبہ برٹش اوپن چیمپئن شپ جیت لی۔
یکم اکتوبر پاکستان دولت مشترکہ میں دوبارہ شامل ہو گیا۔
30 نومبر ہم سام ٹینک فٹن میزائل اور ایٹمی ہتھیار تیار کر رہے ہیں قدیر خان۔
28 دسمبر پاکستان نے نئی دہلی میں تیسرا ایشیا باکی کپ جیت لیا۔

1990ء

- 25 جنوری وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے ہاں ایک بچے کی ولادت۔
28 مارچ مٹی کے تیل اور ڈیزل مانجن کی قیمتوں میں 50% کمی۔
14 اپریل پاکستان نے زمین سے فضا میں مار کرنے والا گائیڈڈ میزائل تیار کر لیا۔
29 جون پیپلز پارٹی کے ممتاز راہنہ آزاد کشمیر کے وزیراعظم منتخب ہو گئے۔
21 جولائی چین کے اشتراک سے نیا ایٹمی ری ایکٹر پاکستان نے تیار کر لیا۔
27 جولائی پاکستان نے ایٹمی ایندھن تیار کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔
16 اگست صدر غلام اسحاق نے پی پی حکومت برطرف کر دی۔ مصطفیٰ جتوئی مگران وزیراعظم۔
15 اکتوبر پاکستان نے ایشیائی ہاکی چیمپئن شپ جیت لی۔
24 اکتوبر انتخابات میں پیپلز پارٹی کے خلاف لاتعداد پارٹیوں کا اتحاد آئی جے آئی جیت گیا۔
6 نومبر نواز شریف کو وزیراعظم بنادیا گیا۔
26 دسمبر نواز شریف اور بے نظیر بھٹو میں 9 نکات پر اتفاق رائے ہو گیا۔

1991ء

- 17 جنوری عراق پر امریکی حملہ پاکستان کے عوام میں امریکہ کے خلاف نفرت کا لاوا اہل پڑا۔
31 مارچ وزیراعظم ممتاز راہنہ نے آزاد کشمیر اسمبلی توڑ دی۔
12 اپریل عوام پر بارہ ارب روپے کے نئے ٹیکس لگا دیئے گئے۔
21 مئی راجپوت گاندھی کو خودکش بم دھماکے میں ہلاک کر دیا گیا۔
11 جون جرنل آصف نواز چیف آف آرمی سٹاف مقرر ہو گئے۔
18 جولائی قومی اسمبلی نے 12 ویں آئینی ترمیم ایک گھنٹہ میں منظور کر لی۔
19 اگست صدر گورباچوف کی برطرفی، مگر قاز کر لے گئے۔ ماسکو میں فوج آگئی۔
24 اگست روس میں کمیونزم کا خاتمہ، لیٹن کابٹ پاش پاش سوویت یونین ٹوٹ گیا۔

- 4 ستمبر سعودی عرب نے پاکستان کو 300 ٹینک فراہم کر دیئے۔
 17 اکتوبر ہندوؤں نے تاریخی باری مسجد شہید کر دی۔
 7 دسمبر میری بیٹی سے زیادتی صدر اسحاق کے داماد نے کی: مسلم لیگی راہنما سردار شوکت حیات خان۔

1992ء

- 25 جنوری جنگ گروپ کے بانی میر ظلیل الرحمن انتقال کر گئے۔
 27 فروری ایٹمی صلاحیت حاصل کر لی ہے پاکستان کا اعلان۔
 25 مارچ پاکستان نے فائل میں انگلینڈ کو 22 رنز سے ہرا کر پانچواں کرکٹ ورلڈ کپ جیت لیا۔
 19 مئی فوجی قیادت نے سندھ میں فیصلہ کن اقدامات کا مطالبہ کر دیا۔
 4 جون سندھ میں آپریشن شروع فوج نے مورچے سنبھال لئے۔
 یکم جولائی سپریم کورٹ نے طلبہ کی سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی۔
 13 اکتوبر 9 بے گناہ شہریوں کی ہلاکت کے الزام میں -مجرارشد کو سزائے موت 13 فوجیوں کو عمر قید۔
 23 نومبر حکومت کے خلاف بے نظیر کاٹرین مارچ شروع۔
 4 دسمبر چینی ایٹمی میزائل پاکستان پہنچ گئے۔

1993ء

- 8 جنوری جنرل آصف نواز اچانک انتقال کر گئے۔
 12 جنوری جنرل عبدالوحید کا کڑبری فوج کے نئے سربراہ بن گئے۔
 12 مارچ انقلابی شاعر حبیب جالب انتقال کر گئے۔
 18 اپریل صدر اسحاق نے نواز شریف کی چھٹی کراچی بلخ شیر خزاری نگران وزیراعظم بن گئے۔
 26 مئی سپریم کورٹ نے نواز شریف کی حکومت بحال کر دی۔
 16 جون آٹھویں ترمیم کے خاتمے کے لیے بے نظیر نے 9 نکاتی پیکیج پیش کر دیا۔
 18 جولائی نواز شریف اور صدر غلام اسحاق مستغنی -معین قریشی نگران وزیراعظم بنائے گئے۔
 19 اگست زرعی ٹیکس کا نفاذ کر دیا گیا۔
 16 اکتوبر پیپلز پارٹی نے عام انتخابات میں برتری حاصل کر لی۔
 19 اکتوبر بے نظیر بھٹو دوبارہ وزیراعظم پاکستان منتخب ہو گئیں۔
 13 نومبر سردار فاروق لغاری صدر بن گئے۔
 28 دسمبر بے نظیر کے چینی وزیراعظم لی پنگ سے مذاکرات متعدد سمجھوتوں پر دستخط۔

1994ء

- 25 جنوری بے نظیر نے پہلے خواتین پولیس شیش کار اوپننڈی میں افتتاح کیا۔

- 25 فروری صدر لغاری نے سرحد میں گورنر راج قائم کر دیا۔
 19 مارچ مولانا کوثر نیازی انتقال کر گئے۔
 24 جون تاجروں اور صنعت کاروں نے ٹیکس نافرمانی کا اعلان کر دیا۔
 31 جولائی پنجاب میں بارشوں سے بڑے پیمانے پر پتائی۔
 31 اگست اسرائیل کی بے نظیر بمبو کوغزہ کے دورہ کی اجازت۔ اب بہت دیر ہو چکی ہے، حکومت پاکستان۔
 3 ستمبر لاہور میں 12 افراد کا قتل، لاشوں پر بھنگڑا۔
 4 ستمبر ممتاز صہانی نارتھائی انتقال کر گئے۔
 20 اکتوبر بے نظیر نے ڈیرہ غازی خان میں ڈھوڑک سوئی گیس پلانٹ کا افتتاح کیا۔
 10 نومبر اردو کے مشہور شاعر محشر بدایونی کراچی میں 73 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔
 4 دسمبر ممتاز صہانی محمد صلاح الدین (ہفت روزہ بکیر کے مدیر) کو کراچی میں قتل کر دیا گیا۔

1995ء

- 31 جنوری جس کا کاروبار جاری رہے گا، قباکیوں کے مطالبات تسلیم۔
 8 مارچ کراچی میں 2 امریکی اہل کار قتل کر دیے گئے۔
 25 اپریل جی ایم سید انتقال کر گئے۔
 21 مئی گورنر پنجاب الطاف حسین انتقال کر گئے۔
 15 اگست بی سی سی آئی کے سابق سربراہ آغا حسن عابدی کراچی میں انتقال کر گئے۔
 19 نومبر اسلام آباد میں مصری سفارتخانہ بم سے اڑا دیا گیا، 18 ہلاک۔
 18 دسمبر جہانگیر کرامت کو نیا آری چیف بنا دیا گیا۔

1996ء

- 14 جنوری اداکار سلطان راہی قتل کر دیا گیا۔
 2 فروری کراچی میں 14 گھنٹے کا طویل آپریشن، 60 دہشت گرد گرفتار، 70 مارے گئے۔
 2 مارچ معروف صہانی، ناول نگار نسیم مجازی انتقال کر گئے۔
 17 مارچ لاہور میں سری لنکا کے کرکٹ ورلڈ کپ جیت لیا۔
 25 اپریل عمران خان نے سیاسی جماعت ”تحریک انصاف“ کے قیام کا اعلان کر دیا۔
 31 مئی بھارت کا میزائل تیار کرنے والا ادارہ دھماکہ سے تباہ۔
 10 جون خواتین کو سزائے موت دینے کا قانون ختم کر دیا گیا۔
 23 جولائی نواز شریف نے عوامی مارچ کا اعلان کر دیا۔
 20 ستمبر کراچی میں میر مرتضیٰ بھٹو پولیس کے ہاتھوں ہلاک۔

- 5 نومبر صدر لغاری نے بینظیر حکومت اچانک برطرف کر دی۔ معراج خالد نگران وزیراعظم بن گئے۔
23 نومبر سپریم کورٹ نے بے نظیر حکومت کی بحالی کی رٹ اعتراضات لگا کر واپس کر دی۔
13 دسمبر پورا پاکستان ڈینی سرعین اور قوم انسانی اقدار سے عاری ہے نگران وزیراعظم ملک معراج خالد۔

1997ء

- 4 جنوری بے نظیر حکومت بحال نہیں ہونے دیں گے نگران حکومت کی آئی ایم ایف کو یقین دہانی۔
3 فروری انتخابات میں مسلم لیگ کو حیران کن کامیابی، پیپلز پارٹی کو ناقابل یقین شکست۔
17 فروری نواز شریف دوبارہ وزیراعظم بن گئے۔
19 مارچ وزیراعظم نے اہم ترین سرکاری اداروں کی ہنگامی کارروائی کا حکم دے دیا۔
یکم اپریل آرٹیکل 58 (2) بی اور آرٹیکل 112 (2) بی آئین سے نکال دیئے گئے۔
28 مئی بھارتی طیارہ پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کر کے حساس اداروں کی تصاویر لے گیا۔
18 جون امریکہ نے پاکستان میں گھس کر اہل کاشی کو اغوا کر لیا اور ڈیرہ غازی خان سے واشنگٹن پہنچا دیا۔
25 جولائی سرگودھا میں زرعی ٹریکس کے خلاف کسانوں کا مظاہرہ پولیس گھروں کے دروازے توڑ کر اندر گھس گئی۔
سیکٹرز کسان گرفتار۔
12 اگست پاکستانی قوم چند ہزار ڈالر میں اپنی ماں بچھ دیتی ہے امریکی حکومت اہل کاشی کی گرفتاری پر پاکستان کو
20 لاکھ ڈالر کا انعام ہندوئے وکیل استغاثہ رابرٹ کا عدالت میں بیان پاکستان کا شدید احتجاج۔

1998ء

- یکم جنوری مسلم لیگ (ن) کے امیدوار جسٹس (ر) محمد رفیع تارڑ 374 ووٹ لیکر صدر منتخب۔
2 جنوری یکم فروری سے 35 فیصد اشیاء پر چون ٹیکس کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا۔
☆ جنٹس سجاد علی اپنی ریٹائرمنٹ تک طویل رخصت پر چلے گئے۔
☆ پاکستان اور بھارت میں ایٹمی تنصیبات کی دستاویزات کا تبادلہ۔
5 جنوری پھنسے ہوئے قرضوں کی مالیت 138 ارب روپے تک پہنچ گئی۔
8 جنوری آزاد کشمیر اسمبلی کے سپیکر ممتاز راٹھور نے پیپلز پارٹی نظریاتی گروپ بنانے کا اعلان کر دیا۔
12 جنوری مومن پورہ قبرستان لاہور، مجلس پر دہشت گردوں کی فائرنگ 22 افراد ہلاک اور 37 زخمی۔
28 جنوری سندھ میں مزید 10 سال کے لیے کوئٹہ سسٹم بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا۔
6 فروری سندھ میں سکھر کے مقام پر قدرتی گیس کا بہت بڑا ذخیرہ دریافت ہوا۔
7 فروری میجر کلیم کس ختم کر کے الطاف حسین سمیت تمام راہنماری کر دیئے گئے۔
10 فروری پاکستان نے ڈیڑھ ہزار گلو میٹر تک مار کرنے والا میزائل تیار کر لیا۔
11 فروری وزیراعظم نواز شریف نے 3 سال تک ملک میں ہڑتالوں پر پابندی لگا دی۔

- 22 فروری آئی ایم ایف کے دباؤ پر بجلی کے زخموں میں 21 فیصد اضافہ کر دیا گیا۔
- یکم مارچ سہراب گوٹھ کراچی میں 2 بم دھماکوں میں 8 افراد ہلاک اور 29 زخمی ہو گئے۔
- 2 مارچ 17 سال بعد پاکستان میں 5 ویں مردم شماری شروع ہو گئی۔
- 5 مارچ مردم شماری میں مصروف آدمی کا بجلی کا پٹر گر کر تباہ ہو گیا۔ کرنل سمیت 4 افراد ہلاک۔ بلوچستان میں شدید سیلاب۔ 500 افراد ڈوب گئے۔ حکومت اور تاجروں میں ٹکسٹائیکس کی ادائیگی پر سمجھوتہ۔
- 12 مارچ بینظیر نے وزیراعظم نواز شریف اور ان کے 13 ساتھیوں کے خلاف ریفرنس جمع کرا دیئے۔
- 14 مارچ نواز شریف اور ان کے 13 ساتھیوں کے خلاف کرپشن کے الزامات پر مبنی ریفرنس مسترد۔
- 22 مارچ منگو، جشن نوروز کے جلوس پر فائرنگ سے 19 افراد ہلاک۔ شہر میں کرفیو لگا دیا گیا۔
- 31 مارچ اسامہ بن لادن کی گرفتاری کے لیے امریکی کمانڈروں کا پاکستان بھیج گئے۔
- 1 اپریل کراچی میں دو بم دھماکوں سے 3 افراد ہلاک اور 36 شدید زخمی ہو گئے۔
- 14 اپریل بے نظیر بھٹو، نواز شریف، اجمل خشک کو عدالت نے توہین عدالت کیس میں بری کر دیا۔
- 17 اپریل پاکستان نے 15 سو گلو میٹر رینج تک مار کرنے والے فوری میزائل کا کامیاب تجربہ کیا۔ ساگھڑ کے نزدیک تیل اور گیس کے وسیع ذخائر کی دریافت۔
- 11 اپریل پٹ فیڈر میں بگٹی قبیلہ کے دو گروہوں کے مابین تصادم میں 18 افراد ہلاک ہو گئے۔
- 28 اپریل آزاد کشمیر میں کنٹرول لائن کے نزدیک بھارتی کمانڈوز نے 21 افراد کو شہید کر دیا۔
- 30 اپریل پاکستان نے دوسرا سیٹلائٹ "البدروم" تیار کر لیا۔
- 1 مئی متحدہ قومی موومنٹ کے منتخب ارکان کے خلاف مقدمات واپس لینے کا اعلان کر دیا گیا۔
- 3 مئی لاہور ہائی کورٹ نے چنچلتی نظام کا عدم قرار دے دیا۔
- 5 مئی امریکہ نے اے کیو خان ریسرچ لیبارٹری پر دو سال کیلئے پابندیاں لگا دیں۔
- 8 مئی جان جوزف بشپ آف فیصل آباد نے مسابہاں میں توہین رسالت کے مقدمے میں ایوب مسیح کی سزائے موت کے فیصلے پر احتجاجاً عدالت کے سامنے خودکشی کر لی۔
- 9 مئی پاکستان نے امریکہ پر واضح کر دیا کہ وہ توہین رسالت کے قانون کو کسی صورت ختم نہیں کر سکتا۔ متحدہ کے راہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف 545 مقدمات واپس لینے کا فیصلہ۔
- 19 مئی سپریم کورٹ نے 14 ویں ترمیم بحال کر دی۔
- 25 مئی پی آئی اے کا نو کرطیارہ بھارت لیجانے کی کوشش ناکام۔ حیدر آباد ایئر پورٹ پر ہائی جیکر گرفتار۔
- 28 مئی چاغی (بلوچستان) میں 5 کامیاب ایٹمی تجربات پاکستان 7 ویں ایٹمی قوت بنا۔ پاکستان میں ہنگامی حالات کا نفاذ۔ بنیادی حقوق معطل۔ فارن ایجنسی کی خرید و فروخت پر پابندی لگا دی گئی۔
- 30 مئی پاکستانی ایٹمی تجربات کی سیریز چھٹا دھماکہ کرنے کے بعد مکمل کر لی گئی۔
- 3 جون ٹکلی تعطیلات 20 سے کم کر کے 11 کر دی گئیں۔

- 8 جون خیر پور کے نزدیک خیبر میل میں بم دھماکے سے 24 افراد جاں بحق اور 27 زخمی ہو گئے۔
- 12 جون نواز شریف کا کلاباغ ڈیم بنانے جاگیریں ضبط جزل سیکرٹریٹس نافذ کرنے کا اعلان۔
- 17 جون کراچی میں دہشت گردوں کی کارروائیوں میں اضافہ ہو گیا، 14 افراد ہلاک۔
- 28 جون کرپشن کے ثبوت ملنے پر ایک پاور کمپنی کا معاہدہ منسوخ اور 8 کوئٹہ جاری۔
- 3 جولائی نیویارک میں دنیا کے طویل القامت پاکستانی عالم چٹا انتقال کر گئے۔
- 9 جولائی 1998ء کی مردم شماری جو 17 سال بعد منعقد کی گئی کے ابتدائی نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔
- 11 جولائی ڈالر 63 روپے تک پہنچ گیا۔ کراچی میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جس کا دل سینے کے اوپر تھا۔
- 12 جولائی نادہندگان کے خلاف آپریشن میں 19 منہکاراؤزتا جر گرفتار کر لیے گئے۔
- 29 جولائی سپریم کورٹ نے معطل کیے گئے بنیادی حقوق بحال کر دیئے تاہم ایمر جنسی پر قرار۔
- 31 جولائی اورنگی ناؤن کراچی میں فضا یہ 7.7 فٹیارہ کرنے سے 14 افراد ہلاک اور 11 زخمی ہو گئے۔ کنٹرول لائن پر بھارتی حملہ 25 شہری شہید ہو گئے۔
- 2 اگست سیالکوٹ سرحد پر بھارتی حملہ اور فضائی خلاف ورزی کی گئی۔ حملے میں 80 بے گناہ شہری مارے گئے۔
- 4 اگست پاک فوج کی جوابی کارروائی سے 150 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔
- 14 اگست کارگل سیکٹر میں بھارتی بریگیڈ ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا۔
- 15 اگست کنٹرول لائن پر نئے محاذ کھلنے سے 5 شہری جاں بحق۔ گولہ باری سے ہجرت شروع۔
- 17 اگست نواز شریف نے طلبہ تحظیس توڑنے اور یونین کی سیاست ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔
- 12 اگست کراچی میں نارتھ ناظم آباد میں دہشت گردی کے حملے میں متحدہ قومی موومنٹ کے 9 کارکن ہلاک۔
- 16 اگست متحدہ کی اہیل پر یوم سوگ کے موقع پر فائرنگ سے 15 افراد ہلاک۔ 30 گاڑیاں 23 دکانیں خائنستر۔
- 22 اگست امریکی حملے سے پاکستان اور افغانستان میں 34 افراد شہید۔ شدید احتجاجی مظاہرے۔
- 3 ستمبر کراچی ثانوی تعلیمی بورڈ کے چیئرمین اسماعیل یمن سمیت 7 افراد قتل۔
- 3 ستمبر بیرون ملک سفر کے لیے ڈالر کی فراہمی پر پابندی ٹیٹ بینک نے بیرون ملک سفر کے لیے ڈالر کی فراہمی پر بھی پابندی لگا دی۔
- 6 ستمبر پیپلز پارٹی سمیت 6 سیاسی جماعتوں کا حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان۔
- 11 ستمبر چکالائز میں پر پاکستانی فضا یہ کے دو 130 CI طیارے ٹکرانے سے 5 افراد جاں بحق۔
- 24 ستمبر کراچی میں بدترین آتشزدگی بولٹن مارکیٹ میں آتشزدگی سے 300 دکانیں جل گئیں۔
- 16 اکتوبر آری چیف جزل جہانگیر کرامت نے قومی سلامتی کونسل کے قیام کی تجویز پیش کر دی۔
- 18 اکتوبر آری چیف جزل جہانگیر کرامت مستعفی۔ جزل پرویز مشرف نے آری چیف مقرر۔
- 19 اکتوبر جزل علی قلی خان اور جزل خالد نواز نے استعفیٰ دے دیا۔
- 10 اکتوبر قومی اسمبلی میں شریعت بل 16 کے مقابلے میں 151 ووٹوں سے منظور ہو گیا۔

- 12 اکتوبر واپڈا نے بجلی کے نرخوں میں 30 فیصد کمی کا اعلان کر دیا۔
- 18 اکتوبر کراچی سابق گورنر سندھ عظیم سکاڑہ طبیب ہمدرد یونیورسٹی کے چانسلر حکیم سعید اپنے مطب کے باہر شہید۔ پولیس نے ایم کیو ایم کے جوائنٹ ایجنار عامر اللہ کو گرفتار کر کے کاشکوف برآمد کر لی۔
- 24 اکتوبر ایم کیو ایم کے گرفتار کارکن عامر اللہ نے حکیم سعید کو قتل کرنے کا اعتراف کر لیا۔ نشان دہی پر ساتھی فوج احمد جگنو کو گرفتار کر کے اسلحہ برآمد کر لیا۔ جگنو پولیس تحویل میں تشدد سے ہلاک۔
- 7 نومبر بے نظیر بھٹو نے کراچی میں استحکام کے لیے 15 لگاتی کراچی بچاؤ کیچ پیش کیا۔
- 19 نومبر آبدوزوں کی خریداری میں کیشن کھانے پر بحریہ کے دواںسروں کا کورٹ مارشل کر دیا گیا۔
- 21 نومبر سندھ میں فوجی عدالتوں کا قیام۔
- 30 نومبر شادی کے کھانے پر پابندی میں 3 سال کی مزید توسیع کر دی گئی۔
- 3 دسمبر واشنگٹن میں وزیراعظم کی امریکی صدر بل کلنٹن سے ملاقات۔ صدر کلنٹن نے پاکستانی معیشت کی بحالی کا وعدہ کیا۔
- 5 دسمبر یوروباٹرز میں عدم ادائیگی کی بنا پر پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ میں کمی کر دی گئی۔
- 10 دسمبر ایشیائی بینک نے پاکستان کو 800 ملین ڈالر کی ادائیگی آئی ایم ایف کے ساتھ معاہدے سے مشروط کر دی۔
- 12 دسمبر عمران خان کی اہلیہ جمائما خانہ پر 379 تاریخی قذیم ہائٹلر لندن بھجوانے کی تحقیقات شروع۔
- 13 دسمبر پاکستان نے امریکہ کی یہ تجویز مسترد کر دی کہ ایٹمی ہتھیار نہ بنانے کا اعلان کیا جائے۔
- 15 دسمبر ایٹمی دھماکے سے قبل اور بعد میں 11 کروڑ 20 لاکھ ڈالر نکلوانے کی سٹیٹ بینک نے تصدیق کر دی۔
- ☆ حکومت نے روزنامہ جنگ اور دی نیوز پر ایف آئی اے کے ذریعے چھاپے مارے۔
- 18 دسمبر 217 ملین ڈالر کی بدعنوانی پر جیکو پاور کے خلاف چالان پیش کر دیا گیا۔
- 20 دسمبر امریکہ نے F-16 کا تنازع ختم کرتے ہوئے پاکستان کو کچھ گندم دیے کا اعلان کیا۔
- 1999ء
- 20 فروری نواز-واجپائی لاہور ملاقات۔ بس ڈیپو جی کا اعلان ایٹمی پروگرام اور کشمیر کے تنازعہ پر مذاکرات۔
- 14 اپریل پاکستان کا ایٹمی ہتھیار لیجانے کی صلاحیت رکھنے والا بلاسٹک میزائل کا کامیاب تجربہ۔
- 15 اپریل بے نظیر بھٹو پر کرپشن کے الزامات سیاست کے لیے نااہل محترمہ نے الزامات کی تردید کر دی۔
- 3 مئی پٹرول کی قیمت 10 سے 15 فیصد بڑھادی گئی۔ عوام کا شدید رنج۔
- 26 مئی کارگل کے محاذ پر حریت پسندوں نے بھارتی افواج کو ٹانگوں چنے چھوادیے۔ بھارت نے پاکستان آرمی کو سوریہ الزام ٹھہرایا۔
- 12 جون کارگل کے محاذ پر بھارتی افواج کا کشمیری حریت پسندوں پر شدید ترین فضائی حملہ۔
- 10 اگست بھارتی نفاذیہ نے پاکستان کا غیر مسلح علیارہ مار گرایا 16 افراد جاں بحق۔ دونوں ملکوں میں شدید کشیدگی۔
- 4 ستمبر حکومت کی ناقص مالیاتی پالیسیوں کے خلاف تاجروں کی مکمل ہڑتال۔

- 12 اکتوبر نواز حکومت برطرف۔ مسلح افواج نے ملک کا کنٹرول سنبھال لیا۔ سابق وزیراعظم گرفتار۔
- 14 اکتوبر جنرل پرویز مشرف نے چیف ایگزیکٹو کا عہدہ سنبھال لیا۔ ملک میں ہنگامی حالت نافذ۔
- 4 نومبر 5 کشمیری مجاہدین نے 34 بھارتی فوجی ہلاک 50 زخمی کر دیئے۔ آٹھ اہم عمارتیں تباہ۔
- 11 نومبر سابق وزیراعظم نواز شریف پر انوائڈ اقدام قتل و ہشت گردی کا مقدمہ۔
- 13 نومبر اسلام آباد میں امریکہ اور اقوام متحدہ کی تخصیبات پر میزائلوں سے حملہ۔ اقوام متحدہ کا طیارہ پر پٹھانوں کے نزدیک تباہ 24 افراد ہلاک۔
- دسمبر لاہور میں 100 بچوں کے قتل کا انکشاف۔
- 18 دسمبر پاکستان نے اسامہ کا ایک ساتھی اردن کے حوالے کر دیا۔

2000ء

- 5 جنوری مری کا مال روڈ جل کر تباہ۔
- 7 جنوری بلوچستان ہائی کورٹ کے جسٹس نواز مری قتل۔
- 3 فروری ایٹمی پالیسی کی تشکیل اسلحہ کی تنصیب، کماٹر اور کنٹرول کے لیے نیشنل کماٹر اتھارٹی قائم۔
- 7 فروری پاکستان نے خف 4 میل تک میزائل جسکی رینج 100 کلومیٹر تک ہے، کا کامیاب تجربہ کیا۔
- 10 فروری پاکستان میں اسلحہ لیکر چلنے پر پابندی۔
- 10 مارچ نواز شریف کے وکیل اقبال رعد کا قتل۔
- 23 مارچ پاکستان میں غیر جماعتی بلدیاتی انتخابات کے شیڈول کا اعلان، ووٹر کی عمر 18 سال ڈویرن ختم۔
- 25 مارچ امریکی صدر کلفنٹن کا دورہ پاکستان کشمیر پر ثالثی کرانے سے انکار۔
- 29 مارچ گجرات کے قریب کشمیشی لٹنے سے 125 زائرین ڈوب گئے۔
- 31 مارچ پاکستان نے جنوبی افریقہ کو 16 رنز سے شکست دے کر شارجہ کپ جیت لیا۔
- 16 اپریل سابق پاکستانی وزیراعظم نواز شریف کو طیارہ سازش کیس میں 2 بار عمر قید، جائیداد ضبط 30 لاکھ جرمانہ مسافروں کو 20 لاکھ ہرجانے کی ادائیگی کی سزا۔ سابق وزیراعظم نے اپنی ذاتی جائیداد سے انکار کیا اور خود کو 858,279 روپے کا مقروض بتایا۔
- 28 اپریل پاکستان نے ایکو ممالک کو راہداری کی پیشکش کر دی۔
- 3 مئی چکوشی پر بھارتی حملہ پٹاپا 19 افراد شہید۔
- 24 مئی پاکستانی کرکٹرز و سیم فوڈ مشاق انصاف سعید اور اکرم رضا کو لاکھوں روپے جرمانہ بھیج فلکسٹ الزام میں سلیم ملک اور عطاء الرحمن عمر بھر کے لیے نااہل۔
- 7 جون پاکستان نے پہلی مرتبہ حاکم میں سری لنکا کو ہرا کر ایشیا کپ کرکٹ ٹورنامنٹ جیت لیا۔
- 17 جون پاکستان نے 2000ء-2001ء 689 ارب روپے کا وفاقی بجٹ منظور کر لیا۔
- 20 جون پاکستان اور چین نے دو ہرے ٹیکسوں پر ترمیمی معاہدہ کر لیا۔

- 3 جولائی پاکستان نے بھارت کو جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی شروط پیش کر دی۔
- 7 جولائی برطانیہ نے پاکستان پر فوجی پابندیاں ختم کر دیں۔
- 10 جولائی بال ٹمبرگ پروڈقاریونس کوسزا ایک بیچ کیلئے معطل۔ اظہر محمود کو بھی جرمانہ۔
- 11 جولائی بیس میں منعقدہ زنجبار انٹرنیشنل فلم فیسٹیول میں فلم ”جناح“ کو عالمی ایوارڈ دیا گیا۔
- 9 اگست صدر نے سیاسی پارٹیوں کے قانون میں ترمیم کی۔
- 11 اگست ملک میں مائیکروفانس بنک کا قیام عمل میں آیا۔
- 7 ستمبر جنرل شرف اور روسی صدر پوٹن نے نیویارک میں ملاقات کی۔
- 13 ستمبر اسلام آباد اور تہران نے منشیات پر قابو پانے کے معاہدہ پر دستخط کئے۔
- 30 اکتوبر پاکستان نے ویزہ پر پابندیاں نرم کیں۔
- 14 نومبر کراچی میں پاکستان کی پہلی دفاعی نمائش منعقد کی گئی۔
- 9 دسمبر صدر نے نواز شریف کو معافی دے کر سعودی عرب چلا وطن کر دیا۔
- 23 دسمبر 75 سالہ پاکستانی گلوکارہ نور جہاں کا انتقال ہو گیا۔

2001ء

☆ ملک میں بلند پائی انکیشن کرائے گئے۔ ☆ بلوچستان میں 4 اضلاع کا خاتمہ کیا گیا۔ ☆ پاکستان نے اینٹی ٹینک بکٹر ٹینک گاؤڈ میزائل تیار کیا۔ ☆ پنجاب میں ایجوکیشن کے تمام ڈویژنل ڈائریکٹوریٹ ختم۔ ☆ پاکستان اور سعودی عرب میں وسیع تر اقتصادی تعاون کا سمجھوتہ۔ ☆ قراقرم یونیورسٹی کا قیام۔ ☆ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے پاکستان کا دورہ کیا۔ ☆ الحاکم ٹینک کی باقاعدہ پیداوار شروع۔ ☆ جنرل مشرف نے صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔ ☆ آزاد کشمیر کے انتخابات میں مسلم کانفرنس کی کامیابی۔ ☆ پاکستان کا قومی بجٹ پیش ہوا جس میں دفاعی بجٹ میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ ☆ 11 ستمبر کے امریکہ میں دہشت گردی کے واقعات میں پاکستان نے امریکہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ ☆ امریکہ نے پاکستان سے تمام فوجی و اقتصادی پابندیاں اٹھالیں۔ ☆ امریکہ، جاپان، جرمنی، فرانس، یونان، ترکی، سعودی عرب سمیت متعدد ممالک کے سربراہان اور وزرائے خارجہ کا دورہ پاکستان۔ ☆ جنرل مشرف کا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب اور صدر ریش سے ملاقات۔ ☆ ایک ارب ڈالر امریکی امداد کی منظوری۔ ☆ شارجہ کرکٹ کپ میں پاکستان کی کامیابی۔ ☆ افغانستان پر امریکی حملے طالبان پسپا شمالی اتحاد نے 85 فیصد رقبے پر قبضہ کر لیا۔ قندوز اور قندھار طالبان کے قبضے میں اقوام متحدہ نے رہائی حکومت کو جائز قرار دے دیا۔

2002ء

- یکم جنوری پاکستان اور بھارت کے درمیان چلائی جانے والی سمجھوتہ ایکسپریس بند کر دی گئی۔
- 3 جنوری ملک کی چھ مذہبی جماعتوں کا انتخابی اتحاد (متحدہ مجلس عمل) ہو گیا۔
- 4 جنوری امریکی فوجی طیارہ بلوچستان میں گر کر تباہ ہونے سے عملے کے 7 افراد ہلاک ہو گئے۔

- 11 جنوری پاکستان نے جنیبا آباد اور پٹنہ کے ہوائی اڈے امریکہ سے واپس لے لئے۔
- 13 جنوری مذہبی تنظیموں لشکر طیبہ اور ہمیش محمد پر پابندی لگا دی گئی۔
- 17 جنوری قحط طرز انتخاب کرانے کے فیصلے کے بعد قومی اسمبلی کی 350 نشستیں ہو گئیں۔
- 18 جنوری انتخابات میں امیدواروں کے لیے گرجویشن کی شرط لازمی قرار دے دی گئی۔
- 19 جنوری پاکستان اور بھارت نے جنگ نہ کرنے کا اعلان کیا۔
- 23 جنوری قومی اسمبلی میں نشستوں کی تقسیم کے سلسلے میں پنجاب کی 195، سندھ کی 80، سرحد کی 44 اور بلوچستان کی 18 نشستیں مقرر کی گئیں۔
- 24 جنوری امریکی سمائی ڈسٹنٹ پریل کو کراچی میں اغوا کر لیا گیا۔
- 8 فروری پاکستان اور ترکی میں دفاعی پیداوار کے شعبے میں تعاون پر اتفاق رائے ہوا۔
- 10 فروری 12 برس بعد امریکہ اور پاکستان کی افواج میں تعاون کا پہلا دفاعی معاہدہ ہوا۔
- 13 فروری امریکی سمائی ڈسٹنٹ پریل کے اغوا کے بڑے طرہ شیعہ عمر کولہ پور سے گرفتار کیا گیا۔
- 22 فروری پاکستان کی ایٹمی تابہ سے نشٹنے کے میکانزم کی تیاری کا اعلان۔
- 23 فروری امریکی سمائی ڈسٹنٹ پریل کو قتل کرنے کی تصدیق ہو گئی۔
- کم مارچ گوادریورٹ سمیت 32 منصوبوں کی منظوری کا بینہ نے دی۔
- 2 مارچ فضا سے زمین پر مار کرنے والے نیک ٹیکن پاکستانی میزائل کی فائر پاور کا کامیاب تجربہ۔
- 9 مارچ صدر مشرف نے ڈیوس اور بیراجوں پر ٹیلی میٹری سسٹم نصب کرنے کا حکم دیا۔
- 18 مارچ اسلام آباد میں چرچ پر ہوں سے حملے میں 15 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔
- 20 مارچ جاسوسی میں ملوث دو بھارتی سفارتکاروں کو پاکستان چھوڑنے کا حکم دیا گیا۔
- 22 مارچ دو اڈوں پر 15 فیصد جنرل سٹریٹس نافذ۔
- 27 مارچ عام انتخابات کیلئے نئی حلقہ بندیوں کا اعلان کر دیا گیا۔
- 17 اپریل ملک بھر میں پہلی مرتبہ گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کر دی گئیں۔
- 11 اپریل پاکستان نے ملکی وسائل سے جدید ترین بکتر بند گاڑی ”طلحہ“ تیار کر لی۔
- 20 اپریل بھارتی سفارتکار کھنڈہ حساس دستاویزات وصول کرتے ہوئے پکڑا گیا۔
- 24 اپریل ملک بھر میں دینی مدارس اور مساجد کی رجسٹریشن شروع کر دی گئی۔
- 26 اپریل خٹک سالی سے متاثرین کے چھوٹے زرعی قرضے اور سود معاف کر دیا گیا۔
- 28 اپریل سپریم کورٹ نے ریفرنڈم کو جائز قرار دے کر تمام درخواستیں مسترد کر دیں۔
- 30 اپریل ریفرنڈم میں صدر پرویز مشرف کی 100 فیصد کامیابی کا اعلان کیا گیا۔
- 12 مئی کالعدم قومی اسمبلی کے صرف 182 ارکان گرجویشن تھے۔
- 15 مئی جہادی تنظیم لشکر جھنگوی کا سربراہ ریاض برار پولیس مقابلے میں 3 ساتھیوں سمیت ہلاک۔

- 18 مئی ڈینیل پرل کی سپین لاش سپر ہائی وے کے قریب 9 ٹکڑوں میں برآمد ہوئی۔
- 26 مئی 1500 کلومیٹر تک مار کرنے والے فوری میزائل کا کامیاب تجربہ۔
- 28 مئی درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے ایٹمی میزائل غزنوی کا تجربہ۔ رینج 290 کلومیٹر ہے۔
- 29 مئی کم فاصلے تک مار کرنے والے میزائل ابدالی کا کامیاب تجربہ رینج 180 کلومیٹر ہے۔
- 13 جون وڈر فارم میں ختم نبوت کے حلف نامے کی بحالی کیلئے نیا قانون بنانے کا فیصلہ۔
- 15 جون کراچی میں امریکی قونصلیٹ پر خود کش کار بم حملے میں 11 افراد ہلاک۔
- 18 جون افواج پاکستان کی پہلی خاتون آفیسر ڈاکٹر شاہدہ ملک کو مجر جنرل کا ریک دیا گیا۔
- 7 جولائی ایک ہی شخص کے تیسری مرتبہ وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ بننے پر پابندی۔
- 13 جولائی صدر مملکت نے اعلان کیا کہ حکومت با اسمبلی کی برطرفی کا اختیار پیشیٹل سیکورٹی کونسل کو ہوگا۔
- 16 جولائی ڈینیل پرل کیس کے ملزم عمر شیخ کو موت کی سزا سنائی گئی۔
- یکم اگست پاکستان نے مقامی وسائل سے پبلک میزائل ”شاہین قمری“ تیار کر لیا۔
- 5 اگست مری کے کرچن سکول میں فائرنگ سے 6 افراد ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔
- 10 اگست ٹیکسلا کے چرچ میں دہشتیہوں کے حملے میں تین تریس ہلاک ہو گئیں۔
- 12 اگست پاکستان کی دوسری آگسٹالی۔ 90 آبدوز تیار کر لی گئی۔
- 22 اگست نئی آئینی ترامیم کے تحت قومی اسمبلی توڑنے کا صدارتی اختیار بحال اور صدر پرویز مشرف کے پانچ سال تک صدر اور آرمی چیف برقرار رہنے کا اعلان کیا گیا۔
- 25 اگست پاکستان میں تیار کردہ پہلی آگسٹالی۔ 90 آبدوز سمندر میں اتاری گئی۔
- یکم ستمبر بینظیر بھٹو سے اظہار یکجہتی کے لیے مہاں نواز شریف انتخابات سے دستبردار ہو گئے۔
- 18 ستمبر پاکستان نے جدید ترین بلٹ پروف بکری تیار کر لیا۔
- 28 ستمبر پاکستان اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا رکن منتخب ہو گیا۔
- 15 اکتوبر پاکستان نے ملکی سطح پر تیار کردہ پبلک ہاؤس شاہین ون کا کامیاب تجربہ کیا۔
- 19 اکتوبر پاکستان نے شاہین رینج کے ایک اور میزائل خف چہارم کا کامیاب تجربہ کیا۔
- 10 اکتوبر قومی و صوبائی اسمبلیوں کی عام نشستوں کے لیے انتخابات منعقد ہوئے۔
- 20 اکتوبر پاکستان نے شمالی کوریا سے ایٹمی تعاون کا امریکی الزام مسترد کر دیا۔
- یکم نومبر الیکشن کمیشن نے قومی اسمبلی کی 60 نشستوں پر کامیاب خواتین کے ناموں کا اعلان کیا۔
- 9 نومبر سپریم کورٹ نے شادی کے کھانوں پر پابندی ختم کر دی۔
- 15 نومبر سی آئی اے کے دو اہلکاروں کے قتل میں پاکستانی شہری میر اسمیل کانس کی کوا ریک میں مزائے موت۔
- پیپلز پارٹی کے 10 ارکان قومی اسمبلی نے فارورڈ بلاک بنالیا۔
- 16 نومبر صدر جنرل پرویز مشرف نے تین سال کے بعد 1973ء کا آئین بحال کر دیا

- صدر مشرف نے پانچ سال کیلئے صدارت کے عہدے کا حلف اٹھایا۔
- نو منتخب قومی اسمبلی کے 1334 ارکان نے حلف اٹھایا۔
- 19 نومبر پاکستان مسلم لیگ (ق) کے امیر حسین قوی اسمبلی کے سپیکر اور سردار یعقوب ڈی پی سپیکر منتخب۔
- 21 نومبر مسلم لیگ (ق) کے امیدوار میر ظفر اللہ خان جمالی ملک کے نئے وزیر اعظم منتخب۔
- 23 نومبر وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی اور ان کی 21 رکنی کابینہ نے حلف اٹھایا۔
- 4 دسمبر اسلام آباد میں مقدونیہ کے سفارت خانہ میں دھماکہ۔
- 10 دسمبر 2 نئے ایٹمی پاور پلانٹس کی تیاری کا فیصلہ۔
- 14 دسمبر صدارتی ریفرنڈم کا ریکارڈ جلا دیا گیا۔
- 18 دسمبر ڈاکٹر حمید اللہ کا انتقال۔
- 18 دسمبر ممتاز عالم دین سید محمد کرم شاہ کا یادگاری نکتہ۔
- 22 دسمبر بھارت سے آزادانہ تجارت کی اجازت۔
- 23 دسمبر ایرانی صدر خاتمی کے لیے نشان پاکستان کا اعزاز۔
- 26 دسمبر بھارتی ہسٹوں کو پاکستان سے گزرنے کی اجازت۔
- 29 دسمبر پاکستانی مواصلاتی سیارہ مدار میں پہنچایا گیا۔
- 29 دسمبر فلور کرا سنگ پر پابندی۔
- 29 دسمبر پاکستان نے سلامتی کونسل کے رکن کی ذمہ داری سنبھالی۔
- 29 دسمبر صوبہ سرحد میں طالبات کے استحقاقی داخلہ فارموں پر تصویر لگانے پر پابندی۔

2003ء

- یکم جنوری پاکستان اور بھارت کے مابین ایٹمی تخصیبات اور سہولیات کی معلومات کا تبادلہ۔
- ☆ قومی بچت سکیمن کے منافع میں ایک فیصد کی کا اعلان۔
- 2 جنوری دہشت گردی کے انسداد کے لیے پاکستان کو 13 بلین ڈالر سے زائد کی امریکی امداد۔
- 4 جنوری صوبہ پنجاب میں میٹرک تک مفت تعلیم کا اعلان سالانہ 40 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔
- 5 جنوری سعودی عرب کے ساتھ 1.3 بلین ڈالر کے تیل کی خریداری کا معاہدہ۔
- 8 جنوری درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے ہینسلک میزائل غوری کا نظام مسلح افواج کے حوالے۔
- ☆ پاکستان کی ایک تہائی آبادی غریب ہے۔ اکثریت غیر معیاری پانی چیتی ہے 42 فیصد آبادی ان پڑھ ہے ورلڈ بینک کی رپورٹ۔

- 11 جنوری 2003ء کو مارشلٹ محترمہ فاطمہ جناح کا سال قرار دے دیا گیا۔
- 14 جنوری بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالقادر آزاد انتقال کر گئے۔
- 15 جنوری ضمنی انتخابات میں مسلم لیگ کامیاب 10 قومی اور 19 صوبائی نشستوں پر انتخابات ہوئے۔

☆ ممتاز صحافی اور فوجی رائٹر ریاض ٹالوی انتقال کر گئے۔

19 جنوری پہلی پاکستانی آبدوز آگسٹا (90B) PNS کی بحری آزمائش۔

22 جنوری بھارت نے 4 پاکستانی سفارتکاروں کو ملک سے نکلنے کا حکم دے دیا۔

23 جنوری پاکستان کا 46 بھارتی سفارتکاروں کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہوئے ملک چھوڑنے کا حکم۔

25 جنوری پہلے مواصلاتی سیلائٹ کی کامیابی کے بعد پاکستانی جاسوس سیارہ خلا میں بھیجے کا اعلان، دفاعی مقاصد کے علاوہ موسموں کے تغیر و تبدل کا پتہ چلانے کے لیے استعمال ہوگا۔

27 جنوری تاز قستان کا پاکستانیوں کے لیے ویزا پابندیاں نرم کرنے کا اعلان۔

29 جنوری پاکستان کی امریکی رجسٹریشن سے مستثنیٰ ہونے کی درخواست امریکہ نے مسترد کر دی۔

☆ سٹیٹ بینک نے پاکستان کی پہلی مالیاتی پالیسی کا اعلان کر دیا۔

یکم فروری پاکستانی وفاقی سیکرٹری قانون منصور احمد 11 رکنی عالمی ٹریبیونل کے جج منتخب۔

8 فروری پاکستان اور بھارت نے ایک دوسرے کے ہائی کمشنرز کو ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا۔

16 فروری ایم کیو ایم کے رہنما اور سندھ اسمبلی کے سابق رکن خالد بن ولید کراچی میں قتل۔

20 فروری پاک فضائیہ کے سربراہ مصحف علی میر 16 اعلیٰ افسران اور جوانوں سمیت فوکر طیارے کے حادثے میں جاں بحق۔ ارمارشل قیصر حسین قائم مقام سربراہ مقرر۔

24 فروری افغان وزیر صنعت و کانکشی محمد محمدی اور چینی کمپنی کے چیف انجینئرز کراچی کے قریب طیارہ سندر میں

☆ گرنے سے ہلاک۔

4 مارچ القاعدہ کے آپریشنل چیف خالد شیخ ساتھیوں سمیت امریکہ کے حوالے۔

6 مارچ ایٹمی میزائل شاہین اجو 750 کلومیٹر تک مار کر سکتا ہے فوج کے حوالے۔

7 مارچ لواری ٹنل کے لیے 17 ارب روپے مختص کرنے کا اعلان۔

12 مارچ ہیوی انڈسٹریل ٹیکسٹائل میں T-59 ٹینک کو جدید "الغزاف" ٹینک کی شکل میں اپ گریڈ کیا گیا۔

14 مارچ 2500 کلومیٹر رینج والے میڈیم رینج ہیلکک میزائل شاہین II کا قاعدہ پیداوار شروع۔

15 مارچ 1999ء میں فوجی حکومت کے قیام پر پاکستان پر لگنے والی پابندیاں امریکہ نے ہٹا دیں۔

☆ القاعدہ کا اہم رہنما یاسر الجزیری لاہور سے گرفتار۔

☆ نہری پانی سے بجلی پیدا کرنے کا منصوبہ 3200 کلومیٹر نہروں سے 1500 میگا واٹ بجلی حاصل ہوگی۔

16 مارچ جاپان نے پاکستان کے ذمہ 16 ارب ڈالر کا قرض موخر کر دیا۔ یہ سب سے بڑا قرض شدہ قرض تھا۔

17 مارچ 10 ارب روپے کی لاگت سے علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئر پورٹ لاہور کا افتتاح۔

18 مارچ پنجاب میں تعلیمی اصلاحات کے پروگرام کا اعلان۔ پرائمری تک مفت کتب فراہم کی جائیں گی۔

24 مارچ پاک چین معاہدہ کے تحت چین چشمہ میں ایک اور ایٹمی پلانٹ لگائے گا۔

25 مارچ بڑے شہروں میں ترقیاتی منصوبے شروع کرنے کے لیے پنجاب ڈیولپمنٹ اتھارٹی قائم۔

- ☆ دفاعی ساز و سامان کے معاہدہ کے تحت چین پاکستان کو 4 فریگیٹ دے گا۔
- ☆ 26 مارچ 200 کلومیٹر تک مار کرنے والے ابدالی میزائل کا کراچی میں تجربہ۔
- ☆ سرحدوں کی نگرانی کے لیے آلات طیاروں کی مرمت اور نگرانی کے لیے جدید راڈار سسٹم کے حصول کے لیے امریکہ کی طرف سے پاکستان کو 17 کروڑ ڈالر امداد کا اعلان۔
- ☆ 30 مارچ "پاک چین دوستی فورم" کا قیام۔
- ☆ یکم اپریل ٹیکنالوجی اور دفاعی صنعت کے شعبہ میں دو طرفہ تعاون کا پاک چین معاہدہ۔
- ☆ 15 اپریل پاکستان پر ایک ارب ڈالر کا امریکی قرضہ معاف کرنے کے معاہدہ پر دستخط۔
- ☆ 17 اپریل پاکستان نے بھارت پر پیشگی حملہ کی تجویز دی۔
- ☆ 18 اپریل صدر نے عوامی مقامات اور گاڑیوں میں سگریٹ نوشی کی ممانعت کا آرڈیننس جاری کیا۔
- ☆ 19 اپریل ترکمانستان افغانستان پاکستان گیس پائپ لائن پر ایکٹ میں بھارت کو شرکت کی دعوت۔
- ☆ معروف صحافی اور دانشور عبداللہ ملک کا 91 برس کی عمر میں انتقال۔
- ☆ 19 اپریل مارڈلٹ فاطمہ جناح کے نام پر سول ایوارڈ "خصوصی ٹرین اور ویب سائٹ کے قیام کا اعلان۔
- ☆ امریکہ نے پاک افغان سرحدی تنازعہ متاثرہ علاقہ پاکستان کو دے کر ختم کر دیا۔
- ☆ 20 اپریل گورکھی میں قرآن پاک کا واحد ترجمہ سکسوں کی وساطت سے کینیڈا سے پاکستان پہنچا۔
- ☆ 21 اپریل فضا سے فضا میں مار کرنے والے پاکستانی ساختہ طیارہ جسٹن میزائل HV4 کا کامیاب تجربہ میزائل حد نظر سے پرے ہدف کو ڈھونڈ کر جاہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
- ☆ 24 اپریل پاکستان دنیا میں گندم پیدا کرنے والا آٹھواں بڑا ملک بن گیا۔
- ☆ 30 اپریل کراچی 16 اتحادہ ارکان گرفتار۔ امریکی جہاز "کول" پر حملے میں ملوث یمنی ولید عیاش شامل تھا۔
- ☆ 4 مئی لندن میں قائد اعظم کی اقامت گاہ 1۔ جناح ہاؤس 1.2 ملین پاؤنڈ میں بنیاد۔
- ☆ چھوٹے اور درمیانے ہائیڈرو پاور پراجیکٹس کیلئے پاکستان کو 700 ملین ڈالر کی چینی امداد کا اعلان۔
- ☆ 6 مئی بھارت سے سڑک ریل اور فضائی رابطے بحال کرنے کا اعلان۔
- ☆ پاکستان میں پہلی بار غیر ملکی منشیات سمگلر خاتون کو سزائے موت اور 4 لاکھ روپے جرمانہ۔
- ☆ جہلم کے قریب سے 20 لاکھ سال پرانا 10 فٹ لمبا تھپی دانت دریافت۔
- ☆ 7 مئی ایشیائی بینک کی طرف سے غریب خواتین اور بچوں کی غذائی و طبی سہولیات کیلئے 34 لاکھ ڈالر امداد۔
- ☆ 19 مئی اسلامی ترقیاتی بینک گوادار پورٹ کو وسط ایشیائی ریاستوں افغانستان اور ملک کے اہم تجارتی مراکز سے ملانے کے لیے رابطہ سڑکوں کی تعمیر کے لیے 100 ملین ڈالر کی امداد پر متفق۔
- ☆ 28 مئی وفاقی پبلک سروس کمیشن آرڈیننس بحریہ 1977ء کا نیا ترمیمی آرڈیننس جاری، کمیشن 16 ویں گریڈ اور اس سے اوپر وفاقی نظام میں بھرتیوں کے امتحانات کرا سکے گا۔
- ☆ 31 مئی افغان جنگ سے پاکستانی معیشت کو ایک ارب ڈالر کے نقصان کا اندازہ۔

- ایشیائی ترقیاتی بینک کا سارس پیاری سے بچاؤ کے لیے پاکستان کو 2 لاکھ ارب امریکی ڈالر کا اعلان۔ 5 جون
- برطانیہ میں سابق وزیر اور سماجی کارکن شاہین سردار علی نے پہلی پاکستانی خاتون پروفیسر آف لاء کا اعزاز حاصل کیا۔ 6 جون
- ☆ پاکستان عالی ادارہ صحت کے ایگزیکٹو بورڈ کا آئندہ 3 سال کیلئے رکن منتخب۔
- ☆ گوادریٹ پورٹ کو پیشہ اکائیاں زون بنادیا گیا۔ کسٹمز اور سٹریٹس میں چھوٹ کا اعلان۔
- 16 جون آسیان وزیرائے خارجہ اجلاس میں پاکستان کو رکنیت دینے کا اعلان۔
- 24 جون بش مشرف کسپ ڈیوڈ اکرار پاکستان کے لیے 3 ارب ڈالر کا قرضہ کیسج۔
- 27 جون 64 ملین روپے سے سنگا ڈیم میں 30 فٹ اونچائی کا مضابطہ طے۔
- یکم جولائی جرمنی نے پاکستان پر دفاعی ساز و سامان کی فروخت پر عائد پابندیاں ختم کر دیں۔
- 4 جولائی کوسکی امام بارگاہ میں خودکش حملے میں 10 نمازی جاں بحق۔
- 13 جولائی بلوچستان شریعت سے متصادم قوانین میں تبدیلی کی سفارشات کیلئے 14 رکنی کونسل قائم۔
- 19 اگست صدر پرویز مشرف نے غازی بروہا پراجیکٹ کا افتتاح کیا۔
- 20 اگست پنجاب ہاؤسنگ اینڈ پلاننگ اتھارٹی کے قیام کی منظوری۔
- 6 ستمبر بزرگ سیاستدان خواجہ اودھ نصیر اللہ خان اسلام آباد کے ہسپتال میں انتقال کر گئے۔
- 12 ستمبر پاکستان کا "الٹاڈ ٹینک" دنیا کے کئی ملکوں کو برآمد کیا جا رہا ہے صدر مشرف کا اعتراف۔
- 13 ستمبر پاکستان نے کشمیر کے متنازع علاقوں میں سارک امن فوج تعینات کرنے کی تجویز دے دی۔
- 15 ستمبر علی گیلانی کل جماعتی حریت کانفرنس کے نئے چیئرمین مقرر۔
- 18 ستمبر پاکستان اور یورپی یونین غیر قانونی تارکین وطن کی بے دخلی کے معاہدے پر متفق۔
- 29 ستمبر یورپی یونین دہشت گردی سے نمٹنے کیلئے پاکستان کو جدید آلات اور فنی تعاون فراہم کرنے پر آمادہ۔
- 13 اکتوبر صف 111 سیریز کے تحت 290 کلومیٹر رنچ والے سلسلےک میزائل "غزنوی" کا تجربہ۔
- ☆ امریکہ نے حریت الجہادین، جمشید محمد، الفکر، جھنگوی، الفکر طیبہ سمیت 36 عالمی تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے دیا۔
- 17 اکتوبر فضا سے فضا میں وسعت نگاہ سے آگے تک مار کرنے والے میزائلوں کی تیاری شروع۔
- 18 اکتوبر زمین سے زمین پر مار کرنے والے (700 کلومیٹر رنچ) شاہین ایسٹیک میزائل کا تجربہ۔
- 12 اکتوبر امریکہ نے کشمیر کے اپنے جاری کردہ نقشہ میں شمالی علاقہ جات اور بلتستان کو متنازعہ قرار کیا۔
- 13 اکتوبر ایف بی آئی کے تعاون سے دہشت گردوں کو پکڑنے کیلئے جدید ترین "نورینزک لیبارٹری" قائم۔
- 18 اکتوبر صدر مشرف کے قتل کی سازش میں ملوث حرکت الجہادین عالمی کے 3 راہنماؤں کو 10 سال قید اور جرمانے کی سزا۔
- 23 اکتوبر پاکستان اور ترکی کا مشترکہ دفاعی منصوبے شروع کرنے کا فیصلہ۔

- کیم نومبر صدر مشرف کے دورے کے موقع پر پاکستان اور چین کے درمیان 8 سمجھوتوں پر دستخط۔
- 2 نومبر چین پاکستان کو نیوکلیر پاور پلانٹ دینے پر رضامند۔
- 12 نومبر ارکان پارلیمنٹ کی تجویزوں میں 100 فیصد سے زائد اضافہ۔
- 24 نومبر پاکستان نے کنٹرول لائن پر مکمل جنگ بندی کا اعلان کر دیا۔
- کیم دسمبر دو طرفہ فضائی رابطوں کی بحالی اور فضائی کمپنیوں کے لیے ایک دوسرے کی فضائی حدود استعمال کرنے پر پاک بھارت اتفاق۔
- 12 دسمبر دینی و سیاسی رہنما مولانا شاہ احمد نورانی انتقال کر گئے۔
- 14 دسمبر صدر مشرف کا قافلہ تالہ لئی راولپنڈی کے پل سے گزرنے کے ٹھیک ایک منٹ بعد بم دھماکہ۔ 60 کلوگرام بارودی مواد استعمال کیا گیا۔ پل کا لمبہ 500 گز تک بکھر گیا۔
- 17 دسمبر قاضی حسین احمد متحدہ مجلس عمل کے قائم مقام صدر مقرر۔
- 25 دسمبر صدر پرویز مشرف پر پھر قاتلانہ حملہ 17 افراد جاں بحق 52 زخمی۔
- 2004ء
- کیم جنوری صدر جنرل پرویز مشرف نے پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا۔
- 15 جنوری دو سال کے قتل کے بعد پاکستان اور بھارت کے درمیان سمجھوتہ ایکسپریس سروس بحال۔
- کیم فروری ڈاکٹر یو کائیو کیسٹرن ٹیکنالوجی ایران لیبیا اور شمالی کوریا کو منتقل کرنے کا اعتراف۔
- ☆ سانحہ مشرقی پاکستان کے اہم کردار جنرل اے کے نیازی کا 89 برس کی عمر میں انتقال۔
- 4 فروری میر پور آزاد جموں و کشمیر ٹیلی ویژن سٹیشن کی نشریات کا آغاز 10 کروڑ روپے لاگت آئی۔
- 5 فروری صدر مشرف نے ڈاکٹر عید القدر خان کی خدمات کے پیش نظر انہیں معافی دے دی۔
- 18 فروری شکر پڑیاں (اسلام آباد) میں قومی یادگار تعمیر کرنے کی منظوری ساتھ تحریک پاکستان سے متعلق نمائشوں کیلئے عجائب گھر ہوگا۔ لاگت کا تخمینہ 427 ملین روپے لگایا۔
- 20 فروری نصابی کتب کے معیار کو بہتر بنانے اور فراہمی یقینی بنانے کے لیے نئی حکومتی پالیسی کا اعلان۔
- 21 فروری پنجاب زیر تربیت ڈاکٹروں کا وظیفہ 6 ہزار سے بڑھا کر 10 ہزار روپے ماہانہ کرنے کا اعلان۔
- ☆ ملک میں تیار کردہ جف 111 اغرنوی بیلنسک میزائل کا نظام پاکستان آرمی کے حوالے۔
- 26 فروری 25 آرمرڈ گاڑیاں اور 80 انفرارڈ ٹینک پاک فوج کے حوالے۔
- ☆ صوبہ پنجاب کا 5 سالہ بہبود آبدی پروگرام۔
- 7 مارچ جنوبی وزیرستان قبائلی عمائدین کی غیر ملکی دہشت گردوں کی حلاش کے لیے 600 قبائلیوں پر مشتمل فوج کی تشکیل پر آمادگی۔
- ☆ سکھ یاتریوں کے لیے لاہور امرتسر بس سروس شروع کرنے پر رضامندی۔
- 8 مارچ لاہور میں ایف سی کالج اغڑ پاس کا افتتاح۔

- ☆ لاہور میں عمارتوں کی حد بندی 130 سے 200 فٹ کر دی گئی۔
- ☆ 9 مارچ ہزار کلو گرام اسٹیڈیوار ہڈ 2 ہزار کلومیٹر تک لے جانے والے شاہین دوم ہیلک ہپٹ میزائل کا تجربہ۔
- ☆ پاکستان کا سعودی عرب اور بحرین کے ساتھ مل کر اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم کرنے کا منصوبہ۔
- ☆ 10 مارچ کھوکھر اپارٹمنٹس سروس شروع کرنے پر پاک بھارت اصولی اتفاق۔
- ☆ 11 مارچ پاکستان کا مستقبل میں ممکنہ ایٹمی پھیلاؤ روکنے کے لیے قانون سازی کرنے کا فیصلہ۔
- ☆ 25 مارچ ایک ارب روپے کی لاگت سے نقل کینال کی توسیع و مرمت کے منصوبے کا اعلان۔
- ☆ 27 مارچ پنجاب کے غریب کسانوں کو 3 سال تک زمین کھاداج اور پانی مفت دینے کا اعلان۔
- ☆ 30 مارچ حکومت نے ایف سی کالج لاہور کو یونیورسٹی کا چارٹر دے دیا۔
- ☆ 16 اپریل کراچی میں امریکی تفصیلات اور فرانسیسی انجینئرز پر خودکش حملوں کے 9 ملزم گرفتار۔
- ☆ 17 اپریل قومی اسمبلی نے نیشنل سکیورٹی کونسل کا بل منظور کر لیا۔
- ☆ سپریم کورٹ نے شہباز شریف کو وطن واپس آنے کی اجازت دے دی۔
- ☆ 19 اپریل پنجاب لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کے تحت ہاؤسنگ سوسائٹیز کیلئے اراضی کے حصول پر پابندی۔
- ☆ 10 اپریل وفاقی تعلیمی بجٹ کی رقم 80 کروڑ سے بڑھا کر 5 ارب روپے کر دی گئی۔
- ☆ 12 اپریل حکومت کے خلاف نفرت پھیلانے 'فوج میں انتشار پیدا کرنے اور جعلی کاغذات تیار کرنے کے الزامات پر مسلم لیگ ن کے صدر جاوید ہاشمی کو 23 سال قید کی سزا۔
- ☆ 14 اپریل پولیس آرڈر 2002 کو وائس کیم کر کے نافذ کرنے کا فیصلہ۔
- ☆ 24 اپریل پنجاب عوامی سہولیات کی فراہمی کیلئے پنجاب ڈیولپمنٹ فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ۔
- ☆ 26 اپریل جاپان کورس سے ملانے والی عالمی شاہراہ پاکستان سے گزرے گی معاہدے پر دستخط۔
- ☆ 28 اپریل فوج میں اردلی کلچر کا خاتمہ۔
- ☆ 4 مئی چشمہ میں 300 میگا واٹ کا پاور پلانٹ لگانے کیلئے پاک چین معاہدے پر دستخط۔
- ☆ 5 مئی پاکستان کا اسلامک بانڈز جاری کرنے کا فیصلہ۔
- ☆ 7 مئی کراچی مسجد میں نماز جمعہ کے موقع پر خودکش بم دھماکہ میں 13 نمازی شہید 100 زخمی۔
- ☆ 11 مئی شہباز شریف ابو ظہبی سے لاہور آمد کیساتھ ہی جدہ واپس۔ متعدد مسلم لیگی رہنما اور کارکن گرفتار۔
- ☆ پاکستان مسلم لیگ کے 5 دھڑوں کا اتحاد 'عظیم گروپ' جناح گروپ 'ضیاء گروپ' فکشنل لیگ اور جونیئر گروپ کیساتھ سندھ ڈیموکریٹک الائنس کا باضابطہ اتحاد چوہدری شجاعت حسین متحدہ مسلم لیگ کے بلا مقابلہ صدر منتخب۔
- ☆ 20 مئی پنجاب میں بچوں کی گداگری ختم کرنے کا فیصلہ۔ 18 سال سے کم عمر بچوں کو ہائش خوراک، تعلیم و تربیت دی جائے گی۔
- ☆ 25 مئی متحدہ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمن قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر مقرر۔

- 29 مئی ☆ حنف ۷ سیریز کے غوری میزائل (ریج 1500 کلومیٹر) کا کامیاب تجربہ۔
- 30 مئی ☆ فلیٹیر ہوٹل لاہور ایک ارب 21 کروڑ روپے میں فروخت۔
- 31 مئی ☆ کراچی دہشت گردوں کی فائرنگ سے سکالر و معتمد مفتی نظام الدین شامزئی شہید۔
- کیم جون پاکستان پیپلز پارٹی پٹریاٹ اور پیپلز پارٹی شیرپاؤ گروپ کا ادغام۔
- 4 جون درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے بیلٹسک میزائل حنف ۷ کا دوسرا کامیاب تجربہ۔
- 7 جون وزیر اعلیٰ سندھ علی محمد مہر مستغنی ارباب غلام رحیم کا نام تجویز۔
- 9 جون اسلامی ترقیاتی بینک کا پاکستان کو خام تیل اور پٹرولیم مصنوعات کی خریداری کے لیے 100 ملین ڈالر دینے کا اعلان۔
- 10 جون ☆ کورکمانڈر کراچی کے قتلے پر حملہ 6 فوجیوں سمیت 11 افراد جاں بحق 14 زخمی۔
- 11 جون ☆ کاشکاروں کیلئے 166 ارب کارلیف جیکبج۔ زرعی قرضوں پر سود میں کمی، مشینری پر ڈیوٹی ختم۔
- 12 جون وانا آپریشن پھر شروع، نیلی کا پٹروں سے بمباری سے 40 مکانات تباہ 40 جنگجو ہلاک۔
- معروف نعت گو اور شاعر حفیظ تاب انتقال کر گئے۔
- 13 جون کورکمانڈر کراچی پر حملے کے 8 ملزم بھاری اسلحہ اور گولہ بارود سمیت گرفتار۔
- 14 جون پٹی آئی اے کے ہیرون ملک کراچیوں میں ساڑھے 8 ہزار روپے تک اضافہ۔
- 16 جون پاکستان امریکہ کا غیر نیٹو بڑا اتحادی ملک بن گیا۔
- 18 جون وانا میں مطلوب کمانڈر نیک محمد میزائل حملے میں 6 ساتھیوں سمیت جاں بحق۔
- 22 جون عمران خان نے جہاں کو طلاق دے دی۔
- 23 جون پاکستان اور بھارت ممبئی اور کراچی میں 14 سال بعد قونصلیٹ کھولنے پر رضامند۔
- 26 جون وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی مستغنی 29 جون کو شجاعت حسین وزیراعظم نامزد۔
- 2 جولائی عراق میں اغوا کاروں نے پاکستانی امجد حفیظ کو رہا کر دیا۔ وہ 9 جولائی کو وطن پہنچے۔
- ☆ لاہور ہائیکورٹ نے پنجاب کی جیلوں میں بچوں، خواتین اور خطرناک ملزمان کے ویڈیو ٹرائل شروع کرنے کی ہدایت کر دی۔
- 14 جولائی صدر نے امتناع توہین عدالت کے لیے نیا آرڈیننس جاری کر دیا۔
- 17 جولائی مزاحیہ اداکار حاجی الہیادول کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔
- 20 جولائی صوبوں میں 1991ء کے معاہدے کے تحت پانی کی تقسیم اور بڑے ڈیم بنانے پر اتفاق۔
- 21 جولائی پاکستان پینل کوڈ 1860ء میں ترمیم کا مسودہ قانون تیار تہمت لگانے والے کو 5 سال قید اور ایک لاکھ جرمانہ ہوگا۔

- 23 جولائی پنجاب، کنٹریکٹ ڈاکٹروں کو مستقل کرنے، گنگائیڈورڈ میڈیکل کالج کو یونیورسٹی بنانے کا اعلان۔
- 24 جولائی حکومت نے خان ریسرچ لیبارٹریز کے زیر حراست سابق اعلیٰ افسران رہا کر دیئے۔
- 27 جولائی چشمہ نیوکلیر پاور پراجیکٹ سمیت 83 ارب روپے مالیت کے 17 منصوبوں کی منظوری۔
- 28 جولائی عراق میں دہمغوی پاکستانی راجہ آزاد اور سجاد نعیم قتل۔
- 30 جولائی پنجاب نے گندم کی نقل و حمل پر پابندی اٹھانے سے انکار کر دیا۔
- 13 اگست پنجاب میں نہری نظام کے ذریعے ہائیڈل پاور سٹیشن بنانے کے لیے 48 مقامات کا نشانہ بنی۔
- صوبے میں 3 چھوٹے ڈیم تعمیر کرنے کی منظوری۔
- 5 اگست پاکستان اور بھارت کا سیاحین کو غیر فوجی علاقہ قرار دینے پر اتفاق۔
- 18 اگست کراچی میں جامعہ بنوریہ کے باہر 2 بم دھماکوں میں 9 افراد جاں بحق 45 زخمی۔
- 10 اگست صحت کے شعبے میں بہتر خدمات کے لیے قومی صحت کمیشن قائم۔
- 13 اگست پاکستان انٹرنیشنل چیئیر آف کامرس کا مرس 59 واں رکن بن گیا۔
- 18 اگست شوکت عزیز قومی اسمبلی کے 2 حلقوں میں اے 59 تک اور این اے 229 قمر پارکرون کے ضمنی الیکشن میں کامیاب۔
- 19 اگست امن و امان بہتر بنانے اور نشیات کی سرنگٹ پر قابو پانے کے لیے امریکہ کا پاکستان کے لیے 3 کروڑ ڈالر امداد کا اعلان۔
- 20 اگست پنجاب ہیلیکوپٹر بھارت پر وگرام کی منظوری۔ خطیر رقم مختص کرنے کا اعلان۔
- 21 اگست ایوان صدر وزیر اعظم ہاؤس، جی ایچ کیو، کونشن سنٹر لال حویلی اور امریکی سفارتخانے سمیت اسلام آباد کی اہم عمارتوں کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنانے والے دہشت گرد بھاری اسلحہ سمیت گرفتار۔
- ☆ پنجاب میں شدید زخموں کے لیے ہیلی کاپٹر سروس کا اعلان۔
- 23 اگست دہشت گردی کے خاتمے، مذہبی ہم آہنگی، امن و امان کیلئے 45 رکنی مرکزی علماء و مشائخ کونسل قائم۔
- 24 اگست افغانستان 400 سے زائد پاکستانی قیدی رہا۔
- ☆ امارات کا پاکستان کو 512 میگاواٹ کے دو پاور پلانٹس دینے کا اعلان۔
- ☆ بزرگ شہر یون کی فلاح و بہبود کے لیے ریلیف پیکیج تیار۔
- ☆ وزیر اعظم چوہدری شجاعت حسین عہدے سے مستعفی وفاقی کابینہ تحلیل۔
- 27 اگست حکومتی اتحاد کے نامزد امیدوار شوکت عزیز وزیر اعظم نامزد 29 اگست کو حلف اٹھایا۔
- ☆ 32 رکنی وفاقی کابینہ نے حلف اٹھایا۔
- ☆ واہگہ بارڈر پر 19 پاکستانی اور 36 بھارتی قیدیوں کا تبادلہ۔
- 3 ستمبر وزیر اعظم شوکت عزیز نے وزراء کے غیر ملکی دوروں پر پابندی لگادی۔
- 4 ستمبر 26 وزراء نے مملکت نے عہدوں کا حلف اٹھایا۔

- ☆ دولت مشترکہ پارلیمانی ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی نے پاکستان کی رکنیت بحال کر دی۔
- 9 ستمبر ☆ وانا، محمود قبائل کے علاقے میں بمباری سے غیر ملکیوں سمیت 50 افراد ہلاک 20 زخمی۔
- ☆ آصف زرداری شیل طرز ٹرنس میں بری۔
- 12 ستمبر افغانستان میں قید 375 پاکستانی رہا۔
- 15 ستمبر جنوبی وزیرستان میں جہڑ میں 12 جنگجو اور 6 فوجی ہلاک جاں بحق۔
- 21 ستمبر پنجاب اسمبلی میں بچے کو دودھ پلانے تک مطلقہ کوٹان تنقید دینے کی قرارداد منظور۔
- 24 ستمبر پنجاب میں رول ہیلیکھ سنز کی اپ گریڈیشن کے لیے ایک ارب روپے مختص۔
- 26 ستمبر صدر شرف پر قاتلانہ حملے میں ملوث القاعدہ رہنما امجد فاروقی نوابشاہ میں قتل۔
- ☆ پاکستان نے عالمی ایٹمی ایجنسی کو ڈاکٹر قدیر سے انٹرویو سے روک دیا۔
- ☆ انڈیہ ٹرک اور غیر تربیت یافتہ مزدور ہرون ممالک بھیجنے پر پابندی۔
- 12 اکتوبر سیالکوٹ کی مسجد میں خودکش بم دھماکہ 130 افراد جاں بحق 50 سے زائد زخمی۔
- 17 اکتوبر ملتان مولانا اعظم طارق کی برسی کے موقع پر اجتماع میں کاریم دھماکے سے 141 افراد جاں بحق۔
- 19 اکتوبر کراچی میں دہشت گردوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مفتی جمیل احمد اور مولانا غازی احمد تونسوی کو شہید کر دیا۔
- 12 اکتوبر درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے جدید ترین غوری خف 7 میزائل کا کامیاب تجربہ۔
- ☆ صدر شرف پر قاتلانہ حملے میں ملوث حرکت المجاہدین کے سربراہ کامران کو عمر قید جائیداد ضبط۔
- ☆ پنجاب حکومت کی طرف سے صوبہ بھر میں نئی مساجد کی تعمیر پر پابندی۔
- 18 اکتوبر قومی اسمبلی سے توہین عدالت اور انسداد دہشت گردی ایکٹ میں ترامیم کی منظوری۔
- 26 اکتوبر کاروکاری غیرت کے نام پر قتل سیاہ کاری اور توہین رسالت سے متعلق بل منظور۔
- 27 اکتوبر 5 ہزار اور 20 روپے کے نئے نوٹ جاری کرنے کا فیصلہ۔
- 29 اکتوبر پنجاب میں زکوٰۃ کی منصفانہ تقسیم کے لیے مانیٹرنگ نظام وضع کر دیا گیا۔
- 30 اکتوبر میاں نواز شریف کے والد میاں محمد شریف سعودی عرب میں انتقال کر گئے۔
- 5 نومبر پنجاب میں بچوں کے سکول چھوڑنے کی شرح کم کرنے کے لیے انٹرنس سیکم متعارف۔
- 8 نومبر امریکی کمپنی کا پاکستان میں انرجی پیکٹر میں 5 سال میں 1.2 بلین ڈالر سرمایہ کاری کا منصوبہ۔
- 9 نومبر بھارت سے 25 پاکستانی قیدی رہا۔
- 12 نومبر قومی یوتھ پالیسی 2004-05ء کا سودہ جاری۔ 2005ء کو یوتھ ایئر قرار دے دیا گیا۔
- 21 نومبر پاکستان کے لیے 30 کروڑ ڈالر کی امریکی امداد منظور۔
- 22 نومبر بی ایم ڈبلیو ٹرنس میں ضمانت منظور سپریم کورٹ سے آصف زرداری رہا۔

- ☆ پاکستان اور مالدیپ میں خارجہ امور میں مشاورت کا سمجھوتہ۔ مالدیپ کو ایک پورٹ کریڈٹ 'نوجی تربیت اور تعلیمی وظائف' دینے کا اعلان۔
- ☆ 26 نومبر دیت نام برازیل 'سعودی عرب سے معاہدوں اسلام آباد میں نئے ایئر پورٹ کی منظوری۔
- ☆ 27 نومبر وائس نام قائم 'نوجی چوکیاں ختم اور گرفتار بے گناہ قبائلی رہا کرنے کا حکومتی اعلان۔
- ☆ 29 نومبر پاکستان نے نگہیار ڈیم کی تعمیر رکوانے کے لیے ورلڈ بینک سے رابطہ کر لیا۔
- ☆ 2 نومبر پاکستان اور برازیل کے فضیات کی روک تھام 'خوراک کے تحفظ' سیاسی مشاورت اور ویزہ پابندیاں نرم کرنے کے 4 معاہدوں پر دستخط۔
- ☆ یکم دسمبر زمین سے زمین پر کم رینج والے (290 کلومیٹر) ایٹمی میزائل 'حف III اغرنوی کا تجربہ۔
- ☆ 2 دسمبر پاک افغان سرحد کی حفاظت و گمرانی کے لیے امریکی نظام پاکستان کے حوالے۔ جاسوس طیارے 'بینک طیارہ 'حسن میزائل بھی فراہم کرنے کا اعلان۔
- ☆ 3 دسمبر پنجاب میں قرآن پورڈ قرآن سوزیم قرآن لائبریری قائم کرنے کا فیصلہ۔
- ☆ 4 دسمبر مونا باؤ کوکھر اپارٹو بے ٹریک کی 2 ارب 10 کروڑ روپے سے مرمت کرنے کا فیصلہ۔
- ☆ 5 دسمبر پورٹ قاسم پرائیویٹ جی گیس سپلائی ٹریڈنگ کا افتتاح۔
- ☆ 6 دسمبر دہشت گردی و فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے انسداد دہشت گردی ڈائریکٹوریٹ قائم کرنے کا فیصلہ۔
- ☆ 7 دسمبر ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو تحقیقات کی غرض سے کسی دوسرے ملک کے حوالے کرنے سے پاکستان کا انکار۔
- ☆ 8 دسمبر نابالغ ملزموں کے لیے الگ عدالتیں ختم۔
- ☆ 9 دسمبر غریب ملکوں کو عالمی معیشت میں فائدے دینے پر پاکستان اور برطانیہ متفق۔
- ☆ 10 دسمبر زمین سے زمین پر مار کرنے والے ایٹمی میزائل 'حف IV شاہین I (رینج 700 کلومیٹر) کا تجربہ۔
- ☆ 11 دسمبر سینٹ میں انسداد دہشت گردی تربیتی ایکٹ منظور۔
- ☆ 12 دسمبر کوئٹہ میں بم دھماکہ 'نوجی سمیت 11 افراد جاں بحق' 25 افراد زخمی۔
- ☆ 13 دسمبر سرمایہ کاری کا فروغ 'غیر ملکی سرمایہ کاروں کیلئے ویزا پالیسی نرم کرنے کا فیصلہ۔
- ☆ 14 دسمبر کراچی سے جیش المسلمین کا ماسٹر مائنڈ آغا اکبر اور کالعدم تنظیم کے 2 ارکان گرفتار۔
- ☆ 15 دسمبر پاکستان پر عائد تمام امریکی پابندیاں ختم '2009 دسمبر 3 ارب ڈالر امداد کے لیول میں توسیع۔
- ☆ 16 دسمبر پنجاب میں قرآن مجید بنانے کے لیے 3 کروڑ روپے مختص۔
- ☆ 17 دسمبر 4 ہزار کرافٹس اور 4 ملٹری اسالٹ بوٹس پاک بحریہ کے حوالے۔
- ☆ 18 دسمبر نئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل نہ کرنے کا فیصلہ۔

- 14 دسمبر چین پاکستان کو 50 کروڑ ڈالر امداد دینے پر آمادہ سینڈک پراجیکٹ کی لیز میں 20 سال کی توسیع پر بھی آمادگی۔
- 15 دسمبر چین کا چشمہ پاور پلانٹ کے لیے 15 کروڑ ڈالر امداد دینے کا اعلان 8 معاہدوں پر دستخط۔ 50 پاکستانی طلباء کو وظائف دینے کا اعلان۔ چینی کمپنی گولڈم زام ڈیم پر کام شروع کرنے پر آمادہ۔ پاکستان نے چین کو مارکیٹ اکانومی کا درجہ دے دیا۔
- 16 دسمبر چینی کمپنی پاکستان میں ایک کروڑ ڈالر سے پلاسٹک فیکٹری لگائے گی۔
☆ شنگھائی میں پاکستانی قونصلیٹ کا سنگ بنیاد۔
- 18 دسمبر شادی کھانوں پر ایک ماہ قید 5 لاکھ روپے جرمانہ۔ چراغاں آتش بازی 'فائرنگ' ممنوع۔
- 21 دسمبر انسداد دہشت گردی اور اسٹی عدم پھیلاؤ پر پاک روس اتفاق۔
☆ سپیکر سے نازیبا رویے پر ارکان کی رکنیت ختم کی جاسکے گی، نئے ضابطہ اخلاق کی منظوری۔
- 22 دسمبر یوٹیلیٹی بلز کی ڈاکٹانوں میں وصولی کا فیصلہ۔ انسانی حقوق کمیشن کا بل منظور۔
- 23 دسمبر قائد اعظم عالمی سرورے میں جنوبی ایشیا کے عظیم ترین رہنما قرار پائے۔ گاندھی دوسرے سبھاں چندر بوس تیسرے، بھٹو چوتھے پرویز مشرف پانچویں، نہرو چھٹے نمبر پر ہے۔
☆ پنجاب بھر میں تمام طلباء تنظیموں پر پابندی۔
- 24 دسمبر صدر پرویز مشرف پر قاتلانہ حملے کے مجرم فوجی اسلام الدین کو سزائے موت، حوالدار یونس کو 10 سال قید کی سزا کا حکم۔
- 25 دسمبر پنجاب میں تمام مڈل سکول 3 سال میں ہائی سکول بنانے کا فیصلہ۔
- 26 دسمبر مزدوروں کی کم از کم اجرت 2500 سے بڑھا کر 3000 ماہانہ پنشن 700 سے بڑھا کر 1000 فیصل آباد اور کراچی میں انڈسٹریل سٹیشن بنانے کا فیصلہ۔
- 27 دسمبر بھارت نے معمر اور کسن پاکستانوں کے لیے دیزہ کی شرط ختم کر دی۔
- 29 دسمبر ہائر ایجوکیشن کمیشن نے ملک میں 176 تعلیمی ادارے غیر قانونی قرار دیے۔
- 30 دسمبر پاکستان کے پہلے اسلامک بانڈز کے اجراء کا فیصلہ۔

2005ء

- 30 جنوری لاہور میں ملکی تاریخ کی پہلی میراتھ میں 10 ہزار افراد کی شرکت۔
- یکم فروری پٹرول 2، مٹی کا تیل ایک روپے اور ڈیزل 95 پیسے فی لیٹر مہنگا۔
- 5 فروری مسلم لیگ (ن) کے صدر شہباز شریف اور تہینہ درانی نے شادی کر لی۔
- 10 فروری بارشوں کی وجہ سے ڈیم ٹوٹنے سے آدھا پانی ڈوب گیا۔ درجنوں دیہات تباہ۔
- 11 فروری سندھ میں سرکاری ملازمین کی بھرتی کے لیے عمر میں 10 سال کی رعایت دینے کا فیصلہ۔
- 23 فروری لاہور کے اچھرہ بازار میں ہولناک آتشزدگی 600 دکانیں تباہ ہو گئیں۔

- کیم مارچ 1.57 روپے ڈیزل 1.05 روپے اور مٹی کا تیل 94 پیسے مزید مہنگا ہو گیا۔
- 3 مارچ مختار اس مائی کیس میں مزائے موت کے 5 طرم بری چھٹے کی سزا عمر قید میں تبدیل۔
- 4 مارچ کراچی سرکولریلے کی بحالی، گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد نے آزمائشی ٹرین میں سفر کیا۔
- 8 مارچ کراچی سرکولریلے کے پہلے مرحلے کا باضابطہ افتتاح وزیراعظم شوکت عزیز نے کیا۔
- 10 مارچ کراچی پورٹ پر پاک بحریہ کے جہاز میں آگ لگنے سے 6 افراد جاں بحق، 10 زخمی۔
- 15 مارچ پٹرول ایک روپے 57 پیسے اور ڈیزل 35 پیسے فی لیٹر مہنگا ہو گیا۔
- 18 مارچ سوئی میں سینیٹ ریڈیو کا کارڈ اکثر شازیہ اپنے شوہر محمد خالد کے ساتھ لندن روانہ۔
- 19 مارچ شاہین نو میزائل کا کامیاب تجربہ۔
- 19 مارچ ڈیرہ راجہ جہاں کی درسگاہ میں دھماکہ 63 افراد جاں بحق، 50 سے زائد زخمی۔
- کیم اپریل پاکستان نے زمین سے زمین پر مار کرنے والے ابدالی میزائل کا تجربہ کیا۔
- 14 اپریل حیدر آباد اضلاع میں تقسیم ٹنڈوالہ پارٹنڈو محمد خان اور غیاری کو اضلاع بنانے کا اعلان۔
- 14 اپریل پنجاب اسمبلی میں قرارداد منظور کہ خواتین پر تشدد و ہشت گردی قرار دیا جائے۔
- 17 اپریل سری نگر، مظفر آباد بس سروس کا آغاز ہوا۔
- کیم مئی جاپان نے پاکستان کی امداد بحال کر دی۔
- 3 مئی لاہور میں گیس سلنڈر پھٹنے سے 3 ہلاک و 28 افراد ہلاک۔
- 4 مئی صدر شرف پرقاٹلانہ حملے کا ماسٹر پلانڈ اور القاعدہ کا امیر زکریا بونج 5 ساتھیوں سمیت گرفتار۔
- 17 مئی مختلف ممالک کے 58 علماء نے فتویٰ دیا کہ اسلام میں خودکش حملے حرام ہیں۔
- 27 مئی دربار بری امام اسلام آباد میں خودکش دھماکہ 20 زائرین جاں بحق، 200 زخمی ہو گئے۔
- 18 جون پی ٹی سی ایل کی جھکاری 2 ارب 59 کروڑ ڈالر کی ریکارڈ ہوئی۔
- 22 جون دریائے کاٹل اور سوات میں سیلاب پشاور چارسدہ اور نوشہرہ میں متعدد دیہات زیر آب۔
- 23 جون بلوچستان کے لیے 10 ارب روپے کا پیکیج، وفاقی ملازمتوں میں 5.4 فیصد کوٹہ دینے کا فیصلہ۔
- 26 جون وزیراعلیٰ بلوچستان جام میر محمد یوسف کی رہائش گاہ پر راکٹ باری اور فائرنگ۔
- 28 جون آئیٹیکل فابریٹ ورک سمنڈر میں پہنچے سے 11 ہزار سرکٹ بند انٹرنیٹ رابٹوں میں قحط۔
- 29 جون سٹیٹ بینک آف پاکستان نے 5 روپے کا کرنسی نوٹ بند کر دیا۔
- کیم جولائی پٹرول 3.41، ڈیزل 2.68، مٹی کا تیل 1.55 روپے فی لیٹر مہنگا، گیس 5.81 فیصد مہنگی۔
- کیم جولائی گندم آٹا اور چینی ڈیوٹی فری برآمد کرنے کی اجازت۔
- 3 جولائی سیلاب سے میانوالی تونسہ اور جتوئی میں جاہی لیک کی 5 بستیاں دریا برد ہو گئیں۔
- 4 جولائی کوئٹہ میں سابق افغان وزیر داخلہ وکیل متوکل کے بمبائی کو قتل کر دیا گیا۔ دریائے سندھ سوات اور
- کاٹل میں سیلاب سے سینکڑوں مکانات منہدم ہو گئے۔

- 5 جولائی بغداد میں پاکستانی سفیر کو قاتلانہ حملے کے بعد اردن منتقل کر دیا گیا۔
- 7 جولائی ایک معاہدے کے تحت چین پاکستان کو 2013ء تک 4 جیڈ ایف 22 پی اف ریگیٹ دے گا۔
- 11 جولائی سرحد اسمبلی میں حبہ بل پیش کر دیا گیا۔
- 12 جولائی پاکستان کا مالی خسارہ بڑھ کر 6.2 ارب ڈالر ہو گیا۔
- 13 جولائی ٹھوکی کے قریب 3 ٹرینیں ٹکرائیں جس سے 130 مسافر جاں بحق اور 170 زخمی ہو گئے۔
- 14 جولائی سرحد اسمبلی میں حبہ بل منظور کر لیا گیا۔ کوئٹہ 4 بم دھماکوں سے لرز اٹھا۔
- 15 جولائی حبہ بل کے خلاف سپریم کورٹ میں صدارتی ریفرنس دائر کر دیا گیا۔
- 17 جولائی شمالی وزیرستان میں جھڑپ 17 غیر ملکی جنگجو ہلاک 20 شہر پسند گرفتار۔
- 19 جولائی پاک-عریہ کے پڑے میں 3 ہمدرد گرفتار اور 3 جنگی کشتیوں کی شمولیت۔
- 20 جولائی انتہا پسندوں کے خلاف کریک ڈاؤن 200 افراد گرفتار۔ میٹرک کے نصاب تعلیم میں تبدیلی۔
- 24 جولائی وزیراعظم شوکت عزیز نے افغانستان کو مزید 10 کروڑ ڈالر امداد دینے کا اعلان کیا۔
- 26 جولائی پاکستان بھارت ریلوے تھارت شروع۔ پاکستان جیو میں او آئی سی گروپ کا نیا چیئر مین منتخب۔
- 29 جولائی مدارس میں زیر تعلیم غیر ملکی طلباء کو پاکستان چھوڑ دینے کا حکم۔
- یکم اگست شاہنہد کے انتقال پر پاکستان میں 7 روز کے سوگ کا اعلان کیا گیا۔
- 9 اگست سابق وفاقی وزیر ڈیڑہ پک سپریم کورٹ میں اغوا کر کے قتل کر دیا گیا۔
- 11 اگست پہلے پاکستانی کروڑ میزائل "ہایر" کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔
- 12 اگست سپریم کورٹ نے مدارس کی اسناد پر بلدیاتی انتخابات لڑنے کی شرط و اجازت دے دی۔
- 17 اگست بلدیاتی انتخابات کے پہلے مرحلے میں 53 اضلاع میں پولنگ ہوئی۔ پاکستانی خاتون ایجنٹ سے قریبی روابط پر پاکستان میں برطانیہ کا فحش اتاشی برطرف۔
- 18 اگست انتخابی جھڑپوں میں 11 افراد ہلاک ہو گئے۔ پشاور بنوں اور نوشہرہ کے کئی علاقوں میں خواتین کو روٹ ڈالنے سے روک دیا گیا۔
- 20 اگست صدر پرویز مشرف پر قاتلانہ حملے میں ملوث فوجی اہلکار عبدالسلام کو ملتان میں پھانسی۔
- 23 اگست ملک بھر میں مدارس کی رجسٹریشن شروع۔ فیصل آباد کراچی سوئڈن منصوبے کی منظوری۔
- 24 اگست کولہ میں ایف سی کی چیک پوسٹ پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ ملک بھر کے مزید 54 اضلاع میں بلدیاتی انتخابات کے دوسرے مرحلے کے لیے پولنگ ہوئی۔
- 26 اگست صدر مشرف پر خودکش قاتلانہ حملے میں ملوث 15 افراد کو سزائے موت 3 کو قید کی سزائیں۔
- 29 اگست پاکستان اور بھارت نے مطلوبہ دہشت گردوں کی فہرٹیں ایک دوسرے کے حوالے کر دیں۔ متبادل توانائی کے ترقیاتی بورڈ کے قیام کے لیے آرڈیننس جاری کیا گیا۔
- یکم ستمبر پٹرول 3.67 ڈیزل 2.85 اور مٹی کا تیل 1.47 روپے مزید مہنگا ہو گیا۔ سپریم کورٹ نے سونیا ناز کیس

- ☆ کی رپورٹ طلب کر لی۔ 8 مئی قمری اور بین طیارے پاکستان کے حوالے۔
- ☆ پاکستانی اور اسرائیلی وزرائے خارجہ خورشید قصوری اور سلوان شالوم کی استنبول میں ملاقات۔
- 4 ستمبر ملک میں قدرتی گیس کے سوئی سے بھی بڑے ذخائر دریافت ہوئے۔
- 10 ستمبر ایسٹریڈیم میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے مقدمے کی فائلیں گم ہو گئیں۔
- 12 ستمبر دابکہ بارڈر پر 147 پاکستانی اور 435 بھارتی قیدیوں کا تبادلہ ہوا۔
- 22 ستمبر لاہور میں 2 سائیکل بم دھماکوں سے 6 افراد ہلاک اور 30 زخمی ہو گئے۔
- 27 ستمبر سندھ میں گیارہویں جماعت میں سندھی زبان کی تدریس لازمی قرار دے دی گئی۔
- یکم اکتوبر پٹرول 3.68 ڈیزل 2.59 اور مٹی کا تیل 1.87 روپے مزید مہنگا ہو گیا۔
- 13 اکتوبر پاکستان اور بھارت کے مابین سیلک میزائل تجربات کی پیشگی اطلاع دینے کا معاہدہ ہو گیا۔
- 15 اکتوبر بلدیاتی انتخابات کے تیسرے مرحلے کی پولنگ۔ سرگودھا میں دو بم دھماکے 4 افراد ہلاک۔
- 18 اکتوبر اسلام آباد سرحد آزاد کشمیر اور پنجاب میں قیامت خیز زلزلہ شدت 7.6 تھی۔ آزاد کشمیر اور ہزارہ ڈویژن میں وسیع تباہی۔ لاکھوں مکانات زمین بوس 3 لاکھ افراد جاں بحق وزخمی۔
- 19 اکتوبر زلزلہ زدہ علاقوں میں امدادی کارروائیوں کے لیے 5 بیس کمپ قائم۔ وفاقی کابینہ نے 4 کمیشیاں بنا دیں۔ کراچی میں امدادی سامان جمع کرانے کی مہم انتہائی تیز ہو گئی۔
- 12 اکتوبر متاثرین زلزلہ کی بحالی کے لیے اٹھارٹی بنادی گئی۔
- 16 اکتوبر بارغ میں پاک فوج کا امدادی ہیلی کاپٹر گر کر تباہ۔ 14 افسران سمیت 6 فوجی شہید۔
- 22 اکتوبر ملک بھر میں اگست سے نیا تعلیمی سال شروع کرنے کا فیصلہ۔ تعلیم کیلئے جی ڈی پی کا 4 فیصد مختص۔
- 24 اکتوبر امدادی سرگرمیوں کے لیے سینکڑوں امریکی فوجی مظفر آباد پہنچ گئے۔
- 26 اکتوبر جینوا کانفرنس میں پاکستان کی امداد کیلئے 58 کروڑ ڈالر کے وعدے کیے گئے۔
- یکم نومبر یو بی سی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں زلزلے سے 17 ہزار طلبہ ہلاک ہوئے۔
- 2 نومبر صدر مشرف نے نواز شریف کو بیٹے کے علاج کیلئے لندن جانے کی اجازت دے دی۔
- 6 نومبر صدر پرویز مشرف نے ایف 16 طیاروں کی رقم بحالی کے کاموں پر خرچ کرنے کا اعلان کیا۔
- 7 نومبر پونچھ راولا کوٹ سیکٹر میں امدادی سامان کی ترسیل کیلئے کنٹرول لائن کھول دی گئی۔
- 9 نومبر چوکھی اڈی سیکٹر میں کنٹرول لائن پر کراسنگ پوائنٹ کھول دیا گیا۔
- 11 نومبر حکومت اور عالمی اداروں کی ابتدائی رپورٹ میں کہا گیا کہ زلزلے سے 57 لاکھ افراد متاثر اور 15 ارب ڈالر کا نقصان ہوا۔ خیمہ بستیاں مظفر آباد سے باہر منتقل کرنے پر متاثرین کا مظاہرہ لاشمی چارج اور گرفتاریاں۔
- 12 نومبر رضا کار تحریک کی رجسٹریشن تحریک میں 1500 افراد کا ایک دستہ تیار کیا گیا۔
- 14 نومبر کے ای ایس سی کی جنگاری کے معاہدے پر دستخط۔ سرحد اور آزاد کشمیر کے متاثرین کو 2 ارب 90 کروڑ

- روپے کی ادائیگی۔ سہ پانی، مینڈھر کا کنٹرول لائن پر چوتھا کراسنگ پوائنٹ اوپن۔
16 نومبر کنٹرول لائن پر پانچواں کراسنگ پوائنٹ کھول دیا گیا۔
- اسلام آباد و وزیر کا نفرنس میں زلزلہ زدگان کیلئے 5 ارب 83 کروڑ ڈالر کے وعدے۔
18 نومبر
- چیرنگا ژاپنی 77 دیں سالگرہ پر بچی کے باپ بن گئے۔
22 نومبر
- احتساب عدالت سے مسلسل غیر حاضری پر آصف زرداری اشتہاری قرار۔ مرتضیٰ بھٹو قتل کیس میں
26 نومبر زرداری کی بریت کی درخواست مسترد۔ سوکس عدالت میں بینظیر کی پیشی، ملکیتی ٹرسٹ کا انکشاف۔
- پی آئی اے میں غیر قانونی بھرتی احتساب عدالت سے بینظیر اور ان کے ساتھی بری۔
یکم دسمبر شمشاد اختر سٹیٹ بینک آف پاکستان کی پہلی خاتون گورنر بن گئیں۔
- گیارہویں جماعت کی انگریزی کتاب میں شامل متنازع عظیم "دی لیڈر" نصاب سے خارج۔
3 دسمبر
- زلزلہ زدہ علاقوں کی تعمیر نو کے کاموں کی نگرانی کے لیے پارلیمانی کمیٹی تشکیل دے دی گئی۔ شمالی
5 دسمبر وزیرستان میں جنگجوؤں اور ڈاکوؤں میں جھڑپ کے بعد 4 اکوڑوں کو سرعام پھانسی۔
- لاہور میں براتیوں سے بھری بس میں رکھے آتش بازی کے سامان میں آگ لگنے سے 45 افراد زخمی
7 دسمبر جل گئے۔ امرتسر سے آزمائشی بس لاہور پہنچ گئی۔
- امریکہ سے دو F-16 طیارے پاکستان پہنچ گئے۔
11 دسمبر
- کولمبوس صدر جنرل پرویز کے دورے کے موقع پر تخریب کاروں نے راکٹ فائر کیے۔
13 دسمبر
- ڈیرہ بگٹی میں شری پسندوں نے حملہ کر کے ہرنائی سیکشن پر ریلوے پل اڑا دیا۔ متحدہ اپوزیشن نے زلزلہ
20 دسمبر زدگان کے لیے بنائی گئی پارلیمانی کمیٹی میں شمولیت سے انکار کر دیا۔
- کراچی میں کالا باغ ڈیم اور گریٹر قتل کینال کے خلاف اپوزیشن ریلی۔ کولمبو ڈیرہ بگٹی، ہرنائی میں
22 دسمبر سرکاری تھیںبات پر راکٹوں سے حملے بارکھان میں بجلی کے دو ٹاور تباہ۔

2006ء

- 2 جنوری پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ دانشور، مصور حنیف رائے انتقال کر گئے۔
- 3 جنوری اپوزیشن لیڈر اور 7 وزراء سمیت 50 مینبر ریٹائر۔
- ☆ شمشاد اختر نے گورنر سٹیٹ بینک کے عہدے کا چارج سنبھال لیا۔
- 7 جنوری سابق عالمی سکواش چیمپین روشن خان 79 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔
- 14 جنوری باجوڑ ایجنسی میں دھماکے 18 افراد ہلاک۔
- 18 جنوری صدر کا قومی مالیاتی ایوارڈ میں تراسیم کا اعلان۔ صوبوں کا حصہ 45.33 فیصد مقرر۔
- 20 جنوری کراچی کیلئے 24 ارب 78 کروڑ روپے کے میکانیکی پروڈیکٹ کا اعلان۔
- 27 جنوری سیاسی رہنما اور عوامی پیش پارتی کے رہبر خان عبدالولی خان 89 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔

- 29 جنوری لاہور میں پراسن میراتھن خواتین سمیت ہزاروں افراد کی شرکت۔
- 31 جنوری کھوکھرا پارمونیا ڈریل سروس پر پاک بھارت مذاکرات کامیاب۔
- 2 فروری سعودی عرب کے فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کا دورہ پاکستان۔ صدر پرویز مشرف نے سعودی فرمانروا کو پاکستان کا سب سے بڑا اسول اعزاز ”نشان پاکستان“ دیا۔
- 3 فروری توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر پاکستان سمیت اسلامی دنیا میں زبردست احتجاجی مظاہرے۔
- 5 فروری سوئی گیس فیلڈ پلانٹ پر میزائلوں اور راکٹوں سے حملہ، بجلی کا نظام تباہ 19 افراد جاں بحق۔
- 8 فروری اکبرنگی کے قلعے میں دھماکے سے 5 افراد ہلاک، اسلحہ ڈپو تباہ۔
- ☆ سابق ٹیسٹ کرکٹر میجر کرنل (ر) شجاع الدین لندن میں انتقال کر گئے 19 ٹیسٹ کھیلے۔
- 11 فروری بنگو میں عاشورہ پر دھماکے میں 41 افراد جاں بحق۔
- 14 فروری لاہور میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف احتجاج میں زبردست مظاہرے۔
- 18 فروری بھارت جانے کے لیے تاریخی ”قہر ایکسپریس“ کی کراچی سے روانگی۔
- ☆ اسلام آباد میں ڈنمارک کا سفارتخانہ ہندوستان نے کوہنہ بیگن سے سفیر واپس بلا لیا۔
- 20 فروری پاکستان کا اٹلی میزائل تحفہ دوم کا کامیاب تجربہ 200 کلومیٹر تک ہدف کو نشانہ بنا سکتا ہے۔
- 22 فروری کورکما ڈر کراچی کے قافلے پر حملہ کرنے والے 11 ملزمان کو سزائے موت اور جرمانے کی سزا
- جائیدادیں ضبط کرنے کا حکم۔
- 2 مارچ شمالی وزیرستان میں کارروائی غیر ملکیوں سمیت 50 جنگجو ہلاک۔
- 3 مارچ کراچی میں امریکی قونصل خانے کے قریب خودکش دھماکہ ایک امریکی سمیت 4 افراد ہلاک۔
- 13 مارچ محمد میاں سومرو چیئر مین سینٹ جان محمد جمالی ڈپٹی چیئر مین منتخب۔ وسیم جادو دوبارہ قائد ایوان مقرر۔
- 17 مارچ نئے چیف الیکشن کمیشن جسٹس (ر) قاضی محمد فاروق نے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔
- 19 مارچ زلزلے کی پیشین گوئی کیلئے مرکز کے قیام کی منظوری۔
- ☆ معروف اداکار محمد علی لاہور میں انتقال کر گئے۔
- 21 مارچ 500 کلومیٹر تک مار کرنے والے کروڑ میزائل ”بابر“ کا دوسرا کامیاب تجربہ۔
- ☆ ممتاز سماجی شخصیت اور معروف ایڈورٹائزر ایس ایچ ہاشمی انتقال کر گئے۔
- 27 مارچ بلوچستان میں 30 ہزار نئی اسامیوں کا اعلان۔
- کیم اپریل پاکستان شیل ملز کے 75 فیصد حصص 21 ارب 68 کروڑ روپے میں فروخت۔
- 19 اپریل کراچی میں محفل میلاد میں خواتین کے اجتماع میں بمحکمہ 31 جاں بحق۔
- 11 اپریل کراچی میں عید میلاد النبی ﷺ کے نشتر پارک کے اجتماع میں بم دھماکے 5 علماء سمیت 60 افراد شہید 100 زخمی۔

- 21 اپریل شمالی وزیرستان سکیورٹی فورسز کے قتلے پر حملہ 7 ہلکار شہید 26 زخمی 6 شہر پسند ہلاک۔
- 26 اپریل محمد علی درانی اطلاعات اور شیخ رشید ریلوے کے وزیر مقرر 9 وزراء نے حلف اٹھایا۔
- 27 اپریل وزیراعظم شوکت عزیز نے 30 سالہ انرجی سکیورٹی پلان تیار کرنے کا حکم دے دیا۔
- 28 اپریل پاکستان اور چین توانائی کے شعبے میں تعاون کریں گے معاہدے پر دستخط۔
- ☆ کنٹرول لائن پر نئی دفاعی تعمیرات سے گریز پر پاک بھارت اتفاق۔
- 30 اپریل 2 ہزار کلو میٹر تک مار کرنے والے ہیلکک میزائل شاہین 11 کا کامیاب تجربہ۔
- 10 مئی پاکستان اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کا رکن منتخب۔
- 12 مئی کوسٹ میں پولیس ٹریننگ کالج میں بارودی سرنگوں کے دھماکے میں 6 ہلکار جاں بحق 14 زخمی۔
- 15 مئی قحط سے محض میرپور خاص، سکھر، جیکب آباد سمیت سندھ کے 14 اضلاع آفت زدہ قرار۔
- ☆ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف کے لندن میں چارٹرڈ آف ڈیموکریسی (حیاتی جمہوریت) پر دستخط۔
- 19 مئی نواب اکبر بگٹی کے 2 کمانڈروں نے 70 حامیوں سمیت ہتھیار ڈال دیے۔
- 23 مئی بلوچستان کے کاشتکاروں اور ماہی گیروں کے 6 ارب روپے کے قرضے معاف۔
- 27 مئی سٹیٹ بینک نے ملک میں پہلی بار 5 ہزار روپے کے کرنسی نوٹ کا اجرا کر دیا۔
- 30 مئی پاکستان میں سرمایہ کاری کیلئے 2 عرب کمپنیوں نے 30 کروڑ ڈالر کا فنڈ قائم کر دیا۔
- 31 مئی اداکار سبحانی بایونس 77 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔
- 2 جون عالمی بینک سے ساڑھے 6 ارب روپے کا قرضہ۔
- 5 جون 1500 ارب کے وفاقی بجٹ کا اعلان 373 ارب روپے کا خسارہ۔
- 15 جون کراچی شاک مارکیٹ میں تاریخ کی بدترین مندی۔ 548 پوائنٹس کی کمی ڈیڑھ کھرب کا خسارہ۔
- 22 جون سندھ اسمبلی پی پی کی خاتون رکن شازیہ عطار کی کوچٹ بھیجنے پر حکومتی رکن ایثار لعل کی پٹائی۔
- 24 جون سپریم کورٹ نے سٹیل ملز کی ہجکاری کا اعدام قرار دے دی۔
- 4 جولائی نیم فوجی ہلکاروں کی گاڑی حیرگرہ میں بارودی سرنگ سے ٹکرائی 6 جوان شہید۔
- 8 جولائی قتل دہشت گردی کے سوا دیگر الزامات میں ملوث خواتین قیدی رہا کرنے کا آرڈیننس جاری۔
- 11 جولائی ملتان میں نوکر طیارہ جاہ 2 حج 2 بریگیڈیئر اور وائس چانسلر سمیت 45 افراد جاں بحق۔
- ☆ صاحب طرز شاعر اور دانشور احمد ندیم قاسمی انتقال کر گئے۔
- 13 جولائی آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے انتخابات، مسلم کانفرنس کی 20 نشستیں لے کر اکثریت۔
- 15 جولائی کراچی میں علامہ حسن ترابی خودکش حملے میں بھانجے سمیت شہید۔
- 17 جولائی کوسٹ میں اکبر بگٹی کی رہائش گاہ کا محاصرہ شاہد بگٹی اور تھاپوں مری گھروں میں نظر بند۔
- 19 جولائی جے یو آئی اور جماعت اسلامی سے نکالے گئے 14 ارکان صوبائی اسمبلی کی رکنیت بحال۔

- 31 جولائی کراچی موسلا دھار بارش، بجلی کا بدترین بحران، مواصلاتی نظام درہم برہم، 14 افراد ہلاک۔
- 4 اگست ہانسہ، بنگر، ام مردان میں آسانی بجلی گرنے، لینڈ سلائیڈنگ اور سیلاب، 28 افراد ہلاک۔
- 6 اگست بین الاقوامی ایئرپورٹس پر گرین چینل کی سہولت بحال۔
- 7 اگست وفاقی وزارتوں اور ڈیپارٹمنٹوں میں 30 ارب روپے کے گھپلوں کا انکشاف۔
- 9 اگست شیل طے کے سودے میں بے قاعد گیاں، ہونیں، سپریم کورٹ کا تفصیلی فیصلہ۔
- 12 اگست چوہدری شجاعت بلامقابلہ مسلم لیگ کے صدر اور شاہد حسین سیکرٹری منتخب۔
- ☆ سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج جسٹس حلیم صدیقی 82 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔
- 14 اگست کراچی میں موسلا دھار بارش، رن پنہانی ٹریک پانی میں بہہ گیا، ٹرین سر دس معطل۔
- 19 اگست امریکی قونصل خانے پر خودکش حملہ آور کی شناخت 5 ساتھی گرفتار۔
- 22 اگست تحفظ حقوق نسواں بل اسمبلی میں پیش۔
- 23 اگست ڈاکٹر قدیر خان کی عمر میں جہلا ہو گئے۔
- 24 اگست وزیراعظم شوکت عزیز کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش۔ 30 اگست کو ناکام ہو گئی۔
- 27 اگست کوہلو نواب اکبر بگٹی 30 سال کی اور 25 سیکیورٹی اہلکار گریڈ آپریشن میں ہلاک۔
- یکم ستمبر اکبر بگٹی کی لاش غار سے نکال لی گئی، ڈیرہ بگٹی میں تدفین۔
- 4 ستمبر بی این پی نے سینٹ، قومی صوبائی اور ضلعی اسمبلیوں سے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا۔
- 9 ستمبر ڈاکٹر عبدالقدیر کا 4 گھنٹے طویل آپریشن کامیاب رہا۔
- 15 ستمبر ڈاکٹر عبدالقدیر کی طبیعت میں بہتری، چھل قدی کی اجازت مل گئی۔
- 20 ستمبر صوبوں کو ملازمتوں کا کوڈ 1998ء کی مردم شماری کے تحت دینے کا فیصلہ۔
- 25 ستمبر ملک بھر میں بجلی کا بدترین بریک ڈاؤن، نظام زندگی معطل۔
- 26 ستمبر صدر پرویز مشرف پر حملوں کے 12 مجرموں کی سزائے موت کے خلاف اپیلیں مسترد۔
- 13 اکتوبر پنجاب اسمبلی میں ملازمت سے برطرفی کا آرڈیننس منسوخ، ملازمین کی کارکردگی کا بل منظور۔
- 16 اکتوبر اسلام آباد میں تحریک کاری کی کوشش ناکام، پارلیمنٹ لاڑ کے قریب 2 راکٹ برآمد۔
- 17 اکتوبر سابق وزیر خارجہ آغا شای طویل علالت کے باعث انتقال کر گئے۔
- 18 اکتوبر اسلام آباد میں شکر پڑیاں کے مقام سے دو راکٹ برآمد۔
- 110 اکتوبر وفاقی ملازمتوں میں بلوچستان کا حصہ 3.3 سے بڑھا کر 5 فیصد کر دیا گیا۔
- 11 اکتوبر بلوچستان کے لیے ساڑھے 19 ارب روپے کے ترقیاتی پیکیج کا اعلان۔
- 118 اکتوبر افغانستان میں قبائلی عمائدین سے نیٹو کا پہلا معاہدہ۔
- 127 اکتوبر معروف مزاح نگار ضیاء الحق قاسمی رخصت ہوئے۔

- 128 اکتوبر سابق صدر پاکستان غلام اسحاق خان طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔
- 130 اکتوبر برطانوی شہزادہ چارلس اپنی اہلیہ کے ہمراہ 6 روزہ دورے پر پاکستان پہنچ گئے۔
- 131 اکتوبر باجوڑ ایجنسی میں مدرسے پر بمباری غیر ملکیوں سمیت 83 افراد جاں بحق۔
- 2 نومبر سینئر صحافی ملک محمد اسماعیل کا اسلام آباد میں قتل۔
- 3 نومبر کھوکھرا پارمونا باؤسکٹر پر گڈز ٹرینیں شروع کرنے پر پاک بھارت اتفاق۔
- 9 نومبر درگئی، خودکش حملے میں پنجاب رجمنٹ کے 40 زیر تربیت جوان جاں بحق۔
- 11 نومبر سپریم کورٹ نے لاپتہ افراد کی بازیابی کیلئے جامع رپورٹ طلب کر لی۔
- 13 نومبر پانی چوری کے خلاف بلوچستان نے سندھ کے خلاف 32 ارب روپے کا دعویٰ کر دیا۔
- 15 نومبر عدالتی حکم پر پنجاب میں 20 صوبائی مشیر برطرف مراعات واپس۔
- 16 نومبر قومی اسمبلی میں تحفظ نسواں بل منظور۔
- 17 نومبر بیلنسک میزائل خف ۷ غوری کا کامیاب تجربہ۔
- 18 نومبر تاحیات وزیر محمود علی کا انتقال۔
- 19 نومبر پاکستانی نژاد برطانوی شہری مرزا طاہر رہا لندن روانہ۔
- 22 نومبر فرنچیر کی آڑ میں کروڑوں روپے کے نوادرات سہگل کرنے کی کوشش ناکام۔
- 24 نومبر پاکستان اور فرانسیسی کمپنی کے درمیان مشترکہ اسلحہ سازی کا معاہدہ۔
- 25 نومبر تحفظ نسواں بل پینٹ سے بھی منظور۔
- 14 دسمبر پاک چین آزادانہ تجارت سمیت 31 معاہدے۔
- 16 دسمبر سندھ ہائیکورٹ نے اساتذہ تنظیموں پر پابندی کا حکم غیر قانونی قرار دے دیا۔
- 17 دسمبر سپریم کورٹ نے سرحد حکومت کو حسب بل کے نفاذ سے روک دیا۔
- ☆ 17 دسمبر کوہوتر قیاتی ہیکسج ڈیزا ۷ ارب سے بڑھا کر 3 ارب روپے کر دیا گیا۔
- ☆ 18 دسمبر پنجاب 11 اضلاع میں تحفظ صارفین عدالتوں کا قیام۔
- ☆ 18 دسمبر پاک بھارت نئی ویزہ پالیسی مرتب۔
- ☆ نئی متبادل توانائی پالیسی تیار۔ پانی، ہوا اور شمسی توانائی سے بجلی کی پیداوار حاصل کی جائے گی۔
- ☆ معروف ادیب شوکت صدیقی حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔
- 19 دسمبر پاکستان میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد 30 ہزار ہو گئی۔
- 20 دسمبر نیب کی یونس حبیب گروپ سے ایک ارب 60 کروڑ کی سب سے بڑی کیش ریکوری۔
- ☆ سرنگانہ اور دہشت گردی روکنے کیلئے پاک افغان سرحد پر الیکٹرانک نظام نصب۔
- ☆ پاکستان میں بچوں کی مشقت کے خاتمے کے لیے 1.5 ملین ڈالر کا معاہدہ۔

- 21 دسمبر وزارت خزانہ نے 30 سالہ پاکستان انویسمنٹ بانڈز جاری کر دیئے۔
- 22 دسمبر آئی ٹی کی ترقی کیلئے 4 ارب روپے کا فنڈ قائم مزید ملین کام کمپنیوں کو لائسنس دیا جائیگا۔ ☆
- ☆ گوارہ کا انتظام پورٹ آف سنگا پور کو دینے کی منظوری۔
- ☆ دینی مدارس کا حکومتی نصاب سے انکار حکومتی نصاب کی تعلیم نہ دینے کا فیصلہ۔
- 23 دسمبر میانوالی جناح ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کا افتتاح 48 ماہ میں مکمل ہوا۔ ☆
- ☆ ملک میں موبائل فون استعمال کرنے والوں کی تعداد 4 کروڑ سے تجاوز۔
- ☆ صدر نے نیشنل ڈیزاسٹر منیجمنٹ کمیشن قائم کر دیا۔ وزیر اعظم جیڑمین مقرر۔
- 25 دسمبر حزار قاندہ پر تاریخ میں پہلی بار 8 گرلز اور ایک سکھ کینڈٹ نے گارڈز کے فرائض سنبھالے۔
- 26 دسمبر طالبان کی نقل و حرکت روکنے کیلئے سرحد پر باڈر لگانے اور بارودی سرنگیں بچھانے کا فیصلہ۔ ☆
- ☆ لاہور اسلام آباد گراچی میں 3 جدید آئی ٹی پارکس قائم کرنے کا پاک ملایسیا معاہدہ۔
- ☆ لاہور میں معروف شاعر منیر نیازی انتقال کر گئے۔
- 27 دسمبر پہلی بار 5 سالہ نئی طویل المدتی آٹو پالیسی کی منظوری۔
- 28 دسمبر ٹائٹی معاہدوں اور غیر ملکی ٹائٹی ایوارڈ پر عملدرآمد کا آرڈیننس جاری۔
- 29 دسمبر پرائیویٹ مینی لینڈنگ کے خلاف بل منظور فوجی ساہوکاری ناقابل ضمانت جرم ہوگی۔
- 30 دسمبر پرائیویٹ آرڈیننس 1961ء منسوخ نیا قانون 2008ء نافذ۔
- 31 دسمبر سری لنکا پاکستان سے 100 ملین ڈالر مالیت کے ٹینک 'لغیر پائلٹ جاسوس طیارے اور فوجی ساز و سامان خریدے گا۔

2007ء

- 4 جنوری افغان مجاہدین کی مرحلہ وار واپسی پر پاکستان اور افغانستان میں اتفاق۔
- 6 جنوری لاہور میں شدید سردی 71 سالہ ریکارڈ ٹوٹ گیا۔ شدید سردی سے 22 افراد جاں بحق۔
- 27 جنوری پشاور میں خودکش بم دھماکہ شہری پولیس چیف سمیت 16 افراد جاں بحق۔
- 4 فروری صدر پرویز نے تین نئے ترمیمی آرڈیننس جاری کر دیئے۔
- 9 فروری آئندہ عام انتخابات میں ٹرانسپیرنٹ بیلٹ بکس استعمال کرنے کا فیصلہ۔
- 10 فروری جامعہ حصہ کی طالبات کالابریری پر قبضہ ختم کرنے سے انکار۔
- 15 فروری قومی اسمبلی نے قانونی اصلاحات اور بحیرہ سمیت 4 بل منظور کیے۔
- 17 فروری کونینہ ضلعی عدالت میں خودکش بم دھماکا جج سمیت 16 افراد جاں بحق۔
- 18 فروری ملک بھر میں الرشید اور الاختر فرسٹ کے دفاتر میل اٹانے منجمد۔
- 19 فروری نئی دہلی سے لاہور آنے والی سمجھوتہ ایکسپریس کی دو بوگیاں دھماکوں سے تباہ 167 افراد ہلاک۔

- 20 فروری سپریم کورٹ نے جنبہ ملی پر صدارتی ریفرنس منظور کر لیا۔
☆ گوجرانوالہ میں صوبائی وزیر محل ہما چٹان قتل
- 21 فروری پاکستان اور بھارت میں حادثاتی ایٹمی جنگ سے بچنے کا معاہدہ۔
23 فروری قومی اسمبلی میں نئے قواعد و ضوابط کی منظوری۔ صدر فوج اور عدلیہ پر تنقید نہیں کی جاسکتی۔
☆ 2 ہزار کلومیٹر تک مار کرنے والے ایٹمی میزائل خف شاہین کا کامیاب تجربہ۔
- 25 فروری پاکستان اور ایران کا سرحد پر مشترکہ گشت اور مفرد طرمان کی حوالگی پر اتفاق۔
2 مارچ برطانیہ نے یونگ T77 کے سواہی آئی اے کی تمام پروازوں پر پابندی لگا دی۔
9 مارچ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس افتخار محمد چوہدری کو سپریم کورٹ میں کام سے روک دیا گیا۔
12 مارچ ملک بھر میں دکھاء کی ہڑتال احتجاجی جلوس۔
- 13 مارچ غیر فعال چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے جوڈیشل کونسل کی آئینی حیثیت چیلنج کر دی۔
14 مارچ کنٹرول لائن پر نئی مورچہ بندی نہ کرنے کا معاہدہ طے پا گیا۔
- 16 مارچ اسلام آباد میں جیونوز کے دفاتر پر پولیس کا دھاوا توڑ پھوڑ عملے پر تشدد۔
17 مارچ پاکستانی اعلیٰ عدلیہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ پولیس کی لاٹور ہائیکورٹ میں آنسو گیس شیلنگ۔
21 مارچ ملک بھر میں دکھاء کی ریلیاں مظاہرے عدالتوں کا بایکٹ۔
22 مارچ جسٹس رانا بھگوان داس قائم مقام چیف جسٹس مقرر۔
- 28 مارچ جامعہ حصہ کی طالبات نے 3 خواتین کو بدکاری کے الزام میں اغوا کر لیا۔
29 مارچ کھاریاں میں فوجی تربیتی مرکز پر خودکش حملہ 12 ہلاک شہید 8 زخمی۔
- 2 اپریل نیب کی درخواست مسترد سپریم کورٹ نے ایڈمرل منصور الحق کو بری کر دیا۔
3 اپریل غیر فعال چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی نئی درخواست سپریم کورٹ میں دائر کہ چیف جسٹس کے خلاف ریفرنس دائر نہیں کیا جاسکتا۔
- 10 اپریل چیف جسٹس کو جبری رخصت پر بھوانے کا صدارتی حکم سپریم کورٹ میں چیلنج۔
11 اپریل چیف جسٹس سے بدسلوکی پر چیف کسٹنر اور آئی جی اسلام آباد سمیت 17 افسروں کی معافی۔
☆ روسی وزیر اعظم میخائل فریڈکوف تین روزہ سرکاری دورے پر پاکستان پہنچ گئے۔
☆ صدر مملکت نے سیرا ترسیلی کی توثیق کر دی۔
- 18 اپریل غیر فعال چیف جسٹس کی سپریم جوڈیشل کونسل کی کارروائی روکنے کیلئے عدالت عظمیٰ میں درخواست۔
20 اپریل الیکشن ٹریبونل نے وزیر اعظم کی نااہلی کی درخواست مسترد کر دی۔
21 اپریل فیملی کونسل نے پاکستان پر جمہوریت کے خاتمے کی پہلی پاکستانی بین لکھی۔
22 اپریل اسلام آباد جامعہ حصہ کو تبادول جگہ منتقل کرنے کا فیصلہ۔
- 28 اپریل چار سہ ڈزیر داغلا آفتاب شیر پاز کے جلسے میں دھماکا 29 افراد جاں بحق۔

- 4 مئی سپریم کورٹ سے وفاق کی طرف سے قتل کورٹ بنانے کی درخواستیں اعتراض لگا کر واپس۔
- 5 مئی اسلام آباد سے لاہور تک چیف جسٹس افتخار چوہدری کا شاعرانہ استقبال۔
- ☆ کراچی سمیت سندھ کے متعدد شہروں میں کئی فحشی وی وی چینلوں کی نشریات روک دی گئیں۔
- 7 مئی سپریم کورٹ نے حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے سپریم جوڈیشل کونسل میں چیف جسٹس کے خلاف دائر صدارتی ریفرنس روک دیا، آئینی درخواستوں کی سماعت کیلئے قتل کورٹ بنانے کی ہدایات۔
- 8 مئی جسٹس ظلیل الرحمن رمدے کی سربراہی میں قتل کورٹ قائم۔
- 9 مئی سپریم کورٹ نے چیف جسٹس ریفرنس کے حوالے سے نیا ضابطہ اخلاق جاری کیا، عدالتی کارروائی متاثر کرنے والے مباحث اور تبصروں سے منع کیا گیا۔
- 12 مئی چیف جسٹس کی آمد کے موقع پر کراچی میں فائرنگ، گھیراؤ جلاؤ، 35 افراد جاں بحق، 110 زخمی۔ افتخار محمد چوہدری کراچی انٹرپورٹ پر 9 گھنٹے انتظار کے بعد اسلام آباد واپس چلے گئے۔
- 13 مئی مورچوں کی تعمیر پر جھڑپ، 17 افغان فوجی ہلاک، 3 پاکستانی اہلکار زخمی۔
- ☆ کراچی، تشدد کے واقعات میں 17 افراد ہلاک، پٹرول بم، 1 گاڑیاں، 12 دکانیں خاکستر۔
- ☆ متحدہ قومی موومنٹ نے ملک بھر میں تمام سیکٹر دار پوسٹ آفس بند کرنے کا اعلان کر دیا۔
- 14 مئی اسلام آباد مسلح افراد نے فائرنگ کر کے سپریم کورٹ کے ایڈیشنل رجسٹرار سید حماد رضا کو قتل کر دیا۔
- ☆ کراچی میں تشدد کے خلاف ملک گیر ہڑتال اور مظاہرے دکھلا، مکمل عدالتی بائیکاٹ۔
- 15 مئی پشاور ہوٹل میں بم دھماکا، 25 افراد جاں بحق۔
- ☆ قتل کورٹ نے سپریم جوڈیشل کونسل کی کارروائی روکنے کا حکم برقرار رکھا۔
- 18 مئی لال مسجد کے طلبہ نے وفاق پولیس کے 14 اہلکار اغوا کر لیے، 13 طلبہ کی رہائی تک نہ چھوڑنے کا اعلان۔
- 19 مئی 12 مئی کے پُر تشدد واقعات پر سیشن جج کے حکم پر ایم کیو ایم اور حکومت سندھ کے خلاف مقدمہ درج۔
- ☆ انتظامیہ اور لال مسجد کے درمیان مذاکرات، قتل کا شکار اغوا شدہ 2 پولیس اہلکار چھوڑ دیئے گئے، عدالت نے 4 افراد کی ضمانت منظور کر لی۔
- 20 مئی لال مسجد آنے والے 200 طلباء گرفتار، مزید 14 ہزار اہلکار تعینات۔
- 26 مئی سندھ ہائیکورٹ نے سانحہ 12 مئی کا خود نوٹس لے لیا۔ 7 رکنی جج تشکیل، اعلیٰ حکام کی طلبی۔
- ☆ سندھ ہائیکورٹ کے ججوں کا متفقہ فیصلہ، آئندہ کوئی جج قائم مقام گورنر نہیں بنے گا۔
- 27 مئی شمالی و جنوبی وزیرستان میں مستقل فوجی چھاندنیاں تعمیر کرنے کا فیصلہ۔
- 29 مئی امام کعبہ کالاہور پہنچنے پر شاعرانہ استقبال۔
- 30 مئی قومی احتساب بیورو ”نیب“ سوس کورٹ سے بینظیر بکے خلاف کرپشن کیس سے دستبردار۔
- یکم جون سانحہ 12 مئی اور توہین عدالت کیس، سندھ ہائیکورٹ کا وزیر اعلیٰ ارباب رحیم، الطاف حسین، وسیم اختر اور دیگر شخصیات کو نوٹس۔

- 4 جون میڈیا کو کنٹرول کرنے کیلئے حکومتی اقدامات شروع، میمر آرڈیننس جاری۔
- ☆ ایوان صدر سے زبانی ہدایات کے بعد میمر اوزارت اطلاعات کے ماتحت آگئی۔
- 5 جون میمر اکاؤنٹنٹری آرڈیننس سپریم کورٹ اور سندھ ہائیکورٹ میں چیلنج۔
- 6 جون پی آئی اے میں جہازوں کی عدم دستیابی کے باعث یورپ جانے والی پروازیں بند۔
- 7 جون صحافیوں نے میمر آرڈیننس چیلنج کر دیا۔
- 9 جون صدر کی ہدایت پر میمر اتر میڈی آرڈیننس واپس لینے کا اعلان۔
- ☆ قومی اسمبلی میں وفاقی وزیر خزانہ عمر ایوب نے وفاقی بجٹ پیش کیا۔
- 11 جون عمران خان نے سکاٹ لینڈ یارڈ کو الطاف حسین کے خلاف ثبوت دے دیئے۔
- ☆ پاکستانی نژاد کینیڈین خاتون کھیلہ صدیقی کی ہلاکت پر وزیر مملکت برائے مواصلات شاہد جمیل کے خلاف مقدمہ درج۔
- 12 جون ایم کیو ایم نے عمران خان کو نااہل قرار دینے کیلئے قومی اسمبلی میں ریفرنس جمع کرایا۔
- ☆ کینیڈین خاتون کاٹل کیس وزیراعظم نے وزیر مملکت شاہد جمیل سے استعفیٰ لے لیا۔
- 18 جون چاند اور سیارہ زہرہ قریب آئے لاکھوں پاکستانیوں نے دلکش منظر دیکھا۔
- 19 جون شمالی وزیرستان میں دہشت گردوں کے حملے میں 32 افراد جاں بحق۔
- ☆ برطانوی ہائی کمشنر کی دفتر خارجہ طلبی، مسلمان رشیدی کو "سُر" کا خطاب دینے پر احتجاج۔
- 22 جون غیر فعال چیف جسٹس افتخار چوہدری کا لاہور اتر پورٹ پر والہانہ استقبال۔
- ☆ جامعہ ہمدرد کی طالبات نے 3 چینی خواتین کو اغوا کر لیا۔
- 23 جون جنوبی وزیرستان میں اتحادی طیاروں کی بمباری سے 33 افراد جاں بحق۔
- ☆ لال مسجد انتظامیہ نے یہ غمال بنائے گئے 9 افراد کو رہا کر دیا۔
- 24 جون کراچی میں بارش سے ہلاکتیں 200 ہو گئیں، بجلی کا نظام مفلوج، شہری مشتعل۔
- 26 جون طوفان بلوچستان کے ساحلی علاقوں سے ٹکرا گیا، 15 افراد جاں بحق۔
- 28 جون صدارتی ریفرنس کے خلاف ملک بھر میں عدالتی بائیکاٹ، احتجاجی ریلیاں۔
- 3 جولائی لال مسجد کے اطراف کرفیوز خنجر اور فوج کا آپریشن، 12 افراد جاں بحق۔
- ☆ صدر پرویز نے انتخابی فہرستوں کا ترمیمی آرڈیننس 2007 جاری کر دیا۔
- 4 جولائی لال مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز گرفتار۔ 1,500 طلباء طالبات نے خود کو حکام کے حوالے کر دیا۔
- ☆ بینظیر بھٹو اور آصف زرداری کو شوارہ ریفرنس سے باعزت بری۔
- 6 جولائی راولپنڈی میں صدر پرویز کے طیارے پر حملے کی کوشش ناکام، اسلحہ برآمد۔
- 8 جولائی اورنگان کے طالبان کمانڈر سمیت ملازم کے 4 قریبی ساتھی کو گولہ سے گرفتار۔
- 10 جولائی لال مسجد کے نائب خطیب رشید غازی سمیت 70 جنگجو جاں بحق، 8 سکیورٹی اہلکار شہید۔

- 11 جولائی لندن پاکستانی سیاسی جماعتوں کی آل پارٹیز ڈیوٹرک ایک موومنٹ (اے پی ڈی ایم) قائم۔
- 12 جولائی لال مسجد کے نائب خطیب رشید غازی ڈیرہ غازی خان میں سپرد خاک۔
- 14 جولائی سیران شاہ سکپورٹی فورسز کے قاتل پر خودکش حملہ 24 شہید 29 زخمی۔
- 16 جولائی حکومت نے غیر فعال چیف جسٹس کے خلاف عدالتی بد عملی کا الزام واپس لے لیا۔
- 17 جولائی اسلام آباد غیر فعال چیف جسٹس کے استقبالیہ کیمپ میں خودکش بم دھماکا 18 افراد جاں بحق۔
- 19 جولائی 3 شہروں میں بم دھماکے حب میں 30 کوہاٹ میں 19 اور رتکو میں 18 افراد جاں بحق۔
- 20 جولائی صدارتی ریفرنس کے خلاف درخواست پر غیر فعال چیف جسٹس کے حق میں فیصلہ عہدے پر بحال۔
- ☆ دیر ہلالہ کے ایک گاؤں میں آسمانی بجلی گرنے سے 170 افراد زخمی ہو گئے۔
- 22 جولائی اٹارنی جنرل مخدوم علی خان مستعفی۔
- 23 جولائی شمالی وزیرستان میں جھڑپ 35 جنگجو ہلاک 2 سکپورٹی اہلکار ہلاک۔
- 24 جولائی ڈوب طالبان کمانڈر عبداللہ محمود نے گرفتاری سے بچنے کیلئے خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔
- ☆ بنوں شہر پر مسلح افراد کا راکٹوں سے حملہ 13 افراد جاں بحق۔
- 25 جولائی لال مسجد کے خلاف آپریشن سپریم کورٹ میں چلیج۔
- 27 جولائی اسلام آباد لال مسجد کے قریب خودکش دھماکا 8 پولیس اہلکاروں سمیت 13 افراد جاں بحق۔
- ☆ آپریشن کے بعد لال مسجد بجلی بار نماز جمعہ کیلئے کھولی گئی۔ ہنگامہ آرائی کے بعد دوبارہ بند۔
- ☆ کوئٹہ حکومت بلوچستان کے ترجمان رازق گمشدہ فائرنگ سے جاں بحق۔
- 31 جولائی شمالی وزیرستان جھڑپ میں 15 جنگجو ہلاک بنوں سے 4 سکپورٹی اہلکار اغوا۔
- یکم اگست دوڑ کیلئے شافقی کارڈ کی شرط ختم۔ الیکشن کمیشن نے سری منظوری کیلئے صدر کو جھجوائی۔
- 2 اگست شریف برادران کی وطن واپسی کیلئے سپریم کورٹ میں درخواستیں دائر۔
- 3 اگست سپریم کورٹ نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائم مقام صدر مخدوم جاوید ہاشمی کی سزا معطل کر کے ضمانت پر رہائی کا حکم سنایا۔
- 7 اگست سندھ ہائی کورٹ کا وزارت داخلہ کو حکم کہ بینظیر کے انٹرپول سے ریڈنوش واپس لیے جائیں۔
- 10 اگست کراچی میں بارش سے چابی 33 افراد جاں بحق۔
- 13 اگست کوہستان سیلابی ریلے میں 10 گاؤں بہہ گئے 22 افراد جاں بحق۔
- 14 اگست اعلیٰ عدلیہ کے ججوں کا ایسی تقاریب کا بائیکاٹ جہاں صدر اور وزیراعظم یا حکومتی نمائندے ہوں گے۔
- ☆ سپریم کورٹ نے کراچی میں بدترین ٹریفک جام کا از خود نوٹس لے لیا۔
- 15 اگست سپریم کورٹ کا 5 لاکھوں کوئی کرنے کے جرگہ فیصلے کے خلاف از خود نوٹس پی پی پی کے سابق رکن قوی اسمبلی ہزار خان۔ بھارانی سمیت 11 افراد کو گرفتار کرنے کا حکم۔
- 16 اگست وزیرستان فورسز پر حملے میں 16 اہلکار جاں بحق جوابی کارروائی میں 10 جنگجو ہلاک۔

- 117 اگست کراچی میں ست ترقیاتی کاموں پر سپریم کورٹ برہم دن میں بھاری گاڑیوں کے داخلے پر پابندی۔
- 120 اگست منگو چوکی پر خودکش حملہ 16 ہلاک شہید 18 کاؤش زخمی۔
- 121 اگست سپریم کورٹ نے کراچی میں سڑکوں سے تجاوزات ختم کرنے کا حکم دیا۔
- 123 اگست سپریم کورٹ کا تاریخی فیصلہ شریف برادران وطن واپس آ سکتے ہیں۔ حکومت رکاوٹ نہ ڈالے۔
- ☆ میرانشاہ اور منگو میں فورسز کے ساتھ جھڑپیں 6 عسکریت پسندوں سمیت 18 افراد جاں بحق۔
- 124 اگست سپریم کورٹ کا شریف برادران کیس کے فیصلے پر وفاقی وزیر پارلیمانی امور شیراگلن نیازی کو توہین آئینز تبصرہ پر توہین عدالت کا نوٹس۔
- 26 اگست سوات خودکش حملے میں تھانیدار سمیت 14 ہلاک جاں بحق۔
- 29 اگست وانا میں 100 پاکستانی فوجی طالبان کے ہاتھوں اغوا رات گئے بازیاب۔
- کیم تبرہ ناردرن بائی پاس کا ایک حصہ گر گیا 6 افراد جاں بحق۔
- 3 ستمبر وئی کیس ضمانت مسترد ہونے پر سابق وفاقی وزیر سیر ہزار خان بھارانی سپریم کورٹ سے فرار۔
- 4 ستمبر راولپنڈی چھاؤنی میں 2 دھماکے وفاقی ملازمین سمیت 27 افراد جاں بحق۔
- 6 ستمبر سپریم کورٹ میں صدر کے دو عہدوں کے خلاف درخواست سماعت کیلئے منظور۔
- 7 ستمبر سابق وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کے وارنٹ گرفتاری جاری۔
- ☆ سوکس بینک اثاثے سپریم کورٹ سے بینظیر بھٹو اور آصف زرداری کے خلاف درخواست خارج۔
- 10 ستمبر سابق وزیر اعظم نواز شریف اسلام آباد آمد پر گرفتار دوبارہ جہد جلاوطن۔
- ☆ کراچی وکلاء تحریک میں خصال وکیل راجہ ریاض ایڈووکیٹ قتل۔
- 11 ستمبر ڈیرہ اسماعیل خان خودکش حملے میں سکیورٹی اور پولیس ہلاکوں سمیت 18 افراد جاں بحق۔
- ☆ کراچی وزیر اعظم کا پروٹوکول افسر لیاقت حسین اغوا کے بعد قتل۔
- 12 ستمبر شمالی وزیرستان میں فورسز کی کارروائی 40 جنگجو جاں بحق۔
- 13 ستمبر تربیلا غازی ایس ایس جی کے مرکز میں دھماکا 20 کماؤڈ شہید 25 زخمی۔
- 14 ستمبر حاصل پور ٹریڈ کسٹمر ٹرائی دریائے ستلج میں جاگری 40 سے زائد خواتین و بچے ڈوب گئے۔
- 15 ستمبر انکیشن کمیشن کا نوٹیفکیشن صدارتی امیدوار کی نااہلی کیلئے آئین کا آرٹیکل 63 لاگو نہیں ہوگا۔
- ☆ پشاور نامعلوم افراد کی فائرنگ سے بے یو آئی کے رہنما مولانا حسن جان شہید۔
- 17 ستمبر سیاحین کو سیاحوں کیلئے کھولنے پر پاکستان کا بھارت سے احتجاج۔
- 19 ستمبر دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل ڈان میکین کی پاکستان آمد۔
- 21 ستمبر لیفٹیننٹ جنرل ندیم تاج آئی ایس آئی کے سربراہ مقرر۔
- 24 ستمبر جسٹس وجیہ الدین وکلاء کے صدارتی امیدوار نامزد۔
- 27 ستمبر صدارتی امیدواروں کے کاغذات نامزدگی جمع۔

- 28 ستمبر سپریم کورٹ میں صدر کے دو عہدوں کے خلاف درخواستیں مسترد دکھاء کا یوم سیاہ منانے کا اعلان۔
- 29 ستمبر اسلام آباد دکھاء اور صحافیوں پر بدترین تشدد اور جنوں زخمی اور گرفتار۔
- ☆ صدارتی انتخاب 6 امیدواروں کے کاغذات نامزدگی منظور۔
- ☆ 5 صدارتی امیدواروں کی حتمی فہرست جاری چوہدری امیر حسین دستبردار۔
- ☆ پاکستان اور بھارت میں 60 سال میں پہلی بار ٹرک سروس شروع۔
- 12 اکتوبر اشفاق پرویز کیانی وائس چیف آف آری شاف طارق مجید جوائنٹ چیفس آف شاف کمیٹی مقرر۔
- ☆ قومی و تین صوبائی اسمبلیوں سے اے پی ڈی ایم کے 164 اپوزیشن ارکان مستعفی۔
- 13 اکتوبر وزیر اعلیٰ سرحد کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش۔
- 14 اکتوبر حکومت اور پیپلز پارٹی میں معصاتی آرڈیننس پر اتفاق۔
- 15 اکتوبر قومی منفاہمتی آرڈیننس جاری کر دیا گیا۔ سیاستدانوں کے خلاف 1986 تا 1999ء تمام مقدمات ختم۔
- ☆ سرحد اسمبلی سے جماعت اسلامی اے این پی اور ن لیگ کے 136 ارکان مستعفی۔
- 16 اکتوبر صدارتی انتخاب جنرل پرویز مشرف بھاری اکثریت سے جیت گئے۔
- ☆ قومی منفاہمتی آرڈیننس سپریم کورٹ اور لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج۔
- 18 اکتوبر بے نظیر کے خلاف کرپشن کے تمام مقدمات واپس۔
- ☆ آزاد کشمیر فوجی پولی کا پٹر کرک تیار کیڈریسمیت 14 افراد جاں بحق۔
- ☆ وزیر اعلیٰ سرحد کی اسمبلی توڑنے کی ایڈوائس۔ سپیکر مستعفی۔ 110 اکتوبر کو اسمبلی تحلیل۔
- 19 اکتوبر شمالی وزیرستان بمباری سے 50 جنگجو اور شہری جاں بحق۔
- 111 اکتوبر شہباز شریف نے منفاہمتی آرڈیننس سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا۔
- ☆ شمس الملک نے سرحد کے نگران وزیر اعلیٰ کے عہدے کا حلف اٹھایا۔
- 112 اکتوبر لاہور ہائی کورٹ نے بے نظیر کی تین سال قیدی سزا ختم کر دی۔
- ☆ مہمند ایجنسی مقامی طالبان نے 6 مجرموں کو سرعام ذبح کر دیا۔
- 18 اکتوبر بے نظیر بھٹو 8 سالہ جلا وطنی ختم کر کے کراچی پہنچ گئیں۔ استقبالی جلوس میں کارساز کے مقام پر 2 دھماکے
- 146 افراد جاں بحق 550 زخمی تین روزہ سوگ کا اعلان۔
- 126 اکتوبر سوات 14 افراد اغوا 15 ہلکاروں کے سر قلم۔
- 130 اکتوبر راولپنڈی انتہائی حساس علاقے میں خودکش حملہ 7 افراد جاں بحق 32 زخمی۔
- ☆ اردن کے شاہ عبداللہ کی پاکستان آمد۔
- ☆ سرگودھا فضائیہ کی بس پر خودکش حملہ 9 شہید 40 زخمی۔
- ☆ سوات میں شدید زلزلہ 70 جنگجو 10 سکيورٹی ہلکار جاں بحق۔
- 2 نومبر پی آئی اے کے انجینئروں کی ملک گیر ہڑتال تمام پروازیں معطل۔

- 3 نومبر ملک میں ہنگامی حالت نافذ۔ آئین معطل، عبوری آئینی حکم جاری، عجمی ٹی وی چینلوں کی نشریات بند۔
- ☆ جنرل عبدالحمید ڈوگر نے چیف جسٹس آف پاکستان کے عہدے کا حلف اٹھالیا۔
- 4 نومبر ایئر جیسی کے بعد امریکا اور برطانیہ نے پاکستان کی مالی امداد پر نظر ثانی کا اعلان کر دیا۔
- 6 نومبر سپریم کورٹ کے فل شیڈج نے ایئر جیسی کے خلاف 7 ججوں کا فیصلہ کا عدم قرار دے دیا۔
- 9 نومبر پشاور وفاقی وزیر امیر مقام کے گھر پر خودکش حملہ 4 افراد جاں بحق۔
- 10 نومبر فوج کے خلاف دہشت گردی کرنے والے شہریوں کا کورٹ مارشل کرنے کا آرڈیننس جاری۔
- ☆ تین برطانوی صحافیوں کو 72 گھنٹے میں پاکستان چھوڑنے کا حکم۔
- ☆ سوات طالبان نے میجر اور کیپٹن سمیت 18 اہلکاروں کو اغوا کر لیا۔
- 13 نومبر ڈش ایٹیا، ڈیجیٹل ریسیور ڈیکوڈر سمیت متعلقہ آلات کی درآمد پر پابندی۔
- ☆ لندن ہاؤڈ لاء سکول ایسوسی ایشن کا جسٹس افتخار محمد چوہدری کو میڈل آف فریڈم دینے کا اعلان۔
- 14 نومبر سوات، فضائی حملوں اور گولہ باری میں 60 جنگجو جاں بحق۔
- ☆ سوئٹزرلینڈ نے پاکستان کو طیارہ شکن میزائل سسٹم کی فراہمی روک دی۔
- 15 نومبر قومی اسمبلی آئینی مدت پوری کرنے کے بعد تحلیل ہو گئی۔
- ☆ پی سی او میں ترمیم آری چیف نے صدر کو ایئر جیسی ختم کرنے کا اختیار دے دیا۔
- 16 نومبر محمد میاں سومرو نے نگران وزیراعظم اور 24 رکنی کابینہ نے حلف اٹھالیا۔
- 18 نومبر سندھ، پنجاب اور بلوچستان کی اسمبلیاں تحلیل۔
- 19 نومبر سپریم کورٹ نے صدر کی اہلیت کے خلاف 5 درخواستیں خارج کر دیں۔
- ☆ عبدالقادر ہالپوتہ نے سندھ، جسٹس (ر) اعجاز ثار نے پنجاب، سردار صالح محمد بھوتانی نے بلوچستان کے نگران وزیراعلیٰ کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔
- 21 نومبر کولمبیا ایل اے کے سربراہ بالاج مری سکیورٹی فورسز سے جھڑپ میں جاں بحق۔
- ☆ ایئر جیسی کے بعد کے کسی اقدام کو عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکے گا نیا ترمیمی حکم جاری۔
- 22 نومبر دولت مشترکہ نے پاکستان کی رکنیت آئین اور جمہوریت کی بحالی تک معطل کر دی۔
- 23 نومبر میر پور خاص، سینئر صحافی زیر مجاہد فارنگ سے جاں بحق۔
- ☆ اہلیت کیس، سپریم کورٹ نے صدر پرویز کو اہل، ایئر جیسی اور پی سی او کو جائز قرار دے دیا۔
- 24 نومبر راولپنڈی میں 2 خودکش حملے 32 اہلکار جاں بحق۔
- ☆ شوکت عزیز نے الیکشن نہ لڑنے کا اعلان کر دیا۔
- 25 نومبر سابق وزیراعظم میاں نواز شریف کی لاہور آمد۔
- 28 نومبر جنرل پرویز مشرف چیف آف آرمی سٹاف کے عہدے سے سبکدوش، جنرل اشفاق پرویز کیانی نے فوج کی کمان سنبھال لی۔

- 29 نومبر صدر پرویز مشرف نے سولین صدر کے عہدے کا حلف اٹھایا۔
- ☆ اسے پی ڈی ایم کا انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان۔
- کیم دبیر حسین کا بے نظیر کے خلاف منی لانڈرنگ کے الزام کی تحقیقات ختم کرنے کا اعلان۔
- ☆ شہباز شریف کے کاغذات نامزدگی مسترد۔
- 3 دسمبر سابق وزیراعظم میاں نواز شریف کے کاغذات نامزدگی مسترد۔
- 4 دسمبر پی سی او کے تحت حلف نہ لینے والے 37 ججوں کی برطرفی کا نوٹیفکیشن جاری۔
- 6 دسمبر سوات فوج کا بڑا آپریشن مقامی طالبان کے نائب امیر شاہ دوران سمیت 8 جنگجو جاں بحق۔
- 7 دسمبر چیف الیکشن کمشنر نے شریف برادران کی درخواست غیر موثر قرار دیکر انتخابی عمل سے باہر کر دیا۔
- 9 دسمبر 47 سیاسی جماعتوں کو انتخابی نشان الاٹ۔
- 10 دسمبر کامرہ نفاذ کی سکول گاڑی پر خودکش حملہ 18 بچوں سمیت 21 افراد زخمی۔
- 11 دسمبر کردو میزائل خف سیون کا کامیاب تجربہ۔
- 13 دسمبر ایٹمی اثاثوں کے معاملات کی نگہانی کیلئے نیشنل سکاٹھ اتھارٹی کے قیام کا آرڈیننس جاری۔
- 14 دسمبر صدر نے آئینی ترمیمی آئین 2007ء جاری کر دیا۔ 6 آرٹیکل میں ترمیم۔
- 15 دسمبر 42 دن بعد ملک سے ایمرتسی اور پی سی او کا خاتمہ۔ ترمیم شدہ آئین بحال۔
- 16 دسمبر انتخابات 2008ء کیلئے امیدواروں کی حتمی فہرست تیار۔
- 17 دسمبر کوہاٹ چھاؤنی میں خودکش حملہ 12 سکیورٹی اہلکار شہید۔
- 18 دسمبر پڑ عیدن کراچی ایکسپریس حادثے کا شکار 165 افراد جاں بحق درجنوں زخمی۔
- ☆ امریکا نے پاکستان کی فوجی امداد کیلئے سخت شرائط کی منظوری دے دی۔
- 21 دسمبر چار سہ نماز عید کے اجتماع میں خودکش بم دھماکہ 60 افراد جاں بحق 200 سے زائد زخمی۔
- 23 دسمبر منگورہ فوجی قافلے پر خودکش حملہ 9 افراد جاں بحق 23 زخمی۔
- 24 دسمبر اداکار اظہار قاضی حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔
- 25 دسمبر سوات سکیورٹی فورسز نے 80 فیصد علاقے کا کنٹرول سنبھال لیا۔
- 26 دسمبر عام انتخابات 2008ء کے جائزے کیلئے 200 غیر ملکی مبصرین کو ویزے جاری۔
- 27 دسمبر راولپنڈی بینظیر بھٹو فارنگ سے شہید۔ خودکش دھماکے میں 26 پی پی کارکن جاں بحق۔
- 28 دسمبر بینظیر بھٹو گھمیش (سندھ) میں سپرد خاک۔
- 30 دسمبر بینظیر کا 19 سالہ صاحبزادہ بلاول بھٹو زرداری پاکستان پیپلز پارٹی کا چیئر مین مقرر۔

2008ء

کیم جنوری محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت پر سناک مارکیٹ کی تاریخ کا سب سے بڑا کریش 700 پوائنٹس کی ریکارڈ کی۔

- 4 جنوری بے نظیر قتل کیس، سکاٹ لینڈ یارڈ کی 5 رکنی ماہرین کی ٹیم پاکستان پہنچ گئی۔
- 5 جنوری بجلی، آٹے اور گیس کا بحران، 100 ٹیکسائل ملیں بند، محکمہ خوراک کے دفاتر کا گھیراؤ۔
- 6 جنوری سوات میں گولہ باری سے ایک ہی خاندان کے 7 افراد سمیت 10 جاں بحق۔
- 7 جنوری کراچی کی تاریخ کی سب سے بڑی ڈکیتی، سکیورٹی گارڈز ساتھیوں کے ساتھ 15 کروڑ کی غیر ملکی کرنسی لوٹ کر فرار۔
- 9 جنوری ملک کے بیشتر علاقوں میں بارش اور پہاڑوں پر برف باری۔ حیرال میں تودہ مرنے سے 7 افراد جاں بحق۔
- 10 جنوری لاہور ہائی کورٹ کے باہر پولیس پر خودکش حملہ، 24 جاں بحق، 75 زخمی۔
- 12 جنوری جنوبی وزیرستان میں سکیورٹی فورسز سے حملوں میں 50 سے زائد طالبان جاں بحق۔
- 14 جنوری کراچی، قائد آباد کے علاقے میں بم دھماکہ، 10 افراد جاں بحق، 52 زخمی۔
- 14 جنوری برطانوی ٹیم کے 18 ارکان بے نظیر قتل کیس کے شواہد لے کر لندن چلے گئے۔
- 15 جنوری بے نظیر کے استقبالی جلوس پر حملے سمیت خودکش دھماکوں کے 8 ملزم گرفتار۔
- 16 جنوری جنوبی وزیرستان میں ایف سی قلعے پر حملے میں 18 ہلاک شدہ، 20 لاپتہ اور 10 جنگجو ہلاک۔
- 17 جنوری پشاور میں امام بارگاہ مرزا قاسم بیگ پر خودکش حملے میں 10 افراد جاں بحق، 25 زخمی۔
- 18 جنوری جنوبی وزیرستان میں سکیورٹی فورسز کی کارروائی میں 98 جنگجو ہلاک۔
- 18 جنوری سندھ میں اساتذہ کی غیر قانونی بھرتیوں پر یورپی یونین نے 39 ملین یورو کی امداد روک دی۔
- 19 جنوری کراچی میں خودکش بمبار سمیت 8 دہشت گرد گرفتار۔
- 23 جنوری کراچی میں پینٹ فیکٹری میں خوفناک آگ لگنے سے کروڑوں روپے کا نقصان، 7 افراد زخمی۔
- 24 جنوری جنوبی وزیرستان میں جنگجو کمین گاہوں سے بے دخل، ٹینکوں اور گن شپ، بجلی کا پتروں سے آپریشن میں 40 جنگجو ہلاک، 8 ہلاک شدہ۔
- 25 جنوری دہ آدم خیل میں آپریشن، گن شپ، بجلی کا پتروں کی بمباری سے 30 جنگجو ہلاک۔
- 28 جنوری بنوں میں قبائلی عمائدین کی مداخلت پر سکول کے 250 یرغمالی بچے رہا، 16 اغوا کار جرگے کے حوالے۔
- 4 فردوری راولپنڈی میں فوجی گاڑی پر خودکش حملے میں 10 افراد جاں بحق، 46 زخمی۔
- 6 فردوری جنوبی وزیرستان میں بجلی کا پتہ جاہ، آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل جاوید سلطان سمیت 8 افراد شہید۔
- 8 فردوری سکاٹ لینڈ یارڈ کی رپورٹ میں بے نظیر بھٹو کی شہادت گوئی سے نہیں، دھماکے سے ہوئی۔
- 9 فردوری چارسدہ میں اے این پی کے حملے میں خودکش دھماکے میں 27 افراد جاں بحق۔
- 9 فردوری کوسٹہ میں آئی سی سیٹلسٹ، سینٹر صحافی اوہ مفت روزہ اخبار جہاں کے نمائندے ڈاکٹر چشتی مجاہد قتل۔
- 11 فردوری شمالی وزیرستان میں اے این پی کی ریلی پر خودکش حملہ، 9 افراد جاں بحق۔
- 13 فردوری 290 گلو میٹر تک مار کرنے والے ہیلکوپٹر میزائل غزنوی کی کامیاب آزمائش۔

- 16 فروری پاراچنار میں انتخابی دفتر کے باہر خودکش دھماکہ، 40 افراد جاں بحق۔
- 18 فروری قومی اور صوبائی اسمبلیوں کیلئے پولنگ۔
- 19 فروری انتخاب کے نتائج کا اعلان، قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی نے 87، (ن) لیگ 66، (ق) لیگ 38، ایم کیو ایم 19، اے این پی 10 اور 27 آزاد امیدوار کا میاں ہوئے۔
- 21 فروری ملک گیر عدالتی بائیکاٹ اور ریلیاں۔ کراچی، اسلام آباد میں دھماکہ پر لاشی چارج۔
- 22 فروری سوات میں ریموٹ کنٹرول دھماکے سے باراتوں کی گاڑی تباہ، خواتین اور بچوں سمیت 12 افراد جاں بحق۔
- 25 فروری راولپنڈی میں خودکش حملے میں لیفٹیننٹ جنرل سرجن مشتاق بیگ سمیت 18 افراد شہید۔
- 28 فروری جنوبی وزیرستان میں امریکی میزائل حملے سے غیر ملکیوں سمیت 13 افراد جاں بحق۔
- 28 فروری بم دھماکے میں شہید ہونے والے ڈی ایس پی کے جنازے میں خودکش حملہ 50 جاں بحق۔
- 2 مارچ درہ آدم خیل میں امن جرگے میں خودکش دھماکہ، 40 افراد جاں بحق، 50 زخمی۔
- 4 مارچ لاہور میں بحریہ دار کالج پر خودکش حملے میں 3 اہلکاروں سمیت 5 افراد جاں بحق۔
- 5 مارچ این آراو کے تحت احتساب عدالت کا فیصلہ، آصف زرداری کے خلاف کرپشن کے 5 مقدمات خارج، اثاثے بحال۔
- 7 مارچ ڈنمارک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور شرانگیزی فلم بنانے کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے اور ہڑتال۔
- 9 مارچ پیپلز پارٹی اور ن لیگ میں معاہدہ، حکومت بننے کے 30 روز کے اندر معزول بیج بحال کر دیں گے۔
- 11 مارچ لاہور میں ایف آئی اے کے دفتر پر خودکش حملے میں 23 افراد جاں بحق، 200 زخمی۔
- 12 مارچ پاک افغان سرحدی گاڑوں پر نیٹو کی بمباری سے 13 افراد جاں بحق، 2 پاکستانی شامل۔
- 12 مارچ این آراو کے تحت آصف علی زرداری کے خلاف کوئٹہ کرپشن ریفرنس کیس خارج۔
- 14 مارچ آصف زرداری کے خلاف کرپشن تمام کے مقدمات ختم۔
- 15 مارچ اسلام آباد میں اطالوی ریٹورنٹ میں بم دھماکہ، امیر کی سفارتخانے کی اہلکار ترک خاتون ہلاک، 10 غیر ملکیوں سمیت 15 زخمی۔
- 17 مارچ نومنتخب قومی اسمبلی کا افتتاحی اجلاس، 325 ارکان قومی اسمبلی نے حلف اٹھایا۔
- 19 مارچ فہیدہ مرزا پہلی خاتون سپیکر اور فیصل کریم کنڈی ڈپٹی سپیکر منتخب۔
- 20 مارچ کراچی میں بورڈ آف ریونیو کی 100 سالہ قدیم عمارت میں خوفناک آگ، زمین اور نقشے کے کلیسوں کا اہم ریکارڈ تباہ۔
- 24 مارچ یوسف رضا گیلانی وزیراعظم بن گئے۔ بجر کالونی سے رکاوٹیں ختم، افتخار چوہدری باہر آ گئے۔
- 25 مارچ آئین کو تباہ کرنے والے برہنہ سی او کے خالق شریف الدین پیرزادہ کو برطرف کر دیا گیا۔

- 27 مارچ سرد اسبلی کے منتخب 110 ارکان نے حلف اٹھایا۔ کرامت خان بلا مقابلہ پیکیمر، خوش دل ڈپٹی پیکیمر۔
29 مارچ جسٹس رمدے کا سامان مکان سے باہر پھینک دیا گیا۔ وزیراعظم کے حکم پر گھر معزول جج کو واپس۔
30 مارچ صدر پرویز مشرف نے 24 رکنی کابینہ سے حلف لیا۔ مسلم لیگ (ن) کے وزراء سیاہ پٹیاں باندھ کر آئے۔

- 13 اپریل سویڈن نے پہلا اوکس طیارہ پاک فضائیہ کے حوالے کر دیا۔
13 اپریل بھاشا ڈیم کے مقام سے بدھاکے قیمتی بجسمے 'مورتیاں اور قیمتی اشیاء دریافت۔
15 اپریل سندھ اسمبلی کے 158 ارکان نے حلف اٹھایا۔
16 اپریل سندھ اسمبلی میں ہینلز پارٹی کے ٹارکھوڑا وادہ شہلا رضا بلا مقابلہ پیکیمر اور ڈپٹی پیکیمر منتخب۔
17 اپریل قائم علی شاہ 90 ووٹ لے کر بلا مقابلہ وزیر اعلیٰ سندھ منتخب۔
17 اپریل سندھ اسمبلی میں سابق وزیر اعلیٰ ارباب رحیم کو جوئے اور تھپڑ مارے گئے۔ ایم کیو ایم کا باریکاٹ۔
17 اپریل بلوچستان اسمبلی کے 62 ارکان نے حلف اٹھایا۔ اسلم بھوتانی بلا مقابلہ پیکیمر، مطیع اللہ آغا ڈپٹی پیکیمر منتخب۔

- 18 اپریل لاہور میں سابق وفاقی وزیر شیراگن پر بدترین تشدد۔
19 اپریل کراچی میں ہنگامے، 5 وکیل زندہ جلادینے گئے۔ فائرنگ سے 4 افراد ہلاک۔
15 اپریل قومی اسمبلی میں مستحق قرار داد منظور، بے نظیر قرض کی تحقیقات اقوام متحدہ سے کرائی جائے۔
16 اپریل پنجاب اسمبلی میں 16 رکنی کابینہ نے حلف اٹھایا۔
17 اپریل پٹرول اور ڈیزل مزید 3 روپے لیٹر مہنگا کر دیا گیا۔
19 اپریل دو ہزار گلو میٹر تک مار کرنے والے شاہین نو میزائل کا کامیاب تجربہ۔
21 اپریل سپریم کورٹ میں الیکشن لڑنے کیلئے گرجویشن کی شرط ختم کر دی گئی۔
25 اپریل مردان کارم دھاکہ، ماے ایس آئی سمیت 4 افراد جاں بحق، 28 زخمی۔
یکم مئی سنٹرل ڈیولپمنٹ ورکنگ پارٹی کے اجلاس میں 164 ارب روپے کی مالیت کے 33 منصوبوں کی منظوری۔

- 2 مئی ایم کیو ایم حکومت سندھ میں شامل۔ متحدہ کے 13، ہینلز پارٹی کے 7 نئے وزراء نے حلف اٹھایا، کابینہ 45 رکنی ہو گئی۔

- 4 مئی اتحادی جماعتوں اور عوامی شکایات کے ازالے کیلئے زرداری نے خصوصی سیل قائم کر دیا۔
7 مئی کراچی میں 450 ارب روپے کا سیکینڈل، وزارت ہاؤسنگ کی دو اہم فائلیں گم ہو گئیں۔
12 مئی مسلم لیگ (ن) کا وفاقی کابینہ سے علیحدگی کا اعلان۔
14 مئی جنوبی وزیرستان میں 30 جنگجوؤں کے بدلے 55 فوجی رہا، فورسز کی علاقے سے واپسی۔
14 مئی سندھ میں تعینات رنجیز کی تعداد 25 سے بڑھا کر 75 فیصد کر دی گئی۔

- 14 مئی رنجھو ٹرائن کراچی میں مشتعل لوگوں نے 3 ڈاکوؤں کو تشدد کے بعد زندہ جلادیا۔
- 15 مئی سپریم کورٹ کے 4 سابق ججوں نے حکومتوں کو غیر قانونی تحفظ دینے پر معافی مانگ لی۔
- 16 مئی خالد مقبول مستغنی، سلمان تاثیر نے گورنر پنجاب کے عہدے کا حلف اٹھالیا۔
- 17 مئی مغوی سفیر طارق عزیز الدین 96 دن بعد بحفاظت گھر پہنچ گئے۔
- 19 مئی مردان کینٹ کی بیکری میں خودکش دھماکہ، سکیورٹی اہلکاروں سمیت 3 افراد جاں بحق۔
- 19 مئی آصف علی زرداری کے خلاف تمام مقدمات ختم، منشیات کیس سے بھی بری۔
- 20 مئی کراچی میں انجن کے بغیر ٹرین چلنے کا واقعہ، سینئر شیش ماسٹر سمیت 3 اہلکار معطل۔
- 26 مئی متنازع کالا باغ ڈیم منصوبہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا گیا۔
- 28 مئی واپڈا کی جانب سے عدم ادائیگی، تیل کا ذخیرہ ختم ہونے کے باعث 8 بجلی گھر بند، لوڈ شیڈنگ کا دورانیہ 8 سے 10 گھنٹے ہو گیا۔
- کیم جون ملک بھر میں گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کر دی گئیں۔
- ☆ شیخ شید نے ق لیگ سے علیحدہ ہو کر عوامی مسلم لیگ قائم کرنے کا اعلان کر دیا۔
- 2 جون اسلام آباد میں ڈنمارک کے سفارتخانے کے باہر دھماکے سے 6 افراد ہلاک، 24 زخمی۔
- 4 جون ڈاکٹر عبدالقدیر نے کہا کہ لیبیا اور ایران کو ایٹمی ٹیکنالوجی یورپی کپنیوں نے فراہم کی ہے۔
- 8 جون مسلم لیگ (ن) نے صدر پرویز کے مواخذے کیلئے 10 لاکھ چارج شیٹ جاری کر دی۔
- 9 جون وکلاء کالا باغ مارچ شروع ہو گیا۔ کراچی اور کوئٹہ سے قافلے اسلام آباد روانہ ہو گئے۔
- 11 جون مہمند ایجنسی میں امریکی و اتحادی طیاروں کی بمباری سے ایک میجر اور 13 اہلکاروں سمیت 20 افراد شہید ہو گئے۔
- 13 جون وکلاء کالا باغ مارچ۔ اسلام آباد میں پالیسٹ کے باہر لاکھوں افراد کا اجتماع۔
- ☆ بھارتی جیلوں میں ہلاک ہونے والے انوجوان اور بزرگ خاتون کی میتیں پاکستان کے حوالے۔
- 14 جون اسلام آباد پرامن لاٹک مارچ ختم ہو گیا۔ وکلاء دھڑا دیئے بغیر منتشر۔
- 17 جون پاکستانی طالبان نے جمرو کے علاقے میں امریکہ کے 3 بجلی کا پٹر افوا کر لئے۔
- 19 جون کنٹرول لائن پر پاک فوج اور دہشت گردوں میں جھڑپ، 4 فوجی شہید، 3 زخمی ہو گئے۔
- 20 جون کرم ایجنسی میں شری پسندوں نے 20 افراد کو زندہ جلادیا۔
- 21 جون بے نظیر بھٹو کی سالگرہ کے موقع پر قیدیوں کی سزائے موت عرقید میں تبدیل کرنے کا اعلان۔
- 23 جون لاہور ہائی کورٹ نے نواز شریف کو معافی کی ضمانت کیلئے نااہل قرار دے دیا۔ ☆ پاراچنار میں 8 مغوی ذبح کر دیئے گئے۔
- 25 جون سوات میں چوکیوں پر حملے، 10 گرلز سکول جلادئے گئے۔ جنڈولہ میں امن کمیٹی کے 28 مغوی ارکان قتل۔

- 26 جون ضمنی انتخابات میں ن لیگ نے 11 اور پی پی نے 9 نشستیں جیت لیں۔
- 29 جون سوات میں دھماکے جھڑپیں 2 اہلکاروں سمیت 6 جاں بحق، وادی تیراہ میں دو گروپوں کی لڑائی میں 15 افراد ہلاک۔
- یکم جولائی بجلی کے بلوں پر 16 فیصد سٹریٹس عائد کر دیا گیا۔
- 4 جولائی حلف نہ اٹھانے والے جج ملازمتوں سے فارغ، سپریم کورٹ کا فیصلہ۔
- 6 جولائی اسلام آباد میں خودکش دھماکہ، 15 پولیس اہلکاروں سمیت 18 افراد جاں بحق۔
- 7 جولائی بے درپے 7 بم دھماکے، کراچی لرزاٹھا، انفراتفری، خوف و ہراس۔
- 10 جولائی کرم ایجنسی میں دھماکے 6 افراد ہلاک، ہنگو، پشاور اور مہمند سے 36 سرکاری اہلکار اغوا۔
- 11 جولائی بجلی، گیس کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف فیصل آباد کے ہزاروں کارخانے احتجاجاً بند۔
- 12 جولائی ہنگو میں فورسز اور طالبان میں جھڑپ، 17 اہلکاروں سمیت 24 جاں بحق۔
- 14 جولائی آٹا مزید ڈھائی روپے پی پی، پٹرول 6 روپے اور ڈیزل 10 روپے فی لیٹر مہنگا۔
- 18 جولائی سکیورٹی فورسز کا ہنگو کے علاقے زرگری اور گلستان پر کنٹرول، لڑائی میں 10 جنگجو ہلاک۔
- 21 جولائی ڈاکٹر قدیر کو اندرون ملک سفر اور تحقیق کی شرط اجازت۔
- 21 جولائی ڈیرہ گہٹی، جھڑپیں جاری، 4 سکیورٹی اہلکار، 12 جنگجو ہلاک، مزید 3 فراری کیمپ تباہ۔
- 22 جولائی بے نظیر قتل کے اہم گواہ اور بلاول ہاؤس کے سکیورٹی انسرف خالد شہنشاہ قتل۔
- 26 جولائی آئی ایس آئی اور آئی بی کو وزارت داخلہ کے ماتحت کرنے کے احکام جاری۔
- 28 جولائی جنوبی وزیرستان میں مدرسے پر میزائل حملہ، القاعدہ کے اہم رہنما سمیت 6 افراد شہید۔
- 29 جولائی کراچی میں طوفانی بارش، 10 افراد ہلاک، بجلی کا طویل بریک ڈاؤن۔
- 30 جولائی سوات میں جھڑپیں، 10 کمانڈروں سمیت 48 جنگجو ہلاک، 5 سکیورٹی اہلکار شہید۔
- یکم اگست سوات میں شریہندوں نے لڑکیوں کے مزید 3 سکول تباہ کر دیے۔
- ☆ سرکاری ملازمین کی کم از کم پنشن 2 ہزار روپے مقرر کر دی گئی۔
- 3 اگست سوات میں جھڑپوں کے دوران 4 اہلکار شہید اور 15 جنگجو ہلاک ہو گئے۔
- 4 اگست جج اخراجات میں 61 ہزار روپے کا اضافہ کر دیا گیا۔
- 5 اگست نواز شریف اور آصف زرداری کا پرویز مشرف کے مواخذے پر اتفاق
- ☆ وزیراعظم نے آئی ایس آئی اور آئی بی کو وزارت داخلہ کے ماتحت کرنے کا نوٹیفکیشن معطل کر دیا۔
- 7 اگست باجوڑ میں جھڑپیں، 10 اہلکار شہید اور 25 جنگجو ہلاک ہو گئے۔
- 10 اگست صدر پرویز نے امریکی امداد میں سالانہ 700 ملین ڈالر کا ضمن کیا، آصف زرداری کا الزام۔
- 12 اگست پشاور میں فضائیہ کا ٹرک بم دھماکے سے تباہ 18 اہلکاروں سمیت 13 افراد شہید ہو گئے۔
- 15 اگست پاکستان کی چاروں صوبائی اسمبلیاں صدر پرویز مشرف کے خلاف ایک ہو گئیں۔ باجوڑ میں بجلی کا پٹر

سے فائرنگ، 5 شہر پسند ہلاک اور 8 زخمی ہو گئے۔

17 اگست مسلم لیگ (ن) کے رہنما غوث علی شاہ 8 سال بعد وطن واپس آ گئے۔

☆ کرم ایجنسی میں قبائل کی جھڑپ میں 143 افراد ہلاک۔

18 اگست صدر پرویز مشرف نے اپنی نشری تقریر میں مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا۔

20 اگست وانا میں امریکی میزائل حملے سے 8 افراد شہید، کرم ایجنسی میں قوی لشکر اور جنگجوؤں میں لڑائی 128 افراد ہلاک ہو گئے۔

21 اگست واہ آرڈی نینس فیکٹری کے گیٹ پر خودکش حملے سے 78 افراد شہید، 118 زخمی ہو گئے۔

23 اگست سوات میں خودکش حملے سے 10 پولیس اہلکار جاں بحق، جہڑپوں میں 35 جنگجو مارے گئے۔

25 اگست ن لیگ حکمران اتحاد سے علیحدہ ہو گئی۔

26 اگست اسلام آباد میں بم دھماکے میں 8 افراد ہلاک اور 15 زخمی ہو گئے۔

27 اگست باجوڑ اور وانا میں بمباری میں 48 جنگجو ہلاک ہو گئے۔

28 اگست بنوں میں پولیس بس پر حملے میں 7 اہلکاروں سمیت 10 افراد جاں بحق۔

29 اگست سوات میں جنگجوؤں کے ٹھکانوں پر طیاروں سے بمباری 30 عسکریت پسند ہلاک۔

30 اگست بجلی مزید 31 فیصد مہنگی کرنے کی منظوری۔

30 اگست کرم ایجنسی میں قبائلی لشکر اور جنگجوؤں سے لڑائی میں 95 افراد ہلاک ہو گئے۔

2 ستمبر سوات میں مکان پر گولہ گرنے سے 10 شہری جاں بحق ہو گئے۔

3 ستمبر جنوبی وزیرستان کے علاقے انگور اڑہ میں امریکی فوجیوں کی فائرنگ، 20 پاکستانی شہید۔

5 ستمبر میران شاہ میں امریکی میزائل حملے میں 4 بچوں سمیت 7 افراد جاں بحق ہو گئے۔

6 ستمبر آصف زرداری دو تہائی سے زیادہ ووٹ لے کر صدر منتخب ہو گئے۔ 9 ستمبر کو حلف اٹھایا۔

8 ستمبر میران شاہ میں امریکی میزائل حملے سے 23 افراد جاں بحق ہو گئے۔

9 ستمبر بجلی کے نرخوں میں 31 فیصد اضافے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا۔

10 ستمبر دیر میں نماز تراویح کے دوران مسجد پر بم حملے سے 25 نمازی شہید اور 50 زخمی ہو گئے۔

11 ستمبر باجوڑ میں فورسز کے ساتھ جہڑپوں میں 100 جنگجو ہلاک اور چار اہلکار شہید ہو گئے۔

12 ستمبر باجوڑ میں فورسز کی کارروائی میں 85 جنگجو مارے گئے۔

15 ستمبر کوئٹہ میں تباہی پھیلانے کا "خاؤ" کا منصوبہ بنا کام، ایک ٹن بارود برآمد، 3 دہشت گرد گرفتار۔

15 ستمبر ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا بیٹا کابل سے اسلام آباد منتقل، خاندان کے حوالے کر دیا گیا۔

17 ستمبر پاکستانی خود مختاری کے احترام کی یقین دہانی کے چند گھنٹے بعد میزائل حملہ، 9 شہری شہید۔

18 ستمبر دیر بالا میں سکول کے 300 بچوں کو یہال بنانے کی کوشش ناکام۔ 2 طالبان نے خود کو آڑا لیا، تیسرا گرفتار۔

- 19 ستمبر کوئٹہ کے مدرسے میں بم دھماکہ، 6 طالب علم جاں بحق، 10 شدید زخمی۔
- 20 ستمبر اسلام آباد میں میرٹ ہول میں خودکش دھماکہ، ہول تباہ، 80 افراد جاں بحق، سینکڑوں زخمی۔ حملہ آور نے 1000 گلو بارود سے بھرا ٹرک مین گیٹ سے نکل دیا۔
- 22 ستمبر پشاور میں نامزد افغان سفیر اغوا، گاڑی پر حملے میں ڈرائیور ہلاک۔
- 23 ستمبر جنوبی وزیرستان کے علاقے انگور اڑہ میں قبائلیوں نے فائرنگ کر کے امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا۔
- 23 ستمبر یمنگورہ میں کرفیو کے دوران شہریوں کا مظاہرہ 2 ٹینک جلا دیے۔ پولیس فائرنگ سے 6 افراد جاں بحق۔
- 24 ستمبر کوئٹہ میں ایف سی کی گاڑیوں پر خودکش حملہ، طالب جاں بحق، 25 افراد زخمی۔
- 26 ستمبر حاصل پور ریلوے ٹریک پر بم دھماکہ، ٹرین کی 3 بوگیاں ہٹری سے اتر گئیں، 4 افراد جاں بحق، 20 زخمی۔
- 27 ستمبر سوئی گیس فیلڈ بلوچستان کے قریب خوزیز جھڑپ، 14 سکیورٹی اہلکار اور 12 مزاحمت کار ہلاک۔
- 29 ستمبر مظفر گڑھ روڈ پر آئل ٹینکر اور مسافر کوچ میں تصادم کے نتیجے میں 46 مسافر زندہ جل گئے۔
- 30 ستمبر باجوڑ میں 13 جنگجو مارے گئے۔
- یکم اکتوبر شمالی وزیرستان میں امریکی میزائل حملے سے 19 افراد شہید۔ باجوڑ ایجنسی میں 34 شہر پسند ہلاک ہو گئے۔
- 16 اکتوبر بمبارکن قوی اسبلی رشید اکبر نوانی کے ڈیرے پر خودکش حملے میں 26 افراد جاں بحق، 62 زخمی ہو گئے۔
- 19 اکتوبر دیر بالا میں قیدیوں کی دین پر بم حملے میں 4 طالبات سمیت 11 افراد ہلاک ہو گئے۔
- 110 اکتوبر اورکزئی ایجنسی میں طالبان کے خلاف لشکر بنانے والے جرگے پر خودکش حملے سے 82 افراد جاں بحق، سینکڑوں زخمی ہو گئے۔
- 12 اکتوبر اورکزئی ایجنسی اور باجوڑ میں بمباری سے 52 جنگجو ہلاک ہو گئے۔
- 13 اکتوبر سوات، باجوڑ اور درہ آدم خیل میں گولہ باری اور آپریشن میں 45 جنگجو ہلاک اور 15 گرفتار کر لئے گئے۔
- 16 اکتوبر جنوبی وزیرستان میں امریکی میزائل حملے میں 6 افراد جاں بحق ہو گئے۔
- 18 اکتوبر باجوڑ، سوات اور کرم ایجنسی میں 28 جنگجو ہلاک اور 168 گرفتار کر لئے گئے۔
- 21 اکتوبر آزاد اور مقبوضہ کشمیر میں 61 سال بعد تجارتی رابطہ بحال ہو گیا۔
- 23 اکتوبر شمالی وزیرستان میں ایک مدرسے پر امریکی میزائل حملے سے 11 طالب جاں بحق، 8 زخمی۔
- ☆ باجوڑ میں فورسز کی کارروائی میں 35 جنگجو مارے گئے۔ 8 قبائلی عمائدین قتل۔
- 28 اکتوبر سپریم کورٹ بار کے انتخابات میں علی احمد کرد بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے۔
- ☆ اقتصادی بحران کے باعث اسلام آباد میں جی ایچ کیو کی تعمیر کوادی گئی۔

- 129 اکتوبر بلوچستان میں شدید زلزلہ آنے سے 300 سے زیادہ افراد جاں بحق، سینکڑوں زخمی، ہزاروں بے گھر۔
☆ بنوں میں خودکش حملے میں 2 افراد جاں بحق اور 14 زخمی ہو گئے۔
- ☆ مہمند ایجنسی میں فورسز نے 100 پرغمال بچے رہا کر لئے۔
- 130 اکتوبر سوات اور باجوڑ میں سکیورٹی فورسز نے 23 عسکریت پسند ہلاک کر دیئے۔
- 130 اکتوبر شمالی اور جنوبی وزیرستان میں امریکی میزائل حملوں میں 33 افراد جاں بحق ہو گئے۔
- ☆ مردان میں ڈی آئی جی کے دفتر کے باہر خودکش حملے میں 5 پولیس اہلکاروں سمیت 10 افراد جاں بحق۔
- ☆ پٹرول 5 اور ڈیزل 4 روپے لٹر سستا ہو گیا۔
- ☆ یکم نومبر 131 اکتوبر اور یکم نومبر کی درمیانی شب 12 بجے گھڑیاں ایک گھنٹہ پیچھے کر دی گئیں۔
- ☆ یکم نومبر پاکستان نے آئی ایم ایف کی 18 مئی سے 11 شرائط تسلیم کر لیں۔
- 2 نومبر وائس ایف سی کی چوکی پر خودکش حملے میں 10 اہلکار جاں بحق، باجوڑ اور سوات میں بمباری سے 15 جنگجو ہلاک ہو گئے۔
- 3 نومبر 22 نئے وفاقی وزراء اور 18 وزرائے مملکت نے حلف اٹھالیا۔ کابینہ کے ارکان کی تعداد 55 ہو گئی۔
- 4 نومبر وکلاء نے لاہور سمیت کئی شہروں میں عدالتوں کو نالے لگا دیئے۔
- ☆ ہنگو میں خودکش حملے میں 7 افراد جاں بحق۔ باجوڑ میں بمباری 14 جنگجو ہلاک۔
- 5 نومبر سعودی عرب ڈھائی برس تک پاکستان کو تیل بطور قرض حند دے گا۔
- 6 نومبر باجوڑ میں ہونے والے جرگے میں خودکش دھماکے سے 23 افراد جاں بحق
- ☆ سوات میں پولیس لائن پر حملے میں 15 اہلکار شہید۔
- 7 نومبر شمالی وزیرستان میں امریکی میزائل حملے میں 16 افراد جاں بحق۔
- 8 نومبر 10 ارب ڈالر بیرون ملک منتقلی کے الزام میں کالیا اور خانانی سمیت 25 کرنسی ڈیلرز گرفتار۔
- ☆ باجوڑ، مہمند اور سوات میں بمباری اور آپریشن کے دوران 36 جنگجو ہلاک۔ مدہ میں گولہ باری سے 8 شہری جاں بحق۔
- 9 نومبر خیبر ایجنسی پرنیوٹیلیاروں کی بمباری سے 7 افراد شہید۔ باجوڑ میں بمباری سے 13 جنگجو ہلاک۔
- 10 نومبر باجوڑ اور سوات میں 15 عسکریت پسند ہلاک کر دیئے گئے۔
- 11 نومبر بھاشا ڈیم منصوبے کی منظوری دیدی گئی۔
- ☆ باجوڑ میں سکیورٹی فورسز کی کارروائی میں 16 شدت پسند ہلاک۔
- 12 نومبر چارسدہ میں سکیورٹی فورسز کے کیمپ پر خودکش حملے میں 7 افراد جاں بحق۔
- 13 نومبر پشاور میں ایرانی کمرشل اتاشی کو اغوا کر لیا گیا۔
- ☆ سید و شریف ایپوٹ پر اکنوں سے حملہ، جھڑپوں میں 9 دہشت گرد ہلاک۔

☆ نیب نے سیاستدانوں کے خلاف بدعنوانی کے سارے مقدمات ختم کر دیے۔

14 نومبر شمالی وزیرستان میں امریکی میزائل حملے سے 14 افراد جاں بحق ہو گئے۔

15 نومبر پٹرول 10، ڈیزل 3 اور مٹی کا تیل 5 روپے لیٹر سستا ہو گیا۔ ☆ ہبھدر، باجوڑ اور سوات میں بمباری سے 46 جنگجوؤں سمیت 56 ہلاک۔

16 نومبر باجوڑ میں طالبان اور قبائلی لشکر میں جھڑپ، دو اہم سرداروں سمیت 21 افراد ہلاک۔

17 نومبر سوات میں چیک پوسٹ پر خودکش حملے میں 10 افراد جاں بحق ہو گئے۔

18 نومبر باجوڑ میں قبائلی لشکر اور جنگجوؤں میں جھڑپ 10 افراد ہلاک، سوات میں 9 جنگجو ہلاک۔

19 نومبر بنوں کے قریب قبائلی علاقے میں امریکی میزائل حملے میں القاعدہ کمانڈر عبداللہ اعظم السعودی سمیت 6 افراد جاں بحق۔

☆ سوات، باجوڑ اور ہبھدر میں فورسز کی کارروائی میں 24 جنگجو اور 6 شہری ہلاک ہو گئے۔

20 نومبر باجوڑ ایجنسی میں نماز کے دوران خودکش دھماکے سے 9 افراد جاں بحق۔ باجوڑ اور سوات میں فورسز کی کارروائی میں 33 جنگجو اور 8 شہری ہلاک۔

21 نومبر گیس کے زخموں میں 7.7 فیصد اضافے کی منظوری دے دی گئی۔

☆ ڈیرہ اسماعیل خان میں نماز جنازہ کے دوران خودکش دھماکے سے 10 افراد جاں بحق اور 40 زخمی ہو گئے۔ باجوڑ میں بمباری سے 27 جنگجو مارے گئے۔

22 نومبر شمالی وزیرستان میں امریکی میزائل حملے سے راشد رؤف اور ابوالمعری سمیت 5 افراد ہلاک۔

☆ ہنگو اور بنوں میں دھماکے اور حملے سے 18 افراد جاں بحق۔

23 نومبر بنوں میں فورسز سے جھڑپ میں 5 جنگجو ہلاک ہو گئے۔

24 نومبر چیف جسٹس عبدالحمید ڈوگر کی بیٹی کو انٹر کے امتحان میں اضافی نمبرز دلوانے کے سکیڈل کا انکشاف ہوا۔

25 نومبر باجوڑ اور سوات میں 7 دہشت گرد ہلاک کر دیے گئے۔

26 نومبر آئی ایس آئی کا سیاسی شعبہ بند کر دیا گیا۔

☆ پاکستان ایروٹانیکل کمپلیکس جنگی طیارہ ساز اداروں میں شامل ہو گیا۔

29 نومبر کراچی میں ہنگاموں اور فائرنگ سے 8 افراد ہلاک ہو گئے۔

30 نومبر کراچی میں ہنگامے اور فائرنگ سے مزید 20 افراد ہلاک، شہر پسندوں کو دیکھتے ہی مار دینے کا حکم، 24 گاڑیاں جلا دی گئیں۔

30 نومبر پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی، پٹرول 9 روپے، ڈیزل اور مٹی کا تیل 5 روپے فی لیٹر سستا۔

کیم دبیر کراچی میں جلاؤ گھیراؤ جاری، مزید 15 افراد ہلاک۔

2 دبیر سوات، باجوڑ میں سکیورٹی فورسز کا شہر پسندوں کے خلاف آپریشن، 8 جنگجوؤں سمیت 10 افراد ہلاک۔

5 دبیر پشاور کے قصبہ خوانی بازار میں بم دھماکا، 35 افراد جاں بحق، 100 زخمی۔

- 7 دسمبر پشاور میں اتحادی فوجی سپلائی لائن پر حملہ 200 کنٹینرز تباہ۔
- 8 دسمبر پشاور میں جنگجوؤں کا دوسرے روز بھی حملہ، اتحادی افواج کی مزید 100 گاڑیاں جلا دیں۔
- 8 دسمبر سریکی و بھارتی دباؤ پر جماعت الدعوة کے رہنما کی ہتھیاری گرفتار، ممبئی حملوں کے ماسٹر مائنڈ ہونے کا الزام۔
- 10 دسمبر اقوام متحدہ کی جانب سے بے نظیر بھٹو کو انسانی حقوق ایوارڈ آن کے صاحبزادے بلاول بھٹو زرداری نے وصول کیا۔
- 11 دسمبر ملک بھر میں کریک ڈاؤن، سلامتی کونسل نے جماعت الدعوة کے دفاتر سیل کر دیے۔
- 12 دسمبر پشاور کے نواح میں واقع رنگ روڈ پر اتحادی افواج کیلئے نیو سپلائی سامان لے جانے والے ٹریل پر ایک اور حملہ، 12 کنٹینرز جلا دیئے گئے۔
- 13 دسمبر پاکستانی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے بھارتی جنگی طیاروں کو پاک فضائیہ نے بھگا دیا۔
- 15 دسمبر پاکستانی کنٹینرز ڈرائیوروں نے نیو کیلئے رسد افغانستان لے جانے سے انکار کر دیا۔
- 16 دسمبر بھارت نے پاکستان سے جامع مذاکرت معطل کر دیئے۔
- 19 دسمبر ٹنڈو جام میں ٹرین کی ٹکڑے آئل ٹینکر دھماکے سے پھٹ گیا۔ خوفناک آگ سے 50 افراد زخمی۔
- 20 دسمبر راولپنڈی میں 6 منزلہ شاپنگ پلازہ گلشن پلازہ آتشزدگی کے بعد منہدم، 12 افراد ہلاک، 31 لاپتہ 400 دکانیں تباہ۔
- 22 دسمبر جنوبی وزیرستان میں دو امریکی میزائل حملوں میں 8 افراد جاں بحق۔
- 23 دسمبر گرمی خدا بخش 500 خواتین کو منی آرڈر فارم دیکر ”بینظیر انکم سپورٹ پروگرام“ شروع۔
- 24 دسمبر سوات فورسز کی کارروائی میں 11 مزاحمت کار ہلاک باجوڑ میں آپریشن معطل۔
- 25 دسمبر تحریک پاکستان کے 27 کارکنوں کیلئے گلڈ میڈلز مسیحی کارکنوں کیلئے 75 لاکھ روپے نامہ ادا اعلان۔
- ☆ سابق ڈی جی ریڈیو پاکستان شاعر ادیب براؤن کا سٹر سلیم گیلانی 80 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔
- 26 دسمبر بینظیر بھٹو کی پہلا سالگرہ ہر 10 روپے کا یادگاری سکہ 4 روپے کا یادگاری ٹکٹ اور 20 روپے کی سوونٹر شیٹ جاری۔
- 28 دسمبر یونین پبلنگ شیشن پر خودکش کار بم دھماکہ 41 افراد جاں بحق، پبلنگ ملتوی۔
- ☆ اسلام آباد کا میرٹ ہوٹل 20 ستمبر کے خودکش حملے کے 98 دن بعد دوبارہ کھول دیا گیا۔
- 29 دسمبر معروف بنگلہ دیشی گورنر شریف بنک تعینات 2 جنوری 2009ء کو چارج سنبھالا۔
- 30 دسمبر بھارت سے 66 پاکستانی قیدی رہا، دہلی بارڈر پر پاکستانی حکام کے حوالے۔
- ☆ ایران 3 ماہ کی سفر ادا نیکیوں پر یومیہ 50 ہزار حیرل ٹیل فراہم کرنے پر تیار۔
- 31 دسمبر گیس قیمتوں میں اوسطاً 8 فیصد اضافے کی منظوری۔

☆☆☆☆☆☆

اسلامیات

(Islamiyat)

حیاتِ طیبہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب“

خاتم النبیین، حضرت محمد ﷺ 20 اپریل 571ء، 12 ربیع الاول بروز پیر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

آپ ﷺ کے والد ماجد کا نام عبد اللہ والدہ محترمہ کا حضرت آمنہؓ دادا کا عبد المطلب تھا۔ حضور پاک ﷺ کے والد عبد اللہ آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے انتقال کر چکے تھے۔ 6 سال کی عمر میں آپ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہؓ ابواء کے مقام پر آپ ﷺ کے والد کی قبر کی زیارت کرنے گئیں لیکن راستے میں ہی انتقال کر گئیں۔

حضور پاک ﷺ نے 15 برس کی عمر میں حرب فجار میں حصہ لیا۔ اس کے بعد حلف الفضول میں شرکت کی۔

حضور پاک ﷺ کو 40 سال کی عمر میں 28 جولائی 610ء میں نبوت عطا ہوئی اور پہلی وحی 6 اگست 610ء کو غار حرا میں نازل ہوئی۔

معراج کا واقعہ پیغمبری ملنے کے 12 سال بعد پیش آیا جب آپ ﷺ کی عمر مبارک 52 برس تھی۔ یہ واقعہ جب کے مہینے میں پیش آیا تھا۔

نبوت کی بشارت اور نزول قرآن کے درمیان 6 ماہ کا عرصہ ہے۔ فتح مکہ کے وقت حضور پاک ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تو 500 لوگوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا تھا۔

قریش کے کافروں نے حضور پاک ﷺ کے ساتھ نبوت کے ساتویں سال بائیکاٹ کیا اور آپ ﷺ اپنے خاندان کے ساتھ تقریباً 3 برس مکہ مکرمہ کے نزدیک ”شعب ابی طالب“ کی گھائی میں رہے۔

آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے بعد کوہ صفا پر بیعت لی تھی۔

آنحضرت ﷺ جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ گئے تو آپ ﷺ نے تقریباً 17 ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔

معاہدہ حدیبیہ میں آپ ﷺ کا نام ”محمد بن عبد اللہ“ لکھا گیا تھا۔

آپ کے ہاتھوں جہنم واصل ہونے والا پہلا شخص ”حارث بن حنظلہ“ تھا۔

جنت میں مقام محمود آپ ﷺ کے لئے وقف ہے۔

آپ ﷺ نے جس اونٹنی پر ہجرت فرمائی تھی اس کا نام ”القصوا“ تھا۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں ”حضرت عبدالرحمن بن عوف“ کو امام مقرر کر کے ان کے پیچھے نماز پڑھی تھی۔

آپ ﷺ کا وصال 63 سال کی عمر میں 27 مئی 632ء (12 ربیع الاول) کو ہوا۔ بعض روایات میں 8 جون بھی ہے۔

آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی تعداد 13 بیٹیوں کی تعداد 3 اور بیٹیوں کی تعداد 4 ہے۔

آپ ﷺ جس حجرے میں دفن ہیں وہاں مزید ایک قبر کی گنجائش ہے وہاں حضرت مہدیؑ کے دفن ہونے کی روایت ہے یعنی وہ دفن ہونگے۔

آپ ﷺ اپنا لباس عام طور پر سفید سادہ موٹا اور روئی سے بنا ہوا استعمال کرتے۔ بلوسات میں جبہ عمامہ چادر ازار بند موزے پسند کرتے۔ چادر بزرگ کی پسند کرتے تھے۔

سب سے پہلے ”ورقہ بن نوفل“ نامی عالم نے حضور پاک ﷺ کو نبی بننے کی بشارت دی تھی۔

حضور پاک ﷺ کے زمانے میں 3 ہجرتیں ہوئی تھیں: پہلی دو حبشہ کی طرف اور تیسری ہجرت مدینہ کی طرف ہوئی تھی۔

آپ ﷺ کی کنیت ”ابوالقاسم“ تھی اور آپ ﷺ بنو ہاشم نامی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

حضور پاک ﷺ کو آخری غسل ”حضرت علیؑ“ نے دیا جبکہ آپ ﷺ کی نماز جنازہ کسی نے نہیں پڑھائی۔ پہلے مردوں نے نماز پڑھی۔ ان کے بعد عورتوں نے ان کے بعد لڑکوں نے پھر غلاموں نے نماز پڑھی۔ کوئی کسی کا امام نہیں تھا۔

حضور پاک ﷺ کا شجرہ نسب یہ ہے: ”محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب“۔

ازواج مطہرات

- "حضرت خدیجہؓ" حضور ﷺ پاک کے نکاح میں آنے والی پہلی ام المومنین تھیں۔ شادی کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک 25 سال اور "حضرت خدیجہؓ" کی عمر 40 سال تھی۔
- "حضرت خدیجہؓ" اور "حضرت ماریہؓ" وہ دو امہات المومنین ہیں جن سے حضور ﷺ پاک کی اولادیں ہوئیں۔
- حضرت خدیجہؓ سے حضور ﷺ پاک کی پہلی اولاد "حضرت قاسمؓ" اور آخری اولاد "حضرت فاطمہؓ" تھیں۔
- حضور ﷺ کی دوسری شادی حضرت سودہ بنت زمعہ سے ہوئی۔ وہ بیوہ تھیں۔ حضرت سودہؓ کے پہلے شوہر "حضرت سکرانؓ" انتقال کر چکے تھے لیکن ایک بیٹا عبد الرحمنؓ چھوڑا جنہوں نے جنگ جلولاء میں شہادت حاصل کی۔
- حضور ﷺ پاک کا تیسرا نکاح حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ہوا۔ حضرت عائشہؓ کے والد حضرت ابو بکر صدیقؓ اور والدہ ام رومان تھیں۔
- حضور ﷺ پاک کا چوتھا نکاح ام المومنین "حضرت ام سلمہؓ" سے ہوا جن کا اصل نام "ہند" تھا جبکہ "ام سلمہ" کنیت تھی۔ آپ کا قبیلہ "بنو مخزوم" تھا۔
- حضور ﷺ پاک کا پانچواں نکاح ام المومنین "حضرت زینبؓ" سے ہوا۔ چونکہ وہ فقراء و مساکین کو بڑی فراخ دلی سے کھانا کھلاتی تھیں اس لئے "ام الساکین" کی کنیت سے مشہور ہوئیں۔
- حضور ﷺ پاک کا چھٹا نکاح "حضرت حفصہؓ" سے ہوا جو حضرت عمر فاروقؓ کی بیٹی تھیں۔
- حضور ﷺ پاک کی ساتویں زوجہ محترمہ "حضرت ریحانہؓ" تھیں۔ ان کے والد کا نام "شمعون" تھا۔ وہ یہودی قبیلہ "بنو قریظہ" سے تعلق رکھتی تھیں۔
- حضور ﷺ پاک کا آٹھواں نکاح "حضرت صفیہؓ" سے ہوا جن کا اصل نام زینب تھا۔ باپ کا نام جی بن اخطب اور ماں کا نام خرقہ تھا۔ جی یہودیوں کے نامور قبیلہ بنو النخیز کے سردار اور ماں قبیلہ قریظہ کے رئیس کی بیٹی تھیں۔
- حضور ﷺ پاک کی نویں زوجہ محترمہ آپ ﷺ کی چھوٹی بہن ام المومنین "حضرت زینبؓ" بنت جحش تھیں۔
- "حضرت زینبؓ بنت جحش" نے 30ھ میں 53 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ نماز جنازہ حضرت عمر فاروقؓ نے پڑھائی۔

(اسلامیات (Islamiyat)

○ ”ام المؤمنین حضرت ماریہ قبطیہؓ“ حضور ﷺ پاک کی دسویں زوجہ محترمہ تھیں جو روم کی رہنے والی تھیں۔

○ ”حضرت ماریہ قبطیہؓ“ کے لظن سے 8ھ میں حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے جو 17، 18 ماہ زندہ رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کے انتقال پر حضور ﷺ پاک اور حضرت ماریہؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

○ ”حضرت ماریہؓ“ محرم 16ھ میں حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں فوت ہوئیں اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

○ حضور ﷺ پاک کا گیارہواں نکاح ام المؤمنین ”حضرت ام حبیبہؓ بنت ابوسفیانؓ“ سے 6 یا 7 ہجری میں ہوا جب ام حبیبہؓ کی عمر 36 برس تھی۔

○ حضرت ام حبیبہؓ کے والد کا نام ”ابوسفیان“ اور والدہ کا نام ”صفیہ بنت ابوالعاص“ تھا۔ ان کی پیدائش بعثت نبوی ﷺ سے 17 سال پہلے ہوئی تھی۔

○ حضرت ام حبیبہؓ کا اصل نام ”رملہ“ تھا۔ ”ام حبیبہ“ کنیت تھی۔ ان کی ایک بیٹی حبیبہ تھی جس کی وجہ سے وہ ام حبیبہؓ کہلائیں۔ حضرت ام حبیبہؓ کا حضور ﷺ پاک سے نکاح نجاشی نے پڑھایا اور حضور ﷺ پاک کی طرف سے مہر کے 400 دینار بھی خود ہی ادا کئے اور دعوت ولیمہ بھی دی۔

○ حضرت ام حبیبہؓ نے 44ھ بمطابق 664ء میں 73 برس کی عمر میں اپنے بھائی حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں وفات پائی۔ وہ جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ آپؓ سے 65 احادیث مروی ہیں۔

○ حضور ﷺ پاک کا بارہواں نکاح ام المؤمنین حضرت میمونہؓ سے ہوا جن کے باپ کا نام حارث اور ماں کا نام ہند تھا۔

○ حضرت میمونہؓ نے 51ھ میں وفات پائی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

○ آنحضرت ﷺ کا تیرہواں اور آخری نکاح حارث بن ضرار کی بیٹی ام المؤمنین حضرت جویریہؓ سے ہوا۔

○ حضرت جویریہؓ نے 65 سال کی عمر میں (56ھ) حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں وفات پائی۔ رسول ﷺ پاک اس نکاح کے بعد 3 برس زندہ رہے، یعنی حضرت جویریہؓ سے شادی کے وقت حضور ﷺ پاک کی عمر مبارک 60 سال تھی۔

خلافتِ راشدہ اور خلفائے راشدین

27 مئی 632ء (12 ربیع الاول) کو حضور پاک ﷺ وصال فرما گئے۔ آپ ﷺ کے بعد امت کی رہنمائی کے لیے متفقہ طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ چنا گیا۔ عہد رسالت ﷺ کے بعد 4 خلفائے راشدین نے امت کی رہنمائی کی۔ ان خلفائے راشدین کے نام یہ ہیں:

- 1- حضرت ابوبکر صدیقؓ (632ء تا 634ء)
- 2- حضرت عمر فاروقؓ (634ء تا 644ء)
- 3- حضرت عثمان غنیؓ (644ء تا 656ء)
- 4- حضرت علی مرتضیٰؓ (656ء تا 661ء)

1- حضرت ابوبکر صدیقؓ (632ء تا 634ء، 11 تا 13 ہجری):

- مدت خلافت: 2 سال، 3 ماہ، 11 دن۔
- مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے "ابوبکر صدیقؓ" حضور ﷺ پاک کی ولادت سے 2 سال 2 ماہ پہلے مکہ میں پیدا ہوئے۔
- حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سلسلہ نسب "مرہ بن کعب" پر جا کر حضور ﷺ پاک سے جاملتا ہے۔ آپؓ کے والد کا نام ابو قحافہ اور والدہ کا نام سلمیٰ تھا جو آپؓ کے والد کی چچا زاد تھیں۔
- آپؓ کا اصل نام "عبداللہ" تھا۔ بچپن مکہ میں گزرا۔ آپؓ کا تعلق ایک امیر خاندان سے تھا اور قریش کے قبیلہ کے امراء میں شمار ہوتا تھا۔
- حضرت ابوبکرؓ قبول اسلام سے قبل ان کے حسن و جمال کی وجہ سے "عتیق" کا لقب دیا گیا تھا۔
- آپؓ حضور ﷺ پاک اور حضرت خدیجہؓ کے نکاح میں شریک تھے۔
- آپؓ کے بارے میں حضور ﷺ پاک نے فرمایا تھا "خدا نے انہیں دوزخ سے آزاد کر دیا ہے۔"
- حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ وہ 2 خلفاء ہیں جو حضور ﷺ پاک کے بعد تمام مخلوق میں افضل قرار دیے گئے ہیں۔
- حضرت ابوبکر صدیقؓ 65 سال کی عمر میں 21 جمادی الثانی 13 ہجری کو انتقال فرما گئے۔
- آپؓ کی نماز جنازہ حضرت عمر فاروقؓ نے پڑھائی تھی۔ آپؓ کو حضور ﷺ پاک کے پہلو مبارک

میں دفن کیا گیا۔ اپنے عہد میں انہوں نے جھوٹے مدعیان نبوت کا خاتمہ کیا۔ عراق اور شام فتح کئے۔

2- حضرت عمر فاروقؓ (634ء تا 644ء 13 تا 24 ہجری):

○ مدت خلافت: ساڑھے دس سال۔

○ خلیفہ دوم امیر المومنین ”حضرت عمر فاروقؓ“ 583ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

○ حضرت عمرؓ کی کنیت ’ابو حفص‘ اور لقب ’فاروق‘ تھا۔ تعلق خاندان قریش سے تھا۔ اسلام لانے سے قبل مسلمانوں کے سخت مخالف تھے۔

○ جوانی میں حضرت عمرؓ نے شہسواری، سپہ گری اور پہلوانی کے فنون سیکھے۔

○ ہجرت حبشہ کے بعد آپؓ نے اسلام قبول کیا۔

○ حضرت عمر فاروقؓ تمام غزوات میں حضور ﷺ پاک کے ساتھ رہے۔ آپ حضور ﷺ پاک کے خصوصی مشیر بھی تھے۔

○ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات کے بعد آپؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپؓ ساڑھے 10 سال اس منصب پر فائز رہے۔

○ آپؓ کے دور میں کم و بیش 22 لاکھ مربع میل علاقہ فتح کیا گیا اور 1032 شہر فتح کئے گئے۔

○ اپنے دور خلافت میں حضرت عمر فاروقؓ نے شام کے علاوہ ایران کے کچھ حصے اور مصر پر قبضہ کیا۔ بیت المقدس فتح کر کے ہیکل سلیمانی کی جگہ مسجد اقصیٰ کی بنیاد رکھی۔

○ آپؓ کے زمانے میں ہی مجلس شوریٰ قائم ہوئی۔ پولیس اور فوج کا حکمہ قائم ہوا۔ زمین کی پیمائش کرانے کے بعد عشر مقرر کیا گیا۔ مردم شماری بھی کرائی گئی۔

○ حضرت عمر فاروقؓ نے مصر میں ایک نہر بھی کھدائی۔ نیوا کے قریب موصل اور مصر میں فسطاط شہر کی بنیاد رکھی گئی۔

○ حضرت عمرؓ نے بیت المال کو باقاعدہ ادارہ کی شکل دی۔ سن ہجری کا آغاز بھی کیا۔

○ آپؓ کی اولاد میں حضرت عبداللہؓ حضرت عبدالرحمنؓ اور حضرت حفصہؓ ہیں۔

○ آپؓ پر یکم محرم 24 ہجری (7 نومبر 644ء) ایک پارسی غلام ”ابولولو فیروز“ نے قاتلانہ حملہ کیا جس سے آپؓ 3 دن زخموں سے بیمار رہ کر وصال فرما گئے اور حضور ﷺ پاک کے پہلو میں دفن ہوئے۔

3- حضرت عثمان غنیؓ (644ء تا 656ء، 24 تا 35 ہجری):

○ مدت خلافت: 11 سال، 11 ماہ، 18 دن۔

○ خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنیؓ 576ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ تعلق قریش کی اموی شاخ سے تھا۔

○ حضرت عثمانؓ کے والد کا نام عفان، دادا کا نام ابی العاص اور والدہ کا نام اروی بنت کریم بن ربیعہ تھا۔ آپؓ کا سلسلہ نسب چوتھی پشت پر رسول اللہ ﷺ پاک کے جد امجد 'عبد مناف' سے ملتا ہے۔

○ حضرت عثمانؓ مشرہ، مبشرہ میں شامل تھے۔ آپؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ آپؓ حضور ﷺ پاک کے قول کے مطابق 'ذوالنورین' (2 نور والے) کہلائے۔ حضور ﷺ پاک کی 2 صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں کیے بعد دیگرے آئیں کیونکہ حضرت رقیہؓ کا انتقال ہو گیا تھا اور پھر حضور ﷺ پاک نے ام کلثومؓ کو ان کے نکاح میں دے دیا۔

○ حضرت عثمانؓ کا معمول تھا کہ وہ ہر جمعہ کو ایک غلام خرید کر آزاد کرتے تھے۔ سوائے غزوہ بدر کے تمام غزوات میں آپؓ حضور ﷺ پاک کے ساتھ رہے۔ غزوہ بدر کے موقع پر آپؓ کی اہلیہ حضرت رقیہؓ سخت بیمار تھیں اس لئے آپؓ جنگ میں شریک نہ ہو سکے۔ اسلام کے سب سے پہلے حافظ قرآن "حضرت عثمانؓ" ہیں۔

○ مدینہ میں آپؓ نے بیڑ روم نامی کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا جبکہ مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کے لئے زمین خریدی۔

○ مسلمانوں کا پہلا بحری بیڑہ آپؓ کے عہد میں تیار ہوا۔ جزیرہ قبرص بھی فتح ہوا۔ آپؓ 7 نومبر 644ء کو خلیفہ مقرر ہوئے 18 ذی الحجہ 35ھ بمطابق 20 مئی 656ء کو قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے آپؓ کو شہید کر دیا گیا۔ آپؓ اس وقت روزے کی حالت میں تھے۔ آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

○ آپؓ کے دور میں الجزائر، طرابلس، افغانستان، ترکستان، خراسان، بحیرہ اسود اور بحیرہ کیپسین کے درمیانی حصے آرمینیا، آذربائیجان کے علاقے فتح ہوئے۔

4- حضرت علی مرتضیٰ (656ء تا 661ء، 35 تا 40 ہجری):

مدت خلافت: 4 سال 9 ماہ۔

خليفة چہارم، حضور ﷺ پاک کے چچا زاد بھائی اور داماد، حضرت علیؑ 23 قبل از ہجرت 599ء میں خانہ کعبہ میں فاطمہ بنت اسد کے بطن سے پیدا ہوئے۔

حضرت علیؑ کی کنیت ابوالحسن اور ابو تراب تھی۔ 'حیدر' لقب تھا۔

حضرت علیؑ نے 10 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ بچوں میں وہ اسلام قبول کرنے والے پہلے فرد تھے۔

مدینہ میں حضور ﷺ پاک نے آپؑ کا نکاح اپنی بیٹی حضرت فاطمہؑ سے کیا۔ نکاح کے 10 ماہ بعد رخصتی ہوئی۔ جہیز میں 2 چکیاں، ایک مشکیزہ، ایک پلنگ، ایک چادر اور ایک بستر دیا۔ حضرت علیؑ نے دعوتِ ولیمہ میں کھجور اور جو کی روٹی دی۔

آپؑ نے اپنی مدنی زندگی میں تمام غزوات میں اسلامی لشکر کے علمبردار کی حیثیت سے شرکت کی۔ قاعدہ خیر بھی فتح کیا۔

اہم سیاسی امور میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ آپؑ سے مشورہ لیتے تھے۔

آپؑ نے 6 ہجری میں صلح حدیبیہ کی تحریر لکھی۔ آپؑ کا تب وجی بھی تھے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد 20 جون 656ء کو خلیفہ بنے، مدینہ منورہ کی بجائے کوفہ کو صدر مقام بنایا۔

معرکہ جنین اور معرکہ جمل میں شریک ہوئے۔ نہروان کی جنگ میں سبائیوں کو شکست دی۔

40 ہجری میں ابن ملجم نے حضرت علیؑ پر مسجد میں زہر آلود تلوار سے وار کیا۔ اس زخم کے 2 روز بعد 21 رمضان 40 ہجری (661ء) کو آپؑ انتقال کر گئے۔

حضرت علیؑ نے اپنی شہادت سے کافی عرصہ قبل اپنے قاتل کی نشاندہی کر دی تھی۔

جس زخم کے نتیجے میں آپؑ کی شہادت ہوئی، اس زخم کا علاج "عمر بن نعمان جراح" نامی طبیب کے سپرد تھا۔

آپؑ کا مزار نجف اشرف میں ہے۔ آپؑ کے خطبات پر مبنی کتاب "نہج البلاغہ" ہے۔

عشرہ مبشرہ

عشرہ مبشرہ سے مراد وہ 10 صحابہ کرامؓ ہیں جنہیں دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی گئی تھی۔ ان صحابہ کرامؓ کے نام یہ ہیں: حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت زبیرؓ بن العوامؓ، حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراحؓ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت عبد الرحمنؓ بن عوفؓ اور حضرت سعیدؓ بن زید۔

○ حضرت ابو بکر صدیقؓ قبول اسلام سے قبل اہل مکہ کے قتل کے تمام مقدمات کا فیصلہ کیا کرتے تھے۔

○ عشرہ مبشرہ میں شامل 5 صحابہ کرامؓ حضرت ابو بکرؓ کی تبلیغ پر ایمان لائے تھے۔

○ حضور ﷺ پاک نے مسجد نبوی ﷺ کے لئے جو زمین خریدی تھی، اس کی ادائیگی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کی تھی۔

○ حضرت عمر فاروقؓ نے علانیہ مکہ سے مدینہ ہجرت کی تھی۔

○ حضرت عمرؓ حضرت سعیدؓ بن زیدؓ کے برادر بستی تھے۔

○ جنگ بدر کے پہلے شہید ”مہج“ حضرت عمرؓ کے غلام تھے۔

○ بیعت رضوان کے موقع پر حضرت عمرؓ کے مشورے پر حضور ﷺ پاک نے حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر اہل مکہ کی طرف بھیجا تھا۔

○ حضرت عثمانؓ نے مدینہ میں ”بیتِ رومہ“ نامی کنواں ایک یہودی سے 45 ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔

○ عشرہ مبشرہ میں شامل 12 اصحابؓ حضرت علیؓ (عمر 10 سال) اور حضرت زبیرؓ بن العوامؓ (عمر 12 سال) نے اپنے بچپن میں اسلام قبول کیا تھا۔

○ غزوہ بدر میں حضرت علیؓ کے ہاتھ میں جو پرچم تھا، اس کا نام ”عقاب“ تھا۔

○ حضرت علیؓ نے غزوہ خیبر میں سب سے پہلا قلعہ ”ناعم“ فتح کیا تھا۔

○ ”حضرت زبیرؓ بن العوامؓ“ سے حضور ﷺ پاک کے 3 رشتے تھے: حضور ﷺ پاک کے چچا زاد بھائی، حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے، حضرت عائشہؓ کی بہن اسماءؓ کے شوہر۔

○ رسول ﷺ پاک نے ”حضرت زبیرؓ بن العوامؓ“ کو اپنا مددگار قرار دیا تھا۔

○ جب حضرت زبیرؓ کا انتقال ہوا تو وہ 3 کروڑ 12 لاکھ کی جائیداد چھوڑ کر گئے۔ آپؐ کی 4 بیویوں میں سے ہر ایک کو 11 ہزار درہم ملے۔

○ غزوہ خندق میں حضرت زبیرؓ بن العوامؓ سے حضور ﷺ پاک نے فرمایا تھا ”آپؐ پر میرے ماں باپ فدا ہوں“۔ آپؐ اس غزوہ میں آنحضرت ﷺ کے محافظ تھے۔

- حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کا اصل نام ”عامر بن عبد اللہ“ تھا۔
- ”حضرت سعد بن ابی وقاص“ اسلامی شہسوار کے لقب سے مشہور ہیں۔
- عراق کے شہر کوفہ کی بنیاد حضرت سعد بن ابی وقاص نے رکھی تھی۔
- خدا کی راہ میں پہلا تیرا اور دشمن اسلام کا پہلا خون حضرت سعد بن ابی وقاص نے بہایا تھا۔
- حضرت طلحہؓ ایک مشہور تاجر تھے۔ ان کی تجارت و سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ان کے لشکر میں ہر روز ایک ہزار دینار کا غلہ پکا کرتا تھا۔
- ”حضرت عبد الرحمن بن عوف“ بھی ایک مشہور تاجر تھے۔ آپؓ نے تجارت کے ذریعے راہ اسلام میں 40 ہزار درہم نقد 500 گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ مختلف مواقع پر دعوت دین کے لئے پیش کئے۔
- مدینہ پہنچنے پر ”حضرت عبد الرحمن بن عوف“ کو سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنایا گیا۔
- حضرت سعید بن زید کے والد زید بن عمرو بن نفیل تھے۔
- عشرہ مبشرہ میں شامل 6 صحابہ کرام شہادت کے رتبے پر فائز ہوئے۔

نماز..... مختصر اہم معلومات

- نماز فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عجز و نیاز، دعا، عبادت کے ہیں۔
- پانچ وقت کی نمازوں میں 17 رکعتیں فرض ہیں جبکہ کل 48 رکعتیں ہوتی ہیں۔
- نماز جنازہ میں قرآن مجید کی تلاوت نہیں کی جاتی۔
- اذان سب سے پہلے ”مسجد نبوی ﷺ“ میں دی گئی۔
- ”نماز جمعہ“ وہ نماز ہے جس میں 2 اذانیں ہوتی ہیں۔
- اذان کے کلمات وحی کے ذریعے نہیں بلکہ ایک صحابی کے مشورے سے مقرر ہوئے وہ صحابی دوسرے خلیفہ ”حضرت عمر فاروقؓ“ تھے۔
- دن کی روشنی میں 3 نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ ظہر، عصر اور عید۔
- نماز تراویح کو جماعت کے ساتھ 14 ہجری میں لازم کیا گیا۔
- نماز جنازہ کی پہلی اور دوسری تکبیر کے درمیان ثناء دوسری اور تیسری تکبیر کے درمیان درود اور تیسری اور چوتھی تکبیر کے درمیان میت کے لئے دعا پڑھی جاتی ہے۔
- 5 نمازیں شب معراج 11 نبوی میں فرض ہوئی تھیں۔

زکوٰۃ

- اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے۔ زکوٰۃ کے معنی پاکیزگی اور بڑھنے کے ہیں۔
- زکوٰۃ سے مراد اللہ تعالیٰ نے ہمارے مال و دولت میں جو حق غریبوں کا مقرر کیا ہے اس کو خلوص

دل اور رضا مندی سے ادا کیا جائے جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ نشوونما سے مراد حق داروں پر مال خرچ کرنا اور اپنی دولت کا بڑھانا ہے جس سے مال میں برکت پیدا ہو جاتی ہے۔
دین کی اصطلاح میں زکوٰۃ ایسی مالی عبادت ہے جو ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے۔

اشیاء	نصاب زکوٰۃ
1- نقدی یا نوٹ یا سرمائے کی دوسری صورتیں	51½ تو لے چاندی کی مالیت کے برابر ہو
2- سونا اور سونے کے زیورات	7½ تو لے
3- چاندی	52½ تو لے
4- مال تجارت	جب 52½ تو لے چاندی کی قیمت کا ہو
5- مال مویشی مثلاً اونٹ	5 عدد
6- گائے	30 عدد
7- بھیڑ بکریاں	40 عدد

مصارف زکوٰۃ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مصارف کو نہ تو کسی نبی کی مرضی پر چھوڑا ہے اور نہ کسی غیر نبی کی صوابدید پر بلکہ خود ہی فیصلہ فرمادیا ہے۔

- چنانچہ قرآن مجید میں سورۃ توبہ میں درج ذیل آٹھ مصارف زکوٰۃ کی صراحت پائی گئی ہے:
- 1- فقراء (فقیر) ایسے خالی ہاتھ لوگ جنہیں مانگنے میں کوئی عار نہیں ہوتا۔
- 2- مساکین (مسکین) وہ تنگ دست اصحاب جو خود داری کی وجہ سے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔
- 3- عاملین علیہا (عامل و حکام) ایسے حکام جو امراء سے زکوٰۃ وصول کریں اور غرباء میں تقسیم کریں اس مد سے تنخواہیں لیں گے۔
- 4- مولفۃ القلوب..... ایسے غیر مسلم جن کا دل ہاتھ میں لینا مقصود ہو۔
- 5- رقاب (گردنیں چھڑانے میں) غلاموں کو طوق غلامی سے چھڑانے کے لئے زرفدیہ ادا کرنے کی مد میں۔
- 6- غارین (مقرض) قرض داروں کو قرض سے نجات دلانے کی غرض سے امداد دینا۔

زکوٰۃ کب فرض ہوئی

2 ہجری کو زکوٰۃ فرض ہوئی۔

زکوٰۃ..... مختصر اہم معلومات

○ زکوٰۃ عربی زبان میں مصدر ہے۔ اس کے معنی ہیں پاک صاف ہونا، پھلنا پھولنا اور بڑھنا۔

- محرم 9 ہجری میں زکوٰۃ کے تمام احکام و قوانین مرتب ہوئے۔ اس کی وصولی کے لئے تمام عرب میں محصلوں اور خاٹوں کا تقرر ہوا اور باقاعدہ ایک بیت المال کی شکل پیدا ہوئی۔
- 20 شقال سونے (ساڑھے 7 تولے) اور 200 درہم کی چاندی (ساڑھے 52 تولے) پر ایک سال کے بعد زکوٰۃ فرض ہے۔
- زرعی زمین پر اگر آپاشی کی ضرورت پیش آتی ہو تو 5 فیصد اور اگر زمین بارانی ہو اور آپاشی نہ کی جائے تو 10 فیصد زکوٰۃ فرض ہوگی۔
- معدنیات اور دھنوں پر 20 فی صد زکوٰۃ فرض ہے۔
- زکوٰۃ کے 8 مصارف قرآن مجید میں آئے ہیں: غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے شعبہ میں کام کرنے والوں، جنہیں اسلام کی طرف راغب کرنا ہو، غلام آزاد کرانے میں، نادان بھرنے والوں کے لئے، خدا کی راہ میں اور مسافروں کے لئے۔
- غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔
- زکوٰۃ 2 ہجری میں فرض ہوئی تھی۔

روزہ

روزے کو عربی میں صوم کہتے ہیں۔ صوم کے لغوی معنی کسی کام سے رکنے، ترک کرنے اور چپ رہنے کے ہیں۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور نفسانی خواہشات پوری کرنے سے رک جانے کا نام روزہ ہے۔

روزے کی اقسام

1- فرض معین 2- فرض غیر معین 3- واجب معین 4- واجب غیر معین 5- سنت 6- نفل 7- مکروہ 8- حرام۔

روزہ کب فرض ہوا

15 شعبان 2 ہجری کو روزہ فرض ہوا۔

رمضان شریف کے روزوں کی فضیلت

رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور بہت سی فضیلتیں حدیث شریف میں آئی ہیں۔ مثلاً حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بھبک اللہ تعالیٰ کے نزدیک ملک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ تیسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں نوداس کی جزادوں گا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں وارد ہوئی ہیں۔

وہ کون کون سے عذر ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے

(1) سفر یعنی مسافر کو حالت سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ (2) مرض یعنی ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔ (3) بہت بوڑھا ہونا۔ (4) حاملہ ہونا جب کہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان پہنچنے کا گمان غالب ہو۔ (5) دودھ پلانا جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزے سے نقصان پہنچتا ہو۔ (6) روزے سے اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے۔ (7) حیض اور نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

روزے کے مستحبات

(1) سحری کھانا (2) رات سے نیت کرنا (3) سحری آخری وقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے (4) افطار میں جلدی کرنا جب کہ آفتاب کے غروب ہونے کا شبہ نہ رہے (5) غیبت جھوٹ، گالی گلوچ وغیرہ جیسی بری باتوں سے بچنا (6) چھوہارے یا کھجور سے اگر نہ ہو تو پانی سے افطار کرنا۔ سحری اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو کہتے ہیں۔ رات کا آخری حصہ صبح صادق سے پہلے اس کا وقت ہے۔ سحری کھانا سنت ہے اور اس کا بہت ثواب ہے۔ بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھالینے چاہئیں۔

روزے کے مکروہات

(1) چیونٹ چبانا یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا (2) کوئی چیز چکھنا ہاں جس عورت کا خاوند سخت اور بد مزاج ہوئے از زبان کی نوک سے سالن کا نمک کچھ لیتا جائز ہے (3) استنجے میں زیادہ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا اور کلی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا (4) منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے گلٹنا (5) غیبت کرنا جھوٹ بولنا گالی گلوچ کرنا (6) بے قراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا (7) نہانے کی حاجت ہو جائے تو غسل کو قصد صبح صادق کے بعد تک موخر کرنا (8) کونک چبا کر یا منجن سے دانت صاف کرنا۔

روزہ..... مختصر اہم معلومات

- عربی میں روزے کو 'صوم' کہتے ہیں۔ صوم کے معنی ہیں رک جانا باز رہنا۔
- روزہ کی فرضیت پر مشتمل حکم ہجرت کے دوسرے سال نازل ہوا۔
- مسلمانوں پر روزے سے مدینہ میں 2 ہجری ماہ رمضان المبارک میں فرض ہوئے۔
- روزہ صرف ان لوگوں پر فرض نہیں: بوڑھے مرد و عورتیں، حاملہ عورتیں، دودھ پلانے والی عورتیں، معذور و ابلہ لوگ، دائمی مریض جن کی بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، مزدور طبقہ جو سخت مشقت سے معاش حاصل کرتا ہو۔

ج

اسلام کا پانچواں اور آخری رکن ہے۔ حج کے لغوی معنی قصد کرنا ہیں۔ ایام حج میں خانہ کعبہ کی زیارت کو جانا اور تمام مناسک پورے کرنا حج کہلاتا ہے۔

فرضیت: حج ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک دفعہ فرض ہے۔

ارکان حج

ارکان حج کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1- فرائض 2- واجبات 3- سنتیں۔

فرائض: 1- احرام 2- وقوف عرفات 3- طواف زیارت 4- نیت۔

واجبات: میقات سے احرام باندھنا، صفا و مردہ کی سعی کرنا۔ عرفات سے واپسی پر امام کی امامت کرنا، مزدلفہ میں قیام کرنا، مغرب و عشاء کی نماز مزدلفہ میں آ کر عشاء کے وقت پڑھنا، دس تاریخ کو صرف حجرۃ العقبہ پر اور گیارہویں بارہویں تاریخ کو تینوں حجروں پر کنکریاں پھینکنا، ایام نحر میں سر منڈوانا، قربانی کرنا، طواف داہنی جانب سے کرنا، طواف کے بعد نماز پڑھنا، حرام کے ممنوعات سے بچنا۔

سنتیں: طواف قدم کرنا، رمل کرنا، صفا و مردہ کے مابین دوڑنا، مکہ میں ساتویں عرفات میں نویں اور منیٰ میں گیارہویں کو امام کا خطبہ پڑھنا، آٹھویں کو منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کرنا، رات کو منیٰ میں قیام کرنا، منیٰ سے عرفات کو روانگی، مزدلفہ میں رات قیام کرنا، مزدلفہ سے منیٰ کو روانگی، وہاں کنکریاں مارنا، پھر مکہ معظمہ آ کر طواف کرنا، پھر مدینہ منورہ جانے کی تیاری کرنا۔

حج کب فرض ہوا

9 ہجری کو حج فرض ہوا۔

حج مختصر آہم معلومات

- حج کے لغوی معنی ”زیارت کا ارادہ کرنے“ کے ہیں۔ لفظ حج کے معنی برس اور سال کے بھی ہیں اس طرح حج کے معنی ”سالانہ زیارت“ کے ہوئے۔
- حج ہر صاحب استطاعت بالغ مرد و عورت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے لیکن اگر کوئی شخص استطاعت اور قدرت نہ رکھتا ہو تو اس پر فرض نہیں۔
- پہلا حج ذیقعد 9 ہجری میں فرض ہوا۔
- حج کی 3 اقسام ہیں: حج افراذ حج قارن اور حج تمتع۔
- حج کے مہینے شوال، ذیقعد اور ذوالحجہ کے ابتدائی 10 ایام کہلاتے ہیں۔

- حج کے ضروری مناسک یہ ہیں: احرام، تلبیہ، طواف، سعی صفاد مردہ، بوسہ حجر اسود، وقوف، جمرات، قربانی، حلق راس۔
- حج کے فرائض یہ ہیں: احرام، وقوف عرفات، طواف زیارت۔
- حج کے 6 واجبات ہوتے ہیں جن کے ترک کرنے سے حج باطل تو نہیں ہوتا مگر قربانی کرنا لازم ہو جاتا ہے۔
- کعبہ کی تعمیر آج سے تقریباً ساڑھے 4 ہزار سال قبل حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے ہاتھوں ہوئی تھی۔

جہاد

جہاد کے لفظی معنی کوشش، محنت اور تنگ و دو کے ہیں جو کسی خاص مقصد کے حصول کی خاطر کی جائے۔ اسلام میں ہم جہاد ہر اس کوشش، محنت اور تنگ و دو کو کہیں گے جس کا مقصد بنیادی طور پر اللہ کے دین کی سر بلندی ہو۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

اصطلاح میں اس جہاد کے معنی ہیں وہ محنت اور کوشش جو اللہ کے لئے، اللہ کی راہ میں، اسلام کے لئے، نظام ملت کے لئے یا اس کے استحکام کے لئے کی جائے۔ خواہ وہ مال سے ہو، جان سے ہو یا کسی اور طریقہ سے۔ جہاد اسلام کا ایک اجتماعی فریضہ بھی ہے اور اس کی انجام دہی میں بطور عبادت ہر وہ کوشش اور محنت شامل ہے جو ملت کے استحکام میں جملہ اجتماعی امور میں عام مجاہد سے لے کر ملت کے معین مصالح مثلاً حق کی سر بلندی، اعلائے کلمۃ اللہ، مظلوموں کی حمایت، حملہ آوروں کا مقابلہ اور اس میں آگے بڑھ کر ان کی کمین گاہوں، رسد گاہوں، چھاؤنیوں، سلسلہ رسل و رسائل اور ان کی مرکزی قوت کو ختم کرنے تک سب امور شامل ہیں۔ جہاد کے مفہوم میں قتال بھی شامل ہے۔ قتال جہاد کی وہ آخری شکل ہے جس میں دین حق کے معین مقاصد کے لئے تلوار یا مروجہ جنگی ہتھیاروں اور اسلحہ کا استعمال کیا جائے۔

جہاد کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا کہ جہاد کے برابر کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کو نہ کر سکو گے۔ صحابہؓ نے اصرار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزہ دار اور رات کو تہجد میں کھڑے رہنے والے کی سی ہے جو نماز اور روزہ سے کسی وقت خالی نہ رہے جب تک کہ جہاد کرنے والا واپس نہ آ جائے۔ (ترمذی)

☆.....

قرآن مجید

(The Holy Quran)

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی انسانوں کی فلاح اور راہنمائی کے لیے اتاری گئی آخری الہامی کتاب ہے جو آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی گئی۔ قرآن مجید مکہ میں 18 رمضان 13 سال قبل از ہجرت نازل ہوا اور 10 ہجری تک بذریعہ وحی آنحضور ﷺ پر اس کی آیات نازل ہوتی رہیں۔ اس کے بعد مدینہ میں عرصہ 10 سال تک قرآن مجید کی بقیہ آیات آپ ﷺ پر نازل کی گئیں۔

قرآن پاک دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

- قرآن مجید میں کل پارے 30
- قرآن مجید میں کل منزلیں 7
- قرآن مجید میں کل سورتیں 114
- قرآن مجید میں کل آیات 6666
- قرآن مجید میں کل رکوع 558
- کلمات 86,430 اور حروف 3,206,270 ہیں۔

قرآن مجید کی مکی سورتیں:

قرآن مجید مکی دور میں 12 سال 8 ماہ 5 دن میں نازل ہوا۔

1- الفاتحہ	2- الانعام	3- الاعراف	4- یونس	5- ہود
6- یوسف	7- ابراہیم	8- حجر	9- نمل	10- صافات
11- کہف	12- مریم	13- طہ	14- انبیاء	15- مومنون
16- فرقان	17- شعراء	18- نمل	19- قصص	20- عنکبوت
21- روم	22- لقمان	23- سجدہ	24- سبا	25- فاطر
26- یسین	27- صافات	28- ص	29- زمر	30- مومن
31- حم سجدہ	32- شوریٰ	33- زخرف	34- دخان	35- جاثیہ
36- احقاف	37- ق	38- ذاریات	39- طور	40- نجم

41- قمر	42- واقعہ	43- طلاق	44- ملک	45- قلم
46- حادثہ	47- معارج	48- نوح	49- جن	50- منزل
51- مدثر	52- قیامہ	53- مرسلات	54- بناء	55- نازعات
56- عبس	57- تکویر	58- انفطار	59- مطففین	60- انشقاق
61- بروج	62- طارق	63- اعلیٰ	64- غاثہ	65- فجر
66- بلد	67- شمس	68- لیل	69- صبحی	70- الم نشرح
71- تین	72- علق	73- قدر	74- بینہ	75- عادیات
76- قارعہ	77- نکاث	78- عصر	79- ہمزہ	80- فیل
81- قریش	82- ماعون	83- کوثر	84- کافرون	85- لب
86- اخلاص	87- فلق	88- ناس		

قرآن مجید کی مدنی سورتیں:

قرآن مجید مدنی دور میں 9 سال 9 ماہ اور 9 دن میں نازل ہوا۔

1- بقرہ	2- آل عمران	3- نساء	4- مائدہ
5- انفال	6- توبہ	7- رعد	8- حج
9- نور	10- احزاب	11- محمد ﷺ	12- فتح
13- حجرات	14- رحمن	15- حدید	16- مجادلہ
17- حشر	18- ممتحنہ	19- صف	20- جمہ
21- منافقون	22- تغابن	23- تحریم	24- دہر
25- زلزال	26- نصر		

قرآن مجید کے حروف کی تفصیل:

حرف	تعداد	حرف	تعداد	حرف	تعداد
ا	48,872	ز	1590	ق	6813
ب	11,428	س	5991	ک	9500
ت	1199	ش	2115	ل	3432

36,525	م	2012	ص	1276	ث
40,190	ن	1207	ض	2272	ج
25,536	و	1277	ط	973	ح
19,070	ہ	842	ظ	2416	خ
3720	ء	9220	ع	5602	د
45,919	ی	2208	غ	4677	ذ
		8499	ف	11,792	ر

قرآن مجید کی آیات کی اقسام:

قسم آیات	تعداد	قسم آیات	تعداد
1- آیات وعدہ	1000	6- آیات قصص	1000
2- آیات وعید	1000	7- آیات سخط	250
3- آیات نہی	1000	8- آیات تحریم	250
4- آیات امر	1000	9- آیات تسبیح	100
5- آیات مثال	1000	10- آیات مفرقہ	66

قرآن مجید کے اعراب کی تفصیل:

اعراب	تعداد	اعراب	تعداد
زبر	53,223	مدات	1771
زیر	39,582	تشدید (شد)	1274
پیش	8854	نقاط (.)	05,684

قرآن مجید کے نام

الکتاب	المبین	القرآن	الکریم	الکلام
النور	الہدیٰ	الرحمۃ	الفرقان	الشفاء
الموعظۃ	الذکر	المبارک	العلیٰ	الحکمۃ
الحکیم	المبین	الحبل	الصراط المستقیم	القیم
القول الفضل	احسن الحدیث	المثال	المتشابہ	الروح

الحق	العلم	البصیر	العربی	الوحی
الصدق	عروة الوثقی	التذکرہ	العجب	الہادی
الحجید	البشری	النادی	الامر	العدل
البلاغ	العزیز	النذیر	البشیر	الذبور
المطہر	المرفوع	المکرم	المصحف	القصص
الخیر	العمتہ	الصدق	البیان	الحکم

قرآن مجید کے تراجم دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں

زبان	تعداد تراجم	زبان	تعداد تراجم	زبان	تعداد تراجم
اُردو	92	عبرانی	5	برمی	2
ارگوئین	1	سکھراتی	9	انڈوچائنا	1
سواحلی	4	بلغاری	1	جاوی	1
چینی	5	حبشی	1	پرتگیزی	4
جاپانی	3	ہوس	1	ششکرت	2
البانوی	1	فلپائی	1	تیلگو	3
کشمیری	1	آسٹر	2	مالی	1
بنگلہ	6	مرہٹی	1	انگریزی	26
گورکھی	1	پنجابی	6	پشتو	14
اطالوی	19	سندھی	2	ملیالم	3
فرانسیسی	22	یونانی	2	تامل	1
ہندی	18	جرمن	16	روی	6
فارسی	52	ترک	5	ڈرج	5
سوئڈش	3	سرین	2	ہینی	4
لاطینی	15	رومانوی	1	ارضی	4
مکاسریس	2	پولش	3	بوہیما	2
ڈینش	4	انگری	2	کل تراجم	379

نوٹ: قرآن مجید جن زبانوں میں تراجم کا درج بالا ذکر کیا گیا ہے اسے ہم اس لحاظ سے نامکمل قرار دے سکتے ہیں کیونکہ دنیا بھر میں لاتعداد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہو رہے ہیں۔

قرآن مجید فرقان حمید کے چند اہم مقامات نزول

- غار حرا: مکہ سے تین میل دور واقع ہے۔ پہلی وحی اسی غار میں اتری تھی۔
- کوہ صفا: حج اور عمرہ کے دوران حجاج کرام جن دو پہاڑیوں کے درمیان سخی کرتے ہیں، کوہ صفا ان میں سے ایک پہاڑی ہے۔
- دار ارقم: مکہ میں حضرت ارقم کا وہ مکان جہاں حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ نے آ کر اللہ کا دین قبول فرمایا۔
- مسجد جن: مکہ مکرمہ کی مشہور اور تاریخی مسجد۔
- مسجد قبا: تاریخ اسلام کی پہلی مسجد مدینہ منورہ کے قریب واقع ہے۔
- وادی بدر: مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ سے کچھ قبل بدر کا مقام آتا ہے۔ اسی جگہ جنگ بدر ہوئی تھی۔
- جبل احد: حضرت حمزہؓ اور دوسرے 69 صحابہ کرامؓ جنگ احد میں اسی جگہ شہید ہوئے تھے۔
- مقام خندق: مدینہ منورہ میں جنگ خندق کا مقام۔
- مسجد قبلتین: مسلمان جب مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے تو اسی مسجد میں وحی کے ذریعے آئندہ سے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم آیا۔
- مسجد سید امیر حمزہؓ: میدان احد میں سیدنا امیر حمزہؓ کے نام سے یہ مسجد مشہور ہے۔
- وادی عرفات: حج کی نماز عرفات کے میدان میں پڑھی جاتی ہے۔ جبل رحمت بھی اسی میدان میں واقع ہے۔
- وادی منیٰ: حج کے سفر کا آغاز منیٰ سے اور اختتام بھی منیٰ میں ہوتا ہے۔ قربانی بھی منیٰ میں دی جاتی ہے۔
- مسجد فتح: یہ مسجد مدینہ میں واقع ہے۔
- مقام بیعت رضوان: اس جگہ مسلمانوں نے جو بیعت کی، اسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے۔
- مشعر الحرام: عرفات سے مکہ کو واپس جاتے ہوئے حجاجؓ وقفہ میں قیام کرتے ہیں۔ یہ مسجد مزدلفہ میں ہے۔
- مسجد اقصیٰ: مسلمانوں کا قبلہ اول جو کہ آج کل اسرائیل کے قبضہ میں ہے۔
- مدائن صالح: مدائن کا وہ کنواں جہاں حضرت صالحؑ کی اونٹنی پانی پیتی تھی۔

الطور: وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے تھے۔
جبل زیتون: فلسطین میں ایک مشہور پہاڑ ہے۔

مدین کا کنواں: حضرت شعیبؑ کے شہر مدین میں یہ کنواں واقع ہے۔

آنحضرت ﷺ کے دور میں قرآن پاک کے حفاظ

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت سالمؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت فضال بن مجیدؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، حضرت عبد اللہ ذوالجبارینؓ، حضرت سلمہ بن ملجمؓ، حضرت یحییٰ بن الصامتؓ، حضرت عبد اللہ بن الصائبؓ، حضرت حاتم الداریؓ، حضرت ابومرادیہؓ، حضرت عقبہ بن عامرؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابو زیدؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت حذیفہ بن یمانؓ، حضرت عبد اللہ بن الصامتؓ، حضرت مجتبیٰ بن حارثؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ، حضرت سعد بن عبادہؓ، حضرت ابویوب انصاریؓ، حضرت عبد بن معادیہؓ، حضرت سعد بن عبید بن نعمانؓ، حضرت سلیمان بن ابی حمزہؓ، حضرت معاذ بن الحارثؓ، حضرت سعد بن المنذرؓ، حضرت عبد اللہ بن عمر فاروقؓ، حضرت قیس بن حصصہؓ، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ، حضرت ابو طلحہؓ۔

نوٹ: حفاظ قرآن پاک کی پوری تعداد کا اندازہ لگانا بے حد مشکل ہے کیونکہ صرف ایک جنگ (جنگ یمامہ) جو کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں لڑی گئی تھی، شہید ہونے والے بلند پایہ حضرات میں 700 تو قرآن پاک کے حفاظ تھے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم پورا قرآن حفظ کرنے والی خواتین

- 1- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ
- 2- ام المومنین حضرت خصفہؓ
- 3- ام المومنین حضرت ام سلمہؓ
- 4- ام ورقہ بن نوفلؓ

قرآن مجید متفرق معلومات

- قرآن مجید کے 30 پارے 7 منازل 114 سورتیں 6236 آیات (بعض کتب میں یہ تعداد 6666 دی گئی ہے) 86,430 کلمات 3,23,760 حروف 15 سجدہ تلاوت ہیں (جن میں سے ایک پر اختلاف ہے)۔
- قرآن مجید کی مدت نزول 22 سال 5 ماہ 14 دن ہے۔

قرآن پاک کی متفق علیہ کمی سورتوں کی تعداد 65، متفق علیہ مدنی سورتوں کی تعداد 18 اور اختلافی سورتوں کی تعداد 31 ہے۔

قرآن مجید میں لفظ ”اللہ“ 2584 بار آیا ہے۔

قرآن پاک میں 30 حروف مقطعات ہیں جبکہ 120 ایسے مقامات ہیں جہاں زیرِ زبر پیش کی غلطی آدمی کو کفر تک پہنچا دیتی ہے۔

قرآن پاک میں 26 پیغمبروں اور 4 فرشتوں کے نام آئے ہیں۔

قرآن پاک میں حضرت جبرائیل کے 2 صفاتی نام آئے ہیں: روح الامین، روح القدس۔

قرآن پاک میں صحیح قرأت کے لئے جو علامات مقرر ہیں انہیں رموز اوقاف کہا جاتا ہے۔ ان کی تعداد 15 ہے۔

حضور پاک ﷺ کے وصال کے وقت 22 صحابہ کرام قرآن پاک کے حافظ تھے۔

قرآن پاک کی سورت ”سورۃ بنی اسرائیل“ کا نام بہ اعتبار حروف تہجی طویل ترین ہے۔

حضور پاک ﷺ پر پہلی وحی میں ”سورۃ اقرء“ اور دوسری وحی میں ”سورۃ والضحیٰ“ نازل ہوئی۔

ترجمان القرآن ”حضرت عبداللہ بن مسعود“ کو کہتے ہیں۔

دوسورتمیں ”سورۃ فاتحہ“ اور ”سورۃ نصر“ مکمل صورت میں نازل ہوئی تھیں۔

واقعہ معراج دو سورتوں سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ والنجم میں بیان ہوا ہے۔

قرآن مجید کی آخری آیات کی کتابت ”ابی خزیمہ انصاری“ نے کی تھی۔

حضور پاک ﷺ کے وصال سے 9 دن قبل ”سورۃ توبہ“ جو بہ اعتبار نزول قرآن پاک کی آخری

سورت ہے کی آخری آیات نازل ہوئیں۔

حضور پاک ﷺ کو ”سورۃ مدثر“ کے ذریعے علانیہ تبلیغ کا حکم ہوا تھا۔

حضور پاک ﷺ نے جب کوہ صفا پر چڑھ کر قریش کو اسلام کی دعوت دی تو اس وقت ”سورۃ

لباب“ نازل ہوئی تھی۔

حضرت ادریسؒ کا ذکر قرآن پاک کی 2 سورتوں سورۃ مریم اور سورۃ انبیاء میں آیا ہے جبکہ سب

سے زیادہ ذکر حضرت موسیٰؑ کا آیا ہے یعنی 40 سورتوں میں۔

”جنگ یمامہ“ میں حفاظ قرآن کی بڑی تعداد شہید ہوئی تھی۔

قرآن پاک میں لفظ قل سے شروع ہونے والی 4 سورتیں ہیں: سورۃ اخلاص، سورۃ کافرون،

سورة الناس سورة الفلق۔

□ "سورة النمل" میں بسم اللہ الرحمن الرحیم 2 بار آئی ہے جبکہ "سورة التوبة" کے آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں ہے۔

□ سورة بنی اسرائیل کا دوسرا نام "سورة اسراء" ہے۔

□ سورة یسین کو ایک بار پڑھنے سے 10 بار قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے جبکہ سورة اخلاص کو 3 بار پڑھنے سے پورا قرآن پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

□ قرآن پاک کی سب سے لمبی سورت "سورة البقرة" ہے (286 آیات) سب سے چھوٹی سورت "سورة کوثر" ہے (3 آیات)۔

□ قرآن پاک کی 2 سورتیں ایسی ہیں جن کے نام میں صرف ایک حرف جمعی آتا ہے۔ وہ سورتیں "ص" (23 واں پارہ) اور "ق" (26 واں پارہ) ہیں۔

□ قرآن پاک میں 70 سے زائد مقامات پر دعا مانگنے کی تاکید کی گئی ہے۔

□ قرآن پاک کی سورتوں کی 3 اقسام ہیں: طویل، متوسط، مختصر۔

□ "مسجد بنو رقیق" میں سب سے پہلے قرآن پاک پڑھا گیا تھا۔

□ چاروں آسمانی کتابیں تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک رمضان المبارک میں نازل ہوئیں۔

□ قرآن پاک میں پہلا سجدہ "سورت اعراف" میں آیا ہے۔

□ قرآن پاک میں سب سے زیادہ مرتبہ لفظ "الف" آیا ہے (48,872) اور سب سے کم لفظ "ظ" (842) آیا ہے۔

□ قرآن پاک کے 8 پارے ایسے ہیں جن کا آغاز نئی سورت سے ہوتا ہے۔ یہ پارے اس طرح

ہیں: ربما (14 واں پارہ)، بحن الذی (15 واں پارہ)، اقرب للناس (17 واں پارہ)،

قد افلح (18 واں پارہ)، حم (26 واں پارہ)، قد سمع اللہ (28 واں پارہ)، تبارک الذی

(29 واں پارہ)، عم (30 واں پارہ)۔

□ قرآن پاک میں نماز کی تاکید 700 بار اور خیرات کی تاکید 150 سے زائد بار آئی ہے۔

□ قرآن پاک میں 3 ایسے اشخاص کا بھی ذکر آیا ہے جو اگرچہ نبی نہیں تھے لیکن ان کا ذکر اچھے الفاظ میں آیا ہے: لقمان، عزیر، مصر ذوالقرنین۔

□ قرآن پاک کی 6 سورتیں انبیاء کے نام پر ہیں: سورة یونس، سورة ہود، سورة یوسف، سورة ابراہیم، سورة نوح، سورة محمد ﷺ۔ ایک سورت کا نام خاتون کے نام پر ہے: سورة مریم۔

- قرآن مجید کی ایک سورت ”سورۃ البقرۃ“ میں سب سے زیادہ احکام ہیں۔
- قرآن مجید کا دل ”سورۃ یسین“، قرآن مجید کی زینت (دلہن) ”سورۃ الرحمن“ اور ام الکتاب ”سورۃ فاتحہ“ کو کہتے ہیں۔
- ”سورۃ فاتحہ“ 2 بار یعنی مکہ اور مدینہ میں نازل ہوئی۔
- ”حضرت ابی بن کعب“ قرآن پاک کی آخری وحی کے کاتب تھے۔
- مکہ مکرمہ میں حضور پاک ﷺ پر 18 رمضان 13 سال قبل از ہجرت سے لے کر 11 ربیع الاول 10 ہجری تک قرآن مجید نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں 10 سال تک۔
- ”چھوٹی سورۃ النساء“ سورۃ طلاق کو کہتے ہیں۔
- قرآن پاک کا پہلا با محاورہ اور سلیس اردو ترجمہ ”شاہ عبدالقادر“ نے کیا تھا۔
- قرآن پاک کا سب سے پہلے لاطینی زبان میں ترجمہ ہوا تھا۔ اب قرآن پاک کے روسی، جرمن، انگلش، فرنگی، سندھی اور دیگر زبانوں میں بھی تراجم موجود ہیں۔
- برصغیر پاک و ہند میں قرآن پاک کی پہلی فارسی تفسیر ”مولانا عثمان خیر آبادی“ نے لکھی تھی۔
- قرآن پاک دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اور سب سے زیادہ چھپنے والی کتاب ہے۔
- قرآن پاک کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ اہمیت والی کتاب ”صحیح بخاری شریف“ ہے۔

☆☆☆☆☆

www.KitaboSunnat.com

کھیلیں

Sports

دنیا میں کھیلوں کے اہم مقابلے

کھیلوں کے مندرجہ ذیل اہم مقابلے مقررہ وقفوں کے بعد دنیا میں منعقد کئے جاتے ہیں:

ایشیائی کھیلیں:

ایشیا کے ممالک ہر چار سال کے بعد ایشیائی کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ پہلی ایشیائی کھیلیں 1951ء میں دہلی (بھارت) میں منعقد کی گئی تھیں۔ اس وقت سے لیکر اب تک 15 مرتبہ ایشیائی کھیل منعقد کروائے جا چکے ہیں۔ پندرہویں ایشیائی کھیل دوحہ (قطر) میں دسمبر 2006ء میں منعقد ہوئے۔ چین نے پہلی جنوبی کوریا نے دوسری جاپان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ سولہویں ایشیائی کھیلیں 11 تا 27 نومبر 2010ء میں گوانگژو (چین) میں منعقد ہوں گی۔ 41 کھیلوں کے مقابلے ہوں گے۔

سیف گیمز:

8 سارک ممالک ہر 4 سال کے بعد سیف گیمز میں حصہ لیتے ہیں۔ پہلی سیف گیمز 1984ء میں کھٹمنڈو (نیپال) میں منعقد کی گئیں۔ ہر بار بھارت نے ہی ان گیمز میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ 2010ء میں گیارہویں سیف گیمز بنگلہ دیش میں منعقد ہوں گی۔

کرکٹ ورلڈ کپ:

کرکٹ ورلڈ کپ ہر چار سال کے بعد منعقد کروایا جاتا ہے۔ دنیا کے تمام کرکٹ کھیلنے والے اہم ممالک اس میں حصہ لیتے ہیں۔ ان ملکوں میں پاکستان، بھارت، آسٹریلیا، انگلینڈ، ویسٹ انڈیز، سری لنکا، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ، زمبابوے، کینیا، نیدرلینڈز، بنگلہ دیش وغیرہ شامل ہیں۔ 1975ء میں انگلینڈ میں منعقد کیا جانے والا پہلا کرکٹ ورلڈ کپ ویسٹ انڈیز نے جیتا۔ آٹھواں کرکٹ ورلڈ کپ مقابلہ 2003ء میں زمبابوے اور جنوبی افریقہ میں منعقد کروایا گیا جو آسٹریلیا نے جیتا۔ نوواں کرکٹ ورلڈ کپ ویسٹ انڈیز میں ہوا جو آسٹریلیا نے مسلسل تیسری بار جیتا۔ دسواں کرکٹ ورلڈ کپ 2011ء میں پاکستان، بھارت، سری لنکا اور بنگلہ دیش میں مشترکہ طور پر منعقد ہوگا۔ گیارہواں کرکٹ ورلڈ کپ 2015ء میں آسٹریلیا، نیوزی لینڈ جبکہ 2019ء کا بارہواں کرکٹ ورلڈ کپ انگلینڈ میں منعقد ہوگا۔

ورلڈ کپ ہاکی مقابلے:

دنیا کے تمام ہاکی کھیلنے والے اہم ممالک ہر چار سال بعد اس مقابلے میں حصہ لیتے ہیں۔ پہلا ہاکی ورلڈ کپ 1971ء میں باریلوونا (سین) میں منعقد کیا گیا۔ گیارہواں ہاکی ورلڈ کپ جرمنی میں 17 تا 26 ستمبر 2006ء

کوہا جو جرمنی نے آسٹریلیا کو 3-4 سے ہرا کر جیتا۔ آئندہ ہاکی ورلڈ کپ 2010ء میں بھارت میں منعقد ہوگا۔
چیمپیئنز ٹرافی ہاکی:

ہاکی کا یہ بین الاقوامی مقابلہ ہر سال منعقد کیا جاتا ہے۔ پہلے چیمپیئنز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹ کا انعقاد 1978ء میں لاہور میں کیا گیا جو پاکستان نے آسٹریلیا کو فائنل میں ہرا کر جیتا۔ تیسویں چیمپیئنز ٹرافی 2008ء میں رورڈیم (نیدرلینڈز) میں کھیلی گئی جو آسٹریلیا نے سپین کو ہرا کر جیتی۔

فٹ بال ورلڈ کپ:

یہ فٹ بال کا سب سے بڑا عالمی مقابلہ ہے جو کہ ہر چار سال بعد منعقد کیا جاتا ہے۔ پہلا ورلڈ فٹ بال کپ 1930ء میں منعقد کیا گیا جو کہ (یوراگوئے) نے جیتا۔ گذشتہ فٹ بال ورلڈ کپ مقابلہ 2006ء میں منعقد کیا گیا جو اٹلی نے جیتا۔ 2010ء کا ورلڈ کپ جنوبی افریقہ جب کہ 2014ء کا ورلڈ کپ برازیل میں منعقد ہوگا۔

لان ٹینس کے بین الاقوامی مقابلے:

لان ٹینس کے اہم بین الاقوامی مقابلوں میں یو ایس اوپن، فرنج اوپن، آسٹریلیین اوپن اور ویمبلڈن اوپن شامل ہیں۔

دنیا میں کھیلوں کی مقبولیت

نمبر شمار	کھیل کا نام	ممالک جہاں کھیل جاتی ہے
1-	بیڈمنٹن	چین، انگلینڈ، بھارت، انڈونیشیا، ملائیشیا
2-	میس بال	یو ایس اے، جاپان، کینیڈا، میکسیکو، کیوبا
3-	باسکٹ بال	اطلی، میکسیکو، بوسنیا، یو ایس اے
4-	شطرنج	چین، ہنگری، انگلینڈ، روس، بھارت، یو ایس اے
5-	کرکٹ	آسٹریلیا، انگلینڈ، بھارت، نیوزی لینڈ، پاکستان، سری لنکا، جنوبی افریقہ، ویسٹ انڈیز، زمبابوے، بنگلہ دیش، نیدرلینڈز، کینیا
6-	فٹ بال	ارجنٹائن، برازیل، آسٹریلیا، فرانس، جرمنی، اطلی، نیدرلینڈز، یو ایس اے، یوراگوئے، نائیجیریا، مراکش، سعودی عرب، ہنگری، چیکو سلواکیہ، جاپان، ایران، عراق، آذربائیجان، متحدہ عرب امارات
7-	ہاکی (فیلڈ)	آسٹریلیا، جرمنی، پاکستان، نیدرلینڈز، سپین، بھارت، انگلینڈ، نیوزی لینڈ، جنوبی کوریا

8-	ہاکی (آرٹس)	کینیڈا، فن لینڈ، سویڈن، ریشیا، یو ایس اے
9-	سکواش	آسٹریلیا، پاکستان، انگلینڈ، نیوزی لینڈ، فرانس، چین، ملائیشیا، سنگاپور، ہانگ کانگ
10-	سوئمنگ	آسٹریلیا، امریکہ، ریشیا، جاپان، انگلینڈ، جرمنی، چین

مقامات کے ساتھ منسلک کھیلیں

نمبر شمار	جگہ کا نام	ملک	کھیل کا نام
1-	بروک لینڈ	انگلینڈ	فٹ بال
2-	ایپسم	انگلینڈ	گھوڑ دوڑ
3-	فارسٹ ہلز	یو ایس اے	لان ٹینس
4-	برمنگھم	انگلینڈ	پولو
5-	لیڈز لارڈز، اول	انگلینڈ	کرکٹ
6-	ومبلڈن	انگلینڈ	فٹ بال
7-	ومبلڈن	انگلینڈ	ٹینس
8-	ایڈن گارڈنز (گلگتہ)	بھارت	کرکٹ

مشہور ٹرافیوں اور ان کے کھیل

نمبر شمار	ٹرافی کا نام	کھیل کا نام	ملک
1-	آغا خان کپ	فٹ بال	پاکستان
2-	لشٹرن ٹرافی	کرکٹ	آسٹریلیا، انگلینڈ
3-	بیوٹ کپ	ہاکی	بھارت
4-	کوریلیئن کپ	ٹیمبل ٹینس (خواتین)	بین الاقوامی
5-	ڈیوس کپ	لان ٹینس	عالمی مقابلے
6-	ڈربی کپ	گھوڑ دوڑ	بین الاقوامی
7-	ایپسم کپ	گھوڑ دوڑ	انگلینڈ
8-	مرڈیکا کپ	فٹ بال	ایشیا
9-	قائد اعظم ٹرافی	کرکٹ	پاکستان

10-	رائی ٹرائی	کرکٹ	بھارت
11-	رائیڈرکپ	گولف	انگلینڈ
12-	شائیڈرکپ	سمندری اور ہوائی جہازوں کی دوڑ	انگلینڈ
13-	سوئٹھلنگ کپ	ٹیبیل ٹینس (مردانہ)	بین الاقوامی
14-	اوبرکپ	بیڈمنٹن (خواتین)	بین الاقوامی
15-	ومہلڈن کپ	لان ٹینس	انگلینڈ
16-	ورلڈ کپ	فٹ بال ہاکی، کرکٹ	بین الاقوامی

اولمپک گیمز

(Olympic Games)

موسم گرما کی جدید اولمپک گیمز کا اجرا اپریل 1896ء سے ہوا جب یونان کے شہر ایتھنز میں اس کے پہلے مقابلے منعقد کئے گئے۔ اس وقت سے لیکر اب تک یہ کھیلیں ہر چار سال کے بعد منعقد کی جاتی ہیں۔ اٹھائیسویں اولمپک مقابلے 2004ء میں آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں منعقد ہوئے۔

موسم سرما کی اولمپک کھیلوں کا انعقاد ہر چار سال کے بعد کیا جاتا ہے۔ پہلے سرمائی اولمپک کھیل 1924ء میں فرانس کے شہر شموئیس میں منعقد کئے گئے۔ آخری سرمائی اولمپک کھیل اٹلی کے شہر ٹورن میں 2006ء میں منعقد ہوئے۔

جدید اولمپک کھیلوں کے مقامات (گرمائی مقابلے)

سال	مقام	ملک
1896ء	ایتھنز	یونان
1900ء	پیرس	فرانس
1904ء	سینٹ لوئیس	امریکہ
1908ء	لندن	برطانیہ
1912ء	سٹاک ہوم	سویڈن
1920ء	اینٹورپ	بیلجیئم
1924ء	پیرس	فرانس
1928ء	ایمسٹرڈیم	نیدرلینڈز

امریکہ	لاس اینجلس	1932ء
جرمنی	برلن	1936ء
برطانیہ	لندن	1948ء
فن لینڈ	ہیلنکی	1952ء
آسٹریلیا	میلبورن	1956ء
اطلی	روم	1960ء
جاپان	ٹوکیو	1964ء
میکسیکو	میکسیکوٹی	1968ء
مغربی جرمنی	میونخ	1972ء
کینیڈا	مائنریال	1976ء
سوویت یونین	ماسکو	1980ء
امریکہ	لاس اینجلس	1984ء
جنوبی کوریا	سچول	1988ء
چین	باریلونا	1992ء
امریکہ	اطلانٹا	1996ء
آسٹریلیا	سڈنی	2000ء
یونان	اتھنز	2004ء
چین	بیجنگ	2008ء
برطانیہ	لندن	2012ء

(سرمائی مقابلے)

سال	مقام	ملک
1924ء	شیمونٹس	فرانس
1928ء	سینٹ مورٹز	سوئٹزرلینڈ
1932ء	لیک ہلیسنڈ	امریکہ
1936ء	گارمش پارٹنر چن	جرمنی
1948ء	سینٹ مورٹز	سوئٹزرلینڈ
1952ء	اوسلو	ناروے
1956ء	کوریٹا ڈی ایمپیز و	اطلی

امریکہ	سکواڈیلی	1960ء
آسٹریا	انسبرک	1964ء
فرانس	گرینویل	1968ء
جاپان	ساپورو	1972ء
آسٹریا	انسبرک	1976ء
امریکہ	لیک پلیسڈ	1980ء
یوگوسلاویہ	سراجوو	1984ء
کینیڈا	کیلگری	1988ء
فرانس	البرٹ ویل	1992ء
ناروے	لی ہیمیر	1994ء
جاپان	ناگانو	1998ء
امریکہ	سالٹ لیک سٹی	2002ء
اطلی	ٹورن	2006ء
کینیڈا	وینکوور	2010ء
روس	سوچی	2014ء

نوٹ: 1916ء میں پہلی جنگ عظیم 1940ء اور 1944ء میں دوسری جنگ عظیم کے باعث اولمپک مقابلوں کا انعقاد نہ ہوسکا۔

15 ویں ایشیائی کھیلیں 2006ء

پندرہویں ایشین گیمز قطر کے دارالحکومت دوحہ میں یکم تا 15 دسمبر 2006ء منعقد ہوئیں۔ یہ خلیج فارس میں پہلی اور شرق وسطیٰ میں دوسری گیمز تھیں۔

☆ ان گیمز میں پہلی بار 39 کھیلوں کے مقابلے ہوئے جن میں 45 ممالک کے 13 ہزار سے زائد کھیلے نے حصہ لیا۔

☆ پاکستان کا 1999ء کی دستہ گیمز میں شریک ہوا جس میں 142 مرد اور 5 خواتین کھلاڑی شامل تھے۔

☆ پاکستان نے ان گیمز میں 21 کھیلوں (آٹھلیکس، باسکٹ، کیوسپورٹس، سائیکلنگ، تھبالی، گالف، جمناسٹک، ہاکی، جوڈو، کبڈی، کرانے، روئنگ، سیلنگ، شوئنگ، سکواش، سوئمنگ، ٹینس، ٹائیگوانڈو، ویٹ لفٹنگ، ریسلنگ اور ووشو) میں شرکت کی۔

☆ ساتھ ساتھ ایشین گیمز کلبو 2006ء میں ناقص کارکردگی کے باعث بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور والی بال میں پاکستانی کھلاڑیوں کو ایشین گیمز میں نمائندگی کی اجازت نہیں دی گئی۔

- ☆ پاکستان کے 2 باکسرز مہر اللہ اور فیصل کریم جبکہ 3 باڈی بلڈرز خالد علی، شعیب ظہور اور انور عاطف ڈوپ ٹیسٹ مثبت آنے کے باعث گیمز میں شرکت نہ کر سکے۔
- ☆ افتتاحی تقریب میں شمالی اور جنوبی کوریا کے کھلاڑیوں نے مل کر شرکت کی۔
- ☆ پندرہویں ایشین گیمز کی اختتامی تقریب کو 45 ہزار شائقین نے براہ راست دیکھا۔ سولہویں گیمز 2010ء میں گوانگ زو (چین) میں منعقد ہوں گی۔
- ☆ ایشین گیمز میں پاکستان کی کارکردگی غیر متاثر کن رہی۔ پاکستانی ایتھلیٹ صرف ایک سلور (کبڈی) اور 3 برانز (سکواش ہاکی ووشو) میڈلز جیت سکے۔
- ☆ چین نے 165 گولڈ میڈلز کے ساتھ پہلی جنوبی کوریا نے 58 گولڈ میڈلز کے ساتھ دوسری جاپان نے 50 گولڈ میڈلز کے ساتھ تیسری قازقستان نے 23 گولڈ میڈلز کے ساتھ چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

فائنل میڈل ٹیبل

ملک	گولڈ میڈل	سلور میڈل	برانز میڈل	ٹوٹل میڈلز
چین	165	88	63	316
جنوبی کوریا	58	53	82	193
جاپان	50	71	77	198
قازقستان	23	19	43	85
تھائی لینڈ	13	15	26	54
ایران	11	15	23	49
ازبکستان	11	14	14	39
بھارت	10	18	26	54
تائیوان	9	10	27	46
قطر	9	12	11	32
ملائیشیا	8	17	17	42
سنگاپور	8	7	12	27
سعودی عرب	8	0	6	14
بحرین	7	10	4	21
ہانگ کانگ	6	12	10	28
شمالی کوریا	6	9	16	31
کویت	6	5	2	13

(Sports) مجلس

19	9	6	4	فلپائن
23	7	13	3	ویت نام
10	3	4	3	متحدہ عرب امارات
15	8	5	2	منگولیا
20	15	3	2	انڈونیشیا
6	3	1	2	شام
4	2	0	2	تاجکستان
8	4	3	1	اردن
3	2	0	1	لبنان
11	7	4	0	میانمار
8	6	2	0	کرغزستان
3	1	2	0	عراق
7	6	1	0	مکاؤ
4	3	1	0	پاکستان
3	2	1	0	سری لنکا
1	0	1	0	لاؤس
1	0	1	0	ترکمانستان
3	3	0	0	نیپال
1	1	0	0	افغانستان
1	1	0	0	بنگلہ دیش
1	1	0	0	يمن

☆.....

ورلڈ کپ فٹ بال ٹورنامنٹ..... اہم معلومات

ٹرائی

14 انچ اونچی ٹرائی سونے کی ہے۔ اس کا وزن 11.1 پونڈ ہے۔ فیفا کے قانون کے مطابق جیتنے والی ٹیم صرف ایک سال یہ ٹرائی اپنے پاس رکھ کر فیفا کو واپس کر دیتی ہے اور اس کے بدلے سونے کا پانی چڑھی ہوئی ٹرائی لیتی ہے۔

ورلڈ کپ فٹ بال کے فاتح ممالک:

1930ء	یوراگوئے	1934ء	اطلی
1938ء	اطلی	1958ء	برازیل
1962ء	برازیل	1966ء	برطانیہ
1970ء	برازیل	1974ء	جرمنی
1978ء	ارجنٹائن	1982ء	اطلی
1986ء	ارجنٹائن	1990ء	جرمنی
1994ء	برازیل	1998ء	فرانس
2002ء	برازیل	2006ء	اطلی

اشعار ویں فٹ بال ورلڈ کپ 2006ء کے اعداد و شمار

- 1- اشعار ویں فٹ بال ورلڈ کپ کا انعقاد 9 جون سے 9 جولائی 2006ء تک جرمنی میں ہوا۔
- 2- 32 ٹیموں کو 8 گروپوں میں تقسیم کیا گیا، ہر گروپ میں 4، 4 ٹیمیں شریک تھیں۔
- 3- ورلڈ کپ کا ابتدائی میچ 9 جون 2006ء کو میونخ میں جرمنی اور کوسٹاریکا کے درمیان کھیلا گیا جو جرمنی نے 4-2 سے جیت لیا۔ اسی روز دوسرے میچ میں اکیواڈور نے پولینڈ کو 0-2 سے ہرا کر اپ سیٹ کر دیا۔
- 4- برازیل فورٹ اور دفاعی جمہین کی حیثیت سے ورلڈ کپ میں شریک ہوا۔
- 5- اشعار ویں فٹ بال ورلڈ کپ کا پہلا ڈرامیچ 10 جون کو ڈارمنڈ میں کھیلا گیا۔ پہلی بار ورلڈ کپ میں شرکت کرنے والی ٹیم ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو نے یورپ کی مضبوط ٹیم سویڈن سے 0-0 سے ڈرامیچ کھیل کر سب کو حیران کر دیا۔
- 6- فٹ بال ورلڈ کپ میں براعظم ایشیا کی 4، افریقہ کی 5، شمالی امریکہ کی 3، جنوبی امریکہ کی 5، آسٹریلیا کی 1 اور براعظم یورپ کی سب سے زیادہ 14 ٹیمیں شریک ہوئیں۔
- 7- براعظم ایشیا سے ایران، جاپان، جنوبی کوریا اور سعودی عرب کی ٹیمیں شریک ہوئیں۔
- 8- براعظم افریقہ سے ٹوگو، آئیوری کوسٹ، انگولا، گھانا اور تنزانیہ کی ٹیموں نے شرکت کی۔
- 9- براعظم شمالی امریکہ سے ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو، میکسیکو اور امریکہ شریک ہوئے۔
- 10- براعظم جنوبی امریکہ سے کوسٹاریکا، برازیل، ارجنٹائن، اکیواڈور اور پیراگوئے شریک ہوئے۔
- 11- براعظم یورپ سے جرمنی، پولینڈ، انگلینڈ، سویڈن، سربیا، نیدرلینڈز، پرتگال، اطلی، جمہوریہ چیک

- 12- کروشیا، فرانس، سوئٹزرلینڈ، یوکرائن اور چین کی ٹیمیں شریک ہوئیں۔
برازیل نے 13 جون کو کروشیا کو 0-1 سے ہرا کر ورلڈ کپ مقابلوں میں مسلسل 8 فتوحات حاصل کرنے کا ورلڈ ریکارڈ قائم کر دیا۔
- 13- سب سے پہلے ہوم ٹیم جرمنی نے اگلے راؤنڈ (ہیٹ آف 16) کے لیے کوالیفائی کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اکیواؤر اور انگلینڈ نے باہر تیب دوسری اور تیسری ٹیم ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔
- 14- سعودی عرب کے سٹرائیکر سمیع الجابر 14 جون کو میونخ میں تیونس کے خلاف گول سکور کر کے عظیم فٹبالرز مائیکل لاڈروپ، پیلے یوڈیل اور میراڈونا کی فہرست میں شامل ہو گئے۔ وہ 1994ء کے ورلڈ کپ میں مراکش کے خلاف پہلا گول سکور کرنے کے 12 سال بعد ورلڈ کپ میں پھر گول سکور کرنے میں کامیاب رہے۔
- 15- سویڈن کے مارکوس آلبیک نے فٹبال ورلڈ کپ کا 2000ء واں گول انگلینڈ کے خلاف 20 جون 2006ء کو کولون میں کیا۔ میگا ایونٹ کا سب سے پہلا گول 1930ء میں فرانس کے لورینٹ نے میکسیکو کے خلاف کیا تھا۔
- 16- سپر 16 (ٹاک آؤٹ) راؤنڈ میں پہنچنے والی ٹیمیں جرمنی، سویڈن، ارجنٹائن، میکسیکو، انگلینڈ، اکیواؤر، پرتگال، نیدرلینڈز، اٹلی، آسٹریلیا، سوئٹزرلینڈ، یوکرائن، برازیل، گھانا، چین، فرانس تھیں۔ اس راؤنڈ میں نہ پہنچنے والی ٹیمیں کوسٹاریکا، پولینڈ، ہیراگوئے، ٹرینیڈاڈ، آئیوری کوسٹ، سریبیا، ایران، انگولا، امریکہ، جمہوریہ چیک، کروشیا، جاپان، جنوبی کوریا، ٹوگو، تیونس اور سعودی عرب تھیں۔
- 17- برازیل کے سپر شار فٹبالر رونالڈو نے 27 جون 2006ء کو گھانا کے خلاف ڈارٹمڈ میں 15 واں گول کر کے ورلڈ کپ کی تاریخ میں سب سے زیادہ گول کرنے کا ریکارڈ قائم کر دیا۔ یہ اُن کا تیسرا ورلڈ کپ تھا۔ اس سے پہلے 14 گول کا ریکارڈ جرمنی کے گرڈ ملر کا تھا جنہوں نے 1970ء اور 1974ء کے ورلڈ کپ ٹورنامنٹس میں ہر ریکارڈ قائم کیا تھا۔
- 18- کوارٹر فائنل کے لیے کوالیفائی کرنے والی ٹیمیں جرمنی، ارجنٹائن، انگلینڈ، پرتگال، اٹلی، یوکرائن، برازیل اور فرانس تھیں۔
- 19- یوکرائن کے گول کیپر ورلڈ کپ کی تاریخ کے واحد گول کیپر بنے جنہوں نے سوئٹزرلینڈ کے خلاف 26 جون 2006ء کو کولون میں مسلسل 2 ہٹ میٹنگز کو نام بنایا۔
- 20- سیسی فائنل کے لیے فرانس، پرتگال، جرمنی اور اٹلی نے کوالیفائی کیا۔
- 21- 1982ء کے بعد یہ پہلا موقع تھا جب جنوبی امریکہ کی دونوں بڑی ٹیمیں ارجنٹائن اور برازیل

- 22- میں سے ایک بھی ٹیم کسی فائنل میں نہ پہنچ سکی۔ اس سے قبل 1982ء کے بین ورلڈ کپ میں چاروں یورپی ٹیمیں کسی فائنل مرحلے میں پہنچی تھیں۔
- 23- انگلینڈ کے 31 سالہ کپتان ڈیوڈ لیگسم نے کوائرڈ فائنل میں پرتگال کے ہاتھوں شکست پر قیادت سے استعفیٰ دے دیا۔
- 24- ورلڈ کپ میں شریک 736 کھلاڑیوں میں سے 108 کھلاڑی کمنجے تھے۔ زیادہ تر کمنجے کھلاڑی افریقی ٹیموں کے تھے۔
- 25- جرمنی کے 21 سالہ فاروڈ لوکاس پوڈولسکی نے بیسٹ ایک پلیئر آف ورلڈ کپ کا اعزاز حاصل کیا۔
- 26- اٹلی نے برلن میں فائنل میں فرانس کو ہرا کر اٹھارواں ورلڈ کپ جیت لیا۔ مقررہ اور اضافی وقت میں مقابلہ 1-1 گول سے برابر رہا۔ فیصلہ پینلٹی شوٹس پر 3-5 سے اٹلی کے حق میں ہوا۔ اٹلی نے چوتھی بار ٹائٹل جیتا۔ جرمنی نے پرتگال کو 1-3 سے ہرا کر تیسری پوزیشن حاصل کی۔
- 27- فرانس کے کپتان زین الدین زیدان کو کھپال ورلڈ کپ کا بیسٹ پلیئر قرار دیا گیا۔ سیکنڈ بیسٹ پلیئر اٹلی کے کپتان فابیو کاناواریو رہے۔
- 28- جرمن سٹرائیکر میروسلاو کھوز نے سب سے زیادہ 5 گول کرنے پر گولڈن شوٹز کا اعزاز حاصل کیا۔
- 29- برازیل اور چین نے فیئر پلے ایوارڈ مشترکہ طور پر حاصل کیا۔

2006ء کھپال ورلڈ کپ: گروپ میچز کے نتائج

نمبر شمار	گروپ	فاتح ٹیم	مقابلہ	فائنل سکور
1	A	جرمنی	جرمنی بمقابلہ کوسٹاریکا	4-2
2	A	ایکواڈور	پولینڈ بمقابلہ ایکواڈور	2-0
3	B	انگلینڈ	انگلینڈ بمقابلہ پیراگوئے	1-0
4	B		ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو بمقابلہ سویڈن	0-0
5	C	ارجنٹائن	ارجنٹائن بمقابلہ آئوری کوست	2-1
6	C	ہالینڈ	سربیا اینڈ مونٹی نیگرو بمقابلہ ہالینڈ	1-0
7	D	میکسیکو	میکسیکو بمقابلہ ایران	3-1
8	D	پرتگال	انگولا بمقابلہ پرتگال	1-0
9	F	آسٹریلیا	آسٹریلیا بمقابلہ جاپان	3-1

3-0	امریکہ بمقابلہ چیک ری پبلک	چیک ری پبلک	E	10
2-0	اٹلی بمقابلہ گھانا	اٹلی	E	11
2-1	جنوبی کوریا بمقابلہ ٹوگو	جنوبی کوریا	G	12
0-0	فرانس بمقابلہ سوئٹزر لینڈ		G	13
1-0	برازیل بمقابلہ کروشیا	برازیل	F	14
4-0	چین بمقابلہ یوکرائن	چین	H	15
2-2	تیونس بمقابلہ سعودی عرب		H	16
1-0	جرمنی بمقابلہ پولینڈ	جرمنی	A	17
3-0	ایکواڈور بمقابلہ کوسٹاریکا	ایکواڈور	A	18
2-0	انگلینڈ بمقابلہ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو	انگلینڈ	B	19
1-0	سویڈن بمقابلہ بحرہ اکوئے	سویڈن	B	20
6-0	ارجنٹائن بمقابلہ سریلینڈا	ارجنٹائن	C	21
2-1	ہالینڈ بمقابلہ آئبوری کوسٹ	ہالینڈ	C	22
0-0	میکسیکو بمقابلہ انگولا		D	23
2-0	پرتگال بمقابلہ ایران	پرتگال	D	24
2-0	چیک ری پبلک بمقابلہ گھانا	گھانا	E	25
1-1	اٹلی بمقابلہ امریکہ		E	26
0-0	جاپان بمقابلہ کروشیا		F	27
2-0	برازیل بمقابلہ آسٹریلیا	برازیل	F	28
1-1	فرانس بمقابلہ جنوبی کوریا		G	29
2-0	ٹوگو بمقابلہ سوئٹزر لینڈ	سوئٹزر لینڈ	G	30
4-0	سعودی عرب بمقابلہ یوکرائن	یوکرائن	H	31
3-1	چین بمقابلہ تیونس	چین	H	32
3-0	ایکواڈور بمقابلہ جرمنی	جرمنی	A	33
2-1	کوسٹاریکا بمقابلہ پولینڈ	پولینڈ	A	34

2-0	پیراگوئے بمقابلہ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو	پیراگوئے	B	35
2-2	سویڈن بمقابلہ انگلینڈ		B	36
2-1	پرتگال بمقابلہ میکسیکو	پرتگال	D	37
1-1	ایران بمقابلہ انگولا		D	38
0-0	ہالینڈ بمقابلہ ارجنٹائن		C	39
3-2	آئوری کوست بمقابلہ سریا اینڈ مونٹی نیگرو	آئوری کوست	C	40
2-0	چیک ری پبلک بمقابلہ اٹلی	اٹلی	E	41
2-1	گھانا بمقابلہ امریکہ	گھانا	E	42
4-1	جاپان بمقابلہ برازیل	برازیل	F	43
2-2	کروشیا بمقابلہ آسٹریلیا		F	44
1-0	یوکرائن بمقابلہ تیونس	یوکرائن	H	45
1-0	سعودی عرب بمقابلہ چین	چین	H	46
2-0	سوئٹزرلینڈ بمقابلہ جنوبی کوریا	سوئٹزرلینڈ	G	47
2-0	ٹوگو بمقابلہ فرانس	فرانس	G	48

دوسرے راؤنڈ کے میچز کے نتائج

فائنل سکور	مقابلہ	فاتح ٹیم	نمبر شمار
2-0	جرمنی بمقابلہ سویڈن	جرمنی	49
2-1	ارجنٹائن بمقابلہ میکسیکو	ارجنٹائن	50
1-0	انگلینڈ بمقابلہ اکیواڈور	انگلینڈ	51
1-0	پرتگال بمقابلہ نیدرلینڈز	پرتگال	52
1-0	اٹلی بمقابلہ آسٹریلیا	اٹلی	53
3-0	سوئٹزرلینڈ بمقابلہ یوکرائن	یوکرائن	54
3-0	برازیل بمقابلہ گھانا	برازیل	55
3-1	چین بمقابلہ فرانس	فرانس	56

کوارٹر فائنلو

57	جرمنی	جرمنی بمقابلہ ارجنٹائن	4-2
58	اطالی	اطالی بمقابلہ یوگوسلاویہ	3-0
59	پرتگال	پرتگال بمقابلہ انگلینڈ	3-1
60	فرانس	فرانس بمقابلہ برازیل	1-0

سیمی فائنلو

61	اطالی	جرمنی بمقابلہ اطالی	2-0
62	فرانس	فرانس بمقابلہ پرتگال	1-0

تیسری پوزیشن

63	جرمنی	جرمنی بمقابلہ پرتگال	3-1

فائنل

64	اطالی	اطالی بمقابلہ فرانس	6-4

(فائنل میچ مقررہ اور اضافی وقت میں 1-1 سے برابر رہا۔ فیصلہ ٹیلی ٹوٹل پر 3-5 سے اطالی کے حق میں ہوا۔)

میںز فٹبال ورلڈ کپ ٹورنامنٹس

نمبر شمار	سال	مقام	چیمپین	رہزراپ	سکور
1	1930ء	یوراگوئے	یوراگوئے	ارجنٹائن	4-2
2	1934ء	اطالی	اطالی	چیکوسلوواکیہ	2-1
3	1938ء	فرانس	اطالی	ہنگری	4-2
4	1950ء	برازیل	یوراگوئے	برازیل	2-1
5	1954ء	سوئٹزرلینڈ	مغربی جرمنی	ہنگری	3-2
6	1958ء	سوئڈن	برازیل	سوئڈن	5-2
7	1962ء	چلی	برازیل	چیکوسلوواکیہ	3-1
8	1966ء	انگلینڈ	انگلینڈ	مغربی جرمنی	4-2
9	1970ء	میکسیکو	برازیل	اطالی	4-1

10	1974ء	مغربی جرمنی	مغربی جرمنی	نیدرلینڈز	2-1
11	1978ء	ارجنٹائن	ارجنٹائن	نیدرلینڈز	3-1
12	1982ء	سپین	اطلی	مغربی جرمنی	3-1
13	1986ء	میکسیکو	ارجنٹائن	مغربی جرمنی	3-1
14	1990ء	اطلی	مغربی جرمنی	ارجنٹائن	1-0
15	1994ء	امریکہ	برازیل	اطلی	3-2
16	1998ء	فرانس	فرانس	برازیل	3-0
17	2002ء	جاپان، جنوبی کوریا	برازیل	جرمنی	2-0
18	2006ء	جرمنی	اطلی	فرانس	6-4
19	2010ء	جنوبی افریقہ			
20	2014ء	برازیل			

☆☆☆☆☆☆

میز چیمپیئنز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹس

سال	مقام	گولڈ میڈل	سلور میڈل	برنز میڈل
1978ء	لاہور (پاکستان)	پاکستان	آسٹریلیا	برطانیہ
1980ء	کراچی (پاکستان)	پاکستان	جرمنی	آسٹریلیا
1981ء	کراچی (پاکستان)	نیدرلینڈز	آسٹریلیا	جرمنی
1982ء	ایسٹلوین (نیدرلینڈز)	نیدرلینڈز	آسٹریلیا	بھارت
1983ء	کراچی (پاکستان)	آسٹریلیا	پاکستان	جرمنی
1984ء	کراچی (پاکستان)	آسٹریلیا	پاکستان	برطانیہ
1985ء	پرتھ (آسٹریلیا)	آسٹریلیا	برطانیہ	جرمنی
1986ء	کراچی (پاکستان)	جرمنی	آسٹریلیا	پاکستان
1987ء	ایسٹلوین (نیدرلینڈز)	جرمنی	نیدرلینڈز	آسٹریلیا
1988ء	لاہور (پاکستان)	جرمنی	پاکستان	آسٹریلیا
1989ء	برلن (جرمنی)	آسٹریلیا	نیدرلینڈز	جرمنی

1990ء	میلبورن (آسٹریلیا)	آسٹریلیا	نیدرلینڈز	جرمنی
1991ء	برلن (جرمنی)	جرمنی	پاکستان	نیدرلینڈز
1992ء	کراچی (پاکستان)	جرمنی	آسٹریلیا	پاکستان
1993ء	کوالالمپور (ملائیشیا)	آسٹریلیا	جرمنی	نیدرلینڈز
1994ء	لاہور (پاکستان)	پاکستان	جرمنی	نیدرلینڈز
1995ء	برلن (جرمنی)	آسٹریلیا	جرمنی	پاکستان
1996ء	چنائے (بھارت)	نیدرلینڈز	پاکستان	جرمنی
1997ء	ایڈیلیڈ (آسٹریلیا)	جرمنی	آسٹریلیا	چین
1998ء	لاہور (پاکستان)	نیدرلینڈز	پاکستان	آسٹریلیا
1999ء	برسبین (آسٹریلیا)	آسٹریلیا	کوريا	نیدرلینڈز
2000ء	ایسٹوین (نیدرلینڈز)	نیدرلینڈز	جرمنی	کوريا
2001ء	روٹرڈیم (نیدرلینڈز)	جرمنی	آسٹریلیا	نیدرلینڈز
2002ء	کولون (جرمنی)	نیدرلینڈز	جرمنی	پاکستان
2003ء	ایسٹوین (نیدرلینڈز)	نیدرلینڈز	آسٹریلیا	پاکستان
2004ء	لاہور (پاکستان)	چین	نیدرلینڈز	پاکستان
2005ء	چنائے (بھارت)	آسٹریلیا	نیدرلینڈز	چین
2006ء	تیراسہ (چین)	نیدرلینڈز	جرمنی	چین
2007ء	کوالالمپور (ملائیشیا)	جرمنی	آسٹریلیا	ہالینڈ
2008ء	روٹرڈیم (ہالینڈ)	آسٹریلیا	چین	ارجنٹائن

میزورلڈ ہاکی کپ ٹورنامنٹس

نمبر شمار	سال	مقام	فاتح	رہنما
1	1971ء	بارسلونا (چین)	پاکستان	چین
2	1973ء	ایسٹرڈیم (نیدرلینڈز)	نیدرلینڈز	بھارت
3	1975ء	کوالالمپور (ملائیشیا)	بھارت	پاکستان
4	1978ء	بیونس آئرس (ارجنٹائن)	پاکستان	نیدرلینڈز
5	1982ء	ممبئی (بھارت)	پاکستان	جرمنی
6	1986ء	لندن (برطانیہ)	آسٹریلیا	انگلینڈ
7	1990ء	لاہور (پاکستان)	نیدرلینڈز	پاکستان

نیدرلینڈز	پاکستان	سڈنی (آسٹریلیا)	1994ء	8
ہیمن	نیدرلینڈز	اتر سچٹ (نیدرلینڈز)	1998ء	9
آسٹریلیا	جرمنی	کوالا لپور (ملائیشیا)	2002ء	10
آسٹریلیا	جرمنی	جرمنی	2006ء	11

ہاکی جوئیئر ورلڈ کپ ٹورنامنٹس

نمبر شمار	سال	مقام	فاتح	رہزراپ
1	1979ء	وریلز (فرانس)	پاکستان	جرمنی
2	1982ء	کوالا لپور (ملائیشیا)	جرمنی	آسٹریلیا
3	1985ء	ونکوور (کینیڈا)	جرمنی	نیدرلینڈز
4	1989ء	اپوہ (ملائیشیا)	جرمنی	آسٹریلیا
5	1993ء	تیراسہ (ہیمن)	جرمنی	پاکستان
6	1997ء	ملٹن کینز (انگلینڈ)	آسٹریلیا	بھارت
7	2001ء	ہوبارٹ (آسٹریلیا)	بھارت	ارجنٹائن
8	2005ء	روڈم (نیدرلینڈز)	ارجنٹائن	آسٹریلیا

ایشین گیمز ہاکی چیمپیئنز

گیمز	سال	مقام	چیمپین	رہزراپ
1	1951ء	نئی دہلی (بھارت)	-	-
2	1954ء	فیلڈ (فلپائن)	-	-
3	1958ء	ٹوکیو (جاپان)	پاکستان	بھارت
4	1962ء	جکارتہ (انڈونیشیا)	پاکستان	بھارت
5	1966ء	بنکاک (تھائی لینڈ)	بھارت	پاکستان
6	1970ء	بنکاک (تھائی لینڈ)	پاکستان	بھارت
7	1974ء	تہران (ایران)	پاکستان	بھارت
8	1978ء	بنکاک (تھائی لینڈ)	پاکستان	بھارت
9	1982ء	نئی دہلی (بھارت)	پاکستان	بھارت
10	1986ء	سیول (جنوبی کوریا)	جنوبی کوریا	پاکستان

بھارت	پاکستان	بیجنگ (چین)	1990ء	11
بھارت	جنوبی کوریا	ہیروشیما (جاپان)	1994ء	12
جنوبی کوریا	بھارت	بیکاک (تھائی لینڈ)	1998ء	13
بھارت	جنوبی کوریا	بوسان (جنوبی کوریا)	2002ء	14
چین	جنوبی کوریا	دوحہ (قطر)	2006ء	15

ایشین گیمز میں ہاکی کا ایونت 1958ء کے مقابلوں میں شامل کیا گیا۔

مینز فیلڈ ہاکی اولمپک چمپیئنز

نمبر شمار	سال	مقام	فاتح
1	1908ء	لندن (برطانیہ)	برطانیہ
2	1920ء	انٹورپ (بلجیم)	برطانیہ
3	1928ء	ایمسٹرڈیم (نیدرلینڈز)	بھارت
4	1932ء	لاس اینجلس (امریکہ)	بھارت
5	1936ء	برلن (جرمنی)	بھارت
6	1948ء	لندن (برطانیہ)	بھارت
7	1952ء	ہیلسکی (فن لینڈ)	بھارت
8	1956ء	میلبورن (آسٹریلیا)	بھارت
9	1960ء	روم (اطالی)	پاکستان
10	1964ء	ٹوکیو (جاپان)	بھارت
11	1968ء	میسیکو (میسیکو)	پاکستان
12	1972ء	میونخ (جرمنی)	جرمنی
13	1976ء	مانٹریال (کینیڈا)	نیوزی لینڈ
14	1980ء	ماسکو (روس)	بھارت
15	1984ء	لاس اینجلس (امریکہ)	پاکستان
16	1988ء	سئول (جنوبی کوریا)	برطانیہ
17	1992ء	بارسلونا (سپین)	جرمنی
18	1996ء	اتلانٹا (امریکہ)	نیدرلینڈز

نیدر لینڈز	سڈنی (آسٹریلیا)	2000ء	19
آسٹریلیا	آئینسٹر (یونان)	2004ء	20
	پینک (چین)	2008ء	21

1912ء میں جنگ بھان اور 1916ء میں پہلی جنگ عظیم کے باعث اولمپک گیمز کا انعقاد نہ ہو سکا۔

1940ء اور 1944ء میں دوسری جنگ عظیم کے باعث اولمپک گیمز کا انعقاد نہ ہو سکا۔

ٹیسٹ کرکٹ کی ہیٹ ٹرکس

نمبر شمار	باؤلر	ملک	خلاف	بمقام	تاریخ
1-	فریڈ سپوفورٹھ	آسٹریلیا	انگلینڈ	میلبورن	1878-79ء
2-	ڈبلیو ٹیس	انگلینڈ	آسٹریلیا	میلبورن	1882-83ء
3-	جے برگز	انگلینڈ	آسٹریلیا	سڈنی	1891-92ء
4-	جارج لوٹسین	انگلینڈ	جنوبی افریقہ	پورٹ الزبتھ	1895-96ء
5-	جے ٹی ہارن	انگلینڈ	آسٹریلیا	لیدز	1899ء
6-	ہیوگ ٹرمل	آسٹریلیا	انگلینڈ	میلبورن	1901-02ء
7-	ہیوگ ٹرمل	آسٹریلیا	انگلینڈ	میلبورن	1903-04ء
8-	ٹی جے مٹھیوز	آسٹریلیا	جنوبی افریقہ	مانچسٹر	1912ء
9-	ٹی جے مٹھیوز	آسٹریلیا	جنوبی افریقہ	مانچسٹر	1912ء (دوسری انگلز)
10-	ایم ایلم	انگلینڈ	نیوزی لینڈ	کرائسٹ چرچ	1929-30ء
11-	ٹریور گوڈارڈ	انگلینڈ	جنوبی افریقہ	جوهانسبرگ	1938-39ء
12-	پیری لوڈر	انگلینڈ	ویسٹ انڈیز	لیدز	1957ء
13-	ایل ایف کلائن	آسٹریلیا	جنوبی افریقہ	کیپ ٹاؤن	1957-58ء
14-	ویز لے ہال	ویسٹ انڈیز	پاکستان	لاہور	1958-59ء
15-	جی ایم گفرن	جنوبی افریقہ	انگلینڈ	لارڈز	1960ء
16-	الانس گبر	ویسٹ انڈیز	آسٹریلیا	ایڈیلیڈ	1960-61ء
17-	پیتھرک	نیوزی لینڈ	پاکستان	لاہور	1976-77ء
18-	کورنی والٹن	ویسٹ انڈیز	آسٹریلیا	برسبین	1988-89ء

19-	مروہوز	آسٹریلیا	ویسٹ انڈیز	پرتھ	1988-89ء
20-	فلیمنگ	آسٹریلیا	پاکستان	راولپنڈی	1994-95ء
21-	شین وارن	آسٹریلیا	انگلینڈ	میلبورن	1994-95ء
22-	ڈوینک کارک	انگلینڈ	ویسٹ انڈیز	اولڈ ٹریغورڈ	1995ء
23-	ڈیرن گف	انگلینڈ	آسٹریلیا	سڈنی	1998-99ء
24-	وسیم اکرم	پاکستان	سری لنکا	لاہور	1998-99ء
25-	وسیم اکرم	پاکستان	سری لنکا	ڈھاکہ	1998-99ء
26-	زونسا	سری لنکا	زمبابوے	ہرارے	1999-2000ء
27-	عبدالرزاق	پاکستان	سری لنکا	گالے	1999-2000ء
28-	گلین میگراتھ	آسٹریلیا	ویسٹ انڈیز	پرتھ	2000-01ء
29-	ہربجن سنگھ	بھارت	آسٹریلیا	کولکتہ	2000-01ء
30-	محمد سمیع	پاکستان	سری لنکا	لاہور	2001-02ء
31-	لاس	ویسٹ انڈیز	آسٹریلیا	برج ٹاؤن	2002-03ء
32-	الوک کپالی	بنگلہ دیش	پاکستان	پشاور	2003ء
33-	ایڈی بلگنات	زمبابوے	بنگلہ دیش	ہرارے	2003-04ء
34-	میتھیو ہوگارڈ	انگلینڈ	ویسٹ انڈیز	بارباڈوس	2003-04ء
35-	جیمز فرینکلن	نیوزی لینڈ	بنگلہ دیش	ڈھاکہ	2004-05ء
36-	عرفان پٹھان	بھارت	پاکستان	کراچی	2005-06ء
37-	ریان سائیز بوم	انگلینڈ	نیوزی لینڈ	ہملٹن	2008ء

ٹیسٹ ٹیسٹ ٹرکس کے دلچسپ اعداد و شمار

- ☆ اب تک بننے والی 37 ٹیسٹ ٹرکس میں سے 4 پاکستانی باؤلرز نے بنائی ہیں۔
- ☆ پاکستان کے 3 باؤلرز نے 4 ٹیسٹ ٹرکس بنائی ہیں وسیم اکرم نے 2 بار یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے۔
- ☆ وسیم اکرم دنیائے کرکٹ کے واحد باؤلر ہیں جنہوں نے ون ڈے اور ٹیسٹ کرکٹ میں 2 مرتبہ ٹیسٹ ٹرک بنانے کا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔
- ☆ آسٹریلیا کے ٹی جے میتھیوز واحد باؤلر ہیں جنہوں نے ٹیسٹ ٹرک بنانے کا کارنامہ ایک ہی ٹیسٹ کی دو انگلوں میں بنایا۔ انہوں نے یہ کارنامہ 1912ء میں مانچسٹر (انگلینڈ) میں جنوبی افریقہ کے خلاف ٹیسٹ میں انجام دیا۔
- ☆ اب تک 7 ٹیسٹ ٹرکس پاکستانی سرزمین پر بنائی گئی ہیں۔

دن ڈے کرکٹ کی ہیٹ ٹرکس

نمبر	باؤلر	ملک	خلاف	بمقام	تاریخ
1	جلال الدین	پاکستان	آسٹریلیا	حیدر آباد	20 ستمبر 1982ء
2	بروس ریڈ	آسٹریلیا	نیوزی لینڈ	سڈنی	29 جنوری 1986ء
3	جیتن شرما	بھارت	نیوزی لینڈ	ناگپور	13 اکتوبر 1987ء
4	وسیم اکرم	پاکستان	ویسٹ انڈیز	شارجہ	14 اکتوبر 1989ء
5	وسیم اکرم	پاکستان	آسٹریلیا	شارجہ	4 مئی 1990ء
6	کیپل دیو	بھارت	سری لنکا	کولکتہ	4 جنوری 1991ء
7	عاقب جاوید	پاکستان	بھارت	شارجہ	25 اکتوبر 1991ء
8	ڈینی مورسین	نیوزی لینڈ	بھارت	ممبئی	25 مارچ 1994ء
9	وٹار یونس	پاکستان	نیوزی لینڈ	ایسٹ لندن	19 دسمبر 1994ء
10	ثقلین مشتاق	پاکستان	زمبابوے	پشاور	3 نومبر 1996ء
11	ایڈورینڈس	زمبابوے	انگلینڈ	ہرارے	3 جنوری 1997ء
12	اے شوارٹ	آسٹریلیا	پاکستان	میلبورن	16 جنوری 1997ء
13	ثقلین مشتاق	پاکستان	زمبابوے	ادول	11 جون 1999ء
14	محمد اداس	سری لنکا	زمبابوے	کولمبو	8 دسمبر 2001ء
15	محمد سنجی	پاکستان	ویسٹ انڈیز	شارجہ	15 فروری 2002ء
16	محمد اداس	سری لنکا	بنگلہ دیش	پٹنہ	14 فروری 2003ء
17	بریٹ لی	آسٹریلیا	کینیا	ڈربن	15 مارچ 2003ء
18	جیمز اینڈرسن	انگلینڈ	پاکستان	ادول	20 جون 2003ء
19	سٹیو ہارٹس	انگلینڈ	بھارت	ناٹنگھم	کیم ستمبر 2004ء
20	شارک لینک ویلڈ	جنوبی افریقہ	ویسٹ انڈیز	بارباڈوس	11 مئی 2005ء
21	شہادت حسین	بنگلہ دیش	زمبابوے	ہرارے	27 جولائی 2006ء
22	جیروم ٹیلر	ویسٹ انڈیز	آسٹریلیا	ممبئی	16 اکتوبر 2006ء
23	شین بونڈ	نیوزی لینڈ	آسٹریلیا	ہوبارٹ	14 جنوری 2007ء
24	لیسٹھ مالنگا	سری لنکا	جنوبی افریقہ	گیانا	28 مارچ 2007ء

ون ڈے ہیٹ ٹرکس کے دلچسپ اعداد و شمار

☆ اب تک بننے والی 24 ہیٹ ٹرکس میں سے سب سے زیادہ 8 مرتبہ ہیٹ ٹرکس پاکستانی باؤلرز نے بنائی ہیں۔

☆ پاکستان کے 6 باؤلرز نے یہ کارنامہ 8 مرتبہ سرانجام دیا ہے۔

☆ پاکستان کی طرف سے وسیم اکرم اور ثقلین مشتاق نے 22 مرتبہ یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

☆ ون ڈے کرکٹ کی پہلی ہیٹ ٹرک 20 ستمبر 1982ء کو حیدر آباد (پاکستان) میں جلال الدین نے بنائی۔ انہوں نے آسٹریلیا کے روڈنی مارش، بروس یارڈلے اور جیف لاسن کو مسلسل تین گیندوں پر آؤٹ کر کے اپنا نام ریکارڈ بکس میں محفوظ کرایا۔

☆ ون ڈے کرکٹ میں سب سے کم عمری میں ہیٹ ٹرک بنانے والے باؤلر پاکستان کے عاقب جاوید ہیں جنہوں نے 19 سال اور 81 دن کی عمر میں بھارت کے خلاف شارجہ میں 25 اکتوبر 1991ء کو مسلسل تین گیندوں پر روی شاستری، محمد اظہر الدین اور یحییٰ خٹک کو کمرے میں لے کر چلے گئے۔

☆ اب تک بننے والی 24 میں سے 14 ہیٹ ٹرکس ایشیائی باؤلرز نے بنائی ہیں۔

☆ اب تک صرف 2 ہیٹ ٹرکس پاکستانی سرزمین پر بن چکی ہیں حیدر آباد اور پشاور میں۔

ٹورن سرمائی اولمپک گیمز، اٹلی 2006ء

نمبر شمار	ملک	گولڈ میڈل	سلور میڈل	برائز میڈل	ٹوٹل میڈلز
1	جرمنی	11	12	6	29
2	امریکہ	9	9	7	25
3	آسٹریا	9	7	7	23
4	روس	8	6	8	22
5	کینیڈا	7	10	7	24
6	سویڈن	7	2	5	14
7	جنوبی کوریا	6	3	2	11
8	سوئٹزرلینڈ	5	4	5	14
9	اٹلی	5	0	6	11
10	فرانس	3	2	4	9
11	نیدرلینڈز	3	2	4	9

3	0	0	3	ایسٹونیا	12
19	9	8	2	ناروے	13
11	5	4	2	چین	14
4	1	2	1	چیک جمہوریہ	15
3	0	2	1	کروشیا	16
2	1	0	1	آسٹریلیا	17
1	0	0	1	جاپان	18
9	3	6	0	فن لینڈ	19
2	1	1	0	پولینڈ	20
1	0	1	0	بیلاروس	21
1	0	1	0	بلغاریہ	22
1	0	1	0	برطانیہ	23
1	0	1	0	سلواکیہ	24
2	2	0	0	یوکرین	25
1	1	0	0	لٹویا	26

اٹھارہویں کامن ویلتھ گیمز 2006ء میلبورن (آسٹریلیا)

نمبر شمار	ملک	گولڈ میڈل	سلور میڈل	برائز میڈل	ٹوٹل میڈلز
1	آسٹریلیا	84	69	68	221
2	انگلینڈ	36	40	34	110
3	کینیڈا	26	29	31	86
4	بھارت	22	17	17	50
5	جنوبی کوریا	12	13	13	38
6	سکاٹ لینڈ	11	7	11	29
7	جرمیکا	10	4	8	22
8	ملائیشیا	7	12	10	29
9	نیوزی لینڈ	6	12	13	31

18	7	5	6	کینیا	10
18	7	6	5	سنگاپور	11
17	7	6	4	نامیبیریا	12
19	11	5	3	ویلز	13
6	2	1	3	قبرص	14
3	1	0	2	گھانا	15
3	1	0	2	یوگنڈا	16
5	1	3	1	پاکستان	17
2	0	1	1	پاپوا نیو گنی	18
2	1	0	1	آئل آف مین	19
2	1	0	1	نمیبیا	20
2	1	0	1	تنزانیہ	21
1	0	0	1	سری لنکا	22
3	0	3	0	موریشس	23
2	0	2	0	بہاماس	24
2	0	2	0	شمالی آئرلینڈ	25
3	2	1	0	کیروان	26
2	1	1	0	بوسوانا	27
2	1	1	0	مالٹا	28
2	1	1	0	نورو	29
1	0	1	0	بنگلہ دیش	30
1	0	1	0	گریناڈا	31
1	0	1	0	لیسوتھو	32
3	3	0	0	زیمبیا ڈائمنڈ ٹوباگو	33
2	2	0	0	سیشلو	34
1	1	0	0	بارباڈوس	35

36	جی	0	0	1	1
37	موزمبیق	0	0	1	1
38	ساموا	0	0	1	1
39	سوازی لینڈ	0	0	1	1

چند اہم اعداد و شمار

☆ آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں 18 ویں کامن ویلتھ گیمز 12 دن (15 مارچ تا 26 مارچ 2006ء) جاری رہیں۔

☆ ان گیمز میں مجموعی طور پر 71 ممالک نے شرکت کی جن میں سے 39 ممالک میڈلوزنیل پر اپنی موجودگی یقینی بنا سکے۔

☆ پاکستان نے ان کھیلوں میں سترہویں پوزیشن حاصل کی۔ پاکستانی آتھلیٹس نے ایک گولڈ، تین سلور اور ایک برنز (مجموعی طور پر 5) میڈل جیتے۔

☆ آسٹریلیا، انگلینڈ اور کینیڈا نے پہلی تین پوزیشنیں حاصل کیں۔

☆ 2010ء کی انیسویں کامن ویلتھ گیمز نئی دہلی (بھارت) میں منعقد ہوں گی۔

میزورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹس

کپ	سال	مقام	وز	رزاپ
1	1975ء	انگلینڈ	ویسٹ انڈیز	آسٹریلیا
2	1979ء	انگلینڈ	ویسٹ انڈیز	انگلینڈ
3	1983ء	انگلینڈ	بھارت	ویسٹ انڈیز
4	1987ء	پاکستان، بھارت	آسٹریلیا	انگلینڈ
5	1992ء	آسٹریلیا، نیوزی لینڈ	پاکستان	انگلینڈ
6	1996ء	پاکستان، بھارت، سری لنکا	سری لنکا	آسٹریلیا
7	1999ء	انگلینڈ	آسٹریلیا	پاکستان
8	2003ء	جنوبی افریقہ	آسٹریلیا	بھارت
9	2007ء	ویسٹ انڈیز	آسٹریلیا	سری لنکا
10	2011ء	پاکستان، بھارت، سری لنکا، بنگلہ دیش		
11	2015ء	آسٹریلیا، نیوزی لینڈ		
12	2019ء	انگلینڈ		

نواں ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ 2007ء میچوں کے مکمل نتائج

تاریخ	جگہ	میچ / نتیجہ
13 مارچ	جمیکا	ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو 54 رنز سے ہرایا
14 مارچ	سینٹ کٹس	آسٹریلیا نے سکاٹ لینڈ کو 203 رنز سے ہرایا
14 مارچ	سینٹ لوسیا	کینیا نے کینیڈا کو 7 وکٹوں سے ہرایا
15 مارچ	ٹرینیڈاڈ	سری لنکا نے برمودا کو 243 رنز سے ہرایا
15 مارچ	جمیکا	آئرلینڈ اور زمبابوے کا میچ ٹائی ہوا
16 مارچ	سینٹ کٹس	جنوبی افریقہ نے ہالینڈ کو 221 رنز سے ہرایا
16 مارچ	سینٹ لوسیا	نیوزی لینڈ نے انگلینڈ کو 6 وکٹوں سے ہرایا
17 مارچ	ٹرینیڈاڈ	بنگلہ دیش نے بھارت کو 5 وکٹوں سے ہرایا
17 مارچ	جمیکا	آئرلینڈ نے پاکستان کو تین وکٹوں سے ہرایا
18 مارچ	سینٹ کٹس	آسٹریلیا نے ہالینڈ کو 229 رنز سے ہرایا
18 مارچ	سینٹ لوسیا	انگلینڈ نے کینیڈا کو 51 رنز سے ہرایا
19 مارچ	ٹرینیڈاڈ	بھارت نے برمودا کو 257 رنز سے ہرایا
19 مارچ	جمیکا	ویسٹ انڈیز نے زمبابوے کو 6 وکٹوں سے ہرایا
20 مارچ	سینٹ کٹس	جنوبی افریقہ نے سکاٹ لینڈ کو 7 وکٹوں سے ہرایا
20 مارچ	سینٹ لوسیا	نیوزی لینڈ نے کینیا کو 148 رنز سے ہرایا
21 مارچ	ٹرینیڈاڈ	سری لنکا نے بنگلہ دیش کو 198 رنز سے ہرایا
21 مارچ	جمیکا	پاکستان نے زمبابوے کو 93 رنز سے ہرایا
22 مارچ	سینٹ کٹس	ہالینڈ نے سکاٹ لینڈ کو 8 وکٹوں سے ہرایا
22 مارچ	سینٹ لوسیا	نیوزی لینڈ نے کینیڈا کو 114 رنز سے ہرایا
23 مارچ	ٹرینیڈاڈ	سری لنکا نے بھارت کو 69 رنز سے ہرایا
23 مارچ	جمیکا	ویسٹ انڈیز نے آئرلینڈ کو 8 وکٹوں سے ہرایا
24 مارچ	سینٹ کٹس	آسٹریلیا نے جنوبی افریقہ کو 83 رنز سے ہرایا

24 مارچ	سینٹ لوسیا	انگلینڈ نے کینیا کو 7 وکٹوں سے ہرایا
25 مارچ	ٹرینیڈاڈ	بنگلہ دیش نے برمودا کو 7 وکٹوں سے ہرایا
27 مارچ	لہستان	آسٹریلیا نے ویسٹ انڈیز کو 103 رنز سے ہرایا
28 مارچ	گیانا	جنوبی افریقہ نے سری لنکا کو ایک وکٹ سے ہرایا
29 مارچ	لہستان	نیوزی لینڈ نے ویسٹ انڈیز کو 7 وکٹوں سے ہرایا
30 مارچ	گیانا	انگلینڈ نے آئر لینڈ کو 48 رنز سے ہرایا
31 مارچ	لہستان	آسٹریلیا نے بنگلہ دیش کو 10 وکٹوں سے ہرایا
یکم اپریل	گیانا	سری لنکا نے ویسٹ انڈیز کو 113 رنز سے ہرایا
2 اپریل	لہستان	نیوزی لینڈ نے بنگلہ دیش کو 9 وکٹوں سے ہرایا
3 اپریل	گیانا	جنوبی افریقہ نے آئر لینڈ کو 7 وکٹوں سے ہرایا
4 اپریل	لہستان	سری لنکا نے انگلینڈ کو 2 رنز سے ہرایا
7 اپریل	گیانا	بنگلہ دیش نے جنوبی افریقہ کو 67 رنز سے ہرایا
8 اپریل	لہستان	آسٹریلیا نے انگلینڈ کو 7 وکٹوں سے ہرایا
9 اپریل	گیانا	نیوزی لینڈ نے آئر لینڈ کو 129 رنز سے ہرایا
10 اپریل	گرینیڈا	جنوبی افریقہ نے ویسٹ انڈیز کو 67 رنز سے ہرایا
11 اپریل	بارباڈوس	انگلینڈ نے بنگلہ دیش کو 4 وکٹوں سے ہرایا
12 اپریل	گرینیڈا	سری لنکا نے نیوزی لینڈ کو 6 وکٹوں سے ہرایا
13 اپریل	بارباڈوس	آسٹریلیا نے آئر لینڈ کو 9 وکٹوں سے ہرایا
14 اپریل	گرینیڈا	نیوزی لینڈ نے جنوبی افریقہ کو 5 وکٹوں سے ہرایا
15 اپریل	بارباڈوس	آئر لینڈ نے بنگلہ دیش کو 74 رنز سے ہرایا
16 اپریل	گرینیڈا	آسٹریلیا نے سری لنکا کو 7 وکٹوں سے ہرایا
17 اپریل	بارباڈوس	جنوبی افریقہ نے انگلینڈ کو 9 وکٹوں سے ہرایا
18 اپریل	گرینیڈا	سری لنکا نے آئر لینڈ کو 8 وکٹوں سے ہرایا
19 اپریل	بارباڈوس	ویسٹ انڈیز نے بنگلہ دیش کو 99 رنز سے ہرایا
20 اپریل	گرینیڈا	آسٹریلیا نے نیوزی لینڈ کو 215 رنز سے ہرایا
21 اپریل	بارباڈوس	انگلینڈ نے ویسٹ انڈیز کو ایک وکٹ سے ہرایا

24 اپریل	جیکا (پہلا سی فائنل)	سری لنکا نے نیوزی لینڈ کو 81 رنز سے ہرایا
25 اپریل	سینٹ لوسیا (دوسرا سی فائنل)	آسٹریلیا نے جنوبی افریقہ کو 7 وکٹوں سے ہرایا
28 اپریل	بارباڈوس (فائنل)	آسٹریلیا نے سری لنکا کو 53 رنز سے ہرایا

اہم اعداد و شمار:

- ☆ کرکٹ کھانوں عالمی کپ ویسٹ انڈیز کے مختلف جزائر میں 13 مارچ سے 28 اپریل تک 47 دن جاری رہا جس میں 16 ٹیموں نے شرکت کی جنہیں 4 گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔
- ☆ گروپ اے میں آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، نیدرلینڈز اور سکاٹ لینڈ گروپ بی میں سری لنکا، بنگلہ دیش، بھارت اور برمودا، گروپ سی میں نیوزی لینڈ، انگلینڈ، کینیا اور کینیڈا جبکہ گروپ ڈی میں ویسٹ انڈیز، آئرلینڈ، پاکستان اور زمبابوے کی ٹیمیں شریک تھیں۔
- ☆ پہلے مرحلے میں ہر ٹیم نے 3 '3 میچ کھیلے۔ ٹاپ 3 ٹیمیں اگلے راؤنڈ (سپرائٹ) میں گئیں۔ سپرائٹ میں پہنچنے والی ٹیمیں آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، سری لنکا، بنگلہ دیش، نیوزی لینڈ، انگلینڈ، ویسٹ انڈیز اور آئرلینڈ تھیں۔
- ☆ پاکستان آئرلینڈ سے جبکہ بھارت بنگلہ دیش سے اپ سیٹ شکست کھا کر اگلے راؤنڈ میں نہ جاسکے۔
- ☆ ورلڈ کپ میں سب سے پہلے باہر ہونے والی ٹیم پاکستان کی تھی۔
- ☆ پہلے مرحلے میں 24 اور دوسرے مرحلے میں بھی 24 میچ کھیلے گئے۔ کل 47 دنوں میں 51 میچز ہوئے۔
- ☆ نویں ورلڈ کپ کا صرف ایک میچ ٹائی ہوا جب 15 مارچ کو جیکا میں آئرلینڈ اور زمبابوے دونوں کا سکور 221 '221 رہا۔
- ☆ پہلے سی فائنل میں سری لنکا نے نیوزی لینڈ، دوسرے سی فائنل میں آسٹریلیا نے جنوبی افریقہ کو ہرایا۔
- ☆ 28 اپریل 2007ء کو بارباڈوس میں ہونے والے فائنل میں آسٹریلیا نے سری لنکا کو 53 رنز سے ہرا کر مسلسل تیسری اور مجموعی طور پر چوتھی مرتبہ عالمی کپ جیت کر منفرد اعزاز حاصل کیا۔ مختصر سکور: آسٹریلیا: 281/4، سری لنکا: 215/8۔ بارش کے باعث میچ 38 '38 اور ورک محدود تھا۔ ایڈم گلکرسٹ 104 گیندوں پر 13 چوکوں اور 8 چھکوں کی مدد سے 148 رنز بنا کر مین آف دی میچ رہے۔ یہ ورلڈ کپ فائنل کا بہترین انفرادی سکور تھا۔
- ☆ فاتح ٹیم کو 22 لاکھ 40 ہزار ڈالر رنز رزروپ کو 10 لاکھ ڈالر، سی فائنل ہارنے والی دونوں ٹیموں کو ساڑھے پانچ لاکھ ڈالر جبکہ پاکستان کو صرف 20 ہزار ڈالر کی شایانعام ملا۔

سیف گیمز 2006ء میں میڈل جیتنے والے ممالک

دسویں سیف گیمز 18 تا 28 اگست 2006ء سری لنکا میں منعقد ہوئیں۔ ان میں آٹھ ممالک پاکستان، بھارت، سری لنکا، نیپال، بنگلہ دیش، افغانستان، بھوٹان اور مالدیپ کی ٹیموں نے حصہ لیا۔

ممالک	سونا	چاندی	کانسی	ٹوٹل
بھارت	118	69	47	234
پاکستان	43	44	71	158
سری لنکا	37	63	78	178
نیپال	15	14	31	60
افغانستان	06	07	18	31
بنگلہ دیش	03	15	32	50
بھوٹان	0	03	10	13
مالدیپ	00	00	00	00

متفرق سوالات و جوابات (سپورٹس)

س : اس شہر کا نام بتائیے جس میں پہلے جدید موسم گرما کے اولمپک مقابلے منعقد کروائے گئے۔

ج : ایتھنز (یونان)۔

س : سب سے پہلے موسم سرما کے اولمپک مقابلے کہاں منعقد کئے گئے؟

ج : موسم سرما کے پہلے اولمپک مقابلے 1924ء میں فرانس کے شہر شاموگس میں منعقد کئے گئے۔

س : چندھویر ایشیائی کھیلیں کہاں منعقد کی گئیں؟

ج : 2006ء میں دوحہ (قطر) میں۔

س : سیف گیمز میں کون سے ممالک حصہ لیتے ہیں؟

ج : ان کھیلوں میں سارے ممالک یعنی پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، بھوٹان، نیپال، سری لنکا، افغانستان اور مالدیپ حصہ لیتے ہیں۔

س : پاکستان نے ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کب جیتا؟

ج : پاکستان نے عمران خان کی زیر قیادت پانچواں ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ 25 مارچ 1992ء کو ملبورن (آسٹریلیا) میں انگلینڈ کو 22 رنز سے ہرا کر جیتا۔ فائنل کے مین آف دی میچ وسیم اکرم

رہے۔

س : وبلڈن کے ساتھ کس کھیل کا تعلق ہے؟

ج : لان ٹینس۔

س : سو-تھلنگ کپ اور کور بلیمن کپ میں کیا فرق ہے؟

ج : سو-تھلنگ کپ کا تعلق مردانہ ٹینس مقابلوں سے اور کور بلیمن کپ کا تعلق خواتین کے ٹینس مقابلوں سے ہے۔

س : بتائیے مائیک ٹائی سن کون تھا؟

ج : مائیک ٹائی سن (امریکہ) 1996ء میں ورلڈ باکسنگ ایسوسی ایشن (WBA) کا چیمپین تھا۔

س : ایشیائی ہاکی کا موجودہ چیمپین کونسا ملک ہے؟

ج : جنوبی کوریا (چین کو 2006ء میں دوحہ (قطر) میں ہرایا)

س : ٹیسٹ کرکٹ میں تمام ممالک کے خلاف سنچری بنانے کا اولین اعزاز کس کھلاڑی کو حاصل ہے؟

ج : آسٹریلیا کے سٹیوواکو۔

س : 1996ء کے ورلڈ کپ کرکٹ کا کیا نتیجہ نکلا؟

ج : سری لنکا نے لاہور (پاکستان) میں آسٹریلیا کو سات وکٹوں سے شکست دے کر ورلڈ کپ جیت لیا۔

س : 2007ء کا کرکٹ ورلڈ کپ کس نے جیتا؟

ج : آسٹریلیا نے سری لنکا کو 53 رنز سے ہرا کر نواں کرکٹ ورلڈ کپ جیتا۔

س : اس ملک کا نام بتائیے جو ورلڈ فٹ بال کپ (مردانہ) کا موجودہ چیمپین ہے۔

ج : اٹلی (فرانس کو 2006ء میں پٹلی گکس پر 6-4 سے ہرا کر چوتھی بار ٹائٹل جیتا)۔

س : پہلا ون ڈے انٹرنیشنل میچ کرکٹ میچ کب کھیلا گیا؟

ج : پہلا ون ڈے انٹرنیشنل کرکٹ میچ 1971ء میں آسٹریلیا اور انگلینڈ کے درمیان ملبورن (آسٹریلیا) میں کھیلا گیا۔

س : دنیا کا پہلا ٹوئنٹی ٹوئنٹی میچ کب کھیلا گیا؟

ج : دنیا کا پہلا انٹرنیشنل ٹوئنٹی ٹوئنٹی میچ 17 فروری 2005ء کو ایڈن پارک آکلینڈ (نوزی لینڈ) میں کھیلا

گیا۔ آسٹریلیا نے نوزی لینڈ کو 44 رنز سے ہرایا۔ رکی پونٹنگ (98*) مین آف دی میچ رہے۔

س : پاکستان نے پہلا ٹوئنٹی ٹوئنٹی میچ کب کھیلا؟

- ج : برٹش (انگلینڈ) میں 28 اگست 2006ء کو انگلینڈ کے خلاف پاکستان 5 وکٹوں سے جیتا۔ شاہد آفریدی مین آف دی میچ رہے۔
- س : ون ڈے کرکٹ میں ایک اننگز کا زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم سکور بتائیے۔
- ج : زیادہ سے زیادہ سکور 9 وکٹوں کے نقصان پر 443 رنز ہے جو کہ سری لنکا نے جولائی 2006ء میں نیدرلینڈز کے خلاف بنایا۔ کم سے کم سکور 35 رنز زمبابوے نے 2004ء میں سری لنکا کے خلاف بنائے۔
- س : سپورٹس میں سب سے بھاری انعامی رقم کس نے حاصل کی؟
- ج : ٹینس پلیئر آندرے آگاسی نے نومبر 99ء میں 2,809,508 امریکی ڈالر کی انعامی رقم حاصل کی۔
- س : یورپین فٹ بال ٹرافی پہلی مرتبہ کس ترک کلب نے حاصل کی؟
- ج : 19 مئی 2000ء کو ترکی کے فٹ بال کلب Galatasaray نے یورپین فٹ بال کی تاریخ میں پہلی مرتبہ برطانیہ کے Arsenal کلب کو 1-4 سے ہرا کر کوپن ہیگن میں پہلے ترک فٹ بال کلب کا اعزاز حاصل کیا جس نے یورپین ٹرافی حاصل کی۔
- س : 100 میٹر دوڑ کا عالمی ریکارڈ کب اور کس نے بنایا؟
- ج : 31 مئی 2008ء کو جمیکا کے سپر نٹر یوسین بولٹ نے نیویارک میں 9.72 سیکنڈز میں 100 میٹر کا فاصلہ طے کر کے ورلڈ ریکارڈ قائم کیا اور ہم وطن آصفہ پاول کا 2007ء میں 9.74 سیکنڈز کا ریکارڈ توڑا۔



اصطلاحات

اسلامی اصطلاحات

عمرہ حج کے مخصوص دنوں کے علاوہ مکہ جانا اور طواف کرنے کے لئے احرام باندھنا یعنی مکہ مکرمہ سے تھوڑی دور جا کر جو ایک مقام خاص ہے، دو رکعت نماز نفل ادا کر کے احرام باندھنا اور پھر حرم شریف کا طواف اور سعی کر کے احرام کھولنے کو عمرہ کہتے ہیں۔ اسے حج اصغر کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

احرام شرعی اصطلاح میں اس کا مطلب ہے نیت کرنا۔ اس کی تین اقسام ہیں:-
(1) افراد (2) قارن (3) تمتع

قارن: حاجی کو عمرہ اور حج دونوں کے لئے میقات ہی سے احرام باندھنا پڑتا ہے ایسے حاجی کو قارن کہتے ہیں۔

تمتع: حاجی شروع سے صرف عمرے کی نیت کرے اور عمرہ کی ادائیگی کے بعد احرام کھول دے اور پھر حج کے لئے مکہ مکرمہ میں احرام باندھ لے ایسے حاجی کو تمتع کہتے ہیں۔

احرام کا سامان: ایک ان سلی چادر اور ایک ان سلاتہ بند۔ دونوں اتنے ہوں کہ جن سے پورا سر ڈھانپا جائے۔ مستورات سلع ہوئے کپڑے بھی پہن سکتی ہیں۔ احرام سے پہلے مسواک اور وضو ضروری ہے۔ ناخن کتر وانا، بال ترشوانا اور پورے بدن کی صفائی کا اہتمام کرنا اور میقات پہنچ کر احرام باندھنا۔

طواف سعی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔ یہ چکر حجر اسود سے شروع ہوتے ہیں۔ صفا اور مروہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان دوڑنے کو سعی کہتے ہیں۔

وقوف عرفات 9 ذوالحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے چند گھنٹوں کے لئے عرفات کے مقام پر ٹھہرنا۔ 10 ذوالحجہ کو صبح تک وہیں قیام کرنا۔

میقات خانہ کعبہ کی مقرر کردہ حدود بغیر احرام کے نہ بچانے کو میقات کہتے ہیں۔

اسلام اس کا لغوی مطلب ہے سپردگی، یعنی دل و جان سے اسکے احکام کی تعمیل کرنا۔

مومن وہ افراد جو اللہ پر بلا چوں و چرا ایمان رکھتے ہیں اور اسکے احکامات کی دل و جان سے پیروی کرتے ہیں۔

کافر جو فرد اللہ اور دین اسلام، توحید، رسالت، مقدس آسمانی کتابوں، فرشتوں اور یوم آخرت پر

یقین نہیں رکھتا۔

مستحب وہ عمل ہے جسے رسول ﷺ خدا بھی کرتے اور کبھی نہ کرتے تھے۔ اسے نہ کرنے کا گناہ نہیں۔
مکروہات وہ چیزیں جن کی ممانعت میں شک ہو۔ نہ کرنے میں ثواب اور کرنے میں گناہ کا خطرہ ہو۔
روزہ رمضان کے مقدس مہینے میں روزے رکھے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان پر جو بیمار، مجنون اور نابالغ نہ ہو روزے فرض ہیں۔

رمضان یہ مقدس مہینہ ہے جس میں قرآن پاک حضور پاک ﷺ پر اتارا گیا۔ اس مہینے میں تمام مسلمان روزے رکھتے ہیں۔

حرام ہر وہ چیز جو اسلامی قوانین کی رو سے منع ہے اور دلیل قاطع سے ثابت شدہ ہے۔ وہ شخص جو حرام چیزوں کا ارتکاب کرتا ہے فاسق کہلاتا ہے اور سزا کا مستحق ہے۔
مکروہ تحریمی اس کی حدیں حرام سے ملتی ہیں۔ اس سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔
مباح یہ وہ فعل ہے جسے کر لیا جائے تو بہتر اور نہ کیا جائے تو کوئی گناہ نہیں۔
قرأت قرآن پاک کی تلاوت کرنے کو قرأت کہتے ہیں۔

معراج شریف ایک رات حضور پاک ﷺ مکہ سے روانہ ہوئے اور بیت المقدس سے ہوتے ہوئے آسمان پر تشریف لے گئے جہاں آپ ﷺ کو جنت اور دوزخ کی سیر کروائی گئی۔ پھر اسی رات حضور پاک ﷺ واپس مکہ مکرمہ تشریف لے آئے۔

فوجی اصطلاحات

آبدوز ایک کشتی جو پانی کے اوپر تیرنے کے علاوہ پانی کے اندر بھی تیر سکتی ہے اور بحری جنگ میں دشمن جہازوں پر زیادہ تر تار پیڈو سے حملہ کرنے میں استعمال ہوتی ہے۔
آبدوز تار آبدوز تار کے سلسلے جو سمندر میں بچھائے جاتے ہیں ان میں تار برقی، ٹیلی فون اور بجلی کے سلسلے شامل ہیں۔
آبدوز سرنگس ایسے آلات جو دھماکہ کرنے کے لئے جنگ کے زمانے میں دشمن کے بحری جہازوں کو تباہ کرنے کے لئے سمندر میں رکھ دیئے جاتے ہیں۔
آبدوز شکن آبدوز کو تباہ کرنے والے ہتھیاروں کو آبدوز شکن کہتے ہیں۔
ایگزولری فورس ایسی فوج کو کہتے ہیں جسے دوران جنگ کسی بھی لمحہ طلب کیا جاسکتا ہے۔
آرڈیننس توپیں، گولہ بارود وغیرہ سے مراد ہے۔ بعض اوقات بری اور بحری فوج میں استعمال کی جانے والی رائفلوں، پستولوں اور دوسرے اسلحہ کو بھی آرڈیننس کہتے ہیں۔

اصطلاحات و مخففات

اس سے مراد ہر طرح اور ہر قسم کے ہتھیار ہیں۔ مثلاً رائفلیں، پستولیں، مشین گنیں، بم اور تگواریں وغیرہ۔

آخری فیصلہ، آخری دھمکی یا آخری مطالبہ کو الٹی میٹم کہتے ہیں۔ الٹی میٹم کے نظر انداز ہو جانے کی وجہ سے تعلقات خراب ہو جاتے ہیں اور جنگ بھی چھڑ سکتی ہے۔ اس سے مراد پیدل فوج ہے۔

ایسا بم جو بہت طاقتور ہوتا ہے اور اس کے گرائے جانے سے شہر کے شہر اور گاؤں کے گاؤں نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ 1945ء میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر جو ایٹم بم گرائے گئے تھے ان ایٹم بموں نے دونوں شہروں کو ملیا میٹ کر دیا۔ اگر اسے دنیا کا خوفناک ترین ہتھیار کہا جائے تو درست ہوگا۔

ایڈ جوئنٹ جنرل بری فوج کے جنرل شاف میں کسی محکمہ کے سربراہ کو کہتے ہیں۔ ہوائی حملے سے بچاؤ کی وہ تمام تدابیر جو محکمہ شہری دفاع حملے کے وقت استعمال کرتا ہے۔

بحری فوج کا کمانڈر انچیف۔ امیر البحر۔ بیالیں عموماً 800 فوجیوں پر مشتمل ہوتی ہے یعنی یہ پیدل فوج کا ایک یونٹ ہوتا ہے جس کی قیادت لیفٹیننٹ کرنل کرتا ہے۔

ایسی سرنگیں جن میں دھات کے خولوں میں بارود وغیرہ بھر کر زمین کے اندر دبا دیتے ہیں یا سمندر میں ڈال دیتے ہیں۔ دباؤ پڑنے سے جہاز وغیرہ کے ٹکرانے سے یہ بارود بھرے خول پھٹ جاتے ہیں جس سے جہاز وغیرہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ ان طیاروں کو کہتے ہیں جو دشمنی پر بم گراتے ہیں۔

یہ بحری جہازوں کا ایک ڈویژن ہوتا ہے۔ اس ڈویژن کی کمان ایک ہی افسر کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

ایسے طیارے کو کہتے ہیں جو پانی پر اتر سکتا ہو اور پانی پر ہی سے پرواز کر سکتا ہو۔ تین یا چار بیالیں کی بریگیڈ ہوتی ہے۔

ایک بریگیڈ کا انچارج ہوتا ہے اور اپنی بریگیڈ کی دیکھ بھال اور کمان کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہ مشین گن کی ایک قسم ہوتی ہے جو ہلکی ہوتی ہے۔

اسلحہ

الٹی میٹم

انفٹری

ایٹم بم

ایڈمرل

بیالیں

بارودی سرنگیں

بمبار

بحری بیڑہ

بحری طیارہ

بریگیڈ

بریگیڈیئر

مشین گن

بکتر بند گاڑی یہ فوجی گاڑی ہوتی ہے جس کے گرد لوہے کی موٹی چادر منڈھی ہوتی ہے۔ اس لوہے کی چادر پر کوئی گولی اثر نہیں کرتی۔
ایسی عمارت کو کہتے ہیں جہاں فوجی رہتے ہیں۔

بلیک آؤٹ جنگ کے زمانے میں ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر کے طور پر تمام بیرونی روشنیاں بند کر دی جاتی ہیں اور اندرونی روشنیوں کو اس طرح جلایا جاتا ہے کہ باہر سے یہ روشنی نظر نہ آئے۔

پاسنگ آؤٹ فوجیوں کی ٹریننگ مکمل ہونے پر انہیں سند دی جاتی ہے۔ ایسے موقع پر جو پریڈ ہوتی ہے اسے پاسنگ آؤٹ پریڈ کہتے ہیں۔

پپ فوجی افسر کے بازو پر امتیازی نشان ہوتا ہے۔ اسی امتیازی نشان سے اس کا درجہ یا عہدہ پہچانا جاتا ہے اسے پپ کہتے ہیں۔

پلائون کمان لیفٹیننٹ کرتا ہے۔ ایک پلائون آدمی کمپنی کے برابر ہوتی ہے۔
پیدل فوج پیدل لڑنے والے فوجی پیدل فوج کہلاتے ہیں۔

پیراشوٹ بمبشی کپڑے سے بنا ہوتا ہے اور اس سے فوجی طیاروں کے ذریعہ زمین پر کودتے

تار پیڈ وکشی ایسی کشتی جس سے تار پیڈ بھیج سکتے ہیں۔

تباہ کن جہاز ایسا جنگی جہاز جس میں توپیں، تار پیڈ اور بم وغیرہ ہوتے ہیں۔ تباہ کن جہاز کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے اور اسے دشمن کے بحری جہازوں اور آبدوزوں کو غرق کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

تار پیڈ یہ پانی کے اندر خود بخود حرکت کرتا ہے اور جہازوں کو ڈبو دیتا ہے۔

ٹائی گن ٹائی گن کو ٹاسن نامی ایک شخص نے ایجاد کیا تھا اس لئے اسے ٹائی گن کہتے ہیں۔ یہ ایک قسم کی چھوٹی بندوق ہوتی ہے جس میں خود بخود کارٹوس بھی بھرے جاتے ہیں۔

ٹینک ٹینک پر گولی وغیرہ بالکل اثر نہیں کرتی۔ ٹینکوں سے گولے برساکر پیدل فوج کو پیش قدمی کرنے میں مدد دی جاتی ہے۔ ٹینک میں مشین گنیں اور ہلکی توپیں وغیرہ لگی ہوتی ہیں۔

جارحیت

دنیا کے کسی ملک پر اپنی مملکت کی توسیع کی خاطر حملہ کرنے کو جارحیت کہتے ہیں۔

جنرل

فوج کا ایک عہدہ جو لیفٹیننٹ جنرل کی ترقی کے بعد ہوتا ہے۔ جنرل کے بعد فیلڈ مارشل بنایا جاتا ہے۔

جنگی جہاز

ایسے جہاز جو جنگی مقاصد کے لئے بنائے گئے ہوں۔ جنگی جہاز میں آبدوزیں اور طیارے وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

جھنڈا

کپڑے کا بنا ہوتا ہے۔ جھنڈے کو اشارہ دینے یا خاص معلومات فراہم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

جی ایچ کیو

فوج کے بڑے افسران کے دفتر ہوتے ہیں۔ یہ جنرل ہیڈ کوارٹر کا مخفف ہے۔

چھاؤنی

فوجی علاقہ جو اصل شہر سے کچھ فاصلے پر بسایا جاتا ہے۔

خندق

ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے خندقیں کھودی جاتی ہیں تاکہ فوجی ان خندقوں میں بیٹھ کر دشمن کی گولیوں سے براہ راست محفوظ رہ سکیں۔

دستہ

فوجیوں کی ایک خاص تعداد پر مشتمل ہوتا ہے اور اس دستہ کو ایک خاص انداز سے منظم کیا جاتا ہے۔

دمدہ

ایسی جگہ جس پر توپ رکھ کر چلاتے ہیں۔

دھوئیں کے بم

بعض اوقات فوجیں پیش قدمی کرتے وقت یا پسپا ہوتے وقت دھوئیں کے بم چھوڑتی ہیں۔ دھوئیں کے یہ بم چھوڑنے کے لئے فاسفورس بم اور بتیاں وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں۔

ڈپو

ایسی جگہ جہاں فوجی ضروریات کے لئے اسلحہ، خوراک اور دوائیں وغیرہ رکھی جاتی ہیں۔

ڈویژن

ایک ڈویژن میں تین یا چار بریگیڈ ہوتے ہیں۔ ڈویژن کی کمان عموماً میجر جنرل کرتا ہے۔

ڈویژنل کمانڈر

ڈویژن کے سربراہ کو ڈویژنل کمانڈر کہتے ہیں۔ یہ اپنے ڈویژن کے نظم و نسق اور کمان کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

رجمنٹ

فوج کا ایک دستہ جس کی کمان کرنل کرتا ہے۔

رکاوٹ

شہر کے اندر دشمن کو روکنے کے لئے رکاوٹ کھڑی کی جاتی ہے اسے عارضی قلعہ بندی بھی کہتے ہیں۔

- ریئر ایڈمرل بحریہ کا ایک فوجی افسر ہوتا ہے۔ ایڈمرل ترقی کے بعد وائس ایڈمرل بن جاتا ہے۔
 رنگروٹ سپاہی جو نیا بھرتی ہوا ہو۔
 ریڈ کراس بین الاقوامی طور پر منظور کی ہوئی تنظیم جو جنگ اور امن میں زخمیوں کی مدد کرتی ہے۔
 یہ 1863ء میں قائم ہوئی۔ اس تنظیم کی شاخیں دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں موجود ہیں۔
 راکٹ زمین سے فضا میں مقررہ نشانے پر جاتا ہے اور جہاز وغیرہ کو تباہ کر دیتا ہے۔
 رائفل 1840ء میں رائفل کو سوشل کوٹ نے ایجاد کیا۔ اسے کندھے پر رکھ کر چلاتے ہیں۔
 ریوالور پستول میں بیک وقت پانچ سات یا نو گولیاں بھری جاتی ہیں اور پستول کا بٹن دبانے سے یہ گولیاں باری باری لگاتار چلائی جاتی ہیں۔
 زرہ بکتر یہ پرانے زمانے میں بہت استعمال ہوتا تھا۔ زرہ بکتر چمڑے یا دھات کا بنا ہوا لباس ہوتا تھا جو پرانے زمانے میں تلوار وغیرہ کے حملے سے بچاؤ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔
 سارجنٹ بری اور بحری فوج میں ایک نان کیشنڈ آفیسر ہوتا ہے۔ اس کا کام اعلیٰ افسروں کی مدد کرنا ہوتا ہے۔
 سارجنٹ فیجر ایک اعلیٰ نان کیشنڈ افسر ہوتا ہے جو ایڈجوٹ کی مدد کرتا ہے۔
 گنل پیغام رسانی میں گنل سے مدد لی جاتی ہے۔
 سکوئڈ فوجیوں کی ایک خاص تعداد کو سکوئڈ کہتے ہیں جسے ڈرل کے لئے منظم کیا جاتا ہے۔
 سکوڈرن اس میں ایک قسم کے طیارے ہوتے ہیں۔
 شاف کالج ایک ایسا ادارہ جہاں فوج کے اعلیٰ افسروں کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔
 شیشن کمانڈر فوج کے کسی ایک شیشن پر فوجیوں کی تربیت، نظم و ضبط اور کمان کے ذمہ دار افسر کو شیشن کمانڈر کہتے ہیں۔
 طیارہ ہوا میں پرواز کرنے والے طیارے۔ دنیا نے بہت ترقی کر لی ہے اور نت نئے قسم کے طیارے بنائے جا رہے ہیں۔
 طیارہ بردار ایک ایسا بحری جہاز جس پر طیارے اتر اور پرواز کر سکتے ہیں۔

- طیارہ شکن توپ ایسی توپ کو کہتے ہیں جس سے طیاروں کو گرایا جاتا ہے۔
- عدم جارحیت کا معاہدہ دو یا دو سے زیادہ ممالک کے درمیان ہونے والا معاہدہ جس میں ایک ملک دوسرے ملک پر حملہ نہ کرنے کا عہد کرے۔
- عارضی صلح متحارب ممالک کے درمیان عارضی طور پر جنگ بند کرنے کے معاہدے کو عارضی صلح کہتے ہیں۔
- فیلڈ مارشل بری فوج کا سب سے بڑا عہدہ۔
- فتحہ کا لم جو ملک کی سلامتی کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لے اور مخالف فوج کی مدد کرے اسے فتحہ کا لم یا غدار کہتے ہیں۔
- فلائینٹ لیفٹیننٹ فضائیہ کا ایک عہدہ ہوتا ہے جو بری فوج کے کیپٹن اور بحری فوج کے لیفٹیننٹ کے برابر ہوتا ہے۔
- فلگ کیپٹن جس جہاز پر ایڈمرل کا جھنڈا نصب ہو اس جہاز کے کپتان کو فلگ کیپٹن کہتے ہیں۔
- فوجی قافلہ مسلح افواج کے ایسے دستہ کو کہتے ہیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہا ہو۔



مخففات



A-bomb	ایٹم بم۔
A	فرسٹ ریٹ۔ اینڈ: سال میں۔
A.A	اینٹی ائر کرافٹ، آئو موبائل ایسوسی ایشن۔
A.A.A	امپورا تھلیٹکس ایسوسی ایشن۔
A.A.C	اینوائی کرشم: مسیح سے پہلے سال میں۔
A.A.F	ایگزیریٹری انفرورس۔
A.A.J.W.A	ایشین امیریکچرل جرنلس ایڈز اسٹریجی ایسوسی ایشن۔
A.A.P.S.O	ایفرو ایشین پیپلز سولیزیریٹی آرگنائزیشن۔
A.B.A	امپورا باکنگ ایسوسی ایشن۔
A.B.A.A	ایسوسی ایٹ آف دی برٹش ایسوسی ایشن آف اکاؤنٹنس۔
A.B.A.D	ایجنسی آف بارانی ایریا زڈ واپمنٹ۔
A.B.C	آڈٹ بورڈ آف سرکولیشن؛ امریکن براڈکاسٹنگ کمپنی۔
A.B.L	الائیڈ بینک آف پاکستان لمیٹڈ۔
A.B.M	اینٹی بلاسک میزائل۔
A.B.N	ایشیا بزنس نیوز۔
A.B.U	ایشیا بیسٹک براڈکاسٹنگ یونین۔
A.C	اینٹی کرشم: قبل مسیح آئرن مننگ کرنٹ ایروکلب۔
A.C.A	ایسوسی ایٹ آف دی چارٹرڈ اکاؤنٹنس۔
ACAC	ایگریکلچرل کریڈٹ ایڈوانسری کمیٹی۔
A.C.C	عرب کوآپریشن کونسل۔
A.C.C.A	ایسوسی ایٹ آف دی ایسوسی ایشن آف سرٹیفائیڈ چارٹرڈ اکاؤنٹنس۔
A.C.D.A	آرمز کنٹرول اینڈ ڈس آرمانٹ ایجنسی۔
ACMD	ایگریکلچرل کمیونٹی مارکیٹنگ ڈویژن۔
ACR	ایونٹل کنفیڈنشل رپورٹ۔
A.C.S	آئیوینگ کنٹرول سسٹم۔

ایڈوانٹری کونسل آن ٹیکنالوجی۔	A.C.T
ایڈرینوکارٹیکولر فلک ہارمون۔	A.C.T.H
ایشین کلسٹرنگ یونین، ایشین کرنسی یونین۔	A.C.U
آفٹر ڈیٹ: اپنی ڈائیم (دن سے پہلے)۔	a.d.
ایڈوکیٹ: ان دی ایئر آف آور لارڈ۔	A.D
ایئر پورٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی (پاکستان)۔	A.D.A
ایشین ڈویلپمنٹ بینک۔	A.D.B
ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بینک آف پاکستان۔	A.D.B.P
ایڈ۔ ڈی۔ کمپ (تلفظ: اے۔ ڈی۔ کایم) ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔	A.D.C
عرب ڈیفرنٹ فورس۔	A.D.F
ایونٹل ڈویلپمنٹ پروگرام۔	A.D.P
ایریا ڈویلپمنٹ سکیم۔	A.D.S
اسسٹنٹ انجینئر۔	A.E
ایٹاک انرجی اتھارٹی۔	A.E.A
آرمی ایجوکیشن کورز ایٹاک انرجی کمیشن (امریکہ)۔	A.E.C
آلٹرنیٹو انرجی ڈویلپمنٹ بورڈ۔	AEDB
اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر۔	A.E.O
ایٹاک انرجی ریسرچ اسٹیبلشمنٹ۔	A.E.R.E
ایگریکلچرل ایکسٹینشن سروس۔	A.E.S
عرب ایٹاک یونی کونسل۔	A.E.U.C
ایڈمرل آف دی فلیٹ آرمی فارم آڈیو فریکوئنسی۔	A.F
ایسوسی ایٹ آف دی فیکٹری آف آرکیٹیکٹس اینڈ سروسز۔	A.F.A.S
اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر، افریقن فنڈ کمیٹی۔	A.F.C
امریکن فیڈریشن آف لیبر۔	A.F.L
ایجنسی فرانس پریس (نیوز ایجنسی)۔	A.F.P
اکاؤنٹ جنرل ایڈجوٹنٹ جنرل ایڈووکیٹ جنرل۔	A.G
ایونٹل جنرل مینٹنر۔	AGMs
اکاؤنٹ جنرل آف پاکستان ریونیوز۔	A.G.P.R
ایڈوانسڈ گیسولڈری ایکٹر۔	A.G.R
ایڈوجر: ہجرہ کے سال میں یعنی حضرت محمد ﷺ کی ہجرت سے (18 ستمبر 622ء)۔	A.H

ایسویہریو: یہودی کیلنڈر (کرتھین ایڑ میں 3,760 جمع کریں)	A.H.Q
آری ہیڈ کوارٹر: آری ہیڈ کوارٹر	A.I
ایمنسٹی انٹرنیشنل	A.I.B
ایسوی ایٹ آف دی انشٹیوٹ آف بینکرز	A.I.B.D
ایشیائیسیٹک انشٹیوٹ فار براڈ کاسٹنگ ڈویلپمنٹ	A.I.C
عرب انویسٹمنٹ کمپنی	A.I.C.A
ایسوی ایٹ آف دی انشٹیوٹ آف کمپنی اکاؤنٹنٹس	A.I.C.C
افریقن اسلامک کوارڈینیشن کونسل	A.I.C.E
ایسوی ایٹ آف دی انشٹیوٹ آف سول انجینئرز	A.I.D
ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ	A.I.D.S
اکوارڈامیون ڈیفینس سٹروم (ایک بیماری)	A.I.E.E
ایسوی ایٹ آف دی انشٹیوٹ آف الیکٹرک انجینئرز	A.I.M
آلٹرنیٹو انویسٹمنٹ مارکیٹ	AIMC
علامہ اقبال میڈیکل کالج	A.I.M.E
ایسوی ایٹ آف دی انشٹیوٹ آف ملکیٹکل انجینئرز	A.I.N.A
ایسوی ایٹ آف دی انشٹیوٹ آف نیول آرکیٹیکٹس	A.I.O.U
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی	A.I.R
آل انڈیا ریڈیو آل انڈیا رپورٹر (لاء)	A.I.R.D
ایشین انشٹیوٹ آف رورل ڈویلپمنٹ	A.I.T
ایسوی ایٹ آف انشٹیوٹ آف ٹیکنالوجی	A.J.K
آزاد جموں اینڈ کشمیر	A.K
آزاد کشمیر	A.K.F
آزاد کشمیر فورس	A.K.I.I.C
آزاد کشمیر اسلامک اینڈ یالوجی کونسل	A.K.M.I.D.C
آزاد کشمیر منرل اینڈ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن	A.K.U
آغا خان یونیورسٹی	A.L
عرب لیگ	A.L.E.S.C.O
عرب لیگ ایجوکیشنل سائنٹیفک اینڈ کلچرل آرگنائزیشن	a.m
ایٹنی مریدی (قبل دوپہر نصف النہار سے پہلے)	

آرمی میڈیکل کورڈر مریکن مسلم کونسل۔	A.M.C
ایڈمیجورم ڈائی گوریم (خدا کی عظیم تر شان کی طرف)۔	A.M.D.G
عرب مونٹری فنڈ۔	A.M.F
ایسوسی ایٹ ممبر آف دی انشینیوٹ آف سول انجینئرز۔	A.M.I.C.E
ایسوسی ایٹ ممبر آف دی انشینیوٹ آف الیکٹریکل انجینئرز۔	A.M.I.E.E
افریقن مالاگاسی آرگنائزیشن فار اکٹامک کوآپریشن۔	A.M.O.E.C
آرمی میڈیکل سروس۔	A.M.S
ایگریکلچرل مارکیٹنگ اینڈ سٹوریج لیونڈ۔	A.M.S.L
ایشین مونٹری یونٹ۔	A.M.U
افریقن نیشنل کانگریس۔	A.N.C
ایشی نارکوٹکس فورس۔	A.N.F
ایشین نان گورنمنٹل آرگنائزیشن کونسل۔	A.N.G.O.C
ایشین نیوز نیٹ ورک۔	A.N.N
عوامی نیشنل پارٹی۔	A.N.P
ایشی نارکوٹکس ماسک فورس۔	A.N.T.F
آسٹریلیین نیوز لیونڈ اینڈ یو ایس (ڈیفنس گروپ فار دی سکیورٹی آف دی پیسیفک)۔	A.N.Z.U.S
آرمی آرڈرز۔	A.O
امریکن اسٹیل کمپنی۔	A.O.C
آرمی آرڈیننس ڈپو۔	A.O.D
ایسوسی ایڈ پریس۔	A.P
ایسوسی ایڈ پریس آف امریکہ۔	A.P.A
آل پارٹیز کانفرنس، ایگریکلچرل پراسرکیشن۔	A.P.C
ایوننگ پلان کوآرڈینیشن کمیٹی۔	A.P.C.C
آل پاکستان سینٹ میٹو فیکچرنگ ایسوسی ایشن۔	APCMA
ایشیا اینڈ پیسیفک ڈویلپمنٹ سنٹر۔	A.P.D.C
ایشیا پیسیفک اکٹامک کارپوریشن۔	A.P.E.C
آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز۔	A.P.F.T.U
آل پارٹیز حریت کانفرنس۔	A.P.H.C
ایسوسی ایڈ پریس آف ایگریکلچر پالیسی انشینیوٹ۔	A.P.I

ایشیا پیسیفک انسٹیٹیوٹ آف براڈ کاسٹنگ ڈیولپمنٹ۔	A.P.I.B.D
آل پاکستان نیوز پیجز ایسپلائز کنفیڈریشن۔	A.P.N.E.C
آل پاکستان نیوز پیجز سوسائٹی۔	A.P.N.S
ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (نیوز ایجنسی)۔	A.P.P
ایڈوانسڈ پینٹر ٹرین۔	A.P.T
آل پاکستان فیکسٹائل ایسوسی ایشن۔	APTA
آری فزیکل ٹریننگ کور۔	A.P.T.C
آل پاکستان ٹیکنالوجی انجینئرز کونسل۔	A.P.T.E.C
آل پاکستان فیکسٹائل ٹریڈ ایسوسی ایشن۔	A.P.T.M.A
عرب پارلیمنٹری یونین۔	A.P.U
آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن۔	A.P.W.A
ایسوسی ایٹ آف دی رائل اکیڈمی۔	A.R.A
الائنس فار ریٹورنیشن آف ڈیموکریسی (ایک سیاسی تنظیم)۔	A.R.D
ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ۔	A.R.I
اسٹنٹ رجسٹریشن آفیسر۔	A.R.O
اینگلو سیکسن ایٹ سائٹ۔	A.S
ایچو سوسائٹی ایسوسی ایشن۔	A.S.A
آری سروس کور۔	A.S.C
ایف سی بی میرین ڈی ٹیکٹر ایڈیکٹر۔	A.S.D.I
ایسوسی ایشن آف ساؤتھ ایسٹ ایشین نیشنز۔	A.S.E.A.N
ارپورٹ سکیورٹی فورس، آرٹسٹریٹجک فورس۔	A.S.F
اسٹنٹ سب انسپکٹر۔	A.S.I
ایسوسی ایٹ آف دی سوسائٹی آف انکارپوریٹڈ اکاؤنٹس۔	A.S.I.A
ایشین اینڈ پیسیفک کونسل۔	A.S.P.A.C
ایف سی بی میرین وار فیر۔	A.S.W
آل پاکستان فیکسٹائل ایسوسی ایشن۔	A.T.B.A
ارٹریٹنگ کور، ایف سی بی میرین کورٹ۔	A.T.C
ایگریکلچرل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ۔	ATI
آٹومیڈیٹڈ ٹریننگ، ارٹریٹنگ مینجمنٹ۔	A.T.M

ایسوسی ایشن آف ٹیٹن پروڈیوسنگ کنٹری۔	A.T.P.C
افغان ٹرانزٹ ٹریڈ۔	A.T.T
آتھورائزڈ ورژن۔	A.V
آرمی ویٹرنری کور۔	A.V.C
ایٹاک ویٹ۔	A.W
ایز بورن وارننگ اینڈ کنٹرول سسٹم (ایز کرافٹ)۔	A.W.A.C.S
ایسٹ وڈ آؤٹ لیو۔	A.W.O.L
اکاؤنٹ، اکاؤنٹ کرنٹ۔	A/c
ایڈورٹائزمنٹ۔	Ad.
ایڈجسٹ۔	Adj.t.
ایڈمرل۔	Adm.
ایڈمنسٹریشن۔	Admn.
ایمپائر۔	amp.
اسسٹنٹ۔	Asst.
ایوریج۔	av.



بیچلر آف کامرس۔	B.Com.
بیچلر آف ایجوکیشن۔	B.Ed.
سائنٹیفک بیکالاریکس، بیچلر آف سائنس۔	B.Sc.
بیچلر آف آرٹس، بیکالاریکس آرٹس، برٹش ایسوسی ایشن برٹش اکیڈمی۔	B.A
برٹش ایز کرافٹ کارپوریشن۔	B.A.C
بورڈ آف ایز لائسنس ریپرینٹیشنوز ان پاکستان۔	B.A.R.I.P
بیچلر ان ایگریکلچرل سائنس، برٹش انٹارکنک سروے۔	B.A.S
برٹش اینڈ ساؤتھ ایسین ٹریڈ ایسوسی ایشن۔	B.A.S.A.T.A
بیگیٹرز آل پریپرز سمبالک انٹرکشن کوڈ (کمپیوٹر)۔	B.A.S.I.C
بیچلر آف اکاؤنٹنسی۔	B.Acc.
برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن۔	B.B.C
بینظیر بھٹوشید یوتھ ڈویلپمنٹ پروگرام۔	BBSYDP
بیفور کرائسٹ۔	B.C

بنک آف کریڈٹ اینڈ کامرس انٹر نیشنل۔	B.C.C.I
بلوچستان جیمیر آف کامرس اینڈ انڈسٹری۔	
بیلر ان سول لاء۔	B.C.L
بیلر آف کمپیوٹر سائنس۔	B.C.S
بنگلہ دیش بینک ڈاکومنٹ بینک ڈیبو کریٹ۔	B.D
بیلر آف ڈیٹل سر جری بزنس ڈو پلینٹ سرورس۔	B.D.S
بیلر آف انجینئرنگ بورڈ آف انجینئرنگ اکیڈمی آف انجینئرنگ۔	B.E
بکرزا کیو بی لیٹڈ۔	B.E.L
بنیلمینڈر لینڈز اینڈ لکسمبرگ (کسٹم یونین)۔	BENELUX
براٹ فارورڈ۔	B.F
بلوچستان ہائی کورٹ۔	B.H.C
بریک ہارس پاور۔	B.H.P
بینک ہیلتھ یونٹس۔	B.H.U.s.
بورڈ آف انٹرمیڈیٹ انجینئرنگ۔	B.I.E
بورڈ آف انٹرمیڈیٹ انجینئرنگ کراچی۔	B.I.E.K
بورڈ آف انڈسٹریل اینڈ ٹرانسپورٹ ری سٹرکچرنگ۔	BIFR
بورڈ آف انڈسٹریل مینجمنٹ۔	B.I.M
برٹش انفارمیشن سروس بنک فار انٹرنیشنل سسٹمٹ۔	B.I.S
بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری انجینئرنگ۔	B.I.S.E
بینظیر انکم سپورٹ پروگرام۔	BISP
بائی لیٹرل الو-سٹنٹ ٹریڈ۔	BIT
بھارتیہ جنتا پارٹی۔	B.J.P
بل آف لینڈنگ۔	B.L
بنگلہ لار یو یو کمیشن۔	BLRC
بیلر آف میڈیسن۔	B.M
بولان میڈیکل کالج۔	B.M.C
بیلر آف مائننگ انجینئرنگ۔	B.M.E
بلوچستان نیشنل مومنٹ (سیاسی جماعت)۔	B.N.M
برٹش اوور سیز انڈیز کارپوریشن۔	B.O.A.C

بورڈ آف گورنرز۔	B.O.Gs.
بورڈ آف انویسٹمنٹ۔	B.O.I
بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ۔	B.O.I.T
بچلر آف اورینٹل لیٹریچر۔	B.O.L
بنک آف پنجاب۔	B.O.P
بلٹ، آپریٹ اینڈ ٹرانسفر۔	B.O.T
بریڈ آف پاکستان بلڈ پریشر برننگ پوائنٹک پوائنٹ۔	B.P
بیک پے سیل۔	B.P.S
بلوچستان پبلک سروس کمیشن۔	B.P.S.C
بچلر آف فارمیسی۔	B.Pharm.
بینک فارری کنسٹرکشن اینڈ ڈویلپمنٹ (ورلڈ بینک)۔	B.R.D
بچلر آف سرجری ہل آف سیل۔	B.S
برنس سافٹ ویئر الاؤنس۔	B.S.A
بارڈر سکورٹی فورس (بھارت) برنس سپورٹ فنڈ۔	B.S.F
بنگلک سیکرٹریٹ۔	BSS
بلوچستان سپورٹس رائٹرز ایسوسی ایشن۔	B.S.W.A
بچلر آف ٹیچنگ۔	B.T
برنس اینڈ ٹیکنیشن ایجوکیشن کونسل۔	B.T.E.C
برٹش قہرل یونٹ۔	B.T.U
بچلر آف تھیالوجی۔	B.Th
بیر سٹراٹ لاء۔	Bar-at-law
برگیڈ۔	Bde.
برٹش۔	Br
برگیڈیئر۔	Brig.
برادرز۔	Bros.



سینی گریڈ کنزرویٹیو۔	C
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس، کانسٹیٹیوٹ (قانون ساز) اسمبلی چیف اکاؤنٹنٹ، کمرشل ایجنٹ۔	C.A
سول ایوی ایشن اتھارٹی۔	C.A.A

سول ایوی ایشن اتھارٹی ویمن ایسوسی ایشن۔	C.A.A.W.A
سٹران ایڈوائس بیورو۔	C.A.B.
سنٹر آف انگریجیٹڈ بائیو کیمسٹری ایڈ بائیو ٹیکنالوجی۔	C.A.B.B
سنٹرل امریکن کاسن مارکیٹ۔	C.A.C.M
کمپیوٹرایڈ ڈیٹا انک۔	C.A.D
چائیکہ ایز لائزر۔	C.A.L
کمپیوٹرایڈ ڈیمینو فیکٹر۔	C.A.M
کریمین نیوز ایجنسی۔	C.A.N.A
کنفیڈریشن آف ایشین اینڈ پیسیفک اکاؤنٹنٹس۔	C.A.P.A
سنٹرل افریقین ریمپلنگ کمپنیل ایڈ کونسی ریشو۔	C.A.R
کوآپریشن فار امریکن ریلیف ایوری ویز۔	C.A.R.E
کریمین کیونٹی اینڈ کاسن مارکیٹ۔	CARICOM
سنٹرل ایشین ریپبلکس۔	C.A.Rs
کوآرڈینیٹین افغان ریفریو جیر کیمپ۔	C.A.R.S.E
چیف آف اسٹاف کنٹری اسٹنس سٹریٹیجی۔	C.A.S
کاسٹرنس آن دی ریپبلکیشن آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ٹودی ڈو پلیمینٹ آف ایشیا۔	CASTASIA
سول ایوی ایشن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ۔	C.A.T.I
کات اینڈ بولڈ۔	C.B
کولیکو بارکیٹنگ ایجنٹ۔	C.B.A
کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن۔	C.B.C
سنٹرل بورڈ آف فلم سینسرز۔	C.B.F.C
سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن۔	C.B.I
سنٹرل بورڈ آف ریونو۔	C.B.R
کمپلیٹی بلڈ اپ ہونٹ۔	C.B.U
کیمیکل اینڈ بائیو لوجیکل وارفیئر۔	C.B.W
جیمبر آف کامرس چیف کمشنر کرکٹ کلب، کمپینیشن کیشن۔	C.C
کاشن کراپ ایسوسی ایشن۔	C.C.A.C
کموڈٹی کریڈٹ کارپوریشن۔	C.C.C
کوڈ آف کارپوریٹ گورننس۔	CCG

چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کونسل آف کامن انٹرسٹ۔	C.C.I
چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس۔	C.C.I.E
کیبنٹ کمیشن / کمیشن آف پرائیویٹائزیشن۔	C.C.O.P
کنسٹرکٹو سٹریٹجک آف پاکستان کیپٹل کمیشن آف پاکستان۔	C.C.P
کیبنٹ کمیٹی آف پالیٹیکل انفرز۔	C.C.P.A
کیمریکسٹ ریکارڈر۔	C.C.R
کمیشن فار ٹیکنیکل کوآپریشن ان افریقہ۔	C.T.C.A
کلوز سرکٹ ٹیلی ویژن۔	C.C.T.V
کردزی کیمرہ ہونٹ۔	C.C.U
سول ڈیفنس۔	C.D
کمپیوٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (اسلام آباد)۔	C.D.A
کامن ویلتھ ڈویلپمنٹ کارپوریشن، سنٹرل آف ڈیزیز کنٹرول۔	C.D.C
سنٹرل ڈیپوزٹری کمپنی پاکستان لمیٹڈ۔	C.D.C.P.L
کامن ویلتھ ڈویلپمنٹ فنانس کارپوریشن۔	C.D.F.C
سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کراچی۔	CDGK
سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور۔	CDGL
کمیشن ڈویلپمنٹ لون۔	CDL
کلین ڈویلپمنٹ میکانزم۔	C.D.M
سٹی ڈویلپمنٹ اینڈ میونسپل ڈیپارٹمنٹ۔	C.D.M.D
سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔	CDNS
کیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام۔	C.D.P
کال ڈیپارٹمنٹس۔	C.D.R
سنٹرل ڈیپوزٹری سسٹم۔	C.D.S
کرکچین ڈیپو کرکٹ یونین۔	C.D.U
سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی۔	C.D.W.P
سول انجینئر، کرکچین ایریا، چیف انجینئر، کمپیوٹل اکٹا کس۔	C.E
چیف انکسٹرکشنز کائن ایکسپورٹ کارپوریشن آف پاکستان، چیف احتساب کمیشن۔	C.E.C
کائن ایکسپورٹ کارپوریشن آف پاکستان۔	C.E.C.P
سنٹرل ایکسٹرنل ڈیوٹی۔	C.E.D

کنونشن آف انجینئرز آف آل فارمز آف ڈس کرپٹیشن انجینئرز	C.E.D.A.W
سینٹرل انڈی آرگنائزیشن	CENTO
چیف ایگزیکٹو آفیسر	C.E.O
یورپیئن آرگنائزیشن فار نیو کیئر ریسرچ	C.E.R.N
کلوروفورم کاربن	C.F.C
جس فیڈریشن آف پاکستان	C.F.P
کنفیوئس ڈائس سسٹم	CFS
کاسن ویلج گیس فیڈریشن	C.G.F
چیف آف جنرل سٹاف سینیٹری میگزین (سائنس میں پائش کاسٹم)	C.G.S
کنیوینشنل گینز ٹیکس	C.G.T
چشمہ نیو کیئر ہار پلانٹ	C.H.A.S.N.U.P.P.
چیف انجینئر	C.I
کرائمر انویسٹی گیشن ایجنسی سنٹرل اٹلی جس ایجنسی (امریکہ)	C.I.A
کانفرنس فار انٹرا نیشنل ایڈ کافیزٹس ان ایشیا	C.I.C.A
کرائمر انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ	C.I.D
کنٹرول آف ایپورٹس ایڈ ایکسپورٹس	C.I.E
کاسٹ انشورنس ایڈ فریٹ	C.I.F
سنٹرل انویسٹمنٹ پروموشن کمیٹی	C.I.P.C
سنٹرل انویسٹمنٹ پروموشن ایڈ کافیزٹس کمیٹی	C.I.P.C.O.C
کارپوریشنل ڈیپارٹمنٹل دی سٹرکچرل کارپوریشن	C.I.R.C
کاسن ویلج آف اٹری پینڈنٹ ٹیکس	C.I.S
کامپارٹمنٹل چیف اکاؤنٹنٹس	C-in-C
چیف جسٹس	C.J
چیف جسٹس کمیٹی	C.J.C
کمپلیٹل ٹاکنڈ ڈاؤن	C.K.D
کمپلیٹل لیو	C.L
کارپوریشنل لاء اتھارٹی	C.L.A
کالنگ لائن آنڈر ٹیلی فونیشن	C.L.I
چیف منسٹر کاسن میٹر	C.M

کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس۔	C.M.A
کنسل فار میوچل اکٹائیٹ اسسٹنس۔	C.M.E.A
کمانڈ ملٹری ہاسپٹل۔	C.M.H
چیف میڈیکل آفیسر۔	C.M.O
کور آف ملٹری پولیس۔	C.M.P
سنٹرل منیجمنٹ یونٹ۔	C.M.U
پور ویمین سنٹر فار نیوکلیئر ریسرچ۔	C.N.C.R
کیمپن فار نیوکلیئر ڈس آرمانٹ۔	C.N.D
کپریٹڈ نیچرل گیس۔	C.N.G
کیبل نیوز نیٹ ورک۔	C.N.N
چیف آف نیول سٹاف۔	C.N.S
کمانڈنگ آفیسر، کلونل آفیسر، کالونائزیشن آفیسر، کرائون آفیسر، کریمنٹل آفیسر، کنسٹنس آئیٹیکو۔	C.O
چیف آف آری سٹاف۔	C.O.A.S
گیری اوور چارج۔	C.O.C
کیش / کیلکٹ آن ڈیلیوری۔	C.O.D
گیری اوور مارکیٹ۔	C.O.M
کنسل فار میوچل اکٹائیٹ اسسٹنس (مشرقی یورپ)۔	COMECON
کامن مارکیٹ۔ ایسٹ اینڈ سدرن افریقہ۔	COMESA
کیونی کیشنر سٹیلٹ کارپوریشن۔	COMSAT
او آئی سی سٹینڈنگ کمیٹی آن مائننگ ایڈ ٹیکنالوجی کوآپریشن۔	COMSTECH
کانفرنس آف نیو ایمریکن فوجی فورسز۔	CONEFO
کمانڈ اپوزیشن پارٹیز۔	C.O.P
کنسل آف پاک امریکہ افیئرز۔	C.O.P.A
کمیٹی آن پیس ریسرچ۔	C.O.S.P.A.R
گیری اوور ٹرانزیکشن۔	C.O.T
کیونٹ پارٹی۔	C.P
کامن ویلتھ پارلیمنٹری ایسوسی ایشن۔	C.P.A
سول پروسیجر کوڈ کیونٹ پارٹی آف چائنا۔	C.P.C

کنز یومر پرائس انڈیکس۔	C.P.I
کونسل آف پاکستان نوز پیچر زائیڈٹرز۔	C.P.N.E
کموڈٹی پروڈیوسنگ سیکٹرز۔	CPS
کونسل آف پاکستان سپورٹس انڈیکٹرز۔	C.P.S.E
کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز آف پاکستان۔	C.P.S.P
کیونسٹ پارٹی آف دی سوویت یونین۔	C.P.S.U
سنٹرل پروسیسنگ یونٹ۔	C.P.U
چشمہ رائٹ بینک کینال۔	C.R.B.C
کنز یومر رائٹس کمیشن آف پاکستان۔	CRCP
کیش ریزرو ریکلوزمنٹ۔	CRR
کریمنل پروسیجر کوڈ۔	Cr.P.C
کمپنی آن ری آرگنائزیشن آف سائنٹیفک ریسرچ۔	C.R.S.R
سول سروس اکیڈمی سول سوسائٹی لائنس۔	C.S.A
سنٹرل سلیکشن بورڈ۔	C.S.B
کسٹمر سروس سنٹر۔	C.S.C
کینٹین سٹورڈ پارٹمنٹ۔	C.S.D
کمپیوٹر سپورٹ فنڈ۔	C.S.F
سرٹیفکیٹ آف سیکنڈری ایجوکیشن۔	C.S.E
کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ۔	C.S.I.R
کامن ویلتھ سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ آرگنائزیشن۔	C.S.I.R.O
سول سروس آف پاکستان۔	C.S.P
کارپوریٹ سوشل رسپانسیبلیٹی۔	CSR
سینٹرل سپیریئر سروس۔	C.S.S
جیمبر آف سالائیڈز اینڈ کالج انڈسٹریز۔	C.S.T.C.I
سرٹیفکیٹ ان ٹیچنگ۔	C.T
کمپنی آن ٹریڈ اینڈ انوائسمنٹ۔	C.T.E
کموڈٹی فوچر ہڈریٹنگ کمیشن۔	CTFC
سول سروس آف پاکستان۔	C.S.P
کپری ہینڈوئیسٹ بین ٹریڈ۔	C.T.B.T

کونسل آف تحریر و ترجمہ و ترجمہ	C.T.W.N
کاش ٹریڈنگ کارپوریشن	C.T.C.
کمپوٹلر و ایجوکیشن	C.V.T
سنٹرل ورکنگ کمیٹی	C.W.C
کیش و ڈرا ڈور	C.W.O
کیڈنٹ و ایگزیکشن	C.W.S
کرنٹ اکاؤنٹ	C/A
کیش بک	C/B
کیش لیٹر	C/L
کیر آف گیری اور	C/O
کنٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل	C&A.O
کیلوری	Cal.
کیونٹنٹ	Cantt.
کمپوٹر	Caps.
کیپٹن	Capt.
کمانڈر	Cdr.
کیڈٹ	Cdt.
سپلیم (ایک سو)	Cent.
سواں حصہ	Centi.
کالفر، کمپیوٹر فرام	Cf.
کرائسٹ چرچ	Ch.Ch.
سینٹی میٹر	Cm.
کمپنی کاپی	Co.
کرنل	Col.
کانٹینڈر	Contd.
کوریکٹ	Corr.
کریڈٹ، کریڈیٹر	Cr.
کریڈیٹل	Crit.
کریسٹالائن	Crystl.
کمپیوٹر اینڈ ایکسٹرنل ٹرموگرافی سسٹم	C.T.Scan
کیوبک	Cu.

کمولیو۔ Cum.
اے ہنڈر ڈویٹ (c: سلٹم: wt: ڈویٹ)۔ cwt.



ڈاکٹر آف لٹریچر۔	D.Lit.
ڈو پلینٹ اتھارٹی ڈی ملی الاؤنس ڈاکومنٹ شیڈ۔	D.A
ڈیو کرک ایجنسی کمپنی۔	D.A.C
ڈیپ مہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر۔	D.A.E
ڈی ایلی جوت جزل ڈی ایلی اکاؤنٹ جزل۔	D.A.G
ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفیسر۔	D.A.O
ڈی ایلی جوت کارڈر ماسٹر جزل۔	D.A.Q.M.G
ڈسٹرکٹ بورڈ ڈائریکٹر ہیرا جزل۔	D.B.
ڈیپ مہ ان پریس ایلی منسٹریشن۔	D.B.A
ڈی ایلی منسٹریشن سسٹم۔	D.B.M.S
ڈی ایلی منسٹریشن کزنٹ۔	D.C
ڈو پلینٹ کو آؤٹ پلینٹ کمپنی ڈی ایلی منسٹریشن۔	D.C.C
ڈی ایلی ڈی ایلی۔	D.C
ڈی ایلی ڈی ایلی جزل۔	D.D.G
ڈاکٹر آف ڈی ایلی منسٹریشن۔	D.D.S
ڈی ایلی منسٹریشن ڈی ایلی منسٹریشن۔	D.D.T
ڈی ایلی منسٹریشن۔	D.E.C
ڈی ایلی منسٹریشن آفیسر۔	D.E.O
ڈی ایلی منسٹریشن ڈی ایلی منسٹریشن۔	D.F.A
ڈی ایلی منسٹریشن۔	D.F.C
ڈی ایلی منسٹریشن۔	DFI
ڈی ایلی منسٹریشن ڈی ایلی منسٹریشن۔	D.F.is.
ڈی ایلی منسٹریشن۔	D.F.S.
ڈی ایلی منسٹریشن ڈی ایلی منسٹریشن۔	D.G.
ڈی ایلی منسٹریشن ڈی ایلی منسٹریشن۔	D.G.C.A

ڈائریکٹر جنرل آف پبلک ریلیشنز۔	D.G.P.R
ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی۔	D.H.A
ڈپٹی ہائی کمشنر۔	D.H.C
ڈپلومہ ان انٹرنیشنل انجینئر۔	D.I.A
دوبئی اسلامک بینک۔	DIB
ڈیولپمنٹ آف اسلامک کنٹریز ٹرانسپورٹ آرگنائزیشن۔	D.I.C.T.O
ڈپٹی انسپکٹر جنرل۔	D.I.G
ڈپٹی لیفٹیننٹ۔	D.L
ڈیولپمنٹ لون فنڈ۔	D.L.F
ڈپلومہ ان لیبر لاز۔	D.L.L
ڈیڈ لیٹر ڈیفنس۔	D.L.O
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیپٹی میل ڈاکٹر ان میڈیسن ڈیوچ مارک۔	D.M
ڈاؤمیڈیکل کالج۔	D.M.C
ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ۔	D.M.G
ڈائریکٹر آف ملٹری انٹیلی جنس۔	D.M.I
ڈپٹی مارشل لا مائیڈسٹریٹر۔	D.M.L.A
ڈی ملٹیرائزڈ زون۔	D.M.Z
ڈی آکسورائیو نیوکلینک ایسڈ۔	D.N.A
ڈیوری آفیشل ڈیوی آفیشل۔	D.O
ڈسک آپریٹنگ سسٹم۔	D.O.S
ڈس پلیسڈ پرسن۔	D.P
ڈومیسٹک پرائیویٹ کرپٹل بنکس۔	DPCBs
ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن۔	D.P.E
ڈپلومہ ان پبلک ہیلتھ۔	D.P.H
ڈاکٹر آف فلاسفی۔	D.Phil.
ڈائریکٹر آف پبلک انسرکشن۔	D.P.I
ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر۔	D.P.O
ڈائریکٹر آف پبلک پرائیویٹ سیکٹر۔	D.P.P
ڈیفنس آف پاکستان رولز ڈائریکٹر آف پبلک ریلیشنز۔	D.P.R

ڈیوکر پونک پیپلز ریپبلک آف کوریا (شمالی کوریا)۔	D.P.R.K
ڈیٹ ریڈکشن اینڈ مینجمنٹ کمیٹی۔	D.R.M.C
ڈپٹی ری پبلکیشن آفیسر۔	D.R.O
ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن۔	DRR
ڈیفنس سٹیوڈیو سٹریٹجیٹ ڈیفنس سکیورٹی کورز۔	D.S.C
ڈاکٹر آف سائنس۔	D.Sc.
ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج۔	D.S.J
ڈویژنل سپورٹس آفیسر۔	D.S.O
ڈپٹی پرنسپل ڈیپارٹمنٹ آف پولیس۔	D.S.P
ڈاکٹر آف تھیا لو جی۔	D.Th
ڈپلومہ ان ٹیکسٹائل لائز۔	D.T.L
ڈائریکٹوریٹ آف ٹریڈ آرگنائزیشنز۔	D.T.O
ڈائنامک / ڈیجیٹل ورکسٹاک ڈسک۔	D.V.D
ڈیٹ آف فرڈیوری۔	D/d
آرگنائزیشن آف ایٹم ڈیولپنگ کٹریز۔	D8
ڈپٹی ری پبلکیشن آفیسر (ما تحت افسر آباد کاری)۔	D.R.O
ڈیسی (دسواں حصہ)۔	deci.
ڈیپارٹمنٹ۔	Dept.
ڈائیکٹوٹ۔	dil.
ڈسٹرکٹ۔	Distt.
ڈویژن۔	Div.
ڈاکٹر ڈرمز ڈیٹر۔	Dr.



ایٹ۔	E
انجینئر ان چیف۔	E-in-C
اکٹانک ایڈوائزری بورڈ۔	E.A.B.
ایکسٹرا اسٹنٹ کسٹمر ایکسپورٹ ایڈوائزری کونسل اکٹانک ایڈوائزری کونسل۔	E.A.C
ایکسٹرنل ایسیسٹنٹ انسٹیٹیوٹنز۔	E.A.I
ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن آف پاکستان۔	E.A.P
ایکسٹرا ایک ایسیسٹنٹ سسٹم۔	E.A.S.Y

احتساب پورو احتساب بنج	E.B
پورو بین بنک آف ری کنسٹرکشن اینڈ ڈویلپمنٹ۔	E.B.R.D
پورو بین براڈ کاسٹنگ یونین۔	E.B.U
پورو بین کونسل انکیشن کمیشن الیکٹریسیٹی کونسل الیکٹریکل کنڈکٹوٹی۔	E.C.
اکٹاک کمیشن فار افریقہ (یو این)۔	E.C.A
ایمرز اینڈ اومیسو ایکس پیڈ۔	E.&O.E
اکٹاک کمیشنز فار ایشیا اینڈ قارا ایٹ۔	E.C.A.F.E
انجینئرنگ کالجز ایڈمیشن ٹیسٹ۔	E.C.A.T
پورو بین سنٹرل بنک۔	E.C.B
اکٹاک کوآرڈینیشن کمیٹی اکٹاک کمیٹی آف دی کیٹ۔	E.C.C
اکٹاک کوآپریشن اسنگ ڈویلپنگ کنٹریز۔	E.C.D.C
اکٹاک کمیشن آف یورپ۔	E.C.E
الیکٹروکارڈیو گراف۔	E.C.G
ایکسپورٹ کریڈٹ گارنٹی پلیٹی۔	E.C.G.F
ایگزٹ کنٹرول لسٹ۔	E.C.I
اکٹاک کمیشن فار لینن امریکہ۔	E.C.I.A
الیکٹروکارڈیو گراف۔	E.C.G
پورو بین کاسن مل کیٹ۔	E.C.M
اکٹاک کمیشن فار مل ایٹ۔	E.C.M.E
ایگزیکوٹیو کمیٹی آف دی میٹل اکٹاک کونسل۔	ECNEC
پورو بین سفر فار نو کلیمٹر ریسرچ۔	E.C.N.R
اکٹاک کوآپریشن آرگنائزیشن۔	E.C.O
اکٹاک اینڈ سوشل کونسل (یو این)۔	ECOSOC
اکٹاک کمیونیٹی آف ویسٹ افریقن نیشن۔	E.C.O.W.A.S
ایکسپورٹ کمپنیری ریویٹ۔	E.C.R
پورو بین کول اینڈ میٹل کمیونیٹی۔	E.C.S.C
الیکٹرو کونسلو تقرانی۔	E.C.T
پورو بین کنفیڈریشن آف ٹریڈ یونینز۔	E.C.T.U
پورو بین کرنسی یونٹ۔	E.C.U

اکناک کمیشن فار ویسٹرن ایشیا (اقوام متحدہ)۔	E.C.W.A
انجینئرنگ ڈویلپمنٹ بورڈ۔	E.D.B
ایکسپورٹ ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔	E.D.C
یوروپین ڈویلپمنٹ فنڈ، ایکسپورٹ ڈویلپمنٹ فنڈ۔	E.D.F
ایکسٹرٹل ڈیٹ لیبلیٹی۔	EDL
ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسرز۔	E.D.O
یوروپین اکناک کمیونٹی۔	E.E.C
ایکسچینج آررز فارن کرنسی۔	E.E.F.C
ایجوکیشن فار آل۔	E.F.A
ایکسپورٹ فنانس سکیم۔	EFS
یوروپین فری ٹریڈ ایریا۔	E.F.T.A
الیکٹرو انیسٹلو گرام۔	E.E.G
ایکسٹرا آرڈینری جنرل میننگ۔	E.G.M
اگراپل گرائیڈ فار اگراپل (مثال کے طور پر)۔	e.g.
انجینئر انچیف۔	E.in.C
انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن۔	EIA
یوروپین انویسٹمنٹ بینک۔	E.I.B
اکناک مانیٹرنگ کمیٹی۔	EMC
ایکسپورٹ مارکیٹ ڈویلپمنٹ فنڈ۔	E.M.D.F
الیکٹرو موٹو فورس۔	E.M.F
یوروپین مانیٹری سسٹم، الیکٹرانک مینوفیکچرنگ سروسز۔	E.M.S
یوروپین مانیٹری یونین۔	E.M.U
انرجی کنزرویشن سنٹر۔	ENERCON
انٹرنوڈینڈ تھراٹ (کانٹاک اور گلا)۔	E.N.T
ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹ سکیم۔	E.O.A.B.S
ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹ انسٹیٹیوشن۔	E.O.A.B.I
ایکسپریس آف انٹرسٹ۔	E.O.I
یوروپین آرگنائزیشن آف نیوکلیئر ریسرچ۔	E.O.N.R
ایکسپورٹ اورینٹڈ بزنس۔	EOP

ارتھ آبزرویشن سٹیشن	E.O.S
ایئر جیسی آپریشن تھیٹر	E.O.T
انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایجنسی	E.P.A
ایکسپورٹ پروموشن بورڈ	E.P.B
انوائرنمنٹل پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ	E.P.D
ایکسٹینڈڈ پروگرام آف ایسٹائزیشن	E.P.I
الیکٹروپلینڈنگ سلیور	E.P.N.S
ارنگ پریسٹر	EPS
یورومین پارلیمنٹری یونین	E.P.U
ایکسپورٹ پروسیجرنگ زون	E.P.Z
ایکسپورٹ پروسیجرنگ زون اتھارٹی	E.P.Z.A
ایکسپورٹ ری فنانس فیسلٹی	E.R.F
ایکسچینج ریٹ میکانزم	E.R.M
الیکٹرانک ریڈیو نمبرنگ کیٹر	E.R.N.E
الیکٹرانک ریڈیو نمبرنگ کیٹر ایکو پمنٹ	E.R.N.I.E
ارتھ کونیک ری کنسٹرکشن اینڈری ہیلٹھیشن اتھارٹی	E.R.R.A
اکنامک اینڈ سوشل کونسل	E.S.C
اکنامک اینڈ سوشل کمیشن فار ایشیا اینڈ پیسیفک	E.S.C.A.P
ایکسٹرا سٹری پریشن	E.S.P
یورومین پیس ریسرچ آرگنائزیشن	E.S.R.O
ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	E.T.O
یورومین یونین	E.U
یورومین یونین کمیشن	E.U.C
ایگزیکٹو وائس پریذیڈنٹ	E.V.P
الیکٹرو وائیڈ یوریکارڈنگ	E.V.R
ایسینشل ورک آرڈر	E.W.O
انجینئرنگ	Engg.
ایٹ سیٹ (اور دوسرے وغیرہ وغیرہ)	etc.
ایگزامینیشن	Exam.



فان ہیٹ، فیلو۔	F
فیکلٹی آف آرٹس، قنابل ایسوسی ایشن۔	F.A
فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن (امریکہ)۔	F.A.A
فوڈ ایڈمنسٹریشن، فوڈ ایڈمنسٹریشن چارجز۔	F.A.C
فیڈرل ایڈمنسٹریشن، فیڈرل ایڈمنسٹریشن کورٹ۔	F.A.C.C
فیڈرل ایڈمنسٹریشن، فیڈرل ایڈمنسٹریشن ایریا۔	F.A.N.A
فوڈ ایڈمنسٹریشن، فیڈرل ایڈمنسٹریشن ایریا۔	F.A.O
فری ایڈمنسٹریشن، فارمرز ایسوسی ایشن آف پاکستان۔	F.A.P
فری ایڈمنسٹریشن، آسٹریلیا کیس۔	FAQs
فری ایڈمنسٹریشن، آسٹریلیا کیس۔	f.a.s
فیڈرل ایڈمنسٹریشن، فیڈرل ایڈمنسٹریشن ایریا۔	F.A.T.A
فیڈرل بینک فار کوآپریٹوز۔	F.B.C
فیڈرل بیورو آف انویسٹیگیشن (امریکہ)۔	F.B.I
فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایڈمنسٹریشن ایجوکیشن۔	F.B.I.S.E
فیڈرل بورڈ آف ریونیو۔	F.B.R
فیڈرل بیورو آف سٹیشننگ۔	F.B.S
فیڈرل کونسل، فریڈم کورم، فنانس، فریڈم کونسل۔	F.C
فیڈرل کمیٹی آن ایگریکلچر، فنانس، فنانس، فنانس۔	F.C.A
فنانس، فنانس، فنانس، فنانس، فنانس۔	F.C.B.C
فیڈرل کمیٹی، فنانس، فنانس، فنانس، فنانس۔	F.C.C.C.L
فنانس، فنانس، فنانس، فنانس، فنانس۔	F.C.Ds
فریڈم کورم، فریڈم کورم، فریڈم کورم۔	F.C.R
فنانس، فنانس، فنانس، فنانس، فنانس۔	F.D
فیصل آباد، فنانس، فنانس، فنانس، فنانس۔	F.D.A.
فنانس، فنانس، فنانس، فنانس، فنانس۔	F.D.I
فنانس، فنانس، فنانس، فنانس، فنانس۔	F.E.B.C
فیڈرل ایکسٹرنل ایڈمنسٹریشن۔	FED
فیڈریشن آف انجینئرز، فنانس، فنانس، فنانس۔	F.E.I.I.C
فیڈرل ایکسپورٹ پروموشن بورڈ۔	F.E.P.B
فنانس، فنانس، فنانس، فنانس، فنانس۔	F.E.R

فانر ایجنسی ریجنس کارڈ۔	FERC
فیصل آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی۔	F.E.S.C.O
فیڈرل فوڈ کمیٹی۔	F.F.C
فیڈرل انویسٹی کمیشن انجینی (پاکستان)۔	F.I.A
فیڈو آف دی انسٹیٹیوٹ آف بکرز۔	F.I.B
فیڈریشن انٹرنیشنل ڈی باسکٹ بال ایسوسی ایشن۔	F.I.B.A
فیڈو آف دی انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس۔	F.I.C.A
فاریسٹ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔	F.I.D.C
فیڈریشن انٹرنیشنل ڈی گلوبل ایسوسی ایشن۔	F.I.F.A
فیڈریشن انٹرنیشنل ڈی ہاکی۔	F.I.H
فیڈریشن انٹرنیشنل ڈی پولو۔	F.I.P
فرسٹ انفارمیشن رپورٹ۔	F.I.R
فورم فار انٹرنیشنل ریلیشنز سٹرٹجک اینڈ ٹیکنیکل سٹڈیز۔	F.I.R.S.T
فیڈریشن انٹرنیشنل ڈی والی بال۔	F.I.V.B
فاطمہ جناح میڈیکل کالج۔	F.J.M.C
فیلڈ مارشل، فریکوئنسی ماڈولیشن، فانر منسٹر۔	F.M
فیڈرل میری ٹائم کمیشن (امریکہ)۔	F.M.C
فلائنگ آفیسر، فانر آفس۔	F.O
فری آن بورڈ۔	f.o.b
فری آن ریل۔	f.o.r
فریگزنگ پوائنٹ۔	f.p
فانر پریس ایسوسی ایشن۔	F.P.A
فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن آف پاکستان۔	F.P.A.P
فیڈریشن آف پاکستان جیمیز آف کامرس اینڈ انڈسٹری۔	FPCCI
فائیو پاورڈیفنس ایگریمنٹ (برطانیہ، آسٹریلیا، ملائیشیا، نیوزی لینڈ، سنگاپور)۔	F.P.D.A
فریڈم آف پریس انفارمیشن، فانر پورٹ فولیو انویسٹمنٹ۔	F.P.I
فیڈرل پبلک سروس کمیشن۔	F.P.S.C
فیڈرل ریڑ روہنک۔	FRB
فیڈو آف دی رائل کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز۔	F.R.C.P.S

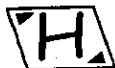
فیڈرل ریپبلک آف جرمنی (سابقہ مغربی جرمنی)۔	F.R.G
فوڈ سٹینڈرڈ ایجنسی، نیشنل سروسز اتھارٹی۔	F.S.A
فیول سپلائی ایگریمنٹس۔	F.S.As
فیڈرل شریعت کورٹ۔	F.S.C
فوڈ سپورٹ پروگرام۔	F.S.P
فیلڈ سروس ریگولیشنز، نیشنل سٹیلٹی رپورٹ۔	F.S.R
فیڈرل سروسز ٹریبونل۔	F.S.T
فورسڈ سیل ویلیو۔	FSV
فری ٹریڈ ایگریمنٹ۔	F.T.A
فیڈرل ٹیکسٹائل بورڈ۔	F.T.B
فائن ٹریڈ انسٹیٹیوٹ آف پاکستان۔	FTIP
فیڈرل ٹیکس اومبڈسمن۔	FTO
فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز۔	F.T.U
فرسٹ ویمن بینک۔	F.W.B
فرنیچر ڈرکس آرگنائزیشن۔	F.W.O
فسکل ایئر۔	F.Y
فردری۔	Feb.
فیڈریشن فیڈرل۔	Fed.
فلائٹ سارجنٹ۔	Fl. Sgt.
فلائٹ۔	Flt.
فلائٹ لیفٹیننٹ۔	Flt. Lt.
فولیو۔	fo.
فیٹ، فٹ۔	ft.



گرام۔	g.
جنرل اسمبلی (اقوام متحدہ)۔	G.A.
گلوبل ایگریکلچرل انفارمیشن نیٹ ورک۔	GAIN
غریب عوام پارٹی (ایک سیاسی تنظیم)۔	G.A.P
گرین اینڈ فیڈ ٹریڈ ایسوسی ایشن۔	G.A.F.T.A
گرینجویٹ ایسٹسٹ ٹیٹ۔	G.A.T

جنرل ایگریمنٹ آن ٹریڈ اینڈ ٹیرف۔	G.A.T.T
گورنمنٹ کالج (لاہور)۔	G.C
گراؤنڈ کنٹرول ایروچ۔	G.C.A
دی گلف (پرشین) کوآپریشن کونسل۔	G.C.C
جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن۔	G.C.E
گریٹ کامن فیکٹر۔	G.C.F
گریٹ کامن میٹر جنرل کورٹ مارشل۔	G.C.M
گلی کارپوریشن آف پاکستان۔	G.C.P
گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس (سیاسی اتحاد)، گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی۔	G.D.A
گراس ڈومیسٹک انکم۔	G.D.I
گراس ڈومیسٹک پراڈکٹ۔	G.D.P
جرمن ڈیموکریٹک ریپبلک (سابقہ مشرقی جرمنی)۔	G.D.R
گلوبل ڈیولپمنٹ ریویو۔	G.D.Rs
گلوبل انوائزمنٹ فیسیلیٹی۔	GEF
جیم سٹون کارپوریشن آف پاکستان۔	GEM.C.P
گلوبل انوائزمنٹ مانیٹرنگ سسٹم۔	G.E.M.S
گریجویٹ ایسپلائمنٹ ایگزامینیشن۔	G.E.E
گوادر ایکسپورٹ پراسیسنگ زون۔	GEPZ
جنرل ہیڈ کوارٹر (ملٹری)۔	G.H.Q
جیوگرافیکل ایڈیکیشن۔	G.I
گریجویٹ مینجمنٹ ایڈمیشن ٹیسٹ۔	G.M.A.T
گرین وچ مین ٹائم۔	G.M.T
گلف نیوز ایجنسی، گرینڈ نیشنل الائنس (سیاسی اتحاد)۔	G.N.A
گراس نیشنل انکم۔	GNI
گراس نیشنل پراڈکٹ۔	G.N.P
جنرل آرڈر۔	G.O
جنرل آفیسر کمانڈنگ۔	G.O.C
جنرل آفیسر کمانڈنگ انچیف۔	G.O.C-in.C
گراس پرائٹ۔	G.P

گواڈر پورٹ اتھارٹی۔	G.P.A
گلوبل پرنٹنگش، اکیڈمی لینڈسٹریٹس۔	G.P.A.L.S
جنرل پوسٹ آفس۔	G.P.O
گراس پرائفل پرائڈکٹ۔	GPP
گرینجویٹ ریکارڈ ایگزامینیشن۔	G.R.E
جنرل سٹاف، جنرل سروس۔	G.S
گیس سپلائی ایگزیکٹس۔	G.S.As
جنرل سٹاف آفیسر۔	G.S.O
جیالوجیکل سروس آف پاکستان۔	G.S.P
جنرل سٹریٹس۔	G.S.T
گلوبل سسٹم آف ٹریڈ پریفرنسز۔	G.S.T.P
گرینڈ ٹریک روڈ۔	G.T.Road
گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس۔	G.T.S
گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ۔	G.V.I
گلوبل وٹرانز جی کونسل۔	GWEC
گروپ آف 77۔	G-77
گروپ آف 8۔	G-8
گیلن۔	gal.
جنرل۔	Gen.
گورنمنٹ آف پاکستان۔	Gop
گورنر۔	Gov.
گورنمنٹ۔	Govt.
گرین۔	gr.
جمنازیم۔	Gym.



ہاؤس آف کمانڈر۔	H. of C
ہاؤس آف لارڈز۔	H. of L
ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن۔	H.B.F.C
حبیب بینک لمیٹڈ۔	H.B.L

ہائی کورٹ۔	H.C
حبیب کریڈٹ اینڈ ایجوکیشن بینک لمیٹڈ۔	H.C.E.B
ہائیت کامن ٹیکسٹر۔	H.C.F
ہاکی کلب آف پاکستان۔	H.C.P
حیدر آباد ڈیولپمنٹ اتھارٹی۔	H.D.A
ہیومن ڈیولپمنٹ انڈیکس۔	H.D.I
ہائیڈروکاربن ڈیولپمنٹ انسٹیٹیوشن آف پاکستان۔	H.D.I.P
ہزارہا ٹیکسیلائی ہائی ایکسپلوزو۔	H.E
ہزارہا جو کیش کمیشن ہیوی انڈسٹریل کمپلیکس۔	H.E.C
حیدر آباد انڈسٹریل سہائی اینڈ ڈسٹری بیوشن کمپنی۔	HESCO
ہائی فریکوئنسی۔	H.F
ہاؤسنگ فنانس کارپوریشن آف پاکستان۔	H.F.C
ہزارہا ٹینس۔	H.H
ہاؤس ہولڈنگ کم اینڈ ایکسپینڈیج سروس۔	H.I.E.S
ہزارہا میمریل میجسٹری۔	H.I.M
ہیو بی ای ان ڈیڈ وئر کٹرینز۔	H.I.P.C
ہیومن امیونوڈیفینسٹی وائرس۔	H.I.V
ہلال جرأت (فوجی اعزاز)۔	H.J
ہانگ کانگ۔	H.K
ہزارہا میجسٹری۔	H.M
ہیوی مکینیکل کمپلیکس (ٹیکسلا)۔	H.M.C
ہینڈ آفس۔	H.O
ہائی اوکٹین بلینڈنگ کمپونینٹ۔	HOBC
ہارمونک پراگریشن ہار اینڈ پریز۔	H.P
ہاؤسنگ اینڈ فریکل ڈیپارٹمنٹ۔	H.P.D
ہینڈ کوارٹرز۔	H.Q.
ہلال قائد اعظم (اعزاز)۔	H.Q.A
ہاؤس آف ریپریزنٹیشن (امریکہ) ہیومن رائٹس۔	H.R
ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان۔	H.R.C.P

ہیومن رائٹس سوسائٹی آف پاکستان۔	H.R.S.P
ہیومن رائٹس واج۔	H.R.W
ہائر سیکنڈری سرٹیفکیٹ۔	H.S.C
ہائی سپیڈ ڈیزل۔	HSD
ہائی سپیڈ پیٹرول۔	H.S.P
ہائی ٹینشن۔	H.T
ہائی ٹمبر پجری ایکٹر۔	H.T.R
ہیوی ٹرانسپورٹ وہیکل۔	H.T.V
حب پاور کمپنی لمیٹڈ۔	HUBCO
ہیلتھ وزیٹر۔	H.V.
ہاؤس وائٹو ایسوسی ایشن۔	H.W.A
ہارڈ واٹر مارک۔	H.W.M
ون ہنڈرڈ ٹائمر۔	hecto
ہسٹری (تاریخ)۔	Hist.
آئریل، آئری۔	Hon.
آئرز۔	hons.
ہارس پاور۔	h.p
آور۔	Hr



آئی لینڈ انٹرنیشنل۔	I
انٹرنیشنل ایڈورٹائزنگ ایسوسی ایشن۔	I.A.A
انٹرنیشنل امیجورہ تحلیلکس فیڈریشن۔	I.A.A.F
انٹرنیشنل ایڈورٹائزری سنٹر آف پاکستان۔	I.A.C.P.
انٹرنیشنل ڈولپمنٹ بینک۔	I.A.D.B
انٹرنیشنل ایسوسی ایشن فار ایجوکیشنل ایسوسی ایشن۔	I.A.E.A
ایئر اینڈ فورس۔	I.A.F
انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف اسلامک بنکس۔	I.A.I.B
انٹرنیشنل امیجورہ کرائے فیڈریشن۔	I.A.K.F

انٹرنیشنل ایسبلی آف مسلم یوتھ۔	I.A.M.Y
انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف پاکستان۔	I.A.P
انٹرنیشنل ایجنسی فار ریسرچ آن کینسر۔	I.A.R.C
انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ سٹینڈرڈز بورڈ۔	I.A.S.B
انٹرنیشنل ایٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن۔	I.A.T.A
انٹرنیشنل آسٹرونومیکل یونین۔	I.A.U
انٹیلی جنس بیورو۔	I.B.
انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن۔	I.B.A
انٹرنیشنل باکسنگ فیڈریشن۔	I.B.F
انٹرنیشنل بزنس مشین۔	I.B.M
انسٹیٹیوٹ آف بکروزان پاکستان۔	I.B.P
انٹرنیشنل بینک فارری کنسٹرکشن اینڈ ڈویلپمنٹ۔	I.B.R.D
انٹیلی جنس کور۔	I.C
انٹرنیشنل کاشن ایڈوائزری کونسل۔	I.C.A.C
انٹرنیشنل سول ایوی ایشن آرگنائزیشن۔	I.C.A.O
انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان۔	I.C.A.P
انٹرنیشنل سنٹر فار ایگریکلچرل ریسرچ فار ڈرائی ایریا۔	I.C.A.R.D.A
انٹرکانٹیننٹل سیلفک میزائل۔	ICBM
انٹرنیشنل جمیئر آف کامرس انٹرنیشنل کنٹرول کمیشن انٹرنیشنل کرکٹ کونسل۔	I.C.C
انٹرنیشنل کمیونٹیٹیز کھیرنگ ہاؤس۔	I.C.C.H
انٹرنیشنل سول ڈیفنس آرگنائزیشن۔	I.C.D.O
انٹرنیشنل کمیونٹیٹیز ایسوسی ایشن۔	ICE
انٹرنیشنل چلڈرنز ایمرجنسی فنڈ۔	I.C.E.F
اسلامک کامرس ایجوکیشنل سوسائٹی۔	I.C.E.S
اسلامک کانفرنس آف فائیننسٹرز۔	I.C.F.M
انٹرنیشنل کنفیڈریشن آف فری ٹریڈ یونینز۔	I.C.F.T.U
انسٹیٹیوٹ آف کارپوریٹ گورننس آف پاکستان۔	I.C.G.P
امپیریل کیمیکل انڈسٹری۔	I.C.I
انٹرنیشنل کمیشن آف اریکیشن ڈریج۔	I.C.I.D

اسلامک کارپوریشن فار دی انشورنس آف انویسٹمنٹ اینڈ ایکسپورٹ کریڈٹ۔	I.C.I.E.C
انٹرنیشنل سفر فار اسلامک سٹڈیز۔	I.C.I.S
انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس (عالمی عدالت انصاف)۔	I.C.J
انسٹیٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان۔	I.C.M.A.P
انٹرنیشنل کافی آرگنائزیشن۔	I.C.O
انڈسٹریل کمیشن آف پاکستان۔	I.C.P
انٹرنیشنل کانفرنس آن پاپولیشن اینڈ ڈویلپمنٹ۔	I.C.P.D
انٹرنیشنل کریمنل پولیس آرگنائزیشن (انٹرپول)۔	I.C.P.O
انٹرنیشنل کمیٹی آف دی ریڈ کراس اکرینٹ (نیٹام: انٹرنیشنل کمیٹی آف دی ریڈ کرسٹل)۔	I.C.R.C
انٹرنیشنل کالج آف سرجنری۔	I.C.S
انٹرنیشنل کونسل آف سائنٹیفک یونینز۔	I.C.S.U
انٹرنیشنل کمیونٹیز اینڈ میو لیرز۔	I.C.T
انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن میکنالوجی فار ڈویلپمنٹ۔	ICT4D
ایٹینس کوئیر ہاؤس۔	I.C.U
اسلامک دینار۔	ID
انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن۔	I.D.A
اسلامک ڈویلپمنٹ بینک۔	I.D.B
انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک آف پاکستان۔	I.D.B.P
انسٹیٹیوٹ آف ڈیفنس سٹڈیز اینڈ اسٹریٹجی۔	I.D.S.A
انٹرنیشنل ڈیزیز زوسوسائٹی آف پاکستان۔	IDSP
انٹرنیشنل انرجی ایجنسی۔	I.E.A
انٹرنیشنل انرجی فورم۔	IEF
انٹرنیشنل انگلش لینگویج ٹیسٹنگ سسٹم۔	I.E.L.T.S
انڈی پینڈنٹ ایویلیو ایشن آف انس۔	IEO
انسٹیٹیوٹ آف انجینئرز آف پاکستان۔	I.E.P
انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ۔	I.E.R
انٹرنیشنل فیڈریشن آف اکاؤنٹنٹس۔	I.F.A.C
انٹرنیشنل فنڈ فار ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ۔	I.F.A.D
انویٹیشن فار بڈز۔	IFB

انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن۔	I.F.C
ان لینڈ فریٹ اگولائزیشن مارجن۔	I.F.E.M
انٹرنیشنل قبال فیزریشن۔	I.F.F
انٹرنیشنل فنانشل انسٹیٹیوٹ۔	I.F.Is
انٹرنیشنل فیزریشن آف جرنٹلس۔	I.F.J
انٹرنیشنل فیزریشن آف ریڈ کراس اینڈ ریڈ کریسنٹ سوسائٹیز۔	I.F.R.C.S
انٹرنیشنل فنانشل رپورٹنگ سٹینڈرڈز۔	IFRS
انٹرنیشنل فیزریشن آف ٹریڈ یونینز۔	I.F.T.U
انسپیکٹر جنرل۔	I.G
انٹرنیشنل ہاکی فیزریشن۔	I.H.F
اسلامک آئیڈیالوجی کونسل۔	I.I.C
انٹرنیشنل انٹیلیجنس کل پراپرٹی ایجنسی۔	I.I.P.I
اسلامک انٹرنیشنل ریلیف آرگنائزیشن۔	I.I.R.O
انٹرنیشنل آئرن اینڈ سٹیل انسٹیٹیوٹ۔	I.I.S.I
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی۔	I.I.U
انسٹیٹیوٹ آف جرنٹلس۔	I.J
اسلامی جمہوری اتحاد۔	I.J.I
انٹرنیشنل لاء کمیشن۔	I.L.C
انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن۔	I.L.O
انٹرنیشنل منیجرل میری ٹائم کنسلٹنٹس آرگنائزیشن۔	I.M.C.O
انٹرنیشنل مونیری فنڈ۔	I.M.F
انٹرنیشنل میری ٹائم آرگنائزیشن۔	I.M.O
عراقی نیوز ایجنسی۔	I.N.A
انسٹیٹیوٹ / انسٹیٹیوٹ۔	Inst.
انٹرنیشنل ٹیلی کمیونیکیشن سٹیمٹ کنسورٹیم۔	INTELSAC
انٹرنیشنل آرگنائزیشن آف جرنٹلس۔	I.O.J
انٹرنیشنل آرگنائزیشن آف سکیورٹیز کمیشن۔	I.O.S.C.O
آئی او یو۔	I.O.U
انٹرنیشنل منیجرل پیٹل آن کلائمٹ چینج۔	IPCC
انٹرنیشنل کچرل پراجیکٹ ڈولپمنٹ ایسوسی ایشن۔	I.P.D.F

انٹیلکچوئل پراپرٹی آرگنائزیشن۔	I.P.O
ایٹیل پبلک آفرز۔	I.P.Os
انڈی پینڈنٹ پاور پروڈیوسرز۔	I.P.Ps
انٹیلکچوئل پراپرٹی رائٹس۔	IPRs
انٹلی جنس کوڈسٹ۔	I.Q
انٹرنیشنل ریلیشنز۔	I.R.
آئرش ری پبلکن آرمی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ۔	I.R.A
انٹرمیڈیٹ ریج بلاسٹک میزائل۔	I.R.B.M
انٹرنیشنل ریڈ کراس / کریسنٹ۔	I.R.C
ایمیکرینڈ رول ڈویلپمنٹ پروگرام۔	I.R.D.P
انٹرنیٹ ریسرچ انشٹیٹیوٹ۔	I.R.I
اسلامک ریپبلک نیوز ایجنسی (ایران)۔	IRNA
انٹرنیشنل ریفیو جیر آرگنائزیشن / انڈسٹریل ریلیشن آرڈیننس۔	I.R.O
انٹرنیشنل رائٹس ریسرچ انشٹیٹیوٹ۔	IRRI
انڈس ریورسٹم اتھارٹی۔	I.R.S.A.
انٹرنیشنل سولاز جی سوسائٹی۔	ISES
انٹرنیشنل گیس کمپنی۔	I.S.G.C
انٹرسروسز انٹلی جنس۔	I.S.I
انٹرنیشنل سٹینڈرڈائزیشن آرگنائزیشن۔	I.S.O
انٹرسروسز پبلک ریلیشنز۔	I.S.P.R
انٹرنیٹ سروس پرووائیڈرز۔	I.S.Ps
انٹرسروسز سلیکشن بورڈ۔	I.S.S.B
انسٹیٹیوٹ آف پیس ٹیکنالوجی۔	I.S.T
انفارمیشن ٹیکنالوجی۔	I.T
انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ۔	I.T.B
انٹرنیشنل ٹریڈ سنٹر۔	I.T.C
اکم ٹیکس آفیسر انٹرنیشنل ٹریڈ آرگنائزیشن (یو۔این۔او)۔	I.T.O
انٹرنیشنل ٹیلی کمیونیکیشن یونین۔	I.T.U
اسلامک یونٹی آف افغان مجاہدین۔	I.U.A.M
انٹرنیشنل یونین فار دی کنزرویشن آف نیچر۔	I.U.C.N
انٹرنیشنل ویمن کلب انٹرنیشنل ویمن کونسل۔	I.W.C

انٹرنیشنل ورکرز آف دی ورلڈ۔	I.W.W
انٹرنیشنل ایز آف ڈس ایبلڈ پرسنز۔	I.Y.D.P
انٹرنیشنل بلاسٹک میزائل۔	I.C.B.M
انکار پور۔ ہذا انکار پوریشن۔	Inc.
انسٹیٹ۔	Inst.
انٹرنیشنل کرائمز پولیس (ہیڈ کوارٹر پیرس)	Interpol.
آئی لینڈ۔	Is.
ایٹالس۔	ital.



ج، جیٹ (ایز کرافٹ)۔	J
جاپان ایز لائنز۔	J.A.L
جونیر کیڈٹ کور۔	J.C.C
جونیر کیشڈ آفیسر۔	J.C.O
جائٹ چیف آرمی سٹاف کمیٹی۔	J.C.S.C
ڈپلومہ ان جرنلزم۔	J.D
جماعت اسلامی (سیاسی جماعت)۔	J.I
جموں اینڈ کشمیر لبریشن فرنٹ۔	J.K.L.F
جسٹس آف پیس۔	J.P
جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کالج۔	J.P.M.C
جرنلس ریسورس سنٹر۔	J.R.C
جائٹ سروسز پری کیڈٹ ٹریننگ سکول۔	J.S.P.C.T.S
جمعیت علمائے اسلام (ایک سیاسی پارٹی)۔	J.U.I
جمعیت علمائے پاکستان (ایک سیاسی پارٹی)۔	J.U.P
جنکشن۔	Jn.Junc
جونیر۔	Jr.
جموں اینڈ کشمیر کونسل فار ہیومن رائٹس۔	J&K.C.H.R



کلور: تھوڈریڈ۔ k

کینیا افریقن ڈیموکریٹک یونین۔	K.A.D.U.
کینیا افریقن نیشنل یونین۔	K.A.N.U.
کراچی نیوکلیئر پاور پلانٹ۔	K.A.N.U.P.P
کوٹ ادو پاور کمپنی۔	K.A.P.C.O.
ٹائٹ آف برٹش امپائر۔	K.B.E
کسان بورڈ آف پاکستان۔	K.B.P
کراچی کرکٹ ایسوسی ایشن۔	K.C.A
کراچی مئی کرکٹ ایسوسی ایشن۔	K.C.C.A
کراچی جمیئر آف کامرس اینڈ انڈسٹری۔	K.C.C.I
کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی، کوہاٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی۔	K.D.A
کوہستان ڈویلپمنٹ بورڈ۔	K.D.B
کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی۔	K.E.M.U
کراچی ایکسپورٹ پراسیسنگ زون۔	K.E.P.Z.
کراچی الیکٹریسیٹی سپلائی کوآپریٹیشن۔	K.E.S.C.
کنڈرگارٹن۔	K.G
کلوگرام۔	Kg
سویٹ سٹیٹ سکیورٹی سروس (سابق روی خفیہ ایجنسی)۔	K.G.B
کراچی انٹرنیشنل کنٹینٹر ٹرمینل۔	KICT
کراچی انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی۔	K.I.I.T
کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن۔	K.M.C
ٹاک آؤٹ۔	K.O
کراچی پورٹ ٹرسٹ۔	K.P.T
خان ریسرچ لیبارٹریز (خان: عبدالقدیر خان)۔	K.R.L
کراچی شاہک ایئرپورٹ۔	K.S.E
کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس۔	K.S.E.W
کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ۔	K.S.W.B
کراچی ٹرانسپورٹ کارپوریشن۔	K.T.C
کویت نیوز ایجنسی۔	K.U.N.A
کلو والٹ۔	K.v.
کلو سائیکل۔	Kc.
کلو میٹر۔	Km.

کلرواتھ۔

Kw.



لیشن۔

L

لوکل اتھارٹی، لیگل ایڈوائزر۔

L.A

لیشن امریکن فری ٹریڈ ایسوسی ایشن۔

L.A.F.T.A

لیشن امریکن انیگریشن ایسوسی ایشن۔

L.A.I.A

لٹریسی اینڈ ماس ایجوکیشن کمیشن۔

L.A.M.E.C

لوکل ایریا نیٹ ورک (کمپیوٹر)۔

L.A.N

لیزجنگ ایسوسی ایشن آف پاکستان۔

L.A.P

لائٹ ایکٹو فیکیشن بائی ریڈی ایشن۔

LASER

لوکل باڈیز۔

L.B.

لاہور بار ایسوسی ایشن۔

L.B.A

لیفٹ بک آؤٹ فال ڈرین۔

L.B.O.D

لیگ بیوروکٹ۔

L.B.W

لوئر کیس (ان پرنٹنگ)۔

l.c

لیز آف کریڈٹ۔

L.C

لاہور سٹی کرکٹ ایسوسی ایشن۔

L.C.C.A

لاہور جیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری۔

LCCI

لیکونڈ کرشل ڈپلے۔

L.C.D

لارڈ چیف جسٹس۔

L.C.J

لیسٹ کامن منٹیل۔

L.C.M

لائس کارپورل۔

L.Cpl.

لوکل کونسل سروسز۔

L.C.S

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی۔

L.D.A

لیسٹ ڈیولپنگ کنٹریز۔

L.D.Cs

لائٹ امیننگ ڈائیوڈ۔

L.E.D

لاہور الیکٹریسیٹی سپلائی کارپوریشن۔

LESCO

لیگل فریم ورک آرڈر۔

L.F.O

لیز آف گارنٹی۔

L.G

لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈیولپمنٹ۔	L.G&R.D
لاہور ہائی کورٹ۔	L.H.C
لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن۔	L.H.C.B.A
لیڈی ہیلتھ وزیٹر۔	L.H.V
لندن انٹرنیٹک آفر ریٹ۔	L.I.B.O.R
لیبر مارکیٹ انفارمیشن سسٹم (پاکستان)۔	L.M.I.S
لیکچر ہال اینڈ نیچرل گیس۔	L.N.G
لائسنس آف کنٹرول۔	L.O.C
لیٹر آف انٹینٹ لیٹر آف انٹرسٹ۔	L.O.I
لک آؤٹ پوسٹ (جنگلی صورت حال دیکھنے کی جگہ)۔	L.O.P
لیٹرز پینٹ اپیل۔	L.P.A
لیکچر ہال اینڈ پٹرولیم گیس۔	L.P.G
لیبر پارٹی آف پاکستان۔	L.P.P
لبرائسز ایسوسی ایشن (پاؤڈر، شلنگ، پینس)۔	L.s.d
لیڈی رینجرز آفیسرز۔	LROs
لاہور شاہک ایجنسی۔	L.S.E.
لائسنس ایسوسی ایشن۔	L.T.A
لیبریشن ٹائیگرز آف ٹائل ایلام۔	L.T.T.E
لائسنس ٹرانسپورٹ وہیکل۔	L.T.V
لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز۔	L.U.M.S
لیٹر آف کریڈٹ۔	L/c.
لیٹیچوڈ۔	Lat.
لبر (پاؤڈر) لبر (پاؤڈر)۔	Lb.
پاؤڈر فورس۔	Lb.f
لیفٹیننٹ۔	Lieut.
لیفٹیننٹ جنرل۔	Lieut/Lt.Gen.
لیٹر آف ڈاکٹر (ڈاکٹر آف لیٹرچر)۔	Litt.D
لیٹر آف لاز (لیگیم بیچا لاریس)۔	L.L.B
ڈاکٹر آف لاز (لیگیم ڈاکٹر)۔	L.L.D

ماسٹر آف لاز (لیگیم میجسٹر)۔	L.L.M
لوگر تھم۔	Lóg.
لوگچوڈ۔	Lóng.
لیسر جف ایسڈ ڈاکٹی-جھائل ایمائیڈ۔	L.S.D
لیفٹیننٹ کمانڈر۔	Lt. Cdr.
لیفٹیننٹ کرنل۔	Lt. Col.
لیٹنڈ۔	Ltd.



میٹرن، میل، میٹر۔	m
ممبر مارک۔	M
مادام۔	M-me.
ماسٹر آف فلاسفی۔	M.phil.
ماسٹر آف آرٹس۔	M.A
ملٹری ایلیٹ کورٹ۔	M.A.C
میو چل ایبشورڈوسٹر کشن۔	M.A.D
مغرب عرب پریس (نوز ایجنسی) 'مارکیٹنگ ایجنسی آف پاکستان' 'منجمنٹ ایسوسی ایشن آف پاکستان'۔	M.A.P
ماڈی گیس کمپنی لمیٹڈ۔	M.G.C.L
ہیچلر آف میڈیسن۔	M.B
ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن۔	M.B.A
ہیچلر آف میڈیسن اینڈ ہیچلر آف سرجری۔	M.B.B.S
ماسٹر آف بزنس ایجوکیشن۔	M.B.E
میو چل براڈ کاسٹنگ سسٹم (امریکہ)۔	M.B.S
ملٹری کراس میڈیکل سرٹیفکیٹ، میو چل کمیٹی، میٹرو پولیٹن کارپوریشن، فینجنگ کمیٹی۔	M.C
منابلی کنٹرول اتھارٹی۔	M.C.A
میڈیکل کالج ایڈمیشن ٹیسٹ۔	M.C.A.T
مسلم کمرشل بینک۔	M.C.B
میٹرو پولیٹن کارپوریشن لاہور۔	M.C.L

میکانائزڈ کنسٹرکشن پاکستان۔	M.C.P
ملٹیل چوائس کونسل۔	M.C.Qs
ملٹیم کمپیٹل ریکوارمنٹ۔	M.C.R
ممبر کنٹریز۔	MCs
ماسٹر آف کمپیوٹر سائنس۔	M.C.S
ماسٹر آف کامرس۔	M.com.
میڈیسن ڈاکٹر ڈاکٹر آف میڈیسن میٹل ڈیفیٹ۔	M.D
ملتان ڈیولپمنٹ اتھارٹی۔	M.D.A
ملٹیم ڈیولپمنٹ گولز۔	M.D.Gs
میکسیم ڈیمانڈ انکوئٹر۔	M.D.I
ماسٹران ڈیفنٹل سرجری۔	M.D.S
میوہل انجینئرنگ ڈل ایٹ۔	M.E
مڈل ایٹ ازلانسز۔	M.E.A
مڈل ایٹ ڈیفنس آرگنائزیشن۔	M.E.D.O
ماسٹران انرجی مینجمنٹ۔	MEM
مڈل ایٹ نیوز ایجنسی۔	M.E.N.A
منیم ایکسپورٹ پرائس۔	M.E.P
مین پاور ایکسپورٹ آف پلیمنٹ کارپوریشن۔	MEPCO
ملٹری انجینئرنگ سروس۔	M.E.S
ماسٹر آف ایجوکیشن۔	M.Ed.
ملٹی فابریکریٹمنٹ۔	M.F.A
مائیکروفنانس بینک۔	M.F.B.
مائیکروفنانس انڈسٹری۔	MFI
ملٹی لیٹرل فنانشل انسٹی ٹیوٹ۔	MFI's
موسٹ فیورڈ نیشن۔	M.F.N
مشین گن۔	M.G
ماسٹر جنرل آف آرڈیننس سپلائی۔	M.G.O.S
میکینو ہائیڈرو ڈائنامک۔	M.H.D
ملٹری انٹیلی جنس۔	M.I

ممبر آف دی انسٹیٹیوٹ آف سول انجینئرز۔	M.I.C.E
ملٹی لیٹرل انفارمیشن گارنٹی ایجنسی۔	M.I.G.A
ممبر آف دی انسٹیٹیوٹ آف نیول آرکیٹیکٹس۔	M.I.N.A
میٹر انٹرنیشنل پروفیشنل ٹینس کونسل۔	M.I.P.T.C
میجسٹ انفارمیشن سروس۔	M.I.S
موبائل انفارمیشن یونٹ۔	M.I.U
میگا جولز۔	M.J
ممبر آف انسٹیٹیوٹ آف جرنلسٹس۔	M.J.I
مزدور کسان پارٹی (سیاسی جماعت)۔	M.K.P
میٹر کلوگرام سیکنڈ۔	M.K.S
میٹر کلوگرام سیکنڈ ایمپیر سسٹم۔	M.K.S.A
مارشل لاء، مسلم لیگ۔	M.L
مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر۔	M.L.A
ملٹی لیٹرل فورس۔	M.L.F
مارشل لاء آرڈر۔	M.L.O
ملیکم لینڈنگ ریٹ مارشل لاء ریگولیشنز۔	M.L.R
ماسٹر آف لٹریچر۔	M.Lit.
میکنیو میونیورس۔	m.m.f
مرچنٹ نیوی۔	M.N
ممبر آف نیشنل اسمبلی (پاکستان)۔	M.N.A
مورڈیشنل لبریشن فرنٹ (فلپائن)۔	M.N.L.F
ملٹی نیشنل کارپوریشن۔	M.N.C
منی آرڈر میڈیکل آفیسر ماس آبزرویشن۔	M.O
میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ۔	M.O.H
میمورنڈم آف انڈر سٹینڈنگ۔	M.O.U
میلنگ پوائنٹ۔	m.p
ملٹری پولیس، میونسپل پولیس، میٹروپولیٹن پولیس، ممبر آف پارلیمنٹ۔	M.P
مانیٹری پالیسی کمیٹی۔	MPC
ممبر آف پرائیوٹ اسمبلی (پاکستان)۔	M.P.A

مانٹری پالیسی کمیٹی۔	MPC
مانٹری پر آڈر۔	M.P.H
مینینٹنس آف پبلک آرڈر مشینری پول آرگنائزیشن (واپڈا)۔	M.P.O
مشحدہ قومی موومنٹ (سیاسی جماعت)۔	M.Q.M
میڈیم رینج بلاسٹک میزائل۔	M.R.B.M
میڈیکل ریسرچ کونسل۔	M.R.C
ممبر آف رائل کالج آف فزیشنز۔	M.R.C.P
ممبر آف رائل کالج آف سرجنز۔	M.R.C.S
ممبر آف رائل کالج آف وٹرنری سرجنز۔	M.R.C.V.S
موومنٹ فار ریسٹوریشن فار ڈیموکریسی (پاکستان)۔	M.R.D
میڈیکل ریسرچ کمیٹی آف دی ڈس ایبلڈ ان دی ارتھ کوئیک انیکلڈ ایریا ز۔	M.R.D.E.A
میکینک ریزوننس امیجنگ۔	M.R.I
ملحد سائنٹ۔	m.s
ماسٹر آف سرجری۔	M.S
میری ٹائم سکورٹی ایجنسی۔	M.S.A
مائیکروسوفٹ نیٹ ورک۔	M.S.N
ماسٹر آف سائنس۔	M.Sc.
ملکیڈ کل ٹرانسپورٹ۔	M.T
موٹر تار پیڈ و بولٹ۔	M.T.B
ملکیڈ کل ٹرانسپورٹ کورز۔	M.T.C
میزائل ٹیکنالوجی کنٹرول ریجیٹم۔	M.T.C.R
میڈیم ٹرم ڈویلپمنٹ فریم ورک۔	M.T.D.F
میوزک ٹیلی ویژن۔	M.T.V
میو چل فنڈ ایسوسی ایشن آف پاکستان۔	MUFAP
موٹر ویکل رجسٹریشن۔	M.V.R
ملین واٹ میگا واٹ۔	M.W
مسلم ورلڈ لیگ۔	M.W.L
مسلم ورلڈ نیوز (ایجنسی)۔	M.W.N
مسلم یوتھ آرگنائزیشن۔	M.Y.O

میسرز۔	M/s
میجر۔	M
میگ۔	Max.
ملین ساؤنڈ میگا سائیکل۔	Mc.
مگا (ملین ہائمر 10 گھم تہ)۔	Mega
ممبرم میم۔	Mem.Memo
میگا الیکٹران وولٹ۔	Mev.
می گرام۔	mg.
مائیکرو (دس لاکھواں حصہ)۔	micro
مائیکروفون۔	Mike.
منیم۔	min.
میلپیل انٹری پینڈنٹ ری انٹری ویکل۔	M.I.R.V
مسلینس۔	Misc.
ملٹری۔	Mly.
ملی میٹر۔	m.m.
منٹری آف ڈیفنس۔	M.o.D
مسٹر۔	Mr.
مسٹریس۔	Mrs.
مانوسکرپٹ مانوسکرپشن۔	MS. MSS.
ماؤنٹین۔	Mt.
ملین وولٹس میگا وولٹ۔	M.V
میتھولوجی۔	Myth.



نون نو مینیو۔	n.
نارتھ نائٹروجن۔	N
نیشنل اسمبلی ناٹ اویلیبل۔	N.A
نیوی آری اینڈ ایئر فورس انسٹیٹیوٹ۔	N.A.A.F.I
نیشنل اکاؤنٹنٹس بیورو۔	N.A.B
ناردرن ایریا رکنسل۔	N.A.C

نیشنل ایڈوائزرز کریڈٹ کمیٹی تارھ الملائک کوآپریشن کونسل۔	N.A.C.C
ناردرن ایریا یاز جیمیز آف کامرس اینڈ انڈسٹری۔	N.A.C.C.I
نیشنل ایسوسی ایشن آف کنسلٹنٹس آف پاکستان۔	N.A.C.O.P
نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام۔	N.A.C.P
نیوآرڈ نیٹس گراؤنڈ انوارمنٹ آرگنائزیشن۔	N.A.D.G.E
ناردرن ایریا یاز ڈیزاسٹر منجمنٹ اتھارٹی۔	NADMA
نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی۔	NADRA
نیشنل فلم ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔	N.A.F.D.E.C
تارھ اینڈ فارایسٹ نیوز (نیوز ایجنسی)۔	N.A.F.E.N
تارھ امریکن فری ٹریڈ ایگریمنٹ۔	N.A.F.T.A
ناردرن ایریا یاز لیجسلیٹو کونسل۔	N.A.L.C
نیشنل ایگریکلچرل ریسرچ سنٹر/کونسل۔	N.A.R.C
نان الائنڈ موومنٹ۔	N.A.M
نان ایگریکلچرل مارکیٹ ایسیس۔	NAMA
نیشنل اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹس۔	NAPA
نیشنل ایروناٹکس اینڈ سپیس ایڈمنسٹریشن (امریکہ)۔	N.A.S.A
نیشنل ایسوسی ایشن آف سوفٹ ویئر اینڈ سروسز کمپنیز۔	NASSCOM
نیشنل ایٹیٹیوڈ میٹس۔	N.A.T
تارھ الملائک ٹریڈی کونسل۔	N.A.T.C
تارھ الملائک ٹریڈ آرگنائزیشن (فوجی تنظیم)۔	N.A.T.O
نیشنل ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ایجوکیشن کمیشن۔	N.A.V.T.E.C
نوٹابین: نوٹ ویل۔	N.B
نیشنل بانکنگ ایسوسی ایشن، نیشنل باسکٹ بال ایسوسی ایشن (امریکہ)۔	N.B.A
نیشنل براڈکاسٹنگ کارپوریشن (امریکہ)۔	N.B.C.P
نیشنل بک کونسل آف پاکستان۔	N.B.C.P
نیشنل بک فاؤنڈیشن۔	N.B.F
نان بینکنگ فنانشیل انسٹیٹیوٹس۔	N.B.F.Is
نیشنل بورڈ آف ٹریڈ۔	NBOT
نیشنل بینک آف پاکستان۔	N.B.P
نیشنل بیورو آف سٹینڈرڈز۔	N.B.S

نیشنل کالج آف آرٹس، نیشنل کمیشن آن ایگریکلچر۔	N.C.A
نیشنلائزڈ کمرشل بنکس۔	N.C.Bs
نیشنل کیڈٹ کور۔	N.C.C
نیشنل کریڈٹ کنسلٹیو کونسل۔	N.C.C.C.
نیشنل کنسرکشن کمپنی آف پاکستان۔	N.C.C.P
نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ۔	NCCPL
نیشنل کونسل فار کنزرویشن آف وائلڈ لائف۔	NCCW
نیشنل کمیشن فار گورنمنٹ ری فارم۔	N.C.G.R
نیشنل کونسل فار ہیومن رائٹس۔	N.C.H.R
نیشنل کمیشن فار جسٹس اینڈ پیس۔	N.C.J.P
نیشنل کنسرکشن لمیٹڈ۔	N.C.L.
نان کیشنڈ آفیسر۔	N.C.O
نیشنل کمیشن آن اوشینوگرافک ریسرچ۔	N.C.O.R
نیشنل کریکولم ریویمن کمیٹی۔	N.C.R.C
نیشنل سنٹرز فار ری ہیڈلی ٹرین آف چائلڈ لیبر۔	N.C.R.G.C
نیشنل کمیشن آن سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔	N.C.S.T
نیشنل کونسل آف سوشل ویلفیئر۔	N.C.S.W
نیشنل ڈیفنس کونسل، نیشنل ڈویلپمنٹ کمپلیکس۔	N.D.C
نیشنل ڈیفنس فاؤنڈیشن۔	N.D.F
نیشنل ڈویلپمنٹ فنانس کارپوریشن۔	N.D.F.C
نیشنل ڈیزائن اینڈ انڈسٹریل سروس کارپوریشن۔	N.D.I.S.C
نیشنل ڈویلپمنٹ لیزنگ کارپوریشن۔	N.D.L.C
نیشنل ڈیزائنر مینجمنٹ اتھارٹی۔	NDMA
نیشنل ڈریغ پروگرام۔	N.D.P
نیشنل ڈیزائنر رسک مینجمنٹ فریم ورک۔	NDRMF
نیشنل ڈیٹ ریٹائرمنٹ پروگرام۔	N.D.R.P
نارتھ ایسٹ۔	N.E
نیوکلیئر انرجی ایجنسی۔	N.E.A
نیوانگلش بائبل، نیشنل ایگریمنٹیشن بورڈ۔	N.E.B

نیشنل اکنامک کونسل۔	N.E.C
نیوز پیپر ایڈیٹرز کونسل آف پاکستان۔	N.E.C.P
نیشنل اکنامک ڈویلپمنٹ کونسل۔	N.E.D.C
نیشنل ایجوکیشن فاؤنڈیشن۔	N.E.F
نارتھ ایسٹ فرنیچر ایجنسی۔	N.E.F.A
نیشنل ایجوکیشنل مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم۔	N.E.M.I.S
نیشنل الیکٹریک پاور ریگولیٹری اتھارٹی۔	NEPRA
نیشنل انورسمنٹل کوالٹی سینڈرز۔	N.E.Q.S
نیشنل انوائزمنٹ ریسرچ کونسل۔	N.E.R.C
نیشنل انجینئرنگ سروسز آف پاکستان۔	NESPAK
نیشنل ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ کمیشن۔	NETCOM
نارتھ ایسٹ ویسٹ سڈ تھ۔	NEWS
نیشنل فنانس کمیشن، نیشنل فریڈلارز کارپوریشن۔	N.F.C
نیشنل فنڈ فار کلچرل ہیئرٹج۔	N.F.C.H
نیشنل فریڈلارز ڈویلپمنٹ سنٹر۔	N.F.D.C
نیشنل فارم گائیڈ کونسل۔	N.F.G.C
نیشنل فریڈلارز مارکیٹنگ لیڈ۔	N.F.M.L
نان گورنمنٹل آرگنائزیشن۔	N.G.O
نیشنل گیس ریگولیٹری اتھارٹی۔	N.G.R.A
نشان حیدر (فوجی اعزاز)۔	N.H
نیشنل ہائی وے اتھارٹی۔	N.H.A
نیشنل ہجرہ کونسل۔	N.H.C
نیول ہیڈ کوارٹرز۔	N.Hq
نیشنل انشورنس ناردرن آئرلینڈ۔	N.I
نیوکلیئر انسٹیٹیوٹ آف ایٹمیئر کلچر۔	N.I.A
نیوکلیئر انسٹیٹیوٹ فار ایٹمیئر کلچر اینڈ بائیولوجی (فیصل آباد)۔	N.I.A.B.
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف بائیو ٹیکنالوجی اینڈ جینیٹک انجینئرنگ۔	NIBGE
نیشنل انشورنس کارپوریشن، نیشنل آئنڈسٹری کارڈ۔	N.I.C
نیشنل انسٹیٹیوٹ فار چائلڈ ہیلتھ۔	N.I.C.H

نیشنل انسٹیٹیوٹ فار کارڈیو واسکولر ڈیزیزز۔	N.I.C.V.D
نیو انٹر نیشنل اکناک آرڈر۔	N.I.E.O
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ۔	N.I.H
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف لیبر ایڈمنسٹریشن ٹریننگ۔	N.I.L.A.T
نیشنل انڈسٹریل پارکس۔	NIP
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن۔	N.I.P.A
نیشنل انسٹیٹیوٹ فار پاپولیشن سٹڈیز۔	N.I.P.S
نیشنل انڈسٹریل ریلیشن کمیشن۔	N.I.R.C
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف سپورٹس اینڈ کلچر۔	N.I.S.C
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف سسلکون ٹیکنالوجی۔	N.I.S.T
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنیکل ایجوکیشن۔	N.I.S.T.E
نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ۔	N.I.T
نیشنل جوڈیشل پالیسی کمیٹی۔	NJPC
نیشنل لاجسٹک سیل نیٹ ورک لیزنگ کارپوریشن۔	N.L.C
نیشنل لبریشن فرنٹ۔	N.L.F
نیشنل لیبر ریلیشنز بورڈ (امریکہ)۔	N.L.R.B
نیشنل لیبر ویلفیئر کمیشن۔	N.L.W.C
نیشنل میزائل ڈیفنس۔	N.M.D
نواؤنٹیکیشن سرٹیفکیٹ۔	N.O.C
نیشنل آرگنائزیشن آف پوسٹل ایمپلائز۔	N.O.P.E
نشان پاکستان (اعلیٰ ترین ول اعزاز) نوٹری پبلک۔	N.P
نیشنل پلان آف ایکشن۔	N.P.A
نیشنل پولیس بیورو۔	N.P.B
نیشنل پروڈکٹوٹی کنسل۔	N.P.C
نیشنل پاور کنسرکشن کارپوریشن۔	N.P.C.C
نان پرفارمنگ لونز۔	NPLs
نیشنل پروڈکٹوٹی آرگنائزیشن۔	N.P.O
نیشنل پیپلز پارٹی (سیاسی جماعت)۔	N.P.P
نیشنل پیس کیل۔	N.P.S

نیشنل پریس ٹرسٹ، نان پروفیٹریشن ٹریڈی -	N.P.T
نیشنل ریگولیٹری اتھارٹی -	N.R.A
نیشنل ری کنسٹرکشن بیورو -	N.R.B
نیشنل زینفاسٹری لمیٹڈ -	N.R.L
نیشنل ریسرچ پروگرام -	NRP
نیشنل رورل سپورٹ پروگرام -	N.R.S.P
نیشنل ریڈیو ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن -	N.R.T.C
نیشنل سکیورٹی ایکٹ -	N.S.A
نیشنل چینج کارپوریشن، نیشنل سپورٹس کمیٹی، نیشنل سکیورٹی کونسل -	N.S.C
نیوکلیر سپلائرز گروپ -	NSG
نیشنل سیلف ریگولیشن فنڈ -	N.S.R.F
نیوساؤتھ ویلز -	N.S.W
نیوٹینامٹ -	N.T
نیشنل میرف کیشن، نیشنل ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن، نیشنل ٹریڈ کوریڈور -	N.T.C
نیشنل ٹرانسمیشن اینڈ ڈسٹری بیوشن کمپنی -	N.T.D.C
نیٹ ورک ٹیلی ویژن مارکیٹنگ -	N.T.M
نیشنل ٹیکس نمبر -	N.T.N
نارل ٹمبر پراجیکٹ اینڈ پریشر -	N.T.P
نیشنل ٹیکسیشن ریگولیشن، نیشنل ٹرانسپورٹ ریسرچ سنٹر -	N.T.R.C
نیشنل ٹیسٹنگ سروس -	N.T.S
نیشنل ٹینٹ - کالرشپ سکیم -	N.T.S.S
نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی -	NTU
نیشنل یونین آف جرنلسٹس -	N.U.J
نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز -	NUML
نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی -	NUST
نیشنل وائنٹری موومنٹ -	NVM
نارتھ ویسٹ -	N.W
نیشن وائیڈ ڈائریکٹ ڈائلنگ سسٹم -	N.W.D
نارتھ ویسٹرن فرنیچر پرائس -	N.W.F.P
نیویارک -	N.Y

نیویارک ٹائمز (امریکی اخبار)۔

N.Y.T

نیوزی لینڈ۔

N.Z

نیشنل زکوٰۃ فاؤنڈیشن۔

N.Z.F

ون تھاؤزینڈ ملیتھ پارٹ۔

nano

نمبر و نمبر۔

No.



آرگنائزیشن آف ایشیائیسیک نیوز ایجنسی۔

O.A.N.A

آرگنائزیشن آف عرب پٹرولیم ایکسپورٹنگ کٹریز۔

OAPEC

آرگنائزیشن آف امریکن سٹیشن۔

O.A.S

آرگنائزیشن آف افریقن یونٹی۔

O.A.U

آرڈر آف بسالت (امراز)۔

O.B

آرڈر آف برٹش ایمپائر (برطانوی اعزاز)۔

O.B.E

آفیسر کمانڈنگ۔

O.C.

اولمپک کونسل آف ایشیا۔

O.C.A

آئل کمپنیز ایڈوائزرز کمیٹی۔

OCAC

آرگنائزیشن آف سنٹرل امریکن سٹیشن۔

O.C.A.S

اوور سیز کنسٹرکشن پاکستان۔

O.C.P

اوور ڈرافٹ (بتلنگ)۔

O.D

آفیشل ڈویلپمنٹ اسٹس۔

O.D.A

آرگنائزیشن آف سنٹرل امریکن سٹیشن۔

O.D.E.C.A

اوور سیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن۔

O.E.C

آرگنائزیشن فار اکنامک کوآپریشن اینڈ ڈویلپمنٹ۔

O.E.C.D

آرگنائزیشن فار یورپین اکنامک کوآپریشن۔

O.E.E.C

اوربجیل ایکویمینٹ مینوفیکچررز۔

O.E.Ms

آئس آف انرجی پلاننگ۔

O.E.P

اوور سیز ایمپلائمنٹ پروموترز۔

OEPs

آپٹیکل فائبر کیبل۔

O.F.C

آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔

O.G.D.C

اپین جزل لائنس۔

O.G.L

آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی۔	O.G.R.A
آن ہزار ہر میٹھی سروں۔	O.H.M.S
آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس۔	O.I.C
اودور سیز انویٹرز چیمر آف کامرس اینڈ انڈسٹری۔	O.I.C.C.I
آئل کوریٹ، آل رائٹ۔	O.K.
آئل مارکیٹنگ کمپنیز۔	OMCs
اوپن مینجمنٹ گروپ۔	O.M.G
اوپن مارکیٹ آرٹیشن۔	O.M.O
آفس فار نیشنل سٹیکس۔	ONS
آبزرویٹن پوسٹ۔	O.P
آرگنائزیشن فار دی پرو ہیجیشن آف کیمیکل ویٹرز۔	O.P.C.W
پراگنائزیشن آف دی پٹرولیم ایکسپورٹنگ کنٹریز۔	O.P.E.C
اودور سیز پاکستانیز فیڈریشن۔	O.P.F
آفیشل پارلیمنٹری گروپ۔	O.P.G
اودور سیز پرائیویٹ انویسٹمنٹ کارپوریشن۔	O.P.I.C
آن پاکستان سٹیٹ سروں۔	O.P.S.S
آرگنائزیشن فار سکیورٹی اینڈ کوآپریشن ان یورپ۔	O.S.C.E
آفسر آن سپیشل ڈیوٹی۔	O.S.D
اولڈ ٹیسٹا سنٹ۔	O.T
آفیسرز ٹینگ کور۔	O.T.C
آفیسرز ٹینگ سکول۔	O.T.S
اودور سیز ورکرز فاؤنڈیشن۔	O.U.P
اوس۔	oz



پبی۔	P
پرنٹل اسٹنٹ پریس ایسوسی ایشن پراونشل اسمبلی۔	P.A
پاکستان آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروں۔	P.A.&A.S
پاکستان ایڈورٹائزرز ایسوسی ایشن۔	P.A.A

پریس ایڈوائزر کمپنی پاکستان آرمرڈ کور۔	P.A.C
پاکستان آٹوموبائل کارپوریشن۔	P.A.C.O
پاکستان ایسوسی ایشن فار دی کلٹیویشن آف سائنسز۔	P.A.C.S
پاکستان اٹامک ڈویلپمنٹ اینڈ سپلائی کارپوریشن پنجاب ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ آف سپلائی کارپوریشن۔	P.A.D.S.C
پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔	P.A.E.C
پاکستان آٹومبیل فیکٹری پرنٹ اینڈ نیوٹریکییشن سسٹم۔	P.A.F.I.S
پریس ایشیا انٹرنیشنل۔	P.A.I
پاکستان اکیڈمی آف لیٹرز۔	P.A.L
پاکستان انٹر لائن پبلش ایسوسی ایشن۔	PALPA
پاکستان آٹوموبیل مونوپکچرنگ ایسوسی ایشن۔	PAMA
پاکستان اکیڈمی آف میڈیکل سائنسز۔	P.A.M.S
پاکستان آرمی آرڈیننس کور۔	P.A.O.C
پاورٹی ایوی ایشن پروگرام۔	P.A.P
پاکستان ایگریکلچرل پیسٹی سائیز ایسوسی ایشن۔	P.A.P.A
پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل۔	P.A.R.C
پاک عرب ریفرنری کمپنی۔	PARCO
پاکستان اکیڈمی آف سائنسز۔	P.A.S
پاکستان آرمی سروس کورز پاکستان ایڈمنسٹریٹو سٹاف کالج۔	P.A.S.C
پاکستان سٹون ڈویلپمنٹ کمپنی۔	P.A.S.D.E.C
پاکستان امپورسٹمنگ فیڈریشن۔	P.A.S.F
پاکستان ایگریکلچرل سٹورج اینڈ سروسز کارپوریشن۔	PASSCO
پاکستان ایسوسی ایشن آف سکیورٹیز آف سائنٹیفک پروفیشن۔	P.A.S.S.P
پاکستان سائنٹیفک اینڈ میڈیکل انفارمیشن سنٹر۔	P.A.S.T.I.C
پنجاب ایڈمنسٹریٹو جلیفیس کمیشن۔	P.A.V.C
پاکستان ایسوسی ایشن آف ویمن انٹرنیشنلز۔	P.A.W.E
پاکستان ہنگ ایسوسی ایشن۔	PBA
پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن پاکستان بزنس کونسل پاکستان بار کونسل۔	P.B.C
پاکستان ہیڈمنٹ فیڈریشن۔	P.B.F

پاکستان بنگلہ اینڈ نیشنل سروسز کمیشن۔	P.B.F.S.C
پاکستان بیت المال۔	P.B.M
پاکستان ہوائی سکاؤٹس ایسوسی ایشن۔	P.B.S.A
پیس بی ایون ڈیم۔	P.B.U.H
پرسنٹ پرائیویٹائزیشن کمیشن۔	P.C
پاکستان کونسل آف آرکیٹیکٹس اینڈ ٹاؤن پلانرز۔	P.C.A.T.P
پاکستان سنٹرل بورڈ آف فلم سنسز۔	PCBFC
پاکستان کوآرڈینیشن کمیٹی۔	P.C.C
پاکستان سنٹرل کاشن کمیٹی۔	P.C.C.C
پاکستان کونسل آف ایڈیٹرز۔	P.C.E
پاکستان چیس فیڈریشن پاکستان سائیکلنگ فیڈریشن۔	P.C.F
پاکستان کاشن جنرل ایسوسی ایشن۔	P.C.G.A
پاکستان کارپوریٹ گورننس پراجیکٹ۔	P.C.G.P
پاکستان کلائمٹ چیمپئن ایسوسی ایشن پاکستان سینٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن۔	P.C.M.A
پبلک کال آف پروڈیکشن کانسٹیٹیوٹنل آرڈر۔	P.C.O
پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان لمیٹڈ پبلک کمیونٹی پرنٹرز شپ۔	P.C.P
پاکستان کونسل فار رینیو ایبل انرجی ٹیکنالوجی۔	PCRET
پاکستان کونسل آف ریسرچ ان واٹر ریسورسز۔	PCRWR
پراونشل سول سروس پنجاب سول سروس۔	P.C.S
پاکستان کونسل فار سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ۔	P.C.S.I.F
پاکستان کمیشن آن دی سٹیشن آف ویمن۔	P.C.S.W
پاکستان ڈویلپمنٹ بنگلہ انشینیوٹ۔	P.D.B.I
پاکستان ڈیری ڈویلپمنٹ کمیٹی۔	PDDC
پٹرولیم ڈویلپمنٹ کمیٹی۔	PDL
پاکستان ڈیموکریٹک پارٹی (سیاسی تنظیم)۔	P.D.P
پاکستان انجینئرنگ کونسل پاکستان انجینئرنگ کمیشن۔	P.E.C
پاکستان انرجی کنزرویشن کونسل۔	P.E.C.C
پاکستان ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی۔	P.E.C.H.S
پاکستان انجینئرنگ کمیٹی۔	P.E.C.O
پاکستان الیکٹریک میڈیاریگولیٹری اتھارٹی۔	PEMRA

پاکستان انوائرنمنٹل پلاننگ اینڈ آرکیٹیکچرل کنسلٹنٹس لمیٹڈ۔	P.E.P.A.C
پاکستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن کونسل۔	P.E.P.C
پاکستان الیکٹرک پاور کمپنی۔	P.E.P.C.O
پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمرز۔	P.E.S.R
پنجاب ایمپلائز سوشل سیورٹی انشورنس۔	P.E.S.S.I
پنجاب ایکسٹرنل ٹیکسٹس ڈیپارٹمنٹ۔	P.E.T.D
پاکستان فیڈریشن آف بزنس اینڈ پروفیشنل ویمن۔	P.F.B.P.W
پنجاب فوڈ ڈیپارٹمنٹ۔	P.F.D
پاکستان فٹبال فیڈریشن۔	P.F.F
پاپولر فرنٹ فار دی لمبیشن آف فلسطین۔	P.F.L.P
پاکستان فٹ ویئر مینوفیکچررز ایسوسی ایشن پاکستان فلور طرایسوسی ایشن۔	P.F.M.A
پاکستان فلم پروڈیوسرز ایسوسی ایشن۔	P.F.P.A
پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس۔	P.F.U.J
پنجاب گورنمنٹ انجینئرنگ ایمر وومن پروگرام۔	P.G.E.I.P
پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انشورنس۔	P.G.M.I
پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی، پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی۔	P.H.A
پشاور ہائی کورٹ۔	P.H.C
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ۔	P.H.E.D
پاکستان ہاکی فیڈریشن۔	P.H.F
پاکستان ہوزری مینوفیکچررز ایسوسی ایشن۔	P.H.M.A
پاکستان ہسٹنگ اینڈ سپیڈنگ آرمر ڈویلپمنٹ کمپنی۔	PHSADC
پاکستان انٹرنیشنل ائیر لائنز۔	P.I.A
پاکستان انٹرنیشنل ائیر لائنز کارپوریشن۔	P.I.A.C
پنجاب انڈسٹریل بورڈ۔	P.I.B
پاکستان انشورنس کارپوریشن، پاکستان انشورنس آف کارڈیا لوجی۔	P.I.C
پاکستان انڈسٹریل کریڈٹ اینڈ انویسٹمنٹ کارپوریشن۔	P.I.C.I.C
پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ۔	P.I.D
پنجاب اریکیشن اینڈ ڈرنج اتھارٹی۔	PIDA
پنجاب انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بورڈ۔	P.I.D.B
پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔	P.I.D.C

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکاؤنٹس۔	P.I.D.E
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ایپلائیڈ سائنسز۔	P.I.E.A.S
پاکستان انڈسٹریل اینڈ انجینئرنگ ڈرکس۔	P.I.E.W
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف فیشن اینڈ ڈیزائن۔	PIFD
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز۔	P.I.I.A
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انجیلیکٹ اینڈ کلچر۔	P.I.I.C
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ، پاکستان اسلامک مشن۔	P.I.M
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز۔	P.I.M.S
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف نیشنل افیئرز۔	P.I.N.A
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف نیوکلیر سائنس اینڈ میکانالوجی۔	PINSTECH
پرنسپل انفارمیشن آفیسر۔	P.I.O
پراونشل اریگیشن اینڈ پاؤر ڈویلپمنٹ۔	P.I.P.D
پاکستان انڈسٹریل میکنیکل اسسٹنس سنٹر۔	P.I.T.A.C
پاکستان جاپان بزنس فورم۔	PJBF
فلسطین لبریشن آری۔	P.L.A
پاکستان لاء کمیشن۔	P.L.C
پنجاب لوکل کونسل ایکشن اتھارٹی۔	P.L.C.E.A
پاکستان لیگل ڈیپارٹمنٹ۔	P.L.D
پاکستان لیبر فیڈریشن۔	P.L.F
فلسطین لبریشن آرگنائزیشن۔	P.L.O
پرافٹ اینڈ لاس شیئرنگ (پبلنگ)۔	P.L.S
پرائم فیسٹر پوسٹ ماسٹر۔	P.M
پوسٹ میریڈیم (بعد دوپہر) پوسٹ مارٹم۔	p.m
پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن، پاکستان ملٹری اکیڈمی۔	P.M.A
پاکستان میٹریکولوجیکل ڈیپارٹمنٹ۔	P.M.D
پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل۔	PMDA
پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل، پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔	P.M.D.C
پوسٹ ماسٹر جنرل۔	P.M.G
پاکستان مسلم لیگ۔	P.M.L

پاکستان میڈیکل ریسرچ کونسل۔	P.M.R.C
پاکستان میٹرل ریسرچ سوسائٹی۔	P.M.R.S
پاکستان نیوی۔	P.N
پاکستان نیشنل انسٹ (سیاسی جماعت)۔	P.N.A
پاکستان نیشنل سنٹر۔	P.N.C
پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس۔	P.N.C.A
پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ۔	P.N.C.B
پاکستان نیوز اینڈ نیٹرز ایسوسی ایشن۔	P.N.E.A
پاکستان نیوز اینڈ نیٹرز کونسل۔	P.N.E.C
فلسطین نیشنل لبریشن فرنٹ۔	P.N.L.F
پاکستان نیشنل آنکلز۔	P.N.O
پاکستان نیوکلیر ریگولیٹری اتھارٹی۔	P.N.R.A
پاکستان نیشنل سیونگس۔	PNS
پاکستان نیشنل شینگ کارپوریشن۔	P.N.S.C
پوسٹ آف پول آڈر پائلٹ آفیسر۔	P.O
مہینہ آن ڈیوری۔	P.O.D
پاکستان آرڈیننس فیکٹریز۔	P.O.F
پاکستان آئل فیلڈز لمیٹڈ پٹرولیم آئل اینڈ لبریکیشنس۔	P.O.L
پرزرز آف وار۔	P.O.W
پاکستان پریس ایسوسی ایشن پاور پریجز ایگریمنٹ۔	P.P.A
پاکستان پاورٹی ایلویشن فنڈ۔	P.P.A.F
پاکستان پیپل کوڈ۔	P.P.C
پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ۔	P.P.C.B.L
پاکستان پریس انٹرنیشنل (نیوز ایجنسی)۔	P.P.I
پرائیویٹ پاور اینڈ انفراسٹرکچر بورڈ۔	PPIB
پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ پروگریسو پیٹرولیمز۔	P.P.L
پاکستان فارماسیوٹیکل مینوفیکچررز ایسوسی ایشن۔	P.P.M.A
پاکستان پیپر پراڈکشن پاکستان پیپلز پارٹی (سیاسی جماعت) پبلک پرائیویٹ پائمنٹس۔	P.P.P
پاکستان پولیس سروس۔	P.P.S
پنجاب پبلک سروس کمیشن۔	P.P.S.C

پاکستان پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ۔	PPWD
پورٹ قاسم اتھارٹی۔	P.Q.A
پاکستان ریلویز۔	P.R
پٹرولیم ریگولیٹری اتھارٹی۔	P.R.A
پاکستان ریونیو آٹومیٹیشن لمیٹڈ۔	P.R.A.L
پینلرز پبلک آف چائنہ پرائیویٹ ریزرژن سروسٹیکٹ۔	P.R.C
پاکستان ریڈ کریسنٹ سوسائٹی۔	P.R.C.S
پاکستان روٹنگ فیڈریشن۔	P.R.F
پاورٹی ریڈکشن اینڈ گروتھ فسیلیٹی۔	P.R.G.F
پاکستان ریڈمی میڈ گارمنٹس ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ۔	PRGTI
پنجاب ریورس مینجمنٹ پروگرام۔	P.R.M.P
پبلک ریلیشن آفیسر۔	P.R.O
پبلک ریجیٹریشن آفیسرز ڈس کوالیفیکیشن ایکٹ۔	P.R.O.D.A
پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ پروگرام۔	P.R.S.P
پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن۔	P.R.T.C
پاکستان ٹی ریسرچ انسٹیٹیوٹ۔	P.R.T.L
پوسٹ سکرپٹ۔	P.S
پاکستان سوسائٹی فار ایگریکلچرل انجینئرز۔	P.S.A.E
پاکستان شپ بریکرز ایسوسی ایشن۔	P.S.B.A
پاکستان شپنگ کارپوریشن۔	PSC
پبلک سیکرٹری و پلاننگ پروگرام/ پلان۔	P.S.D.P
پاکستان سکول آف فیشن ڈیزائن۔	PSFD
پاکستان سوسائٹی آف فوڈ سائنسٹس اینڈ ٹیکنالوجسٹس۔	P.S.F.S.T
پاکستان سی فوڈ انڈسٹریز ایسوسی ایشن۔	P.S.I.A
پاکستان سمال انڈسٹریز کارپوریشن۔	P.S.I.C
پاکستان سٹیل ملز (کراچی)۔	P.S.M
پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن۔	P.S.M.A
پبلک سیکرٹری فنانشل کارپوریشن۔	PSNFC
پاکستان سٹیٹ آئل۔	P.S.O
پولیس سروس آف پاکستان۔	P.S.P
پاکستان سکیورٹی پرنٹنگ پریس۔	P.S.P.P
پاکستان سینڈرز ڈزائننگ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی۔	P.S.Q.C.A

پاکستان سینڈرڈ ٹائم۔	P.S.T
فزیکل ٹریننگ۔	P.T
پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی۔	P.T.A
پاکستان ٹوبیکو بورڈ۔	PTB
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ پارسٹل ٹیسٹ بین ٹریٹی۔	P.T.B.B
پاکستان ٹوبیکو کمپنی پرائمری ٹیچنگ سرٹیفکیٹ۔	P.T.C
پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی لمیٹڈ۔	P.T.C.L
پاکستان ٹورزم ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔	P.T.D.C
پریس ٹرسٹ آف انڈیا۔	P.T.I
بیج ٹرن اوور ہاپارٹیک آف۔	P.T.O
پریس ٹرسٹ آف پاکستان۔	P.T.P
پاکستان ٹریڈ یونینز فیڈریشن۔	P.T.U.F
پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن۔	P.T.V.C
پنجاب یونیورسٹی۔	P.U
بیچر انڈر کنسڈریشن۔	P.U.C
پنجاب یونین آف جرنلسٹس۔	P.U.J
پنجاب اربن ٹرانسپورٹ کارپوریشن۔	P.U.T.C
پرووائس چانسلر۔	P.V.C
پاکستان ونا سٹی مینیو فیکچررز ایسوسی ایشن۔	P.V.M.A
پروگریسیو راسٹرز ایسوسی ایشن۔	P.W.A
پاکستان ورکرز کنفیڈریشن۔	P.W.C
پبلک ورکرس ڈیپارٹمنٹ۔	P.W.D
پاکستان ورکرز فیڈریشن۔	P.W.F
پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ۔	P.W.F.B
پاکستان راسٹرز گلڈ۔	P.W.G
پاکستان ویمن نیشنل گارڈ۔	P.W.N.G
ورلڈ یوتھ فیڈریشن آف پاکستان۔	P.W.Y.P
پاکستان یوتھ ٹیلنٹ کونسل۔	P.Y.T.C
پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ۔	P&D

بین امریکن (ورلڈ اردین)۔	Pan.Am.
فلاسفٹ ڈاکٹر (ڈاکٹر آف فلاسفی)۔	Ph.D
فزکس۔	Phys.
پریذیڈنٹ۔	Pres.



کوئین۔	Q
قائد اعظم یونیورسٹی (اسلام آباد)۔	Q.A.U
کوئٹہ ڈیپلمنٹ اتھارٹی۔	Q.D.A.
قاسم انٹرنیشنل کنٹینر ٹرمینل۔	QICT
کوئٹم میکائس۔	Q.M
قومی محاذ آزادی (سیاسی تنظیم)۔	Q.M.A
کووارٹر ماسٹر جنرل۔	Q.M.G
کووارٹر ماسٹر سارجنٹ۔	Q.M.S
کوئلہ ریویو کمیٹی۔	Q.R.C
کوئٹیشن۔	Quot.



ریٹائر ایڈمرل رائل آرٹلری رجسٹرڈ اکاؤنٹ۔	R.A
ریجنل اکاؤنٹنٹی بیورو۔	R.A.B
ریزرو آف ارفورس آفیسرز۔	R.A.F.O
ریسرچ اینڈ ایلمنٹری ونگ (بھارت)۔	R.A.W
رائٹ بنگ آؤٹ فال ڈیرین۔	RBOD
ریڈ کراس ریڈ کریسنٹ روومن کمیٹیولک۔	R.C
ریجنل کوآپریشن فار ڈیپلمنٹ۔	R.C.D
ریجنل کمشنر آف انکم ٹیکس۔	R.C.I.T
روٹی کارپوریشن آف پاکستان۔	R.C.P
ریڈ کریسنٹ سوسائٹی۔	R.C.S
ریسرچ اینڈ ڈیپلمنٹ۔	R&D
ریسورس ڈیپلمنٹ کارپوریشن۔	R.D.C

ریجنل ڈویلپمنٹ فنانس کارپوریشن۔	R.D.F.C
رورل ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن آف پاکستان۔	R.D.F.P
ریڈیو انٹرنیشنل ریڈیو اسٹیشن۔	R.E
رائس ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن آف پاکستان۔	R.E.A.P
ریجنل الیکٹریسیٹی بورڈ۔	R.E.B
رائس ایکسپورٹ کارپوریشن آف پاکستان۔	R.E.C.P
ریکونسٹرکشن فار پروپوزل۔	R.F.P
ریڈیو اینڈ جنرل اپلٹنس فیکٹری۔	R.G.A
رورل ہیلتھ سنٹر۔	RHCs
ریسٹ ان ہاؤس۔	R.I.P
ریجنل اسلامک آرگنائزیشن آف ساؤتھ ایشیا اینڈ دی پیسیفک۔	R.I.S.E.A.P
رائس ملنگ کارپوریشن آف پاکستان۔	R.M.C.P
راؤنڈ مین سکیم۔	r.m.s
رابو نیو کلیک ایسڈ۔	R.N.A
رورل نان فارم اکائی۔	R.N.F.E
ریکونسٹرکشن آف ایئر پورٹ۔	R.O
ریپبلک آف کوریا (جنوبی کوریا)۔	R.O.K
ری کنسٹرکشن آپریشن ڈویژن۔	ROZs
ریوڈکشن آف پروکلیمیشن آف ایئر جنسی آرڈر۔	R.P.E.O
ریوولوشن پرمٹ۔	R.P.M
ریجنل پلانٹ پروڈکشن انشورنس۔	R.P.P.I
رورل سپورٹ پروگرام۔	RSP
ریسپونڈنٹ سلاسل واس پلانٹ (رپلائی آف یوٹیلز)۔	R.S.V.P
روڈ ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن روڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی۔	R.T.A
روڈ/ریلوے ٹرانسپورٹ آفیسر ریجنل ٹیکس آفس۔	R.T.O
ریٹیننس ٹرانسفر سیٹ۔	R.T.R
ریوائرڈ ورژن۔	R.V
رورل ورکس پروگرام۔	R.W.P
ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن ڈائریکشن اینڈ ریج۔	RADAR

Rear Adm. ریئر ایڈمرل۔

Regd. رجسٹرڈ۔

Regt. رجمنٹ۔

Rep. ریپبلکن ریپریزنٹیو۔

Rly. ریلوے۔

ROM ریڈ اوٹلی میموری۔



سیکنڈ سولیڈس (شنگ)۔ S

سینٹ۔ S

ساؤتھ افریقہ ساؤتھ امریکہ ساؤتھ آسٹریلیا سالویشن آری۔ S.A

سال آرمز ایویشن۔ S.A.A

ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن۔ SAARC

ساؤتھ ایشین فیڈریشن آف اکاؤنٹنس۔ S.A.F.A

ساؤتھ ایشین فیڈریشن ایکنجیج۔ S.A.F.E

ساؤتھ ایشین فری ٹریڈ ایگریمنٹ۔ S.A.F.T.A

سٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ لون۔ S.A.L

سٹرکچرل آرمز ایویشن ٹاکس۔ S.A.L.T

سوشل ایکشن پروگرام۔ S.A.P

ساؤتھ ایشیا پارٹنرشپ پاکستان۔ S.A.P.P

سارک پریفرینشل ٹریڈنگ آرٹیمینٹ۔ S.A.P.T.A

سوئراکیوٹ ریسیورٹری سنڈروم۔ S.A.R.S

ساؤتھ ایشین ریجنل انسٹیٹیوٹ آف ارجی۔ S.A.R.I.E

ساؤتھ ایشیا ریجنل میٹرل فنڈ۔ S.A.R.M.F

سیکنڈ نیوین اٹلانٹک سسٹم سب اسسٹنٹ سرجن سب اورڈینیٹ اکاؤنٹس سروس سیلف S.A.S

سیسٹم سکیم۔ S.A.T

سکولیکلک سیسٹم ٹیسٹ۔ S.A.T

سندھ ایڈیوون ڈویلپمنٹ اتھارٹی۔ S.A.Z.D.A

شینڈبائی آرٹیمینٹس۔ S.B.A

سال بزنس فنانس کارپوریشن۔	S.B.F.C
سٹیٹ بینک آف پاکستان۔	S.B.P
پیریم کورٹ، سکیورٹی کونسل۔	S.C
سندھ کرکٹ ایسوسی ایشن۔	S.C.A
سلیمنٹی کنٹرول اینڈ ریکیمیشن پراجیکٹس۔	S.C.A.R.P
پیریم کورٹ بار ایسوسی ایشن۔	S.C.B.A
سرحد جمیر آف کامرس اینڈ انڈسٹری۔	S.C.C.I
سٹیٹ سینٹ کارپوریشن آف پاکستان۔	S.C.C.P
سکول آف کیمیکل اینڈ میٹریلز انجینئرنگ۔	SCME
سوسائٹی فار کنزرویشن اینڈ پروفیکشن آف انوارمنٹ۔	SCOPE
پیریم کونسل آف ٹریڈرز۔	S.C.O.T
سٹین ایبل ہیومن ڈویلپمنٹ انڈیکس۔	SDHI
سٹریٹجک ڈیفنس انیشیٹیو۔	S.D.I
سب ڈویژنل مجسٹریٹ۔	S.D.M
سٹیٹ ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی۔	SDMA
سب ڈویژنل آفیسر۔	S.D.O
سکل ڈویلپمنٹ پروگرام۔	S.D.P
سٹین ایبل ڈویلپمنٹ پالیسی انیشیٹیو۔	SDPI
سپیشل ڈرائنگ رائنس۔	S.D.R
ساؤتھ ایسٹ ایشیا ڈیفنس آرگنائزیشن۔	S.E.A.D.O
ساؤتھ ایسٹ ایشیا ٹریڈ آرگنائزیشن۔	S.E.A.T.O
سکیورٹیز اینڈ ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان۔	S.E.C.P
سٹیٹ اوپن انٹرپرائزز۔	SEOs
سپیشل اکٹائیو زونز۔	S.E.Zs
پیریم ہیڈ کوارٹرز آف دی اٹلانٹک پاورٹان یورپ۔	S.H.A.P.E
سٹیشن ہاؤس آفیسر۔	S.H.O
سرورس انیشیٹیو آف میڈیکل سائنسز۔	S.I.Ms
سٹیل اسٹ انٹرکسٹنٹ ٹیلیویشن ایکسپریمنٹس۔	S.I.T.E
ستارہ جرأت (اعزاز)۔	S.J
شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال۔	S.K.M.C.H
سائبر لنگ ایگورن ریڈار۔	S.L.A.R

سی لائچڈ بیل اسٹک میزائل۔	S.L.B.M
سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن۔	S.L.I.C
سسٹین ایبل لینڈ منجمنٹ۔	S.L.M
سٹیچوئری لیکچوئری ریکوارمنٹ۔	SLR
سٹیچل لیکچوئری سکیم۔	SLS
سٹیلائٹ لانچ ویہکل۔	S.L.V
سٹیچل ملٹری کورٹ، سمری ملٹری کورٹ۔	S.M.C
سال اینڈ میڈیم سائز انٹر پرائز ڈویلپمنٹ اتھارٹی۔	S.M.E.D.A
سال اینڈ میڈیم سائز انٹر پرائز۔	S.M.Es
سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز لمیٹڈ۔	S.N.G.P.L
سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل۔	S.N.S.C
ٹاف آفیسر۔	S.O
سٹیٹ اوپن انٹر پرائز۔	S.O.Es
سائز نیوٹیکیشن اینڈ رینجنگ۔	S.O.N.A.R
سٹینٹ آف کوائفیکیشن۔	S.O.Q
سیوا اور سولز۔	S.O.S
سپرٹنڈنٹ آف پولیس۔	S.P
سعودی پولیس ایجنسی۔	S.P.A
سوسائٹی فار دی پروفیشن آف کروئی ٹوائٹیمبلو۔	S.P.C.A
سعودی پاک کمرشل بینک۔	SPCB
سوسائٹی فار دی پروفیشن آف کروئی ٹوچلڈرن۔	S.P.C.C
سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (جرمنی) سٹریٹجک پلانز ڈویژن۔	S.P.D
سوشل پالیسی اینڈ ڈویلپمنٹ سنٹر۔	S.P.D.C
سینٹیو پرائس ایڈیکس۔	S.P.I
سوسائٹی فار پرومونگ سائنٹیفک ٹالج۔	S.P.P
شاہین پی ٹیلیویشن۔	S.P.T.V
سٹیچل پریزنٹ ویہکل۔	SPV
شارٹ رینج بیل اسٹک میزائل۔	S.R.B.M
سائنس ریسرچ کونسل۔	S.R.C
سٹیچوئری ریکوئیری آرڈر۔	S.R.O
سرحد رول سپورٹ کارپوریشن۔	S.R.S.C

سجیکٹ سپیشلسٹ۔	S.S
سندھ سید کارپوریشن۔	S.S.C
سوئی سدرن گیس کمپنی۔	S.S.G.C
سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس۔	S.S.P
سوویت سوشلسٹ ریپبلک۔	S.S.R
سٹیلٹس فار ٹیلی کمیونیکیشن ایپلی کیشنز اینڈ ریسرچ (یورو پیئن کنسورشیم)۔	S.T.A.R
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ۔	S.T.B.B
سب سکراپیر ڈریک ڈائمنگ۔	S.T.D
سائمنٹک اینڈ ٹیکنالوجیکل ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔	S.T.E.D.E.C
شالیمار ٹیلیویشن نیٹ ورک۔	S.T.N
سوڈان نیوز ایجنسی۔	SUNA
سٹیشل یونائیٹڈ نیشنل فز فاریکناک ڈویلپمنٹ۔	SUNFED
سپیس اینڈ اپر لیمٹا سفیر ریسرچ کمپنی۔	SUPARCO
سینٹر واکس پریڈنٹ، سچو ریڈ و پیر پریشر۔	S.V.P
سאותھ ویسٹ افریقہ پیپلز آرگنائزیشن۔	SWAPO
سالڈ ویسٹ منیجمنٹ۔	SWM
سیکٹری، ٹیکنڈ، سیکشن۔	Sec.
سیکٹریٹ۔	Sectt.
سارجنٹ۔	Sergt.
سوسائٹی سوشلسٹ۔	Soc.
سولیٹر جنرل۔	Sol. Gen.
سکیئر۔	Sq.
سکواڈرن لیڈر۔	Sqn. Ldr.
سینئر سسر۔	Sr.
سپرینٹنڈنٹ۔	Supt.
سرجن سرجری۔	Surg.



ٹریولنگ الاؤنس۔	T.A
ٹیلیفونل اسسٹنس بورڈ۔	T.A.B
ٹیرسٹ اینڈ ڈسٹریبوشنل ایگٹ۔	T.A.D.A

ٹیکس ایمنسٹی سکیم۔	T.A.S
ٹیو برکلو سس۔	T.B
تاریڈ و بوٹ ڈسٹرائز۔	T.B.D
ٹیکنیکل پیریئر نوٹریڈ۔	T.B.T
ٹرانس کینیڈا لائسنس، ٹیکنیکل کواریشن ایڈمنسٹریشن۔	T.C.A
ڈی سٹیزن فاؤنڈیشن۔	TCF
تھر کول مائننگ کمپنی۔	T.C.M.C
ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان۔	T.C.P
تمغہ دفاع، ٹیچرز ڈیپلومہ۔	T.D
تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی۔	T.D.A
ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان۔	T.D.A.P
ٹریڈ اینڈ ڈویلپمنٹ کمیٹی۔	T.D.C
ٹورزم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب / پاکستان۔	T.D.C.P
ٹیلنٹ انڈومنٹ فنڈ۔	TEF
ٹیچنگ آف انگلش بطور فارن لیگنوج۔	T.E.F.L
ٹریڈنگ انجینئرنگ اینڈ مانیٹنگ ایجنسی۔	T.E.P.A
ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ڈویلپمنٹ ٹریڈنگ اتھارٹی۔	T.E.V.T.A
ٹرم فنانس سرٹیفکیٹ۔	T.F.C
ٹرانسپیرینسی انٹرنیشنل۔	TI
ٹیلیفون انڈسٹریز آف پاکستان۔	T.I.P
ٹیکسٹائل انڈسٹریل ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سنٹر۔	T.I.R.D.C
ٹیکس انٹیلی جنس سسٹم۔	TIS
ٹیکسٹائل مانیٹرنگ باڈی۔	T.M.B
ٹیلی گرافک مٹی آرڈر۔	T.M.O
ٹرانس نیشنل کارپوریشن۔	T.N.Cs
تنظیم نفاذ شریعت محمدی۔	TNSM
ٹیگراف آفیسر ٹرن اوور ٹریڈری آفیسر۔	T.O
ٹیسٹ آف انگلش اینڈ فریج لیگنوج۔	T.O.E.F.L
ٹیسٹ آف انگلش فار انٹرنیشنل کمیونیکیشن۔	T.O.E.I.C

تمغہ قائد اعظم۔	T.Q.A
تھریڈیکٹر آرگنائزیشنز۔	T.S.Os
ٹیلیگراف ٹرانسفر ٹرانزیکل میٹری۔	T.T
ٹریولنگ ٹکٹ چیکر۔	T.T.C
ٹریولنگ ٹکٹ ایگزامینر۔	T.T.E
تحریک طالبان پاکستان۔	TTP
ٹوٹل ٹیکس ریٹ۔	TTR
ٹیلی ویژن۔	T.V
ٹرانس ورلڈ ائر لائنز۔	T.W.A
ٹیکنیکل ٹیکنالوجی۔	tech.
ٹمبر پچر۔	temp.



یوٹائیٹڈ عرب ایمرٹس۔	U.A.E
یوٹائیٹڈ عرب ریپبلک۔	U.A.R
ان مینڈ ایریل ویٹیکل۔	U.A.V.
یوٹائیٹڈ بینک لمیٹڈ۔	U.B.L
یونین آف سنٹرل افریقہ سٹیشن۔	U.C.A.S
ایر ڈویژن کلرک۔	U.D.C
سنٹرل افریقن کسٹمز اینڈ اکٹا مک یونین۔	U.D.E.A.C
کسٹمز یونین آف ویسٹ افریقن سٹیشن۔	U.D.E.A.O
یونی لیرل ڈیکلیریشن آف انڈی پینڈنس۔	U.D.I
یونین آف سنٹرل افریقن سٹیشن۔	U.E.A.C
یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی۔	U.E.T
آن آڈیٹ فائینڈ فلائنگ آبجیکٹ۔	U.F.O
یونیورسٹی گرانٹس کمیشن۔	U.G.C
الزہابی فریکوئنسی۔	U.H.F
یوٹائیٹڈ گنگدم۔	U.K
ارجنٹ میل سروس۔	U.M.S
یونیورسٹی آف منیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی۔	U.M.T

- یونائیٹڈ نیشنز - U.N
- یونائیٹڈ نیشنز انٹرنیشنل ایجنسی - U.N.A.E.C
- یونائیٹڈ نیشنز کمیشن - U.N.C.C
- یونائیٹڈ نیشنز کمیشن آف انڈیا پاکستان - U.N.C.I.P
- یونائیٹڈ نیشنز کانفرنس آن دی لاء آف میز - U.N.C.L.O.S
- یونائیٹڈ نیشنز کانفرنس آن ڈی سٹریٹجکس - U.N.C.O.D
- یونائیٹڈ نیشنز کانفرنس آن سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ڈویلپمنٹ - U.N.C.S.T.D
- یونائیٹڈ نیشنز کانفرنس آن ٹریڈ اینڈ ڈویلپمنٹ - U.N.C.T.A.D
- یونائیٹڈ نیشنز ڈرگ کنٹرول پروگرام - U.N.D.C.P
- یونائیٹڈ نیشنز ڈس ایجنٹ آف زور فورس - U.N.D.O.F
- یونائیٹڈ نیشنز ڈویلپمنٹ پروگرام - U.N.D.P
- یونائیٹڈ نیشنز ڈیزاسٹر ریلیف آرگنائزیشن - U.N.D.R.O
- یونائیٹڈ نیشنز اکنامک کمیشن فار ایشیا اینڈ دی فار ایٹ - U.N.E.C.A.F.E
- یونائیٹڈ نیشنز اکنامک اینڈ ڈویلپمنٹ ایجنسی - U.N.E.D.A
- یونائیٹڈ نیشنز اکنامک اینڈ ایسپلائمنٹ کمیشن - U.N.E.E.C
- یونائیٹڈ نیشنز ایمرجنسی فورس - U.N.E.F
- یونائیٹڈ نیشنز انوائزمنٹ پروگرام - U.N.E.P
- یونائیٹڈ نیشنز اکنامک اینڈ سوشل کمیشن فار ایشیا اینڈ دی پسیفک - UNESCAP
- یونائیٹڈ نیشنز ایجوکیشنل سائنٹیفک اینڈ کچلر آرگنائزیشن - U.N.E.S.C.O
- یونائیٹڈ نیشنز فنڈ فار ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ - U.N.F.A.D
- یونائیٹڈ نیشنز جنرل اسمبلی - U.N.G.A
- یونائیٹڈ نیشنز ہائی کمشنر فار ریفریج - U.N.H.C.R
- یونائیٹڈ نیشنز ہیومن رائٹس کمیشن - U.N.H.R.C
- یونائیٹڈ نیشنز انفارمیشن سنٹر - U.N.I.C
- یونائیٹڈ نیشنز انٹرنیشنل چلڈرنز ایمرجنسی فنڈ - U.N.I.C.E.F
- یونائیٹڈ نیشنز انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن - U.N.I.D.O
- یونائیٹڈ نیشنز انڈیا پاکستان آف زور ویشن مشن - U.N.I.P.O.M
- یونائیٹڈ نیشنز انٹرنیشنل فار ٹریڈنگ اینڈ ریسرچ - U.N.I.T.A.R
- یونائیٹڈ نیشنز ملٹری آف زور و گرپ فار انڈیا پاکستان - U.N.M.O.G.I.P
- یونائیٹڈ نیشنز آرگنائزیشن - U.N.O
- یونائیٹڈ نیشنز کوآرڈینیٹر فار ہیومن رائٹس نو افغانستان - U.N.O.C.H.A

یونائیٹڈ نیشنز فنڈ فار پاپولیشن ایکٹوٹیز۔	U.N.P.A
یونائیٹڈ نیشنز ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی۔	U.N.R.W.A
یونائیٹڈ نیشنز ٹیکنیکل ایڈوائزرز بورڈ۔	U.N.T.A.B
یونائیٹڈ نیشنز ٹرسٹی شپ کونسل۔	U.N.T.C
یونائیٹڈ نیشنز ٹروس سپرویزرن آرگنائزیشن۔	U.N.T.S.O
یونیورسٹی آف سٹریٹجک کور۔	U.O.T.C
یونائیٹڈ پریس آف امریکہ (نیوز ایجنسی) یونائیٹڈ پراگریسوالائنس۔	U.P.A
یونائیٹڈ پریس آف انڈیا (نیوز ایجنسی)۔	U.P.I
ان انٹریڈ پاور سلائی یونیٹائیڈ پی سکیل۔	UPS
یونیورسل پوسٹل یونین۔	U.P.U
یونائیٹڈ سٹیشن۔	U.S
یونائیٹڈ سٹیشن آف امریکہ یونائیٹڈ سٹیشن آرمی۔	U.S.A
یونائیٹڈ سٹیشن ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ۔	U.S.A.I.D
اُردو سائنس بورڈ۔	U.S.B
یونٹیڈ سٹورز کارپوریشن۔	U.S.C
یونین آف سال فارمرز۔	U.S.F
یونائیٹڈ سٹیشن آف انڈونیشیا۔	U.S.I
یونائیٹڈ سٹیشن انفارمیشن سروس۔	U.S.I.S
یونائیٹڈ سٹیشن سٹرٹجک پٹرولیم ریزرو۔	U.S.S.P.R
یونین آف سوویت سوشلسٹ ریپبلکس (روس)۔	U.S.S.R
یونیورسٹی ٹریننگ کور۔	U.T.C
یونائیٹڈ یمن ریپبلک۔	U.Y.R



وولٹ۔	V
ویلیو ایڈڈ ٹیکس۔	V.A.T
واکس چانسلر و کٹوریہ کراس (اعزاز)۔	V.C
ویڈیو کمپیکٹ ڈسک۔	V.C.D
ویڈیو کیسٹ پلیئر۔	V.C.P
ویڈیو کیسٹ ریکارڈر۔	V.C.R
وینیرل ڈیزیز۔	V.D
ویزیوئل ڈسپلے یونٹ۔	V.D.U

ویری ہائی فریکوئنسی۔	V.H.F
ویری امپورٹنٹ پرسن۔	V.I.P
وائس آف امریکہ۔	V.O.A
وائس آف جرمنی۔	V.O.G
وائس پریذیڈنٹ ویری پرسنل۔	V.P
وکیلو پے ایمل پوسٹ۔	V.P.P
وائٹری ریٹائرمنٹ سکیم۔	V.R.S
ویٹرنری سرجن وائٹل سٹیلنگس۔	V.S
وائٹری سپریشن سکیم۔	V.S.S
وٹیکل فیک آف اینڈ لینڈنگ۔	V.T.O.L
وٹیکوٹپ ریکارڈر۔	V.T.R
وٹچول یونیورسٹی۔	V.U
یونیورسٹی۔	Varsity
وکیٹری آف یورپ ڈے (8 مئی 1945ء)۔	VE.Day
والیوم۔	Vol.



واٹ۔	W
ویمین ایکشن فورم۔	W.A.F
ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم یوتھ۔	W.A.M.Y
وائٹ ایریا نیٹ ورک (کمپیوٹر)۔	W.A.N
وائٹ ایشیا اینڈ نارٹھ افریقہ۔	W.A.N.A
وائٹ لیس ایپلی کیشن پروٹوکول۔	W.A.P
وائٹ اینڈ پاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی۔	W.A.P.D.A
وار اکیڈمی ریپ۔	W.A.R
وائٹ اینڈ سٹی نیشن ایجنسی۔	W.A.S.A
وائٹ ایگلوسکیسن پروٹیسٹنٹس۔	WASP
ورلڈ اسمبلی آف یوتھ۔	W.A.Y
ورلڈ بینک۔	W.B
ورلڈ باسکٹ ایسوسی ایشن وچ بورڈ ایوارڈ۔	W.B.A
وچ بورڈ کیشن وائٹ بلڈ سیل ورلڈ باسکٹ فیڈریشن۔	W.B.C
ورلڈ اکاؤنٹ فورم۔	W.F

ویسٹرن یورپین یونین۔	W.E.U
ورلڈ فیڈرل گورنمنٹ۔	W.F.G
ورلڈ فوڈ پروگرام۔	W.F.P
ورلڈ فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز۔	W.F.T.U
ورلڈ فیڈریشن آف یونائیٹڈ نیشنز ایسوسی ایشن۔	W.F.U.N.A
ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن۔	W.H.O
ویسٹ انڈیز کرکٹ بورڈ آف کنٹرول۔	W.I.C.B.C
ورلڈ اسلامک کونسل آف کلچر اینڈ آرٹس۔	W.I.C.C.A
ورلڈ اسلامک مشن۔	W.I.M
ورلڈ انٹیلیجنس سروسز پر اپنی آرگنائزیشن۔	W.I.P.O
ویمنز انٹرنیشنل ٹینس ایسوسی ایشن۔	W.I.T.A
وفاقی محتسب۔	W.M
ویمنز آف ماس ڈسٹرکشن۔	W.M.D
ورلڈ میٹیریل بوجیکل آرگنائزیشن۔	W.M.O
وارنٹ آفیسر وار آفس۔	W.O
ویسٹ پیجر باسکٹ۔	W.P.B
ہولسلی پرائس انڈیکس۔	W.P.I
ورلڈ ریورسز انٹینٹیوٹ۔	WRI
ورلڈ سکواش فیڈریشن۔	W.S.F
ویسٹرن سومالی لبریشن فرنٹ۔	W.S.L.F
ویمنز ٹینس ایسوسی ایشن۔	W.T.A.
ویمنز ٹینس ایسوسی ایشن آف پاکستان۔	W.T.A.
ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن ورلڈ ٹورزم آرگنائزیشن۔	W.T.
ورلڈ ٹریڈ یونین کانگریس۔	W.T.U
ویمنز وائٹری سروس۔	W.V
ورلڈ وائڈ انٹرنیٹ ایسوسی ایشن۔	W.W.E
ورلڈ وائڈ لائف فنڈ۔	W.V
ورلڈ وائڈ ویب۔	W.V
وگ آفیسر۔	W.V
ویٹ۔	W.V



ایکسپورٹ آف گڈز اینڈ سروسز۔
ایکسٹینسویل ہائپر ٹیکسٹ مارک اپ لینگویج (کمپیوٹر لینگویج)۔
کرسس۔

XGS
X.H.T.M.L
X.mas



بین عرب ریپبلک (شمالی یمن)۔
یوتھ ہاسٹل ایسوسی ایشن۔
یوتھ انو-سٹمٹ پروموشن سوسائٹی۔
ایک میگزین کرکچن ایسوسی ایشن۔
ایک میگزین مسلم ایسوسی ایشن۔
ایئر اوور رائٹر۔
ایک ویمنز کرکچن ایسوسی ایشن۔

Y.A.R
Y.H.A
Y.I.P.S
Y.M.C.A
Y.M.M.A
YoY
Y.W.C.A



زکوۃ کونسل، ضلع کونسل۔
زیر وازر جی تھرمونیوکلیر اسمبلی۔
زیر وٹھ لاء آف تھرموڈائنامکس۔
زیر واپار لیشن گرو تھ۔
زوالوجیکل سوسائٹی۔
زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ۔

Z.C
Z.E.T.A
Z.L.T
Z.P.G
Z.S
Z.T.B.L

عسکری مخففات

ایئنی کرافٹ۔
ایئنی کرافٹ گن۔
ایئنی بلاسٹک میزائلز۔
ایئر کرافٹس مین اریا کمانڈر آرمرڈ کور۔
ایگزیکٹو کیڈٹ کور۔
ایئر کموڈور۔
ایئر چیف مارشل۔

A.A
A.A.D
A.B.M
A.C
A.C.C
A.Cde
A.C.M

ایڈجوٹنٹ۔	Adjt.
ایڈمرل۔	Adm.
آرمی ایجوکیشن کور۔	A.E.C
ایزبورن اری وارنٹک اینڈ کنٹرول۔	AEWC
آرٹھ فورسز سپریم کمانڈر۔	A.F.S.C
ایزگنز۔	A.G
آرمی ہیڈ کوارٹرز۔	A.H.Q.
ایز مارشل۔	A.M
آرمی میڈیکل کالج آرمی میڈیکل کور۔	A.M.C
آرمی میڈیکل سروس۔	A.M.S
آرمی آرڈر۔	A.O
آرمی آرڈیننس کور۔	A.O.C
آرمی آرڈیننس ڈپو۔	A.O.D
آرمی فزیکل ٹریننگ کور۔	A.P.T.C
آرمی ریگولیشنز۔	A.R
آرمی ریماؤنٹ ڈیپارٹمنٹ۔	A.R.D
ایز ریڈ پریکاشن۔	A.R.P
ایز ریڈ وارڈن۔	A.R.W
ایٹنی سب میرین۔	A.S
ایٹنی سب میرین ایکشن۔	A.S.A
ایٹنی سب میرین بیرئیر۔	A.S.B
آرمی سپلائی کور۔	A.S.C
آرمی سٹریٹجک فورس کمانڈ۔	ASFC
آرمی ٹرانسپورٹ سروس۔	A.T.S
ایز بورن وارنٹک اینڈ کنٹرول سسٹم۔	A.W.A.C.S
آرمی ویلفیئر ٹرسٹ۔	A.W.T
بٹالین۔	Batt.
بریگیڈ میجر۔	B.M
بریگیڈ میئر۔	Brig.
کیپٹن۔	Capt.
کالج آف ایڈوانسڈ ایئر ٹریننگ۔	C.A.E

چیف آف اسٹاف۔	C.A.S
کموڈور۔	Cde.
کمانڈر۔	Cdr.
کیڈٹ۔	Cdt.
چیف آف جنرل اسٹاف۔	C.G.S
کمانڈر ان چیف۔	C-in-C
کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس۔	C.M.A
کنٹرولر آف ملٹری ہیڈ کوارٹر، کمانڈ ملٹری اسپتال۔	C.M.H
کور آف ملٹری پولیس۔	C.M.P
چیف ملٹری آفیسر۔	C.M.O
چیف آف نیول اسٹاف۔	C.N.S
کمانڈنگ آفیسر۔	C.O
چیف آف آرمی اسٹاف۔	C.O.A.S
کلوٹل (کرنل)۔	Col.
کمپنی۔	Coy.
کمپنی سارجنٹ میجر۔	C.S.M
فارورڈ اسٹرکٹرولر۔	F.A.C
فیلڈ جنرل کورٹ مارشل۔	F.G.C.M
فلائٹ لیفٹیننٹ۔	Flt.Lt.
فیلڈ مارشل۔	F.M
فلائٹنگ آفیسر، فیلڈ آفیسر۔	F.O
فالوآن فورسز ایک۔	F.O.F.A
فلائٹ سارجنٹ۔	Flt.Sgt.
جنرل ڈیوٹی پائلٹ۔	G.D.Pilot
جنرل۔	Gen.
جنرل ہیڈ کوارٹر۔	G.H.Q
جنرل آفیسر کمانڈنگ۔	G.O.C
انٹیلی جنس کور۔	I.C
انٹرکانی نیشنل بلاسٹک میزائل۔	I.C.B.M
انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ فار سٹریٹجک سٹڈیز۔	I.I.S.S
انٹرمیڈیٹ رینج نیوکلیئر فورس۔	I.N.F

انٹرمیڈیٹ ریج بلاسنگ میزائل۔	I.R.B.M
انٹرسروسز سلیکشن بورڈ۔	I.S.S.B
جونیئر کیڈٹ کور۔	J.C.C
جونیئر کیشنڈ آفیسر۔	J.C.O
جونیئر کیڈٹ سکول۔	J.C.S
جائٹ چیف آف سٹاف کمیٹی۔	J.C.S.C
جائٹ سروسز پری کیڈٹ ٹریننگ سکول۔	J.S.P.C.T.S
لائٹ کبٹ ائر کرافٹ۔	L.C.A
لک آؤٹ پوسٹ۔	L.O.P
لائس سارجنٹ۔	L.Sgt.
لیفٹیننٹ۔	Lt.
لیفٹیننٹ کولونل (کرنل)۔	Lt. Col.
لیفٹیننٹ جنرل۔	Lt. Gen.
میجر۔	Maj.
ملٹری اسٹیٹ آفیسر۔	M.E.O
ملٹری انجینئرنگ سروس۔	M.E.S
مشین گن۔	M.G
مشین گن کور۔	M.G.C
ماسٹر جنرل آف آرڈیننس سپلائی۔	M.G.O.S
ملٹری انٹیلی جنس۔	M.I
میڈیکل آفیسر۔	M.O
ٹان کیشنڈ آفیسر۔	N.C.O
نیول ہیڈ کوارٹرز۔	N.Hqs.
نیوکلیر شپ۔	N.S
آفیسر کمانڈنگ۔	O.C
ادر ریٹکس۔	O.R
آفیسر ٹریننگ کور۔	O.T.C
آفیسر ٹریننگ سکول۔	O.T.S
پاکستان آری ایکٹ۔	P.A.A
پاکستان آرمرڈ کور۔	P.A.C
پاکستان ائرفورس۔	P.A.F

پاکستان ایئر فورس اکیڈمی۔	PAFA
پاکستان آرمی آرڈیننس کور۔	P.A.O.C
پاکستان آرڈر سروس بورڈ۔	P.A.S.Board
پاکستان ایئر فورس ویمین ایسوسی ایشن۔	PIFWA
فلسطین لبریشن آرمی، پیپلز لبریشن آرمی (چمن)۔	P.L.A
پاکستان ملٹری اکیڈمی۔	P.M.A
پاکستان نیوی۔	P.N
پرزنز آف وار۔	PoW
کوارٹر ماسٹر جنرل۔	Q.M.G
کوارٹر ماسٹر سارجنٹ۔	Q.M.S
ریزیڈنٹ مرل۔	R.A
ریزرو آف ایئر فورس آفیسر۔	R.A.F.O
ریپبلیکن سٹوڈنٹ فورس۔	R.D.F
سہ ماہی آر جیو نیشن۔	S.A.A
سارجنٹ۔	Sgt.
شب از شہیل نیو یو کیٹھن سسٹم۔	S.I.N.S
سکواڈرن لیڈر۔	S.Ldr.
شارٹ سروس ریگولر کمیشن۔	SSRC
ٹارپیڈو بوٹ۔	T.B
ٹینک کور۔	T.C
تمغہ جرات۔	T.J
تمغہ خدمت۔	T.K
ٹرائی انٹرنیشنلین (دھاکہ فیئر موادر)۔	T.N.T
وائس چیف آف آرمی سٹاف۔	V.C.O.A.S
ویمین ایگزیکٹو آرمی کور۔	W.A.A.C
ویمین ایگزیکٹو آرمی ایئر فورس سروس۔	W.A.A.F.S
ونگ کمانڈر۔	W.Cdr.
ویمین لینڈ آرمی۔	W.L.A
وارنٹ آفیسر۔	W.O

☆☆☆☆☆

سیپورٹس مخففات

ایمپورا-تھلیٹکس ایسوسی ایشن۔	A.A.A
ایشین ایمپورا-تھلیٹکس ایسوسی ایشن۔	A.A.A.A
افریقن ایتھلیٹکس چیمپین شپ۔	A.A.C
ایسوسی ایشن آف افریقن نیشنل اولمپک کمیٹی۔	A.A.N.O.C
ایشین ایمپور سوئمنگ فیڈریشن۔	A.A.S.F
ایمپور باکسنگ ایسوسی ایشن۔	A.B.A
ایشین بیڈمنٹن کنفیڈریشن۔	A.B.C
ایشین بلیئر ڈز اینڈ سنوکر فیڈریشن۔	A.B.S.F
آسٹریلین کرکٹرز ایسوسی ایشن۔	A.C.A
آسٹریلین کرکٹ بورڈ۔	A.C.B
ایشین کنفیڈریشن آف بلیئر ڈز سپورٹس۔	A.C.B.S.
ایشین کرکٹ کونسل۔	A.C.C
انٹلی ڈو چنگ آرگنائزیشن آف پاکستان۔	ADOP
ایشین فٹبال کنفیڈریشن۔	AFC
آسیان فٹبال فیڈریشن۔	A.F.F
ایشین گیمز فیڈریشن۔	A.F.G
آر جی فیڈریشن آف پاکستان۔	A.F.P
ایشین ہاکی فیڈریشن۔	A.H.F
ایشین لیڈیز ہاکی ایسوسی ایشن۔	A.L.H.A
ایسوسی ایشن آف نیشنل اولمپک کمیٹیوز آف افریقہ۔	A.N.O.C.A
ایشین پروفیشنل گالفز ایسوسی ایشن۔	A.P.G.A
آل پاکستان لان ٹینس ایسوسی ایشن۔	A.P.L.T.A
ایمپور روٹنگ ایسوسی ایشن آف دی ایسٹ۔	A.R.A.E
ایشین رینگ کانفرنس۔	A.R.C
ایمپور سوئمنگ ایسوسی ایشن۔	A.S.A
ایشین سکواش فیڈریشن۔	A.S.F
ایسوسی ایشن آف ٹینس پروفیشنلو۔	A.T.P
ایشین ٹیبل ٹینس یونین۔	A.T.T.U
ایشین والی بال کنفیڈریشن۔	A.V.C

بلوچستان کرکٹ ایسوسی ایشن۔	B.C.A
بود ڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا۔	B.C.C.I
برج فیڈریشن آف ایشیا ایجوڈٹل ایسٹ۔	B.F.A.M.E
میس بال فیڈریشن آف پاکستان۔	B.E.P
بلوچستان سپورٹس رائٹرز ایسوسی ایشن۔	B.S.W.A
کرکٹ آسٹریلیا۔	C.A
چیف آف اسٹاف چیئنگ کپ (پولو)۔	C.A.S.C.C
کرکٹرز بینیفٹ فنڈ سیریز۔	C.B.F.S
چیس فیڈریشن آف پاکستان۔	C.F.P
کامن ویلتھ گیمز فیڈریشن۔	C.G.F
کونسل آف انٹرنیشنل ملٹری سپورٹس۔	C.I.S.M
کونسل آف پاکستان سپورٹس ایڈیٹرز۔	C.P.S.E
ڈیوس کپ۔	D.C
ڈسٹرکٹ فٹبال ایسوسی ایشن۔	D.F.A
ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن۔	D.H.A
ڈویڈنل سپورٹس آفیسر۔	D.S.O
ڈومیسٹک ٹورنامنٹ مانیٹرنگ کمیٹی۔	D.T.M.C
امارات کرکٹ بورڈ انگلش کرکٹ بورڈ۔	E.C.B
فٹبال ایسوسی ایشن۔	F.A
انٹرنیشنل باسکٹ بال فیڈریشن۔	F.I.B.A
فیڈریشن آف انٹرنیشنل کرکٹ ایسوسی ایشن۔	FICA
فیڈریشن انٹرنیشنل ڈی فٹبال ایسوسی ایشن۔	F.I.F.A
فیڈریشن انٹرنیشنل ڈی ہاکی۔	F.I.H
فیڈریشن انٹرنیشنل ڈی پولو۔	F.I.P
انٹرنیشنل موٹر رینگ فیڈریشن۔	F.I.S.A
فیڈریشن انٹرنیشنل ڈی والی بال۔	F.I.V.B
فریئر سپورٹس رائٹرز ایسوسی ایشن۔	F.S.W.A
فیوچر ٹوریز پروگرام۔	FTP
انٹرنیشنل ایسپورٹس تھلیٹکس فیڈریشن۔	I.A.A.F
انٹرنیشنل ایسپورٹس کراٹے فیڈریشن۔	I.A.K.F
انٹرنیشنل باسکٹ فیڈریشن۔	I.B.F

انٹرنیشنل پلیئر ڈرائیڈ سنو کر فیڈریشن۔	I.B.S.F
انٹرنیشنل کرکٹ کونسل۔	I.C.C
انڈین کرکٹ لیگ۔	I.C.L
انٹرنیشنل فیڈریشن آف باڈی بلڈرز۔	I.F.B.B
انٹرنیشنل جوڈو فیڈریشن۔	I.J.F
انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی۔	I.O.C
انڈین پریمیر لیگ۔	I.P.L
انٹرنیشنل سوسائٹس فیڈریشن۔	I.S.F
انٹرنیشنل سکواش پلیئرز ایسوسی ایشن۔	I.S.P.A
انٹرنیشنل سکواش ریکش فیڈریشن۔	I.S.R.F
انٹرنیشنل ٹینس فیڈریشن۔	I.T.F
انٹرنیشنل ویمن کرکٹ کونسل۔	I.W.C.C
انٹرنیشنل ویٹ لفٹنگ فیڈریشن۔	I.W.F
کراچی سٹی کرکٹ ایسوسی ایشن۔	K.C.C.A
لیگ بیٹوروکٹ۔	L.B.W
لاہور سٹی کرکٹ ایسوسی ایشن۔	L.C.C.A
لاہور ڈویژن کرکٹ ایسوسی ایشن۔	L.D.C.A
لان ٹینس ایسوسی ایشن۔	L.T.D
میری لیون کرکٹ کلب (برطانیہ) ممبر آف کاؤنٹی کونسل۔	M.C.C
ممبر آف انٹرنیشنل کرکٹ کونسل۔	M.I.C.C
میٹر انٹرنیشنل سکواش ٹورنامنٹ کونسل۔	M.I.S.T.C
میٹر انٹرنیشنل پروفیشنل ٹینس کونسل۔	M.I.P.T.C
نیشنل کرکٹ اکیڈمی۔	NCA
نیشنل پیرالیمپکس کمیٹی۔	NPC
نیوزی لینڈ کرکٹ کونسل۔	N.Z.C.C
اولمپک کونسل آف ایشیا۔	O.C.A
پنجاب ایمپورا جمہلیکس ایسوسی ایشن۔	P.A.A.A
پاکستان ایمپورا جمہلیکس فیڈریشن۔	P.A.A.F
پاکستان ایمپورا باسکٹ بال فیڈریشن۔	P.A.B.F
پاکستان ائرفورس۔	P.A.F
پاکستان ائرفورس اکیڈمی۔	P.A.F.A

پاکستان ایچورسکواش فیڈریشن۔	P.A.S.F
پاکستان ایچورسریسلنگ فیڈریشن۔	P.A.W.F
پاکستان بیڈمنٹن فیڈریشن۔	P.B.F
پاکستان بلیئرڈز اینڈ سنو کرایسوی ایشن۔	PBSA
پاکستان بلیئرڈز اینڈ سنو کرفیڈریشن۔	P.B.S.F
پاکستان کرکٹ بورڈ۔	P.C.B
پاکستان چیس فیڈریشن، پاکستان سائبرکھلک فیڈریشن۔	P.C.F
پاکستان گالف فیڈریشن۔	P.G.F
پاکستان ہاکی فیڈریشن۔	P.H.F
پاکستان جوڈو اینڈ کراٹے بورڈ۔	P.J.K.B
پاکستان جونیئر سپورٹس ایسوسی ایشن۔	P.J.S.A
پاکستان کک باکسنگ ایسوسی ایشن پروفیشنل کراٹے ایسوسی ایشن۔	P.K.A
پریمیر لیگ قباہل۔	PLF
پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن۔	P.O.A
پاکستان آئیٹیمسٹ سیلنگ ایسوسی ایشن۔	P.O.S.A
پاکستان پریمیر قباہل لیگ۔	PPFL
پاکستان روٹنگ فیڈریشن۔	P.R.F
پروفیشنل سکواش ایسوسی ایشن۔	P.S.A
پاکستان سپورٹس بورڈ۔	P.S.B
پاکستان شوٹنگ بال فیڈریشن۔	P.S.B.F
پاکستان سکواش فیڈریشن، پاکستان سوئمنگ فیڈریشن۔	P.S.F
پاکستان سپورٹس ٹرسٹ۔	PST
پاکستان سپورٹس رائٹرز فیڈریشن۔	P.S.W.F
پاکستان ٹینس فیڈریشن۔	PTF
پاکستان ویٹرزز کرکٹ ایسوسی ایشن۔	PVCA
پاکستان والی بال فیڈریشن۔	P.V.F
پاکستان ویمنز کرکٹ کنٹرول ایسوسی ایشن۔	P.W.C.C.A
پاکستان ریسلنگ فیڈریشن۔	P.W.F
پاکستان ویٹ لفٹنگ فیڈریشن۔	P.W.L.F
پاکستان ویمنز سپورٹس بورڈ۔	P.W.S.B
پاکستان یانٹنگ ایسوسی ایشن۔	P.Y.A

حالات حاضرہ

لال مسجد آپریشن، اسلام آباد

10 تا 3 جولائی 2007ء لال مسجد اور جامعہ حصصہ کے خلاف آپریشن میں نائب خطیب لال مسجد مولانا عبدالرشید غازی، ان کی والدہ 150 سے زائد عسکریت پسند جاں بحق اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ آپریشن میں پاک فوج کے ایک میجر، کیپٹن سمیت 12 اہلکار شہید اور 32 کے قریب زخمی ہوئے۔ بعد میں آنے والی اطلاعات کے مطابق آپریشن میں تقریباً 300 افراد جاں بحق ہوئے، جبکہ بعض اطلاعات کے مطابق یہ تعداد ہزاروں میں ہونے کا خدشہ بھی ظاہر کیا گیا۔ مولانا عبدالعزیز کی اہلیہ ام حسان اور ان کی بیٹی سمیت 30 خواتین کو بحفاظت نکال لیا گیا جبکہ 20 بچے بھی جان بچا کر نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ 10 جولائی کی صبح 4 بجے مولانا عبدالرشید غازی کے ساتھ مذاکرات کی ناکامی کے بعد بڑا فوجی آپریشن شروع کیا گیا جس میں پاک فوج کے پیپل سرورسز گروپ کے کمانڈرز نے حصہ لیا۔ کمانڈرز نے مسجد اور مدرسے کے اندر داخل ہونے سے قبل بیرونی دیواروں کو گرا دیا۔ سب سے پہلے لال مسجد میں آپریشن کیا گیا۔ لال مسجد پر کنٹرول کے بعد چلڈرن لائبریری سے قبضہ ختم کرایا گیا اور پھر جامعہ حصصہ پر کارروائی کی گئی۔ آپریشن شروع ہوتے ہی اسلام آباد اور راولپنڈی کے تمام ہسپتالوں میں ایمر جنسی نافذ کر دی گئی۔ پولی کلینک اور ہمز کورسجنرز نے گھیرے میں لے لیا اور کسی بھی مریض کو ہسپتال کے اندر جانے کی اجازت نہیں دی گئی جبکہ آپریشن میں جاں بحق وزخمی ہونے والے عسکریت پسندوں اور سیکورٹی فورسز کے اہلکاروں کو سی ایم ایچ اور ایم ایچ راولپنڈی منتقل کیا گیا۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق عبدالرشید غازی اپنے 7 ساتھیوں سمیت کراس فائرنگ میں جاں بحق ہوئے۔ وہ ایک بکر میں تھے۔ سیکورٹی ذرائع نے دعویٰ کیا کہ انہیں خود کو حکام کے حوالے کرنے کے لیے کہا گیا۔ وہ باہر آنے لگے تو انہیں ساتھیوں نے نہیں آنے دیا۔

آپریشن کے دوران گرفتار کئے گئے دو سولہ سالہ کوسہالہ کے پولیس ٹریننگ سنٹر منتقل کر دیا گیا۔ آپریشن کے دوران اسلام آباد انتظامیہ کی طرف سے سارا دن کرنفو میں نرمی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے سیکورٹی سکس کے مکین گھروں میں قید ہو کر رہ گئے۔ معصوم بچے دودھ اور خوراک کے لیے روتے رہے۔ بینک بند ہونے کے باعث سرکاری ملازمین اپنی تنخواہیں بھی نہ لکھوا سکے۔ حکومت اور لال مسجد کے درمیان تنازعہ 22 جنوری 2007ء کو شروع ہوا جس میں مدرسہ کی طالبات نے سات مساجد کو شہید کرنے کے حوالے سے احتجاج کرتے ہوئے ملحقہ چلڈرن لائبریری پر قبضہ کر لیا۔ 13 فروری کو حکومت ایک مسجد کی تعمیر پر رضامند ہو گئی۔ 27 مارچ کو جامعہ حصصہ کی طالبات نے جامعہ فریدیہ کے طلبہ کے ساتھ مل کر ایک مبینہ فوجی خانہ چلانے والی خاتون آنٹی شمیم

کے گھر پر حملہ کر دیا اور آنٹی شیم سمیت اس کی بہو اور چھ ماہ کی چھوٹی بچی کو اغوا کر لیا۔ ان کو تباہ چھوڑا گیا جب انہوں نے دوبارہ قحبہ خانہ نہ چلانے کا اعلان کیا اور اپنے کردار پر معافی مانگی۔ 28 مارچ کو مدرسہ کے طلبہ نے پولیس اہلکاروں کو اغوا کر لیا اور کہا گیا کہ ان پولیس اہلکاروں کو انہوں نے اپنے ساتھیوں کے پڑے جانے کے خلاف احتجاج کے طور پر اغوا کیا تھا۔ 30 مارچ کو طلبہ نے مختلف ویڈیو دکھانوں کا دورہ کیا اور ان کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنا کاروبار بند یا کوئی دوسرا کاروبار شروع کریں۔ چھاپریل کو لال مسجد انتظامیہ نے اپنی شریعت کورٹ قائم کر دی اور اس حوالے سے مختلف درخواستوں کو وصول کرنا اور فتوے جاری کرنا شروع کر دیے۔ اس شریعت کورٹ نے سابق وفاقی وزیر نیلوفر بختیار کے خلاف بھی ایک غیر ملکی سے بغل گیر ہونے کے الزام میں فتویٰ جاری کر دیا اور ان سے کہا کہ وہ اپنے گناہ سے توبہ کریں۔ 10 اپریل کو حکومت نے اعلان کیا کہ اس نے لال مسجد کی ویب سائٹ اور غیر قانونی ریڈیو سٹیشن کو بند کر دیا ہے۔ 18 مئی کو جامعہ فریدیہ کے طلبہ نے 4 پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنالیا جن کو مدرسہ کے 11 طلبہ کی گرفتاری کی پاداش میں یرغمال بنایا گیا۔ 20 مئی کو چوہدری شجاعت نے لال مسجد انتظامیہ کے ساتھ تنازعات کو گفت و شنید کے ذریعے نمٹانے کے لیے دوبارہ کوششیں شروع کیں۔ 23 جون کو جامعہ حصصہ اور جامعہ فریدیہ کے طلبہ و طالبات نے ایک مساج پارلر پر چھاپہ مارا اور 7 چینی باشندوں سمیت 9 افراد کو اغوا کر کے یرغمال بنالیا جن کو اگلے روز چھوڑا گیا۔ 27 جون کو چین نے کہا کہ پاکستان اُس کے شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ 29 جون کو جنرل شرف نے کہا کہ یہاں خود کش بمبار موجود ہیں۔ 3 جولائی کو جامعہ کے طلبہ اور سکیورٹی فورسز کے درمیان تصادم کے نتیجے میں 9 اموات واقع ہوئیں۔ 4 جولائی کو جامعہ حصصہ اور لال مسجد کے خلاف آپریشن کے لیے سکیورٹی فورسز کو بلا لیا گیا۔ اسی دن حکومت کی طرف سے ڈیڈ لائن دو بج کر چالیس منٹ تک جامعہ سے 600 طلبہ و طالبات نے حکومت کے سامنے سر ہٹ کر کیا۔ حکومت کے مطابق 8 روز میں تقریباً 1300 طلبہ و طالبات نے سر ہٹ کر کیا۔ صدر نے ہتھیار ڈال کر خود کو سکیورٹی فورسز کے حوالے کرنے والے طلبہ و طالبات کیلئے پانچ ہزار روپے معاوضہ کا اعلان کیا۔ 4 جولائی کو غازی برادران کے خلاف آپارہ پولیس سٹیشن میں ایف آئی آر کا اندراج کیا گیا جس کے بعد حکومت نے 7 روز تک باقاعدہ اعلان کے بعد آپریشن میں تاخیر کی۔ علماء اور حکومت کے لال مسجد انتظامیہ سے مذاکرات جاری رہے لیکن چلڈرن لائبریری پر قبضہ کے تقریباً چھ ماہ بعد 10 جولائی کی صبح لال مسجد انتظامیہ کے خلاف باقاعدہ آپریشن کیا گیا۔ آپریشن کے دوران لال مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز برقعہ پہن کر باہر نکلنے کی کوشش میں گرفتار ہوئے۔

اسلام آباد کے سیکرٹری سکسٹس میں آپارہ کے قریب لال مسجد کی تعمیر 1966ء میں ہوئی۔ جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے درس نظامی کی تعلیم مکمل کرنے والے راجن پور کے مولانا عبداللہ مولانا یوسف بنوری کی خواہش پر اسلام آباد آئے اور لال مسجد میں امامت اور خطابت شروع کی۔ انہوں نے 1973ء میں لال مسجد میں درس نظامی تعلیم اور حفظ و قرأت کے لیے ایک مدرسے کا آغاز کیا جسے بعد میں جامعہ فریدیہ کے نام سے اسی سیون میں منتقل کر دیا گیا۔ مولانا عبداللہ نے لال مسجد سے ملحق ایک کنال کے پلاٹ پر طالبات کے

لیے 1992ء میں جامعہ سیدہ حصہ قائم کیا۔ مولانا عبداللہ 1998ء کے اوائل میں افغانستان گئے جہاں ان کی ملاقات اسامہ بن لادن اور ملا محمد عمر سے ہوئی۔ مولانا عبداللہ نے پاکستان واپس آ کر اسلام آباد میں ایک بڑا مظاہرہ کیا اور ملک میں اسلامی نظام کی تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا لیکن 17 اکتوبر 1998ء کو مولانا عبداللہ کو لال مسجد کے صحن میں ایک شخص نے فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا۔ انہیں ہسپتال لے جایا جا رہا تھا کہ وہ راستے میں ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔

مولانا عبداللہ کے بعد حکومت نے ان کے بیٹے مولانا عبدالعزیز کو لال مسجد کا خطیب اور ان کے چھوٹے بھائی علامہ عبدالرشید غازی کو نائب خطیب مقرر کیا۔ علامہ عبدالرشید غازی نے قائد اعظم یونیورسٹی سے تاریخ میں ایم اے کیا۔ وہ محکمہ تعلیم میں گریڈ 17 کے افسر بنے اور پھر اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ مولانا عبدالعزیز نے لال مسجد سے ملحقہ تقریباً 6 کتال کے پلاٹ پر جامعہ حصہ کو وسیع کر دیا اور یوں جامعہ حصہ عالم اسلام کی روایتی دینی تعلیم کی بڑی درسگاہ بن گئی۔ وزیرستان میں جب مسلح جنگجوؤں کے خلاف آپریشن کیا گیا تو لال مسجد کے دارالافتاء نے کہا کہ حکومت کا یہ اقدام درست نہیں اور وزیرستان میں ہلاک ہونے والے سرکاری اہلکاروں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ لال مسجد کے اس اقدام پر حکومت نے دونوں بھائیوں کو ملازمتوں سے برطرف کر دیا، تاہم دونوں عملاً اپنے مقاصد پر متحرک رہے۔

حکومت نے کچھ عرصہ قبل اعلان کیا تھا کہ علامہ عبدالرشید غازی ایوان صدر سمیت اسلام آباد میں اہم عمارتوں پر حملے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے، تاہم بعد میں علامہ عبدالرشید غازی کو اس کیس میں بری کر دیا گیا۔ نومبر 2006ء میں اسلام آباد میں 7 مساجد کو غیر قانونی قرار دے کر شہید کر دیا گیا۔ 8 مساجد کو گرائے جانے کا نوٹس جاری کیا گیا اور 81 مساجد کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔ اس کارروائی کے خلاف جامعہ حصہ کی طالبات نے لال مسجد سے ملحقہ سرکاری لائبریری پر قبضہ کر لیا۔ لال مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز نے رد عمل میں یہ کہا تھا کہ ملک میں شریعت نہ ہونے کی وجہ سے مساجد کو شہید کیا گیا۔ ساتھ ہی انہوں نے نفاذ شریعت کی جدوجہد شروع کر دی۔

مولانا عبدالرشید غازی کو "غازی" کا خطاب افغانستان میں سوویت یونین کے خلاف جنگ سے زندہ واپس آنے پر دیا گیا، وہ مارڈ ریٹ تھے لیکن جب ان کے والد مولانا عبداللہ کو لال مسجد کے کپاؤ میں گولی مار کر قتل کیا گیا، اس کے بعد ان کے موقف میں سختی آگئی تھی۔ انہوں نے پوری داڑھی رکھ لی۔ لال مسجد اور جامعہ حصہ کے معاملات میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ بڑے بھائی مولانا عبدالعزیز نے بھی ان کی حوصلہ افزائی کی اور مدرسہ اور مسجد میں اپنا نائب مقرر کر دیا۔ عبدالرشید غازی پہلی بار 2001ء میں منظر عام پر آئے۔ انہوں نے علماء کے ساتھ افغانستان پر امریکی حملے کے خلاف پرزور مہم چلائی اور جلسوں سے خطاب کیا۔ 2004ء میں عبدالرشید نے قبائلی علاقوں میں فوجی آپریشن کی مخالفت کی اور اس کے لیے لال مسجد کا پلیٹ فارم استعمال کیا۔ وہ اپنے بڑے بھائی کے برعکس ٹی وی پر آنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے، میڈیا سے رابطہ بھی وہی کرتے

تھے۔ انہوں نے حکومتی دند سے مذاکرات بھی کیے لیکن مذاکرات ناکام رہے اور سیکورٹی فورسز نے آپریشن شروع کر دیا جس کے نتیجے میں ان کی زندگی کا چراغ گل ہو گیا۔

لیگل فریم ورک آرڈر 2002ء

جنرل پرویز مشرف نے 21 اگست 2004ء کو 1973ء کے آئین کے 29 آرٹیکلز میں ترامیم کر دیں۔ ان ترامیم کے حوالہ سے انہوں نے کہا:

"I am here by making it a part of the constitution through the powers given to me by the supreme court. I do not need assembly's approval."

آئینی ترامیم کا جائزہ:

21 اگست 2004ء کو کی گئی آئینی ترامیم کے تحت

○ اگلے 5 سال کے لئے جنرل مشرف پاکستان کے صدر اور چیف آف آرمی سٹاف ہوں گے۔

○ آئندہ پاکستان میں ملٹری ٹیک اور نہیں ہو سکے گا۔

○ آئین کے آرٹیکل 58 (2) بی کو بحال کر دیا گیا۔

○ صدر اپنی صوابدید کے مطابق جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کا چیئرمین اور سرورسز چیفس مقرر کرے گا۔

○ صدر مملکت آئین کے تحت صوبوں کے گورنرز پر اعظم کے ساتھ صلاح مشورہ کر کے مقرر کریں گے۔

○ سینٹ کے اختیارات کو وسیع کیا گیا۔

○ 5 سال کے لئے صدر اور آرمی چیف بننے کی دستوری ترمیم سمیت تمام ترامیم کو صدر نے قومی اسمبلی کی توثیق سے ماورق قرار دیا۔

○ پارلیمنٹ آئین کی کسی بھی ترمیم کو 2/3 اکثریت سے بدل سکے گی۔

○ صدر صوابدید کے مطابق اسمبلیاں توڑ سکے گا۔

○ صدر کی طرف سے وزیر اعظم اور کابینہ کو برطرف کرنے کی تجویز مسترد کی گئی۔

○ آرٹیکل 324 بحال کیا گیا جس کے تحت صدر سرورسز چیفس اور جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین کی تقرری کا اختیار حاصل کرے گا۔

○ 13 ویں ترمیم ختم کر دی گئی۔

چیف ایگزیکٹو کے جاری کردہ احکامات، قوانین اور ضابطوں کو تحفظ دینے اور اقتدار کی منتقلی کی راہ

ہموار کرنے کے لئے 21 اگست کو جاری کئے گئے لیگل فریم ورک آرڈر 2002ء کی تفصیل:

○ آئین کے کل 29 آرٹیکلز میں تبدیلی کی گئی۔

○ یہ آرڈر فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

○ آئین کے آرٹیکل 17 میں تبدیلی کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ کوئی پارٹی ملک میں فرقہ وارانہ لسانی، علاقائی، منافرت پیدا نہیں کرے گی اور عسکریت پسند گروپ بھی نہیں بنائے گی۔

○ آرٹیکل 17 میں ایک ترمیم کا اضافہ اور کیا گیا ہے کہ ہر پارٹی جماعتی الیکشن کے ذریعے اپنے عہدے دار منتخب کرنے کی پابند ہوگی۔

○ آرٹیکل 41 (7) میں 2 اضافے کئے گئے ہیں۔ یہ آرٹیکل سابقہ ڈیپٹی سٹریٹجک کے ریفرنڈم کو (19 دسمبر 1984ء) تحفظ دینے کے لئے لایا گیا تھا۔

اب اس میں ترمیم کی گئی اور کہا گیا ہے کہ 12 مئی 2002ء کے فیصلہ کی روشنی میں چیف ایگزیکٹو اپنی مقررہ تاریخ کو فیصلہ کر کے یہ عہدہ چھوڑ دیں گے۔

○ 41 (7) میں دوسرا اضافہ یہ کیا گیا کہ جب وہ چیف ایگزیکٹو کا عہدہ چھوڑیں گے اسی روز سے 5 سال کے لئے ملک کے صدر بن جائیں گے۔

○ آرٹیکل 59 اور 51 میں ترمیم کر کے قومی اسمبلی اور سینٹ کی نشستوں میں اضافہ کیا گیا۔

☆ قومی اسمبلی 332 ارکان پر مشتمل ہوگی۔

☆ عام انتخابات میں 5% سے کم ووٹ لینے والی جماعتوں کو خواتین اور اقلیتوں کی نشستیں نہیں ملیں گی۔

☆ سینٹ 100 ارکان پر مشتمل ہوگی۔

اس میں خواتین کی 30 نشستیں ہوں گی۔ اسلام آباد کی 4 نشستیں ہوں گی۔ ان میں 2 جزل ایک خاتون اور ایک فلیکٹو کریٹ کی نشست ہوگی۔

○ آرٹیکل 59 (2) میں ترامیم کے ذریعے سینٹ کے ارکان کی ریٹائرمنٹ کا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔

○ آرٹیکل 62 میں ارکان کی اہلیت کے سلسلہ میں خواتین امیدواروں کے لئے ہدایات ہیں۔

○ آرٹیکل 63 (اے) میں فلوور کراسنگ کے مرتکب افراد کی نااہلی کے سلسلہ میں نئی نشستوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔

○ آرٹیکل 106 میں صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں کو از سر نو متعین کیا گیا ہے۔

○ آئین میں آرٹیکل 152 (A) کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے نیشنل سیکورٹی کونسل بنائی گئی

ہے۔

آرٹیکل 224 میں نئی شقوں کا اضافہ کیا گیا ہے جس میں صدر کو نگران حکومت کی تشکیل کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔

آرٹیکل 260 میں ترمیم کی گئی ہے اور سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں کی تقرری کے ضمن میں صدر مشورہ تو ضرور کریں گے مگر اس کے پابند نہ ہوں گے۔

آرٹیکل 270 (سی) کے اضافے کے ذریعے سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کو تحفظ دیا گیا ہے۔

چنے شیڈول میں ترمیم کے ذریعے احتساب اور مقامی حکومتوں کے نظام سیاسی جماعتوں میں انتخابات کرانے کے لئے سیاسی اصلاحات، مالیاتی اصلاحات اور پولیس اصلاحات کو تحفظ دیا گیا ہے۔ اس سے متعلق قوانین کو آئینی ترامیم کا حصہ بنادیا گیا ہے۔

آرڈر میں کہا گیا ہے کہ 1973ء کے آئین کی بحالی کے سلسلہ میں چیف ایگزیکٹو ایک خاص آرڈر جاری کریں گے جس کے ذریعے کسی مخصوص دن آئین بحال کر دیا جائے گا۔

☆.....

متنازعہ بگلیہار ڈیم کا افتتاح

پاکستان کے اعتراضات کے باوجود بھارتی وزیر اعظم منموہن سنگھ نے 10 اکتوبر 2008ء کو مقبوضہ کشمیر میں متنازعہ بگلیہار ڈیم کا افتتاح کروایا۔ منصوبے سے اُسے 450 میگا واٹ بجلی حاصل ہوگی۔ 29 اکتوبر 2008ء کو بگلیہار پاور پراجیکٹ کے دوسرے پونٹ کو چالو کر دیا گیا جس سے 300 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کا کام شروع ہو گیا۔ یہ پاور پراجیکٹ 150، 150 میگا واٹ صلاحیت کے تین پونٹس پر مشتمل ہے۔

سندھ طاس معاہدے کے تحت بھارت دریائے سندھ، چناب اور جہلم پر ہائیڈل پراجیکٹ لگا سکتا ہے لیکن بجلی توانائی پیدا کرنے کے بعد وہ سارا پانی دریائوں میں چھوڑنے کا پابند ہے لیکن وہ بگلیہار ڈیم سے بجلی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا پانی زرعی مقاصد کے لیے بھی استعمال کرے گا جو معاہدے کی صریح خلاف ورزی ہے۔ بگلیہار کے سہل وزیر کی تعمیر سے بھارت 164000 ایکڑ فٹ تک پانی ذخیرہ کر سکے گا جس سے بھارت پاکستان کا پانی بند رکھ سکے گا اور پاکستان میں کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچنے کا امکان ہے۔

بگلیہار ڈیم کا سائز پاکستانی منگلا ڈیم کے برابر ہے۔ سندھ طاس معاہدے کے آرٹیکل VII(2)

کے مطابق بھارت پاکستان کے حصے آنے والے تین دریاؤں میں کسی بھی حصے پر ڈیم تعمیر نہیں کر سکتا، کیونکہ ان پانیوں پر پاکستان کا حق ہے۔ بھارت جس طرح سندھ طاس معاہدہ کے تحت پاکستان کے حصہ میں آنے والے دریاؤں چناب، جہلم اور سندھ کا رخ موڑ رہا ہے، وہ پاکستان کو پانی کے ذخائر سے کلی طور پر محروم کر دے گا۔ بھارت دریائے چناب، جہلم اور سندھ پر 62 ڈیمز تعمیر کر کے ان دریاؤں کا پانی اپنی حدود میں روک رہا ہے۔ اس ضمن میں بھارت 18 ارب ڈالر کی لاگت سے ”گرینڈ کینال سسٹم“ کے نام سے دنیا کا سب سے بڑا نظام آبپاشی قائم کر رہا ہے جس کے تحت ان تمام دریاؤں کو نہروں کے ذریعے آپس میں جوڑ دیا جائے گا۔ یہ تمام پانی راوی میں ڈالا جا رہا ہے اور اس کا ایک قطرہ تک پانی پاکستان میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ بھارت جس رفتار سے اس ہائی میگا پلان پر کام کر رہا ہے، 2012ء تک دریائے چناب اور جہلم کا پانی مکمل طور پر اپنی حدود میں سمیٹ لے گا۔ اس کے علاوہ بھارت سب سے خطرناک کام جو کر رہا ہے وہ دریائے سندھ کا رخ موڑنے کا منصوبہ ہے۔

سندھ طاس واٹر کونسل کا موقف:

سندھ طاس واٹر کونسل کے مطابق بھارت یہودی لابی کے اشتراک سے دریائے چناب اور دریائے جہلم کا 80 فیصد جبکہ دریائے سندھ کا 65 فیصد پانی اپنی حدود میں کنٹرول کرنے کی صلاحیت حاصل کر چکا ہے۔ بھارت کی طرف سے دریائے چناب کا پانی بند کرنے کے بعد ہیڈمرالہ سے نکلنے والی تمام نہریں بند جبکہ پنجاب کا پورا نہری نظام ہلاک ہو چکا ہے۔

ملتان، فیصل آباد، جھنگ، گجرات، اڈاکاڑہ، ساہیوال، وہاڑی، پاکپتن، بہاولنگر، بہاولپور اور رحیم یار خان سمیت اکثر علاقے پانی کے خوفناک بحران کا شکار ہیں۔ اس وقت پنجاب کی 406 نہریں اور 1124 ڈسٹری بیوٹرز خشک ہو چکے ہیں جس سے 35 لاکھ ایکڑ کھڑی فصلیں کپاس، گنا اور دھان تباہی کے دہانے پر ہیں۔ بھارت دریائے جہلم کا پانی روکنے کے لیے بھی دریائے پونچھ پر اوڑی ٹو ڈیم، دریائے نیلم پر کشن گنگا ڈیم اور دریائے جہلم پر دولر بیراج سمیت 2 پراجیکٹس شروع کیے ہوئے ہے جو 2012ء میں مکمل ہو جائیں گے۔ دریائے جہلم، نیلم اور دریائے پونچھ کا پانی منگلا ڈیم میں آتا ہے۔ اگر یہ پانی نہیں آئے گا تو منگلا ڈیم خشک ہو جائے گا۔

سندھ طاس معاہدہ:

پاکستان اور بھارت کے مابین دریاؤں کے پانی کی تقسیم کے حوالے سے ”سندھ طاس معاہدہ“ 19 ستمبر 1960ء کو اس وقت کے بھارتی وزیراعظم جواہر لال نہرو اور اس وقت کے پاکستانی صدر فیملڈ مارشل ایوب خان کے مابین کراچی میں ہوا تھا۔ اس معاہدے کا تیسرا فریق اور نگران عالمی بینک کو بنایا گیا۔

اس معاہدے کی رو سے پاکستان میں بننے والے چھ دریاؤں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ مغربی دریاؤں میں سندھ، جہلم اور چناب جبکہ مشرقی دریاؤں میں ستلج، راوی اور بیاس تھے۔ معاہدے میں طے ہوا تھا کہ مغربی دریاؤں پر بھارت جبکہ مشرقی دریاؤں پر پاکستان کا حق ہوگا۔ دونوں ممالک ایک دوسرے کے دریاؤں سے پانی بھی لے سکیں گے لیکن پاکستان ایسا کبھی نہیں کر سکا کیونکہ سارے دریا بھارت سے ہو کر آتے ہیں اور پانی استعمال کرنے، روکنے یا چھوڑنے کا سارا اختیار اس کے پاس رہا ہے۔ اس معاہدے کے تحت طے پایا تھا کہ پانی کے حوالے سے دونوں ممالک ایک دوسرے کو پہلے مکمل آگاہ کیا کریں گے۔ اس کام کے لیے دونوں ممالک نے مستقل طور پر باقاعدہ کمیشن بھی قائم کیے لیکن آج تک اس معاہدے کے خفیہ نکات سامنے نہیں آئے۔

پاکستان کے لیے پانی کی اہمیت:

پاکستان نے پانی کی ضروریات کے پیش نظر آزادی کے بعد اس شعبے کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ 1955ء سے 1960ء تک پانی کے ذرائع بہتر کرنے کے لیے 0.97 بلین روپے مختص کیے گئے۔ 1960-65ء میں یہ رقم 4.6 بلین روپے، 1965-70ء میں 4.51 بلین روپے، 1970-78ء میں 12.81 بلین روپے، 1978-83ء میں 15.77 بلین روپے، 1983-88ء میں 22.02 بلین روپے، 1988-93ء میں 28.4 بلین روپے، 1993-98ء میں 55.6 بلین روپے، 2000ء-1998ء میں 26.02 بلین روپے تک پہنچ گئی۔

2025ء کے منصوبے کے تحت پاکستان اپنی واٹر سٹوریج میں 64 بلین ایکڑ فٹ پانی کا اضافہ کرنے کا خواہشمند ہے جس سے ستائیس ہزار میگا واٹ بجلی پیدا ہو سکے گی اور اس سارے منصوبے پر 50 بلین ڈالر خرچہ آئے گا۔

پاکستان میں صوبہ پنجاب کے 79 فیصد علاقے کو زمینی پانی تک رسائی حاصل ہے۔ 9.78 بلین ایکڑ رقبے کو پانی حاصل کرنے کے لیے گہری کھدائی کرنے کی ضرورت نہیں، اگرچہ جنوبی پنجاب میں چولستان کا علاقہ پانی کی نعمت سے محروم ہے۔ قصور اور میانوالی کے علاقے میں پانی میں بہت سے نمکیات شامل ہوتے ہیں۔ بہاولپور میں پانی حاصل کرنے کے لیے بہت گہری کھدائی کرنا پڑتی ہے۔ جہلم، گجرات اور سرگودھا میں پانی حاصل کرنا زیادہ مسئلہ نہیں ہے۔ صوبہ سندھ میں 28 فیصد علاقے کو پانی کی سہولت میسر ہے۔ کئی زرعی علاقوں میں پانی 20 سے 25 میٹر گہرائی میں موجود ہے لیکن پانی کی کوالٹی اتنی بہتر نہیں ہے۔ تھرنا راور کوہستان کے علاقے پانی میسر نہ ہونے کی وجہ سے صحرا کا منظر پیش کرتے ہیں جب کہ تھر پارکر اور عمرکوٹ میں یہ صورتحال مزید گھمبیر ہو جاتی ہے۔ صوبہ سرحد میں کرک، کوہاٹ، بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان

میں خصوصی اقدامات کر کے بہت حد تک پانی کی کمی پر قابو پالیا گیا ہے۔ بلوچستان میں مکران کوٹل میں پانی مہیا کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اس پورے صوبے میں پانی کی شدید قلت ہے اور اکثر پانی کی ضروریات بارش کی دعاؤں سے پوری ہوتی ہیں۔ یہاں کے لوگ پینے کے لیے کھارا اور تیزابی پانی پینے پر مجبور ہیں جس سے انہیں مختلف اقسام کی وبائی بیماریوں کا سامنا ہے۔

مسئلے کا ممکنہ حل:

مختلف ممالک کے درمیان پانی کے تنازعات کو حل کرنے کے لیے 1959ء میں دریائے نیل پر اسوان ڈیم بنانے کے لیے سوڈان مصر معاہدہ 1994ء میں امریکہ اور میکسیکو کے درمیان 1961ء میں دریائے کولمبیا کے لیے امریکہ اور کینیڈا کا معاہدہ اور 1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ طاس معاہدہ بین الاقوامی قانونی ماہرین کے لیے رہنما معاہدے ہیں۔ بھارت کی جانب سے سندھ طاس معاہدے پر عملدرآمد کر دینے کے لیے پاکستان، بنگلہ دیش، بھوٹان اور نیپال کو مل کر ایک مشترکہ بلاک تشکیل دینا ہوگا۔ ضرورت پڑنے پر خطے کی اہم طاقت چین یا پھر امریکہ کو بھی مذاکرات میں کردار ادا کرنے کے لیے مدعو کرنا چاہیے۔ اقوام متحدہ میں بھی اس مسئلے کو اٹھانا چاہئے کیونکہ پانی زندگی کی علامت ہے اور مستقبل میں آبادی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو قابو کرنے کے لیے پانی کے بند باندھنا بہت ضروری ہیں۔ پاکستان کو اس کے لیے بھرپور جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ دشمن محض خوشامد اور بد دعاؤں سے نہیں ڈرا کرتے بلکہ اس کے لیے کچھ عملی اقدامات اٹھانا ہوتے ہیں۔

دیامربھاشا ڈیم پراجیکٹ

17 جنوری 2006ء کو صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے قوم سے خطاب میں اعلان کیا کہ حکومت ملک میں 5 ملٹی پز پز مشورتن (کثیر القاصد آبی ذخائر) آئندہ 10 سے 12 سالوں میں تعمیر کرے گی جس میں دیامربھاشا ڈیم پہلے فیز (مرحلے) میں مکمل ہوگا۔ صدر پرویز مشرف نے 26 اپریل 2006ء کو ڈیم کا سنگ بنیاد رکھا۔

پراجیکٹ:

یہ منصوبہ دریائے سندھ پر تربیلا ڈیم سے 315 کلومیٹر اوپر شمالی علاقہ جات کے دارالحکومت گلگت سے 165 کلومیٹر نیچے اور چلاس سے 40 کلومیٹر پر ہے۔ تجویز کردہ ڈیم کی زیادہ سے زیادہ اونچائی 270 میٹر (889 فٹ) ہے اور پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش تقریباً 74 لاکھ ایکڑ فٹ ہوگی۔ یہاں پر دریائے سندھ میں پانی کا اخراج تقریباً 50 ملین ایکڑ سالانہ ہوگا۔ ڈیم کا یہ منصوبہ 110 مربع

کلو میٹر پر محیط ہوگا۔

پراجیکٹ کی ضرورت:

زراعت کا شعبہ پاکستانی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جہاں آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان کی آبادی 16 کروڑ ہے۔ بڑے دریاؤں کی کمی کی وجہ سے ملک کو خوراک کی کمی کا سامنا ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر پاکستان مستقبل میں ان ممالک میں شامل ہو جائے گا جن میں خوراک کی قلت ہوگی، لہذا زراعت کی پیداوار کو بڑھانے کے لیے نئے آبی ذخائر بنانا ہوں گے۔ تربیلا، منگلا اور چشمہ کے آبی ذخائر میں پہلے ہی 5 ملین ایکڑ تک مٹی کی تہہ جمی ہوئی ہے۔ اندازہ ہے کہ مٹی کی یہ تہہ 2012ء تک بڑھ کر 6 ملین ایکڑ تک ہو جائے گی۔ جبکہ منگلا اور چشمہ کے آبی ذخائر کی گنجائش ہی اتنی ہے۔

ملک کی موجود بجلي کی طلب 17000 میگا واٹ سے زیادہ ہے جو کہ 2010ء تک بڑھ کر 22000 میگا واٹ تک چلی جائے گی اس لیے بڑے پیمانے پر بجلي کی پیداوار کی اشد ضرورت ہوگی۔ ہائیڈرو پاور مناسب قیمت پر بجلي مہیا کرے گی۔ اس صورت میں دیا سر بھاشا ڈیم مناسب قیمت پر 4500 میگا واٹ پاور مہیا کرے گا۔

پراجیکٹ کے فوائد:

- ☆ اس کے ذریعے سالانہ 6.4 ملین ایکڑ فٹ پانی کا ذخیرہ دستیاب ہوگا۔ پانی کی کمی کے دنوں میں یہ ڈیم زراعت کے لیے پانی مہیا کرے گا۔
- ☆ اس کے ذریعے ہم دریائے سندھ کے پانی کو روک کر 4500 میگا واٹ سستی بجلي پیدا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔
- ☆ قحط پاور پر انحصار میں کمی آجائے گی جس سے غیر ملکی زرمبادلہ کی بچت ہوگی۔
- ☆ مقامی لوگوں کو آپریشن اور تعمیر کے دوران ملازمت کے مواقع میسر ہوں گے۔
- ☆ ایسے ڈھانچے کی تشکیل ممکن ہو سکے گی جس کے ذریعے سماجی معیشت کی ترقی اور لوگوں کا معیار زندگی بلند ہوگا۔

نمایاں خصوصیات:

- 1- پانی کی گنجائش: 6.3 ملین ایکڑ فٹ
- 2- بجلي کی پیداوار: 4500 میگا واٹ

3- قدرتی تنگ وادی اور بہت کم چوڑائی

4- پانی کا باقاعدہ اخراج

5- سیلاب کنٹرول

6- سستی بجلی کی پیداوار

اہمیت:

دیا میر بھاشا ڈیم ایک نہایت اہمیت کا منصوبہ ہے جس کی لاگت کا تخمینہ 6.5 ملین ڈالر ہے۔ اس ڈیم سے زیریں علاقے سیلابوں سے محفوظ رہیں گے اور دریاؤں میں پانی کی باقاعدگی سے زراعت کی ترقی اور ماحولیات کو تحفظ ملے گا۔ اُمید ہے کہ اس منصوبے سے قومی معیشت کو سالانہ 150 ارب روپے کا مزید فائدہ ہوگا۔ جبکہ دیا میر اور کوہستان کے اضلاع میں تیز تر ترقیاتی سرگرمیوں کے علاوہ مقامی لوگوں کے لیے بالواسطہ اور بلاواسطہ روزگار کے بڑے مواقع میسر آئیں گے۔

اس ڈیم سے مقامی لوگوں کے لیے جدید تر طرز زندگی اور وکیشنل ٹریننگ کی سہولتوں سے علاقے میں سماجی سطح پر خوشحالی کے ساتھ ساتھ معیار زندگی بھی بلند ہوگا۔



ایران کا جوہری پروگرام

فروری 2006ء میں دینامیس ہونے والے جوہری توانائی کے عالمی ادارے کے بورڈ آف گورنرز کے اجلاس میں ایران کے جوہری پروگرام کا معاملہ سلامتی کونسل میں بھیجنے پر رضامندی ظاہر کی گئی۔ قبل ازیں اجلاس کا بار بار التوا ہوا جس کی وجہ مصر کی طرف سے پیش کی جانے والی قرارداد تھی جس میں مصر نے مطالبہ کیا تھا کہ مشرق وسطیٰ کو جوہری ہتھیاروں سے پاک علاقہ قرار دیا جائے۔ امریکہ نے اس تجویز کی مخالفت کی تھی کیوں کہ اس تجویز سے امریکہ کے اتحادی اسرائیل کے مفادات اور جوہری پروگرام پر زور پڑتی تھی جس کی وجہ سے اسے بھی جوہری پروگرام ختم کرنا پڑتا۔ بورڈ اراکین کی اکثریت ایران کا معاملہ سلامتی کونسل بھیجنے پر متفق تھی، مگر مسودہ کی زبان میں نرمی کا مطالبہ کر رہی تھی۔

مصر کی طرف سے مشرق وسطیٰ کو جوہری ہتھیاروں سے پاک علاقہ قرار دینے کی تجویز منظور تو نہ ہو سکی، مگر مسودہ قرارداد میں استعمال کی گئی زبان میں تبدیلی کر کے اسے نرم بنا دیا گیا۔

ایران پانچواں ملک ہے جس کا جوہری پروگرام سلامتی کونسل میں بھیجنے کے متعلق بات ہوئی۔ اس سے قبل دو مالک لیبیا اور رومانیہ کی طرف سے جوہری سرگرمیوں کے اعتراف پر انہیں سلامتی کونسل میں بھیجا گیا تھا، مگر دونوں ممالک نے اپنے جوہری پروگرام سے دستبرداری کا اعلان کر کے بین الاقوامی

برادری سے سہولتیں حاصل کر لی تھیں جب کہ دوسرے دو ممالک شمالی کوریا اور عراق تھے۔

اُدھر ایران کے صدر احمدی نژاد نے اس فیصلے پر اپنے موقف کو دہرایا کہ ایران اپنا جوہری پروگرام کسی بھی صورت میں ختم نہیں کرے گا اور اگر ایران پر دباؤ میں اضافہ کیا گیا تو صنعتی پیمانے پر ہتھیار کی افزائش شروع کی جاسکتی ہے۔

بین الاقوامی ادارہ برائے جوہری توانائی کا ہنگامی اجلاس 2 تا 4 فروری 2006ء کو ہوا۔ اجلاس میں ایران کے جوہری پروگرام کا معاملہ سلامتی کونسل میں لے جانے پر رضامندی نظر آئی لیکن اتفاق رائے نظر نہیں آیا۔ 35 رکنی بورڈ میں سے ویتزویلا، کیوبا اور شام نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ معاملے کو متفقہ طور پر سلامتی کونسل میں بھیجنے کی عالمی طاقتوں کی کوششیں بار آور ثابت نہ ہو سکیں۔

طویل عرصے سے ایران کا موقف رہا ہے کہ جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے کے رکن کی حیثیت سے جوہری توانائی کا پرامن مقاصد کے لئے حصول ایران کا حق ہے۔ ایران نے یورینیم افزودگی کا کام معطل کر رکھا تھا، لیکن اسے عالمی اداروں کے معائنہ کاروں کے کام کے بعد پھر شروع کر دیا ہے۔

ایرانی پارلیمان نے پچھلے سال ایک قرارداد منظور کی تھی جس کے مطابق اگر جوہری پروگرام کے معاملے پر ایران کو سلامتی کونسل میں لے جایا گیا تو عالمی اداروں کے معائنہ کاروں پر پابندی عائد کر دی جائے گی اور تمام جوہری سرگرمیاں بشمول یورینیم کی افزودگی کا عمل دوبارہ شروع کر دیا جائے گا۔ امریکہ اور یورپی ممالک ایران پر الزامات عائد کرتے رہے ہیں کہ اس کا جوہری پروگرام پرامن مقاصد کے لئے نہیں ہے بلکہ ایران جوہری ہتھیاروں کی تیاری میں مصروف ہے۔

ایرانی جوہری معاملے پر تیار شدہ مسودہ:

بین الاقوامی جوہری توانائی کے بورڈ آف گورنرز کے اجلاس میں پیش کیے جانے والے مسودے کے مندرجات یہ ہیں:

- ☆ ایران اپنی تمام جوہری سرگرمیاں فی الفور معطل کر دے۔
- ☆ بھاری پانی کے ری ایکٹر کی تعمیر کا کام فوری طور پر روک دیا جائے۔
- ☆ عالمی ادارے کے معائنہ کاروں کو زیادہ اختیارات کے ساتھ معائنے کی اجازت دی جائے۔

ایران..... تاریخ کے آئینے میں

1907ء : نیا آئین بنایا گیا جس کے تحت پانچ صدیوں سے برسر اقتدار شاہی خاندان کے اختیارات میں کمی کی گئی۔

- 22 فروری 1921ء : فوجی کمانڈر رضا پہلوی نے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔
- 1923ء : رضا خان وزیر اعظم بنے۔
- 12 دسمبر 1925ء : پارلیمان نے رضا شاہ پہلوی کو ایران کا بادشاہ بنادیا۔
- 1935ء : فارس کے نام سے پکارے جانے والے ملک کو ایران کا نام دے دیا گیا۔
- 1941ء : دوسری جنگ عظیم کے بعد شاہ کو اقتدار سے ہٹا کر اس کے بیٹے محمد رضا شاہ کو بادشاہ بنادیا گیا۔
- 1950ء : علی رضا مارا، وزیر اعظم بنے مگر 9 ماہ بعد ہی قتل کر دیے گئے۔ ان کے بعد محمد مصدق وزیر اعظم بنا، بیٹے گئے۔
- 1951ء : پارلیمنٹ نے تیل کی صنعت کو قومیا لیا۔ شاہ اور مصدق کے درمیان اقتدار کی جنگ شروع ہو گئی۔
- 1953ء : ایران کے تیل میں دلچسپی رکھنے والی مغربی طاقتوں کی مدد سے شاہ نے ایک جنرل فرلوز زابادی کے فوجی انقلاب کے ذریعے مصدق کی حکومت کا خاتمہ کیا۔
- ستمبر 1978ء : شاہ کی پالیسیوں کی وجہ سے مذہبی جماعتیں ان سے دور ہوتی چلی گئیں اور ان کے آمرانہ رویہ کے خلاف فسادات ہڑتالیں اور مظاہرے شروع ہو گئے جس کی وجہ سے مارشل لا لگا دیا گیا۔
- 16 جنوری 1979ء : ملک میں حالات ابتر ہو گئے اور شاہ اور ان کے خاندان کو ملک سے فرار ہونا پڑا۔
- یکم فروری 1979ء : آیت اللہ خمینی 14 سال کی عراق اور فرانس میں ملک بدری کے بعد ملک واپس آ گئے۔
- یکم اپریل 1979ء : ایران کو ایک ریفرنڈم کے بعد اسلامی جمہوریہ ایران بنادیا گیا۔
- 4 نومبر 1979ء : اسلامی انتہا پسندوں نے تہران میں امریکی سفارتخانے پر قبضہ کر کے 52 امریکیوں کو زیرغالب بنالیا۔ ان کا مطالبہ تھا کہ شاہ کو ایران کے حوالے کیا جائے جو امریکہ میں زیر علاج تھے۔
- 25 جنوری 1980ء : ابوالحسن بنی صدر اسلامی جمہوریہ ایران کے پہلے صدر بنے۔
- 27 جولائی 1980ء : شاہ رضا پہلوی کینسر کی وجہ سے مسر میں انتقال کر گئے۔
- 22 ستمبر 1980ء : عراق نے شط العرب کے تازے کی وجہ سے ایران پر حملہ کر دیا جس سے آٹھ سالہ لمبی جنگ کا آغاز ہوا۔
- 1981ء : سفارتخانے میں 444 دن زیرغالب رہنے کے بعد امریکی رہائے گئے۔
- 22 جون 1981ء : بنی صدر کو درخواست کر دیا گیا۔ بعد میں وہ فرانس چلے گئے۔

- 1985ء : امریکہ نے لبنان میں ریفرالیوں کو رہا کروانے کے لئے اسلحہ مہیا کرنے کا ایک خفیہ معاہدہ کیا جو بعد میں ایران کو کنٹرا فیز کے نام سے مشہور ہوا۔
- 1988ء : امریکی بحری بیڑے نے غلطی سے ایران کے مسافر طیارے کو میزائل مار کر تباہ کر دیا۔ ایران اڑ کے طیارے میں عملے کے علاوہ 290 مسافر سوار تھے۔
- 20 جولائی 1988ء : ایران اور عراق میں جینوا مذاکرات کے بعد جنگ بندی ہو گئی۔
- 14 جولائی 1989ء : آیت اللہ خمینی نے برطانوی مصنف سلمان رشدی کے خلاف ان کی کتاب ”شیٹنگ ورس“ کی وجہ سے موت کا فتویٰ سنایا۔
- 3 جون 1989ء : آیت اللہ خمینی انتقال کر گئے۔ 4 جون کو صدر خامنہ ای کو ایران کا سپریم لیڈر بنادیا گیا۔
- 17 اگست 1989ء : علی اکبر رفسنجانی ایران کے نئے صدر بنے۔
- 3 نومبر 1989ء : امریکہ نے ایران کے فوجیوں کے ہوائی 567 ملین ڈالرز واپس کر دیئے۔
- 21 جون 1990ء : ایران میں تباہ کن زلزلے کی وجہ سے 140,000 افراد جاں بحق ہو گئے۔
- 1990ء : پہلی فوجی جنگ میں ایران غیر جانبدار رہا اور کویت پر عراق کے حملے اور خطے میں زیادہ دیر تک امریکیوں کی موجودگی کی مذمت کی۔
- 11 ستمبر 1990ء : عراق اور ایران کے درمیان سفارتی تعلقات بحال ہوئے۔
- 1995ء : امریکہ نے ”دہشت گردی“ اور جوہری اسلحہ کے حصول کے الزام میں ایران پر تیل اور تجارت کی پابندی لگا دی۔
- 23 مئی 1997ء : محمد خاتمی ایران کا صدر منتخب ہوئے۔
- اگست 2000ء : سینئر مذہبی رہنماؤں نے فتویٰ جاری کیا کہ عورتیں بھی عورتوں کے لئے نماز کی امامت کر سکتی ہیں۔
- جون 2001ء : صدر خاتمی دوسری مرتبہ صدر منتخب ہوئے۔
- جنوری 2002ء : صدر بش نے ایران، عراق اور شمالی کوریا کو برائی کا محور قرار دیا۔
- ستمبر 2002ء : روسی ماہرین نے ایران کے پہلے جوہری پلانٹ کی تعمیر شروع کی۔
- اکتوبر 2003ء : شیریں عبادی نوبل انعام حاصل کرنے والی پہلی ایرانی بنیں۔ وکیل اور انسانی حقوق کی علمبردار شیریں عبادی 1975ء میں ایران کی پہلی خاتون جج بنی تھیں۔ انہیں 1979ء کے اسلامی انقلاب کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا پڑا تھا۔
- 2003ء : اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے آئی اے ای اے کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ ایران میں جوہری پروگرام کے کوئی شواہد نہیں ملے۔
- دسمبر 2003ء : ایران کے شہر بام میں شدید زلزلہ آیا جس میں چالیس ہزار افراد جاں بحق ہوئے۔
- جنوری 2004ء : ایران میں متنازع انتخابات کے بعد قدامت پسندوں نے پارلیمان میں اکثریت

حاصل کر لی۔

جون 2004ء : آئی اے ای اے نے ایران کی جوہری سرگرمیوں سے متعلق ایران کی طرف سے مناسب تعاون نہ کرنے کے الزام میں تہران کی مذمت کی۔

نومبر 2004ء : ایران نے یورپی یونین کے ساتھ ایک معاہدے کے بعد یورینیم کی افزودگی کو معطل کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔

2005ء : ایران نے یورپی یونین کے ساتھ مذاکرات کی ناکامی کے بعد دوبارہ یورینیم کی افزودگی شروع کرنے کا اعلان کیا لیکن اس بارے میں حتمی اعلان نہیں کیا گیا۔

2005ء : ایران کے جنوبی شہر کرمان میں زلزلہ سے 400 افراد جاں بحق ہو گئے۔

23 جون 2005ء : محمود احمدی نژاد ایران کے نوس صد منتخب ہو گئے۔

اپریل 2006ء : ایران نے وسیع پیمانے پر جنگی مشقوں کے دوران جدید ترین اسلحہ، میزائل اور جنگی سازوسامان کے کامیاب تجربات کئے جن پر مغرب بالخصوص اسرائیل اور امریکہ نے انتہائی تشویش کا اظہار کیا۔

مسئلہ کشمیر

کشمیر کا تنازع گزشتہ 61 برسوں سے پاکستان اور بھارت کے درمیان مخاصمت و محاذ آرائی اور تلخی و کشیدگی کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس دوران دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات کے کئی دور ہوئے۔ تین تباہ کن جنگیں بھی ہوئیں اور دونوں ملک کئی مرتبہ جنگ کے کنارے پر بھی پہنچے۔ شملہ معاہدہ بھی ہوا۔ کنٹرول لائن بھی بنا دی گئی۔ نہتے کشمیریوں نے کئی مرتبہ اس عارضی سرحد کو عبور کر کے بھارتی مقبوضہ کشمیر میں داخل ہونے کی کوشش بھی کی اور مقبوضہ ریاست میں کشمیری عوام کی جدوجہد نے مختلف انداز بھی دیکھے۔ پاکستان کے ساتھ الحاق کے حق میں ہڑتالیں اور مظاہرے بھی ہوئے لیکن اس تنازع کے حل کی کوئی صورت پیدا نہ ہو سکی۔

کشمیر کے مسلمان اب تک اس بات کا ثبوت دیتے چلے آئے ہیں کہ ان کی تمام تر وابستگیاں پاکستان کے مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ بھارت کے ساتھ رہنا یا الحاق انہیں کسی طرح بھی منظور نہیں ہے جس کا مظاہرہ وہ ہزاروں جانوں کی قربانیاں دے کر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ آزادی کشمیر کا مطلب پاکستان کے ساتھ الحاق لیا گیا ہے۔ پاکستان اور بھارت کی حکومتیں اور عوام بھی آزادی کا مطلب الحاق پاکستان لیتے رہے۔ بین الاقوامی اداروں میں مسئلہ کشمیر جس طرح پیش ہوا اس پر جس طرح بحثیں ہوئیں اور جس اسلوب اور جس زبان میں کشمیر پر قراردادیں منظور کی گئیں۔ اس نے بین الاقوامی منظر نامہ پر بھی کشمیر کے مسئلہ کا جو تعارف پیش کیا اس کا لب لباب یہ تھا کہ کشمیری عوام بھارتی قبضے کی مزاحمت کر رہے ہیں۔ وہ پاکستان کے ساتھ الحاق چاہتے ہیں اور ان کی تمام تر جدوجہد اور قربانیوں کا محور یہی نقطہ رہا ہے۔ جنوری 1949ء کی اقوام متحدہ کی قرارداد میں مسئلہ کشمیر کا واحد حل یہی بتایا گیا تھا۔ کسی تیسرے راستے کا کوئی تذکرہ ایک بھی بین الاقوامی قرارداد

میں نہیں ملتا۔ 1947ء کے بعد کشمیری عوام کی پاکستان اور عالم اسلام کے ساتھ والہانہ وابستگی کے جتنے مظاہرے مختلف انداز میں سامنے آئے وہ اس بات پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں کہ کشمیری عوام کی نظریں کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے بغیر کسی اور حل پر نہیں۔

پاکستان بننے کے بعد ریاست جموں و کشمیر میں تحریک پاکستان کے نام پر پورے 15 ماہ مسلح جدوجہد جاری رہی جس کے نتیجے میں 32 ہزار مربع میل پر پھیلا ہوا علاقہ آزاد ہوا۔ اس علاقہ کو آزاد کشمیر، گلگت اور ملتان کہتے ہیں۔ یہ پورا حصہ 58 برسوں سے پاکستان کے زیر انتظام ہے۔ 1947ء کے بعد سے اب تک کسی ایسی قابل لحاظ تحریک تو کیا، کسی ایسے ایک بھی عوامی مظاہرے کا حوالہ نہیں دیا جاسکتا جس سے ظاہر ہوتا کہ کشمیریوں نے پاکستان کے خلاف کوئی آواز اٹھائی ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے مسلمان 1947ء کے بعد مسلسل سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں اور انہوں نے بھارت کے قبضے کو قبول نہیں کیا۔

ان کی یہ جدوجہد اس بات کا اعادہ ہے کہ برصغیر میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جو تنازع چل رہا ہے اس میں ان کی وابستگی مسلمانوں کے ساتھ ہے اور وہ بھارت کے قومی دھارے میں شامل ہونے کو تیار نہیں۔ کشمیریوں نے ہمیشہ بھارت مردہ باد یا پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے ہیں۔ انہوں نے ہر فورم پر بھارت کو مسترد کیا اور پاکستان کو اپنی انگلیوں کا مرکز سمجھا۔ بھارت ہر سال اپنے فوجی اخراجات کے لئے اربوں ڈالر مختص کر رہا ہے جو اس کی مجموعی قومی پیداوار کے 2.7 فیصد کے لگ بھگ ہے۔ وہ مقبوضہ کشمیر پر قبضہ برقرار رکھنے کے لئے دنیا کی تیسری سب سے زیادہ فوج کا بوجھ برداشت کرنے کی غرض سے اپنے عوام کو بھوکوں مارنے اور غربت و افلاس کے وسیع سمندر میں غرق کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ اس کی بحری فوج اور فضائیہ کا بوجھ بھی بری افواج سے کم نہیں ہے۔ ادھر کشمیریوں کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ یوں تو وہ برہمن سامراج کے چنگل سے نجات حاصل کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں لیکن 1989ء کے بعد سے اس جدوجہد میں بے مثال تیزی آئی ہے۔ ان کی اس جدوجہد کی بدولت کشمیر کا مسئلہ فلیش پوائنٹ بن گیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں اس جدوجہد کو کچلنے کے لئے سات لاکھ بھارتی فوجی اور نیم فوجی دستے انسانیت سوز مظالم کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں لیکن کشمیریوں کے جذبہ حریت کو دبایا جا سکا ہے نہ اس میں کمی آئی ہے۔

بھارتی مظالم کے خلاف کشمیریوں کی جدوجہد سنہرے حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے اگرچہ انہیں ناقابل بیان آلام و مصائب سے گزرنا پڑا پھر بھی ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی۔ ان کی پیشانیوں پر بل نہیں پڑے ان کے حوصلے نہیں ٹوٹے ان کے عزم و استقلال اور ان کے جرات اقدام میں کوئی کمی نہیں آئی۔ کشمیری خواتین کو جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں ان کی چادر اور چادر یواری کے گرد بھارتی فوجیوں کی بوس رانی کے حصار میں۔ ان کے بیٹوں بھائیوں اور شوہروں کے جنازے اٹھ رہے ہیں پھر بھی وہ عزم و استقلال کی کوہِ ہمالیہ بنی ہوئی ہیں۔ بھارتی فوجی تلاشیوں کے بہانے مردوں کو باہر نکال کر جمع کرتے ہیں اور ان کی شناخت پر پڑ کرتے ہیں گھروں کی تلاشیوں لی جاتی ہیں۔

70 لاکھ کشمیریوں کی جاسوسی کے لئے 16 بھارتی خفیہ ایجنسیاں کام کر رہی ہیں۔ اب تک 90 ہزار

سے زائد افراد کو شہید کیا جا چکا ہے جن میں عورتوں، بچوں اور نوجوانوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں کشمیری بھارتی فوج کے مظالم سے اپنا جہ ہونے، سینکڑوں نوجوانوں کو دورانِ حراست اور بیتیں دیکر شہید کیا گیا۔ خواتین کی بے حرمتی کے لاتعداد واقعات بھی ریکارڈ پر موجود ہیں۔ کشمیریوں کی اکثریت اقلیت میں بدلنے کے لئے ایک لاکھ ہندوؤں کو مقبوضہ کشمیر میں آباد کیا گیا۔ بھارتی تسلط کی خلاف مقبوضہ کشمیر میں اتنے بڑے پیمانے پر مظاہرے ہوتے رہے ہیں جن کی ملکوں میں جاری آزادی کی تحریکوں میں نظیر نہیں ملتی۔ 1988ء میں تو پورے سرینگر کی آبادی سڑکوں پر نکل آئی تھی۔

اب تک درجنوں درخواستیں اقوام متحدہ کے فوجی بمصرین کو پیش کی جا چکی ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ کشمیری پر امن جدوجہد پر یقین رکھتے ہیں۔ بھارت نے اس تحریک کو دبانے کے لئے ہمیشہ تشدد اور جبر کا سہارا لیا ہے اور وہ یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے کہ کشمیری حریت پسند دہشتگرد ہیں۔ غیر جانبدار بمصرین ان بھارتی دعوؤں پر یقین نہیں رکھتے بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ دہشت گردوں کو اتنے بڑے پیمانے پر عام لوگوں کی حمایت حاصل نہیں ہوتی۔ یہ تحریک آزادی کشمیریوں کی اپنی شروع کردہ ہے۔ جولائی 1988ء سے جنوری 2005ء تک 90 ہزار سے زائد افراد بھارتی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے اس کے باوجود کشمیریوں کے جذبہ آزادی کو تقویت ہی ملی ہے۔

کشمیر پاکستان کی شہرگ ہے اس کے تین بڑے دریا سندھ، جہلم اور چناب کشمیر سے بہہ کرتے ہیں۔ راوی، ستلج اور بیاس کے منبع بھی کشمیر میں ہیں۔ ریاست کی 903 میل لمبی سرحد پاکستان کے ساتھ ملحق ہے۔ بھارت کے ساتھ اس کی سرحد کی لمبائی صرف 317 میل ہے۔ تقسیم ہند کے وقت جونیئر کین کشمیر کو باقی دنیا سے ملائی تھیں وہ سب کی سب پاکستان کی طرف سے کشمیر میں جاتی تھیں۔ کشمیر اور بھارت کا حصہ بننے والے علاقوں کے درمیان کوئی باقاعدہ سرحد موجود نہ تھی۔

مقبوضہ کشمیر کو بھارت سے ملانے کے لئے پٹھان کوٹ، ضلع گورداسپور سے جوں تک سڑک بعد میں تعمیر کی گئی۔ اسی طرح ریلوے لائن بھی بعد میں بنائی گئی۔ اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ گورداسپور، بنالہ اور انبالہ کے مسلم اکثریتی علاقے بھارت میں شامل کرانے کے لئے لاڈلہ ماؤنٹ بینین سے سازش کی گئی تھی اور مہاتما گاندھی اس سازش کا مرکزی کردار تھے، الغرض بھارت کے ساتھ اس کا ملنا ایک طبعی اور فطری امر ہے۔ حقیقت پسندی کے تقاضا کے طور پر بلا خوف یہ کہا جاسکتا ہے کہ کشمیر پاکستان کا جزو الاینفک ہے اس لئے تمام انصاف پسند قوتوں کو اس مسئلہ کے حل کی جانب ٹھوس کوششیں کرنی چاہئیں تاکہ بھارتی ظلم و تشدد میں پسے والے کشمیری عوام آزادی کی نعمت سے مستفید ہو سکیں۔

کوہلو میں گرینڈ آپریشن..... اکبر بگٹی کی ہلاکت

بلوچستان کے علاقے کوہلو میں 26 اگست 2006ء کو سکیورٹی فورسز کے گرینڈ آپریشن میں جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب اکبر بگٹی، 7 کمانڈروں اور 23 محافظوں سمیت ہلاک ہو گئے۔ بلوچستان کی تاریخ

کے اس سب سے بڑے آپریشن میں سکیورٹی فورسز کے ایک کرنل اور دو میجرز سمیت 25 ہلاک جاں بحق ہوئے جبکہ بعض اطلاعات کے مطابق مجبور میں ہونے والے آپریشن میں 60 مزاحمت کار ہلاک ہوئے۔ اکبر گٹھی سابق گورنر و وزیر اعلیٰ بلوچستان اور رکن قومی اسمبلی بھی رہ چکے تھے۔ گریڈ آپریشن کے دوران کوبرا گن شپ ہیلی کاپٹروں سے بمباری کی گئی۔ بعض اطلاعات کے مطابق لیزر گائیڈڈ کروڑ میزائل ”بابر“ بھی آپریشن میں استعمال کیا گیا۔ سکیورٹی فورسز نے خفیہ ذرائع سے معلومات ملنے پر علاقے میں سرچ آپریشن شروع کیا تھا۔ سرکاری ذرائع نے اکبر گٹھی کی ہلاکت کی تصدیق کرتے ہوئے آپریشن کو فیصلہ کن قرار دیتے ہوئے اسے بڑی کامیابی قرار دیا۔ آپریشن سے قبل علاقے کی چار روز سے مانیٹرنگ جاری تھی۔ اکبر گٹھی اور ان کے ساتھیوں کو جدید انٹیلی جنس نظام کے ذریعے تلاش کیا جا رہا تھا اور ان کی نشاندہی سیٹلائٹ فون کے ذریعے ہوئی۔ اس سلسلے میں دوست ملک کے سیٹلائٹ سسٹم سے بھی تعاون حاصل کیا گیا۔ ہلاکت کی خبر سنتے ہی اکبر گٹھی کے ایک اور پوتے عالیجاہ گٹھی نے اپنے متعدد ساتھیوں سمیت گرفتاری دے دی جنہوں نے مجبور کے علاقے میں ہی دوسرے جگہ مورچہ لگا رکھا تھا۔

ہنگامے مظاہرے:

گریڈ آپریشن کی اطلاع ملتے ہی کراچی اور کوئٹہ سمیت بلوچستان بھر میں مشتعل مظاہرین نے مظاہرے اور ہنگامے شروع کر دیے۔ مظاہروں میں لوگوں نے ٹائر جلانے، سڑکیں ہلاک کر دیں۔ عمارات گازیوں، بٹکوں، ریسٹورانوں، دکانوں، پٹرول پمپوں سمیت نجی و سرکاری اماں کو نذر آتش کر دیا۔ پولیس کے ساتھ ہنگامہ آرائی میں سینکڑوں افراد کو گرفتار بھی کر لیا گیا۔

اپوزیشن کا رد عمل:

اکبر گٹھی کی ہلاکت کی بلوچ رہنماؤں سمیت اپوزیشن لیڈروں نے سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے قومی سانحہ قرار دیا اور بندوق کی بجائے مذاکرات کا راستہ اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ میاں نواز شریف، قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمن، امین فہیم، ظفر الحق، حافظ حسین احمد کے ساتھ ساتھ میٹر حاصل بزنس تاج نگاہ سردار اختر خان مینگل وغیرہ نے آپریشن پر اپنے غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے مسائل کو طاقت کے بل بوتے پر حل کرنے کی پالیسی کو انتہائی خطرناک قرار دیا اور کہا کہ اس اقدام سے بلوچوں میں نفرت مزید بڑھے گی۔

اکبر گٹھی کے مختصر حالات زندگی:

قوم پرست رہنما، نامور سیاستدان اور گٹھی قبیلے کے سربراہ اکبر گٹھی 12 جولائی 1927ء کو بارکھان میں پیدا ہوئے۔ وہ محراب خان گٹھی کے بیٹے اور سر شہباز خان گٹھی کے پوتے تھے۔ کراچی گراؤنڈ سکول، ایچی سن کالج لاہور اور آکسفورڈ یونیورسٹی انگلینڈ میں زیر تعلیم رہے۔ جیل اکبر گٹھی، طلال اکبر گٹھی اور شہزاد اکبر گٹھی ان کے بیٹے ہیں۔ وہ 1958ء میں ڈاکٹر خان کے قتل کے بعد خالی ہونے والی قومی اسمبلی کی نشست پر بلا مقابلہ کامیاب ہوئے۔ وہ پچاس سال پہلے 1946ء میں اپنے قبیلے کے انیسویں سردار بنے۔ 1949ء میں انہوں

نے پاکستان سول سروس اکیڈمی سے پی اے ایس (ایس ایس ایس) کا امتحان دیئے بغیر تربیت حاصل کی۔ بعد میں وہ سندھ اور بلوچستان کے شاہی جرگہ کے رکن نامزد ہوئے۔ 1951ء میں بلوچستان کے گورنر جنرل کے مشیر مقرر ہوئے۔ 1958ء میں وزیر مملکت کے طور پر وفاقی کابینہ میں شامل رہے۔ ساٹھ کی دہائی میں وہ چھوٹی قومیتوں کے حقوق کی علیبردار جماعت نیشنل عوامی پارٹی (نیپ) میں شامل ہو گئے۔ ایوب خان کے دور میں کچھ عرصہ جیل میں قید رہے۔ 1960ء میں فوجی نریوٹل نے انہیں کسی بھی عوامی عہدے کے لیے نا اہل قرار دیا۔ جب عطاء اللہ مینگل بلوچستان کے وزیر اعلیٰ بنے تو نواب گیلٹی کے نیپ کی قیادت سے اختلافات ہو گئے۔ 1973ء میں جب ذوالفقار علی بھٹو نے نیپ کی حکومت کو برخاست کیا تو اکبر گیلٹی کو صوبہ کا گورنر مقرر کیا گیا۔ وہ دس ماہ گورنر رہے لیکن بعد میں بھٹو سے اختلافات کی بنا پر مستعفی ہو گئے۔ گورنر کی حیثیت سے مری قباہل کے خلاف آپریشن کیا۔ 1977ء میں اضغر خان کی سربراہی میں قائم تحریک استقلال میں شمولیت اختیار کی۔ 1988ء میں بلوچستان کی صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ فروری 1989ء سے اگست 1990ء تک بلوچستان کے وزیر اعلیٰ رہے۔ 1990ء میں جمہوری وطن پارٹی بنائی۔ 1993ء کے عام انتخابات میں وہ ڈیرہ گیلٹی سے اپنی نئی جماعت جمہوری وطن پارٹی کے رکن قومی اسمبلی منتخب ہوئے۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں اردو زبان کا بائیکاٹ کیا۔ انہوں نے 1997ء اور 2002ء کے انتخابات میں حصہ نہیں لیا۔ نواب اکبر گیلٹی کی کولبو کے مری قبیلہ سے رشتہ داری تھی۔ گزشتہ تین برسوں سے اکبر گیلٹی مری سرداروں کے ساتھ ملکر حکومت کے خلاف شدت پسند قوم پرستوں کی قیادت کر رہے تھے۔ وہ بلوچستان میں 1950ء، 1960ء اور 1970ء میں ہونے والی شورشوں میں شریک رہے۔ نواب اکبر گیلٹی اور شرف حکومت کے درمیان گزشتہ برس شدید اختلافات پیدا ہو چکے تھے۔ وہ گزشتہ کئی ماہ سے پہاڑوں میں پناہ گزین تھے جب کہ ان کے قبیلے کے افراد فوج کے خلاف گوریلا جنگ میں شریک تھے۔ ہزاروں افراد ان کی حفاظت پر مامور تھے۔ وہ نقل و حرکت کیلئے زیادہ تر اونٹ استعمال کرتے تھے۔ فرنیئر فورس کے مطابق اکبر گیلٹی کو تقریباً 12 ہزار ڈالر روزانہ خرچ کرنا پڑ رہے تھے۔ وہ اپنے قبیلے کے 25 ہزار افراد کے سربراہ تھے جس سے حکومت بہت پریشان تھی۔ ان کی عمر 79 برس تھی۔

شمالی کوریا کا ایٹمی دھماکہ

19 اکتوبر 2006ء کو شمالی کوریا نے عالمی دباؤ اور دھمکیوں کو مسترد کرتے ہوئے اپنا پہلا کامیاب ایٹمی تجربہ کر کے آٹھویں ایٹمی طاقت ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل امریکہ، جاپان، جنوبی کوریا، آسٹریلیا، چین، برطانیہ، فرانس، بھارت، پاکستان سمیت کئی ممالک نے ایٹمی تجربے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اس پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ شمالی کوریا کی سرکاری خبر ایجنسی (کسی این اے) کے مطابق شمالی مشرقی ساحلی مقام ہوریڈی میں زیر زمین تجربہ کیا گیا جس سے کسی قسم کی تابکاری کا اخراج نہیں ہوا۔ تجربہ مکمل طور پر ملکی ٹیکنالوجی سے کیا گیا اور یہ شمالی کورین سائنسدانوں کی کاوشوں کا نتیجہ تھا۔ شمالی کوریا نے تجربے سے صرف 20 منٹ قبل چین اور روس کو مطلع کر دیا تھا۔ جنوبی کوریا، امریکہ، آسٹریلیا اور کئی ممالک نے ایٹمی تجربے کی تصدیق

دھمکی دی اور بالآخر اس نے 19 اکتوبر 2006ء کو اپنا پہلا زیر زمین ایٹمی تجربہ کامیابی سے کر لیا۔

امریکی ذرائع کے مطابق شمالی کوریا کے پاس 16 ایٹمی ہتھیاروں کے برابر ایٹمی مواد موجود ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ ایٹمی ہتھیار امریکہ کے پاس ہیں جن کی تعداد 5 ہزار سے زائد ہے۔ روس کے پاس بھی تقریباً 5 ہزار فرانسیس کے پاس 350، چین کے پاس 250، برطانیہ کے پاس 200، اسرائیل کے پاس تقریباً 200، بھارت کے پاس 45 سے 90 اور پاکستان کے پاس 30 سے 150 ایٹمی ہتھیار ہیں۔

تحفظ حقوق نسواں بل

15 نومبر 2006ء کو قومی اسمبلی نے اپنے چوتھی سالگرہ کے روز خواتین کو تحفظ و انصاف فراہم کرنے کیلئے ”تحفظ نسواں بل“ منظور کیا جو 1979ء میں نافذ کئے گئے حدود آؤڈینس میں سے صرف زنا سے متعلق قانون میں ترمیم پر مشتمل ہے جبکہ قرآن سے شادی کوئی دوسرا اور سواراجیسی غیر اسلامی رسوں کے علاوہ طلاق اور وراثت میں حصہ کے حوالے سے قانون سازی کیلئے وعدہ کیا گیا۔ منظور شدہ بل کے مطابق ”زنا بالجبر اور رضا مندی کے ساتھ زنا کو الگ الگ قرار دیا گیا ہے اور ان کی سزاؤں میں بھی فرق ہے۔ بالجبر بد اخلاقی پر موت کی سزا برقرار رکھی گئی ہے البتہ مجرم کو کم از کم دس سال اور زیادہ سے زیادہ 25 سال قید ہو سکے گی۔ اس کیلئے 4 گواہ ضروری ہوں گے جبکہ زنا بالرضا کی صورت میں دو گواہ کافی ہوں گے۔ سزا 51 سال قید اور 10 ہزار روپے جرمانے تک ہو سکے گی۔ فریب اور دھوکے سے خاتون کے ساتھ بد اخلاقی کرنے والے کو 25 سال تک قید اور جرمانہ ہو سکے گا۔ فحاش کا جھوٹا الزام لگانے پر 5 سال قید اور 10 ہزار روپے تک جرمانہ ہو سکے گا۔ مقدمات کی سماعت سیشن عدالت کر سکے گی۔

حدود اللہ کے تحت زنا بالرضا کے مرتکب مرد اور عورت دونوں کے لئے یہ جرم ثابت ہونے پر سنگساری کی سزا متعین کی گئی تھی جبکہ تحفظ نسواں بل کے تحت حدود اللہ کی اس سزا کو محض پانچ سال قید اور دس ہزار روپے جرمانے کی سزائیں تبدیل کر دیا گیا ہے اور اس سزا کا اطلاق بھی صرف مرد ملزم پر ہوگا جبکہ یہ جرم قابل ضمانت بھی بنا دیا گیا۔

حقوق نسواں بل کے نفاذ کے بعد 27 برس پرانا حدود آرویننس اپنی افادیت کھو بیٹھا۔ آرویننس میں ترمیم کے بعد حدود کے معاملات میں پولیس کارروائی کے معاملے میں مکمل طور پر بے اختیار ہوگئی تاہم نئے قانون کا فائدہ ماضی میں حدود کے مقدمہ میں ملوث طرزموں کو نہیں ہوگا۔ زنا بالرضا کا اطلاق سولہ سال یا اس سے کم عمر والوں پر نہیں ہوگا۔ حدود کا مقدمہ درج کرنے کا اختیار تھانیدار کے ہاتھ سے اٹھ کر ڈسٹرکٹ ویشن جج کو مل گیا ہے۔ حدود قانون میں ترمیم کے باوجود زنا بالرضا جرم ہے۔ پہلے پولیس از خود کارروائی کرتی تھی اب زنا بالرضا کے دالے سے کسی کو شکایت درج کرنا ہوگی تو اسے پولیس کی بجائے جج کے پاس جانا ہوگا اور اسے اپنے دعوے کے حق میں دو گواہ بھی پیش کرنا ہوں گے جس کے بعد اگر جج یہ ضرورت محسوس کرے کہ کارروائی ہونی چاہیے تو طرزم کی طلبی کے احکامات جاری کرے گا اور طرزم کو کسی بھی صورت بغیر وارنٹ گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ نئے

قانون کے تحت جھوٹا الزام لگانے والے کو سزا دلوانے کیلئے پہلی طرح الگ مقدمہ دائر کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ترمیم شدہ آرڈیننس کے تحت اگر کسی عورت سے زنا بالجبر کا واقعہ پیش آتا ہے تو تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ درج ہوگا اور عورت کو اپنے ساتھ جنسی زیادتی کو ثابت کرنے کے لیے چار مسلمان مرد گواہوں کی شرط پوری نہ ہونے پر اگر جج چاہے تو کارروائی ہو سکتی ہے اور چار گواہوں کی عدم موجودگی میں بھی تعزیر کے تحت کارروائی ہو سکتی ہے۔ نئے قانون کے تحت جج جنسی زیادتی کے ملزم کی بغیر وارنٹ گرفتاری کا حکم دے سکتا ہے اور چار گواہوں کی عدم دستیابی پر متاثرہ خاتون کے خلاف الٹا مقدمہ درج نہیں ہوگا۔ نئے قانون کے تحت زنا بالرضا کا جھوٹا الزام لگانے والے کو قید اور جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

میرانی ڈیم پراجیکٹ کی تکمیل

بلوچستان میں واقع میرانی ڈیم پراجیکٹ واپڈا کے وضع کردہ پن بجلی اور آبی وسائل کی ترقی کے پروگرام وژن 2025ء کا حصہ ہے۔ وژن 2025ء کے تحت پایہ تکمیل کو پہنچنے والا یہ پہلا منصوبہ ہے جو نومبر 2006ء کو مکمل ہوا۔

میرانی ڈیم کا سنگ بنیاد صدر پرویز مشرف نے 17 اگست 2001ء کو رکھا تھا۔ یہ ڈیم بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ کے جنوب مغرب میں 380 میل جبکہ تربت شہر کی غربی جانب 40 کلومیٹر کی مسافت پر میرانی گاؤں کے قریب دریائے کچھ اور دریائے نہنگ کے اتصال سے بننے والے دریائے دشت پر تعمیر کیا گیا ہے۔

گاؤں کی وجہ تسمیہ کے بارے میں مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ سینکڑوں برس قبل سنگلاخ پہاڑوں پر مبنی ایک اونچی دیوار ایران سے آنے والے نہنگ دریا کا راستہ روک لیتی تھی۔ ایک جری جوان نے مدتوں پہاڑ کاٹ کر پانی کے اخراج کے لیے راستہ بنایا لیکن جب راستہ بن گیا تو ایک روز وہ اسی پہاڑی کٹاؤ سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ اس مرد جفاکش کا نام میرانی تھا۔ اس کی موت کے بعد لوگوں نے اس گاؤں کا نام میرانی رکھ دیا جو آج بھی اسی طرح چلا آ رہا ہے۔ اس واقعے کی اگرچہ کوئی ٹھوس تاریخی شہادت نہیں ملتی، تاہم میرانی ڈیم اسی پہاڑی کٹاؤ پر ہی تعمیر کیا گیا ہے۔

میرانی ڈیم پر تعمیراتی کام کا باقاعدہ آغاز یکم جولائی 2002ء کو ہوا۔ ڈیم کی اونچائی 127 فٹ جبکہ لمبائی تین ہزار تین سو پچاس فٹ ہے۔ میرانی جھیل میں پانی ذخیرہ کرنے کی مجموعی استعداد تین لاکھ دو ہزار ایکڑ فٹ ہے، تاہم اس آبی ذخیرے سے ایک لاکھ 52 ہزار ایکڑ فٹ پانی آبپاشی سمیت دیگر مقاصد کے لیے استعمال میں لایا جاسکے گا۔ میرانی ڈیم کا نظام آبپاشی دائیں اور بائیں جانب نکلنے والی دو پختہ نہروں پر مشتمل ہے۔ زائٹ بینک کی نال 20 ہزار 8 سو ایکڑ جبکہ لفٹ بینک کی نال بارہ ہزار چار سو ایکڑ اراضی کو سیراب کرے گی۔

میرانی ڈیم کے 33 ہزار دو سو ایکڑ رقبہ پر میٹ کماٹھ ایریا میں فصلیں کاشت کرنے کی اوسط صلاحیت

85 فیصد تک پہنچ جائے گی۔ میرانی ڈیم پراجیکٹ کی تکمیل پر نہ صرف زرعی مقاصد کے لیے پانی میسر آیا ہے بلکہ پراجیکٹ کی تکمیل سے لوگوں کو بلا واسطہ اور بالواسطہ روزگار کے مواقع بھی فراہم ہوئے۔ ڈیم کے آبی ذخیرے میں ماسی پروری کے باعث غذائی ضروریات کے لیے ایک ہزار ٹن مچھلی دستیاب ہو سکے گی جبکہ علاقے میں افزائش حیوانات کے ساتھ ساتھ گلہ بانی کو بھی فروغ حاصل ہوگا۔

پراجیکٹ پر تعمیراتی کام کے باعث چھ سو افراد کو براہ راست روزگار حاصل ہوا۔ ان افراد میں 250 افراد کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ میرانی ڈیم پر کام کے آغاز کے ساتھ ہی علاقے کے انفراسٹرکچر میں زبردست بہتری آئی۔ تربت سے میرانی ڈیم کی سائٹ تک 40 کلومیٹر طویل بہترین معیار کی حامل پختہ سڑک تعمیر کی گئی ہے۔ سڑک بن جانے سے پورے علاقے کو آمد و رفت کی بہترین سہولت میسر آ گئی ہے۔ تربت اور میرانی کو بین الاقوامی معیار کی شاہراہ کے ذریعے گواد اور اندرون سندھ رتو ڈیرو سے منسلک کیا جا رہا ہے۔ یوں پورے سکران ریجن کی رسائی گواد کی بین الاقوامی منڈی اور دیگر بڑے شہروں تک ہو جائے گی۔ تربت سے میرانی کا سفر جو تین گھنٹے کی دشوار ڈرائیونگ پر محیط تھا اب محض گھنٹے کی سہل دوری پر ہے۔ بجلی دور جدید کی اہم ترین ضرورت ہے۔ تربت اور میرانی ڈیم پراجیکٹ کے درمیان موجود علاقوں کو بجلی کی فراہمی 33 کے وی ٹرانسمیشن لائن کی صورت میں حقیقت کاروبار دھار چکی ہے۔

میرانی ڈیم پراجیکٹ میں خصوصی انتظام کے تحت ایک لو۔ لیول ڈرین (Low Level Drain) تعمیر کی گئی ہے تاکہ اس کے ذریعے خشک سالی کے دوران ڈیم کے زیریں جانب واقع علاقوں میں آبادان لوگوں کے پانی سے متعلق مفادات کا تحفظ کیا جاسکے جو ڈیم کی تعمیر سے قبل چھوٹے چھوٹے تالابوں کی صورت میں پانی ذخیرہ کر کے اپنے استعمال میں لایا کرتے تھے۔ اس خصوصی اقدام کی وجہ سے انہیں آبپاشی آب نوشی اور دیگر ضروریات کے لیے پانی بہر صورت میسر رہے گا۔

پاکستان میں ایمر جنسی کا نفاذ

پاکستان کے قیام میں آنے کے بعد 3 نومبر 2007ء کو 11 دین ایمر جنسی نافذ کی گئی۔ 1953ء میں جب قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی تو 9 مئی 1953ء کو پنجاب میں مارشل لاء اور ایمر جنسی نافذ کر دی گئی۔ یہ پاکستان کے قیام کے بعد پہلی ایمر جنسی تھی۔

3 نومبر 2007ء کو چیف آف آری سٹاف جنرل پرویز مشرف نے ملک میں ہنگامی حالت کے نفاذ کے لیے جاری حکم نامہ میں کہا کہ انتہا پسندی کی سرگرمیوں اور دہشت گردی کے واقعات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ریاستی بنیادی ڈھانچے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں پر مسلسل حملے کیے گئے۔ عدلیہ کے کچھ ارکان کی طرف سے حکومتی پالیسی میں مداخلت بڑھ گئی۔ دہشت گردی کی سرگرمیوں پر کنٹرول، اقتصادی پالیسی، قیمتوں پر کنٹرول، کارپوریٹیشنز میں ڈاؤن سائزنگ، شہری منصوبہ بندی سمیت انتظامی معاملات میں عدلیہ کے بعض ارکان کی مستقل مداخلت نے حکومتی رٹ کو کمزور کیا۔ پولیس کا مورال مکمل طور پر ختم اور دہشت گردی کے خلاف

اس کی اثر پذیر ی تیزی سے ختم ہوئی۔ انجیلی جنس اداروں کو اپنے فرائض ادا کرنے اور دہشت گردوں کے تعاقب سے روکا گیا۔ بعض سخت گیر عسکریت پسند انتہا پسند دہشت گرد اور خود کش حملہ آور جنہیں گرفتار کیا گیا اور زیر تعقیب تھے ان کی رہائی کے احکامات جاری کیے گئے۔ اس طرح جو لوگ رہا ہوئے بعد میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہوئے جن کے نتیجہ میں انسانی جانوں اور املاک کا نقصان ہوا۔ اس سے ملک بھر میں عسکریت پسندوں کی حوصلہ افزائی ہوئی جبکہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ارکان و سب سے رہے۔ ہنگامی حالت کے فرمان میں کہا گیا کہ چند ججوں نے عدالتی اختیارات کی حد عبور کرتے ہوئے انتظامی اور قانون سازی کے معاملات بھی سنبھال لیے۔ ایک اہم آئینی ادارے سپریم جوڈیشل کونسل کو مکمل طور پر غیر متعلق بنا دیا گیا۔ عدلیہ کے چند ارکان کی طرف سے سماعت کے دوران حکومتی اہلکاروں سے تذلیل آمیز سلوک روزمرہ کا معمول بن گیا جس سے ان کا مورال ختم ہو گیا جبکہ حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں نے ہراساں ہونے سے بچنے کے لیے کام نہ کرنے کو ترجیح دی۔ اس سے ملک میں امن و امان اور اقتصادی صورتحال پر برے اثرات مرتب ہوئے اور مملکت کے تین ستونوں میں اختیارات کی تقسیم کا تصور بری طرح مجروح ہوا۔ ایسی صورتحال پیدا ہوئی کہ حکومت آئین کے تحت نہیں چلائی جاسکتی تھی۔

15 دسمبر 2007ء کو صدر مملکت جنرل (ر) پرویز مشرف نے ملک سے ایمر جنسی ختم پٹی سی او (پروٹیکشن کانسٹی بیوشنل آرڈر) واپس لیتے ہوئے ترمیم شدہ آئین بحال کر دیا۔ بحال سے قبل مزید آئینی ترامیم کی منظوری بھی دی۔ اس ضمن میں چار صداتی حکم نامے جاری کئے گئے۔ صداتی حکم نامے میں آئینی ترمیمی آرڈر 2007ء (2) سپریم کورٹ کے ججز کی پنشن و مالی فوائد کا آرڈر ہائیکورٹ کے ججز کی پنشن اور مالی فوائد کا آرڈر اسلام آباد ہائیکورٹ کے قیام کا آرڈر شامل تھے۔ صدر نے مختلف آئینی ترامیم کے تحت اپنے اقدامات کو محفوظ بھی دیا۔ آئین کے آرٹیکل 270C '194' '193' '44' '41' میں ترامیم کی گئیں۔ آئین کے آرٹیکل 41 سے شق نمبر 7 نکال دی گئی جس میں کہا گیا تھا کہ صدر پرویز مشرف 31 دسمبر 2004ء کو ردی اتار دیں گے۔ تاہم اب آرٹیکل 44 کی شق 2 ابتدائی طور پر تبدیل کیا گیا ہے اور اس آرٹیکل کے تحت وہ اس دو سال کی پابندی سے رہا ہوئے جو ملازم کے کسی عہدہ کو سنبھالنے سے متعلق ہوتی ہے۔ آرٹیکل 193 میں ترمیم کی گئی ہے کہ اسلام آباد میں ہائیکورٹ کے ججز کی تقرری کیلئے گورنر کی مشاورت ضروری نہیں ہوگی کیونکہ اسلام آباد میں گورنر نہیں ہوتا۔ آرٹیکل 194 کے تحت اسلام آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے حلف صدر یا اس کا نمائندہ لے گا۔ آرٹیکل 270C میں کہا گیا کہ جن ججز نے تین نومبر 2007ء کو عبوری آئینی حکم کے تحت حلف نہیں لیا یا انہیں حلف کیلئے نہیں بلایا گیا وہ آئینی طور پر ججز نہیں رہے۔ اس آرٹیکل میں شق 2 کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے مطابق ایسے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججز جنہوں نے پی سی او کے تحت حلف اٹھایا تھا وہ اب آئینی طور پر ججز تصور کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ صدر پرویز مشرف نے اسلام آباد میں ہائیکورٹ کے قیام کا آرڈر بھی جاری کیا جس میں چاروں صوبوں اور اسلام آباد سے ججز لئے جائیں گے۔ ایسے سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کے ججز جنہوں نے پی سی او کے تحت حلف نہیں لیا انہیں پنشن اور دیگر مالی فائدے دینے کیلئے بھی اس

آرڈر میں تفصیلات دی گئیں۔ پی سی او کے تحت تین نومبر 2007ء کو جن ججز نے حلف لیا، وہ اب آئین کے تحت تعینات کر دیئے گئے ہیں اور جنہوں نے حلف نہیں اٹھایا تھا، وہ آئینی طور پر فارغ ہیں۔ آئین میں صدر کی اہلیت کے حوالے سے آرٹیکل 41 اور 44 میں ترامیم کی گئیں اور آرٹیکل 41 میں کلاز 7 کو نکال دیا گیا۔ کلاز 7 کا تعلق جنرل پرویز مشرف کے چیف ایگزیکٹو بننے کے بعد صدارتی معیاد کے معاملہ سے تھا لیکن اب اس کلاز کو نکال دیا گیا ہے۔ صدر کی اہلیت کے معاملے پر سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد 2 سال کے وقفہ کی شرط سے بھی آزاد کر دیا گیا۔

جنرل پرویز نے پہلی مرتبہ آئین کو 12 اکتوبر 1999ء کو معطل کیا جب وہ ایک پرامن فوجی انقلاب کے ذریعے اقتدار میں آئے۔ اس وقت انہوں نے نواز شریف کی آئینی حکومت کو برطرف کیا۔ نواز شریف نے اس وقت کے آئی ایس آئی چیف جنرل ضیاء الدین کو نیا چیف آف آرمی شاف مقرر کیا۔ مگر پرویز مشرف نے چند اعلیٰ سطح کے جنرل کی مدد سے سابق وزیراعظم نواز شریف کی حکومت کو برطرف کر دیا اور اپنی چیف آف آرمی شاف کی حیثیت کو برقرار رکھا۔ دوسری مرتبہ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو ان کے عہدے سے فارغ کر دیا گیا۔

پرویز مشرف پاکستان کی تاریخ میں دوبارہ آئین معطل کرنے والے اولین چیف آف آرمی شاف بنے۔ انہوں نے اپنی ہی بنائی ہوئی حکومت کے خلاف نیم مارشل لاء لگا دیا۔ انہوں نے دونوں مرتبہ یہ اقدام اپنے عہدوں کو بچانے کے لیے اٹھایا۔ پہلی مرتبہ آرمی چیف اور دوسری مرتبہ صدارت کے عہدے کو بچانے کے لیے۔ دوسری بار ایمر جنسی پلس کے نام پر آئین کو معطل کر کے پی سی او کا نفاذ کیا گیا۔

ملک کی اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کی اکثریت نے جنرل پرویز مشرف کے سننے کی پی سی او (پرویز مشرف کا نسٹی نیوشنل آرڈر) کو مسترد کر دیا اور مارشل لاء سے مماثلت رکھنے والے ایمر جنسی سینٹ اپ کے تحت حلف اٹھانے سے انکار کر دیا۔ جسٹس عبدالحمید ڈوگر، جنہیں سپریم کورٹ کا نیا چیف جسٹس مقرر کیا گیا، سمیت سپریم کورٹ کے 5 جج صاحبان نے حلف اٹھایا۔ دیگر ججوں کے نام جسٹس نواز عباسی، جسٹس فقیر محمد کھوکھر اور جسٹس ایم جاوید بٹ تھے جبکہ جسٹس سعید اشہد نے کراچی میں حلف اٹھایا۔ کوئٹہ میں جسٹس امان اللہ یاسین زئی نے پی سی او کے تحت بلوچستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ کراچی میں جسٹس صبیح الدین احمد کی جگہ جسٹس محمد افضل سومرو نے پی سی او کے تحت سندھ ہائی کورٹ کے جج کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ لاہور میں جسٹس افتخار حسین چوہدری نے پنجاب ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ پشاور میں طاعت قیوم قریشی نے سرحد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

سپریم کورٹ کے حلف نہ اٹھانے والے ججوں کے نام یہ ہیں: چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری، جسٹس رانا بھگوان داس، جسٹس جاوید اقبال، جسٹس سردار محمد رضا خان، جسٹس خلیل الرحمن مدنی، جسٹس فلک شیر، جسٹس میاں شاکر اللہ جان، جسٹس امداد حسین جیلانی، جسٹس ناصر الملک، جسٹس راجہ فیاض احمد، جسٹس چوہدری اعجاز احمد، جسٹس سید جمشید علی، جسٹس غلام ربانی۔ اس سے پہلے اتنی بڑی تعداد میں اعلیٰ عدالتوں سے

جوں کو فارغ نہیں کیا گیا تھا۔

نئے چیف جسٹس عبدالحمید ڈوگر، 27 اپریل 2009ء تک عہدے پر رہیں گے۔ وہ 22 مارچ 1944ء کو ضلع خیرپور (سندھ) میں پیدا ہوئے۔ بی اے ایل ایل بی سندھ یونیورسٹی جام شورو سے کیا۔ 1994ء میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن خیرپور کے صدر، 10 اپریل 1995ء کو جج سندھ ہائیکورٹ، 28 اپریل 2000ء کو جج سپریم کورٹ بنے۔ کافی عرصہ پاکستان کے قائم مقام چیف الیکشن کمشنر رہے۔

3 نومبر 2007ء کو حکومت نے ایمر جنسی کا نفاذ کرتے ہوئے پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی آرڈیننس مجریہ 2002ء میں مزید ترمیم کا آرڈیننس بھی جاری کیا جس کے تحت خود کش حملہ آور دہشت گرد دہشت گردی کا نشانہ بننے والے انتہا پسندوں کے بیانات نشر کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ صدر نے پریس اخبارات، خبر رساں اداروں، کتب رجسٹریشن آرڈیننس 2002ء (پی پی او) میں ترمیم کرتے ہوئے پریس، نیوز پیپر، نیوز ایجنسیز اینڈ بکس رجسٹریشن (ترمیمی) آرڈیننس 2007ء جاری کیا جس کے تحت خود کش حملہ آوروں، دہشت گردوں، دہشت گردی کا نشانہ بننے والوں کی تصاویر، انتہا پسندوں کے بیانات شائع کرنے پر پابندی، فرقہ واریت، علاقائیت، بڑھانے، سربراہ مملکت، افواج، انتظامیہ، عدلیہ اور مقتضی کی توہین پر مبنی مواد نہیں چھاپا جاسکے گا۔

آئینی معیاد پوری کرنے والی پاکستان کی پہلی اسمبلیاں

ملک کی 60 سالہ تاریخ میں پہلی بار قومی اسمبلی اپنی آئینی مدت پانچ سال پوری کرنے کے بعد 15 نومبر 2007ء کو تحلیل ہو گئی۔ اگلے مرحلے میں صوبائی اسمبلیاں 18 نومبر کو تحلیل ہوئیں جبکہ سرحد اسمبلی پہلے ہی 10 اکتوبر 2007ء کو تحلیل ہو چکی تھی۔ قومی اسمبلی نے 1 ہزار 237 گھنٹے کام کیا۔ اس دوران حکومت کو کورم کا شدید مسئلہ درپیش رہا۔ ارکان کی تنخواہوں میں 43 فیصد اضافہ ہوا۔ قومی اسمبلی 16 نومبر 2002ء کو قائم ہوئی۔ ایوان نے میر ظفر اللہ جمالی، چوہدری شجاعت حسین اور شوکت عزیز پر مشتمل تین وزرائے اعظم دیکھے۔ پانچویں اور آخری پارلیمانی سال میں لگ بھگ 46 دن باقی تھے۔ اسمبلی کی مدت تو پوری ہوئی، آخری پارلیمانی سال مکمل نہ ہو سکا۔ اپوزیشن نے سب سے زیادہ قراردادیں، تحریک التواء، سوالات اور دیگر تحریک جمع کرائیں۔ اس دوران ایوان میں عوام کی فلاح و بہبود کے لیے ریکارڈ قانون سازی کی گئی۔ پانچ سالوں میں پانچ بجٹ، 50 بل پاس کیے گئے۔ نیشنل سکیورٹی کونسل، پولیٹیکل پارٹیز ترمیمی بل، خواتین کے تحفظ کا قانون و قانونی اصلاحات کا قانون شامل ہے۔ ایوان میں 222 آرڈی نینس پیش کیے گئے۔ ایوان نے ملکی اور بین الاقوامی ایشوز سے متعلق 5538 قراردادیں منظور کیں۔ قومی اسمبلی میں سترہویں ترمیم کی گئی۔ 2004ء میں صدر کو اعتماد کا ووٹ دیا گیا۔ ارکان اسمبلی نے 16 اکتوبر 2007ء کو صدارتی انتخاب میں صدر پرویز مشرف کو ووٹ دیا۔ اسمبلی کا پہلا اجلاس 16 نومبر 2002ء جبکہ آخری اجلاس 7 نومبر 2007ء کو ہوا۔ 342 گریجویٹ ارکان میں 72 خواتین شامل تھیں۔

پنجاب، سندھ اور بلوچستان کی صوبائی اسمبلیاں 35 سالہ پارلیمانی تاریخ میں پہلی بار اپنی آئینی مدت مکمل ہونے پر 18 نومبر 2007ء کو تحلیل کر دی گئیں۔ 371 رکنی پنجاب اسمبلی نے 10 اکتوبر 2002ء کے انتخابات کے بعد 25 نومبر 2002ء کو پہلے اجلاس سے اپنی کارروائی کا آغاز کیا۔ اس طرح اسمبلی کی مدت 25 نومبر 2007ء تک تھی۔ پنجاب کی پہلی سب سے بڑی اور گے بیجو ایٹ صوبائی اسمبلی نے 5 سالوں کے دوران منعقد ہونے والے 30 سیشنز میں مختلف نوعیت کے 83 بل، 74 قراردادیں منظور کیں۔ 5 ہزار سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ ہاؤس میں 94 توجہ دلاؤ نوٹس، 116 تحریک استحقاق اور 1040 تحریک التواء کا پیش ہوئیں جبکہ سپیکر نے 5 سال کے دوران 72 رولنگز دیں۔ پنجاب اسمبلی 73 خواتین، 8 اقلیتی ارکان سمیت 371 ارکان پر مشتمل تھی جبکہ 5 خواتین سمیت 41 وزراء تھے۔ پنجاب اسمبلی کی 35 قائمہ کمیٹیاں، 13 استحقاق اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹیاں تھیں۔ سندھ اسمبلی کے پانچ سالہ مدت کے دوران 46 اجلاس منعقد ہوئے۔ 41 سرکاری ایک نجی بل اور 19 تحریک استحقاق منظور کی گئیں۔ دو وزرائے اعلیٰ تبدیل ہوئے۔ 12 دسمبر 2002ء کو قائم ہونے والی سندھ اسمبلی میں 9 اقلیتی اور 29 خواتین سمیت 168 ارکان تھے۔ سندھ اسمبلی بننے کے بعد پہلے وزیر اعلیٰ کا حلف سردار علی محمد مہر نے اٹھایا جبکہ ان کے استعفیٰ کے بعد ڈاکٹر ارباب غلام رحیم نے 26 ویں وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے 9 جون 2004ء کو اقتدار سنبھالا۔ ایوان میں 16 مشترکہ قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ ایوان میں اسی عرصے کے دوران 186 تحریک استحقاق پیش کی گئیں جن میں سے 157 تحریک ضائع ہوئیں جبکہ وقفہ سوالات کے دوران ساڑھے تین ہزار سوال ایوان میں پیش کئے گئے۔ اسمبلی کی مدت میں وزیر اعلیٰ، سپیکر اور ڈپٹی سپیکر سندھ اسمبلی کے خلاف ایک ایک مرتبہ تحریک عدم اعتماد پیش ہوئی۔ تاہم یہ تینوں تحریک ناکام ہوئیں۔ 61 رکنی بلوچستان اسمبلی کا پہلا اجلاس 28 نومبر 2002ء جبکہ آخری اور 34 واں اجلاس 17 نومبر 2007ء کو سپیکر جمال شاہ کاکڑ کی صدارت میں 34 ایوان کے اجلاسوں میں 37 بل پاس ہوئے۔ 1606 سوالات میں سے 1123 نمٹائے گئے۔ ایوان میں 70 سرکاری قراردادوں میں سے 46 اور 221 غیر سرکاری قراردادوں میں سے 99 پاس ہوئیں۔ 76 میں سے 40 تحریک استحقاق نمٹائی گئیں جبکہ 261 التواء کی تحریکوں میں سے 71 بحث کے لیے منظور ہوئیں اور 133 نمٹائی گئیں۔

پاکستان میں نگران حکومتیں اور ان کی کارکردگی

(پاکستان کی نگران حکومتیں تاریخ کے تناظر میں)

1947ء تا حال

پاکستان کے 1973ء کے دستور میں حکومت کے ٹوٹنے یا اس کی مدت ختم ہونے کے بعد ایک نگران کابینہ قائم کرنے کا ذکر موجود ہے لیکن اس میں نگران وزیراعظم کا حوالہ موجود نہیں ہے۔ تاہم ضیاء الحق کی 1988ء کی نگران حکومت کے علاوہ تمام غیر جانبدار نگران حکومتوں میں نگران وزیراعظم کا تقرر کیا گیا تھا۔

یوں تو پاکستان کی 50 کے دہائی کی تمام حکومتیں ریاستی سربراہ (گورنر جنرل اور صدر مملکت) کی براہ راست نگرانی میں چلتی رہیں تاہم پاکستان کی پہلی جزوی نگران حکومت 1977ء میں قائم ہوئی جب جنوری میں اسمبلیاں ٹوٹنے کے باوجود بھٹو نے حکومت قائم رکھی اور قومی و صوبائی انتخابات کا انعقاد کرایا۔ قومی اسمبلی کے انتخابات میں پیپلز پارٹی کی واضح جیت کو دیکھتے ہوئے پاکستان قومی اتحاد (پی این اے) نے حکومت پر دھاندلی کا الزام لگایا اور احتجاجاً صوبائی انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا۔ بھٹو کے خلاف احتجاجی تحریک کا خاتمہ 5 جولائی 1977ء کے مارشل لاء پر ہوا۔ جنرل ضیا نے ملک میں بلدیاتی انتخابات منعقد کرائے اور 1984ء میں صدارتی ریفرنڈم ہوا۔

1985ء میں ہونے والے غیر جماعتی انتخابات کے باعث محمد خان جونیجو پاکستان کے وزیراعظم بنے۔ جنرل ضیا نے 29 اپریل 1988ء کو B(2) 58 کا استعمال کر کے اپنی نگرانی میں وفاقی کابینہ تشکیل دی۔ اسمبلیوں کے برطرف ہونے کے بعد 17 اگست 1988ء کو جنرل ضیا اعلیٰ فوجی قیادت اور امریکی سفیر سمیت طیارہ حادثہ کا شکار ہوئے۔ چیئرمین سینٹ غلام اسحاق خان صدر بنے اور 16 نومبر 1988ء کو ملک میں عام انتخابات کرائے۔ 2 دسمبر 1988ء کو بینظیر بھٹو پاکستان اور اسلامی دنیا کی پہلی خاتون وزیراعظم بنیں، لیکن ان کی حکومت صرف 20 ماہ قائم رہی۔ 6 اگست 1990ء کو صدر غلام اسحاق خان نے B(2) 58 کا استعمال کر کے ان کی حکومت کو برطرف کر دیا اور سندھ سے تعلق رکھنے والے غلام مصطفیٰ جتوئی کو نگران وزیراعظم مقرر کر دیا۔ نگران حکومت کے تحت ہونے والے انتخابات کے بعد نواز شریف قائد ایوان منتخب ہوئے۔ تاہم ان کی حکومت صرف اڑھائی سال قائم رہی۔ غلام اسحاق خان نے 18 اپریل 1993ء کو ان کی حکومت برطرف کر کے قومی اسمبلی توڑ دی۔ غلام اسحاق خان نے میرٹخ شیر مزاری کو نگران وزیراعظم مقرر کر دیا جو پاکستان کے 15 ویں وزیراعظم تھے۔ نواز شریف نے اپنی حکومت کی معطلی کے احکام کو غیر آئینی کہتے ہوئے سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ عدالت عظمیٰ نے مئی 1993ء میں نواز شریف کی حکومت بحال کر دی جنہوں نے 26 مئی 1993ء کو دوبارہ وزیراعظم کا عہدہ سنبھال لیا۔ اس دوران صدر اور وزیراعظم کے درمیان ایک بار پھر محاذ آرائی شروع ہو گئی۔ بالآخر ایک فارمولے کے تحت 18 جولائی 1993ء کو نواز شریف اور غلام اسحاق خان نے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیا۔ معین قریشی کو نگران وزیراعظم بنادیا گیا۔ چیئرمین سینٹ و سیم سجاد قائم مقام صدر بن گئے۔ اکتوبر 1993ء کے انتخابات کے نتیجے میں بے نظیر بھٹو حکومت بنانے میں کامیاب ہوئیں جبکہ پیپلز پارٹی کے فاروق احمد خان لغاری کو صدر بنا دیا گیا۔ تاہم دونوں کا یہ اتحاد 3 سال ہی جاری رہا۔ 5 نومبر 1996ء کو صدر لغاری نے بینظیر کی حکومت برطرف کر دی اور قومی و صوبائی اسمبلیاں توڑ دیں۔ قومی اسمبلی کے سابق سپیکر معراج خالد نے نگران وزیراعظم کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ 3 فروری 1997ء کو انتخابات میں نواز شریف دو تہائی اکثریت سے حکومت بنانے میں کامیاب ہوئے۔ 12 اکتوبر 1999ء کو طیارہ سازش کیس کے نتیجے میں ان کی حکومت ختم کر دی گئی اور جنرل پرویز مشرف نے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔ رفیق تارڑ بطور صدر اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 2002ء میں جنرل پرویز مشرف ریفرنڈم کے ذریعے صدر بنے۔ اس سال

اکتوبر میں عام انتخابات ہوئے اور 16 نومبر 2002ء سے قومی و صوبائی اسمبلیاں وجود میں آئیں۔ مسلم لیگ (ق) کے میر ظفر اللہ خان جمالی کو وزیراعظم بنایا گیا جو جون 2004ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔ 29 جون 2004ء کو قومی اسمبلی میں وزارتِ عظمیٰ کے لیے انتخاب ہوا جس میں چودھری شجاعت حسین کامیاب ہوئے۔ 25 اگست 2004ء کو شوکت عزیز ملک کے میسویں وزیراعظم بنے۔ ان کا دور حکومت 15 نومبر 2007ء تک محیط تھا جب پاکستان میں پہلی بار قومی اسمبلی دستور کی پابندی کے باعث پورے پانچ سال بعد ٹوٹ گئیں جبکہ صوبائی اسمبلیاں 18 نومبر 2007ء کو ٹوٹیں۔ اس دوران ملک میں 3/11 کی ایمر جنسی نافذ رہی۔

شوکت عزیز کی حکومت کی مدت ختم ہونے کے بعد جنرل پرویز مشرف نے 16 نومبر 2007ء کو چیئرمین سینٹ میاں محمد سومرو کی سربراہی میں نگران حکومت قائم کی۔ جنرل پرویز مشرف نے پہلے مرحلے میں 24 رکنی کابینہ کے ارکان سے حلف لیا۔ دوسرے مرحلے میں 22 نومبر کو مزید 4 نگران وفاقی وزراء کا اضافہ کیا گیا جس کے بعد وزراء 28 ہو گئے۔

بینظیر بھٹو کی شہادت..... پاکستان کی تاریخ کا بڑا سانحہ

27 دسمبر 2007ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بینظیر بھٹو لیاقت باغ راولپنڈی میں انتخابی جلسہ عام سے خطاب کے فوراً بعد اسلام آباد روانگی کے موقع پر فائرنگ اور خودکش بم دھماکہ میں شہید ہو گئیں۔ اس واقعہ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں سمیت 26 افراد جاں بحق جبکہ درجنوں شدید زخمی ہوئے۔ محترمہ بینظیر بھٹو پر خودکش حملہ سے قبل فائرنگ ہوئی جب وہ اپنی گاڑی میں کھڑے ہو کر کارکنوں کے پر جوش نعروں کا جواب دے رہی تھیں۔ انہیں شدید زخمی حالت میں راولپنڈی جنرل ہسپتال پہنچایا گیا جہاں انہیں فوری طبی امداد فراہم کی گئی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکیں۔ یہ دھماکہ شام 5 بجکر 7 منٹ پر ہوا۔ تقریباً 4 بج کر 55 منٹ پر وہ تقریر ختم کرنے کے بعد جب جلسہ گاہ سے روانہ ہوئیں تو کارکنوں نے ان کی گاڑی کو گھیرے میں لے کر وزیراعظم بینظیر کے فلک شگاف نعرے بلند کرنا شروع کیے جس پر وہ نعروں کا جواب دے رہی تھیں کہ ان کی گاڑی کے بالکل قریب کھڑے ایک شخص نے ان پر فائرنگ کی۔ اس سے قبل کہ اس شخص کو قابو کیا جاتا اس نے اپنے آپ کو دھماکے سے اڑا دیا۔ خودکش بم دھماکہ کی شدت اس قدر زیادہ تھی کہ انسانی اعضاء دور دور تک بکھر گئے اور نزدیکی کئی منزلہ عمارت پر یہ اعضاء پائے گئے۔ اس دھماکہ میں پی ایس ایف کے نو جوانوں کی زیادہ تعداد جاں بحق اور زخمی ہوئی۔ نجی ٹی وی نے بتایا کہ خودکش دھماکے سے پہلے بینظیر پر فائرنگ سے گولیاں ان کی گردن میں سانس کی نالی میں لگیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بینظیر بھٹو کو دو گولیاں لگی تھیں جو کہ بہت قریب سے ماری گئیں۔ ایک گولی پیشانی اور دوسری گردن پر لگی تھی۔ ان کا بہت زیادہ خون بہہ گیا تھا جس کے باعث جانبر نہ ہو سکیں۔ ماہرین کے مطابق خودکش حملہ آور کے پاس چار کلو کے قریب دھماکہ خیز مواد تھا جس نے وہاں تباہی مچا دی۔ یعنی شاہدین کے مطابق بینظیر جلسہ کے اختتام پر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر جاری تھیں تو انہوں نے گاڑی میں کھڑے ہو کر پارٹی کارکنوں کے نعروں کا جواب دیا۔ اس دوران ایک نوجوان نے ان پر

فارنگ کر دی۔ ابتدائی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی کہ حملہ آور تین یا پانچ تھے جنہوں نے جدید لیزر ریم سے محترمہ کو نشانہ بنایا۔

مختلف موقف: پیپلز پارٹی نے محترمہ کی شہادت کو نارگٹ کلنگ جبکہ وزارت داخلہ اور حکومت نے القاعدہ اور بیت اللہ محمود (طالبان لیڈر) پر قتل کی ذمہ داری ڈال دی جسے پیپلز پارٹی کے ساتھ ساتھ متعدد حلقوں اور ماہرین نے بھی ماننے سے انکار کر دیا۔ حیران کن طور پر وزارت داخلہ نے سانحہ کے بعد 24 گھنٹے کے اندر تین یکسر مختلف موقف اختیار کیے کہ بینظیر کو گولی لگی، پھر کہا گیا کہ انہیں بم کا ٹکڑا لگا اور پھر کہا گیا کہ اُن کی موت گاڑی کے سن روف کا لیور زور سے لگنے سے واقع ہوئی۔

تحقیقات اور سوگ: نگران وزیراعظم محمد میاں سومرو نے سانحہ لیاقت باغ کی اعلیٰ سطحی عدالتی تحقیقات کا حکم دیا جبکہ نگران وزیراعلیٰ پنجاب جنس (ر) اعجاز ثار نے ایڈیشنل آئی جی پولیس کی سربراہی میں اعلیٰ اختیاراتی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دے دی۔ سانحہ کے سوگ میں پیپلز پارٹی نے 40 روزہ جبکہ صدر پرویز مشرف نے 3 روزہ قومی سوگ منانے اور پرچم سرنگوں کرنے کا حکم دیا۔ حکومت نے پیپلز پارٹی اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کے شدید دباؤ پر برطانوی پولیس سکاٹ لینڈ یا رڈ کو تحقیقات کیلئے بلایا۔ برطانوی پولیس کی تفتیشی ٹیم نے 3 جنوری 2008ء کو پاکستان پہنچ کر تفتیش کا آغاز کیا۔

تدفین: 28 دسمبر 2007ء کو بینظیر بھٹو کے جسد خاکی کو گڑھی خدا بخش (سندھ) میں اپنے والد ذوالفقار علی بھٹو کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس مزار میں بھٹو فیملی کی 70 ویں قبر بنی۔ اُن سے پہلے اُن کے دادا، دادی، والد، دونوں بھائیوں (شاہنواز مرتضیٰ) کے علاوہ دیگر عزیز واقارب مدفون ہیں۔ جنازے کے لاکھوں شرکاء تدفین کے وقت دھارمائی مار کر روتے رہے۔ محترمہ کی تدفین اس جگہ کی گئی جہاں بینظیر نے 18 اکتوبر 2007ء کو جلاوطنی سے واپسی پر دو گھنٹے تک قرآن خوانی کی تھی۔ نماز جنازہ حاکم علی منگی نے پڑھائی۔ شوہر آصف زرداری، بیٹیاں، بختاور آصف اور بیٹا بلاول زارو و قطار روتے رہے۔ سابق وزیراعظم کا جسد خاکی پیپلز پارٹی کے پرچم میں لپیٹا گیا تھا۔ آصف زرداری، بلاول، نادر گسی اور حرم ملک نے لحد میں اتارا۔

عوامی رد عمل: سانحہ کے فوراً بعد پیپلز پارٹی کے کارکن اور دل گرفتہ عوام روتے پینتے اور سینہ کو بئی کرتے گلی کوچوں اور سڑکوں پر نکل آئے۔ خود کش دھماکے میں شہادت کی خبر پورے ملک میں آنا فانا پھیل گئی جس سے ملک بھر کی فضا سو گوار اور بوجھل ہو گئی۔ پورے ملک میں سائن بورڈز بند کر دیئے گئے اور بلیک آؤٹ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ ملک بھر میں شدید ہنگاموں، جلاؤ، گھیراؤ، توڑ پھوڑ، فسادات اور لوٹ مار کے واقعات پیش آئے۔ سینکڑوں گاڑیاں، موٹر سائیکلیں، عمارات، بنک، سی این جی اسٹیشن، پٹرول پمپس، ریستوران، نجی و سرکاری املاک، ٹرینیں، پولیس چوکیاں اور دیگر تنصیبات جلا کر خاکستر کر دی گئیں۔ ایک اندازے کے مطابق ان فسادات میں 58 افراد جاں بحق اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ 95 ارب روپے سے زائد کی املاک کا نقصان ہوا۔ شاک مارکیٹ بدترین مندی کا شکار رہی۔ سرمایہ کاروں کے کھربوں روپے ڈوب گئے۔ متعدد کمپنیوں کے حصص

کی قیمتوں کی مجموعی مالیت میں بھی کمی دیکھنے میں آئی۔ سندھ میں ہولناک صورتحال کے پیش نظر رنجرز اور فوج کو طلب کرنا پڑا۔ لوگوں نے پاکستان کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں احتجاجی مظاہرے کیے۔ اس دوران مسلم لیگ (ق) کی املاک اور دفاتر پر حملے بھی کیے گئے۔ چودھری شجاعت حسین، پرویز الہی، منوس الہی، شیخ رشید، راز سکندر، لیاقت جتوئی، میاں اظہر اور دیگر رہنماؤں کے دفاتر، گھروں، جلسہ گاہوں اور املاک پر حملے کیے گئے یا انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ ق لیگ کے انتخابی نشان سائیکل والے بورڈز اور سبز کوٹوڑ پھوڑ کر آگ لگا دی گئی۔

اپوزیشن کا رد عمل: بینظیر کی شہادت اور سانحہ لیاقت باغ پر اپوزیشن کی تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے سربراہان مسلم لیگ (ن) کے شہباز شریف، امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد، جمعیت علمائے اسلام (ف) کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمن، تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان، پاکستان ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنما نوابزادہ منصور احمد، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر ساجد میر، قائد خاکسار تحریک حمید مشرقی، اے پی ڈی ایم کے رہنما محمود اچکزئی سمیت دیگر نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک و قوم کیلئے عظیم سانحہ اور جمہوریت کا قتل قرار دیا۔ انہوں نے صدر پرویز مشرف سے مستعفی ہونے کا مطالبہ بھی کیا۔ نواز شریف نے مسلم لیگ (ن) کی طرف سے الیکشن بائیکاٹ کا اعلان کر دیا جو بعد ازاں آصف زرداری کی درخواست اور پیپلز پارٹی کی طرف سے الیکشن میں حصہ لینے کے فیصلے پر بدل دیا۔ نواز شریف سانحہ کی خبر سنتے ہی راولپنڈی جزل ہسپتال پہنچ گئے جہاں انہیں جیسے ہی محترمہ کی شہادت کی خبر ملی تو دھڑاڑیں مار کر رونے لگے۔ اس موقع پر ملکی و غیر ملکی میڈیا نے اُن سے اس افسوسناک واقعہ پر تاثرات جاننے کی کوشش کی تو اُن سے بات نہ ہو سکی۔ وہ اس موقع پر انتہائی افسردہ اور اداس دکھائی دے رہے تھے۔

عالمی رد عمل: عالمی رہنماؤں نے بینظیر بھٹو کی شہادت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے خبردار کیا کہ دہشت گردوں کو پاکستان کو عدم استحکام کا شکار نہیں کرنے دینا چاہیے۔ مختلف رہنماؤں اور عالمی سربراہان نے بینظیر بھٹو کی شہادت پر انہیں شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور اُن کے اہلخانہ اور کارکنوں سے اظہار افسوس کیا۔ چین، تین، امریکہ، برطانیہ، فرانس، سعودی عرب، فلپائن، بنگلہ دیش، بھارت، جاپان، افغانستان، سری لنکا، جرمنی، ترکی، امارات، یورپی کمیشن، عرب لیگ، اقوام متحدہ نے تعزیتی پیغامات ارسال کیے۔ اس موقع پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں متفقہ قرارداد مذمت بھی پاس ہوئی۔

آخری خطاب: لیاقت باغ راولپنڈی میں اپنے آخری خطاب میں بینظیر بھٹو نے کہا کہ قائد اعظم اور بھٹو کا پاکستان آج ایک بار پھر شدید خطرے میں ہے۔ حکمران پاکستان کو توڑنے کیلئے جزل بجلی، جزل ایوب اور جزل ضیاء سے بھی آگے نکل چکے ہیں۔ ملکی سرحدیں غیر محفوظ ہیں۔ پاکستان بد امنی کا شکار ہے۔ انتظامیہ اور پولیس کا ساتھ نہ دے کر دہشت گردوں کو تقویت دینے والے اب فوجی آپریشن کے ذریعے ملک کو اتار کی میں ڈھیل رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی روزگار، تعلیم، صحت، ماحول اور مسادات کے 5 کاتی منشور کے

تحت میدان میں اتر چکی ہے۔ پنجاب کے عوام ملک و قوم کے دفاع کیلئے پیپلز پارٹی کا ساتھ دیں۔ ہم پاکستان کا تحفظ کرتے ہوئے نہ صرف خطے سے بیرونی فوجوں کو بے دخل کریں گے بلکہ ملک میں دہشت گردوں کا مکمل خاتمہ کریں گے۔ راولپنڈی بہادروں اور جاٹاروں کا علاقہ ہے۔ اس شہر کے لوگوں نے جمہوریت کیلئے قربانیاں دیں اور آج کے عوام کو ہمیشہ شکست دی۔ اب جلد یہاں جمہوریت کا سورج دوبارہ طلوع ہوگا۔ عوام کو زندگی گزارنے کیلئے بہتر ماحول اور صحت کی سہولیات دی جائیں گی۔ ملک میں مساوات عام کی جائے گی۔ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں کارخانے لگائے جائیں گے۔ زرعی ملک ہونے کے ناطے نہ زراعت کو جدید خطوط پر استوار کریں گے۔ مزدوروں کو یونین سازی کا حق دیں گے۔ ڈاؤن سائزنگ پر مکمل پابندی لگائیں گے۔ پیپلز پارٹی نے ہمیشہ قربانیاں دیں۔ میرے باپ کو پھانسی پر چڑھایا گیا۔ میرے بھائی قتل ہوئے لیکن ہم نے عوام کو کبھی نہیں چھوڑا۔ چیف جسٹس کو دو مرتبہ نکالا گیا، ججوں کو گرفتار کیا گیا، لال مسجد میں بے گناہوں کو خون میں نہلایا گیا۔ اب عوام تبدیلی لانے اور ملک کو آمریت سے جمہوریت کی طرف لانے کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔ حکمرانوں کی کوشش ہے کہ غیر آئینی اقدامات کو طول دینے کیلئے پھر بوگس اسمبلی بنائی جائے۔

آخری لفظ: گولی لگنے کے بعد بینظیر بھٹو نے آخری لفظ ”اللہ“ پکارا اور خود کو مالکِ حقیقی کے

سپر وکر دیا۔

راولپنڈی..... بدقسمت مقام: راولپنڈی کو پاکستان کی تاریخ میں اس لحاظ سے

بھی اہمیت حاصل رہے گی کہ یہاں پاکستان کے 3 وزراء نے اعظم کی شہادت ہوئی۔ سب سے پہلے 16 اکتوبر 1951ء میں پہلے وزیر اعظم خان لیاقت علی خان کو کمپنی باغ میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے بعد دوسرے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو جیل میں پھانسی دی گئی اور اب سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو خود کش بم دھماکے کا نشانہ بنایا گیا۔ تینوں وزراء نے اعظم کی میتیں صوبہ سندھ لے جانی گئیں جہاں لیاقت علی خان کو مزار قائد اعظم میں دفنایا گیا جبکہ ذوالفقار علی بھٹو کو لاڑکانہ میں اور بے نظیر کو بھی ان کے آبائی قبرستان میں ذوالفقار علی بھٹو شاہ نواز بھٹو اور مرتضیٰ بھٹو کے پہلو میں دفنایا گیا۔

بدقسمت بھٹو خاندان: بھٹو خاندان کی سیاست ملکی تاریخ کا اہم حصہ ہے۔ 4

اپریل 1979ء کو ذوالفقار علی بھٹو خاندان حکومت نے پرائیویٹ پر چڑھا دیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کے سب سے چھوٹے بیٹے شاہ نواز بھٹو 18 جولائی 1985ء کو جیس میں اپنے فلیٹ میں مردہ پائے گئے۔ خیال تھا کہ انہیں زہر دیا گیا۔ دوسرے بھائی میر مرتضیٰ بھٹو کو 1996ء میں کراچی میں ان کی رہائش گاہ 70- کلغٹن سے چند گز دور چند پولیس اہلکاروں اور افسران نے 6 ساتھیوں سمیت قتل کر دیا تھا۔ بینظیر اپنے خاندان کی چوتھی فرد تھیں جنہیں غیر فہرین طور پر موت نے اپنے ٹکٹے میں جکڑا۔

بینظیر بھٹو..... تاریخ کے انیسے میں

21 جون 1953ء... کراچی میں پیدائش۔

- 1973ء..... ریڈ کلف کالج ہاورڈ یونیورسٹی سے بی اے۔
- 1976ء..... لیڈی مارگریٹ ہال آکسفورڈ یونیورسٹی سے گریجویٹیشن۔
- دسمبر 1976ء..... آکسفورڈ یونیورسٹی یونین کی صدر منتخب۔ پہلی ایشیائی خاتون بنیں۔
- 1977ء..... آکسفورڈ یونیورسٹی سے فارن سروس میں گریجویٹیشن۔
- 18 دسمبر 1987ء... آصف علی زرداری سے شادی۔

سیاسی پس منظر

- ☆ 1977ء میں والد ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت سے علیحدگی کے بعد عملی سیاست میں آئیں۔
- ☆ بینظیر بھٹو کو 1977ء سے 1984ء تک کئی بار حکومت پاکستان نے نظر بند کیا۔
- ☆ بینظیر 1984ء سے 1986ء تک برطانیہ میں پہلی بار جلاوطن ہوئیں۔
- ☆ بینظیر اپریل 1986ء میں طویل جلاوطنی کے بعد وطن واپس آئیں۔
- ☆ بینظیر 1988ء، 1990ء، 1993ء اور 1997ء میں رکن قومی اسمبلی منتخب ہوئیں۔
- ☆ بینظیر پہلی بار 2 دسمبر 1988ء سے 6 اگست 1990ء تک دوسری بار 19 اکتوبر 1993ء سے 4 نومبر 1996ء تک وزیراعظم پاکستان رہیں۔
- ☆ بینظیر 1990ء کے الیکشن کے بعد قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف بنیں۔
- ☆ بینظیر 4 اپریل 1999ء کو دوسری بار جلاوطن ہوئیں۔ یہ عرصہ برطانیہ اور دبئی میں گزارا۔
- ☆ 15 مئی 2006ء کو لندن میں نواز شریف کے ساتھ چارٹرڈ آف ڈیموکریسی (میشاق جمہوریت) پر دستخط کیے۔
- ☆ 18 اکتوبر 2007ء کو 8 برس بعد جلاوطنی ختم کر کے کراچی آمد پر شاندار استقبال ہوا۔ اسی موقع پر سانحہ کارساز (کراچی) میں قاتلانہ حملے میں بال بال بچیں۔ 2 خودکش بمباروں میں 145 افراد جاں بحق، 550 زخمی ہوئے۔ 7 گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔ جلسہ گھر سے بینظیر کا خطاب منسوخ کرنا پڑا۔
- ☆ 27 دسمبر 2007ء کو لیاقت باغ راولپنڈی میں جلسہ عام سے خطاب کے بعد روانگی کے موقع پر فارنگ سے شہید ہوئیں۔
- ☆ بینظیر بھٹو نے 54 سال، 6 ماہ، 6 دن کی زندگی پائی۔
- ☆ بینظیر بھٹو خود ساختہ 8 سالہ جلاوطنی کے بعد وطن واپسی پر 2 ماہ، 9 دن زندہ رہ سکیں۔
- محترمہ کی شخصیت کے نمایاں پہلو**
- ☆ بینظیر نے 1986ء سے 2007ء تک 27 ایوارڈ، 1000 سے زائد تمغے حاصل کیے۔

- ☆ دو مرتبہ اور سب سے کم عمری میں (35 سال) وزارتِ عظمیٰ سنبھالنے والی پہلی مسلم خاتون بنیں۔
- ☆ 1988ء میں ”پیپل میگزین“ نے انہیں 50 خوبصورت خواتین کی فہرست میں شامل کیا۔
- ☆ دو تصانیف ”Perspective of Foreign Policy“ (1977ء) اور ”Daughter of the East“ (دختر مشرق) (1989ء) لکھ کر بہت شہرت حاصل کی۔
- ☆ تیسری تصنیف ”مقاہمت“ (اسلام، جمہوریت اور مغرب) 2008ء میں بعد از شہادت شائع ہوئی۔
- ☆ عالمی سطح پر ان کی قابلیت کا اعتراف کیا جاتا تھا۔ برطانیہ امریکہ سمیت متعدد ممالک کی جامعات میں لیکچر دینے کیلئے خصوصی طور پر مدعو کیا جاتا تھا۔
- ☆ بھٹو کی ”پنگی“ اور سیاسی میدان کی ”بی بی“ کا شمار دنیا کی قابل ترین خواتین میں ہوتا تھا۔
- ☆ بینظیر کے 3 بچے بلاول، بختاوار اور آصفہ ہیں۔ ایک بیٹا، 2 بیٹیاں ہیں۔

☆☆☆☆☆

پاکستان میں نویں عام انتخابات 2008ء

پاکستان میں نویں عام انتخابات 18 فروری 2008ء کو یک وقت قومی و صوبائی اسمبلیوں کے لیے ہوئے جن میں کوئی بھی جماعت واضح برتری حاصل کر کے تباہ حکومت سازی کی پوزیشن میں نہ آ سکی البتہ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹریں 89 نشستوں کے ساتھ قومی اسمبلی میں نمایاں رہی۔ دوسرے نمبر پر پاکستان مسلم لیگ (ن) 67، تیسرے نمبر پر پاکستان مسلم لیگ (ق) 38، چوتھے نمبر پر ایم کیو ایم 19، پانچویں نمبر پر عوامی نیشنل پارٹی 10، چھٹے نمبر پر متحدہ مجلس عمل 5، ساتویں نمبر پر پاکستان مسلم لیگ فنکشنل 4 رہی۔ ان انتخابات میں آزاد امیدوار بھی بڑی تعداد میں کامیاب ہوئے، جن کی تعداد 28 رہی۔ دیگر جماعتوں میں سے پاکستان پیپلز پارٹی شیرپاؤ نے 2، نیشنل پیپلز پارٹی نے 2، بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی) نے 1 نشست حاصل کی۔ ان انتخابات میں پاکستان مسلم لیگ (ق) کو سابق حکمران جماعت ہونے کے باوجود زیادہ پذیرائی نہ مل سکی اور اس کے کئی اہم ترین اور مضبوط امیدواروں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا جن میں شجاعت حسین، حامد ناصر چٹھہ، چوہدری امیر حسین، راء سکندر، شیخ رشید، عجاز الحق، وحی ظفر، خورشید قسوری، میاں اظہر، ہمایوں اختر، شیر آگن نیازی، چوہدری شہباز حسین، مونس الہی وغیرہ شامل تھے۔ پارٹی کے مرکزی رہنما پرویز الہی ایک حلقے سے مسلم لیگ (ن) کے سعود مجید سے واضح فرق سے ہارے مگر ایک کے حلقے سے جیت گئے۔ یہ نتائج پاکستان مسلم لیگ (ق) کے لیے مایوس کن تھے۔ اس کے مقابلے میں مسلم لیگ (ن) نے لاہور سمیت پنجاب کے بڑے شہروں راولپنڈی، گوجرانوالہ، فیصل آباد، پاکستان، سیالکوٹ، شیخوپورہ، قصور وغیرہ سے بھرپور کامیابی حاصل کی۔ لاہور کی 12 میں سے 10 نشستیں مسلم لیگ (ن) (جب کہ 2 نشستیں پاکستان پیپلز پارٹی نے جیتیں۔ ق لیگ ایک بھی نشست نہ جیت سکی۔ لاہور کی 25 میں سے 21 صوبائی نشستوں پر پاکستان مسلم لیگ (ن) (جب کہ 2 نشستوں پر

پاکستان پیپلز پارٹی کامیاب ہوئی۔ 2 نشستوں پر پولنگ امیدواروں کے انتقال کے باعث ملتوی ہو گئی۔ پنجاب سے ن لیگ ’سندھ سے پی پی پی‘ سرحد سے اے این پی‘ بلوچستان سے مسلم لیگ (ق) کو برتری حاصل ہوئی۔ کراچی میں متحدہ قومی موومنٹ کو واضح برتری حاصل ہوئی جب کہ اسلام آباد کی دونوں نشستیں مسلم لیگ ن نے جیتیں۔

انتخابات میں پیپلز پارٹی کے یوسف رضا گیلانی، امین فہیم شاہ محمود قریشی، پرویز اشرف، فیصل کریم کنبڑی، احمد مختار، فردوس عاشق اعوان، حنا ربانی کھر، شمیعہ گھڑکی، سردار آصف، خورشید شاہ، شاہد بھٹو، میر ہزار خان بھارانی، نوید قمر جیسے بڑے نام کامیاب ہوئے۔ پاکستان مسلم لیگ ن کے نمایاں امیدوار سعد رفیق، جاوید ہاشمی، احسن اقبال، چودھری شاز، حنیف عباسی، ایاز امیر، خواجہ آصف، مہتاب عباسی، صابر شاہ، شاہد خاقان عباسی، صاحبزادہ فضل کریم، عثمان ابراہیم، سائرہ تارڑ، تمیمہ دولتانہ، رانا تنویر حسین کامیاب رہے۔ پاکستان مسلم لیگ ق کے پرویز الہی، فیصل صالح، حیات رضا حیات، ہراج، سمیرا ملک، سردار طالب، ٹکی، حامد یار ہراج، فاروق لغاری، جعفر لغاری، غوث بخش مہر وغیرہ کامیاب رہے۔ ایم کیو ایم کے نمایاں کامیاب امیدوار سفیان یوسف، شیخ صلاح الدین، فاروق ستار، خوش بخت شجاعت جب کہ عوامی نشا پارٹی کے نمایاں رہنما غلام احمد بلور، اسفند یار دلی، ارباب ظاہر خان، حیدر ہوتی کامیاب ہوئے۔

عام انتخابات کے روز 18 فردری کو ملک بھر میں فائرنگ، تشدد اور لڑائی جھگڑے کے واقعات بھی ہوئے جن میں 32 فیتی جانیں ضائع ہوئیں جب کہ درجنوں افراد زخمی ہوئے۔ کوئٹہ، کابل، نصیر آباد، سوات اور بعض دوسرے مقامات پر دھماکے بھی ہوئے۔ الیکشن سے قبل بعض قومی و صوبائی اسمبلیوں کے حلقوں میں امیدواروں کے قتل، انتقال یا امن و امان کی محدود صورتحال کے پیش نظر پولنگ ملتوی بھی کرنا پڑی۔ 10 ہزار سے زائد ملکی و غیر ملکی مبصرین نے ان انتخابات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے مختلف پولنگ شیڈز کا دورہ کر کے انتخابی عمل کا مشاہدہ کیا۔ غیر ملکی مبصرین امریکہ، برطانیہ، فرانس، جاپان، جرمنی، کینیڈا، ڈنمارک وغیرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 1050 غیر ملکی اور 4600 ملکی مبصرین کو ایکریڈٹیشن کارڈ جبکہ وزارت خارجہ نے 3 ہزار غیر ملکی مبصرین کو ویزے جاری کیے تھے۔

26 جون 2008ء کو ملک بھر میں قومی اسمبلی کی 5 اور صوبائی اسمبلیوں کی 23 نشستوں پر ضمنی انتخابات منعقد ہوئے تاہم گرم موسم کے باعث ٹرن آؤٹ خاص کم رہا۔ مسلم لیگ ن نے قومی اسمبلی کی 3 اور پیپلز پارٹی نے 2 نشستیں حاصل کیں جب کہ مسلم لیگ ن نے صوبائی اسمبلیوں کی 8، پیپلز پارٹی نے 7، آزاد امیدواروں نے 6 اور عوامی نیشنل پارٹی نے 2 نشستیں حاصل کیں۔ نمایاں کامیاب امیدواروں میں ذوالفقار کھوسو، رانا ثناء اللہ، کیپٹن صفدر، زعیم قادری، رانا افضل حسین (ن لیگ)، قاسم ضیاء، خرم ڈو، ذوالفقار گوندل (پی پی) (پی) رہے۔ مسلم لیگ ق ایک بھی نشست نہ جیت سکی۔

انتخابات 2008ء میں مرکز اور صوبوں میں پارٹی پوزیشن

قومی اسمبلی								پارٹی
مجموعی نشستیں	خواتین	اقلیتی	سرحد	بلوچستان	سندھ	پنجاب	قومی اسمبلی	
120	23	4	17	7	67	78	93	پی پی پی
90	17	3	5	0	0	103	70	پی ایم ایل (این)
51	9	2	6	18	9	66	40	پی ایم ایل (کیو)
25	5	1	0	0	38	0	19	ایم کیو ایم
13	3	0	31	1	2	0	10	اسکین پی
6	1	0	8	8	0	2	5	ایم ایم اے
5	1	0	0	0	7	3	4	پی ایم ایل (ایف)
1	-	0	0	5	0	0	1	آئی این پی (اے)
1	-	0	5	0	0	0	2	پی پی پی (ایس)
1	-	0	0	0	3	0	2	این پی پی
18	-	0	17	10	1	35	28	آزاد
342	60	10	99	51	130	297	272	کل سیٹس

نوٹ: مجموعی طور پر قومی و صوبائی اسمبلیوں کے 13 حلقوں میں انتخابات سے قبل امیدواروں کے نقل انتقال یا محدود اسن وامن کی وجہ سے پولنگ ملتوی ہوئی۔ ایک خاتون نشست پر نتیجے کا اعلان ابھی ہوتا ہے۔ قومی اسمبلی کی 342 میں سے 331 نشستوں کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔

عام انتخابات 2008ء..... صوبائی اسمبلیوں میں پارٹیوں کی پوزیشن

نمبر شمار	پارٹی	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان
1-	پاکستان پیپلز پارٹی	78	71	17	7
2-	پاکستان مسلم لیگ (ن)	104	4	5	0
3-	پاکستان مسلم لیگ (ق)	67	10	5	18
4-	متحدہ قومی موومنٹ	0	37	0	0

2	31	2	0	عوامی نیشنل پارٹی	-5
7	10	0	2	متحدہ مجلس عمل	-6
0	0	7	3	پاکستان مسلم لیگ (ف)	-7
0	5	0	0	پاکستان پیپلز پارٹی (شیر پاؤ)	-8
5	0	0	0	بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی)	-9
11	16	1	36	آزاد امیدوار	-10

2008ء میں قومی اسمبلی کی نشستیں، امیدواروں اور رائے دہندگان کی تعداد

صوبہ / علاقہ	عام نشستیں	مخصوص نشستیں	کل نشستیں	امیدواروں کی تعداد	دوروز کی تعداد	پوائنٹ شیئرز کی تعداد
		اقلیتیں	خواتین		خواتین	مرد
وفاقی دارالحکومت	2	-	-	2	34	2,19,001
پنجاب	148	35	183	1084	2,007,688	245,73,226
سندھ	61	14	75	608	86,18,739	1,09,20,771
سرحد	35	8	43	270	43,80,249	64,10,687
بلوچستان	14	3	17	144	19,68,626	23,30,880
فنان	12	-	12	174	3,76,411	9,00,305
کل	272	60	342	2314	3,56,37,714	4,53,94,302

2008ء میں صوبائی اسمبلیوں میں ممبران کی تعداد

صوبہ	جنرل نشستیں	خواتین مخصوص نشستیں	غیر مسلم	کل ممبران
پنجاب	297	66	8	371
سندھ	130	29	9	168
سرحد	99	22	3	124
بلوچستان	51	11	3	65
کل تعداد	577	128	23	728

انتخابی نشانات

پارٹی	نشان
پاکستان پیپلز پارٹی	تیر
پاکستان مسلم لیگ ن	خیر
پاکستان مسلم لیگ ق	سائیکل
ایم کیو ایم	پتنگ
عوامی متحامل پارٹی	لائین
ایم ایم اے	کتاب

ووٹوں کا تناسب سال بہ سال

سال	تناسب
1970ء	53.54%
1977ء	56.62%
1985ء	53.69%
1988ء	43.07%
1990ء	45.46%
1997ء	35.42%
2002ء	41.68%
2008ء	45.67%

عام انتخابات 2008ء کے حوالے سے اہم حقائق اور اعداد و شمار:

- ☆ ان انتخابات میں 3 کروڑ 48 لاکھ افراد نے ووٹ ڈالا 20 لاکھ 10 ہزار 655 ووٹ مسترد ہو گئے۔ کل ووٹرز کی تعداد 8 کروڑ 10 لاکھ 32 ہزار 16 تھی۔
- ☆ ذوالفقار علی بھٹو سے شوکت عزیز اور ایک کا بینہ کا حصہ رہنے والے 51 سابق وزراء جیتے 76 ہارے۔
- ☆ پیپلز پارٹی کے 20 'ق لیگ کے 23 اور ن لیگ کے 8 سابق وفاقی و صوبائی وزراء کامیاب ہوئے جب کہ ق لیگ کے 64، پیپلز پارٹی کے 10 اور ن لیگ کے 5 سابق وزراء ہارے۔
- ☆ ان انتخابات میں چھوٹی بڑی تقریباً 47 جماعتیں میدان میں آئیں جب کہ تقریباً 26 جماعتوں نے بائیکاٹ کیا۔
- ☆ پیپلز پارٹی کے سب سے زیادہ امیدواروں نے حصہ لیا۔ قومی اسمبلی کی نشستوں پر اُس کے 260 'ن لیگ کے 216 اور ق لیگ کے 194 امیدوار سامنے آئے۔
- ☆ قومی اسمبلی کی 272 اور صوبائی اسمبلیوں کی 577 عام نشستوں پر انتخابات ہوئے۔ قومی اسمبلی کے 7 حلقوں میں امیدواروں کی وفات، قتل یا مخدوش امن و امان کے باعث الیکشن ملتوی کرنا پڑے۔
- ☆ ان انتخابات میں 75 سابق فوجی امیدواران میں سے صرف دو (کیپٹن ریٹائرڈ غلام مجتبیٰ کھرل [پی پی] اور جنرل ریٹائرڈ صلاح الدین ترمذی [ن لیگ]) کامیاب ہوئے۔
- ☆ فانا کے آزاد امیدواروں کے علاوہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں قومی اسمبلی کے 19 حلقوں سے آزاد امیدوار کامیاب ہوئے۔ ان میں پنجاب کے 13، سرحد کے 2، سندھ کا ایک اور بلوچستان کے 3 آزاد امیدوار کامیاب ہوئے۔ (بعد ازاں چند آزاد امیدوار پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ن میں شامل ہو

(گئے۔)

☆ ملک بھر میں صرف ایک نشست پر دن ٹو دن مقابلہ ہوا۔ این اے 270 آواران ولسیلہ (بلوچستان) کی نشست پر ق لیگ کے جام یوسف نے پی پی کے نصر اللہ رانجھا کو ہرا کر کامیابی حاصل کی۔

☆ مسلم لیگ ن کے چوہدری ثار علی خان (راولپنڈی) اور مسلم لیگ ق کے انور علی چیمہ (سرگودھا) نے مسلسل 7 بار اور پیپلز پارٹی کے مخدوم امین فہیم نے آٹھویں بار جیت کر قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہو کر نیا ریکارڈ قائم کیا۔

☆ مسلم لیگ ق کی عطیہ عنایت اللہ مسلسل چھٹی بار خواتین کی مخصوص نشست سے کامیاب ہوئیں۔ وہ جو پنجو دور سے خواتین کی سیٹ پر رکن قومی اسمبلی چلی آ رہی ہیں۔

☆ قومی اسمبلی کی 60 عام نشستوں پر 67 خواتین امیدوار تھیں جن میں سے کامیابی صرف 16 خواتین کے حصے میں آئی جو ایک ریکارڈ ہے۔ ان میں سے 8 پی پی کے 3 مسلم لیگ ن سے 3 مسلم لیگ ق سے 1 ایم کیو ایم سے اور 1 آزاد امیدوار تھی۔ گزشتہ انتخابات میں 12 خواتین عام نشستوں سے کامیاب ہوئی تھیں۔

☆ صوبائی اسمبلیوں کی 9 عام نشستوں پر خواتین امیدواروں نے کامیابی حاصل کی (7 پنجاب سے ایک بلوچستان سے ایک سندھ سے)۔ 98 صوبائی حلقوں میں 116 خواتین امیدوار سامنے آئیں۔

☆ موجودہ انتخابات میں 32 ڈاکٹر 21 وکلاء اور 8 انجینئر قومی و صوبائی اسمبلی کی نشستوں پر کامیاب ہوئے۔

☆ حلقہ این اے 107 سے مسلم لیگ ن کے نو منتخب رکن قومی اسمبلی ملک جمیل اعوان دوہری شہریت رکھنے والے واحد معزز رکن بنے۔ ان کے پاس ہالینڈ کی شہریت بھی ہے۔

☆ ان انتخابات میں ق لیگ اور اُس کی اتحادی جماعتوں (ایم کیو ایم، فیکشنل لیگ، پی پی پی، شیرپاؤ گروپ) نے مجموعی طور پر 40 فیصد (ایک کروڑ 8 لاکھ 44 ہزار 233) پیپلز پارٹی نے 37 فیصد (ایک کروڑ 55 ہزار 491) اور مسلم لیگ ن نے 23 فیصد (62 لاکھ 40 ہزار 343) ووٹ حاصل کیے۔ مسلم لیگ ق کو 14 فیصد ووٹ پڑے۔

☆ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان کا دنیا میں ٹرن آؤٹ کے اعتبار سے 128 واں نمبر ہے۔ یہ شرح تقریباً 42 فیصد ہے۔ الیکشن میں ووٹ ڈالنے کی سب سے زیادہ شرح اٹلی میں ہے جو کہ 92.5 فیصد ہے۔

☆ موجودہ انتخابات میں ایم کیو ایم کے سفیان یوسف نے این اے 246 کراچی-آٹھ کے حلقے سے 1,86,933 ووٹ لے کر زیادہ سے زیادہ جب کہ آزاد امیدوار مولانا عبدالمالک وزیر نے این اے 41 قبائلی علاقے-6 سے صرف 2,160 ووٹ لے کر کم سے کم ووٹوں سے کامیابی حاصل کرنے کے ریکارڈ قائم کیے۔

☆ الیکشن 2008ء اب تک کے تمام انتخابات میں سے مہنگا ترین ثابت ہوا۔ امیدواروں اور مختلف سیاسی جماعتوں نے 30 ارب روپے سے زائد کی رقم خرچ کی۔ قومی اسمبلی کے امیدواروں نے 2 سے 6 کروڑ روپے فی کس تک صوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں نے 2 کروڑ روپے تک اخراجات کیے۔ الیکشن کمیشن نے قومی اسمبلی کے امیدواروں کے لیے 25 لاکھ اور صوبائی اسمبلی کے امیدواروں کے لیے 15 لاکھ روپے فی کس تک انتخابی اخراجات کی حد مقرر کی تھی۔

☆ ان انتخابات میں مسلم لیگ ق نے پی ٹی وی سمیت ٹی وی چینلز پر سب سے زیادہ 17.58 کروڑ روپے کے اشتہارات چلائے۔ مسلم لیگ ن نے 2.42 کروڑ جب کہ پیپلز پارٹی نے 1.3 کروڑ روپے کے اشتہارات چلائے۔

☆ اب تک ہونے والے 9 عام انتخابات میں سب سے زیادہ ووٹوں کی شرح 1977ء میں 56.62 فیصد جب کہ 1997ء میں سب سے کم 35.42 فیصد رہی۔

☆ بینظیر بھٹو مرحومہ کو 1988ء اور 1990ء کے انتخابات میں بالترتیب 97.71 اور 98.48 فیصد ریکارڈ ووٹ لے کر رکن اسمبلی منتخب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

☆ پاکستان کے انتخابات کی تاریخ قیام پاکستان سے پہلے شروع ہوئی جب دسمبر 1945ء کے ہندوستان کی آئین ساز اسمبلی کے جداگانہ انتخابات میں مسلم لیگ نے 30 کی 30 مخصوص مسلم نشستیں جیتیں۔ قیام پاکستان کے بعد پہلے انتخابات مارچ 1951ء میں پنجاب اسمبلی کی نشستوں کے لیے ہوئے۔

☆ اکتوبر 1970ء کے پارلیمانی انتخابات پاکستانی تاریخ کے شفاف ترین انتخابات قرار پائے جب عوامی لیگ نے مشرقی پاکستان سے 160 اور پاکستان پیپلز پارٹی نے مغربی پاکستان سے 81 نشستیں حاصل کیں۔

☆ 2002ء کے انتخابات کے نتیجے میں پہلی گریجویٹ مگر مطلق پارلیمنٹ وجود میں آئی۔

☆ موجودہ انتخابات میں مسلم لیگ ن کے محذوم جاوید ہاشمی قومی اسمبلی کے تین حلقوں سے کامیاب ہونے والے واحد سیاستدان بنے۔ وہ لاہور، راولپنڈی اور بلتان سے جیتے۔

☆ قومی اسمبلی کے 342 ارکان میں سے 192 پہلی بار اپنے حلقوں سے کامیاب ہوئے۔

☆ موجودہ انتخابات میں ریکارڈ 76 خواتین کامیاب ہوئیں۔ ان میں سے 60 مخصوص نشستوں جب کہ 16 عام نشستوں پر کامیاب ہوئیں۔ ان میں سے ایک بھی خاتون برقعہ پوش نہیں تھی۔

نوٹ: یہ اعداد و شمار مختلف قومی اخبارات و جرائد ویب سائٹس اور نیوز ایجنسیوں کی رپورٹس سے اکٹھے کئے گئے۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی خبریاتی اداروں بی بی سی و آکس آف امریکہ وغیرہ سے بھی استفادہ کیا گیا۔ نہایت احتیاط اور چھان بین کے باوجود کسی قسم کی غلطی کا ذمہ دار ادارہ نہیں ہوگا۔

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا..... پہلی مسلم خاتون سپیکر

19 مارچ 2008ء کو پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا جب پاکستان پیپلز پارٹی کی خاتون رکن اسمبلی ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کو قومی اسمبلی کا سپیکر منتخب کیا گیا۔ اس طرح ان کو پاکستان کے ساتھ ساتھ مسلم دنیا کی پہلی خاتون سپیکر ہونے کا اعزاز حاصل ہو گیا۔

51 سالہ فہمیدہ مرزا کا تعلق سندھ کے ایک مشہور سیاسی خاندان سے ہے۔ وہ بدین کے حلقے سے لگا تار چار مرتبہ رکن اسمبلی منتخب ہو چکی ہیں۔ انہوں نے سپیکر کے انتخابی معرکے میں اپوزیشن کے بلوچستان سے امیدوار اسرار ترین کو 70 کے مقابلے میں 249 ووٹ لے کر شکست سے دو چار کیا۔ 324 ڈالے گئے ووٹوں میں سے 5 مسترد ہوئے۔

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا پیشہ کے اعتبار سے ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ وہ زمیندار اور کاروباری خاتون بھی رہی ہیں۔ ان کے شوہر ڈاکٹر ذوالفقار مرزا اور بھائی قاضی اسد عابد بھی قومی اسمبلی کے رکن ہوئے تھے۔ وہ ایک تجربہ کار سیاست دان ہیں۔ وہ 20 دسمبر 1956ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1982ء میں لیاقت میڈیکل کالج جام شورو سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں سیاست میں شمولیت اختیار کی اور سندھ کے حلقہ این اے 225 سے لگا تار چار مرتبہ 1993ء، 1997ء، 2002ء اور 2008ء میں ممبر قومی اسمبلی منتخب کی گئیں۔ اسی دوران انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی سندھ میں سیکرٹری اطلاعات کے عہدہ پر بھی فرائض انجام دیئے۔ علاوہ ازیں وہ کھیل، ثقافت، سیاحت اور نوجوانوں کے امور کی قائمہ کمیٹیوں کی رکن بھی رہ چکی ہیں۔ ان کے 2 بیٹے، 2 بیٹیاں ہیں۔

فہمیدہ مرزا قومی اسمبلی کی سپیکر بن کر ان 29 خواتین میں شامل ہو گئیں جنہوں نے دنیا کے مختلف ممالک میں بطور سپیکر کام کیا ہے۔ ان ممالک میں آسٹریلیا، آرجنٹائن، آئی، آکس لینڈ، اسرائیل، بولیویا، ڈنمارک، ہنگری، جرمنی، کینیڈا، سوئٹزر لینڈ، نگاروا، فن لینڈ، گوئٹے مال، یو کے، سوئڈن، کروشیا، جاپان، ناروے، جنوبی افریقہ، پیرڈمالٹا، پولینڈ، نیدر لینڈ، چیک جمہوریہ، سپین، یونان، بیلجیئم، نیوزی لینڈ، زمبابوے، جمبیا، نا بحیرہ اور امریکا شامل ہیں۔

یوسف رضا گیلانی پاکستان کے نو منتخب وزیراعظم

24 مارچ 2008ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کے نامزد کردہ امیدوار محمد یوسف رضا گیلانی کو قومی اسمبلی نے بھاری اکثریت سے قائد ایوان منتخب کیا۔ وہ پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ن)، عوامی نیشنل پارٹی اور جمعیت علمائے اسلام (ف) کے متفقہ امیدوار تھے۔ انہیں قومی اسمبلی میں 264 ووٹ جبکہ اپوزیشن کے امیدوار پرویز الہی کو صرف 42 ووٹ ملے۔ وہ ملک کے 24 ویں جبکہ پاکستان پیپلز پارٹی کے تیسرے (ذوالفقار علی بھٹو اور بینظیر بھٹو کے بعد) وزیراعظم بنے۔ انہوں نے 25 مارچ 2008ء کو وزیراعظم کی حیثیت

سے حلف اٹھایا اور پہلا حکم گرفتار ججز کی رہائی کا دیا جس کے ساتھ ہی اسلام آباد میں ججز کالونی کا محاصرہ ختم کر دیا گیا۔ سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی کے ارکان کی بڑی تعداد ججز کالونی پہنچ گئی۔ انہوں نے ڈھول کی تھاپ پر رقص کیا اور ججز کے حق میں زبردست نعرے بازی کی۔ معزول چیف جسٹس افتخار محمد چودھری 143 دن بعد رہا ہوئے۔

مخدوم یوسف رضا گیلانی ایک مدبر تجربہ کار سیاستدان ہیں۔ ان کا تعلق ملتان کے ایک بااثر سیاسی گھرانے سے ہے۔ ان کے دادا مخدوم غلام مصطفیٰ شاہ گیلانی 1946ء کے انتخابات میں اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تھے۔ اس سے قبل ان کے پردادا مخدوم راجا بخش گیلانی 1921ء میں ملتان کے میئر اور بھارت کی مرکزی قانون ساز اسمبلی کے رکن بنے تھے۔ مخدوم یوسف رضا گیلانی نے ابتدائی تعلیم ملتان سے حاصل کرنے کے بعد صحافت میں ماسٹری کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے عملی سیاست کا آغاز 1978ء میں مسلم لیگ کی سنٹرل ورکنگ کمیٹی کے رکن کے حیثیت سے کیا اور 1985ء کے غیر جماعتی انتخابات میں پہلی مرتبہ قومی اسمبلی کے رکن بنے۔

بعد ازاں 1988ء میں پاکستان پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ اب تک وہ پانچ مرتبہ قومی اسمبلی کے رکن منتخب کئے جا چکے ہیں اور 5 بار بطور وفاقی وزیر فرائض انجام دے چکے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے 1993ء سے 1996ء تک بطور پیپلز قومی اسمبلی کام کیا۔

مخدوم یوسف رضا گیلانی کا سیاسی سفر اگرچہ شہرت، عزت اور کامیابیوں سے چمکتا رہا تاہم اس دوران انہوں نے اپنے سیاسی نظریات کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ آپ کو شرف حکومت کے دوران دو مرتبہ نیب ریفرنس کے تحت گرفتار کر کے چھ سال تک جیل میں رکھا گیا۔

قید کے دوران آپ نے کتاب ”چاہ یوسف سے صدا“ قلمبند کی جس کو بے پناہ پذیرائی حاصل ہوئی۔ 1988ء میں آپ کو پاکستان پیپلز پارٹی کا وائس چیئرمین بنادیا گیا۔ ان کی سیاست کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے 1988ء میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ نواز شریف کو شکست دی۔ بعد ازاں 1990ء میں مخدوم حامد رضا گیلانی اور 1993ء میں ملک سکندر حیات بون کو ہرایا۔ آپ کو پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری، چیئرمین آصف زرداری اور دیگر قائدین کا اعتماد حاصل ہے۔ یہی وجہ تھی کہ تمام حلیف جماعتوں نے ان کی حمایت کی۔

او آئی سی کا گیارہواں سربراہی اجلاس (2008ء)

اسلامی ممالک کی نمائندہ تنظیم ”او آئی سی“ کا گیارہواں سربراہی اجلاس 13 اور 14 مارچ 2008ء کو سیریلک کے دارالحکومت ”ڈاکار“ میں ہوا۔ آغاز اجلاس میں او آئی سی کے سیکرٹری جنرل ”اکمل الدین احسان اوغلو“ نے کہا: مسلمان ممالک کو اسلام اور مغرب کے درمیان سیاسی مکالمے اور تاریخی مفاہمت کے ذریعے اسلام فوبیا کا مسئلہ حل کرنا ہوگا۔ مغربی ممالک کی جانب سے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی توہین کے

حالیہ واقعات اور اسلام کے خلاف دستاویزی فلم کا مقصد مسلمانوں کی دل آزاری ہے۔ اس قسم کے واقعات بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہیں۔

اجلاس کے پہلے دن دسمبر 2005ء میں سعودی عرب میں ہونے والے اجلاس میں منظور کردہ شقوں کے حوالے سے غور کیا گیا۔ رکن ممالک نے جو قراردادیں منظور کیں، اُن میں رکن ملکوں میں صلاحیتوں میں اضافے کے لیے ورکشاپس کا انعقاد اور ایک جامع ڈیٹا بیس تیار کرنا بھی ہے۔ اس کے علاوہ او آئی سی ممبر ممالک کے لیے چیرمینی پر قانون سازی کرنے اور انسانی حقوق کے متعلق ایکشن لینے کے متعلق سیدنا رزمعقد کرنے سمیت انسانی حقوق کی تنظیموں اور او آئی سی کے درمیان تعلقات پیدا کرنے کی قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ اجلاس میں رکن ممالک تنظیم کا چارٹر تبدیل کرنے پر متفق ہو گئے۔ کانفرنس میں مسئلہ کشمیر، اقوام متحدہ میں اصلاحات اور سلامتی کونسل میں توسیع کے حوالے سے متفقہ قراردادیں منظور کی گئیں۔ ایک قرارداد میں مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور بے گناہ کشمیریوں کے خلاف بھارتی جارحیت پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں اسرائیلی فوجیوں پر جنگی عدالتوں میں مقدمہ چلائے جانے کا مطالبہ بھی کیا گیا جبکہ سعودی عرب نے کہا کہ عرب اسرائیل تنازع ختم کرنے کے سلسلے میں اسرائیل کو بھی امن عمل میں شامل کیا جائے۔

او آئی سی کی تاریخ:

22 ستمبر 1969ء کو مراکش کے دارالحکومت "رباط" میں اسلامی ممالک کے سربراہان جمع ہوئے۔ انہوں نے آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس (او آئی سی) کی بنیاد رکھی۔ شروع میں اس کے ارکان کی تعداد 30 تھی۔ بڑھتے بڑھتے اب اس کے مستقل ارکان کی تعداد 57 ہو گئی ہے۔

مقاصد:

اس تنظیم کے پانچ بڑے مقاصد ہیں۔ مسلم امہ کا اتحاد اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کا توڑ، اقوام متحدہ کے چارٹر پر عملدرآمد، مسلم امہ کی آزادی اور دوسری اقوام سے مسلمانوں کا دفاع، دنیا میں امن کا قیام۔ اس وقت عالم اسلام کوئی گھمبیر چیلنجز درپیش ہیں جن سے نمٹنا اس کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ او آئی سی تین قسم کے اجلاس بلاتی ہے: سربراہوں کی کانفرنس، وزرائے خارجہ کی کانفرنس اور وزرائے اطلاعات کی کانفرنس۔ اب تک وزرائے خارجہ کے 28 اجلاس ہو چکے ہیں۔

سربراہی اجلاس:

عام اسلام کے سگلتے ہوئے مسائل کے حل کے لیے او آئی سی کے 11 "سربراہی اجلاس" ہو چکے ہیں۔ پہلا اجلاس 22 ستمبر 1969ء کو رباط میں ہوا۔ دوسرا 22 فروری 1974ء کو لاہور، تیسرا 25 جنوری 1981ء کو طائف، چوتھا 26 جنوری 1984ء کو کاسابلانکا، پانچواں 26 جنوری 1987ء کو کویت، چھٹا 9 دسمبر 1991ء کو ڈوہا، ساتواں 13 دسمبر 1994ء کو کاسابلانکا، آٹھواں 9 دسمبر 1997ء کو تہران، نویں 12 نومبر 2000ء کو دوحہ، دسواں اجلاس 16 اکتوبر 2003ء کو ملائیشیا کے شہر پتراجایا میں ہوا۔ گیارہواں 13 مارچ 2004ء کو قاہرہ میں ہوا۔

2008ء میں سینیگال کے دارالحکومت ”ڈاکار“ میں دو روز تک جاری رہا۔ او آئی سی کے گیارہویں سربراہی اس میں پاکستان کی نمائندگی نگران وزیر خارجہ انعام الحق کی۔ ایسا پہلی مرتبہ ہوا جب پاکستانی سربراہ معروفیات کی وجہ سے اس اجلاس میں شرکت نہ کر سکے۔ او آئی سی کے نئے چیئرمین اور سینیگال کے صدر عبدالحی وادے نے کہا کہ فلسطین کے دیرینہ مسئلہ کا حل تنظیم کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے اسرائیل کو قابض ریاست قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ وہ فلسطینیوں کے خلاف طاقت کے بے رحمانہ استعمال کو فوری بند کرے۔ او آئی سی کو چاہیے کہ وہ عالم اسلام اور مسلمانوں کے گھمبیر مسائل اور ان کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے پہلے سے زیادہ متشکم، مضبوط، منظم اور دوراندیشی سے ایسے اقدامات کرے جس سے لاشی بھی بچ جائے اور سانپ بھی مر جائے۔ عالمی طاقتوں سے تصادم سے بچا جاسکے اور مسلمانوں کے مسائل حل ہو سکیں۔ ورنہ استعماری قوتیں عالم اسلام میں اختلاف کا بیج بو کر اور فروغی مسائل کو ہوادے کرالجھائے رکھیں گی۔ کبھی دہشت گردی کو ختم کرنے کی آڑ میں تو کبھی جمہوریت کو فروغ دینے کے بہانے، کبھی جمہوریت کو فروغ دینے کے بہانے، کبھی نائن الیون جیسا ڈرامہ رچا کر تو کبھی سیون سیون جیسے واقعات کا بہانہ بنا کر، کبھی کسی ڈکٹیٹر سے عوام کو نجات دلوانے کا حیلہ تراش کر تو کبھی خود ساختہ تنظیموں کا ہوا کھڑا کر کے خونی یلغار کرتی رہیں گی۔ ان حالات میں او آئی سی کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں اس لیے عالم اسلام اور مسلمانوں کی نمائندہ تنظیموں خصوصاً عرب لیگ اور او آئی سی کو چاہیے کہ وہ تدبیر فراست، دور بینی اور اعلیٰ سیاسی بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسے اقدامات کریں جس سے ایک طرف تو بین المذاہب رواداری کو فروغ ملے اور دوسری طرف مسلمانوں کو امن پسند اور اسلام کو رہنما مذہب سمجھا جانے لگے۔

کوسوو کا اعلان آزادی

کوسوو کی پارلیمنٹ نے 17 فروری 2008ء کو سر بیا سے آزادی کا اعلان کیا۔ پارلیمنٹ نے ملک کے نئے پرچم کی بھی منظوری دے دی۔ سپیکر پارلیمنٹ نے یہ کہہ کر تاریخی اعلان کیا کہ ”کوسوو اب آزاد جمہوری اور خود مختار مملکت ہے۔“ جس کے ساتھ ہی ارکان پارلیمنٹ نے تالیاں بجاائیں اور نعرے لگائے جب کہ دارالحکومت پر سینیائیوں نے جشن منایا اور ہوائی فائرنگ کی۔ شہری جھنڈے لہراتے اور خوشی سے گاڑیوں کے بارن بجاتے رہے۔ وزیر اعظم کوسوو ہاشم تاجپی نے کہا کہ ”آج سے ہمیں آزاد اور خود مختار ملک ہونے پر فخر ہے۔ تاجپی کو کوسوو لبریشن آرمی کے سابق لیڈر ہیں جس نے سر بیا کے ساتھ 99-1998ء میں آزادی کی جنگ لڑی۔ سر بیا اور روس نے کوسوو کی آزادی کی مخالفت کی جب کہ امریکہ اور یورپ نے اس کی حمایت کر دی۔ آزادی کی دستاویز پروڈیر اعظم ہاشم تاجپی اور صدر فاطمیر ساجد کے دستخط کیے گئے تھے۔ اعلان آزادی کے ساتھ ہی ہزاروں کی تعداد میں لوگ سڑکوں پر آ گئے۔ دارالحکومت پر سینیائیوں کے کئی علاقے آتش بازی اور کرکیرز کے دھماکوں سے گونج اٹھے اور لوگوں نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

کوسوو کی جانب سے آزادی کے اعلان کے بعد کوسوو یورپ کا تیسرا اور اسلامی دنیا کا 58 واں ملک بن گیا۔ اس سے قبل یورپ میں دو مسلمان ریاستیں بوسنیا اور البانیا موجود تھیں جب کہ مشرقی یورپ کے ملک بلغاریہ میں بھی مسلمانوں کی کافی تعداد موجود ہے۔ کوسوو کے اعلان آزادی کا اعزاز حاصل کرنے والے سابق گوریلہ کمانڈر اور موجودہ وزیر اعظم ہاشم

تاچی کوتارنگی حیثیت حاصل ہو گئی۔ تاچی جن کو ان کے قریبی ساتھی پیارے ”سانپ“ کے نام سے بھی پکارتے ہیں، محض 30 سال کے تھے جب وہ 1997ء میں سیاسی منظر نامہ پر وارد ہوئے اور انہوں نے کوسوو دلیبریشن آرمی کی قیادت کرتے ہوئے کوسوو کی آزادی کی جنگ لڑی۔ 39 سالہ ہاشم تاچی اس جنگ میں محفوظ رہے۔ بعد ازاں انہوں نے مکالمے اور برداشت کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ وہ 24 اپریل 1968ء کو وسطی کوسوو کے علاقہ دارینیکا میں پیدا ہوئے۔ نومبر 2007ء میں ہونے والے انتخابات میں ہاشم تاچی بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ کوسوو میں نئے آئین کا اطلاق 15 جون 2008ء کو ہوا۔ اقوام متحدہ سے اختیارات مقامی حکام کو منتقل ہو گئے۔

سربیا کا رد عمل:

سربیا کے صدر بورس ٹاڈک نے کوسوو کی طرف سے اعلان آزادی مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ”ہم کبھی کوسوو کو تسلیم نہیں کریں گے۔ سربیا اس اقدام کے خلاف پُر اسن اور سفارتی ذرائع سے رد عمل ظاہر کرتے رہے گا۔“ روس نے بھی کوسوو کی آزادی کی مخالفت کی۔ یورپی یونین نے کوسوو میں دو ہزار ارکان پر مشتمل پولیس اینڈ جنس مشن بھیجنے کی منظوری دی۔

مختصر تاریخ:

کوسوو جس خطے میں واقع ہے اسے مغربی بلقان کہا جاتا ہے۔ اس میں اس کے علاوہ البانیہ، بوسنیا ہرزیگووینا، کروئیا، مقدونیہ، مونٹی نیگرو اور سربیا بھی واقع ہیں۔ ان علاقوں کی کل آبادی لگ بھگ سوا دو کروڑ ہے۔ رومانیہ اور بلغاریہ بھی اس خطے میں آتے ہیں۔ مسلمان یہاں 1389ء میں سلطنت عثمانیہ کے ہاتھوں سربوں کی شکست کے بعد آباد ہونا شروع ہوئے تھے۔ اپنی ختم نہ ہونے والی بدامنی کے باعث خطے کے نام کی مناسبت سے مغربی اقوام کی مختلف زبانوں کے لغات میں ایک لفظ Balkanisation کا اضافہ ہو گیا، جس کا مطلب ہے ”کسی علاقے کو بہت سے چھوٹے چھوٹے غیر موثر سیاسی اضلاع میں تقسیم کرنا کہ ان کے درمیان جنگ و جدال کی سی کیفیت جاری رہے۔“

1980ء کی دہائی کے اواخر میں یوگوسلاویہ ٹوٹنے کے بعد یہ خطہ بدترین خاندانی جنگ کی لپیٹ میں رہا اور سرب لیڈر سلوبودان ملازویچ نے یہاں کے مسلمان کا بے دریغ قتل عام اور ان کی املاک کو تباہ کر دیا۔ ان جنگوں کا آغاز ہی کوسوو سے ہوا تھا جو مسلمان یعنی البانویوں کا سب سے بڑا علاقہ تھا۔ یہ علاقہ اس وقت بھی سربیا کے اندر ایک نیم آزاد خود مختار صوبہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس جنگ کو مغربی طاقتیں آغاز ہی میں روک سکتی تھیں۔ تاہم وہ ایک عرصہ تک تماشے سے لطف اندوز ہوتی رہیں۔ حتیٰ کہ 1990ء میں کوسوو کی نیم آزاد خود مختار صوبہ ہونے کی حیثیت ملایمیت کر دی گئی۔ صوبہ کو پولیس سٹیٹ بنادیا گیا۔ البانوی اخبارات بند کر دیے گئے۔ تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو تہ تیغ کر دیا گیا۔ علاقے کو سیاسی و معاشی طور پر مفلوج کر دیا گیا اور یہاں کی سرب اقلیت کو اکثریت پر مسلط کر دیا گیا۔

جب تباہی کا مکمل مکمل ہو گیا تو نیٹو فورسز نے جنگ بند کرا دی۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر 1244 کے تحت کوسوو کو خود مختاری دے کر اسے سربیا کا حصہ بنادیا گیا اور یہاں اقوام متحدہ کا امن مشن اور نیٹو امن فوج تعینات کر دی گئی۔ یہاں باقاعدہ صدر و وزیراعظم اور پارلیمنٹ موجود ہے اور ان کے انتخابات بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت فاطمہ ساجد کوسوو کے صدر ہاشم تاچی وزیراعظم اور یعقوب کر اسیتی پارلیمنٹ کے سپیکر ہیں۔

عالمی رد عمل:

دنیا بھر کے ممالک کی طرف سے کوسوو کے وزیراعظم کو مبارکباد کے پیغامات بھیجے گئے۔ برطانیہ کے وزیراعظم محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گورڈن براؤن، امریکی وزیر خارجہ کنڈولیزا رائس، جرمنی، فرانس اور دیگر ممالک کے رہنماؤں نے مبارکباد اور نیک خواہشات کے پیغامات ارسال کیے۔ تاہم اسرائیل نے کوسوو کے اعلان آزادی پر تنقید کی اور کہا کہ یہ اچھا شگون نہیں۔ کوسوو کی آزادی نیٹو، امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی اور اقوام متحدہ کی کوششوں سے عمل میں آئی۔ کوسوو کی پارلیمنٹ کے اقدام کے بعد سلامتی کونسل اور سرب پارلیمنٹ کے اجلاس طلب کیے گئے۔ سری لنکا نے کہا کہ اعلان آزادی عالمی امن کے لیے خطرہ ہے جب کہ جرمنی نے فریقین سے پرسکون رہنے کی اپیل کی۔ کوسوو کے اعلان کے بعد سربوں نے بلغراد میں زبردست مظاہرے کیے اور امریکی سفارت خانے پر پتھراؤ کیا۔

کوسوو کے اہم اعداد و شمار:

رقبہ	:	10,877 مربع کلومیٹر
آبادی	:	22 لاکھ
اقوام	:	90 فیصد البانوی، 10 فیصد سرب، 5 فیصد بوسنیائی
زبانیں	:	البانوی، سرب، ترک
سرحدیں	:	سربیا، مقدونیہ، مونٹی نیگرو، البانیہ
مذہب	:	اسلام (90 فیصد)
فی کس آمدنی	:	964 یورو (2004ء)
معذنی ذرائع	:	لیڈ، زنک، چاندی، لوہا، نکل، کرومیم

”بحیرہ روم یونین“ کا قیام

13 جولائی 2008ء کو جنوبی یورپ اور شمالی افریقہ کی تاریخ میں ایک سنگ میل کا اضافہ ہوا جب بحیرہ روم کے خطے میں واقع 43 ممالک نے جیروس میں منعقدہ ایک اجلاس میں ”بحیرہ روم یونین“ نامی ایک نئی تنظیم قائم کرنے کا اعلان کیا۔ یونین کے قیام کا مقصد ان ممالک کے درمیان تنازعات کو حل کر کے علاقے کے امن و امان کو مستحکم کرنا ہے۔ فرانس کے صدر نکولس سرکوزی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بحیرہ روم کے گرد واقع ممالک کو ایک دوسرے سے نفرت کی بجائے پیار کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں یورپی ممالک کی طرح ہر ایک کو کوشش کرنا ہوگی کہ جنگ اور تشدد کا خاتمہ ہو جائے جس نے نئی صدیوں سے تہذیب کو بربریت کا نشانہ بنایا ہے۔

مصر کے صدر حسنی مبارک نے سب رہنماؤں سے کہا کہ وہ مل کر اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے خوراک، تعلیم اور صحت کے مسائل کو حل کریں۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ یہ ایک آغاز ہے اور سب کو ایک طویل سفر طے کرنا ہے۔ اسرائیل کے صدر نے رہنماؤں کے اجتماع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ترکی کے وزیر اعظم طیب اردگان کی معرفت شام کو یہ پیغام دیا کہ وہ شام کے ساتھ قیام امن کے لیے بخیرہ ہیں۔ تاہم اسرائیلی صدر شمعون پیرسون نے شام کے صدر بشار الاسد کو یہ پیغام دیا کہ شام کے لیے امن مکتبہ

مشترکہ اعلامیہ کے نکات:

بحیرہ روم کے گرد واقع ممالک نے اجلاس کے بعد ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا جس کے نکات درج ذیل ہیں:

- (1) ہم عہد کرتے ہیں کہ ایک ایسا مستقبل تشکیل دیں گے جو کہ امن، جمہوریت، خوشحالی اور افہام و تفہیم کے اصولوں پر قائم ہوگا۔
- (2) یہ مقاصد حاصل کرنے کے لیے شرکاء اس بات پر متفق ہیں کہ وہ نئے جذبے کے ساتھ امن اور تعاون کے حصول کے لیے کوشش جاری رکھیں گے اور ان اچھے ارادوں کو عملی شکل دیں گے۔
- (3) "بحیرہ روم یونین" بڑے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کی بجائے فی الحال درج ذیل چھ شعبوں سے متعلق منصوبوں پر کام کرے گی:

(i) بحیرہ روم سے آلودگی کا خاتمہ کرنا

(ii) سمندری راستے اور شاہراہیں تعمیر کرنا

(iii) شہسی توانائی کے منصوبے تیار کرنا

(iv) تعلیم کو فروغ دینا

(v) تحقیق میں اضافہ کرنا

(vi) درمیانے اور چھوٹے درجے کے بزنس کو فروغ دینا

(4) رکن ممالک اس بات پر زور دیتے ہیں کہ قانونی ایگریشن کو فروغ دیا جائے گا۔

(5) ہر دو سال بعد یونین کا ایک سربراہی اجلاس منعقد کیا جائے گا جس میں نہ صرف سیاسی اعلیٰ اور علاقائی منصوبوں کا اعلان ہوگا بلکہ دو سالہ عملی پروگرام بھی جاری کیا جائے گا۔

(6) سربراہی اجلاس کی صدارت مشترکہ ہوگی جس میں یورپی یونین کی نمائندہ ریاست 6 ماہ بعد تبدیل ہو جائے گی جب کہ بحیرہ روم کا چیئر مین اتفاق رائے سے دو سال کے لیے منتخب کیا جائے گا۔

(7) منصوبے قائم کرنے، ان کو فروغ دینے اور بین الاقوامی پارٹنرز تلاش کرنے کے لیے ایک سیکرٹریٹ قائم کیا جائے گا۔

صدر پرویز مشرف کا استعفیٰ

صدر پرویز مشرف بالآخر 18 اگست 2008ء کو 8 سال 10 ماہ 6 دن 18 گھنٹے اور 16 سیکنڈ برسرِ اقتدار رہنے کے بعد استعفیٰ ہو گئے۔ وہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر قوم سے آخری خطاب کرتے ہوئے استعفیٰ ہوئے اور قوم سے اپنی کوتاہیوں پر معافی مانگی۔ خطاب کے بعد انہوں نے اپنا استعفیٰ سپیکر قومی اسمبلی فہمیدہ

مرزا کو بھجوا دیا جو منظور کر لیا گیا۔ اگلے روز اُن کے استغفیٰ کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا۔ اُن کے استغفیٰ کا اعلان ہوتے ہی ملک بھر میں جشن کا سماں پیدا ہو گیا۔ لاکھوں افراد خوشی سے سڑکوں پر نکل آئے۔ ہر شہر، قصبے اور گلی کو چپے میں لوگ جشن منانے لگے۔ جگہ جگہ آتش بازی، ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑے رقص اور نعرہ بازی ہوتی رہی۔ لوگ ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیتے اور مٹھائیاں بانٹتے رہے۔ شکرانے کے نوافل ادا کیے گئے۔ جلوس اور ریلیاں نکالی گئیں۔ دکانوں پر مٹھائیاں ختم ہو گئیں۔ تمام سیاسی، سماجی، عوامی، دینی، کاروباری، وکلاء، تاجر تنظیموں کے عہدیداروں و ممبران خصوصاً مسلم لیگ ن اور پی پی پی کے کارکنوں کا دلولہ تاریخ ساز تھا۔ مسلم لیگ ق کے دفاتر میں ہو کا عالم رہا۔ قبائلی علاقوں میں شکرانے کے طور پر سینکڑوں دنبے ذبح کیے گئے۔ راولپنڈی میں مشرف کا علامتی جنازہ نکالا گیا۔

پرویز مشرف پہلے صدر مملکت بنے جنہوں نے آئین کے تحت استغفیٰ دیا۔ سینٹ کے چیئرمین محمد میاں سومرو نے قائم مقام صدر مملکت کا عہدہ سنبھال لیا۔ اس سے قبل پرویز مشرف اپنے استغفیٰ کے بارے میں عوام سے مسلسل غلط بیانی کرتے ہوئے یہی تاثر دیتے رہے کہ وہ حکمران اتحاد کے مواخذے کی تحریک کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور عہدے سے مستغفیٰ نہیں ہوں گے۔ اُن کے ساتھ ساتھ سابق حکمران جماعت مسلم لیگ ق کی اعلیٰ قیادت خصوصاً چودھری برادران اور انارانی جنرل ملک محمد قیوم بھی غلط بیانی کرتے ہوئے عوام سے جھوٹ بولتے رہے کہ صدر مستغفیٰ نہیں ہو رہے۔ پرویز مشرف نے چیف جسٹس عبدالحمید ذوق اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل اشفاق کیانی سے الوداعی ملاقاتیں کیں۔ بعد ازاں انہیں ایوان صدر میں الوداعی گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔

صدر کے استغفیٰ کے ساتھ ہی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر ایک روپے 70 پیسے بڑھ گئی جب کہ شاہ مارکیٹ میں بھی نمایاں تیزی آ گئی۔ شاہ مارکیٹ انڈیکس 461 پوائنٹس بڑھ گیا۔ بیشتر کمپنیوں کے حصص میں اضافہ ہوا اور مجموعی مالیت بھی بڑھ گئی۔ اگلے روز یعنی 19 اگست کو مسلم لیگ ن نے یوم تشکر اور متحدہ مجلس عمل نے یوم نجات منایا۔ وکلاء نے بھی مشرف کی رخصتی پر یوم نجات منایا۔

پرویز مشرف کا دورِ حکومت:

جنرل (ر) پرویز مشرف 11 اگست 1943ء کو دہلی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سینٹ پیٹرک سکول کراچی سے حاصل کی۔ 1958ء میں فارمن کریچن (ایف سی) کالج لاہور سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے دہلی یونیورسٹی سے میڈیا منیجمنٹ کا کورس بھی کیا۔ ریاضی ان کا پسندیدہ مضمون رہا۔ وہ شروع سے شرارتی اور دوسروں سے ممتاز رہنے کے خواہش مند تھے۔

پرویز مشرف نے 1961ء میں فوج میں شمولیت حاصل کی اور پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں ابتدائی فوجی تربیت حاصل کی۔ 1964ء میں کمیشن حاصل کیا۔ رائل رٹری رجمنٹ میں پوسٹنگ ہوئی۔ بعد میں انہوں نے پیپٹل سروئز گروپ کو جوائن کیا اور ایک کمانڈر کی حیثیت سے کام کرنا شروع کر دیا۔ فوجی زندگی کے

دوران انہوں نے کمانڈ اینڈ سٹاف کالج کوئٹہ، نیشنل ڈیفنس کالج راولپنڈی اور رائل کالج آف ڈیفنس سٹڈیز برطانیہ سے پیشہ ورانہ امور میں مہارت حاصل کی۔ 1965ء کی جنگ کے دوران بغیر منظوری لیے چھٹی پر جانے کی وجہ سے انہیں کورٹ مارشل کا خطرہ تھا۔ تاہم بھارت کے خلاف جنگ میں بہادری کا مظاہرہ کرنے پر یہ خطرہ ٹل گیا۔ 1971ء کی جنگ میں انہوں نے کمانڈ وکی حیثیت سے ایک کمپنی کی کمانڈ کی جسے مشرقی پاکستان چانے کا حکم تھا۔ تاہم نضائی سروس معطل ہونے کے باعث انہیں پنجاب میں تعینات کر دیا گیا۔ 15 جنوری 1991ء کو انہیں میجر جنرل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی اور انفنٹری ڈویژن کی کمانڈ کرنے کو کہا گیا۔ 21 اکتوبر 1995ء کو پرویز مشرف کی لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی ہوئی اور فرسٹ کور کی کمانڈ کی۔ 17 اکتوبر 1998ء کو جنرل جہانگیر کرامت کے مستعفی ہونے کے بعد انہیں اس وقت کے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے 3 سینئر فوجی افسران کو بائی پاس کرتے ہوئے چیف آف آرمی سٹاف مقرر کیا۔ اگلے سال مئی 1999ء میں کارگل جنگ کا آغاز ہوا جس سے اس وقت کی سولین حکومت اور عسکری قیادت کے درمیان اختلافات پیدا ہوئے۔ تاہم بل کلنٹن (صدر امریکہ) کی مداخلت پر 4 جولائی 1999ء کو کارگل کے مسئلے پر پاکستان کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ جنرل (ر) پرویز مشرف 28 نومبر 2007ء کو بحیثیت چیف آف آرمی عہدے سے سبکدوش ہوئے اور پاک فوج کی کمان جنرل اشفاق پرویز کیانی کے حوالے کر دی۔ جنرل (ر) پرویز مشرف کو فوجی عہد میں ترقی و بالائے ہلال امتیاز (ملٹری) اور نشان امتیاز (ملٹری) ملا۔

12 اکتوبر 1999ء کو اس وقت کے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے پرویز مشرف کو بطور چیف آف آرمی سٹاف برطرف کیا اور جنرل ضیاء الدین بٹ کو نیا چیف آف آرمی سٹاف مقرر کیا۔ تاہم پرویز مشرف نے سری لنکا سے پرواز کرنے والے طیارے سے ہی اپنے خاص کمانڈرز کو حکم دیا جنہوں نے وزیراعظم نواز شریف کی حکومت کو بے بس کر دیا، اعلیٰ تنصیبات پر فوج نے قبضہ کر لیا اور رات گئے جنرل پرویز مشرف نے مسلم لیگ ن کی منتخب حکومت کو برطرف کر کے تمام اختیارات سنبھال لیے۔ شریف برادران کو گرفتار کر لیا گیا۔ 20 جون 2001ء کو صدر کا عہدہ بھی اپنے قبضے میں لے لیا۔ یوں ان کے پاس بیک وقت 4 عہدے (چیف آف آرمی سٹاف، چیئر مین جوائنٹ چیفس، چیف ایگزیکٹو اور صدر) آ گئے۔ انہوں نے اپنے غیر آئینی اور غیر قانونی حیثیت کو تحفظ دینے کے لیے صدارتی ریفرنڈم کرایا اور مسلم لیگ ق کی صورت میں بھگڑے سیاست دانوں کی ایک جماعت بنا کر قومی اور صوبائی انتخابات کروائے جس نے 15 نومبر 2007ء تک پرویز مشرف کی پالیسیوں کی اعلانیہ حمایت کی اور اسمبلیوں کے خاتمے کے بعد بھی ایوان صدر کے گرد منڈلاتے رہے۔

پرویز مشرف کی انتہا پسندانہ پاکستان مخالف پالیسیوں کے باعث ملک میں عوام کی ایک معقول تعداد ان کے خلاف ہو گئی۔ ان پر 3 بار بڑے قاتلانہ حملے ہوئے۔ پہلا حملہ 14 دسمبر 2003ء دوسرا حملہ 25 دسمبر 2003ء جب کہ تیسرا حملہ 17 جولائی 2007ء کو ہوا۔ یہ تینوں حملے وفاقی دارالحکومت اور جڑواں شہر راولپنڈی میں ہوئے۔ تاہم وہ خوش قسمتی سے بچ گئے۔ سکیورٹی فورسز اور خفیہ اداروں نے ایسے کئی افراد کو گرفتار کیا جو ان پر حملے کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے۔

نومنتخب صدر کا سوانحی خاکہ:

پاکستان کے نومنتخب صدر آصف علی زرداری 26 جولائی 1955ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سینٹ پیٹرک سکول کراچی سے حاصل کی اور پٹارو کینڈٹ کالج جامشورو سے 1972ء میں گریجویشن کی۔ 18 دسمبر 1987ء کو ذوالفقار علی بھٹو کی صاحبزادی بینظیر بھٹو کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ 1990ء میں اس وقت کے صدر غلام اسحاق خان نے 58 ٹوپی کا استعمال کرتے ہوئے پیپلز پارٹی کی حکومت کو برطرف کر دیا اور آصف علی زرداری کو مختلف مقدمات میں پہلی بار جیل کی ہوا کھانا پڑی۔ بے نظیر کے دوسرے دور حکومت میں زرداری رکن اسمبلی بنے اور 1993ء سے 1996ء بطور وزیر ماحولیات فرائض انجام دیئے۔ 1996ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت کے خاتمے کے بعد زرداری کو ایک پھر مالی بدعنوانیوں اور مرتضیٰ بھٹو قتل کیس میں جیل جانا پڑا۔ 27 دسمبر 2007ء کو بے نظیر بھٹو کی شہادت کے بعد آصف علی زرداری وطن واپس پہنچے اور پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین مقرر ہوئے۔ انہوں نے ایک مشکل وقت میں قیادت کرتے ہوئے پارٹی کو نہ صرف متحد و منظم رکھا بلکہ 2008ء کے عام انتخابات میں اسے پارلیمنٹ کی سب سے بڑی جماعت بنادیا۔

بنگلہ دیش میں عوامی لیگ کی فتح

29 دسمبر 2008ء کو بنگلہ دیش میں عام انتخابات کے کامیاب انعقاد نے 26 ماہ سے جاری سیاسی عدم استحکام کا خاتمہ کر دیا۔ اس طرح یہ ملک ایک مرتبہ پھر جمہوریت کی شاہراہ پر گامزن ہوتا نظر آ رہا ہے۔ عوامی لیگ نے 250 سے زائد نشستوں کے ساتھ دو تہائی اکثریت حاصل کر کے مسند اقتدار پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ اس جماعت کی فتح سے بیگم حسینہ واجد کے لئے وزارت عظمیٰ کا منصب یقینی ہوا۔ وہ نہ صرف بنگلہ دیش کے بانی صدر شیخ مجیب الرحمن کی صاحبزادی ہیں بلکہ ایک تجربہ کار سیاست دان اور رہنما بھی ہیں۔ اس سے قبل دو بار اس منصب پر فائز رہ کر ملک کی سیاسی صورتحال اور قومی مسائل سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق ملک بھر میں قائم 35 ہزار پولنگ سٹیشنوں پر انتخابی عمل پر امن رہا۔ انتخابات میں 75 فیصد ٹرن آؤٹ نے ثابت کر دیا کہ بنگلہ دیش کے عوام ملک میں مستحکم جمہوری نظام کے حق میں ہیں۔ ملک کی سلامتی اور بقا کا انحصار بھی اس بات پر تھا کہ جنوری 2007ء سے جاری غیر یقینی سیاسی صورت حال کا خاتمہ کیا جائے۔

انتخابات کے موقع پر امن و امان قائم رکھنے کیلئے ملک بھر میں ساڑھے 6 لاکھ سکیورٹی اہلکار متعین کئے گئے تھے جبکہ ایک ہزار سے زائد غیر ملکی بمصرین نے 1555 امیدواروں کے درمیان مقابلے کی نگرانی کی۔ عوامی لیگ کے مد مقابل سابق وزیراعظم خالدہ ضیا کی سیاسی جماعت بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی اور اس کے 4 جماعتی اتحاد نے 30 نشستیں جیتیں۔ حسینہ واجد کو حکومت بنانے کیلئے دو تہائی اکثریت دلوانے میں بنگلہ دیش کے ڈیڑھ کروڑ نوجوان اور خواتین ووٹروں نے اہم کردار ادا کیا۔ 1971ء میں آزادی حاصل کرنے کے بعد بنگلہ دیش نے اپنی 37 سالہ تاریخ میں جمہوریت اور مارشل لاء کے کئی ادوار دیکھے۔ اس دوران 13 صدور اور 17 وزرائے اعظم مسند اقتدار پر فائز رہے مگر بدقسمتی سے ملک کے رہنما ایک مستحکم جمہوری نظام نافذ کرنے میں

ناکام رہے۔

بنگلہ دیش اگرچہ مسلم اکثریت رکھنے والا ایک اسلامی ملک ہے تاہم اس کی 146 ملین آبادی میں سے 16 فیصد ہندو آبادی ہے جو کہ بھارت کے اشاروں پر ناچتی ہے اور ملک کے سیاسی استحکام کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ بھارت بھی یہی چاہتا ہے کہ اس کے تمام ہمسایہ ممالک مسائل کا شکار رہیں تاکہ وہ علاقے میں ایک چودھری کا کردار ادا کر سکے۔ 6 جنوری 2009ء کو شیخ حسینہ واجد نے وزارت عظمیٰ اور اُن کی 31 رکنی وفاقی کابینہ نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا۔

بارک اوباما..... امریکہ کے پہلے سیاہ فام صدر

امریکہ کے تاریخ ساز صدارتی انتخابات میں ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدوار بارک حسین اوباما 5 نومبر 2008ء کو ملک کے پہلے سیاہ فام صدر منتخب ہو گئے۔ ان کے حریف ری پبلکن پارٹی کے جان میکین صدر بش کی غیر مقبولیت کی بھینٹ چڑھ گئے۔ جان میکین نے اپنی شکست تسلیم کر کے بارک اوباما کو ٹیلیفون پر مبارکباد دی اور انہیں ہر طرح کی حمایت کا یقین دلایا۔ انہوں نے اپنے وٹروں سے بھی کہا کہ وہ اختلافات بھلا دیں اور نئے صدر کی حمایت کریں۔ صدر بش نے بھی بارک اوباما کو فون کر کے مبارکباد دی۔ صدر منتخب ہونے کیلئے کل 538 الیکٹورل ووٹوں میں سے 270 کی ضرورت تھی۔ بارک اوباما نے 364 الیکٹورل ووٹ حاصل کئے۔ ان کے حریف 174 ووٹ حاصل کر سکے۔ بارک حسین اوباما کو 6 کروڑ 19 لاکھ 41008 اور جان میکین کو 5 کروڑ 50 لاکھ 37920 عوامی ووٹ ملے۔ اس کے ساتھ ہی نائب صدارت کے ڈیموکریٹ امیدوار جوزف بائیڈن نے ری پبلکن حریف سارا پیلن کو شکست دیدی۔ بارک اوباما نے 20 جنوری 2009ء کو امریکہ کے 44 ویں صدر کے طور پر حلف اٹھایا۔ اپنی فتح کے بعد بارک اوباما نے شکاگو میں 10 لاکھ کے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”میری کامیابی تبدیلی کا آغاز ہے“ میری کامیابی میں نوجوانوں اور امریکی عوام کا بڑا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ امن سے رہنا چاہتے ہیں ان کی مدد کریں گے اور جو تباہی پھیلا نا چاہتے ہیں ان سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کو بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ خصوصاً اس صدی کا سب سے بڑا معاشی بحران ہمارے سامنے ہے۔ ہمیں نئے جذبے اور دلوں کے ساتھ مل کر امریکہ کی ترقی اور دنیا میں قیام امن اور خوشحالی کیلئے کام کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنی آئندہ نسلوں کو بہتر اور محفوظ مستقبل فراہم کرنا ہے۔“ امریکی ایوان نمائندگان سینٹ اور گورنرشپ کے انتخابات میں بھی ری پبلکن پارٹی کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

مارٹن لوتھر کنگ کا خواب:

بارک حسین اوباما کا امریکہ کا صدر منتخب ہونا انسانی برابری کا خواب دیکھنے والوں کی ایک ایسی کامیابی ہے جس کی تعبیر پوری ہونے کا امریکہ میں کئی نسلوں نے انتظار کیا۔ 45 برس پہلے امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں شہری آزادیوں کے باوا آدم اور سیاہ فام رہنما مارٹن لوتھر کنگ نے ”میرا ایک خواب“

کے نام سے شہرت پا جانے والی تقریر کی تھی اور مارٹن لوتھر کا خواب اس وقت پورا ہوا جب ادبامام صدر منتخب ہوئے۔ مارٹن لوتھر کنگ نے یہ تقریر 1963ء میں کی تھی۔ اس وقت سیاہ فام باشندے ووٹ تک نہیں ڈال سکتے تھے۔ اگر کوئی اس کی کوشش کرتا تو اسے قتل جیسے بھیا تک انجام تک سے سابقہ پڑ جاتا۔ سیاہ فام لوگ سفید فاموں کے ساتھ کسی ہوٹل میں اکٹھے بیٹھ کر کھانا نہیں کھا سکتے تھے۔ ساتھ بیٹھ کر سفر کر سکتے تھے نہ کسی ایک پارک میں بیٹھ کر اکٹھے سنا سکتے تھے۔ مارٹن لوتھر کنگ نے انسانی مساوات کا خواب دیکھا اور جدوجہد شروع کر دی۔ مارٹن لوتھر کنگ کا قتل ہو گیا لیکن نسلی امتیاز کے خاتمہ اور انسانوں کی برابری کے لئے دیکھے گئے خواب کی تعبیر کیلئے جدوجہد جاری رہی۔ امریکہ کی سفید فام ماں اور کینیا سے تعلق رکھنے والے سیاہ فام مسلمان باپ سے جنم لینے والے بارک ادبامام امریکہ کی تاریخ میں پہلے سیاہ فام صدر منتخب ہوئے۔

سیاہ فام افراد کا رد عمل:

بارک ادبامام کے بھاری اکثریت سے امریکی صدر منتخب ہونے پر امریکہ اور دنیا بھر میں سیاہ فاموں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ امریکہ میں سیاہ فاموں نے جشن منایا۔ اس موقع پر سیاہ فام اپنے آنسوؤں پر بھی قابو نہ رکھ سکے اور خوشی سے ان کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ سیاہ فام امریکی خوشی کے مارے ایک دوسرے کو گلے لگاتے رہے۔

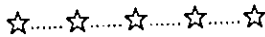
بارک ادبامام کی پاکستان سے قربت:

44 ویں منتخب امریکی صدر باراک حسین ادبامام کیلئے پاکستان اجنبی ملک نہیں ہے کیونکہ وہ 1981ء میں اپنے کالج کے دور کے دوران 20 سال کی عمر میں 3 ہفتے تک صوبہ سندھ میں قیام کر چکے ہیں۔ ادبامام کی والدہ ایشیائی ترقیاتی بینک کی کنسلٹنٹ ہونے کے ناطے 5 برس تک گوجرانوالہ میں کام کرتی رہی ہیں۔ ادبامام نے پاکستان کا سفر اپنے کالج کے ایک دوست کے ہمراہ کیا تھا۔ زمانہ طالب علمی میں ادبامام کی دوستی ایک پاکستانی طالب علم وحید حمید سے ہوئی۔ دورہ پاکستان کے دوران ادبامام کے دوست انہیں حیدر آباد میں تیر کے شکار پر بھی لے گئے۔ ادبامام نے سندھ کے سیاستدان اور چیئر مین سینٹ محمد میاں سومرو کے ساتھ بھی دوستی استوار کی۔ ایک امریکی ویب سائٹ کے مطابق 1980ء کی دہائی کے دوسری نصف میں ادبامام نے ایک بار پھر پاکستان کا دورہ کیا اور وہاں انہوں نے اپنی والدہ کے ساتھ ایک ماہ قیام کیا جو گوجرانوالہ میں ایشیائی ترقیاتی بینک کی مانیجر و فنانس کنسلٹنٹ کے طور پر کام کر رہی تھیں۔ ادبامام لاہور کے بلٹن انٹرنیشنل ہوٹل میں اپنی والدہ کے ہمراہ رہتے تھے۔

ادبامام کا شخصی خاکہ:

بارک ادبامام 1961ء میں امریکی ریاست ہوائی میں پیدا ہوئے۔ ان کا سیاسی سفر محض 11 سال قبل شروع ہوا۔ 1997ء میں وہ الیٹوائے کے ریاستی سینیٹر منتخب ہوئے۔ 2004ء میں انہوں نے قومی سینٹ میں نشست حاصل کی اور یوں امریکی سینٹ میں پہنچنے والے پانچویں سیاہ فام امریکی ہونے کا اعزاز حاصل

کیا۔ ان کی بیوی کا نام مشل اوباما ہے اور ان کی 2 بیٹیاں 10 سالہ مالیا اور 7 سالہ ساشا ہیں۔ بارک حسین اوباما کے والد کینیا سے آئے تھے اور والدہ سفید فام امریکن تھیں۔ جب ان دونوں میں طلاق ہو گئی تو اوباما اپنی ماں اور سوتیلے باپ کے ساتھ کئی سال تک انڈونیشیا میں رہے۔ انہوں نے کولمبیا یونیورسٹی نیویارک سے 1983ء میں تعلیم مکمل کی۔ چند سال بعد الینوائے منتقل ہو گئے۔ ان کی والدہ اپنے علاقے کے افراد کی فلاح کا کام کرتی تھیں۔ اوباما نے بھی ان کے ساتھ مل کر کام کیا، مگر تھوڑی بہت کامیابی کے بعد انہوں نے اندازہ لگایا کہ اگر معاشرے میں اہم تبدیلیاں لانی ہیں تو سیاست میں آنا پڑے گا۔ پھر ہارورڈ سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ یہاں وہ مشہور رسالے ہارورڈ لاء ریویو کے پہلے سیاہ فام صدر بنے۔ ”ڈریمز فرام فادر“ اور ”امید کی جرات“ ان کی 2 کتابیں ہیں۔



کیا آپ فر فر انگریزی بولنا چاہتے ہیں؟

بعض لوگوں کے نزدیک انگریزی ایک مشکل زبان ہے لیکن درحقیقت یہ اردو سے بھی زیادہ آسان ہے۔ اگر یہ اتنی مشکل ہوتی تو دنیا کی نصف آبادی میں یہ زبان نہ بولی جاتی۔ انگریزی کا سیکھنا کچھ دشوار نہیں ہے۔ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور یورپ کے ممالک میں جا کر بسنے والوں کے لیے انگریزی سیکھنا انتہائی ناگزیر ہوتا ہے۔ اس کے بغیر شاید ایئر پورٹ سے باہر نکلنا بھی ناممکن ہو جائے۔

ہم نے آپ کے لیے عظیم الشان کتاب ”ڈوگرز یونیک نیو سپوکن انگلش“ تحریر کی ہے۔ ایسی کتاب جو آپ کو اس طرح انگریزی سکھائے کہ آپ خود حیران رہ جائیں۔ اتنی خوبصورت اور سہل کتاب جو آپ کو فر فر انگریزی بولنے پر مجبور کر دے۔ New Spoken English کے مطالعہ سے نہ صرف آپ فر فر انگریزی بولنے لگیں گے بلکہ یہ کتاب قدم بقدم انگریزی گرامر میں آپ کی رہنمائی کرے گی۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ DOGAR'S UNIQUE NEW SPOKEN ENGLISH(R) کو پڑھنے کے بعد آپ انگریزی بولنے میں بالکل جھجک محسوس نہیں کریں گے۔ اس کتاب میں بالکل آسان اور عام فہم انداز بیان اختیار کیا گیا ہے۔ انگریزی کے ساتھ ساتھ اردو میں بھی Pronunciation دیا گیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد انگریزی سیکھنے کے لیے آپ کو ٹیوشن کی بالکل ضرورت نہیں پڑے گی۔ جیسے جیسے آپ اس کتاب کو پڑھیں گے آپ محسوس کریں گے کہ آپ پچھلے رہے ہیں۔ اس کتاب میں ایک بھرپور Chapter ”ڈائلاگز“ ہے جس میں ہر قسم کے Dialogues موجود ہیں۔ انگریزی کی اتنی ورائٹی کسی کتاب یا ٹیوشن میں نہیں ملے گی۔ یاد رکھیں: ”ڈوگرز یونیک نیو سپوکن انگلش“ انگریزی سے خائف خواتین و حضرات کے لیے نادر تحفہ ہے۔ اس یقین کے ساتھ خرید لیں کہ فر فر انگریزی بولنے اور سیکھنے کے لیے اس سے بہتر کتاب موجود نہیں۔ اپنے قریبی بک سیلرز یا براہ راست خط لکھ کر ہم سے طلب کریں۔

نقاولوں سے ہوشیار: ہمارے نام سے ملتے جلتے بعض ڈوگر نامی ادارے ڈوگرز یونیک ”نیو سپوکن انگلش“ کی بے پناہ مقبولیت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ڈوگرز کے نام سے غیر معیاری اور غلط انگریزی پر مشتمل کتاب فروخت کر رہے ہیں۔ ہمارا ان اداروں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اصل معیاری اور مستند کتاب خریدتے وقت کتاب کی پیشانی پر Dogar's Unique New Spoken English اور ڈوگر پبلشرز کا اصل ٹریڈ مارک نام ضرور پڑھ لیں۔

ڈوگر پبلشرز

36- اردو بازار لاہور فون: 7120060-7230332

برانچیں

ڈوگرز یونیک بکس، کینٹیجک لاہور، فون: 5533165
ڈوگرز یونیک بکس، اردو بازار کراچی، فون: 7766700
ڈوگرز یونیک بکس، اکبر بازار شیخوپورہ، فون: 52738
ڈوگرز یونیک بکس، احمد خانی بازار لاہور، فون: 2530061

اگر آپ B.A. پاس ہیں آپ CSP/PCS/PMS آفیسرز بن سکتے ہیں



Books For PMS/PCS

- Dogar's Unique PMS/PCS Syllabus
- Dogar's Unique PMS Guide+Solved Papers
- ڈوگرز یونیک اردو جنرل مع حل شدہ پرچہ جات
- ڈوگرز یونیک اسلامیات مع حل شدہ پرچہ جات
- ڈوگرز یونیک مطالعہ پاکستان مع حل شدہ پرچہ جات
- ڈوگرز یونیک جامع اردو مضامین مع حل شدہ پرچہ جات
- Dogar's Unique English General
- Dogar's Unique Pakistan Studies
- Dogar's Unique Towards Islamiyat
- Dogar's Unique World General Knowledge
- Dogar's Unique Latest Essays
- Dogar's Unique Towards Essays

Books For CSS

- Dogar's Unique CSS Guide+Solved Papers
- Dogar's Unique Current Affairs
- Dogar's Unique Current Events
- Dogar's Unique Pakistan Affairs
- Dogar's Unique Everyday Science
- Dogar's Unique English General
- Dogar's Unique Towards Islamiyat
- Dogar's Unique Latest Essays

ڈوگرز یونیک CSS/PCS اسلامیات

Optional Books for CSS/PCS/PMS

- Dogar's Unique Indo-Pak History
- Dogar's Unique Islamic History
- Dogar's Unique Public Administration
- Dogar's Unique Constitutional Law
- Dogar's Unique International Relations
- Dogar's Unique Sociology
- Dogar's Unique Geography
- Dogar's Unique Political Science
- Dogar's Unique Computer Science
- Dogar's Unique Mass Communication
- Dogar's Unique Interview Viva Voce

☆ اردو ☆ فارسی



الحمد للہ! ڈوگرز یونیک بکس گذشتہ نصف صدی سے مقابلہ جاتی امتحانات (Competitive Exams) کے لیے تحریر کی جارہی ہیں۔ یہ کتب اپنی گونا گوں خوبیوں کی بناء پر ان امتحانات کے امیدواران کے لیے اولین ترجیح قرار پاتی ہیں کیونکہ ڈوگرز یونیک بکس CSP اور PCS/PMS افسران یونیورسٹیز کا بجز کے پروفیسر صاحبان اور ملک کے ممتاز ترین ماہرین تعلیم کیشنز کے مرتب شدہ سلیبس New Policies اور تازہ ترین معلومات سے ہم آہنگی رکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ PCS/CSS کے پرچہ جات میں پوچھے گئے 90% سوالات ”ڈوگرز یونیک بکس“ میں ہی سے ہوتے ہیں اور ”ڈوگرز یونیک بکس“ میں دیے گئے Up to-Date اور جامع جوابات امیدوار کیلئے کامیابی کے ضامن ہوتے ہیں۔ ڈوگرز یونیک بکس میں حل شدہ سابقہ پرچہ جات بھی شامل کیے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہونے والے امتحانات میں پوچھے جانے والے متوقع سوالات کے Up to-Date ’جامع اور مفصل‘ جوابات بھی تحریر ہوتے ہیں جو ان امتحانات کے امیدواران کی تعلیمی استعداد میں اضافہ کا موجب بنتے ہیں۔

”ڈوگر پبلشرز“ کی ”ڈوگرز یونیک بکس“ انہی بنیادی خصوصیات کی بناء پر گذشتہ 30 برسوں سے مقابلہ جاتی امیدواران کے لیے ناگزیر قرار پاتی ہیں اور یہ ان امیدواران کے اعتماد کا ہی مظہر ہے کہ وہ صرف ”ڈوگرز یونیک بکس“ پر ہی انحصار کرتے ہیں کیونکہ ”ڈوگرز یونیک بکس“ PCS/PMS/CSS امیدواران کیلئے 100 فیصدی کامیابی کا باعث بنتی ہیں۔

نقالات سے ہوشیار ”ڈوگرز یونیک بکس“ کی مقبولیت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی ادارے غیر معیاری اور ہماری کتب کی بھونڈی نقل شائع کر رہے ہیں۔ لہذا اصلی معیاری اور مستند کتب کیلئے Dogar Publishers کی ”Dogar's Unique“ کتب نام لے کر طلب فرمائیں۔

ڈوگر پبلشرز

- ڈوگرز یونیک بکس 17- اردو بازار لاہور فون: 7313957
- ڈوگرز یونیک بکس 18- کئی چوک لاہور فون: 5533165
- ڈوگرز یونیک بکس 19- اکبر بازار لاہور فون: 3782738
- ڈوگرز یونیک بکس 20- اردو بازار کراچی فون: 2766700
- ڈوگرز یونیک بکس 21- قلعہ خوانی بازار پشاور فون: 2590061

36- اردو بازار لاہور فون: 7120060-7230332-7313957
تکس: 7313957 ای میل: dogar_publishers@yahoo.com

PMS کے تازہ ترین امتحان میں 100 فیصد یقینی کامیابی کیلئے

Dogar Publishers Editorial Board

کی تحریر کردہ درج ذیل uptodate کتب کا مطالعہ کریں

Books for Optional Subjects

Dogar's Unique Indo-Pak History
Dogar's Unique Islamic History
Dogar's Unique Sociology
Dogar's Unique Economics
Dogar's Unique Political Science
Dogar's Unique Geography
Dogar's Unique Mass Communication
Dogar's Unique Computer Science
Dogar's Unique English Literature
Dogar's Unique Education
Dogar's Unique Public Administration
Dogar's Unique Constitutional Law

ڈوگرز یونیک اپ۔نو۔ڈیٹ فارسی

ڈوگرز یونیک اپ۔نو۔ڈیٹ اردو

Dogar's Unique Interviews & Viva Voce

ڈوگرز یونیک اپ۔نو۔ڈیٹ رہبر انٹرویو

Books for Compulsory Subjects

Dogar's Unique PMS Guide + Fully Solved Papers

ڈوگرز یونیک اردو جنرل مع حل شدہ پرچہ جات

ڈوگرز یونیک اسلامیات مع حل شدہ پرچہ جات

ڈوگرز یونیک مطالعہ پاکستان مع حل شدہ پرچہ جات

ڈوگرز یونیک اردو مضامین

ڈوگرز یونیک جامع اردو مضامین

Dogar's Unique English General + Solved Papers

Dogar's Unique Pakistan Studies + Solved Papers

Dogar's Unique Towards Islamiyat + Solved Papers

Dogar's Unique Towards Essays + Solved Papers

Dogar's Unique Latest Essays + Solved Papers

Dogar's Unique World General Knowledge

Dogar's Unique Objective General Knowledge

Dogar's Unique Who is Who & What is What

الحمد للہ ڈوگرز یونیک بکس گزشتہ نصف صدی سے مقابلہ جاتی امتحانات (Competitive Exams.) کے لیے تحریر کی جا رہی ہیں۔ یہ کتب اپنی گونا گوں خوبیوں کی بناء پر ان امتحانات کے لیے امیدواران کے لیے اور ترجیح قرار پاتی ہیں۔ کیونکہ ڈوگرز یونیک بکس CSP اور PCS افسران یونیورسٹیز و کالج کے سینئر پروفیسر صاحب اور ملک کے ممتاز ترین ماہرین کشن کے مرتب شدہ سلیبس و نئے پیٹرن اور تازہ ترین معلومات سے ہم آہنگ ہونے تحریر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے PCS اور CSS کے پرچہ جات میں پوچھے گئے 90 فی صد سوالات یونیک بکس میں سے ہی ہوتے ہیں۔

ڈوگر پبلشرز کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ نے مارکیٹ میں سب سے پہلے PMS کے اس تبدیل شدہ جدید نصاب و نئے پیٹرن کے تحت تمام کتب سب سے پہلے شائع کی ہیں۔

کتب خریدتے وقت کتب پر Dogar's Unique ڈوگر پبلشرز

نوٹ: Dogar Publishers Editorial Board کا نام ضرور پڑھ لیں۔

DOGAR PUBLISHERS

Head Office : 36-Urdu Bazar, Lahore.

Ph: 7120060 - 7230332 - 7313957, Fax: 7313957

e-mail: dogar_publishers@yahoo.com

BRANCHES

Dogar's Unique Books, 17-Urdu Bazar, Lahore. Ph: 7313957

Dogar's Unique Books, Committee Chowk, Rawalpindi. Ph: 5533165

Dogar's Unique Books, Akbar Bazar, Sheikhpura, Ph: 3782738

Dogar's Unique Books, Student Bazar, Urdu Bazar, Karachi. Ph: 2766700

Dogar's Unique Books, Qissa Khawani Bazar, Peshawar. Ph: 2590061

e-mail: dogars_unique_books@yahoo.com

